The History of Abool Feda
from the Creation to A. D. 1328
Translated from the Arabic.

2 Kholasat al Akhbar (abridged) from
A. D. 1329 to 1529. Translated from the Persian

3 An appendise Containing the History
of the east of the last three hundred years
Compiled from various Authors.

4 Chronological Tables translated from
Hamzah Ispahany Karamany
and other Arabic Authors by
Mowlowee Kareem uddeen

(Price of the first Vol.)

یہہ کتاب تاریخ کی شامل ہی تاریخ ابوالفدا کو جو حضرت آدم ع سی سات سو
انتیس ۲۹ برس تک ایک ۱ تاریخ ہے

۲ اور خلاصۃ الاخبار کو سنہ ۷۲۹ سے سنہ ۹۳۰ ہجری تک

۳ اور ایک تتمہ اسمین ہے جو مختلف مصنفوں کی کتابوں سے آخر تین صدی کی تاریخ اوسمین لکھی گئی ہے

۴ ایک جدول بھی اسمین ہی جسمین ہر ایک بادشاہ مندرجہ کتاب ہذا کا حال ہے
وہ جدول حمزہ اصفہانی اور قرمی وغیرہ کی کتابوں سی بنائی گئے ہے

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ مین چھپے
سنہ ۱۸۴۷ ع

دیباچہ ترجمہ تاریخ ابو الفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلواۃ کے کریم الدین جو کہ ایک ادنے خدام طلباء مدرسہ دہلی
کا ہی سب ارباب ہنر اور سیاحان تواریخ و سیر — اور طالبان حالات
رہ نوردان جادہ اعصار — اور واقفان اخبار اقطار کی خدمت مین
یہہ عرض کرتا ہی — کہ اُن فواید وعواید کا ذکر کرنا جو موجب تحریص و
ترغیب فن تواریخ کے ہین موجب طوالت کا ہی اور طوالت باعث
ملالت طباع مستقیمہ کی ہوتی ہی اسلئے وہ چہوڑکر چند کلمہ عامتہ الورود
جنسے عبارت سبب تالیف ہی اور جنکا جاننا اہمیات سے قبل پڑہنے
اور ملاحظہ فرمانے اس کتاب کے ہی لکہہ کر بلا تکلف سمع خراشی کرتا ہون
— مخفی نرہی کہ یہہ کتاب فن تواریخ کی زبان عربی مین بہت صحیح
اور معتمد اور درجہ اعتدال پر ایسی کمیاب تہی کہ ہندوستانی بسبب
نہ دستیاب ہونے یا عدم شیوع اس کتاب کے اسکے فراید فواید
سے بے بہرہ تہے ان ایام مین جو چند فنون اہمیہ کا ترجمہ زبان اردو مین

سکرٹری سوسایٹی نے چھپوا کرا ونکی اشاعت نامہ کرکے رواج دیا ہی اسواسطے صاحب والامناقب اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی سکرٹری سوسایٹی اُردو دام اقبالہٗ سنے جو کہ عالم کامل — اور بے عدیل فاضل ہین — اور ان صاحب کو چند السنہ متفرقہ مثل عربی — اور فارسی اور لٹینی — اور یونانی — اور جرمنی — اور فرانسیسی — اور انگریزی اور ناگری وغیرہ مین قدرت کاملہ اور ان السنہ مذکورہ کے کتب پر بہی نگاہ تامہ ہی اسلئے ہرایک فن کی کتابون سے جو السنہ مزبورہ مین اونکی دستیاب ہوتی ہین فواید بے بہا آپ بہی اُٹہاتے ہین اور اونکی ذات سے خلق اللہ کو بہی بہت فائدہ ہوتا ہی — اور شایق ہرایک کتاب کمیاب کے ایسے کہ جس جاے کہین چار کتابین کسی فن کی پائین وہ وہین دیکہنے جائین بن سکے تو ایک آدہ لے ہی آئین خصوصاً ہمارے ایام مین ان صاحب نے کتب قدیمہ اور متاخرہ کو تلاش بسیار پیدا کیا — اور رات دن تمام ہمت اشاعت علوم مشکلہ — اور فنون معضلہ مین سرگرم رہتے ہین چنانچہ یہہ تواریخ المختصر فی احوال البشر تصنیف کی ہوئی ابو الفدا اسمعیل کی ہی جسکا حال مفصل مین آگے لکہہ کر عرض کرتا ہون صاحب ممدوح کے پاس تہی اس احقر العباد بندہ کمترین کریم الدین کو ارشاد کیا کہ اگر تو اس کتاب کا ترجمہ زبان اُردو مین کرے تو کہ مدقعہ اس سے فائدہ اُٹہا سکین کمترین نے بسر و چشم قبول کیا اور درمیان ۱۸۴۶ سنہ عیسوی کے یہہ ترجمہ طیار کیا

بیان ہے حال ابو الفدا کا

واضح ہو کہ ملک موئد اسمعیل یعنے ابو المفدا بیٹا ملک الافضل علی بن ملک المظفر محمود ابن ملک المنصور محمد ابن ملک المظفر عمر ابن شاہنشاہ بن ایوب

ایوب بن شاذی ابن مروان — بادشاہ ملک حماۃ کا ہی یہہ بادشاہ فضلا
اور علمار کی خدمت کما ینبغی کرتا تہا اور سخاوت اور شجاعت مین نامی اور
تدبیر ملک اور سیاست مدنی اور بند وبست لشکر مین شہرہ آفاق تہا —
اور فضیلت اور حلم اور رحم اور عدل اور انصاف مین یکتا اور درمیان
خلق اللہ کے خیرخواہی اور رعیت پروری مین یکتا — اور علم وادب کو
بہت دوست رکہتا تہا علم ریاضی اور علوم متعارفہ متداولہ مین کامل تہا
اوسکی تصنیفات سے سوائے اس تاریخ کے اور کتابین بہی بہت ہین مدت
دراز تک ملک حمات کی سلطنت کرتا رہا رعیت اوس ملک کی اوسکی شکرگذار ہی
مین رہتی تہی شعرا اوسکے وقت کے ہمیشہ اوسکے دربار سے انعامات گران
بہا پاتے تہے ۷۳۲ھ ہجری مین اس مصنف نے وفات پائی شیخ جمال الدین
اوسکے دربار کے شاعر نے جو ابوبکر محمد بن نباتہ مصری مشہور ہی چند مرثیہ
اوسکے مرنے کے لکہے ہین ایک مرثیہ کا اول شعر یہہ ہی ؎ ماللندی لا یلبی
صوت داعیہ + اظن ان ابن شاذ قام ناعیہ + علاوہ ان صفات
مذکورہ کے یہہ شخص ہر فن مین گویا امام تہا اور خصوصاً علم فقہ اور علم تفسیر
اور نحو وصرف — اور علم اصول — اور علم تاریخ — اور علم میقات
— اور علم فلسفہ اور علم منطق — اور علم طب مین باعتقاد کامل فاضل
تہا اور علم عروض اور علم ادب اور نظم اور نثر مین مہارت تامہ رکہتا تہا
— شیخ جمال الدین اسنوی اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ایک دفعہ دیار مصر
مین ابو الفدا مذکور حسن اتفاقات سے وارد ہوا اور مجکو شیخ زین الدین
بن قوبغ کی معرفت اپنے دربار مین بلوایا مین اوسکے ہمراہ ابو الفدا کی
خدمت مین حاضر ہوا لیکن میرے ساتہہ صلاح ابن برہان طبیب مشہور بہی تہا

اتفاقاً چند علوم مین کلام ہوے شروع ہوئے جس علم مین ابوالفدا سے
جواب دیتا تہا مین خوب سوچتا تہا کہ وہ کلام محقق بولتا تہا اور جو کہتا تہا
ٹہیک بیان کرتا تہا ــ بعد ازان علم نباتات اور علم حشایش مین کلام ہونے
لگے اوسمین بہی ایسا پورا نکلا کہ مین حیران ہوگیا کیونکہ جس جڑی بوٹی یا درخت
کا ذکر ہوا وہ اوسکی تمام صفات والہ اور منفعت اور اوسکا مزاج معہ اوس
زمین کے کہ جہان وہ پیدا ہوتی ہی بیان کردیتا تہا اس حالکے دیکہنے سے مجکو
بڑا تعجب ہوا اور میرے ہمراہ وہ دو طبیب نامی مصر کی یعنے ابن قولنج اور
ابن برہان بہی بغلین جہانکتے تہے کیونکہ اکثر اطبا کو اون باتونکی خبر نہ تہی
جو وہ کہتا تہا جب دربار سے باہر آئے اوسنے بہت تعجب کیا شیخ رکن الدین
کہتا ہی کہ کوئی بادشاہ اہل اسلام مین اس رتبہ کا عالم مینے نہ دیکہا نہ سنا
ابوالفدا علم ہیئت مین بہی بڑی دست قدرت رکہتا تہا اور باوجود ایسے فاضل
ہونے کے شعر کی طرف بہی مایل تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین جو مشہور
ہین وہ یہہ ہین ایک تو یہی تاریخ یعنے المختصر فی احوال البشر دوسرے
نظم الحاوی علم فقہ مین ــ تیسرے کتاب الکناش اوسکی بہت جلدین ہین
چوتہے کتاب تقویم البلدان بہت مہذب اور مجدول علم جغرافیا مین ــ
پانچوین کتاب موازین یہہ چہوٹی سی کتاب ہی اور نادرات سے یہہ ہے
کہ ابوالفدا کہا کرتا تہا کہ مجکو یقین نہین ہی کہ ساٹہہ برس سے عمر زیادہ پاؤن
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوایل ایام ساٹہوین سالکے تئیسوین محرم سنہ ۷۳۲ کو درمیان
حمات کے راہی ملک بقا ہوا اور اوس مقبرہ مین جو اوسنے اپنے آپ
حالت حیات مین سر دستی طیار کروایا تہا مدفون ہوا اس بادشاہ کی
دینداری اور علم اور سخاوت اور عاقل ہونے مین کوئی شک نہین سدایش

پیدایش اوسکی درمیان ماہ جمادی الاول ۶۷۲ھ ہوئی ساٹھہ برس کی عمر پائی

ترجمہ خطبہ ابو الفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و سپاس اوس خدا کو ہی جسنے موت کو زندگی پر متعین کیا — اور خود یگانہ ہوا بزرگی اور بقا اور جلال مین — اور بلند ہی سبات سے کہ احاطہ کرے اوسکو تصور یا سوچ لیوے خیال — اور رحمت خدا کی اوپر اوس رسول محمد مجتبیٰ کے جو بہیجا گیا تہا واسطے الگ کر دینے کے حرام سے حلال — اور دیا گیا ہی اوسکو فضل اور کمال — اور عطا کیا گیا دلیل واضح اور اچہی بولچال — اور اوپر آل اوسکی کے جو کہ ہے اچہی آل اور اوپر اصحاب اوسکی کے جو کہ تہے صاحب تائید اور با کمال یہہ رحمت دایمہ نازل ہو جوجبتک کے دنیا قایم رہی بعد حمد و صلوۃ کے بندہ فقیر ابو الفدا اسمعیل ابن علی ابن محمود ابن محمد ابن عمر ابن شاہنشاہ ابن ایوب کہتا ہی کہ ایکروز مجکو یہہ خیال آیا کہ ایک کتاب ایسی لکہوں جسمین تواریخ قدیمہ اور تواریخ اسلامیہ مندرج ہوتا کہ وہ ایسا تذکرہ طیار ہو جائے کہ پہر مجکو کتب مطولات کے دیکہنے کی حاجت نرہی یہہ بات دلمین

ٹہا نکر کتب مفصلہ ذیل سے مینے اختصار کرنا شروع کیا یعنے کتاب کامل سے جوکہ تالیف کی ہوئی شیخ عز الدین علی کی ہی جسکا عرف ابن الاثیر الجزری بہی ہی یہہ ایک تاریخ ہی جسمین حال ابتدا ز زمانہ سے سنہ ۶۲۸ ہجری تک کا لکہا گیا ہی اس کتاب کی تیرہ ۱۳ جلدین ہین — اور کتاب تجارب الامم سے جوکہ ابی علی احمد ابن مسکویہ کی ہی — اور تاریخ ابی عیسے احمد ابن علی المنجم سے جسکا نام کتاب البیان عن تاریخ سنی زمان العالم علی سبیل الحجۃ والبرہان ہی یہہ کتاب بہت اچہی ہی اسمین فقط تواریخ قدیمہ کا حال لکہا ہوا ہی — اور تاریخ مظفری سے جوکہ تصنیف کی ہوئی قاضی شہاب الدین ابن ابی الدم الحموی کی ہی اس تاریخ مین صرف ملت اسلامیہ ہی کا ذکر ہی اور اوسکی چہہ جلدین ہین — اور تاریخ قاضی شمس الدین احمد ابن خلکان سے جسکا نام وفیات الاعیان ہی یہہ کتاب حروف ہجا کی ترتیب پر مرتب ہی اور اسکی چار جلدین ہین — اور تاریخ الیمین جوکہ تصنیف فقیہ عمان کی ہی یہہ ایک مجلد پاکیزہ اور لطیف ہی اور تاریخ قیروان سے جسکو جمع والبیان بہی کہتے ہین یہہ کتاب تصنیفات صنہاجی سے ہی اور تاریخ الدول المنقطعہ سے جوکہ ابن ابی منصور کی تصنیف ہی اسکی چار جلد ہین — اور تاریخ علی بن موسے ابن محمد ابن عبد الملک ابن سعید مغربی اندلسی کی سے جسکا نام لذۃ الاحلام فی تاریخ امم الاعجام ہی یہہ قریب دو جلد کے ہی اور کتاب سعید سے جسکا نام المغرب فی اخبار اہل المغرب ہی یہہ کتاب پندرہ جلد ونمبر ہی اور مفرج الکروب فی اخبار بنی ایوب جوکہ قاضی جمال الدین ابن واصل کی تصنیفات سے تین جلد وثمین ہی اور تاریخ حمزۃ الاصفہانی سے یہہ ایک جلد ہے بہت خوب اور تاریخ خلاط سے جوکہ تالیف کی ہوئی شرف بن ابی

ابی المظہر انصاری کی ہی — اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور کتاب
سلاطین اسرائیل کی سے جو چوبیس[۲۴] کتابین یہودیون کے پاس بالتواتر
ثابت چلی آتی ہین — اس کتاب مین جو تواریخ قدیمہ مینے لکھی ہی اوسکی
ترتیب اسطرح پر کی ہی کہ اوسمین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین — اور
تواریخ اہل اسلام کی ترتیب برسون اور سالون پر موافق تالیف کامل
کے جو کہ ابن اثیر کی ہی کی ہی بعد تمام ہونے اِس کتاب کے نام اسکا
المختصر فی اخبار البشر رکہا گیا

مقدمہ

اِس مقدمہ مین تین امر ہین **امر اول** یہہ ہی کہ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ کرنیوالے
کو اسبات کا تامل کرنا ضرور ہی کہ اختلاف درمیان مورخین کے ہمیشہ سے
بہت ہی کسلئے کہ ابن اثیر نے ولادت مسیح علیہ السلام مین یہہ ذکر کیا ہی کہ مجوسیون
کے نزدیک حضرت عیسے مسیح اللہ صلعم سکندر کے پینسٹھ[۶۵] برس بعد پیدا ہوئے
ہین اور نصارا ے کے نزدیک یہہ ہی کہ وہ لڑائی جو کہ درمیان سکندر اور دارا
کے ہوئی تہی اوس معرکہ کے تین سو برس بعد حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے
اور یہہ تفاوت فاحش ہی — اسیطرح پر ابی معشر اور کوشیار وغیرہ
منجمین یہہ بیان کرتے ہین کہ درمیان طوفان نوح علیہ السلام اور ہجرت نبوی صلعم کے
تین ہزار سات سو چبیس برسکا فاصلہ ہی یہہ بات ثابت ہی زیچونسے بہی مثل
زیچ مامونی وغیرہ کے — لیکن مورخین مین سے جو محقق لوگ ہین وہ یہہ
کہتے ہین کہ درمیان طوفان اور ہجرت کے تین ہزار نو سو چونسٹھ برسکا
فاصلہ ہی ان دونون قولون مین تفاوت دوسو انتالیس برسکا ہوا اب
یہہ معلوم کرنا چاہیے کہ باعث اِس اختلاف کا کیا ہی وہ یہہ ہی کہ ہبوط حضرت

مقدمہ

آدم ؑ سے وفات حضرت موسےٰ ؑ تک کا حال کسی کتاب سے معلوم نہین ہوتا مگر توراۃ سے — اور توریت کے تین نسخے ہین چنانچہ اسکا ذکر بالتفصیل آگے بیان ہوگا — اور وہ فاصلہ جو درمیان وفات حضرت موسے ؑ اور ابتداء ملک بخت نصر کے دریافت ہوا ہی وہ منجمین کے زیچون سے لیا گیا ہی — چنانچہ ابو عیسےٰ کہتا ہی کہ یہہ معلوم ہوتا ہی قرانات زحل اور مشتری اور مثلثات سے لیکن وہ قرانات وغیرہ بہی آپسمین مختلف ہین — اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل سے بہی دریافت ہوتا ہی وہ کتاب کمیاب ہی — اور جو اون مورخین کے قول کا اعتبار کرین جو کہ زمانہ جاہلیت مین قبل اسلام کے گذرے ہین تو اسکا کچھہ اعتبار نہین — کیونکہ اون مورخین کی یہہ عادت تہی کہ اپنے بادشاہ کے جلوس کی ابتدا سے تاریخ لکہا کرتے تہے اسلئے وہ ابتدائین موافق تعداد بادشاہون کے بہت ہوگئین چنانچہ حمزہ اصفہانی کہتا ہی کہ اسی سبب سے اونکی تواریخ خراب اور فاسد ایسی ہوگئی ہین کہ کوئی مقام اوسکا اصلاح پذیر نہین رہا علاوہ اسکے یہہ ہی کہ بہت مدت گذر گئی — اور زبانین مختلف ہوگئین — اور کتابین اس فن کی جاتی رہین پس اسصورتمین تواریخ قدیمہ کی تحقیق نہایت مشکل بلکہ متعذر رہی

امر دوسرا توریت کے نسخونکے بیانمین ہے

واضح ہو کہ توریت کے تین نسخے ہین ایک کا نام توراۃ سامریہ — دوسرا نسخہ توراۃ عبرانیہ — تیسرا توراۃ یونانیہ — اور اونکے اختلاف کا یہہ حال ہی کہ توراۃ سامریہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ہبوط حضرت آدم ؑ سے طوفان تک ایک ہزار تین سو سات برس گذرے ہین — اور جب طوفان آیا تہا اوسوقت حضرت نوح ؑ کے عمر چھہ سو برس کی تہی — اور حضرت آدم

مقدمہ

آدم عم کے عمر نوسو تیس برسکی بالاتفاق ہوئی ہی اس سے لازم آیا کہ نوح علیہ 9
السلام نے موافق بیان اس توراۃ کے حضرت آدم عم کو دوسو برس تک دیکھا ہو
پس لازم آیا کہ حضرت نوح عم نے تمام اپنے آبا و اجداد کو خوب دیکھا ہو
حالانکہ یہہ غلط ہی — اور یہہ بھی اسی نسخہ سے دریافت ہوتا ہی کہ درمیان طوفان
اور ولادت جناب خلیل عم کے نوسوستین تیس برسکا فاصلہ ہی — اور یہہ
بھی کہ ولادت ابراہیم عم سے وفات موسی عم تک پانسو پنتالیس برس
ہوئے پس اس صورتمین حضرت آدم عم سے وفات حضرت موسی
عم تک دو ہزار سات سو نواسی برس ہوتے ہین — اب رہا وہ عرصہ
کہ جو وفات حضرت موسی عم سے ہجرت نبوی صلعم تک گذرا اسمین دو مذہب
ہین ایک تو وہ مذہب ہی جو مورخین نے اختیار کیا ہی — دوسرا مذہب
منجمین کا پس جبکہ ملا دین ہم اوپر کی جمع مین وہ زمانہ جو درمیان وفات حضرت
موسی عم کی ہجرت نبوی تک گذرا ہی تو جمع اوسکی ہبوط آدم عم سے ہجرت
نبوی صلعم تک موافق حکم اختیار مورخین اور مطابق بیان توراۃ سمرہ کے
پانچ ہزار ایکسو سنتیس برس ہوتے ہین — اور برطبق اختیار منجمین کے
کم کرنے چاہیئن اس جمع سے دوسو اُنچاس برس پس ظاہر ہوا فساد اس
توراۃ کا کیونکہ اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نوح عم نے حضرت
آدم عم کو دیکھا ہو اور مدت طویلہ تک ہمراہ اوسکی عیش اور زندگانی کے ہو
اور یہہ سراسر غلط ہی — اب رہی توراۃ عبرانی اسمین بھی غلطی ہی —
کسلئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مابین ہبوط حضرت آدم عم اور طوفان کے
ایکہزار پانسو چھپن برس گذرے ہین اور طوفان سے ولادت حضرت
ابراہیم عم تک دوسو بانوین برس ہوئے — لیکن حضرت نوح عم کے

مقدمہ

۱۰ طوفان سے ساڑہی تین سو برس بعد بالاتفاق ہوئی ہی — پس بموجب
توریت عبرانی کے لازم آتا ہی کہ نوح علیہ السلام نے اٹھاون برس تک ابراہیم علیہ السلام سے
ملاقات کی ہو یہہ بات بہی ایسی ہی کہ کوئی اسکا اقرار نہین کرتا — کیونکہ
حضرت نوح علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہرگز نہین دیکہا اور یہہ ہو بہی نہین
سکتا کیونکہ قوم حضرت ہود علیہ السلام ایک اُمت تہی جو کہ بعد قوم نوح کے ظاہر
ہوئی — اور اُمت حضرت صالح علیہ السلام کی بعد امت حضرت ہود علیہ السلام کی نمایان
ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام معہ اپنی امت کے بعد امت صالح علیہ السلام کی ہین چنانچہ
اسبات پر قول اللہ تعالے کا دلالت کرتا ہی کہ جسمین خبر دی ہی خدا تعالے نے
نے حضرت ہود کی بیچ اوس قول کے کہ وعظ کرتا تہا ہود اوس قول سے
اپنی قوم کو اور وہ قوم عاد تہی کہ ؛ یاد کرو جبکہ کیا تمکو خلیفہ بعد قوم نوح علیہ السلام
کے اور لمبا بنایا تمکو پیدائش مین ؛ اور اسی طرح خبر دی ہی اللہ تعالے نے
حضرت صالح علیہ السلام کی اوس قول مین کہ وعظ کرتے تہے حضرت صالح علیہ السلام اوس
قول سے اپنی قوم کو اور وہ قوم ثمود تہی ؛ کہا یاد کرو کیونکہ بنایا تمکو خلیفہ بعد
قوم عاد کے اور بود باش کے لئے تمکو زمین دی اختیار کرو اچہی بہتر زمین اور
بناؤ محل — اور تراشو پہاڑونکو واسطے گہرون کے ؛ اس سے ظاہر ہوا
توراۃ عبرانی مین بہی فساد ہی — یہہ وہی توریت ہی جو یہودیون کے پاس
بالفعل ہمارے زمانہ تک موجود ہی اور اوسکا اونکو بڑا اعتبار رہی — اب چاہئے
تمام برسون کا حال جو اس توریت سے معلوم ہوا ہی لکہین — پیچہے بیان
ہوچکا ہی کہ اس توریت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ درمیان ہبوط حضرت آدم
علیہ السلام اور طوفان کے ایکہزار یا نسو چہپن برس کا فاصلہ ہی — اور درمیان
طوفان اور ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو سو بانوین برس این مین — اور

مقدمہ

اور ولادت حضرت ابراہیم ع سے وفات حضرت موسے ع تک پانسو ننانوے برس
برس بالاتفاق ہین — اور وہ فاصلہ جو وفات حضرت موسئے ع سے ابتدائے
ہجرت تک گذرا اوسمین دو مذہب مذکورہ بالا ہین — پس اوپر مذہب
مختار مورخین کے اور بمقتضائے توراۃ عبرانیہ کے — حضرت آدم ع
سے ہجرت تک چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہین — اور
موافق مذہب منجمین کے اِس جمع سے دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئیں
اِسصورت مین حضرت آدم ع سے ہجرت تک چار ہزار چار سو بانوین
برس ہوئے — اور تمام سال اِس توراۃ کے کم کرتے ہین توراۃ
یونانی سے جسپر عمل ہی ایک ہزار چار سو پچہتر برس یہہ وہ مقدار ہے
جسکو یہودیون نے سالہائے زمانہ گذشتہ سے کم کرڈالا ہی — اسطور پر
کہ قبل طوفان سے چہہ سو چہیاسی برس کم کئے — اور بعد طوفان سے
سات سو نواسی اِن سبکو اگر جمع کیجئے تو ایک ہزار چار سو پچہتر ہوتے
ہین — اور وہ ڈہب جسطرح سے انہون نے یہہ حکمت عملی کی یہہ ہی کہ
انہون نے ہر ایک شخص کی عمر حضرت آدم ع سے لگا کر معہ اوسکی اولاد
کے سو برس قبل تولد ہر ایک لڑکے کے اوسکے باپ کی عمر مین سے بعد پیدائش
اوسکے بیٹے کے شمار کردئی ہین اِس ڈہب سے عمر بہی اوس شخص کی
کم نہ ہوئی اور دنیا کی پیدائش سے کچہہ برس بہی کم ہوگئے مثلاً حضرت
آدم ع کی عمر دو سو تیس برس کی تہی جب اوس سے حضرت شیث ع
پیدا ہوئے اور تمام عمر حضرت آدم ع کے نو سو تیس برس کی بالاتفاق
ہوئی ہی یہودیون نے کیا کام کیا کہ اون دو سو برسمین سے جو قبل تولد
شیث کے تہے ایکسو کم کردئے اور یہہ کہا کہ جبکہ حضرت شیث ع پیدا

مقدمہ

ہوئے تو حضرت آدم ؑ اکیسو تیس برس کے تہے حالانکہ اوسوقت دوسو تیس کی
عمر حضرت آدم ؑ کی تہی اسصورت سے حضرت آدم کی تو عمر کم نہ ہوئی مگر
ظہور عالم کے سنون مین سے سو برس کم ہوگئے اسیطرح سے ہرایک شخص کی
تعداد عمر مین اونہون نے غبن کیا ہی اور سو برس اول کو بعد پیدائش اوسکے
بیٹے کے لگا دئے ہین اسطور سے کم ہی ہوگئے مقدار مذکور جہان کے برسون
سے اور تعداد عمرون مین ہی کسیکی کمی نہ ہوی — کہتے ہین کہ یہودیون کو اس
حرکت کے داعی یہہ بات ہوی تہی کہ کتب توریت وغیرہ کتب بنی اسرائیل
نے بشارت مسیح اسطرح پر دی تہی کہ وہ آخر زمانہ مین آوے گا اور بعد
گذرنے پانچہزار برس کے چھٹے ہزار مین جناب مسیح ؑ کا ظہور ہوگا — جبکہ وے
ایسا کچہہ کر چکے جو ذکر کیا گیا تب اونکو معلوم ہوا کہ مسیح ؑ شروع پانچوین ہزار
مین تشریف لائے باین خیال گویا تشریف لائے جناب مسیح درمیان کے
زمانہ مین نہ زمانہ آخر مین — یہہ امر مبنی ہے اسبات پر کہ عمر سارے زمانہ کی
سات ہزار برس کی ہی — اور توریت یونانی یہہ وہی تورات ہی جسکو
محققین مورخین نے اختیار کیا ہی اور اسمین کوئی بات قابل انکار بسبب
گذرنے مدت دراز کے نہین ہی — یہہ وہ تورات ہی جسکا ترجمہ بہتر علماء
یہود نے قبل ولادت جناب مسیح ؑ کے واسطے بطلیموس یونانی کے جو کہ
بعد اسکندر کے دوسرا بطلیموس تہا زبان عبرانی سے یونانی مین کیا تہا
چنانچہ آگے اسکا ہم ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے — اسیلئے ہمنے بہی اسی
تورات پر اعتماد کیا ہے اون دو نسخون پر جو بیان ہوئے کچہہ اعتماد نہین کیا
— اور وہ جو معلوم ہوتا ہی اس تورات یونانی سے کہ درمیان ہبوط
آدم ؑ اور طوفان کے دو ہزار دوسو بیالیس برس کا فاصلہ گذرا ہی — اور

مقدمہ

اور مابین طوفان کے جو بروقت چھہ سو برس گذرنے عمر حضرت نوح علیہ السلام کے آیا تھا اور درمیان پیدا ہونے ابراہیم خلیل ع کے ایک ہزار اکیاسی برس ہیں اور درمیان تولد ابراہیم ع اور وفات موسے ع کے پانسو پینتالیس برس گذرے یہہ امر باتفاق جمیع نسخون تورات کے ثابت ہی کچھہ خصوصیت ایک اسی نسخہ کی نہین ہے فقط اب زیادہ عرصہ جو درمیان وفات حضرت موسے ع اور ابتدا ملک بخت نصر کے گذرا اسمین اختلاف مابین منجمین اور مورخین کے ہے — مذہب مورخین کا یہہ ہے کہ درمیان وفات موسے اور ابتدا ملک بخت نصر کے نوسو اٹھتر برس اور دوسو اٹھتالیس دن ہین — اور مابین ابتدا ملک بخت نصر اور ہجرت کے ایکہزار تین سو اٹھتر برس اور ایکسو ستره دن ہین اسمین کچھہ خلاف نہین — کیونکہ بطلیموس نے بھی اپنی کتاب مجسطی مین یہہ ثابت کرکے اپنی رصد کی تاریخ اسی مدت پر مبنی کی ہے — اس حساب سے درمیان ہجرت نبوی صلعم اور ہبوط حضرت آدم ع کی عرصہ چھہ ہزار دو سو سولہ برس کا ہوا اور یہی بات ٹھیک ہے اسی حساب پر ہماری کتاب بھی مبنی ہے — اور وہ جو اختیار کیا ہی منجمین نے اور ثابت کیا ہی اوسکو زیجون مین یعنے مدت وفات حضرت موسے ع کو ابتدا ملک بخت نصر تک وسے کم کرتے ہین دو سو ننانوے برس اوس جمع سے جو ذکر کی ہمنے

امر تیسرا

بیچ معرفت اوس جدول کے ہے جو اختراع کی ہے یعنے اس جدول مین وے مدتین ہین جو گذری ہین درمیان تواریخ مشہورہ کے — جب تو ارادہ کرے دریافت کرنے فاصلہ کا دو تاریخون مین پس دیکھہ لے اوس خانہ کو

مقدمہ

۱۴ جہان وے دونو ملتے ہین ــ اور وہ عدد جو اوس خانہ مین لکھا ہوا ہے
وہی ہے فاصلہ دونو تاریخو نکا ــ یہہ جدول بعد تحقیق اور کوشش نہایت
کے طیار ہوئی ہے ــ اور یہہ معلوم رہی کہ محققین منجمین اور مورخین مین
بیچ اوس مدت کے جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ؑ اور ابتدا ملک
بخت نصر کے واقع ہی بہت اختلاف ہی ــ ابو عیسےٰ اور محققین مورخین یہہ
کہتے ہین کہ ان دونو مین نوسو اٹہتر برس (۹۷۸) اور دوسو اٹہتالیس دنکا فرق ہے
ــ ہمارا مذہب بہی یہی ہے اور اسیکو ہمنے اپنی جدول مین لکہا ہے ــ
مگر اٹہتالیس دنکو ایک برس تصور کر لیا ہے تقریباً اسلئے لکہے گئے ہین جدول
مین نوسو اناسی برس ــ اور ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے جو بڑے
منجمین سے ہین اونہون نے اپنی زیچون مین یہہ لکہا ہے کہ وفات موسےٰ
علیہ السلام اور ابتدا ملک بخت نصر مین سات سو چہبیس برس گذرے ہین
یہہ لوگ کم کرتے ہین اوس مقدار سے جو اختیار کی ہے محققین نے مثلاً
ابو عیسےٰ وغیرہ کے دوسو اونچاس برس ــ پس جبکہ کم کئے گئے مابین وفات
موسےٰ اور ابتدا بخت نصر سے مدت مذکورہ تو کم کیجائے گی مابین طوفان
اور ہجرت سے یقیناً ــ اسلئے پائے گا تو زیچ مامونی وغیرہ مین یہہ کہ درمیان
طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو چہبیس برس ہین اور پاویگا درمیان
کتاب اور ہماری کے یہہ کہ مابین طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو
چہتہر برس ہین پس ہوئی ہماری جدول مین زیچون سے دوسو اونچاس
برس زیادہ خوب جان رکہہ اسبات کو تا کہ تجکو یہہ وہم نہ پڑے کہ زیچین
سچی اور صحیح ہین اور ہماری کتاب غلط ہی کیونکہ بات اسمین اتنی ہے جو
بتلادی مینے تجکو ــ اور بمقتضاے کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور

مقدمہ

اور کتاب ملوک اسرائیل کی جبکہ جمع کرین مدتین اونکی سلطنتونکی — تو وہ اِ سنت
حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ابتدا ملک بخت نصر کی درمیان بمقتضی اسکے
نوسو باون برس ہونگے — اور وہ مقدار زمانہ جو بخت نصر سے ہجرت
تک ہی اسمین کچہہ اختلاف نہین کیونکہ بطلمیوس ثابت کرچکا ہی اسکو مجسطی
مین — اور تاریخ فیلبس کی تو مشہور ہی — کیونکہ بطلمیوس نے مجسطی مین
اوسی سے تاریخ بندی کی ہے اکثر رصدون کی ---- مگر ہمنے چھوڑ دیا ہے
اسکو واسطے اختصار کے — بسبب قریب ہونے اس تاریخ کے تاریخ
اسکندر سے کیونکہ وہ فیلبس مقدم ہی اوپر تاریخ اسکندر کے بارہ برس —
پس جبکہ زیادہ کردیگا تو تاریخ اسکندر پر بارہ برس نکل آوے گی تاریخ
فیلبس کی اوردشیر بن بابک کی تاریخین اور درمیان اسکندر کے پانسو
بارہ برس ہین تقریباً — اور اوسمین اور ہجرت مین چار سو بائیس برس
اسکو بہی ترک ہمنے واسطے اختصار کے تمام ہوئے کلام مقدمہ مین
جدول جو بتلاتی ہی مدتون کو مابین دو تاریخونکے یہہ ہی

درمیان	ہبوط آدم علیہ السلام	طوفان	پیدائش ابراہیم علیہ السلام	وفات موسیٰ علیہ السلام	ابتدائے ملک بخت نصر	غلبہ سکندر کا دارا پر	غلبہ اغسطس کا قلوپطرا پر	پیدائش مسیح علیہ السلام	قسطنطین	ہجرت
ہبوط آدم علیہ السلام	ساقط	۲۲۴۲	۳۳۲۳	۳۸۶۸	۴۸۴۷	۵۲۸۱	۵۵۶۳	۵۵۸۴	۵۸۶۶	۶۲۱۶
طوفان	۲۲۴۲	ساقط	۱۰۸۱	۱۶۲۶	۲۶۰۵	۳۰۳۹	۳۳۲۱	۳۳۴۲	۳۶۲۴	۳۹۷۳
پیدائش ابراہیم علیہ السلام	۳۳۲۳	۱۰۸۱	ساقط	۵۴۵	۱۵۲۴	۱۹۵۸	۲۲۴۰	۲۲۶۱	۲۵۵۳	۲۸۹۲
وفات موسیٰ علیہ السلام	۳۸۶۸	۱۶۲۶	۵۴۵	ساقط	۹۷۹	۱۴۱۳	۱۶۹۵	۱۷۱۶	۲۰۰۸	۲۳۴۷
ابتدائے ملک بخت نصر کی	۴۸۴۷	۲۶۰۵	۱۵۲۴	۹۷۹	ساقط	۴۳۵	۷۱۶	۷۳۷	۱۰۳۱	۱۳۶۹
غلبہ سکندر کا دارا پر	۵۲۸۱	۳۰۳۹	۱۹۵۸	۱۴۱۳	۴۳۵	ساقط	۲۸۲	۳۰۳	۵۹۵	۹۳۴
غلبہ اغسطس کا قلوپطرا پر	۵۵۶۳	۳۳۲۱	۲۲۴۰	۱۶۹۵	۷۱۶	۲۸۲	ساقط	۲۱	۳۱۳	۶۵۲
پیدائش مسیح علیہ السلام	۵۵۸۴	۳۳۴۲	۲۲۶۱	۱۷۱۶	۷۳۷	۳۰۳	۲۱	ساقط	۲۸۲	۶۳۱
قسطنطینوس	۵۸۶۶	۳۶۲۴	۲۵۵۳	۲۰۰۸	۱۰۳۱	۵۹۵	۳۱۳	۲۸۲	ساقط	۳۴۹
ہجرت	۶۲۱۶	۳۹۷۳	۲۸۹۲	۲۳۴۷	۱۳۶۹	۹۳۴	۶۵۲	۶۳۱	۳۴۹	ساقط

فصل پہلی ذکر ہی حضرت آدم ع کا

پانچ فصلوںمین یہہ بیان ہی فصل پہلی مین نسب نامہ اور عمود تواریخ قدیمہ کے ہین اور ذکر ہے انبیا علیہ السلام اور حکام بنی اسرائیل کا فصل دوسری مین ذکر ہے ملوک فارس کا اور جو اون کے ساتہہ وارد کرنا مناسب ولایق تہا وہ بہی ہمنے لکہا ہے فصل تیسری مین ذکر ہی فرعونون مصر اور بادشاہون یونان کا — اور سلاطین رُوم کا اور ذکر ہے قیاصرہ کا فصل چوتہی مین ملوک عرب کا حال ہے فصل پانچوین مین تمام عالم کے گروہون اور امتون کا حال ہے ١٧

فصل پہلی

بیچ بیان عمود تواریخ قدیمہ اور ذکر انبیا علیہ السلام کے ترتیب وار ذکر ہی حضرت آدم ع کا اور اوسکی اولاد کا نوح ع کے زمانہ تک

یہہ حال لکہا جاتا ہی تواریخ مسمی کامل سے جو کہ تصنیف ابن الاثیر کی ہے — کہا ہی ابن اثیر نے کہ کہا نبی صلعم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم کو ایک مُٹہی خاک سے جو لی گئی تہی تمام زمین سے پس پیدا ہوئے بنی آدم موافق اپنی مٹی کے بعضے اونمین کی سُرخ اور سیاہ — اور سفید اور درمیانی — اور بعضے اونمین سے نرم خو غمگین اور درمیانی اور آدم کا نام آدم اسواسطے رکہا گیا ہی کہ وہ پیدا ہوا تہے ادیم ارض سے یعنے اوپری زمین کی سے — اور پیدا کیا اللہ تعالے نے جسد آدم کا پہر ڈال رکہا اوسکو چالیس رات یا چالیس برس حسب اختلاف بدون روح کے — اور کہا اللہ تعالے نے فرشتون کو کہ جس وقت پہونک دون مین اسمین اپنی رُوح تو جہک جانا سجدہ کرتے ہوئے اوسکو — پس جبکہ پہونک دی رُوح تو سجدہ کیا آدم کو سب فرشتون نے

ذکر ہی حضرت آدم ع کا

— مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا — اور تہا وہ کافرون مین سے — اور نہ سجدہ کیا اوسنے بسبب غرور اور بغاوت اور حسد کے پس ڈالی اللہ تعالے نے ابلیس پر لعنت اور مایوسی اپنی رحمت سے — اور کردیا اوسکو شیطان رانده گیا — اور نکالدیا اوسکو جنت سے پہلے اسّے یہہ فرشتہ تہا اوپر تمام دنیا اور زمین کے اور خزانچی تہا خزانون جنت کا — اور کہا اللہ نے آدم کو جنت مین پہر پیدا کیا اللہ تعالے نے پسلی آدم سے حوّا جورو اوسکی — حوّا اسواسطے کہا کہ پیدا ہوئے وہ ایک شئی حی یعنے زندہ سے پس کہا اللہ تعالے اُنے آے آدم رہ تو معہ اپنی جورو کے جنت مین — اور کہاؤ دونو اس جنت سے کہانا اچہا تازہ جہان سے تم دونو چاہو — مگر نہ نزدیک جاؤ اس درخت کے نہین تو تم ہوجاؤ گے ظالم — پہر شیطان نے ارادہ کیا کہ جنت مین گہس کر آدم کے دلمین وسوسے ڈالے جب یہہ راز طشت ازبام افتادہ ہوگیا اور نگاہبانون نے سُن پایا — تب شیطان چوپاون کے پاس گیا اور اون سے کہنے لگا کہ مجکو اٹہاکر جنت مین لیجاو کیونکہ مین حضرت آدم علیہ اور اوسکی جورو حوّا سے کچہہ کلام کیا چاہتا ہون چوپاون نے اوسکا کہا نہ مانا — مگر سانپ نے مان لیا اور چنانچہ وہ اپنے دانتون کی کہلیونمین اوسے اوٹہاکر جنت مین لیگیا — اِس سانپ کی شکل اوس وقت اور طرح کی تہی اس شکل سے جو دنیا مین اب موجود ہی — جب شیطان جنت مین گیا تو ورغلانا حضرت آدم علیہ السلام اور اوسکی جورو حوّا کو اور کہا اِس درخت کا کہانا تمہارے حقمین بہتر ہے جسے منع کیا ہے خدا نے وہ درخت گیہون کا تہا اور یہہ تقریر بیان کی اون دونونسے کہ اگر تم دونو اِس درخت

ذکر حضرت آدم ع کا

درخت مین سے کہاؤ گے تو ہمیشہ زندہ رہو گے کبہی نہ مرو گے — چنانچہ ۱۹
اون دونون نے اوس درخت سے کہایا اوسکے کہاتے ہی دونون کو معلوم
ہوا کہ ہم ننگے ہین — بسبب اس نافرمانی کرنے کے جناب باری
نے حکم کیا کہ آدم کو مع اوسکی جورو حوا کے نیچے زمین پر ڈال دو اور
کردیا سمنے ان تینون کو ایک دوسرا کا دشمن یعنے آدم — اور ابلیس
اور سانپ کو بہی ڈالدیا اللہ نے اون دونو کو جنت سے طرف زمین
کی اور جو کچھہ کہ اونکے پاس نعمت اور کرامت خدا کی تہی وہ چہین لی
جبکہ حضرت آدم کو زمین پر پہینک دیا تب اوسکے دو بیٹے — ایک ہابیل
دوسرا — قابیل پیدا ہوئے اس قابیل کو قاین بہی کہتے ہین —
پہر یہہ ہوا کہ ہابیل اور قابیل خدا تعالے کے واسطے نذر لے گئے لیکن
ہابیل کی نذر بہتر تہی قابیل کی نذر سے اسلئے قبول کی اللہ نے نذر ہابیل
کی — اور نہ قبول کی نذر قابیل کی یہی بات باعث حسد قابیل کی ہابیل
سے ہوگی چنانچہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا — اور بعضے کہتے ہین کہ قابیل
کی ایک بہن تہی خوبصورت جو ساتہہ اوسکے پیدا ہوئی تہی وہ بہت
حسین تہی ہابیل کی بہن سے جو اوسکے ساتہہ پیدا ہوئی تہی اور ارادہ

موسے کی پیدایش کی کتاب کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ ہابیل بہیڑ بکری کا چرواہا تہا
اور قین کسان تہا ۳ چند روز کے بعد یون ہوا کہ قین اپنے کہیت کے حاصل مین سے خداوند کے
واسطے ہدیہ لایا ۴ اور ہبل بہی اپنی بہیڑ بکریون مین سے کئی ایک پہلوئی اور موٹے لایا اور
خداوند نے ہبل کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول کیا پر قین کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول نکیا اسلئے
قین نہایت غصہ اور ترش رو ہوا ۸ اور قین اپنے بہائی ہبل سے بولا اور جب
وے دونون کہیت مین تہے یون ہوا کہ قین اپنے بہائی ہبل پر اوٹہا اور اوسے مار ڈالا

ذکر ہی حضرت آدم ؏ کا

۲۰ حضرت آدم علیہ السلام کا یہہ تہا کہ توامئہ قابیل کو ہابیل سے اور توامہ ہابیل کو قابیل سے نکاح کر دنیا چاہئیے یہہ بات قابیل کو بڑی معلوم ہوئی اسلئے قابیل نے اپنے بہائی ہابیل کو مار ڈالا اور اپنی توامئہ لیکر وہانسے بہاگ گیا — بعد قتل ہابیل کے حضرت آدم ؏ سے حضرت شیث ؏ پیدا ہوئے اوس وقت عمر حضرت آدم کی دوسو تیس [۲۳۰] برسکی تہی یہی حضرت وصی حضرت آدم کہلاتے ہین معنی شیث کے (خدا بخشش ہین) اور حضرت آدم ؏ کی اولاد کا نسب نامہ شیث ہی پر مبنی ہوتا ہی — اسیطرح پر کہ جب عمر حضرت شیث ؏ کی دوسو پانچ برسکی ہوئی تب اوسے انوش پیدا ہوا بروقت پیدایش انوش کے حضرت آدم ؏ کی عمر چارسو پینتس [۴۳۵] برسکی تہی ایک فرقہ جسکو صابیئہ کہتے ہین اونکا یہہ قول ہی کہ پیدا ہوا تہا شیث سے ایک بیٹا اور اوسکا نام تہا صابی ابن شیث اوسکی طرف منسوب ہے فرقہ صابیئہ — جبکہ عمر انوش کی ایکسو نوے [۱۹۰] برسکی ہوئی تب اوسے قینان پیدا ہوا اور یہہ لڑکا جب پیدا ہوا تہا اوسوقت چہہ سو پچیس [۶۲۵] برسکی عمر حضرت آدم علیہ السلام کی تہی جبکہ عمر قینان کی ایکسو ستر [۱۷۰] برسکی ہوئی اوسے مہلائیل پیدا ہوا — اسکی ولادت جب ہوئی تب سات سو پچانوین [۷۹۵] برسکی عمر حضرت آدم ؏ کی تہی — جب مہلائیل کی عمر ایکسو پینتس [۱۳۵] برسکی ہوئی حضرت آدم ؏ نے وفات پائی یہہ واقعہ حضرت آدم ؏ کا بعد پانے عمر نوسو تیس [۹۳۰] برسکے ہوا تہا یہی ہی ساری عمر حضرت آدم علیہ السلام کی — ابن الجوزی اپنی کتاب مین ابن سعید سے نقل کرتا ہے کہ وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے اوسکی اولاد مین بیٹے پوتے پڑپوتے تعداد مین چالیس ہزار تہے — جبکہ مہلائیل کی ایکسو پینسٹہہ [۱۲۵] برسکی عمر ہوئی اوسوقت اوسے مسمی یرد لڑکا پیدا

ذکر بنی حضرت آدم علیہ السلام

پیدا ہوا اور جب عمر یرد کی ایکسو باسٹھ (۱۶۲) برس کی ہوئی تو اوس سے حنوخ پیدا
اور جب حنوخ کی عمر بیس (۲۰) برس کی تہی کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دار فانی سے
انتقال فرمایا حضرت شیث ع نے نوسو بارہ (۹۱۲) برس کی عمر پائی — یہہ انتقال
حضرت شیث ع کا بعد گذرنے مدت ایکہزار ایکسو بیالیس (۱۱۴۲) برس ہبوط حضرت
آدم ع کے ظہور مین آیا واضح ہو کہ حضرت شیث ع کا نام نزدیک فرقہ صابیہ
کے عادیموت ہی حضرت حنوخ جب ایکسو پینسٹھ (۱۶۵) برس کے ہوئے تب اونسے ایک
لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام متوشلح رکہا گیا متوشلح کی عمر ترپن (۵۳) برس کی ہتی کہ انوش
ابن شیث ع کا انتقال ہوا انوش کی عمر وقت وفات کے نوسو پچانوے (۹۵)
برس کی ہتی — جب متوشلح کی عمر ایکسو ستاسٹھ (۱۶۷) برس کی ہوئی تو اوس سے لامخ پیدا
ہوا اوسکو لامک بہی کہتے ہین جب لامخ کی عمر اکسٹھ (۶۱) برس کی تہی کہ قینان بن
انوش نے بعد پانے عمر نوسو دس (۹۱۰) برس کی انتقال فرمایا اور لامخ کی عمر جب ایکسو
اٹہاسی (۱۸۸) برس کی ہوئی تب اوس سے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے یہہ ولادت
حضرت نوح ع کی بعد گذرنے ایکہزار چہہ سو بیالیس (۱۶۴۲) برس کے ہبوط آدم سے ہوئی
جب حضرت نوح علیہ السلام کی دوسو چہتر (۲۷۴) برس کی عمر ہوئی تب یرد ابن مہلائیل
نے وفات پائی — یرد نے نوسو باسٹھ (۹۶۲) برس کی عمر پائی — واضح ہو کہ حضرت
حنوخ ہی کا نام حضرت ادریس ع ہی ان حضرت کی عمر تین سو پینسٹھ (۳۶۵) برس کی تہی
کہ خدا تعالے نے زندہ ہی انکو آسمان مین بلا لیا تہا جب حضرت ادریس ع آسمان
کی طرف بلائے گئے اوسوقت تیرہ (۱۳) برس کی عمر لامخ کی تہی اور ولادت حضرت
نوح علیہ السلام سے ایکسو پچہتر (۱۷۵) برس قبل یہہ معاملہ وقوع مین آیا کہ حضرت ادریس ع
کو خدا تعالے نے آسمان پر بلا لیا اور تمام پردے آسمانون کے اونکے واسطے
کہولدئے حضرت ادریس ع کے صحایف مین سے بعضے صحیفے ایسے ہین کہ اونکا

ذکر ہی حضرت نوح عم کا معہ اوسکی اولاد کے

۲۲ حال اسواے عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا کیونکہ خدا تعالے کے راز اور بہید
اسطرح کے نہین ہین کہ کوئی بشر سمجہہ سکے یا اُنکو عقل انسان ضعیف البیان کی خبر
الہی کو دریافت کرلے اللہ تعالے برتر اور بلند ہی اسبات سے
کہ عقل مخلوق کی احاطہ کرسے اوسکو ہان اگر آدمی کچہہ معلوم بہی کرسکتا ہی
تو حضرت اوسکی علامات اور نشانیون اور تایید ربانی سے — متوشلح بن حنوخ
عم نے جب اس دار فانی سے رحلت کی تہی اسوقت حضرت نوح عم کی عمر
چہہ سو[٦۰۰] برسکی تہی اور متوشلح کی عمر نوسو انہتر[۹۶۹] برسکی تہی یہہ واقعہ ابتدا آنے
طوفان نوح عم کے زمانہ مین وقوع مین آیا مگر معلوم رہی کہ حضرت نوح عم کی عمر
پانسو برسکی جب ہوئی تو سام — اور حام — اور یافث یہہ تین لڑکے
اونسے پیدا ہوئے اور جب چہہ سو برسکی عمر ہوئی تب طوفان آیا یہہ طوفان
بعد گذرنے دو ہزار دو سو بیالیس[۲۲۴۲] برس ہبوط آدم سے ظہور مین آیا تہا فقط

ذکر ہی حضرت نوح عم کا معہ اوسکی اولاد کے

نقل ہی کتاب کامل سے واضح ہو کہ اللہ تعالے نے واسطے ہدایت خلق اللہ کے
حضرت نوح عم کو پیغمبر بناکر اوسکی قوم کے پاس بہیجا تہا اب اس مقام پر یہہ اختلاف
ہی کہ وہ لوگ حضرت نوح عم کے وقت مین کیا دین رکہتے تہے قول اصح یہہ ہی کہ وہ
قوم بت پرست تہی جیسا کہ خدا تعالے درمیان قران شریف کے فرماتا ہی اوس آیت کا
ترجمہ یہہ ہی کہ کہا تہا اس قوم نے کہ چہوڑو اپنے خداؤن کو — اور نہ چہوڑو
وَدّ — کو — نہ سواع کو — نہ یغوث کو — نہ یعوق کو — اور نہ نسر کو
یہہ نام بتون کے ہین جنکو وے لوگ پوجتے تہے اور یہہ لوگ بڑے گمراہ
ہوگئے تہے — چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام سے اسطرح پیش آتے کہ جب وہ

ذکر بیچ حضرت نوح عم کا معہ اوسکی اولاد کے

وہ اونکو نصیحت و وعظ فرماتے اونکا گلا گھونٹ ڈالتے جب آپ پر غشی طاری ہو جاتے اور وہ لوگ یہہ جانتے کہ مرگئے تب چھوڑتے پہر آپکو جب ہوشش آتا تو فرماتے کہ اے خدا تعالے تو مغفرت کر میری قوم کی کیونکہ یہہ لوگ جاہل ہین کچھہ جانتے نہین — یہہ حالت مدت دراز تک حضرت نوح عم پر گذرا کی اور اسی بہی زیادہ بدطینت آدمی ہوتے گئے جو قرن پچھلا آیا اگلے سے بدتر ہی نکلا جو لوگ نئے پیدا ہوتے تہے اگلون سے زیادہ خبیث ہوتے تہے — چنانچہ حضرت نوح عم کو یہانتک مارتے کہ قریب موت کے ہو جاتے جب اونکو یہہ گمان ہوتا کہ وہ مرگئے تو چھوڑ دیتے — اور حضرت نوح عم کی یہہ حالت تہی کہ جب انکو افاقہ اوس غشی سے ہوتا تب آپ غسل فرماکر پہر لوگون کو ہدایت فرماتی اور اپنے قوم کی طرف متوجہ ہو جاتے اور کہتے کہ لوگو ڈرو اللہ سے اور تابعداری کرو اوسکی اور رب اللہ کی طرف چلے آؤ — جبکہ مدت گذر چکی اور قوم نے کہانہ مانا لاچار حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا — تب حضرت نوح علیہ السلام پر اسمضمون کی وحی نازل ہوئی کہ اے نوح کوئی نہین ایمان لاوے گا تیری قوم سے سوائے اونکے جو ایمان لے آئے — جبکہ حضرت نوح عم کو اپنی قوم سے مایوسی حاصل ہوئی تو آپنے اپنی قوم پر بددعا کی اور کہا کہ اے پروردگار نہ چھوڑ اوپر زمین کے کوئی کافر چلتا ہوا بسکا بہتا ہوا اوڑا دے — اللہ تعالے نے حضرت نوح عم پر باین مضمون وحی نازل فرمائے کہ ایک کشتی اپنے واسطے طیار کر جب حضرت نوح عم بموجب حکم جناب باری کے کشتی کے بنانے مین مصروف ہوئے تب بہی وہ قوم بدذات حضرت کے تکلیف دینے سے باز نہ آئے

ذکر حضرت نوح عم کا معہ اوسکی اولاد کے

۲۴ بلکہ جو کوئی شخص حضرت نوح علیہ سے ملتا تمسخریتاً یہہ کہتا کہ اے نوح اول تو تو
نبی بنا تہا جب نبوت تیری پیش نہ گئی لاچار اب بڑہئی بنگیا — حضرت
نوح علیہ السلام بموجب ارشاد جناب باری کے شمشاد کی لکڑی کی
کشتی [۲۳] بنانے مین مصروف رہے — یہانتک کہ جوش زنی تنور جونشانی
درمیان حضرت نوح اور اوسکے پروردگار کے تہی ظہور مین آئی تب
حضرت نوح عم نے کشتی مین معہ اون لوگون کے جنکے سوار ہونے کا حکم
جناب باری نے دیا تہا یعنے تینون بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے —
ایک سام — دوسرا حام — تیسرا یافث — معہ اونکی جورون کے
سوار ہوئے — اور یون بہی کہتے ہین کہ چہہ آدمی سوار کئے تہے —
اور بعضے کہتے ہین کہ اسّی مرد تہے وے سبکے سب حضرت شیث عم کے
اولاد مین سے تہے اونین سے ایک جرہم بہی تہا — بعدازان حضرت
نوح عم نے اوسی کشتی مین چوپاؤن [۲۴] کو بہی بموجب حکم خدا تعالے کے
جنکو داخل کرنیکا حکم تہا سوار کیا — لیکن ایک بیٹا حضرت نوح عم کا
جسکا نام یام تہا اور وہ کافر تہا حضرت نوح عم سے مخالف ہوا اور
کہنا اونکا اوسنے ہرگز نہ مانا — بعدازان پانی چڑہ گیا اور بلند ہوگیا
تمام روی زمین پر — اور ریلے پہرتی تہی کشتی موجون مین جو مثل پہاڑ

[۲۳] موسے کی پہلی کتاب پیدایش کے ۶ باب کی ۱۴ آیت مین لکہا ہی کہ تو اپنے واسطے
شمشاد کی لکڑی کی ایک کشتی بنا اوس کشتی مین کوٹہریان بنا اور اوسکے باہر اندر رال
لگا ۱۵ — اور اوسکو ایسی بنا کہ اوسکی لمبائی تین سو ہاتہہ اور اوسکی چوڑائی
پچاس ہاتہہ اور اوسکی اونچائی تیس ہاتہہ ہو ۱۶ — اور اس کشتی کے ایک
طرف دروازہ بنا اور نیچے کا طبقہ اور دوسرا — اور تیسرا بہی بنا

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

کے تہی پانی یہانتک چڑہا کہ پہاڑون پر سے پندرہ گز بڑہ گیا تہا اس
سے جتنے نتہنو مین دم تہا سب ہلاک ہوگئے اور جتنے درخت تہے سب گل گئے
— پانی کے نازل ہونے اور سوکہ جانے مین فاصلہ چہہ مہینے دس رات کا
تہا — کہتے ہین کہ حضرت نوح عم جب کشتی مین سوار ہوئے تو دس رات
ماہ رجب کی گذر چکی تہین — اور دسوین تاریخ آب کی یعنے اگست کے
مہینے کی تہی اور جس روز حضرت نوح عم کو اس پانی سے نجات ہوئی وہ دن
عاشورے کا تہا یعنے دسوین تاریخ محرم الحرام کی تہی — یہہ کشتی ایک پہاڑ
جودے پر جو کہ زمین موصل مین ایک پہاڑ ہی جاکر ٹہیری تہی — ابن اثیر کہتا ہی
کہ مجوسی لوگ اقرار نہین کرتے طوفان کا مگر بعضے اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ یہہ طوفان بابل مین اور اوسکے قرب وجوار مین آیا تہا — لیکن کیومرث
کی اولاد مشرق مین رہتی تہی اسلئے اونکے پاس طوفان نہین آیا — اسیطرح
باشندگان دیار مشرقیہ کے یعنے اہل ہند اور فارس اور چین کے لوگ بہی بالکل
اقرار طوفان کا نہین کرتے — ہان بعضے بعضے فارسی نزاد کہتے ہین کہ طوفان
آیا تہا الا عام نہ تہا عقبہ حلوان سے طوفان نے تجاوز نہین کیا صحیح یہہ ہے
کہ جتنے آدمی اہل زمین ہین یہہ سب اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی ہین کیونکہ
خداتعالے خود فرماتا ہے کہ کر دیا ہمنے سبکو اولاد نوح کی اور وہی باقی ہین
پس سب آدمی اولاد نوح کے ہین — سام — حام — یافث کے تخم سے
— کیونکہ سام کی اولاد مین عرب اور فارس اور روم کے آدمی ہین —

موسے کی پہلی کتاب پیدایش ۷ باب ۲ آیت مین لکہا ہی سب پاک جاندارونمین سے سات سات
نر اور انکی مادہ اور انمین سے جو پاک نہین ہین دو دو نر اور انکی مادہ اپنے پاس لے — ۳ — اور آسمان کے
پرندونمین سے بہی جو پاک ہین سات سات نر اور مادہ کہ تمام زمین پر انکی نسل باقی رہی فقط

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

اور حام کے حبشی — یافث کی اولاد مین تُرک اور یاجوج وماجوج اور فرنگستان کے رہنے والے ہین — اور قبط بیٹا ہی نوح کا جوکہ بیٹا ہی حام کا — اور حام سے ماریغ پیدا ہوا اور ماریغ سے کنعان اور اوسکی اولاد شام مین رہتی ہی جبتک کہ بنی اسرائیل اونسے لڑے یہہ نقل کی ہی ابن سعید نے — اور ابن اثیر یہہ کہتا ہی کہ بنی کنعان سام کے اولاد سے ہین واللہ اعلم بالصواب — لیکن سام سے جو چند بچے پیدا ہوئے تہے اونمین سے ایک لاوذ ابن سام بہی ہی اور لاوذ سے فارس اور جرجان — اور طسم — اور عملیق جوکہ باپ ہی عمالیق کا پیدا ہوئے انہی مین سے بادشاہان شام اور فراعنہ مصر مین — مگر اولاد طسم کی یمامہ مین بحرین تک جاری ہی تہی — اور سام کے بیٹوںمین سے ایک ارم ابن سام بہی ہی — اس ارم سے چند بچہ پیدا ہوئے اونمین سے ایک غاثر ابن ارم ہی پہر غاثر سے ثمود اور جدیس پیدا ہوئے اور ارم سے عوص اور عوص سے عاد اور ارم کے اولاد کی زبان عربی تہی — پس عاد کی اولاد الرمل مین حضرموت تک جاری ہی تہی — اور اولاد ثمود کی الحجر مین درمیان حجاز اور شام کے رہا کرتی تہی — اب ہم اُن لوگونکا حال بیان کرتے ہین جو نسب نامہ مین حضرت نوح ع سے حضرت ابراہیم ع تک داخل ہین — واضح ہو کہ حضرت نوح ع سے تین لڑکے یعنے — سام — حام — یافث جبکہ عمر نوح کی پانسو برسکی تہی پیدا ہوئے تہے — اور طوفان کے وقت عمر حضرت نوح ع کی چہہ سو برس کی تہی — بعد ازان سام سے ارفخشذ پیدا ہوا جبکہ عمر سام کی ایکسو دو برسکی تہی تو گویا ارفخشذ جب پیدا ہوا تو ظہور طوفان کو دو برس گذر چکے تہے — پہر ارفخشذ جبکہ ایکسو پینتیس برسکا ہوا اوسے قینان پیدا ہوا — پس ولادت قینان کی بعد ایکسو چھتیس برس گذرنے کے

ذکر ہی حضرت نوح عم کی اولاد کا

گذرنے کے طوفان سے وقوع مین آئے — پہر جبکہ قینان ایکسو انتالیس
برسکا ہوا تو اوسے شالح پیدا ہوا — تو گویا شالح جب پیدا ہوا تو دوسو
چوہتر برس طوفان کو ہو چکے تہے — جب تین سو پچاس برس طوفان کو
گذر چکے تو حضرت نوح علیہ السلام نے وفات پائی — اور عمر اونکی کل
نوسو پچاس برسکی ہوئی — یہہ وفات حضرت نوح علیہ السلام کی جب ہوئی
تہی تو اوسوقت شالح کی عمر چہتر برسکی تہی بعد ازان جب شالح کی ایکسو تیس
برسکی عمر ہوئی تب اوسے عابر پیدا ہوا یہہ ولادت بعد گذرنے چارسو چہہ
برسکے بعد طوفان کے وقوع مین آئی — اور عابر سے فالغ پیدا ہوا اوسوقت
عابر کی ایکسو چونتیس برسکی عمر تہی — اور یہہ بعد گذرنے پانسو چالیس برسکے
طوفان سے پیدا ہوا — پہر فالغ جب ایکسو تیس برسکا ہوا تب اوسنے رعو پیدا
ہوا بعد ولادت رعو کے زبانین علحدہ علیحدہ ہوگئین اور زمین درمیان اولاد
حضرت نوح عم کے تقسیم ہوگئی یعنے ہر ایک شخص اولاد حضرت
نوح علیہ السلام مین سے الگ الگ جا رہا — اور یہہ تفرقہ بعد گذرنے
چہہ سو ستر برسکے طوفان سے ظہور مین آیا — جب رعو ایکسو بتیس
برسکا ہوا تو اوسے ساروغ پیدا ہوا اسکا نام توریت مین [illegible]
پیدا ہوا تہا تو آٹہہ سو دو برس طوفان کو گذرے ہوئے ہو چکے تہے —
جبکہ ساروغ ایکسو تیس برسکا ہوا تو اوسے ناحور پیدا ہوا یہہ جب پیدا
ہوا تہا تو طوفان کو نوسو دو برس گذر چکے تہے — اور جب ناحور کی
عمر اوناسی برسکی ہوئی تو اوسے تارح پیدا ہوا یہہ ولادت بعد گذرنے
ایکہزار گیارہ برسکے بعد طوفان کے ظہور مین آئی — جبکہ تارح ستر
برسکا ہوا اوسے حضرت ابراہیم خلیل عم پیدا ہوئے اس حساب سے

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

۲۰ حضرت خلیل عا بعد گذرنے ایکہزار اکیاسی [۱۰۸۱] برسکے طوفان کے بعد پیدا ہوئے
تمام عمرین مذکورہ یہہ ہین پوشیدہ نرہی کہ سام کی چہہ سو [۶۰۰] برسکی عمر ہوئی
اور وفات پائی اوسنے وفات حضرت نوح عا سے ایکسو پچاس [۱۵۰] برس بعد —
ارفخشذ کی عمر چار سو پینسٹھہ [۴۶۵] برسکی ہوئی — قینان کی عمر چار سو بتیس [۴۳۲] برسکی —
اور شالح کی چار سو ساٹھہ [۴۶۰] برس — اور عابر چار سو چونسٹھہ [۴۶۴] برس زندہ رہا
— فالغ تین سو انتالیس برس — رعو تین سو انتالیس [۳۳۹] برس — ساروغ تین سو
تیئیس [۳۲۳] برس — ناحور دو سو آٹھہ [۲۰۸] برس — تارح دو سو پانچ [۲۰۵] برس اب
ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ کس سبب سے زبانین متفرق ہوگئین تہین — ابو عیسے
کہتا ہی کہ اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی جب کہ بعد طوفان کی پہیل گئی اور بہت
کثرت سے ہوگئی تو سبنے ملکر یہہ تجویز کی کہ ایک قلعہ ایسا اونچا بناؤ کہ دوسری دفعہ
اگر طوفان آئے تو پہر ہمکو کچہہ گزند نہ پہنچا سکے اور جس سے بچے ہوئے رہین سبکی
رائے نے اسبات پر قرار پایا کہ ایک برج بلند جسکا سر آسمان تک پہنچے اول بناؤ
اس ارادہ کے پورا کرنیکو اونہون نے بہتر [۷۲] برج اسطرح پر بنائے کہ ایک دوسرے
سے بڑا تاکہ اوسکی مدد سے چڑہائی ہوتی چلی جائے اور بڑا برج آسمان تک کا
بنالین — اسبات پر اللہ تعالے نے اونسے یہہ بدلا لیا کہ اونکی زبانین متفرق
کردین تاکہ ایک کی دوسرا بولی نہ سمجہے سب الگ الگ بولی بولنے لگے
— مگر ایک شخص عابر جو اونکے شامل اس حرکت بیجا پر نہوا ہی اور وہ ہمیشہ
بندگی خدا تعالے کی ہی کرتا تہا اوسکی زبان وہی اصلی رہی یعنے اوسکی زبان
عبرانی ہی رہی بدلی نہ گئی باقی اورونکی زبانین خدا تعالے نے بدل ڈالین
— جب اولاد حضرت نوح عا کی الگ الگ جا بسی تو سام کی اولاد عراق
اور فارس اور جو قریب اوسکے تہا ہندوستان تک اپنے قبضہ مین لے آئے — اور

اور حام کی اولاد جانب جنوب اور اوسکے قرب وجوار مین جو زمین مصر سے ملی ہوئی ہے
یعنے اوپر رود نیل کے متصرف ہوگئی — اور ایسا ہی طرف مغرب کی انتہا سے
مغرب تک پہیل گئی — اور یافث کی اولاد کو وہ ملا جو کہ بحر الخزر کہلاتا ہے
اور اسیطرح مشرق پر چین تک قابض ہوگئی جبکہ اولاد حضرت نوح ع مین تفرقہ
پڑا اور زبانین اونکی علیحدہ ہوگئین اوسوقت ۷۲ بہتر فرقے تہے

ذکر ہی حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع کا

واضح ہو کہ حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع دو نو نبی تہے انکو اللہ تعالے نے
واسطے ہدایت خلق کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے اور قبل ولادت حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دنیا پر بہیجا تہا — کہتے ہین کہ عابر ابن شالح جسکا
ذکر اوپر ہو چکا اسیکو ہود کہتے ہین یہہ نبی قوم عاد کے جو کہ تین بتون کی پرستش
کرتے تہے ہدایت کے لئے مامور ہوئے تہے — قوم عاد اور قوم ثمود بہت
متکبر اور طویل القد یعنے لمبی تہی جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے قران شریف مین
اسکا ترجمہ یہہ ہی کہ یاد کرو اسبات کو کہ بنایا ہمنے تمکو جانشین قوم نوح کا — اور
زیادہ کیا ہمنے پیدایش مین تمہارے لنبا پن یعنے تمکو طویل القامت بڑے
قد والا بنایا — جبکہ ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو ہدایت کی اور خدا کی طرف
بلایا تو وے لوگ ایمان نہ لائے مگر چند آدمی جنکو اللہ تعالے نے ایمان دیا اسلئے
وہ لوگ جو ایمان نہ لائے تہے اور کافر رہے تہے اون پر اللہ تعالے نے ایک
آندہی غضب کی نازل فرما کر سبکو ہلاک کر ڈالا کوئی شخص قوم عاد کا زندہ باقی
نرہا یہہ آندہی سات رات اور آٹہہ دن پے در پے چلتی رہی تہی مگر حضرت ہود ع
اور وہی لوگ جو اوسپر ایمان لائے تہے زندہ رہی یہہ لوگ معہ حضرت ہود ع کے

ذکر ہی حضرت صالح عم کا

۲۳ ایک حظیرہ مین چہپ بیٹھے تہے اسطرح پر حضرت ہود عم نے اپنی زندگانی تمام کی
یہان تک کہ پیغام اجل اونکے پاس آیا اور راہی ملک بقا ہوئے — قبر حضرت
ہود عم کی حضرموت مین ہی — بعضے کہتے ہین کہ الحجر مین درمیان مکہ کے اونکی
قبر بنی ہی — ایک روایت یہہ ہی کہ خدا تعالے نے قبل ہلاک کرنے قوم عاد کے
اونپر قحط نازل کیا تہا — تب اون لوگون نے ایک جماعت اپنی قوم سے مجمع
کرکے طرف مکہ کی بہیجی تا کہ دفع قحط کا وے تدارک کرین اور سیرابی اونکے واسطے
تلاش کرین پس گروہ مذکور مین ایک شخص لقمان نامی بہی تہا یہہ وہ لقمان حکیم
نہین ہی جو کہ حضرت داؤد نبی علیہ السلام کے زمانہ مین موجود تہا — پس جبکہ
قوم عاد ہلاک ہو چکی تو یہہ لقمان حرم مین زندہ باقی رہگیا تب ارشاد جناب
باری یون ہوا کہ تو بہی موت اختیار کر کیونکہ ہمیشہ کوئی جیتا نرہیگا اوسنے
عرض کی کہ اے پروردگار مجکو سات کرگسون کے برابر عمر عطا کر اور ایک
کرگس کی عمر اسّی برس کی ہوتی ہی یہہ دعا قبول ہوئی تب اسنے یہہ حال کیا کہ
ایک بچہ کرگس کا انڈے سے نکلا ہوا پالتا جب وہ مرجاتا دوسرا پالتا اسطرح سے
ساتوین کرگس کے بچہ پر نوبت پہنچی جسکا نام لُبَد تہا جب وہ مرگیا تو لقمان بہی
ساتہہ ہی اوسکے بموجب وعدہ خدا کے مرگیا یہہ روایت چونکہ اکثر عرب نے
اپنے اشعار ونمین اور اکثر آدمیون نے ذکر کی ہی اسلئے ہمنے بہی اتباعاً اپنے
کتاب مین ذکر کردے واللہ اعلم بالصواب

ذکر ہی حضرت صالح علیہ السلام کا

مخفی نرہی کہ حضرت صالح عم ایک نبی تہے جنکو اللہ تعالے نے واسطے ہدایت
قوم ثمود کے بہیجا تہا یہہ حضرت صالح ابن عبید ابن آسف ابن ماشح ابن عبید

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کا

عبید ابن عاد ابن ثمود ہین جوکہ الحجر مین تشریف رکہتے تہے چنانچہ بیان اسکا پہلے ۲۱
ہو چکا ہی کہ حضرت ثمود جا رہی تہے الحجر مین جب حضرت صالح ع نبی ہوکر قوم ثمود
کیطرف مخاطب ہوئے آپنے ارشاد کیا کہ اے لوگو خدا کو ایک جانو اور اوسکو
ہر وقت حاضر و ناظر مانو کوئی ایمان نہ لایا مگر چند آدمی ضعیف جو اوس قوم
مین تہے وہ ایمان لائے آپ اونکی ہدایت مین مصروف رہی آخرکار سب
کفار نے یہہ عرض کی کہ یا حضرت صالح ہم ایک بات اپنی طبیعت سے نکالتے
ہین اگر وہ پوری ہوجاوے تو بیشک ہم آپ پر ایمان لاوینگے اور نبی برحق جانین
گے وہ بات یہہ ہی کہ اس خاص پہتر سے ایک اونٹنی پیدا ہو ــ بموجب اس
عہد کے حضرت صالح ع نے جناب باری سے عرض کیا چنانچہ ایک ناقہ اوس
پہتر سے نکلی اور نکلتے ہی اوسنے ایک بچہ دیا جب بہی وہ لوگ جو سخت کافر
تہے ایمان نہ لائے اور کچہہ اونپر اثر نہ ہوا بلکہ اونہین لوگون نے اوس اونٹنی
کو بہی ذبح کر ڈالا ــ یہہ عصیان موجب بہڑکنے غضب جناب باری کا ہوا
چنانچہ اونکو جناب باری نے بعد تین دنکے ایک آواز آسمان سے جسمین آواز
ہر ایک کڑک بجلی کی تہی سبکو ہلاک کیا اوسکی آواز سنکر جگر اون لوگونکے ٹکڑے
ٹکڑے ہو گئے صبح کو حضرت صالح ع نے سبکو مردہ پایا پہر حضرت صالح ع تشریف
فرما ہوئے فلسطین کو اور پہر حجاز کو اور حال انحضرت کا یہہ ہی کہ عبادت خدا کی
مرتے دم تک کیا کئے اور عمر اونکی اٹہاون برسکی ہوئی

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوۃ اللہ ع کا

واضح ہو کہ نسب نامہ جناب ابراہیم خلیل ع کا یہہ ہی ابراہیم بن تارح ــ بن
آذر ــ بن ناحور ــ ابن ساروغ ــ بن یرعو ــ ابن فالغ ــ ابن عابر

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل ع کا

۳۲ ابن شالح — ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح ہی مگر اِس نسب نامہ مین قینان ابن
ارفخشذ کا نام نہین لکہا گیا دو سبب سے ایک تو سبب یہہ ہی کہ وہ جادوگر تہا
اسلئے اوسکا نام نسب نامہ مین شمار نہین کیا گیا دوسرا سبب بموجب قول بعضے کے
یہہ ہی کہ شالح ابن ارفخشذ وہی ہی حقیقت مین شالح ابن قینان ابن ارفخشذ
اِس صورت مین کچہہ ضرورت لکہنے کی نہین اب مولد حضرت ابراہیم ع مین اختلاف
ہی بعضے کہتے ہین کہ اہواز مین پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ بابل مین جسکو
عراق بہی کہتے ہین — اور حال آذر یعنے والد ابراہیم علیہ السلام کا یہہ ہے
کہ آذر والد خلیل ع بت بنا کر حضرت ابراہیم ع کو دیا کرتے تاکہ بازار مین جاکر
بیچ لاوین اور حضرت ابراہیم ع یہہ فرمایا کرتے کہ اے والد ماجد کون خریدیگا
اوس شئی کو جو مضر ہو خریدار کو اور کچہہ نفع بہی نہ پہنچا سکے اوسکو — بعد ازان
جبکہ حکم اللہ تعالے کا حضرت ابراہیم ع کو اسطرح پر نازل ہوا کہ کہہ اپنے قوم
سے کہ خدا ایک ہی تو کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اولاً اپنے والد ہی سے
اوسنے نہ مانا پہر ہدایت کی اپنی قوم کو طرف توحید کے — جبکہ یہہ حال اون کا
ظاہر ہوگیا اور نمرود بن کوش کو خبر پہنچی : یہہ حاکم تہا سواد عراق اور ان شہرون
کا : اور ضحاک کو جو نمرود پر بادشاہ تہا ابہی خبر نہ پہنچی تہی — بعضے کہتے ہین
کہ نمرود ہی بادشاہ مستقل تہا بہر کیف بمجرد دریافت اِس خبر کے نمرود نے
حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کو پکڑکر آگ مین ڈالدیا وہ آگ حضرت ابراہیم ع پر
مثل گلشن کے ہوگئی حضرت کا ایک بال بہی نہ جلا چنانچہ حضرت ابراہیم ع
بعد چند ایام کے اوس آگ سے نکل آئے یہہ حال مشاہدہ کرکے بہت
لوگ نمرود سے ڈرتے ڈرتے حضرت ابراہیم ع پر ایمان لائے — اور سارہ
یعنے زوجہ حضرت ابراہیم ع کی جو کہ اونکی چچا ہاران کی بیٹی تہی وہ بہی ایمان

ذکر حضرت ابراہیم ع کا

ایمان لائے جب حضرت ابراہیم ع کو وہانکی بود و باش سے تکلیف بہت ہوئی ۲۳
تب حضرت نے معہ اون لوگون کے جو آپ پر ایمان لائے تہے طرف حرّان
کی ہجرت فرمائی اور والد حضرت کے یعنے آذر بالکل ایمان نہ لائے — آپ
حران مین تشریف لیجا کر ایک مدت وہان رہکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے
اوسوقت مین وہ فرعون جو مصر کی حکومت کرتا تہا اوسکے نام مین اختلاف
ہی بعضے کہتے ہین کہ نام اوسکا سنان بن علوان ہی — بعضے یہہ کہتے ہین
کہ طولیس نام تہا بہر تقدیر اوس فرعون سے جو کہ طولیس تہا لوگون نے ذکر
کیا کہ ایک عورت خوبصورت اس شہر مین وارد ہوئی ہی اور وہ سارہ
زوجہ ابراہیم خلیل ع کی تہی فوراً بموجب حکم فرعون کے وہ زوجہ اونکی
معہ حضرت خلیل ع کے دربار مین حاضر ہوئی حضرت ابراہیم ع سے پوچہا
کہ یہہ تیرے رشتہ مین کون ہی اوسنے کہا کہ یہہ میری بہن ہی یعنے اسلام مین
— فرعون نے جو لفظ بہن کا سُنا دلمین بہولا اور چاہا کہ اس نیک بخت
عورت کے ساتہہ حرام کاری کیجئے بمجرد اس ارادہ کے چاہتا تہا کہ اوس
عورت پر ہاتہہ ڈالے کہ خدا تعالےٰ نے دونو ہاتہہ اوسکے اور دونو پیر خشک
کردے جب یہہ حال اوسنے دیکہا باز آیا فوراً اوسکے ہاتہہ پیر کہل گئے لیکن
پہر اوسنے چاہا کہ جماع کرون وہی حال اگلا سا ہوگیا تب اوسکو یقین ہوا
کہ عورت بہت نیک بخت ہی اسکو چہوڑ دینا ہی مناسب ہی یہہ سوچ کر اوس
عورت کو چہوڑ دیا اور کہا کہ اس عورت کو اپنی جان اور نفس کی خدمت کرنی
سزاوار تہی یہہ کہکر ایک لونڈی مسماۃ ہاجرہ اوسکو بخشش دی اور کہا کہ یہان
سے سدہارئے سارہ اوس لونڈی ہاجرہ کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے حضرت
ابراہیم ع کے پاس آئی حضرت ابراہیم ع معہ اپنی بیوی اور لونڈی کے ملک

ذکر حضرت ابراہیم ع کا

۴۳ شام مین تشریف فرما ہوئے اور رملہ اور ایلیا مین جاکر اقامت اختیار کی اور سارہ زوجہ ابراہیم ع کی بانجھ تہی اوسے اولاد نہ ہوتی تہی اسلیے بموجب کہنے سارہ کے حضرت ابراہیم ع نے اپنی لونڈی ہاجرہ سے صحبت کی چنانچہ وہ حاملہ ہوئی اور حضرت اسماعیل ع اوسے پیدا ہوئے :: یعنے اسماعیل کے عبرانی مین مطیع اللہ کے ہین :: بروقت پیدایش اسماعیل کے حضرت ابراہیم ع کی عمر چہیاسی ۸۶ برسکی تہی — پہر بخشا اللہ تعالےٰ نے سارہ کو اسحاق جبکہ جنی سارہ تو اوسکی عمر نوٹے ۹۰ برسکی تہی جبکہ سارہ سے اسحاق پیدا ہوچکا تو اوس بیوی کو اسبات کی غیرت آئی کہ یہہ لونڈی بچہ ایسا نہ ہو میرے بیٹے کے ساتہہ وارث ہوجاوے اسلئے حضرت ابراہیم ع سے کہا کہ ان دونون کو میرے پاس سے نکال دے تب ابراہیم ع نے ہاجرا اور اوسکے بیٹے اسماعیل کو ہمراہ لیکر طرف حجاز کی آکر مکہ مین اونکو چہوڑ گئے چنانچہ حضرت اسماعیل ع مکہ مین رہنے لگے اور اونکا نکاح ایک عورت عربی سے ہوگیا — اور اونکی والدہ ہاجرہ مکہ ہی مین فوت ہوئی پہر حضرت اسماعیل کے پاس اونکے باپ ابراہیم ع تشریف لائے اور بنایا اون دونون نے کعبہ اسکا نام ہی بیت اللہ الحرام — بعدازان حکم جناب باری واسطے ابراہیم ع کے اس طور پر نازل ہوا کہ اے ابراہیم ع ذبح کر اپنے بیٹے کو اب یہان اختلاف ہوا ہی کہ کونسا لڑکا ذبح کیا گیا — آیا وہ — اسحاق ہی — یا اسماعیل بہرکیف عوض مین اوس لڑکے کے خدا اسنے حضرت ابراہیم ع کو ایک مینڈہا دیا — حضرت ابراہیم ع اواخر ایام بیوراسپ مین تہے جسکو ضحاک بہی کہتے مین قریب ہی کہ ہم حال اوسکا ہمراہ ذکر ملوک فارس کے انشا اللہ تعالےٰ بیان کرینگے اور حضرت ابراہیم ع بیچ اول سلطنت افریدون کے کہ نمرود عامل تہا اوسکا تشریف رکہتے تہے جیسا ذکر

نسب نامہ حضرت ابراہیم عم سے حضرت موسیٰ عم تک

۳۵ ذکر کیا ہی جنے — اور ان حضرت ابراہیم عم کے دو بہائی تہے ایک ہاران
— دوسرا ناحور — اولاد آذر سے — ہاران سے پیدا ہوا لوط — اور
ناحور سے تبویل — اور تبویل سے پیدا ہوا لابان — اور لابان سے پیدا
ہوئے لیّا — اور راحیل جو کہ دونو جوروین تہین حضرت یعقوب علیہ السلام کی
— جو شخص قایل ہی اس بات کا کہ ذبیح اسحاق تہا وہ کہتا ہی کہ حضرت
خلیل عم نے مُلک شام مین اسحاق کو ذبح کرنیکا ارادہ کیا تہا اوپر فاصلہ
دو کوس کے ایلیا سے جسکو بیت المقدس کہتے ہین اور جو شخص کہتا ہی
کہ اسماعیل ذبح ہوا وہ کہتا ہی کہ یہہ ماجرا مکہ مین واقعہ ہوا — اور اختلاف
اون امور مین بہی آ کر واقع ہوا ہی جن باتون مین اللہ نے حضرت ابراہیم عم کا
امتحان لیا تہا — کہا گیا ہی کہ وے امور یہہ ہین — مہاجرت وطن سے
— ختنہ کرنا — بیٹے کا ذبح کرنا — اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ سوا اُنکی
وے امر اور ہین — حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ زندہ ہی تہے کہ وفات
پائی زوجہ اونکی سارہ نے بعد مرنے ہاجر لونڈی کے اسمین بہی اختلاف
ہے — پہر نکاح کیا حضرت ابراہیم عم نے بعد وفات سارہ کے ایک
عورت کنعانی سے جسّے چہہ بچہ پیدا ہوئے اس حساب سے کل بیٹے حضرت
ابراہیم عم کے آٹہہ ہین یعنے اسماعیل — اور اسحاق اور چہہ بیٹے اوس
عورت کنعانیہ سے برتقدیر اختلاف

ذکر ہی اولاد حضرت ابراہیم کا جو نسب نامہ مین مندرج ہین حضرت موسیٰ عم تک

حال پیدایش حضرت ابراہیم خلیل عم کا درمیان ذکر نوح علیہ السلام کے
یہہ گذر چکا ہی کہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے بعد مرور ایکہزار اکاسی برس کی
طوفان سے جبکہ ابراہیم عم کے عمر ایکسو برس کی تہی تب پیدا ہوئے اونسے

نسب نامہ حضرت ابراہیم عم سی حضرت موسی عم تک

۳۴۶ حضرت اسحاق — اور جبکہ ہوئی عمر حضرت اسحاق کی ساٹھہ برسکی ہوئی تب پیدا ہوئے اونسی حضرت یعقوب عم —
اور حضرت یعقوب عم چہیاسی برسکی تب کہ پیدا ہوے اونسے لاوی اور جبکہ ہوئی عمر لاوے کی چہیالیس برسکی پیدا اونسی ہا قاہاث
اور قاہاث جب ترسیٹھہ برسکا ہوا تو پیدا ہوا اوسے عمران اور عمران ستر برسکا تہا
تب پیدا ہوئے اونسے حضرت موسے علیہ السلام — پس ہوئی ولادت حضرت
موسے عم کے بعد گذرنے چارسو چھبیس برسکی پیدایش حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
— اور زندہ رہی حضرت موسے عم ایکسو بیس برس — اس حساب سے فاصلہ
درمیان ولادت حضرت ابراہیم عم اور وفات حضرت موسے عم کے پانسو چہیالیس
برس کا ہوا — اور سب عمرین مذکورہ یہہ ہین — ابراہیم عم زندہ رہے
ایکسو پچہتر برس — اسحاق ایکسو اسی برس — یعقوب ایکسو سنتالیس برس
لاوی ایکسو سینتیس برس — قاہاث ایکسو ستائیس برس — عمران ایکسو چھتیس
برس — اور جبکہ وفات پائی ابراہیم عم نے تو اسحاق پچہتر برس کا تہا —
اور جبکہ وفات پائی اسحاق نے تو عمر یعقوب کی ایکسو بیس برسکی تہی —
اور وقت وفات حضرت یعقوب کے لاوی ساٹھہ برسکا تہا — اور جبکہ
وفات پائی لاوی نے تو قاہاث اکیاسی برسکا تہا اور وقت وفات
قاہاث کے عمران چونسٹھہ برسکا تہا اور وقت وفات عمران والد موسے
علیہ السلام کے حضرت موسے عم چہتر برسکے تہے — کیونکہ تمام عمر عمران کی
ایکسو چھتیس برسکی تہی — اب ان صحیفون مین جو خدا تعالے نے حضرت ابراہیم عم
پر نازل فرمائی تہی اختلاف ہی — روایت کی ہی ابوذر نے نبی صلعم سے
کہ تہے دس امثال — اون امثال مین سے ایک یہہ فقرہ ہی کہ اے مسلط
مغرور مینے نہین اٹہایا تجکو اسواسطے کہ جمع کرے تو دنیا کو تہ بہ تہ بلکہ اسواسطے
بہیجا ہی مینے تجکو کہ نہ آنے دے تو مجتک نالش کسی مظلوم کی کیونکہ مین نہین رد

ذکر ہی حضرت لوط ع کا

رد کرسکتا نالش مظلوم کی اگرچہ وہ کافر ہی ہو — اور لازم ہی عقلمند پر کہ غور کرے اپنے زمانہ پر اور متوجہ ہو اپنے حال پر — اور خیال کرے اپنی بولچال پر — اور حفاظت کرے اپنی زبان کی — اور جو شخص چاہے یہہ بات کہ جو کہے سو کرے تو کم کلام کیا کرے اور نہ بولے مگر بضرورت

حضرت ابراہیم علیہ السلام ان باتون مفصلہ ذیل مین سب سے اول ہین — یعنی اونہون نے اول ہی سب سے ختنہ کیا — اور دعوت مہمان کی بہی انہین سے جاری ہوئی — اور پاجامہ بہی اونہون نے اول پہنا

ذکر ہی حضرت لوط علیہ السلام کا

حضرت لوط علیہ السلام بہتیجے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کے تہے — یہہ لوط ابن ہاران ابن آذر ہی اور آذر وہی ہی تارح جسکا ذکر گذر چکا اور باقی نسب نامہ بیان ہو چکا ابراہیم خلیل اللہ ع کے ذکر مین — حضرت لوط ع اپنے چچا ابراہیم خلیل اللہ پر ایمان لاکر کوچ کر گئے تہے ہمراہ اونکی طرف مصر گئے اور پہر مراجعت کی اونہون نے شام تک — پہر بہیجا اللہ تعالے نے حضرت لوط ع کو طرف باشندگان سدوم کے جو کہ کافر اور گنہ گار تہے حضرت لوط وہان تشریف لیجاکر سبکو ہدایت فرمانے لگے اور آپ نے ارشاد کیا کہ اے لوگون اب گناہون سے توبہ کرو لیکن بہی اونکی نہ سنی اور کوئی متوجہ بہی نہ ہوا — گناہ وے لوگ یہہ کرتے تہے جسکی خبر خدا تعالے نے قران شریف مین دی ہی اور اس آیت کا ترجمہ یہہ ہی کہ اے قوم لوط تم کرتے ہو وہ گناہ جو نہین کیا پہلے تمہارے کسیسے خلق اللہ سے کیونکہ تم صحبت کرتے ہو مردونسے اور رہزنی کرتے رستے مین اور اپنی مجلس مین

ذکر ہی حضرت لوط عم کا

۴۸ بدکاری یعنی اغلام کرتے ہوے — اور قطع طریق یہہ کرتے تہے کہ جب کوئی مسافر گذرتا راہ مین کو اور وے دیکہہ پاتے تو اوسکو پکڑ لیجاتے اور اوسے لواطت کرتے راہ ہی مین — اور حضرت لوط عم منع کیا کرتے تہے اونہین اور ڈراتے تہے ہمیشہ لیکن کچہہ فایدہ نہ ہوا اونکی وعظ سے بجز اسکے کہ سرکشی اور غرور اونکو اور زیادہ ہو گیا جبکہ نہ مانا کسینے اونکی قوم سے اور مدت گذر گئی اسیطرح پر تو کہا حضرت لوط عم نے کہ اے بار خدا مدد بہیج میرے واسطے تباہی اس قوم کی اسلئے بہیجی اللہ نے فرشتے تاکہ اوُلٹ ڈالین شہر سدوم کو معہ اون پانچ گانون کے جو اوسے متعلق تہے — کہتے ہین کہ سدوم مین چار لاکہہ آدمی بستے تہے اور وے گانو جو اوس سے متعلق تہے یہہ ہین صبخہ — عمرہ — ادما — صبویم — بالع — پس فرشتون نے خبر کی ابراہیم عم سے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہی کہ قوم لوط کو دہنسا دیا جاوے زمین مین تب حضرت ابراہیم عم نے جبرائیل سے واسطے قوم لوط کے پوچہا اور کہا کہ اے جبرائیل اگر دیکہے تو اونمین پچاس آدمی راستباز کہا جبرائیل نے کہ اگر ہونگے اونمین پچاس آدمی راستباز تو ہی عذاب نہ دونگا اونکو — پہر بولے حضرت ابراہیم عم کہ اگر چالیس ہون — کہا تب ہی نہین — کہا اگر تیس ہون کہا جب بہی نہین یو ہین دس تک نوبت پہنچی تب جبرائیل نے کہا کہ اے ابراہیم اگر دس بہی ہونگے تب بہی عذاب نہ دیا جایگا — بعد ازان حضرت ابراہیم عم بولے کہ وہان لوط ہی جبرائیل نے معہ اور فرشتونکے جواب دیا کہ ہم خوب جانتے ہین اون لوگونکو جو وہان ہین — پس جبکہ فرشتے خدا کیطرف سے قوم لوط کے اوپر جا پہنچے تو اوس قوم نے بارادہ لواطت موافق اپنی عادت کے اونکو ہی آن گہیرا — حضرت جبرائیل عم نے اپنی بازون کے جہوکے سے اونکو اندہا کر دیا

کردیا — اور لوط عہ سے کہا کہ تیرے خدا نے ہمکو یہان بہیجا ہی اب تو معہ اپنے
قبیلہ کے راتون رات نکل جا اور کوئی تیرا ہمراہی پیچہی پہر کر نہ دیکہے جب حضرت
لوط عہ معہ اپنے قبیلہ کے نکل گئے تو اونہون نے فرشتون سے کہا کہ اب ان
لوگون کو مار ڈالو فرشتون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم صبح کا ہی اور ابہی صبح نہین
ہوئی ہے مگر نزدیک ہی جبکہ صبح ہوگئی تو فرشتون نے اولٹ ڈالا شہر سدوم
اور پانچون اوسکے گانون کو معہ اون لوگون کے جو اوسمین رہتے تہے وقت
سنے آواز کڑکڑاٹ کے حضرت لوط عہ کی جورو نے افسوس کرکے کہا کہ ہائے
اے قوم یہہ کہتی ہی ایک پہتر اوسکے بہی ایسا آکر لگا کہ اوسکا بہی کام تمام
ہوگیا — اور جو جو آدمی کہ اون گانونمین حاضر نہ تہے اونہونکا اسطرح پر
بہاس اوڑا کہ اونکے سرون پر پہترون کا مینہہ برسا اسطرح سے وہ بہی
ہلاک ہوگئے

ذکر ہی حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم عہ کا

واضح ہو کہ اسماعیل ابن ابراہیم جب پیدا ہوئے تو عمر حضرت ابراہیم عہ کے
چہیاسی برسکی تہی اور تیرہ برسکی عمر مین معہ اپنے باپ ابراہیم کے پاک ہوئے
تہے اور جب حضرت اسحاق عہ پیدا ہوئے تہے اوسوقت عمر حضرت خلیل عہ کی
سو برس کی تہی بعد ازان حضرت خلیل عہ نے اسماعیل اور اوسکی مان ہاجرہ کو
طرف مکہ کی بسبب غیرت بیبی سارہ کے نکالدیا کیونکہ سارہ نے یہہ کہا تہا
کہ نکالدے اسماعیل اور اوسکی مان کو اسلئے کہ لونڈی بچہ وارث ہونے نپاوے
میری بیٹی کے ساتہہ — جب اسماعیل مکہ مین آکر رہی تو بہت قبایل عرب ہمراہ
اونکے مکہ مین سکونت پذیر ہوگئے تہے یہہ قبیلے پہلے سے گرد نواح مکہ کے اقامت

ذکر حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم عم کا

۴۴ گزین تہے لیکن جسوقت کہ حضرت اسماعیل عم نے مکہ مین بود و باش اختیار کی تو یہہ سب قبایل اونکے ہمراہ ہوکر مکہ مین بسنے لگے — بعدازان حضرت اسماعیل عم نے ایک عورت عربیہ سے اپنا نکاح کرلیا تہا چنانچہ اس عورت سے بارہ بچہ پیدا ہوئے — پہر بموجب حکم جناب باری کے حضرت ابراہیم عم واسطے تعمیر کرنے کعبہ کے جسکو بیت اللہ الحرام کہتے ہین پاس اپنی بیٹے کے ملک شام سے تشریف لائے درمیان مکہ معظمہ کے — اور کہا کہ اے اسماعیل خدا تعالے نے مجکو یہہ حکم کیا ہے کہ بناؤن واسطے خدا کے ایک گہر اسماعیل عم نے جواب دیا کہ اپنے پروردگار کے حکم کو آپ بالضرور مانئے اونہون نے کہا کہ تو بہی بموجب حکم خدا کے میری مدت کرا وس گہر کے بنانے پر وہ بولے کہ بسر و چشم جو فرمائے چنانچہ حضرت اسماعیل عم اپنے باپ ابراہیم عم کے ہمراہ واسطے طیار کرنے کعبہ شریف کے کہڑے ہوگئے حضرت ابراہیم عم کعبہ شریف کو چنتے تہے اور حضرت اسماعیل عم پتہر پکڑاتے جاتے تہے جبکہ وہ خانہ کعبہ طیار ہوگیا اوسوقت اُن دونو نے جناب باری سے دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے یہہ خانہ جو ہمنے بنایا ہے اسکو تو قبول کر اور تو خوب جاننے اور سننے والا ہے — واضح ہو کہ حضرت ابراہیم عم جس پتہر پر کہڑے ہوکر خانہ کعبہ کے تعمیر کرتے تہے اوسکا نام مقام ابراہیم ہے — وہ تعمیر اول کعبہ کی جو حضرت ابراہیم عم نے کی تہی اوسے بنا پر ایک مدت طویلہ تک وہ قایم رہا بعدازان قریش نے پیدا ہونے محمد رسول اللہ صلعم کے پینتیس برس قبل اوسکو ڈہاکر مسمار کرکے پہر اوسکی تعمیر کی تہی اس حساب سے درمیان اسکے اور ہجرت کے دو ہزار سات سو اور قریب ستراٗون برسکے سمجہنا ہین — پہر بموجب حکم خدا تعالے کے اسماعیل طرف قبایل یمن اور عمالیق کے تشریف لے گئے

ذکر ہی حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم ؑ کا

لیگئے اور اپنی دختر کو اپنے بھتیجے سے جسکا نام عیص ابن اسحاق تہا منعقد کیا اور تمام ۴۱
عمر حضرت اسماعیل ؑ کی ایکسو سینتیس برس کی ہوئی ہی انحضرت نے درمیان مکہ معظمہ
کے وفات پائی اور اپنی والدہ ہاجرہ کے پاس مقام الحجر مین مدفون ہوئے
حضرت اسماعیل ؑ نے جب وفات پائی تہی اسوقت حضرت ابراہیم ؑ کی
وفات کو بیالیس برس گذر چکے تہے

ذکر ہی حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا

چونکہ پیدایش حضرت اسحاق ؑ کا حال اوسکے باپ ابراہیم ؑ کے بیان مین
گذر چکا ہی لہذا اوسکے تو لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین الّا اور حال اونکا ذکر کیا
جاتا ہی — واضح ہو کہ اسحاق ابن ابراہیم کا نکاح اوسکے چچا کی بیٹی سے ہوا
تہا اس عورت سے دو لڑکے یعنے حضرت عیص ؑ اور حضرت یعقوب ؑ
جنکا نام اسرائیل بہی ہی پیدا ہوئے بعد ازان حضرت عیص نے اپنے چچا اسماعیل
کی بیٹی سی شادی کی اس عورت سے سب اولاد اوسکی پیدا ہوئی اور
حضرت یعقوب ؑ نے ایک عورت لیّا سے کی جو بیٹی تہی لابان ابن تنوئیل
ابن ناحور ابن آذر باپ ابراہیم خلیل اللہ ؑ کے اس عورت سے پیدا ہوا
روبیل جو کہ بڑا بیٹا تہا حضرت یعقوب ؑ کا پہر پیدا ہوا شمعون — پہر لاوے
— پہر یہودا — بعد ازان حضرت یعقوب ؑ نے راحیل سے نکاح کیا
جو کہ حقیقی بہن تہی لیّا کی اس عورت سے یوسف ؑ اور بنیامین یہہ دو لڑکے
پیدا ہوئے — اور چہہ بچے اون دو لونڈیون سے جو کہ حضرت یعقوب ؑ
کی تہین پیدا ہوئے یہہ بارہ لڑکے جو حضرت یعقوب ؑ سے پیدا ہوئے تہے
اونسے بارہ قومین اسرائیل کی جاری ہوئین — پہر حضرت اسحاق ؑ ملک

ذکر ہی حضرت ایوب عم کا

۴۲ شام مین جاکر مقیم ہوئے اور وہین وفات پائی عمر حضرت اسحاق عم ایکسو اسّی برس کی
تہی اور پاس اپنے باپ ابراہیم خلیل اللہ کے مدفون ہوئے — نام اون بارہ
بچونکا جو حضرت یعقوب عم سے پیدا ہوئے تہے یہہ ہین — روبیل — شمعون
— لاوی — یہودا — یساخر — زبولون — یوسف — بنیامین —
دان — نفتالی — کاذ — اشار —

ذکر ہی حضرت ایوب عم کا

متجب نرہی کہ حضرت ایوب ایک شخص تہے جسکو مورخین نے باشندگان رُوم
سے شمار کیا ہی کیونکہ یہہ عیص کے اولاد سے ہین اسلئے کہ یہہ حضرت ایوب
بیٹے ہین موص کے — اور وہ رازح کا — وہ عیص کا — اور وہ حضرت
اسحاق عم کا وہ بیٹا ابراہیم حضرت خلیل اللہ عم کا — اور حضرت ایوب
کی زوجہ کا نام رحمتہ تہا یہہ حضرت ایوب بہت مالدار اور دولتمند تہے اور
کئی گانو مضافات دمشق سے انکے پاس تہے اللہ تعالے نے واسطے آزمایش
اور امتحان کے سب مال ودولت اونکی کہو دی اور مفلس کردیا باوجود اس تنگی
اور تکلیف کے بہی وہ اپنی عبادت اور شکر پر قایم رہی — پہر خدا تعالے نے
اوسکا امتحان بدنے لیا اسطرح پر کہ اونکو جذام ہو گیا اور تمام بدن مین کیڑے پڑگئے
اور یہہ حالت ہوئی کہ ایک کوڑی پر پڑے رہتے تہے اور کوئی اونکے پاس بسبب
تعفن کے جاکر نہ پہٹکتا تہا — مگر اونکی بیوی خدمت مین سرگرم رہین اور صبر کرتی
رہتی تہی — ایکدفعہ ابلیس اوسکی عورت کے پاس آیا اور اوسکو دکہلائی
دیکر یہہ کہا کہ دیکہہ تیرا اتنا کچہہ مال وحشمت برباد ہوگیا اور جاتا رہا اگر تو مجکو
سجدہ کرے تو تیرا سب مال پہر مین تجکو لادون اوس عورت نے حضرت

ذکرہی حضرت یوسف عم کا

حضرت ایوب سے عرض کی کہ اگر اجازت دو تو مین سجدہ کرون حضرت ایوب عم
یہہ سنکر بہت خفا ہوئے اور قسم کہائی کہ اِس حرکت بیجا پر سو چابک تیرے مارونگا
جب اچہا ہونگا جبکہ خداتعالے نے اونکو تندرست کردیا اور حضرت ایوب عم کو
پہر رزق دیا اور عورت بہی اونکی جوان و حسین ہوگئی جسے چہبیس ۲۶ لڑکے پیدا ہوئے
تو بموجب حکم خداتعالے کے ایک شاخ کہجور کے سَو پتّی والی لیکر اپنی زوجہ کے
اونہون نے ماری تاکہ قسم سے بہی بری ہوجاوین اور خدا کے نزدیک جہوٹے
نہ پڑین — بموجب قول بعضون کے یہہ حضرت ایوب عم صابر جو نبی تہے حضرت
یعقوب عم کے عہد مین تہے — اور عمر بہی اونکی تیرانوین ۹۳ برسکی ہوئی بعد گذرنے
حضرت ایوب کے اونکا بیٹا بشر جسکو ذوالکفل بہی کہتے ہین اور روم شام مین
رہتا تہا قایم مقام اونکا ہوا

ذکرہی حضرت یوسف علیہ السلام کا

جبکہ حضرت یوسف عم پیدا ہوئے تو حضرت یعقوب یعنے اونکے والد کی عمر اکیانوے
برسکی تہی اور جبکہ حضرت یوسف اپنے باپ سے جدا ہوئے تو اونکی عمر اٹہارہ
برسکی تہی اور اکیس برس تک دونو جدا رہے — پہر حضرت یعقوب اور یوسف
علیہ السلام درمیان مصر کے جبکہ مجتمع ہوئے تب عمر حضرت یعقوب عم کی ایکسو
تیس برسکی تہی اور سترہ برس تک دونو باہم مجتمع رہے اور بروقت وفات حضرت
یعقوب کے عمر یوسف عم کی چہپن برسکی تہی — اور تمام عمر حضرت یوسف کی
ایکسو دس برسکی ہوئی اِس حساب سے معلوم ہوتا ہی کہ پیدایش حضرت
یوسف عم کے بعد گذرنے دوسو اکیانوے برس تولد ابراہیم خلیل اللہ کی ہوئی
— جبکہ حضرت یوسف نے وفات پائی تو تین سو اکسٹ برس تولد حضرت

ذکر ہی حضرت یوسف عم کا

۴۴۴ ابراہیم ع سے گذر چکے تھے — اور جو ۶۴۴ برس قبل تولد حضرت موسے سے ولادت
حضرت یوسف ع کی ہوئی تحقیق کچھ شک نہین — اب ہم قصہ جدائی حضرت یوسف عم
اور حضرت یعقوب ع کا بیان کرتے ہین مشہور یون ہی کہ حضرت یوسف ع بہت
حسین اور خوبصورت اور اپنے باپ کے چاہتے بیٹے تھے اسبات کے جاننے
سے تمام بھائیون کو کمال رنج اور حسد ہوا — چنانچہ اسیلئی اونکے سب بھائیون
نے حضرت یوسف کو ایک کوئے مین جسمین پانی اور ایک پتھر تھا ڈالدیا حضرت
یوسف ع اوس پتھر پر تین روز تک بیٹھے رہے اسی اثنا مین ایک قافلہ
جو وہانسے گذرا تو اون لوگون نے اونکو اوس کوئے مین سے نکالکر اپنے
ہمراہ قافلہ مین لئے چلے آئے — بعد تین روز کے یہودا بھائی حضرت یوسف عم
کا جو کہ دلمین اوسے محبت رکھتا تھا کھانا اوسکے لئے لیکر آیا — مگر جبکہ وہ
کوئے مین نہ ملے تو اوسنے قافلہ مین تلاش کی اور اوسکو وہان دیکھکر
اپنے بھائیون سے جا کہا — وے سب قافلہ مین آئے اور اون لوگونسے
کہنے لگے کہ یہہ ہمارا غلام ہی بھاگ کر چلا آیا ہی — حضرت یوسف نے بسبب
اونکے خوف کے اپنی سرگذشت کچھہ بیان نکی — تب اون قافلہ والون نے
اوسکے بھائیون سے دس درم کو یا چالیس درم کو حسب اختلاف مول لیا
— اور مصر مین لیجاکر اوسکے آقا نے جسنے زر سے خرید کیا تھا ایک شخص
مسمی عزیز کے ہاتھہ جو کہ مصر کے خزانون کا داروغہ تھا بیچ ڈالا — اسوقت
مین فرعون مصر الریان ابن ولید قوم عمالیق سے تھا — عمالیق عملاق ابن
سام ابن نوح کے اولاد سے ہین جیسا کہ اول ذکر اوسکا آچکا ہی — پس
جبکہ عزیز نے حضرت یوسف ع کو خرید لیا تو اوسکی بیوی مسماۃ راعیل
اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ خواہش اس امر کی کرنے لگی کہ حضرت یوسف عم

ذکر ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا

۴۵ یوسف عم مجسے صحبت کرین مگر اونہون نے انکار کیا اور اوسکے پاس سے بہاگ گئی اوسنے دوڑکر اونکا کرتا پیچہے سے پکڑلیا وہ کرتہ پہٹ گیا یہہ بات اوسکے خاوند عزیز اور اوسکی چچا کی بیٹی تنتیا ن تک پہنچی لیکن اونکو یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ یوسف عم بے قصور ہی مگر راعیل ہی سنے اس حرکت بیجا کا قصد کیا تہا — مگر وہ اپنے خاوند سے یہہ کہنے لگی کہ یوسف مجکو بدنام اور فضیحت کرتا لوگونمین یہہ کہتا پہرتا ہے کہ اس عورت نے مجہسے یہہ ارادہ کیا تہا — اسلئے اوسکے خاوند نے اونکو جیلخانہ مین قید کیا چنانچہ سات برس تک حضرت یوسف عم قیدخانہ مین مقید رہی — بعدازان فرعون مصر نے واسطے تعبیر ایک خواب کے قیدخانہ سے اونکو رہائی دی — پہر جبکہ اونکا آقا مرگیا تو فرعون مصر نے حضرت یوسف عم کو اوسکی جائے دار وغہ خزانون کا مقرر کیا اور مقدمات کے فیصل کرنیکا عہدہ بہی اونکے سپرد کردیا — بعدازان حضرت یوسف عم نے ریّان فرعون مصر کو کہا کہ تو خدا پر ایمان لا چنانچہ وہ ایمان لایا اور اوسی پر مستحکم رہا اور ایمان ہی پر مرا اسکے بعد قابوس ابن مصعب جو قوم عمالقہ سے تہا بادشاہ مصر کا ہوا وہ حضرت یوسف عم پر ایمان نہ لایا — اور حضرت یوسف جبکہ اپنے باپ یعقوب اور بہائیون سے مل چکی جو کہ زمین کنعان سے جسکو شام کہتے ہین بسبب گرانی غلہ کے مصر کو گئے تہے اور ستترہ برس تک اونکے ساتہہ مجتمع رہ چکے تو بعد ان سب واردات کے فوت ہوئے — جبکہ حضرت یعقوب عم والد یوسف عم نے وفات پائی تو وے حضرت یوسف عم کو یہہ وصیت کرگئے تہے کہ میرے باپ اسحاق کے پاس مجکو دفن کرنا چنانچہ یوسف عم نے اوس وصیت پر عمل کرکے اونکے جنازہ کو شام مین لاکر اونکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور پہر مراجعت مصر کو کرگئے — اور حضرت یوسف عم نے مصر مین ہی وفات پائی اور مدفون

ذکر ہی حضرت شعیب ع کا

۴۶ بہی وہین ہوئے یہانتک کہ موسے اور فرعون سے بعد ہونے قضایا رمتعارفہ کے جبکہ حضرت موسے علیہ السلام اپنے ہمراہ بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے تہے اوسوقت حضرت یوسف ع کی ہڈیان بہی اوکہاڑکر اپنے ہمراہ لادکر لیگئے تہے اون ہڈیون کو بیابان مین چالیس برس تک اپنے ساتہہ لئے پہرے یہانتک کہ حضرت موسے ع نے وفات پائی اور جب حضرت یوشع ع بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تب اونہون نے حضرت یوسف ع کی وہ ہڈیان قریب نابلس زمین مین دفن کین بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ قریب حضرت خلیل ع کی دفن کی تہین

ذکر ہی حضرت شعیب علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت شعیب ع ایک نبی تہے جو کہ بموجب حکم خداتعالے کے ایکہ اور مدین کے رہنیوالون کے ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تہے اب حضرت شعیب ع کے نسب نامہ مین اختلاف ہوا ہے بعضے کہتے ہین کہ وے حضرت ابراہیم ع کے اولاد سے تہے اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ جو لوگ حضرت ابراہیم ع پر ایمان لائے تہے اونمین سے ایک کی یہہ بہی اولاد مین سے ہین (ایکہ نخلستان تہا اوسمین کہجور کے درخت بہت تہے) جبکہ یہہ اس گانو مین گئے اور لوگون کو ہدایت کرنے لگے تو وہان کے باشندے اون پر ایمان نہ لائے اسلئے خداتعالے نے ایک ابر تاریک سے ایکہ کے باشندون پر آگ برسائی اور دن کو اندہیرا ہوگیا اور مدین کے باشندونکو زلزلہ سے ہلاک کیا

ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

بعدازان موسیٰ ابن عمران ـــ ابن قاہث ـــ ابن لاوی ـــ ابن یعقوب ۴۴
ابن اسحاق ـــ ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اللہ تعالے نے شریعت ہی
مرحمت فرماکر اور نبی بناکر بنی اسرائیل کے پاس بہیجا ـــ انکا حال یہہ ہے
کہ جبکہ حضرت موسے ع نے تولد پایا تو فرعون مصر نے جسکا نام ولید تہا
یہہ حکم عام دیا کہ تمام بچے بنی اسرائیل کے جو پیدا ہوئے ہین سب ہلاک کئے
جائین ـــ یہہ حکم سُنکر والدہ حضرت موسیٰ ع کی بہت ڈری مگر اِس بکنجت کے
دلمین خدا تعالے نے یہہ بات ڈالدی کہ موسیٰ ع کو رود نیل مین ڈالدے
چنانچہ حضرت موسیٰ ع کی والدہ نے ایک صندوق مین اونکو رکہہ کر دریا مین وہ
صندوق چہوڑ دیا اور اوس صندوق کو آسیہ فرعون کے جورو نے اُٹہاکر
پرورشش کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ جوان ہوگئے ـــ ایکروز حضرت موسیٰ
ع چلے جاتے تہے دو شخص جہگڑتے ہوئے کہ ایک اونمین سے قبطی یعنے مصر کا
رہنوالا ـــ دوسرا بنی اسرائیل تہا اونسے ملے ـــ حضرت موسیٰ ع نے
ایک گہونسا اوس قبطی کے ایسا مارا کہ وہ مرگیا ـــ جبکہ یہہ راز طشت ازبام افتادہ
ہوگیا اور سب عوام وخواص اِسبات کو جان گئے تب حضرت موسیٰ ع فرعون
مصر سے ڈرکر طرف مدین کی بہاگ گئے ـــ وہان جاکر حضرت شعیب ع سے
ملاقات کی جنہنے کہ اپنے بیٹی سے حضرت موسے ع کا نکاح کردیا اُس لڑکی کا
نام صفورہ تہا ـــ چنانچہ حضرت موسیٰ ع دس برس تک اونکی بکریئن چراتے
رہے ـــ بعدازان حضرت موسیٰ ع نے معہ اپنے قبیلہ کے عین موسم جاڑے
مین وہان سے کوچ فرمایا عین راہ سفر مین راستہ بہول گئے ـــ اور حضرت
موسیٰ ع کی بیوی حمل سے ہی تہین اوسی راتکو اوسی درد زہ پیدا ہوا اور
آگ کی حاجت ہوئی حضرت موسے ع نے چاہا کہ چقماق سے آگ نکالون

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

لیکن اوسمین سے آگ نہ نکلی یہانتک کہ چقماق جہاڑتے جہاڑتے تنگ ہو گئے — بعد ازان ایک اونچی جاۓ پر حضرت موسےٰ ع کو آگ دکہلائی دی — تب حضرت موسیٰ ع نے فرمایا کہ تم لوگ یہان ٹہرد بیٹہے آگ دیکہی ہی اوسمین سے ایک چنگاری یا شعلہ ہی کا جلتا ہوا مین لاتا ہون — جب آگ لینے کے ارادہ اوس آگ کے قریب پہنچے تو کیا دیکہتے ہین کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سے اوس درخت عظیم تک جو کیکر کا تہا دہک رہی تہی بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت عناب کا تہا — یہہ حال حضرت موسیٰ ع دیکہہ کر حیران ہو کر خوف کہا کر اولٹے پہرون پہرے — چاہتے تہے کہ اولٹے چلے آوین کہ ناگاہ ایک آواز اوس آگ مین سے جب آئی اسوقت حضرت موسےٰ ع کو قرار ہوا اور اوس آگ کے قریب جب تشریف لیگئے تب دہنی طرف سے یہہ آواز آئی کہ اے موسیٰ مین ہون خداوند پروردگار سارے جہانکا — بجرد سُننے اور دیکہنے اسحالت کے حضرت موسیٰ کا دل دہڑکنے لگا مگر حضرت موسیٰ زبان سے عاجز تہے کیونکہ انکی زبانمین لکنت تہی لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ ع کے دلکو ڈہارس دی جب حضرت موسیٰ ع کے ہوش حواس ٹہیک ہوئے تو اوسوقت یہہ آواز سنی کہ اے موسیٰ ع نکال ڈال اپنی جوتیان کیونکہ تو وادی مقدس مین ہی اور خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ ع کو دو نشانیان دین — ایک عصا — دویم ید بیضا — بعد ازان حضرت موسیٰ ع اپنی لوگون کے پاس آئے اور اونکو ہمراہ لیکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے جبکہ رات کے وقت مصر مین داخل ہوئے تو ہارون سے ملاقات ہوئی — ہارون نے حضرت موسیٰ سے دریافت کیا کہ تو کون ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون موسےٰ یہہ سنتے ہی ہارون اٹہا اور آپسمین ایکدوسرکو پہچان کر خوب بغلگیر ہوئے — پہر حضرت موسیٰ ع نے ارشاد کیا کہ اے ہارون اللہ نے ہمکو فرعون کے پاس بہیجا ہی — تو بہی میرے ساتہہ اوسکے پاس

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

پاس چل ہارون نے کہا کہ بسر وچشم مین بہی آپکے ہمراہ حاضر ہون — چنانچہ
وہ دونون فرعون کے پاس گئے اور حضرت موسیٰ ع نے اپنا عصا سانپ بناکر
فرعون کو دکہلایا فرعون نے مارے خوف کے کپڑون مین موت دیا — پہر حضرت
موسیٰ ع نے اپنا ہاتہہ گریبان مین ڈالکر مثل خورشید تابان چمکتا ہوا جسکے نور سے
آنکہون کو چکاچوندی لگتی تہی نکالکر دکہلایا فرعون اوسکے دیکہنے کی تاب نہ لاسکا
— حضرت موسیٰ ع نے پہر گریبان مین ڈالکر جیسا تہا ویسا ہی کردیا — یہہ معجزہ
دیکہہ کر فرعون نے مقام مصر کے جادوگر ان دونون کے مقابلہ کے واسطے بلوائے
— چنانچہ اون جادوگرون نے بہی حاضر ہوکر سانپ بنائے اور دکہلائے حضرت
موسیٰ ع نے جوہین اپنا عصا زمین پر ڈالا فوراً وہ سانپ ہوکر سبکو چیٹ کر گیا
یہہ معرکہ دیکہہ کر سب جادوگر موسیٰ ع پر ایمان لائے اور فرعون نے اون سبکو
قتل کیا — بعد ازان حضرت موسیٰ ع نے فرعون کو اور معجزہ اور آیات دکہلائین
— یعنے جوئین ہوگئین اور مینڈک بلائے — اور پانی کو خون بنادیا لیکن تب
بہی فرعون اور اوسکے ہم عہد اوسپر مطلق ایمان نہ لائے — آخرالامر فرعون
نے لاچار ہوکر بنی اسرائیل کو بند سے خلاصی کیا اور حکم دیا کہ موسیٰ ع کے ہمراہ
جاؤ — مگر جبکہ حضرت موسیٰ ع بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف فرما ہوئے
— تو فرعون کو ندامت حاصل ہوئی اسواسطے اوسنے اپنا لشکر آراستہ کیا
اور حضرت موسیٰ ع سے بحر قلزم پر مڈبہیڑ ہوئے — حضرت موسیٰ ع نے بموجب
حکم جناب باری کے عصا مبارک دریا پر مارا — چنانچہ وہ دریا ہٹ گیا اور
راستہ حضرت موسیٰ ع کو دریا نے دیدیا حضرت موسیٰ ع معہ تمام بنی اسرائیل
کے اوس دریا کے راہ نکل گئے — فرعون نے بہی حضرت موسیٰ ع کی دیکہا
دیکہی معہ تمام لشکر کے دریا مین کو چلنا اختیار کیا — جب فرعون معہ اپنے

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

تمام لشکر کے دریا مین جا گھسا اسوقت وہ دریا آپسمین ملگیا چنانچہ وہ لوگ معہ فرعون مذکور کے دریائے ضلالت مین ڈوب مرے کوئی اونمین کا زندہ نہ بچا — تمام معجزات جو جناب باری نے حضرت موسیٰ ع کو عنایت فرمائے تھے از انجملہ ایک قضیہ قارون کا بھی ہی جو حضرت موسیٰ ع سے ہوا تھا — نقل ہی کتاب کامل ابن اثیر سے کہا ہی اوسنے — کہ قارون حضرت موسیٰ ع کا چچا زادہ تھا اور جناب باری نے قارون مذکور کو اتنی کثرت سے مال عطا فرمایا تھا کہ وہ ضرب المثل ہوگیا تھا زمانہ مین — کہتے ہین کہ کنجین اوسکے خزانون کی چالیس خچرون پر لدا کرتی تہین اور ایک گہر اوسنے بہت بڑا بنایا تھا جسپر سونے کے طلا کی تہی اور کواڑا اوسکے بالکل سونے کے تہے — اور یہہ کہتے ہین کہ مال اوسکے پاس اتنا بیشمار تہا کہ تعداد سے باہر تہے — اسیلئے قارون حضرت موسیٰ ع پر غرور کیا کرتا تھا اور بنی اسرائیل سے متفق ہوکر گالیان دتیا اور اطاعت حضرت موسیٰ ع کی ہرگز نہ مانتا — اسی اثنا مین ایسا اتفاق ہوا کہ بنی اسرائیل نے ایک قحبہ عورت بلواکر اوس سے یہہ کہا کہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اگر بہتان زنا کا کرے تو ہم تجکو بہت مزدوری دین گے — یعنے تو یہہ کہنا کہ حضرت موسیٰ ع نے مجھسے بدکاری کی ہی تجکو مزدوری ملے گی اور قارون بہی اوس عورت سے اس بہتان لگانے مین شریک تہا یہہ بات ٹہراکر حضرت موسیٰ ع کے پاس آکر قارون نے کہا کہ تمام بنی اسرائیل جمع ہورہے ہین اور آپکی صورت دیکھنے کے مشتاق ہین — چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس گئے اور آپنے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکے ہاتھہ کاٹے جائین اور جو کوئی بہتان لگائے تو اوسکے کوڑے لگائے جائین اور جو کوئی زنا کرے وہ سنگسار کیا جائے — یہہ سنکر قارون بولا کہ اگر

کہ اگر آپ ہی مرتکب ایسی حرکت کے ہون تب کیا ہو حضرت موسیٰ عم نے فرمایا
کہ اگرچہ مین ہی کیون نہ ہون مجہپر بہی یہی حکم ہی — جب حضرت موسیٰ عم یہہ
کہہ چکے تو قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ جناب نے فلانی عورت
سے زنا کیا ہی — حضرت موسیٰ عم نے فرمایا کہ اوس عورت کو میرے پاس
بلاؤ اگر وہ اقرار کریگی تو صحیح ہی جبکہ وہ عورت بموجب طلب حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے آئی تب حضرت موسیٰ عم نے فرمایا کہ اے عورت مین تجکو قسم
دیتا ہون اوس شخص کی جسنے نازل کی مجہپر توراۃ سچ کہنا مینے تیرے ساتہہ
زنا کیا ہی جو کہ یہہ لوگ کہہ رہے ہین — وہ عورت بولی کہ جناب یہہ سب
جہوٹے ہین انہون نے مجکو مزدوری دینی کی تہی اور یہہ کہا تہا کہ تو حضرت
موسیٰ عم پر بہتان لگا دینا اس کام کی اجرت تجکو دینگے جب وے لوگ
جہوٹے ٹہر چکے تو جناب باری نے حضرت موسیٰ عم پر باین مضمون وحی نازل
فرمائی کہ اے موسیٰ عم حکم کر زمین کو جو تو چاہی وہ تیرا حکم مانے گے —
چنانچہ حضرت موسیٰ عم نے فرمایا کہ اے زمین پکڑ لے اور دہنسا لے انکو
— تب قارون کہنے لگا کہ اے موسیٰ عم مجہپر رحم کر — اور حضرت موسیٰ
عم فرماتے جاتے تہے کہ اے زمین لے اونکو چنانچہ نگل گئی زمین قارون کو
معہ اوسکی ورغلانے ہوئے آدمیون کے اور قارون کا گہر بہی معہ اون لوگو
کے زمین مین دہنس گئے — اور جبکہ فرعون معہ اپنے تمام لشکر کے غرق ہوکر
ہلاک ہو چکا تو حضرت موسیٰ عم معہ بنی اسرائیل کے شہر الجبارین کو جسکو
اریح بہی کہتے ہین نہضت فرمائی اوسکے جب قریب پہنچے تو بنی اسرائیل
نے حضرت موسیٰ عم سے عرض کی کہ اے موسیٰ ہم تو اس شہر مین کبہی نہ جائینگے
گے کیونکہ اسمین متکبر لوگ بستے ہین آپ معہ اپنے خداوند کے اس شہر مین

جاوے اور لڑے ہمتو یہین بیٹھے ہین ـــ یہہ بات سنکر حضرت موسیٰ ع بہت خفا
ہوئے اور آپ نے بد دعا کی اوس قوم کے واسطے اور کہا کہ اے پروردگار
مین نہین ہون مختار بجز اپنی جان یا اپنے بہائی کے جدا کر ہمکو قوم فاسقین سے جناب
باری سے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ یہہ لوگ اس تقصیر کی عوض چالیس برس
صحرانوردی کرین گے زمین پر چنانچہ یہی ہوا کہ جنگل مین چالیس برس تک وہ لوگ
صحرانوردی کرتے رہی اور اونکے کہانے کے واسطے اللہ تعالے نے اون پر مَن
اور سلوی نازل فرمایا ـــ بعد ازان جناب باری سے یون ارشاد ہوا کہ اے
موسیٰ ہارون کو مین ہلاک کیا چاہتا ہون اسکو فلانے پہاڑ کیطرف جو باین صفت
موصوف ہی ہمراہ اپنے لیکر آ ـــ بموجب ارشاد خدا کے دونوا وس پہاڑ کیطرف
گئے ـــ ناگاہ ایک تخت بچہا ہوا ملا حضرت موسیٰ ع اور حضرت ہارون دونون وہان
سو رہی ـــ چنانچہ بعد انفراغ نوم حضرت موسیٰ جب جاگے تو دیکہا کہ حضرت
ہارون موت کے پنجے مین گرفتار ہوئے اور آسمان کو تشریف لیگئے یہہ حال
ملاحظہ فرما کے حضرت موسیٰ ع طرف بنی اسرائیل کی تشریف لائے ـــ یہہ لوگ
کہنے لگے کہ اے موسیٰ تو نے ہارون کو پہاڑ مین لیجا کر مار ڈالا ہی بسبب اسکے کہ ہم
اوسے بہت محبت کرتے تہے ـــ موسیٰ ع نے فرمایا کہ افسوس ہی پیمبر کیا ہو سکتا کہ
کرین اپنے بہائی کو اپنے ہاتہہ سے قتل کردن ـــ لیکن وہ لوگ باز نہ آئے
تب حضرت موسیٰ ع نے بہت ہی تنگ ہو کر جناب باری سے عرض کی اسلئے خدا تعالے
نے حضرت ہارون کو ایک تخت پر بٹہلا کے آسمان سے اوتارا اور حضرت ہارون
نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے لوگو مین آپ مرگیا ہون حضرت موسے ع نے مجکو
قتل نہین کیا ہی ـــ بعد ازان حضرت موسیٰ ع کا انتقال ہوا اب صورت وفات
حضرت موسیٰ ع مین اختلاف پڑا ہی بعضے تو یہہ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

۳

موسی ع اور یوشع نبی دونو چلے جاتے تہے کہ یکایک ایک بدلی سیاہ آسمان سے
نمودار ہوئی حضرت یوشع ع کو خوف اسقدر ہوا کہ وہ حضرت موسی ع سے لپٹ
گئے اور حضرت موسی ع اپنے لباس مین سے سٹک گئے اور یوشع ع کپڑون سے
لپٹے ہوئے رہگئے اور حضرت موسیٰ ع نہ پائے — تب یوشع جناب موسی ع
کے کپڑے ہاتہہ مین لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے — تب بنی اسرائیل یہہ
سنکر گہبرائے اور حضرت یوشع سے کہنے لگے کہ تو حضرت موسیٰ ع کو قتل کر کے
کپڑے ہاتہہ مین لئے آیا ہی چنانچہ یوشع ع پر پیادے مقرر کئے تب حضرت یوشع
ع نے جناب باری سے دعا کی کہ اے بارخدا میرا بری ہونا اس قوم پر ظاہر ہو
جاوے چنانچہ ہر ایک سپاہی کو جو متعین حضرت یوشع ع پر تہے یہہ خواب مین
معلوم ہوا کہ یوشع ع نے حضرت موسیٰ ع کو قتل نہین کیا ہی بلکہ ہمنے ہی اونسے
آسمان پر اپنے پاس اٹہا لیا اور بلا لیا ہی جب بنی اسرائیل نے یہہ نست
تب حضرت یوشع کو مخلصی دی — اور بعضے صورت انتقال حضرت جناب موسی
ع کو باین پیرایہ معرض تبیان مین لائے ہین — کہ حضرت یوشع ع در حالت
زندگی حضرت موسیٰ ع کے نبی ہوگئے تہے اور وحی نازل ہونی حضرت یوشع پر
شروع ہوگئی تہی اس امر کے استفسار مین حضرت موسیٰ ع رہی چنانچہ اونسے
حضرت موسے ع کو یہہ راز نہ کہا یہہ امر اون پر گران گذرا اسلئے حضرت موسی ع
جناب باری سے خود خواہان اپنی ت کے ہوئے اور وفات پائی — اور
بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور سبب تہا بہر تقدیر حضرت موسیٰ ع نے ساتوین تاریخ
مہینے آذر کی صحرا ہی مین بعد گذرنے چہہ سو چہتیس (۶۳۶) برسکے طوفان نوح ع سے
درمیان ایام دولت منوچہر بادشاہ کے وفات پائی اور اونکے بہائی ہارون
کو انتقال کئے ہوئے گیارہ مہینے گذرے تہے کہ حضرت موسیٰ ع نے انتقال

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

کیا ۔ اور حضرت ہارون حضرت موسی ع سے تین برس بڑے تہے ۔ اور
حضرت موسیٰ ع بعد گذرنے چارسو چھبیس برسکے پیدایش حضرت ابراہیم ع سے
متولد ہوئے تہے ۔ اور درمیان وفات حضرت ابراہیم خلیل ع ۔ اور
پیدایش موسیٰ ع کے ڈہائی سو برس کا فاصلہ ہی ۔ اور موسیٰ علیہ السلام بعد
گذرنے ایکہزار پانسو چہہ برسکے طوفان نوح ع سے پیدا ہوئے تہے اور جبکہ بنی
اسرائیل کو ہمراہ اپنے لیکر نکلے تہے تب حضرت موسی ع کی عمر اسّی برسکی تہی
او جنگل مین ہی حضرت موسی ع نے چالیس برس تک قیام کیا اس حساب سے
تمام عمر حضرت موسیٰ ع کی ایکسو بیس (۱۲۰) برسکی ہوئی ۔ واضح ہو کہ بنی اسرائیل قبل
اسکے کہ حضرت موسیٰ ع انکو اپنے ہمراہ لیکر ملک مصر سے نکلے مصر کے فرعونون
کے تحت حکم بطور رعیت کے تہے اور وہ شریعت جو مقرر کی تہی حضرت یعقوب ع
اور یوسف ع نے اوسپر عمل کیا کرتے تہے ۔ اور اول ہی اول جبکہ بنی اسرائیل
مصر مین آئے تو حضرت یوسف ع کی عمر انتالیس برسکی تہی بعد ازان مصر مین
تا بقیہ زیست حضرت یوسف ع کے کہ وہ اکہتر برس مین سکونت پذیر رہے
وہ اکہتر برس اس حساب سے ہین کہ یوسف ع کے ایکسو دس برسکے تہے
جب اوسمین سے انتالیس کم کردین تو باقی رہی اکہتر برس اور بعد وفات
حضرت یوسف علیہ السلام کے تا تولد حضرت موسیٰ مصر ہی مین رہکر اور وفات
یوسف ع سے تولد حضرت موسی ع تک چونسٹہہ برس ہوئے ۔ اور اسّی
برس حضرت موسی ع کے سامنے ہی مصر ہی مین رہکر بس باین حساب مدت
اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین تا اخراج حضرت موسی ع دوسو پندرہ برس ہوتے ہین گزرا

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل اور اونکے بادشاہونکا

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل اور اونکے بادشاہونکا

بعد وفات جناب موسی عم کے بنی اسرائیل پر کوئی بادشاہ نہ تہا ہان حاکم اون لوگون کے قایم مقام بادشاہ کے ہوتے تہے چنانچہ اسیطرح مدت گذر گئی یہانتک کہ طالوت اول ہی اول بادشاہ اونپر ایک شخص ہوا جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے یہہ فصل یعنے حکام بنی اسرائیل کی اسمین غلطی اکثر ہوئی ہی بسبب بعد عہد اور گذرنے زمانہ بعید کے اور بسبب ہونے اشکال کے زبان عبرانی مین کیونکہ اون الفاظ کا صحیح بولنا مشکل تہا — اور کوئی تواریخ معتمدبہ فن تواریخ سے ایسی میرے پاس نہ تہی جسکی صحت پر اعتماد کرتا — کیونکہ جو نسخہ مجکو ملا وہ دوسرےکا مخالف ہی دیکہا — اور خلاف یا تو اسماء حکام مین پایا یا شمار اور تعداد زمانہ اونکے مین — اور یا اونکی حکومت کے مدتون کی تعداد مین — اور یہودیون کے جو جو بیس کتابین معتمدبہ ہین او رمدت سے اونکی پاس چلی آتی ہین وے زبان عبرانی مین ہین اور عربی مین آجتک اونکا ترجمہ ہوا نہین — اونمین سے ایک کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور ایک کتاب ملوک اسرائیل کے بیچ موجود کر کے ایک شخص زبان عبرانی اور عربی دان کو پیدا کیا اور اوس سے میئنے کہا کہ تو ان کتابون کو پڑہہ — واسطے صحت کے تین نسخے مینے اوسکے پاس موجود کردئے چنانچہ وہ پڑہا کرتا تہا اور مین جو صحیح جانتا تہا لکہتا تہا اور نامونکو بحسب طاقت بشری حروف اور حرکات سے مینے اچہی طرح پر ضبط کیا ہی اللہ ہی توفیق دینے والا

ذکر ہی حضرت یوشع عم کا

اس مصنف کے وقت مین جو سنہ ۱۲۳۲ ہ مین تہا کوئی کتاب بنی اسرائیل کا ترجمہ زبان عربی مین نہین ہوا ہوگا ہمارے زمانہ مین کہ سنہ ۱۲۶۲ ہجری ہی تمام توریت اور کتب بنی اسرائیل کے ترجمہ ہر ایک زبان مروج مین موجود ہین ۱۲ مترجم

ذکر ہی حضرت یوشع ؑ کا

۵۶ بعد وفات جناب موسیٰ ؑ کے حضرت یوشع ؑ بن نون — ابن الیشاماغ — ابن عمیہود — بن لعدان — ابن تالح — ابن رشف ابن رافح — ابن بریعا — ابن افرائیم — بن یوسف — بن یعقوب — امور بنی اسرائیل کے مدبر ہوی تہے — اور تین روز بنی اسرائیل کے ساتہہ صحرا مین ٹہر کر حضرت یوشع ؑ نے معہ بنی اسرائیل کے طرف رود اشریعہ کی (جو غور کی ایک ندی ہی جسکو اردن بہی کہتے ہین) دسوین تاریخ نیسان کو درمیان اوس سال کے جسمین حضرت موسیٰ ؑ نے انتقال جاودانی فرمایا تہا کوچ کیا حضرت یوشع ؑ جب ندی پر پہنچے تو کوئی راہ عبور کی انکو بجز پانی کے نہ ملی اسلئے حضرت یوشع ؑ نے اون لوگون کو جو صندوق توریت کا اٹہائے ہوئے تہے (یعنے جسمین تختی تہی خدا کے پاس کی اوتری ہوئی) کہا کہ رود اشریعہ سے تم پار اترو جب وہ لوگ صندوق توریت کا لیکر دریا مین گہس گئے تب دریا نے اونکو راہ دی چنانچہ سب بنی اسرائیل پار ہوگئے بعد ازان اوسی حالت اصلی پر وہ ندی ملکر پیوستہ ہوگئی — اور حضرت یوشع ؑ نے معہ بنی اسرائیل کے اوس دریا سے پار ہوکر شہر ریحا کا محاصرہ کیا — لیکن چونکہ وہ شہر ہر چہار طرف سے بند تہا اسلئے ہر روز اوسکے گرد ایکدفعہ گہومتے پہرا کرتے ساتوین دن حضرت یوشع ؑ نے بنی اسرائیل کو یہہ حکم دیا کہ آجکے روز سات دفعہ اسکے گرد گہوم کر غل مچاؤ اور نرسنگی اپنی بجاؤ — چنانچہ اونہون نے بموجب حکم کے ایسا ہی کچہہ کیا — تب یکایک سب چار دیواری گر کر ایسی مسمار ہوئی کہ خندق کی برابر ہوگئی اور سب بنی اسرائیل بطور یلغار تلوارین ہاتہہ مین لیلے ریحا مین گہس گئے اور وہانکی باشندونکو قتل کر ڈالا جبکہ ریحا سے فراغت پاچکے اور فتح کرچکے تو پہر نابلس کو گئے (یہہ وہ شہر ہی جسمین حضرت یوسف ؑ کی بیع ہوئی تہی) بعد ازان

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

بعد ازان حضرت یوشع ع نے حضرت یوسف ع کی ہڈیان جنکو حضرت موسی ع
اُکھاڑ لائے تھے اور چالیس برس تک اونکو ہمراہ اپنے صحرا نوردی مین لیے
پہرے تھے اور وے حضرت یوشع ع کو سپرد کر گئے تھے اوس شہر مین دفن
کین یعنے جبکہ یوشع ع ریح سے فراغت پا چکے تب نابلس مین جاکر دفن کین —
اور حضرت یوشع ع ہی ملک شام کے بادشاہ ہوکر اور وہانکے عاملون کو متفرق
کرکے اٹھائیس برس تک تدبیر و بندوبست بنی اسرائیل کا کرتے رہی — پہر
یوشع ع نے وفات پائی اور کفر حارث مین مدفون ہوئے عمر اونکی ایکسو
دس برس کی ہوئی — تاریخ ابن سعید مغربی مین مینے یہہ لکھا دیکھا ہی کہ حضرت
یوشع ع معرہ مین مدفون ہوئے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنے نقل ہی کر دیا
یا اوسے ثابت بہی کیا ہی یا نہین — جیسا کہ وہ مشہور ہی — اس عاجز
نزدیک وفات حضرت یوشع ع کی اٹھائیس برس بعد وفات حضرت موسے
ع کے وقوع مین آئی تہی — اور بعد وفات حضرت یوشع ع کے فیحاس
ابن العزر بن ہارون ابن عمران — اور کالاب بن یوفنا تہا یہہ دونو قایم
مقام اونکے ہوئے اور انسرام کار اور مدبر امور بنی اسرائیل کے وہ دونو
رہی مگر فیحاس کاہن تہا — اور کالاب حاکم تہا لیکن انکی حکومت اور سطوت
بنی اسرائیل مین کچہہ بہت اور دیر تک نرہی چنانچہ سترہ برس تک تو بنی اسرائیل
اونکے تابعدار رہی — بعد ازان بغی اور سرکش ہوکر خدا تعالے کے گناہ گار
ہوگئے اسلئے خدا تعالے نے اونپر کوشان کو مسلط کیا جو کسی ایک جزیرہ
کا بادشاہ تہا اس جزیرہ کے تعین مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہ
جزیرہ قبرس تہا اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ نہین بلکہ وہ جزیرہ ارمن تہا بہر
تقدیر اتنا معلوم ہی کہ یہہ کوشان عیص ابن اسحاق کی اولاد سے تہا چنانچہ

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

۵ وہ بنی اسرائیل پر غالب آگیا اور حالت غلامی مین آٹھہ برس تک بنی اسرائیل اسکے
پہسے رہی بعد ازان فریاد و وا ویلا بنی اسرائیل نے جناب باری سے کرنی شروع
کی اور کالاب کے ایک بہائی حقیقی تہا جسکو عثنائیل بن قناز کہتے ہین اوسنے
اسرا پنے بہائی کو بنی اسرائیل پر قایم کیا — بندہ کے نزدیک یہہ ہی کہ بعد
گذرنے باونون ۵۲ برسکے وفات موسیٰ علیہ السلام سے یہہ مخلصی بنی اسرائیل کو
نصیب ہوئی تہی کیونکہ کوشان نے کل آٹھہ ہی برس اونپر حکومت کی ہی — بعد
استیلا اور غلبہ کوشان کے عثنائیل بن قناز اولاد یہودا سے جو قایم ہوا تہا
اوسنے سب مصیبت بنی اسرائیل کی دور کی — کسلئے کہ وہ بہت نیک بخت اور
صالح تہا چنانچہ چالیس برس تک اصلاح حال بنی اسرائیل مین یہہ شخص مصروف
رہا — بندہ کے نزدیک اسنے درمیان سنہ ۹۲ موسوی کے وفات پائی —
بعد وفات عثنائیل کے پہر بنی اسرائیل گنہ گار ہوگئے اور اپنی بدی سے باز نہ آئے
بتون کی پرستش کرنے لگے خدا ئے حقیقی سے پہر گئے — اسلئے خدا تعالے نے
عغلون بادشاہ ماٰب کو جو اولاد لوط سے تہا اونپر مسلط کیا اوسنے بہی بنی اسرائیل
کو حالت غلامی مین رکہا پہر بنی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد و زاری
کی اور دعا کی کہ اے جناب باری عغلون کی قید سے ہمکو چہڑا چنانچہ بعد اٹھارہ
برسکے درمیان سنہ ۱۱۰ موسوی کے عغلون کی قید سے بہی رہائی پائی — اور اہوذ
جو اولاد بنیامین سے تہا اوسکو خدا تعالے نے واسطے دفع کرنے اذیت عغلون
کے جو بنی اسرائیل کو دیتا تہا قایم کیا — اور عغلون کے اذیت اور تنگی اور
تکلیف جو بنی اسرائیل کو پہنچی تہی وہ سب اوسنے دور کی چنانچہ اہوذ آٹھہ برس
تک اونکی تدبیر کرتا رہا اور سنہ ۱۹۰ موسوی مین اوسنے وفات پائی — بعد
وفات اہوذ کے شمگار بن عنوث ایک برس تک تدبیر کرتا رہا اسنے کل ایک

ذکر بہی حضرت یوشع عم کا

٥٩ ایک سال بہی حکومت کے درمیان سنہ ١٩١ موسوی کے وفات پائی — اوسکے بعد پہر بنی اسرائیل سرکش اور مغرور ہو گئے اسلئے خدا تعالے نے اونکو کسی ایک بادشاہ شام کے قبضہ مین سپرد کر دیا جسکا نام یابین تہا اوسنے دس برس تک حالت غلامی مین بنی اسرائیل کو رکہا اور آخر سنہ ٢١١ موسوی مین یابین سے بہی مخلصی پائی — پہر ایک مرد قبیلہ نفتالی سے مسمی باراق ابن ابی نعم — اور ایک عورت جسکا نام دبورا بہی یہہ دونو قایم ہوئے اور ظلم کرنا شروع کیا یہہ دونو بنی اسرائیل پر چالیس برس ریاست کرتے رہے چنانچہ دوسو اکیاون ٢٥١ موسوی مین انکی سلطنت بہی جاتی رہی — پہر بنی اسرئیل سات برس تک گناہ کرتے رہی اور اونکا کوی مدبر امور نہ تہا اسواسطے اونکے دشمن اسی عرصہ مین یعے اہل مدین کے رہنے والے اونپر غالب آگئے اور سنہ ٢٥٨ موسوی مین یہہ فتور بہی جاتا رہا — مگر بنی اسرائیل نے پہر جناب باری مین الغیاث و فریاد کی اسلئے خدا تعالے نے کذعون بن یواش کو اون پر قایم کیا اوسنے اونکے سب دشمنون کو قتل کرکے اور اونکے دین کو پہر محکم کیا اوسنے کُل چالیس برس حکومت کی اور درمیان سنہ ٢٩٨ موسوی کے وفات پائی بعد ازان ابیمالخ نے تین برس حکومت کی اور سنہ ٣٠١ موسوی مین انتقال کیا پہر بعد ابیمالخ مذکور کے ایک شخص جو اولاد یشسوخر سے تہا جسکو توا ابر الجرشی بہی کہتے ہین وہ قایم ہوا اور بائیس برس تک وہ حکومت کرتا رہا اوسنے بعد تین سو تئیس برس گذرنے موسی عم کے وفات سے انتقال کیا بعد ازان پہر بنی اسرائیل نے خطائین اور گناہ کرنے شروع کئے اسلئے بنی عمون کو خدا اونپر مسلط کیا یہہ اولاد لوط سے ہین اسوقت مین بنی عمون کا ملک اموئیطو تہا یہہ لوگ بنی اسرائیل پر اٹہارہ

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

۶۰ برس تک غالب رہی بعد اٹہارہ برسکے انکے پنجہ سے بہی خلاصی پائی اُنکی حکومت
آخر سنہ ۲۸۱ مین پوری ہوچکی تہی جبکہ اوسکے پنجہ سے نجات پاچکے تب پہر بنی
اسرائیل نے جناب باری کی درگاہ مین فریاد والغیاث کی اوسوقت اللہ تعالے
نے درمیان اونکے ایک شخص مسمی یُفتح الجرشی جوکہ اولاد مَنَسّا سے تہا ٹہرا کیا
اسنے سب اذیتین بنی عمون کی بنی اسرائیل سے دور کین اور بہت لوگ بنی عمون
کے مار ڈالے اور چہہ برس تک بنی اسرائیل پر حکومت کرتا رہا اوسنے سنہ ۳۴۷
موسوی کے آخر مین وفات پائی — پہر ایک شخص اولاد یہودا سے اونکے درمیان
حاکم ہوا جسکا نام اَلصبُق تہا اوسنے سات برس تک حکومت کی اور بعد سنہ ۳۵۴
موسوی کے وفات پائی — بعد الصبن کے آلون حاکم ہوا یہہ شخص اولاد
زبولون سے تہا اوسنے دس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۳۶۴ موسوی کے
وفات پائی — بعد آلون کے ایک شخص عَبْدون بن ہُلَّال جو اولاد افرائیم
بن یوسف سے تہا آٹہہ برس تک حکومت کرتا رہا اور سنہ ۳۷۲ موسوی مین
اسنے بہی وفات پائی پہر بہی بنی اسرائیل اپنی خطا سے باز نہ آئے اور راہ
ضلالت مین دنرات دہنسے چلے گئے اسلئے خدا تعالے نے اہل فلسطین کو اون پر
مسلط کیا چنانچہ اہل فلسطین چالیس برس تک اونپر مسلط رہی اور سنہ ۴۱۲ موسوی
مین انکا غلبہ بہی جاتا رہا — پہر بنی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد کی اللہ
تعالے نے اونمین ایک شخص جسکا نام شمسون بن مانوح تہا — اولاد دآن سے
قایم کیا — یہہ شخص بہت قوی ہیکل اور مضبوط آدمی تہا چنانچہ بنام شمسون
الجبار کے مشہور رہا اسنے تمام اہل فلسطین کیے جو بنی اسرائیل پر غالب آگئے تہے
مدافعت کی اور بیس برس تک اونکی تدبیر امور مین سرگرم رہا بعد اس
عرصہ کے پہر شمسون پر اہل فلسطین غالب ہوگے اور اوسکو قید کرکے ہمراہ اپنے

ذکر بہی حکام بنی اسرائیل کا

اپنے مکانونمین جو کہ ستونون پر ٹھہرے ہوئے تہے لیگئے اسنے وہان جاکر ستون گھرکا ٦١
پکڑکر ہلایا وہ گھر گر پڑا آپ بہی مرگیا اور جو اہل فلسطین جو اوسمین موجود تہے وے
بہی دب کے جان بحق ہوئے یہہ انتقال شمشون کا سنہ ٣٢٢ہ موسوی مین ہوتہا
پہر وہی بے سری اور فتور رعایا بنی اسرائیل مین دس برس کے عرصہ تک قایم
رہا چنانچہ سنہ ٣٣٣ہ موسوی تک وہ فتور بہی تمام ہوچکا — بعد ازان درمیان ان
اونکے ایک شخص اولاد اتیامور بن ہارون — بن عمران سے قایم ہوا جسکا
نام عالی ہی یہہ کاہن تہا (اصل کاہن کے اونکی زبان مین کوہن ہی اور معنی اوسکے
امام کے ہین) یہہ شخص بہت صالح اور نیک آدمی تہا چالیس برس تک یہہ
بہی تدبیر کرتا رہا اور جبکہ وہ حاکم ہوا تو عمر اوسکی اٹھاون برسکی تہی اور تمام
عمر اوسکی اٹھانوین برسکی ہوئی اسکی اول سال جلوس مین شمویل نبی ایک
گانومین جسکو شیلو کہتے ہین باب المقدس پر واقع ہی اوسمین پیدا ہوئے اور تیسوین
سال جلوس عالی کے حضرت داؤد نبی پیدا ہوئے تہے اس عالی مذکور کے
وفات درمیان سنہ ٢٨٢ہ موسوی کے ہوئی تہی اس عالی کے بعد حضرت
شمویل نبی بنی اسرائیل کے انتظام مین سرگرم رہے اور یہہ چالیس برسکی عمر مین
نبی ہوئے تہے اور اسی زمانہ مین عالی مذکور فوت ہوا تہا — چنانچہ گیارہ
برس تک حضرت شمویل نبی بنی اسرائیل کی تدبیر کرتے رہی اور اس گیارہوین
برس مین حکام اور قضاۃ بنی اسرائیل کے پورے ہوچکے — جن حاکمون کا
اوپر ذکر ہوا یہہ لوگ قاضی اور حاکم تہے الا قایم مقام بادشاہون کے شمار
کئے جاتے ہین مگر بعد گذرنے اون گیارہ برسکے جسمین شمویل نبی نے بندوبست
بنی اسرائیل کا کیا تہا بادشاہ ہونے بنی اسرائیل مین شروع ہوئے چنانچہ انکا
ذکر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہہ زمانہ قضات کا بہی سنہ ٣٩٣ہ موسوی مین

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

تمام ہو چکا — بعد ازان تمام بنی اسرائیل شمویل نبی کے پاس حاضر ہوئے اور
عرض کی کہ ایک بادشاہ ہمارے پر آپ مقرر کر دیجے حضرت شمویل نبی نے بنی
ساول کو بادشاہ مقرر کیا اسیکا نام طالوت ابن قیس ہی اور ہی بادشاہ
اولاد نبیا مین سے ہی — یہہ طالوت سردارونمین سے نہ تہا کہتے ہین کہ ذات
کا چرواہا تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ سقا تہا بعضے کہتے ہین کہ موچی تہا —
بہر تقدیر طالوت نے دو برس بادشاہت کی اور پہر طالوت اور جالوت مین
لڑائی ہوئی یہہ جالوت جابرہ کنعانیین سے تہا ملک اسکا فلسطین کے طرف
واقع تہا اور یہہ بادشاہ بسبب قوت اور طول قامت کے بڑے رتبہ پر
تہا — جب وہ بعزم رزم خارج ہوا تو کوئی اوسکا مقابلہ نکر سکا — مگر حضرت
شموئل نبی نے علامت قاتل جالوت کی بیان کر دی تہی اسلئے طالوت نے
تمام اپنے لشکر مین بغور تمام تلاشی کی کہ وہ نشان اور علامت کس شخص مین پائی
جاتی ہی کسی مین بجز حضرت داؤد کے نپائی گئی اور حال حضرت داود کا یہہ ہے
کہ یہہ حضرت اپنے باپ کے سب بیٹون سے چہوٹے تہے بکریان اپنی باپ اور
بہائیون کی چرایا کرتے تہے — انکو طالوت نے بلایا اور بغور دیکہا وہ نشان
اونمین پایا — وہ علامت یہہ تہی کہ حضرت شموئل نبی نے بموجب حکم خدا
کے حضرت داؤد کے سر پر اولا تیل مل دیا تہا اسلئے انہون نے کہا کہ وہ شخص
جسکے سر پر تیل ملا گیا ہی وہ جالوت کو ماریگا اور ایک تنور لوہی کا منگوا کر یہہ کہا
کہ جو کوئی اس تنور مین ٹہیک بہر کر سما جاوے وہی قاتل جالوت ہی جبکہ
حضرت داؤد کے سر پر تیل ملا ہوا معلوم ہوا اور وہ تنور بہی خوب ٹہیک
مثل سانچے کے اونکے تن پر آگیا تب طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا
کہ جالوت سے کشتی کیجئے چنانچہ حضرت داؤد لڑے اور جالوت کو پچہاڑ کر مار ڈالا

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

مار ڈالا اور عمر اونکی تئیس برس کی تہی بعد ازان حضرت شمویل نبی کا انتقال ہوگیا
اونکی اولاد نے راتون رات اونکو دفن کرکے نوحہ کیا اِس نبی کی عمر باون برس کی
ہوئی تہی — بعد ازان یہہ معاملہ ہوا کہ لوگونکو حضرت داوٗد ع سے محبت بدرجہ
کمال ہوگئی اور سب اونکی طرف مایل ہوئے یہہ بات طالوت پر ناگوار گذری اسواسطے
طالوت نے حضرت داود ع کے قتل کرنیکا ارادہ کیا اور یہہ حضرت جان بچاکر
اوس سے بچ نکلے — پہر طالوت کو اِس ارادہ اور حرکت ناشایستہ کرنے سے
بہت ندامت حاصل ہوئی چنانچہ اوسنے اپنے دلمین کہا کہ اے بار خدا عوض اِس
حرکت بد کے جسکا اپنے دلمین مین مرتکب ہوا تہا کسی لڑائی مین مجکو مار ڈال — چنانچہ
فلسطینی پہر آکر اوس سے لڑے اور اِس مقاتلہ مین وہ بہی معہ اپنی اولاد کے سنہ
موسوی مین مارا گیا جبکہ جالوت مرگیا تو سب قبایل علحدہ علحدہ ہوگئے اور گیارہ
فرقہ کنعان کے ایشبوشت بن طالوت کے تابع ہوگئے یہہ شخص تین برس تک
ان قومون پر حکومت کرتا رہا — اور ایک قوم یعنے یہودا کا قبیلہ یہہ ایشبوشت
کے زیر حکم نہ ہوا اِس قوم پر حضرت داود ع ابن یشا — بن عوفید — بن بوعز
— بن سلمون — بن نخشون — بن عمینودب — بن رم — بن حصرون
— بن بارص — بن یہودا — بن یعقوب — ابن اسحاق — بن ابراہیم
خلیل ع حکومت کرنے لگے اور حضرت داود ع نے طالوت سے رنجیدہ ہوکر
جس جاے وہ پچہاڑا گیا تہا اوسجائے پر لعنت کی اور حبرون مین جا رہے —
جبکہ حضرت داود ع کی حکومت درمیان سنہ ۳۰ کے پوری ہوگئی اور تمام فرقے
تحت حکم اوسکے ہوچکے تب اڑتیس برس کی عمر تہے کہ بیت المقدس کی طرف تشریف
لیگئے اور ملک شام مین بہت فتحین کین چنانچہ — فلسطین — اور شہر عمان —
اور ماب — اور حلب — اور نصبین — اور بلاد ارمن وغیرہ اوسکے تحت

حکم ہوگئین — حضرت داؤد ع نے ایک نامہ پاس بادشاہ حلب کے اُن ایام مین
کہ والی حلب کو بادشاہ حماۃ مسمی توعر سے عداوت تہی بہیجا تہا اوسکے جواب
مین توعر نے ہدورم کو اپنا وزیر معہ تحایف نفیسہ او نامہ متضمن سلام و دعا اور اطلاع
انبساط کی پاس حضرت داؤد ع کے روانہ کیا اور یہہ لکہا کہ حلب کے بادشاہ کو
مار ڈالو — اور جبکہ عمر حضرت داؤد ع کی اٹہاونؔ برس کی ہوئی یعنے اٹہائیسوان
برس حضرت داؤد ع کے جلوس کا جب ہوا تو اُوریا آ اور اوسکی جورو سے جو قصہ
کہ مشہور ہی وہ واقع ہوا — اور جبکہ ساٹہہ برس کی عمر حضرت داؤد ع کی ہوئی
تو اوسکا بیٹا ابیشولم بن داؤد اوسپر چڑہ آیا تہا اوسکو بنی اسرائیل کے کسی
جلاد نے مار ڈالا اور کل ایام سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کے چالیس برس
ہین — اور ستر برس کے ہوکر درمیان سنہ ۳۵ ۵ موسوی کے آپنے انتقال فرمایا
لیکن بروقت وفات کے اپنے بیٹے سلیمان کے حق مین یہہ وصیت کر گئے تہے کہ
میرے پیچہے میرا بیٹا سلیمان بادشاہ ہوگا اور حضرت سلیمان ع کو سمجہا گئے تہے
کہ بیت المقدس کی تعمیر کرنا چنانچہ وہ بیطے اس کار خیر کے بہت خزانہ کئی گہر بہرے
ہوئے زر کے جو کئی اوشتون پر بار ہونے تہے چہوڑ گئے تہے — جب حضرت داؤد
ع نے وفات پائی تو سلیمان ابن داؤد ع بارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوئے
اوسکو خدا تعالے نے حکم اور ملک اتنا کچہہ دیا تہا کہ کسیکو سوا اسکی نصیب نہین ہوا
جیسی کہ خبر دی ہی اوسکے خدا تعالے نے ایک آیت مین درمیان قرآن شریف کے
— پہر درمیان چوتہے سال جلوس کے ایار کے مہینے یعنے سنہ ۳۹ ۵ موسوی
مین تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کے حضرت سلیمان ع نے
کرنی شروع کی — اور سات برس تک چنائی ہوائی — مگر گیارہوین برس
جلوس کے یعنے درمیان آخر سنہ ۵۴۶ موسوی کے اوسکی تعمیر سے فراغت

فراعت پا چکے تھے — یہہ گھر جو حضرت سلیمان نے نبایا تہا — اوسکا ارتفاع تیس[۳۰] گز — طول ساٹھہ گز — عرض بیس[۲۰] گز تہا اور باہر اوسکے فصیل سو گز مربع تیار کی تہی — پہر حضرت سلیمان ع نے بیت المقدس مین دار السلطنت نبائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اِس دار السلطنت کے نبانے مین بہت کوشش فرمائی چنانچہ تیرہ[۱۳] برس مین وہ بہی درمیان چوبیسوین سال جلوس کے تیار ہو چکی — اور پچیسوین سال جلوس مین بلقیس بادشاہزادے یمن کے معہ اپنے ہمراہیونکے حضرت سلیمان ع کے پاس حاضر ہوئے اور سب بادشاہان زمین نے اچہی طرح اطاعت حضرت سلیمان کی کی اور تحفہ و تحایف جمیع جانب سے آنے لگے اسطرح کے چین و آرام سے حضرت سلیمان ع کی عمر گذری اور باون[۵۲] برس کے ہوکر درمیان سنہ ۵۷۵ موسوی کے گویا چالیس[۴۰] برس بادشاہت کر کے وفات پائی بعد انتقال حضرت سلیمان ع کے اونکا بیٹا رحبعم بادشاہ ہوا — یہہ رحبعم مذکور نہایت بدشکل کریہہ المنظر تہا — جبکہ رحبعم مسند آرائے خلافت حضرت سلیمان ع کے ہوئے اُس روز تمام امرا و کبار قوم بنی اسرائیل کے آکر حاضر ہوئے اور انہون نے عرض کی کہ آپکے والد ماجد یعنے حضرت سلیمان ع ہمارے پر بہت سختی روا رکہتے تہے اور اکثر امور دشوار ہم پر متعین کر رکہے تہے اگر آپ ہمکو اوس سختی سے رفاہیت بخشین تو ہم تمہاری اطاعت مانتے ہین — رحبعم نے کہا کہ تین روز کے بعد اِسبات کا جواب تمکو ملے گا یہہ کہکر اپنے باپکے وزیرونکو بلاکر اِس امر مین مشورت لی کہ انکو کیا جواب دنیا چاہئے سب ارکان دولت نے جو کہ اوسکے باپ کے وقت کے تہے یہہ مصلحت دی کہ انکی تالیف قلوب کرنا بہتر ہے جس امر مین یہہ شکوہ کرین بیشک وہ امر دور کرنا چاہئے — پہر رحبعم نے نئے لوگونکو جنکو اِس امر کی کچھہ معرفت حاصل نہ تہی

ذکر ہی حکام نبی اسرائیل کا

بلاکر مشورت لی اونہون نے کہا کہ سنئے قبلہ عالم اگر سختی اور تشدد نہ کیجی گا اور اونہین
کا کہنا مانئے گا تو اونکو طمع اور حرص زیادہ پیدا ہوگی مناسب یہی ہی کہ سختی ہی کیجائے
— جبکہ وہ معہودہ پروہ لوگ حاضر ہوئے تو رحبعم نے اونسے کہا کہ مین اپنے
باپ سلیمان سے زیادہ تمپر سختی کرونگا کیونکہ تم لوگ میرے باپ سے ڈرتے تھے
اسلئے تمکو مین اور رنج زیادہ دون تا کہ تم مجھسے بہی ڈرو — یہہ بات سُنکر سب گھبرائے
اور اوسکے منقاد نہ ہوئے چنانچہ رحبعم کے زیر حکومت فقط دو فرقی ایک اولاد
یہوداکی — دوسرا فرقہ اولاد بنیامین سے رہکیا باقی دس فرقون کا بادشاہ ایک
شخص مسمی یربعم جو کہ فاسق و فاجر و کافر اور غلام حضرت سلیمان کا تہا ہوگیا —
اسوقت سے سلطنت نبی اسرائیل کی دو قسم مین منقسم ہوگئی اور حضرت داؤد عم
کی نسل کا جو بیٹا تہا یعنے رحبعم وہ بادشاہ دو ہی فرقہ کا یعنے یہودا — اور بنیامن کے
فرقہ کا رہ گیا — اور باقی دس فرقے نبی اسرائیل کے جو رہے اونکی بہت بادشاہ
ہوئے جو بنام ملوک لاسباط کے مشہور ہین یہہ حال دو سو اسٹھہ ٢٦١ برس تک رہا
— حضرت سلیمان کا بیٹا نبی اسرائیل من ایسا تہا جیسے خلفا راہل اسلام کے گذرے
ہین کیونکہ وے اہل ولایت بہی تہی — اور ملوک اسباط کی مثال ایسی ہی جیسے
ملوک اطراف اور نواح کے تہے خلفا کے وقت مین — یہہ بادشاہ جو مشہور
بنام ملوک الاسباط ہین انہون نے اطراف فلسطین وغیرہ کو بہی کوچ کیا مگر ابن داؤد
بیت المقدس سے نہ ٹلا اور کسیطرف نہ گیا — اب ہم اولاً اولاد داؤد عم کا
ذکر وہان تک کرین گے جبتک یہہ سلطنت مجتمع ہوکر ملوک اسباط پر تمام ہوئی
— بعد ازان ہر ایک بادشاہ کا حال جو ملوک اسباط مین سے تہا فرادا فرادا
ایک پیچہے دوسرے کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے — اسلئے ہم کہتے ہین
کہ رحبعم اپنی جلوس کے پانچ برس تک دونون فرقون پر سلطنت کرتا رہا — اور پانچوین

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

پانچوین سال فرعون مصر جسکا نام سیشاق تہا وہ آکر رحبعم سے لڑا اور بہت مال اوسکا اوسنے تاراج کیا اور بیت لحم کو اور عمارۃ غزہ اور صفورہ وغیرہ بلاد کو ڈہا کر خاک سیاہ کر دیا لیکن رحبعم مذکور اپنے ملک پر بعینہ قایم رہا اور از سر نو رحبعم نے ایلیہ کے تعمیر کی اور اس رحبعم سے اٹہائیس بچے نرینہ سوا لڑکیون کے پیدا ہوئے — اور سترہ برس کل بادشاہت کی — اور عمر اکتالیس برس کی پا کر بعد سنہ ۵۹۲ موسوی کے انتقال پایا — جبکہ رحبعم راہی ملک بقا ہوا تو بعد اوسکے گدی نشین اوسکا بیٹا آبیا تین برس تک رہا اور سنہ ۵۹۵ موسوی مین وہ بہی مرگیا — اوسکے بعد اوسکا بیٹا آسا اکتالیس برس تک بادشاہی کرتا رہا — اسپر بہی دشمن تو تاخت لایا تہا مگر خدا تعالےٰ نے اوسکو دفع کیا اس دشمن مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہ دشمن بادشاہ ملک حبشہ کا تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ قوم ہنود سے تہا بہر تقدیر آسا نے بعد سنہ ۶۳۶ موسوی کے وفات پائی — بعد ازان اسا کی بیٹی یہوشافاط نے پچیس برس تک بادشاہت کی اور یہوشافاط کی عمر جبکہ وہ بادشاہ ہوا تہا پینتیس ۳۵ برس کی تہی یہہ یہوشافاط مرد صالح اور نیکبخت آدمی تہا اور بہت عنایت رعیت پر کرتا رہتا تہا خصوصاً حال بنی اسرائیل پر بہت رحم کرتا — کہتے ہین کہ یہوشافاط پر ایک دشمن صعب بڑا لشکر لیکر چہڑہ آیا تہا اور یہہ بہی اوسکے مقابلہ کے واسطے باہر نکلا تہا مگر اللہ تعالےٰ نے اوس دشمن ہی کے لشکر مین ایسا فتنہ برپا کیا کہ آپسمین لڑتے اور کٹنے لگے یہانتک کہ نیست و نابود ہوگئے اور جو بچے وہ شکست کہا کر بہاگ گئے اس لڑائی مین یہوشافاط کے مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا اور منصور اور مظفر ہو کر بیت المقدس کو اوسنے مراجعت کی اور پچیس برس تک بادشاہت کرتا رہا بہر سنہ ۶۶۱ موسوی

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

٦٨ مین اوسنے انتقال کیا اسکے بعد اوسکا بیٹا یہورام بتیس برسکی عمر مین تخت نشین ہوا
اسنے آٹھہ برس بادشاہت کرکے درمیان سنہ ٦٦٩ موسوی کے انتقال کیا
— جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا اخزیاہو جسکی عمر بیالیس برسکی تہی بجاے اپنے
باپ کے بادشاہ ہوا کُل دو برس اوسنے حکمرانی کی اور سنہ ٦٧١ مین فوت ہوا
— اسکے بعد غدر مچ گیا اور فتور برپا ہوگیا کوئی بادشاہ اس فتور مین نہ تہا البتہ
ایک عورت جادوگرنی جو کہ اصلیمین کنیزک حضرت سلیمان ؑ کی تہی جسکا نام
غتلیاہو تہا وہ بادشاہت کرتی تہی اور اوسنے اولاد داؤد مین سے ایک
ایک شخص کو چُن چُن کے قتل کیا تہا لیکن ایک لڑکا یوآش بن اخزیو اوس سے
کہین پوشیدہ زندہ رہگیا تہا سات برس یہہ لونڈی ہی حکومت کرکے درمیان
سنہ ٦٧٨ موسوی کے مرگئے — اسکی مرنے کے بعد یوآش مذکور سات برسکی
عمر مین بادشاہ ہوا اور درمیان تیئیسوین ٢٣ سن جلوس کے اسنے پہر ترمیم اور تجدید
عمارت بیت المقدس کی کرنے شروع کی اور چالیس برس بادشاہت کرکے
درمیان سنہ ٧١٨ موسوی کے وفات پائی — بعد یوآش کے بیٹا اوسکا
امضیاہو پچیس برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور انتیس برس سلطنت کرتا رہا بعضے کہتے
ہین کہ نہین بلکہ پندرہ ہی برس سلطنت کرکے درمیان سنہ ٧٤٧ موسوی کے
مقتول ہوا بعد ازان عزیاہو سولہ برسکی عمر مین بجاے اوسکے تخت نشین ہوا اسنے
باون ٥٢ برس سلطنت کی پہر اوسکو برص کی ایسی بیماری ہوگئی کہ زندگی کاٹنی
مشکل ہوئی اور کوئی اوسکا حکم ہی نہ مانتا تہا آخرالامر اوسکا بیٹا یوثم اوسپر
غالب آیا اور عزیاہو نے آخر سنہ ٧٩٩ موسوی مین وفات پائی —
جبکہ یوثم اوسکا بیٹا تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا تو عمر اوسکی پچیس برسکی تہی اسنے
کُل سولہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ٨١٥ موسوی کے وفات پائی

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

۶۹ وفات پائی — کہتے ہین کہ اسکے عہد کے قریب ہی حضرت یونس نبی عم اس جہانمین
تشریف رکھتے تھے چنانچہ آگے ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالیٰ — بعد وفات
یوثم کے اوسکا بیٹا اُحز بیس برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور سولہ برس تک بادشاہت
کرتا رہا — اور چوتھے سال جلوس اسکے مین بادشاہ دمشق نے اسپر چڑھائی
کا قصد کیا اوس بادشاہ کا نام رضین تھا — حضرت اشعیا نبی اس اُحز ہی کے
وقت مین موجود تھے جنہو نے اس رضین کو یہہ خوشخبری دی تہی کہ لڑائی نہ ہوگی
بلکہ بدون لڑائی کے صحیح وسالم تو اپنے گہر کی طرف مراجعت کریگا — چنانچہ
ایسا ہی ہوا بعد ازان اُحز نے درمیان سنہ ۸۳۱ موسوی کے وفات پائے
— بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا حزقیا جو کہ مرد صالح اور فہمند تہا تخت نشین
سلطنت کا ہوا اسکے جلوس کے چھٹے سال مین سلطنت ملوک اسباط کی جسکا ذکر
اولاً درمیان ذکر رحبعم ابن سلیمان کے ہوچکا ہی تمام ہوچکے — اب ہم ذکر
کرتے ہین مختصر حال ملوک اسباط کا چھٹے سال جلوسی حزقیا تک اور جبکہ اونکا ذکر
کرچکین گے تو پہر عود کرین گے ہم طرف حال حزقیا کی یعنی حال حزقیا کا مستوعب
بیان کرکے اون بادشاہونکا حال لکھین گے جو اوسکے بعد بادشاہ ہوئے — اسلئے
ہم کہتے ہین کہ ملوک اسباط بعد وفات حضرت سلیمان عم کے اونکے بیٹے رحبعم پر اوایل
سن پانسو چہتر مین خارج ہوئے تہے اور سن آٹھہ سو سینتیس مین اونکا دورہ
تمام ہوچکا اس حساب سے کل مدت اونکی سلطنت کی دو سو اکسٹھہ برس ہوتے
ہین اور وہ سترہ شخص تہے اونکے نام یہہ ہین — یربعم — نوذب —
معشو — ایلا — زمری — تبنی — عمری — اخوب — اخزیو
یاہورام — یاہو — یہویاحاز — یوراش — یربعم ثانی — لقجیو
بافقح — ہوشاع — مگر ہر ایک کی بادشاہت کرنے کی مدت بالتفصیل

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

جو دیکھی اور پہر اوسکو جمع کیا تو وہ مطابق دو سو اکسٹھہ ۲۶۱ برس کے نہین ہوتے اسلئے
ذکر ہر ایک کی مدت سلطنت کا ہمنے چہوڑ دیا ہی اب ہم کچہہ حال اونکا بیان
کرتے ہین واضح ہو کہ اول بادشاہ اونمین سے یربعم ہی حال اسکا یہہ ہے
کہ یہہ کافر اور زشت رو اور غلام حضرت سلیمان ابن داود ع کا تہا اسنے کفر
اور بت پرستی اپنے وقت مین پہیلا دی تہی اور اسکے اٹہارہوین برس جلوسی
مین رحبعم بن سلیمان فوت ہوئے — دوسرا بادشاہ اونمین کا نوذب جو بیٹا
تہا یربعم مذکور کا — تیسرا بادشاہ اونمین کا بعشو ہی جو بیٹا تہا ابن اخیا کا
اولاد یشسوخر سے — چوتہا بادشاہ ایلا وہ بیٹا ہی بعشو مذکور کا اسکا
سپہ سالار زمری تہا جب کہ ایلا مقتول ہوا تو بجائے اوسکے زمری قایم
مقام اوسکے ہو گیا — اسلئے پانچوان زمری ہی شمار کیا جاتا ہی یہہ زمری مع
اپنے گہر کے جلا دیا گیا تہا — چہٹا تبنی ہی اسنے بشراکت عمری پانچ برس سلطنت
کی — ساتوان عمری ہی جو کہ بعد مرنے تبنی کے وہ بادشاہ مستقل تمام ملک مین
ہو گیا تہا اس عمری مذکور نے شہر صنصطینیہ بسا کر اوسکو دار السلطنت بنایا تہا —
اٹہوان احاب ہی یہہ احاب بیٹا عمری مذکور کا وہ مقتول ہوا تہا ایک لڑائی مین
جو درمیان اوسکے اور بادشاہ دمشق کے ہوی تہی نوان احزیو بیٹا احاب
مذکور کا ہی جو کہ چہت کے روزن مین سے نیچے گر کے مر گیا تہا دسوان یاہورام
بہائی ہی احزیو مذکور کا اسکے ایام دولت مین قحط پڑا تہا گیارہوان یاہو بیٹا
ہنسی کا — بارہوان یہویاحاز بیٹا یاہو مذکور کا ہی تیرہوان یواش بیٹا
یہوحاز کا ہی — چودہوان یربعم ثانی بیٹا یواش کا ہی اسنے اپنے ایام
سلطنت مین اچھی قوت پاکر چند گانو بنی اسرائیل کے جو کہ ان بادشاہونکی
حکومت سے خارج ہو گئے تہے دسے پہر اوسنے فتح کئے یعنے شہر کنسر تک

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

تک ہی سلطنت مین ملالی اور اسی کے زمانہ مین حضرت یونس عم موجود تہے — ۱۷
پندرہواں بقچیوہی جسکی سلطنت تہوڑی ہی مدت تک رہی سولہواں آقح ہے
جسکے ایام حکومت مین جزیرہ کا بادشاہ آکر ملوک اسباط سے لڑا اور بہت سے
آدمی اونمین سے قید کرکے ہمراہ اپنے لیگیا اور کچھہ جو باقی رہگئے تہے خراسان
کیطرف نکل گئے — سترہواں ہوشاع ابن ایلا ہی جسکہ یہہ حاکم ہوا تو اسنے
جزیرہ کے والی کی اطاعت اختیار کرلی تہی اوس جزیرہ کے والی کا نام سلمناصر
تہا بعضے کہتے ہین فلنصر تہا اور نو برس تک گردن اطاعت سے انحراف نہ کیا
— الا بعد عرصہ مذکور کے بنی ہوگیا اور نا فرمانی کرنے لگا اسلئے اوسنے تین
برس تک اوسکا محاصرہ کیا اور بعد ازان شہر صبصطیہ جو اوسکا مقر تہا چہین
لیا اور اوسکو معہ اوسکی قوم کی طرف بلاد خراسان کی نکالدیا اور اونکی جا بسے
شمرہ لوگ وہان بسا دئے یہہ واقعہ چہٹے برس جلوس حزقیا کے واقع ہوا تہا
پہر جو لوگ اسباط کے بچ گئے تہے وے حزقیا سے جا ملے اور اوسکے مطیع
ہوگئے — اس حزقیا نے انتیس برس بادشاہت کی یہہ شخص بیس برس کی عمر مین
بادشاہ ہوا تہا اور یہہ بہت صالح نیک بخت آدمی تہا اور عمر اوسکی پندرہ برس
پیشتر اوس عمر سے جواب اوسنے پائی ہوچکی تہی لیکن خدا تعالے نے پندرہ برس
اور بڑہا دئے تہے چنانچہ بموجب حکم خدا کے ایک نبی نے جو کہ اوسکے زمانہ
مین موجود تہا اوسکو یہہ خبر دی تہی اور ویسی ہی اوسنے بموجب حکم خدا کے کی تہی
— اور اوسکے عہد مین ایک بادشاہ جزیرہ کا جسکو سنحاریب کہتے ہین اوسپر
چڑہ آیا لیکن خدا تعالے نے اوسکو شرمندہ کیا اور اوسکے لشکر مین تفرقہ اور فتنہ
برپا ہوا اسلئے وہ مراجعت کرگیا اور اوسکی اولاد مین سے دو شخصون نے درمیان
شہر نینوی کے اوسکو قتل کرڈالا — اور اشعیا نبی نے بنی اسرائیل کو یہہ خبر

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

۲، سنادی تھی کہ تمکو کچھ شر سنحاریب کا نہ پہونچے گا اور وہ بدون لڑائی کے لوٹ جاوگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا — بعدازان دو نو بیٹے اوسکے جنہونے سنحاریب کو قتل کیا تھا پہاڑ ون
پر طرف موصل کی بھاگ گئے پھر وہانسے بیت المقدس کو گئے اور حزقیا سے طالب
امن ہوئے نام اونکا یہہ ہی ایک کا نام اذرملخ — دوسریکا شراصر — بعد مقتول
ہونے سنحاریب کے اوسکا بیٹا سرحدون بادشاہ ہوا — بسبب گذرنے اس واقعہ
کے حزقیا کا حکم بہت بڑھ گیا تھا اور ملوک اطراف ونواح اوسکو تحفہ اور تحایف بھیجنے
لگے تھے چنانچہ انتیس برس اسی امن وچین سے بادشاہت کرتا رہا پھر سنہ ۷۰۰ موسوی
مین اوسنے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا منشا بارہ برس کی عمر مین اوسکی جای تخت نشین ہوا،
اسنے خدا تعالے سے بغاوت اختیار کر کے فسق اور فجور بائیس برس تک خوب ظاہر
کیا — بعدازان جزیرہ کا بادشاہ اوسے آکر لڑا لیکن منشانے گناہ چھوڑکر توبہ کرلی
تھی چنانچہ وہ تائب ہو کر سنہ ۸۱۵ موسوی مین مرگیا — اسنے پچپن برس بادشاہت
کی — اسکے بعد بیٹا اوسکا آمون دو برس تک بادشاہ رہا اور سنہ ۹۱۷ موسوی مین مرا
— بعدازان یوشیا اسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ اللہ تعالے کی عبادت اور بندگی کیا
کرتا تھا اور بیت المقدس کی پھر کر اسنے تعمیر اور مرمت کی تھی اسنے اکتیس برس بادشاہت
کی اور سنہ ۹۴۸ موسوی مین وفات پائی — پھر یہویاحاز اوسکا بیٹا بجاے اوسکے
جب مسلط ہوا تو فرعون مصر جسکو لوگ لنگڑا تصور کرتے ہین وہ آکر لڑا اور اسے ہمراہ
اپنے گرفتار کر کے مصر کو لیگیا اسنے کل تین مہینے سلطنت کی ہی اور مصر مین حالت گرفتار
ہی مین درمیان سنہ ۹۴۸ موسوی کے فوت ہوا بعد سنہ ۹۴۸ موسوی کے اسکی
سلطنت تمام ہو چکی مگر بعد گرفتار ہونے یہویاحاز کے اوسکا بھائی یہویاقیم بجاے
اوسکے گدی نشین ہو گیا تھا اسکے جلوس کے چوتھے سال مین بخت نصر بابل کا حاکم ہوا
یعنے سنہ ۹۵۲ موسوی یہہ بات ہمکو اسطرح سے معلوم ہوئی ہی کہ ہمنے بنی اسرائیل

ذکر حکام نبی اسرائیل کا

نبی اسرائیل کی حکومتون کی مدتین جمع کین اور جتنی جتنی مدت تک فتور او نمین برپا رہا
ان سب کی میزان دیکر معلوم کیا — لیکن مورخین یہہ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰؑ
کی وفات سے ابتدا ر ملک بخت نصر تک نوسو اٹہتر [۹۷۸] برس اور دوسو اٹہتالیس [۲۴۸]
دن گذرے ہین — اگر اُن مدتون کو جمع کیجیے تو اوسمین چہبیس [۲۶] برس بڑہ جاتے
ہین یہہ تفاوت قریب ہی کچہہ بہت تفاوت نہین ہی اور سبب اوسکا یہہ ہے
کہ یہودیون نے مدتون کے حساب مین کسرین چہوڑ دین ہین کیونکہ یہہ بات عقل
مین نہین آتی کہ کوئی شخص سلطنت پوری بیس برس اور یا انیس برس کرے اور
اوسکے کچہہ سا تہہ دن یا مہینے مطلق نہون بلکہ ضرور ہی کہ کچہہ دن یا مہینے بہی ہمراہ اوسکے
ہونگے اور یہودیون نے ہر ایک شخص کی مدت سلطنت مین سال صحیح بدون کسر کی
لکہے ہین تو اسلئے چہبیس برس اوسمین سے کم ہوگئے اب ہم بخت نصر کے حال تک
جو پہنچے ہین تو بالضرور انشاء اللہ تعالےٰ تاریخ بندی اون حالات کی جو مابعد اوسکے
گذرے ہین بخت نصر سے کرین گے واضح ہو کہ بخت نصر سنہ ۹۶۹ موسوی مین
حاکم ہوا اور اول سال اپنے جلوس کے طرف نینوی کے جو کہ ایک شہر ہی سامنے
موصل کے اور درمیان اوسکے اور موصل کے ایک شہر ہی کوچ کرکے اوسکو فتح
کیا اور وہان کے باشندون کو قتل کرکے وہ شہر اُجاڑ دیا — اور چوتہے سال
جلوس مین جو کہ ساتوان سال یہویاقیم کی تخت نشینی کا تہا بخت نصر نے کو معہ افواج
قاہرہ کے ملک شام کو جاکر بنی اسرائیل سے لڑا لیکن یہویاقیم نے اوسکی اطاعت
منظور کرکے صلح کرلی اور لڑائی نہ کی اسلئے بخت نصر نے اوسکو تاج بخشی کی —
لیکن یہہ اطاعت یہویاقیم کی تین برس تک رہی یعنے بعد انقضاے مدت مذکور کے
وہ باغی ہوگیا — بمجرد سننے اِس خبر کے بخت نصر نے قاصد روانہ کیا اور پہر یہویاقیم کو
گرفتار کرواکے حکم کیا کہ دربار مین حاضر کیا جاوے یہویاقیم کو اسطرحکا خوف دامنگیر

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

ہوا کہ وہ بسبب خوف کے راہ ہی مین مرگیا اس سے معلوم ہوا یہویاقیم نے گیارہ برس
بادشاہت کی اور آٹھوین سال جلوس بخت نصر کے مین اوسکے سلطنت تمام ہو چکے
— جبکہ یہویاقیم گرفتار ہوکر طرف عراق کی روانہ ہوا تہا تو اپنی جاے اپنے بیٹے
یخنیو کو قایمقام کر گیا تہا چنانچہ سو دن اوسنے بہی اپنے باپ کی جاے سلطنت کی
پہر اوسکو بہی بخت نصر نے آدمی بہیجکر گرفتار کروا کر بابل کیطرف بلایا چنانچہ ہمراہ یخنیو کے
علماء بنی اسرائیل بہی گرفتار ہوئے ایک اونمین سے حضرت دانیال نبی تہے —
اور دوسرے حزقیال نبی جو کہ نسل ہارون سے تہے یہہ گرفتار ہوئے بعد بہیجنے یخنیو کے
بخت نصر نے اوسکو دایم الحبس کیا چنانچہ تا وقت ہلاکت بخت نصر کے یخنیو قید ہی مین
رہا بروقت اوسکے گرفتار ہونے کے اوسکے چچا صدقیا کو جو بخت نصر کی اطاعت مین
تہا بخت نصر مذکور نے بنی اسرائیل پر بجاے اوسکے متعین کیا — اور اس صدقیا کے
ایام دولت مین ارمیا نبی موجود تہی اس نبی کا یہہ حال ہی کہ وعظ اور پند صدقیا بادشاہ
اور تمام بنی اسرائیل کو کیا کرتا تہا اور بخت نصر کا خوف سبکو دلایا کرتا تہا چنانچہ یہی
ہوا کہ جبکہ نو برس صدقیا کے جلوس کے گذرے تو وہ بخت نصر سے باغی ہو گیا اسلئے
بخت نصر معہ اپنے لشکر اور فوج کے اوسپر چڑہ آیا — اور ہاربن اور رقینہ پر
خیمہ کر کے ایک اپنے وزیر مسمی نبوذرادون کے ہمراہ فوج متعین کر کے حکم دیا کہ
قدس مین جا کر صدقیا کے قلعہ کو محاصرہ کرے — چنانچہ وزیر مذکور ڈہائی برس
یعنے پہلی تاریخ تموز جلوس صدقیا کے نوین برس تک اوس قلعہ کو محاصرہ کرے
رہا — آخر الامر بزور شمشیر قدس کو فتح کیا اور شاہ صدقیا معہ بنی اسرائیل کے
گرفتار آیا — پہر بیت المقدس کو جسے سلیمان عم نے تعمیر کیا تہا ڈہا کر اور جلا کر
خاک سیاہ کر دیا — اور کچہہ بنی اسرائیل جلا دیے کچہہ مار ڈالے کچہہ بہاگ گئے
— اسنے کل گیارہ برس سلطنت کی اور یہی پچہلا بادشاہ ہی بنی اسرائیل کا — لیکن

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

٧٥ لیکن وہ شخص جو اسکے بعد بادشاہ ہوا اور اوسنے بیت المقدس کی پہر تعمیر کی جیساکہ آگے اوسکا ذکر آوے گا — وہ ہی شخص بیت المقدس کی سلطنت کے لایق تہا سے اب کوئی بادشاہ بنی اسرائیل کا نرہا اور بیت المقدس بیسوین سال جلوس بخت نصر کے مین یعنے درمیان سنہ ۹۹۹ موسوی مین بخت نصر کے ہاتہ سے ویران ہوا — اور چارسو ترپن برس معمور و آباد رہا — اور ستر برس تک ویران پڑا رہا — بعد ازان پہر اوسکی تعمیر ہوئی جیساکہ آگے ذکر کیا جائیگا یہانتک ہمنے نقل اون چوبیس کتابون متواترہ یہودسے کی ہی جو اونکے پاس محفوظ ہین اور اونکے اسمار کے حروف اور حرکات اور مدات وغیرہ کو بہی ختم المقدور ضبط کیا ہی فقط

اب ہم کتاب تجارت الامم سے جو کہ تصنیف ابن مسکویہ کی ہی نقل کرتے ہین

واضح ہو کہ ابن مسکویہ یہہ بیان کرتا ہی کہ جبکہ بخت نصر بیت المقدس مین آکر لڑا اور بنی اسرائیل کو مار ڈالا اور بیت المقدس کو ویران کردیا تب ایک گروہ بنی اسرائیل کا وہان سے بہاگ کر فرعون مصر کے دامن عاطفت مین جا چہپا — بخت نصر نے بمجرد استماع اس خبر کے فرعون کے پاس اپنے قاصد بہیجے اور یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ لوگ جو بہاگ کر آپ کے پاس جو آرہے ہین حقیقت مین میرے غلام ہین بہتر یہہ ہے کہ انکو میرے حوالہ کر دیجیے والا نہ مجکو آیا جانئیے — فرعون نے جواب دیا کہ یہہ لوگ آزاد ہین غلام نہین ہین اور مین کبہی انکو تیرے حوالہ نکرونگا چنانچہ نہ دئیے یہہ امر باعث غضب بہڑکنے اور مصر پر چڑہائی کرنے بخت نصر کا ہوا تہا — اور ایک گروہ بنی اسرائیل کا عرب کو بہاگ کر جو آیا تہا وے لوگ حجاز مین بسنے لگے تہے — کتاب ابو عیسے مین لکہا ہی کہ بخت نصر جبکہ بیت المقدس کو ویران اور بنی اسرائیل کو تباہ کر چکا تب عازم فتح کرنے شہر صور کا ہوا اور مدت مدید تک اس شہر کا محاصرہ کرے رہا — اور باشندگان صور نے تمام اپنا مال اور اسباب

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

کشتیون مین بہر کر سمندر کی راہ روانہ کر دیا تہا لیکن بسبب کمبختی اور قہر الہی کے وے کشتیان مع جمیع اسباب محمولہ کے دریا برد ہوئین ــــ افواج قاہرہ بخت نصر سے بہت آدمی مجروح و مقتول ہی ہو چکے تہے اور وہ اونکے محاصرہ مین بہت کوشش کرتا تہا آخرالامر بزور شمشیر شہر صور پر نقارہ فتح کا بجا کر جمیع باشندگان صور کو قتل کیا مگر اس شہر مین اوسکی حیثیت کے موافق اوسکو خزانہ نہ پایا ــــ بعد ازان مصر پر چڑہائی کی اور فرعون اعرج پر فتح پاکر اوسکو سولی پرکہینچ کر قتل کیا اور جتنے خزینہ اور بیت المال مصر مین تہے سب پر قابض ہوگیا اور جسکو اوس شہر مین پایا عام ہی کہ قبطی ہو یا کوئی اوسکو گرفتار کیا چنانچہ اسے تباہ حال مین چالیس برس تک مصر ویران پڑا رہا ــــ مگر بخت نصر بلاد مغربیہ مین لڑتا ہوا اپنے شہرون کیطرف مراجعت کر کے بابل مین چلا آیا اب ہم اس بادشاہ کا حال مرنے وغیرہ کا ملوک فارس کے حال مین انشاء اللہ تعالے ذکر کرین گے فقط پوشیدہ نرہے کہ جسدن سے کہ بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران و خراب کر ڈالا تہا اوس روز سے ستر برس تک ویران ہی پڑا رہا اور اوسکی تعمیر بالکل نہوئی مگر بعد گذرنے ستر برس کے ایک بادشاہ فارس نے جسکا نام یہودی لوگ کیرش بیان کرتے ہین اوسنے کی ــــ لیکن اب اختلاف اس امر مین ہی کہ کیرش مذکور کون تہا ــــ بعضے کہتے ہین کہ وہ دارا ابن بہمن ہی ــــ بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ بہمن ہی تہا اور صحیح یہی ہی کہ وہ بہمن ہی تہا کیونکہ اس امر کی صحت پر اشعیا نبی کی کتاب بہی گواہی دیتی ہی چنانچہ ہم بہی ہمراہ ذکر ملوک فارس کے پاس ذکر اردشیر بہمن کے اسکا ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے پہر جبکہ نئے سر سے بیت المقدس کی تعمیر ہو چکی تو سب بنی اسرائیل عراق وغیرہ کے طرف سے مراجعت کر کے پہر وہان آبسے یہہ تعمیر بعد گذرنے نوے ۹۰ برس کے ابتداء حکومت بخت نصر سے وقوع مین آئی ــــ جبکہ سب بنی اسرائیل

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

۷۷ اسرائیل اکٹھے ہو کر بیت المقدس کو مراجعت کرکے آئے تو ایک شخص عُزیر نامی جو عراق
کا باشندہ تہا وہ سرگروہ اونکا ہوا اور اوسکے ساتہہ دو ہزار آدمی سے زیادہ علما
وغیرہ آئے تہے بعد آنے بیت المقدس کے حضرت عزیرؑ نے ایکسو بیس مشایخ علمار
بنی اسرائیل سے مرتب کئے اسوقت سے تورات معدوم ہوگئی تہی بالکل اونکے
پاس نہ تہی لیکن اللہ تعالےٰ نے بطور الہام کے حضرت عزیرؑ کے سینہ مین منقش کردی
اونہون نے وہ بطور الہام بنی اسرائیل کے لئے لکہی جسسے حلال اور حرام پہر وے
جاننے لگے جبکہ یہہ معاملہ واقع ہوا تو سب بنی اسرائیل حضرت عزیرؑ سے محبت کرنے
لگے اور حضرت عزیرؑ بہی اونکی اصلاح اور تدبیر ہر امر کی درمیان بیت المقدس کے
کرتے رہے — لیکن حضرت عزیرؑ بعد گذرنے چالیس برس تعمیر بیت المقدس کے
راہی ملک بقا ہوئے — کہا ہون ہین کہ عزیرؑ نے جب وفات پائی تو ابتدار
سلطنت بخت نصر کو ایکسو تیس برس گذرے تہے — اور نام حضرت عزیرؑ کا عبرانی
زبانمین عزرا ہی اور یہہ شخص اولاد فنحاس بن العزر بن ہارون بن عمران سے ہے
اور یہہ بہی یہودیونکی کتابون سے ثابت ہی کہ بعد حضرت عزیرؑ کے جو کہ ریاست بنی
اسرائیل کا والی بیت المقدس مین ہوا تہا وہ شمعون صدیق تہا یہہ شخص ہارون کی
نسل سے ہی کتاب ابو عیسےٰ مین لکہا ہی کہ جبکہ بنی
اسرائیل بیت المقدس مین بعد اوسکی تعمیر ہو چکنے کے آکر بسے تو اونمین سے اونکے
حاکم مقرر ہوئے مگر جو حاکم اونکا ہوتا تہا وہ زیر حکم بادشاہ فارس کے رہا کرتا تہا
یہی طور ظہور اسکندر رومی تک رہا یعنے ابتدار سلطنت بخت نصر سے سنہ چارسو
بیتس تک یہہ دستور جاری رہا — پہر یہہ اتفاق ہوا کہ یونانی غالب ہوگئے
فارسیون پر اسوقت مین بنی اسرائیل یونانیون کے تابع اور منقاد ہوگئے یونانی
بہی بنی اسرائیل ہی مین سے اونکے حاکم مقرر کرتے رہے وہ شخص جو متولی بنی

ذکر ہی حضرت یونس عم کا

۷۸ اسرائیل پر ہوتا تہا اوسکا نام ہیرودس یا ہیرودس رکہا کرتے تہے یہی حال رہا
بنی اسرائیل کا جنگ کہ دوسری دفعہ بیت المقدس ویران ہوا جوکہ پہلے ویران
ہوچکا تہا اور منتفرق ہوگئے بنی اسرائیل جیسا کہ آگے ذکر کرینگے انشا اللہ تعالے
اب ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ بنی اسرائیل کے عہد مین کون کون نبی گذرا

ذکر ہی حضرت یونس عم ابن متّی کا

متّی نام ہی والدہ حضرت یونس عم کا واضح ہو کہ کوئی نبی اپنی ماکے نام سے مشہور نہین ہوا
بجز حضرت عیسے اور یونس علیہما السلام کے جیسا کہ ذکر کیا ہی ابن الاثیر نے اپنی کتاب
کامل مین جہان اوسنے یونس کے منے بیان کئے ہین — کہتے ہین کہ یونس عم نبی اسرائیل
تہے اولاد بنیامین سے — یوثم ابن عزّیا کے عہد کے بعد جو کہ ایک بادشاہ
بنی اسرائیل کا تہا جسکا اول ذکر ہوچکا ہی نبی ہو کر طرف اہل نینوی کے تشریف لیگئے
تہے یہہ شہر واقع ہی سامنے موصل کے اور درمیان ان دونون کے نہر دجلہ ہے
— کہتے ہین کہ یوثم ابن عزّیا سنہ ۱۰۸۱ موسوی مین فوت ہوا اسکے مرنے کے بعد
مشیت ایزدی نے چاہا کہ یونس عم نبی ہو کر باشندگان نینوی کو جو کہ بت پرست
ہین ہدایت راہ راست کی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت یونس عم نے اون لوگون
سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور پرستش بتونکی چھوڑ دو اگر تم لوگ توبہ نکروگے تو فلانی روز عذاب سخت خدا
تعالے کیطرف سے تمہارے اوپر آویگا اور مین اوس عذاب کے آنیکا ضامن ہون — جبکہ وہ روز مقرری
آپہنچا اور عذاب نے اونلوگونکو گہیرا اسلئے سب یکبارگی خدا پر ایمان لے آئے اسلئے خدا تعالے نے وہ عذاب اونسے
دور کردیا — مگر چونکہ حضرت یونس عم کی اس امر کی اطلاع مطلق نہی کہ وے لوگ ایمان لے آئے ہین اسلئے عذاب ہو فوت ہوگیا ہی
یکبارگی دل برداشتہ ہو کر خفا ہو کر نینوے کو چھوڑ کر وہانسے چلے گئے — ابن سعید مغربی نے کہا ہی کہ حضرت یونس وہانسے روانہ ہو کر دجلہ پر پہنچے
اور وہان ایک کشتی پر ہمراہ اور لوگونکے سوار ہوے جبکہ کشتی چلتے چلتے دفعةً اسطرح پر ٹہر گئی کہ مطلق جنبش نہ کر سکی تب اوس

ذکر ہی ارمیّا نبی کا

اوس کشتی کا ناخدا کہنے لگا کہ اے بہائیو تم لوگون مین کوئی شخص گنہ گار ہی کیونکہ کشتی مطلق جنبش نہین کہاتی اسلئے قرعہ اس شخص کے تعین کے واسطے ڈالا گیا تا گنہ گار معلوم ہو جائے وہ قرعہ حضرت یونس ع کے نام پر پڑا اون لوگون نے فوراً اونکو اوٹہا کر دریا مین ڈالدیا — اور دریا مین ایک مچہلی اونکو نگل کر اوبلہ کی طرف چلی گئی سوا اسکے اور حال اس نبی کا قران شریف مین مذکور ہی

ذکر ہی ارمیّا نبی کا

پہلے بیان ہو چکا ہی شاہ صدقیا کے ذکر مین یہہ کہ ارمیا نبی اوسکے زمانہ مین تشریف رکہتے تہے اور تمام بنی اسرائیل کو یہہ ارشاد کیا کرتے کہ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور بخت نصر کا حال بہی اونکو سنایا کرتے تہے تاکہ ڈرین اور افعال قبیحہ چہوڑ دین لیکن کسینے اونکی نہ سنی اور کوئی اوسکی طرف متوجہ نہوا — جبکہ ارمیا نبی نے یہہ حال اونکا دیکہا کہ یہہ لوگ اپنے افعال قبیحہ نہین چہوڑتے تب وہ جدا ہو کر کہین مخفی ہو گیا اوس زمانہ تک کہ بخت نصر اونسے آکر لڑا اور بیت المقدس کو ڈہایا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا — تاریخ بن سعید مغربی سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالے نے ارمیا نبی پر باین مضمون وحی نازل کی کہ مین پہر کر تعمیر بیت المقدس کی کیا چاہتا ہون اب تو وہان جا چنانچہ حضرت ارمیا وہان تشریف لائے اور دیکہا کہ بیت المقدس ڈہیا ہوا پڑا ہی تب ارمیا نبی نے اپنے دلمین یہہ کہا کہ سبحان اللہ مجکو تو جناب باری سے یہہ ارشاد ہوا ہی کہ تو اوس شہر مین جا مین اوسکی تعمیر کرنی چاہتا ہون اور یہہ کب آباد ہوا کیونکہ زندہ ہونا اسکا جو بالفعل مثل مردہ کے ہی مشکل ہی اسی اثنا مین اونکو نیند آگئی ہاتہہ پر سر کو رکہہ کر کدہا باندہ کر اور تشکا رنبد جسمین کچہہ طعام تہا اوسی طرح چہوڑ کر سو رہی — اور قصہ انکا وہ ہی جو خبر دی ہی خدا تعالے نے قران شریف مین درمیان قول کے

ذکر بیچ ترجمہ توراتؔ وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

۸۰ جسکا ترجمہ یہہ ہی — کہ آیا مانند اوس شخص کے جو گذرا ایک گانو پر اور وہ گانو پڑا تہا ویران اور ڈہایا ہوا اوسنے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اسکو اللہ تعالے کیونکہ یہہ تو مردہ ہی — اسلئے مار ڈالا اوسکو اللہ تعالے نے اور پڑا رہا مردہ سو برس تک پہر زندہ کیا اوسکو خدا نے اور پوچہا اوس سے کہ کتنی دیر تک تو پڑا رہا اوسنے کہا کہ ایک روز یا کچہہ کم خدا تعالے نے فرمایا کہ نہین بلکہ سو برس تو مردہ پڑا رہا اور دیکہہ اپنے کہانے اور شراب کو کہ سڑی نہین اور دیکہہ اپنے گدہی کو — اب ہم تجکو ایک نمونہ بنا دینگے آدمیونکے فہمایش کے لئے — اور دیکہہ بورانی ہڈیون کو کہ کسطرح سے ہم اونپر گوشت پہنا تے ہین — جبکہ یہہ اوسکو معلوم ہوا تب اوسنے کہا کہ جانتا ہون مین کہ خدا تعالے ہر ایک شئی پر قادر ہے — کہتے ہین کہ یہہ قصہ جو قرآن مین مذکور ہی یہہ حضرت عزیزؔ کا حال ہی مگر صحیح مذہب یہی ہی کہ ارمیا نبی ہی کا حال ہی

ذکر بیچ ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کتب انبیا کا زبان عبرانی سی زبان یونانی مین

ابو عیسے کہتا ہی اپنی کتاب مین کہ جبکہ اسکندر کی حکومت فارس وغیرہ پر بڑہ گئی اور یونان کی بادشاہت غالب ہوگئی تو سب بنی اسرائیل وغیرہ اوسکے تابع ہوگئے اور بعد اسکندر کے یونانی بادشاہ سلطنت کرتے رہی جنکا لقب ہر ایک کا بطلیوس تہا جیساکہ آگے ذکر مستوعب درمیان تیسری فصل کے انشاء اللہ تعالے ہوگا مگر اسجا ے انکا ذکر فقط اتنا ہی کرتے ہین جتنے کی حاجت ہی — اب ہم کہتے ہین سو جبکہ اسکندر مرگیا تو اوسکے بعد بطلیموس لاغوس بادشاہ ہوا اور اوسنے بیس برس سلطنت کی — اسکے بعد بطلیموس محب اخیہ بادشاہ ہوا یہہ وہ شخص ہے جسکے واسطے کتب انبیا کا زبان عبرانی سے زبان یونانی مین ترجمہ ہوا تو گویا اسکندر

ذکر ہی ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

۲۸۹

سکندر کو مرسے ہوئے بیس برس گذرے تہے کہ توریت وغیرہ کا ترجمہ زبان یونانی
مین ہوا — ابو عیسے کہتا ہی کہ بطلمیوس ثانی محب اخیہ جبکہ بادشاہ ہوا تو اوسوقت
مین تین ہزار یہودی قیدخانہ مین قید تہے اسنے سبکو آزاد کردیا اور حکم دیا کہ سب
اپنے اپنے وطنون کو چلے جاؤ اسبات سے بنی اسرائیل بہت خوش ہوئے اور
اسکی دعا اور شکرگذاری مین بدل مصروف تہے کہ اسی اثنا مین بطلمیوس مذکور نے
ایک قاصد مع تحایف کے درمیان بیت المقدس کے بنی اسرائیل کے پاس روانہ کیا
اور اوسنے یہہ کہلا بہیجا کہ چند علمار بنی اسرائیل ہمارے پاس بہیجو تا کہ توریت
وغیرہ کتب انبیا کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی مین کرین انہون نے اوسکے حکم کی
بہت جلد تعمیل کی اور ایک انبوہ کثیر علمار بنی اسرائیل کا واسطے جانے اور اختیار
کرنے اس امر کے مستعد ہوگیا لیکن چونکہ ہر ایک شخص راغب تہا واسطے جانے کے
اسمین اختلاف ہوا کہ کسکو بہیجئے تب سب نے متفق ہوکر یہہ تجویز کی کہ ہر ایک قوم سے چہ چہ
نفر روانہ کرنے چاہئین اس حساب سے بہتر آدمی کے قریب منتخب ہوئے اور وے
روانہ ہوئے طرف بطلمیوس کی — جبکہ یہہ لوگ بطلمیوس کی خدمت مین پہنچے تو
اوسنے اچہی طرح پر انکی مہمانداری اور خاطر کی اور اونکی چہتیس ٹولیان بناکر ہر ایک
قوم کی آدمی الگ الگ کرکے حکم دیا کہ علحدہ علحدہ ترجمہ کرو چنانچہ اون لوگون نے
چہتیس نسخہ طیار کئے تب بطلمیوس نے ہر ایک نسخہ کا دوسرے سے مقابلہ کیا کچہ
فرق معتدبہ نہ پایا بعد ازان وے نسخہ بطلمیوس نے اپنے شہرون مین تقسیم کردئے اور
اسکے عوض مین اونکو بہت سا انعام دیکر اونکو رخصت کیا جبکہ وے اپنے وطن کو
مراجعت کرنے لگے تو سب نے بطلمیوس سے عرض کی کہ ایک نسخہ ہمی اومین سے ہمکو بہی
مرحمت ہو چنانچہ اوسنے اونکی مراد پوری کی اور ایک نسخہ ہی دیا — پہر وے سب
اپنے وطن کی طرف مراجعت کرگئے بیت المقدس مین آئے — پس وہ نسخہ جو بطلمیوس

ذکر ہی ذکریا اور اوسکی بیٹے یحیے عم کا

۸۲ کے واسطے ترجمہ ہوا ہی وہ بہت ثابت اور صحیح ہی تمام توریت کے نسخون سے جیساکہ اول
اشارہ بہی ہو چکا ہی طرف اس نسخہ کی اور وہ نسخہ ہی بتلا چکا ہون جو یہودیون کے پاس
ہی بالفعل اور تورات سمرہ کا بہی ذکر آچکا ہی درمیان اس کتاب کے مقدمہ کے اب
اوسکے ذکر کی کچھہ حاجت نہین

ذکر ہی ذکریا اور اوسکے بیٹے یحیے علیہ السلام کا

نقل ہی کتاب ابن سعید مغربی سے کہ ذکریا اولاد سلیمان ابن داؤد علیہما السلام سے ہی یہہ
ایک نبی ہین جنکا ذکر قران شریف مین بہی ہوا ہی — اور یہہ حضرت ذکریا قوم سے بڑے
تہے — اور یہہ وہی شخص ہی جسنے حضرت مریم والدہ حضرت عیسے علیہ السلام کو پرورش
کیا اور اونکے کفیل ہوئی تہی — اور حضرت مریم بیٹی عمران بن ماثان کے اولاد سلیمان
بن داؤد سے تہے اور حضرت مریم کی ماکا نام حنہ تہا اور اس حنہ کے ایک بہن تہی
جسکا نام الیشاع تہا وہ حضرت ذکریا سے منعقد ہوئی تہی تو گویا حضرت ذکریا کی بیوی
حضرت مریم کی خالہ تہی اور یہی سبب تہا کفیل ہونے ذکریا کا مریم کے پرورش کے
واسطے — جبکہ حضرت مریم جوان ہوئین اور ہوش سنبہالا تو حضرت ذکریا نے
کہر کی مسجد مین بناکر حضرت مریم کو اوسمین واسطے عبادت خدا تعالے کے بٹہلایا اور
کوئی شخص اونکے پاس بجز ذکریا کے نہ جانے پاتا تہا — اس اثنا مین حضرت جبرائیل
علیہ السلام نے ذکریا کو بشارت دی کہ تیری پشت سے یحیے پیدا ہوگا وہ تصدیق کریگا
ایک کلمہ کی یعنے عیسے بیٹے مریم کے — بعد ازان بموجب ارشاد جناب باری کے
حضرت جبرائیل پاس مریم علیہ السلام کے گئے اور درمیان دامن مریم کے روح حضرت
عیسے کی پہونکی بمجرد اسکے مریم کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسے عم پیٹ مین متمکن ہوئے
— اور خالہ مریم کی بہی حاملہ ہو چکی تہی یعنے اوسکے شکم مین حضرت یحیی علیہ السلام تہے

ذکر نبی ذکریا اور اوسکی بیٹے یحی عم کا

ہوئے — چنانچہ چھہ مہینے پیشتر تولد جناب مسیح ع سے حضرت یحی ع پیدا ہوئے تھے — جبکہ یہودیون کو یہہ معلوم ہوا کہ مریم نے بدون شوہر کے بیٹا جنا تو سب نے اوسپر تہمت لگائی اور حضرت ذکریا کو ڈھونڈا وے بھاگ کر ایک بڑے درخت مین جا چھپے اونہون نے اوس درخت کو معہ ذکریا کے کاٹ ڈالا اوسوقت مین عمر حضرت ذکریا کی اکیسو برس کی تھی تو گویا حضرت ذکریا بعد پیدائش مسیح عم کے مقتول ہوئے اور حضرت مسیح ع جب پیدا ہوئے تھے تو غلبہ اسکندر کو تین سو تین برس گذر چکے تھے — تو گویا حضرت ذکریا اسکے کچھہ بعد مقتول ہوئے — اور حضرت یحی عم جو کہ بیٹے تھے حضرت ذکریا عم کے بہہ چھوٹی ہی عمر مین نبی ہو کر لوگون کو ہدایت کرنے لگے اور اوٗن کے کپڑے پہنا کرتے تھے اور زہد ورع مین ایسے مصروف تھے کہ تمام جسم انکا بسبب عبادات کے دُبلا اور لاغر ہوگیا تہا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ چونکہ حضرت عیسے عم نے بھتیجی سے نکاح کرنا حرام کر دیا تہا اور ہیرودس کے گھر مین جو کہ نبی اسرائیل کا حاکم تہا اوسکے بھتیجے تھے اور وہ چاہتا تہا کہ اوسے نکاح کرلے اسلئے موافق مذہب یہود کے حضرت یحی ع اوسکو بموجب حکم حضرت عیسے عم کے مانع آئے — یہہ امر اوس عورت پر ناگوار گذرا — چنانچہ اوس لڑکی کی مان نے ہیرودس سے کہا کہ حضرت یحی عم کو تو قتل کر ڈال اوسنے نہ مانا — بعد ازان اوس لڑکی نے بمنت وسماجت دوسری دفعہ اوس سے عرض کیا تب ناچار اوسنے مان لیا اور حکم دیا کہ یحی عم کا سرتن سے جدا کر کے لادین چنانچہ حضرت یحی عم کا سر کاٹا گیا یہہ واقعہ کچھہ ہی قبل تشریف لیجانے جناب عیسے عم کے آسمان پر وقوع مین آیا تہا کیونکہ عیسے عم جب لوگون کو ہدایت کرنے لگے تھے تو آپ کی عمر تیس برس کی تہی اور جبکہ جناب باری سے اس امر پر وے مامور ہوئے

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم عم کا

تو حضرت یحیےٰ عم نے عیسےٰ عم کو نہر اردن مین غوطہ دیا اور عمر آپکے تیئیس ہی برسکی تہی — اور بعد پانے غوطہ کے تین برس تک ہدایت خلق مین مصروف رہی اور بروقت وفات حضرت یحیےٰ عم کے بہی تیئیس برسکے تہے کیونکہ بعد تین برس ہدایت خلق کے آسمان کو تشریف لیگئے ہین (تو گویا تنتیس برسکی عمر تہی) جبکہ آپ آسمان پر تشریف لیگئے) حضرت یحیےٰ کو نصارا یوحنا المعمدان کہتے ہین کیونکہ یحیے عم نے گویا تکیہ کیا تہا مسیح پر) اس امر پر کہ وہ میرے بعد ہدایت کرتا رہیگا فقط) جیسا کہ ذکر ہوا

ذکر ہی حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت مریم علیہا السلام کے والدہ کا نام حنّہ تہا جو کہ زوجہ عمران کی تہی اس نیکبخت عورت کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوتا تہا اسلئے اسنے جناب باری سے دعا کی کہ اگر میرے کوئی بچہ پیدا ہو تو مین اوسکو خدا کی نذر گذرانونگی اور وہ بچہ بیت المقدس کی خدمت کیا کریگا چنانچہ یہہ دعا اوسکی مقبول ہوئی اور وہ حاملہ پائی گئی مگر اوسکا خاوند عمران اوسکو حالت حمل ہی مین چہوڑکر مرگیا تہا بعد ازان اوسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اوسکا نام مریم رکہا (معنی مریم کے عابدہ ہین) پہر وہ حنّہ اوس لڑکی مریم کو علماء یہود کے پاس مسجد مین لائی اور کہا کہ یہہ خدا کی نذر ہی اسکو تم مجہسے لو — سبنے اوسکی خواہش کے کیونکہ وہ عمران کی جو اونکا امام تہا بیٹی ہی — اس اثنا مین حضرت ذکریا عم نے کہا کہ میرے پر حق اسکی پرورش اور حفاظت کے لئے زیادہ بہ نسبت اورون کے ہی کیونکہ یہہ لڑکی میری سالی کی بیٹی ہی یعنے اسکی خالہ میری بیوی ہے — چنانچہ حضرت ذکریا عم اوسکو ہمراہ اپنے اوسکے خالہ مسماۃ الیشاع کے پاس

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا

پاس لیگئے وہ پرورش پاتی رہی جبکہ وہ جوان ہوگئی تب حضرت ذکریا نے ایک
کہڑکی اوس لڑکی کے واسطے بیت المقدس مین علحدہ کردی جیسا کہ اول ذکر ہوچکا ہے
— پہر ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بموجب حکم جناب باری کے
پاس حضرت مریم کے تشریف لائے اور اوسکے پیٹ مین حضرت عیسےٰ ؑ
کی روح پہونک کر چلے گئے چنانچہ حضرت مریم ؑ بیت لحم مین جو کہ ایک گانو ہے
قریب بیت المقدس کے حضرت عیسےٰ ؑ کو درمیان سنہ ۳۰۴ غلبہ اسکندری
کے جنی — پس جبکہ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسےٰ ؑ کو اٹھائے ہوئے
باہر آئی تو اوسکے قوم کی لوگون نے کہا کہ مریم نے زنا کروایا ہی چنانچہ اونہون نے
پتہر واسطے سنگسار کرنے مریم کے اٹھائے — تب حضرت عیسےٰ ؑ نے پنگہوڑے
مین یہہ بولے کہ مین ہون بندہ اللہ کا لایا ہون ایک کتاب اور نبایا ہی مجکو
خدا تعالیٰ نے نبی اور دی ہی مجکو برکت جہان مین رہون — جبکہ اون لوگون نے
دیکہا کہ بچہ نے پنگہوڑے مین باتین کین تب حضرت مریم کو اونہون نے چہوڑ دیا
— پہر حضرت مریم حضرت عیسےٰ ؑ کو لیکر مصر کو چلے گئے — اور اوسکے ہمراہ
اوسکے چچا کا بیٹا یوسف بن یعقوب بن ماتان نجّار جو کہ بڑہئی کا کام کیا کرتا تہا
اور عقلمند تہا وہ بہی گیا — بعضے کہتے ہین کہ اس یوسف مذکور کا مریم علیہا السلام
سے نکاح ہوگیا تہا لیکن ابہی تک ہم بستر نہ ہوا تہا — اسیلئے اول ہی اول
یہہ حمل اوسکو برا معلوم ہوا — مگر جبکہ اوس کا بری ہونا اوسکو ثابت ہوا
تب اوسکے ہمراہ مصر کو گیا اور دونو بارہ برس تک وہان مقیم رہی — بعد ازان
حضرت عیسےٰ ؑ کی والدہ مع حضرت عیسےٰ ؑ کے شام کے ملک مین آکر
ناصرہ مین رہنے لگے اسیواسطے نصارائے کو نصارای کہتے ہین کیونکہ وے لوگ
منسوب کئے جاتے ہین ناصرہ کیطرف جہان حضرت عیسےٰ ؑ مقیم ہوئے تہے

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ کا

۸۶ — اس شہر مین حضرت عیسےٰ ؑ تینتیس ۳۳ برسکی عمر کے پہنچنے تک مقیم رہی — پہر خدا تعالےٰ نے اون پر وحی نازل فرماکر لوگون کے ہدایت کے واسطے روانہ فرمایا — نقل ہی کتاب ابی عیسےٰ ؑ سے وہ کہتا ہی کہ حضرت عیسےٰ ؑ کے جبکہ تینتیس ۳۳ برسکی عمر ہوئی تو وے تشریف لیگئے تہے طرف اردن کی جو کہ ایک نہر غور مین ہی جسکو الشریعۃ بہی کہتے ہین چنانچہ وہان جاکر لوگون کو ہدایت کی اور سبکو خداے واحد کیطرف رجوع کیا — اور حضرت یحےٰ ؑ ابن ذکریا ؑ وہ ہین جو حضرت عیسےٰ ؑ پر بہروسا رکہتے تہے — جب یہہ پیدا ہوئے تو تین سو تینتیس ۳۳۳ برس اور چہہ روز کانون ثانی کے غلبہ اسکندر سے گذر چلے تہے — بعد ازان حضرت عیسےٰ ؑ نے لوگون کو معجزات دکہلانے شروع کئے چنانچہ ایک شخص مسمی عازر جسکو تین روز مرے ہوئے گذرے تہے آپ نے اوسکو زندہ کیا — اور ایک جانور مٹی سے بنایا جسکو چمگدڑ کہتے ہین — اور مادرزاد اندہی — اور ابرص لوگون کو آپ نے چنگے کئے — اور پانی پر بہی حضرت عیسےٰ ؑ چلتے تہے — اور خوان بہی خدا تعالےٰ نے اون پر نازل کئے تہے — اور کتاب اونپر انجیل نازل کی اور حال آپکا یہہ تہا کہ اون اور بالون کے کپڑے پہنتے — اور ساگ پات کہاتے اور اکثر ایسا بہی ہوتا تہا کہ جو سوت اونکی والدہ کاتا کرتی تہی اوسکو بیچ کر قوت بہم پہنچاتے اور حواری لوگ جو کہ اونکے تابع تہے وہ بارہ آدمی تہے — ایک ۱ شمعون الصفا جسکا نام بطرس بہی ہی — دوسرا ۲ اندراوس اوسکا بہائی — تیسرا ۳ یعقوب ابن زبدی — چوتہا ۴ یحیےٰ اوسکا بہائی — پانچوان ۵ فیلبس — چہٹا ۶ برتولوماوس — ساتوان ۷ لوقا — اٹہوان ۸ متی العشا — نوان ۹ یعقوب ابن حلفا — دسوان ۱۰ لبا جسکو تداوس بہی کہتے ہین — گیارہوان ۱۱ شمعون القنانی —

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۷ ـــ باردان[۱۲] یہود الاسخریوطی ـــ یہہ وے لوگ ہین جنہون نے حضرت عیسےٰ
ع سے ایک خوان کی درخواست کی تہی ـــ چنانچہ حضرت عیسےٰ ع نے
اپنے خدا تعالے سے عرض کی ـــ پس نازل کیا خدا تعالے نے ایک خوان
سرخ لپٹا ہوا ایک رومال سے جسمین مچہلی بہنی ہوئی اور گرد اوسکے
ترکاریئن سوائے ساگ گندنے کے تہی اور سرے پر اوس خوان کے نمک
رکہا ہوا تہا ـــ اور اخیر مین خوان کے سرکہ رکہا ہوا تہا ـــ اور پانچ روٹیان
تہین کسی پر زیتون تہا اور باقی سب پر انار اور کہجورین تہین ـــ اس خوانمین
سے بہت لوگون نے کہایا مگر کم نہ ہوا اور جس بیماری والے نے اوسکو کہایا
فی الفور اچہا ہو گیا یہہ خوان چالیس روز تک اسطور پر نازل ہوتا رہا کہ ایک
روز اوترتا اور ایک روز نہ اوترتا ـــ ابن سعید مغربی کہتا ہی کہ جبکہ خدا تعالے
نے حضرت عیسےٰ ع کو اوپر اوٹہا لینے کی خبر دی تو مضطرب ہوئے ـــ اور سب
حواریون کو بلا کر اونکے واسطے کہانا پکا کر یہہ کہا کہ آجکی رات تم سب میرے
پاس حاضر رہو کیونکہ آجکی شب مجکو تم سے ایک غرض ہی ـــ چنانچہ رات کو
وے لوگ جمع ہوئے تو آپ کہانا کہلانے کے وقت کہڑے ہو کر اونکی خدمت
کرتے رہے اور بعد فراغ طعام کے سبکے ہاتہہ اپنے کپڑے سے پونچہے ـــ اونہون نے
بسبب اوسکی بزرگی کے اس امر سے انکار کیا ـــ تب حضرت عیسےٰ ع نے
ارشاد کیا کہ جو شخص میرے کام سے انکار کریگا وہ میرا نہین ہی پہر کوئی نہ بولا
جب بالکل فراغت ہو چکے تب حضرت عیسے ع نے کہا کہ یہہ جو مینے تمہارے
ساتہہ کیا ہی ـــ یہہ فقط تمکو ایک خصلت سکہلائی ہی تا کہ تم ایک دوسرے کے
خدمت اسیطور پر کرتے رہو ـــ اور حاجت میری تمسے یہہ ہی کہ اللہ سے
دعا مانگو کہ الٰہی میری اجل مین تاخیر کرنیے ـــ جبکہ وے لوگ دعا کرنے پر مستعد

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

ہوئے تو خدا تعالے کیطرف سے ایک ایسی نیند اونپر مسلط ہوگئی کہ اونکو دعا کرنے کی طاقت نہ رہی — اور حضرت عیسلے ع اونکو بیدار کرتے تہے اور سرزنش کرتے جاتے تہے لیکن اونکی نیند مین کچہہ فرق نہ آتا تہا بلکہ اور سستی اور کاہلی اونکو بہڑتی جاتی تہی — جبکہ یہہ معاملہ ہوا تو سب حوارین بولے کہ اسبات مین ہم لاچار ہین ہمپر نیند بہت غالب ہورہی ہے — تب حضرت عیسلے ع نے فرمایا کہ پاک ہی اللہ جو لیجانا چاہتا ہی چرواہے کو اور تتربتر کرتا ہی ریوڑ کو — پہر حضرت عیسلے ع نے فرمایا کہ مین سچ کہتا ہون تم کو ایک شخص تم مین سے قبل بولنے مرغ سحری کے میرا انکار کریگا — اور ایک شخص تم مین سے تہوڑے درہم کے بدلے مجکو بیع کریگا اور کہاوینگے مرے قیمت — اسی اثنا مین یہہ اتفاق ہوا کہ یہودیونکا ایک گردہ جو اوسکی تلاش مین تہا اوسکے پاس ایک شخص[۲] حوارین سے ہر دس حاکم یہود کے پاس گیا — اور کہا کہ کیا مزدوری مجکو دوگے اگر مین حضرت عیسلے ع کو بتلادون — اونہون نے کہا کہ تیئس درہم ہم تجکو دینگے چنانچہ وے درہم اوسنے لیکر حضرت مسیح ع کو بتلادیا — اور خدا تعالے نے حضرت عیسلے مسیح ع کو اپنے پاس بلالیا — اور اوس شخص کی صورت بعینہ مثل عیسلے ع کے بنادی جو کہ اونکو بتلانے گیا تہا — ابن اثیر کہتا ہی درمیان کتاب کامل کے کہ حضرت عیسلے علیہ السلام مین قبل تشریف لیجانے کے آسمان پر اختلاف علماء کا ہی — بعضے یہہ کہتے ہین کہ حضرت عیسلے ع زندہ ہی آسمان پر تشریف لیگئے اور موت اونکو نہین ہوئی — اور بعضے کہتے ہین کہ تین گہنٹے مردہ رہے — اور بعضون کا

---

[۲] شخص جو حضرت عیسلے ع کو پکڑوانیکا ارادہ کرکے یہودیون سے جاملا تہا اوسکا نام یہودا اسخریوطی ہی جو بارہ وان حواریون سے ہی تعداد مذکورہ بالا مین ۱۲

ذکر ہی حضرت عیسی ابن مریم عم کا

اور بعضون کا یہہ مذہب ہی کہ سات گھنٹہ مردہ رہی پہر بموجب حکم خدا تعالے کے
زندہ ہوئے اِس قول کا قایل اوُس قول خدا تعالے سے تاویل کرتا ہی جسکا
ترجمہ یہہ ہی کہ — مین مارونگا تجکو اور اوٹہاونگا طرف اپنی — جبکہ یہودیون
نے اوس شخص کو جسکی صورت بعینہ مثل صورت حضرت عیسے عم کے ہو گئی
تہی گرفتار کرلیا تب اوسکی مشکین باندہ کر کشان کشان یہودیون کے حاکم کے
پاس لیگئے — اور راہ مین اوسکو طعنہ دیتے جاتے تہے اور کہتے تہے
کہ آپ تو مُردون کو زندہ کیا کرتے تہے اب اپنے تئین ہمسے کیون نہین چہوڑا
لیتے اور کوئی تماچے مونہہ پر مارتا جاتا تہا — کوئی سر پر کانٹے پہینکتا تہا
— غرض وہانسے لیجا کر ایک لکڑی کہڑی کر کے اوسپر سُولی دی اور چہہ گہنٹہ
وہ جنازہ اوسپر ٹنگا رہا — بعد ازان یہہ ہوا کہ یوسف نجار نے حاکم یہود
سے جسکو پیلاطوس کہتے تہے اور لقب اوسکا ہیرودوس تہا وہ لاشہ مانگ کر
درمیان اوس قبر کے جو کہ اوسنے اپنی لئی طیار کر رکہی تہی دفن کیا — اِس واقعہ
کے بعد یہہ ہوا کہ حضرت عیسے عم آسمان سے آپنے ما مریم کے پاس اُتر کر آئے
اور اوسکو دکہلائی دئے اور یہہ عورت اونکی قبر پر بیٹہی ہوئی رُو رہی تہی اور
یہہ کہا کہ مجکو خدا تعالے نے اپنے پاس آسمان مین بلا لیا ہی مین بہت اچہی
طرح پر یہان ہون — پہر حضرت عیسے عم نے فرمایا کہ حواریون کو جمع کرکے
لا — چنانچہ اوسنے بموجب فرمانے حضرت عیسے عم کے حواریون کو جمع کیا
اپنے اونکو خدا تعالے کیطرف سے رسول بنا کر یہہ کہا کہ رُوے زمین پر تم پہیل
جاؤ اور الگ الگ واسطے منادی انجیل کے جاؤ اور لوگون کو ہدایت کرو
یہہ کہکر آسمان کو تشریف لیگئے اور حواری موافق حکم حضرت عیسے عم کے
الگ الگ ہو گئے — بروقت تشریف لیجانے حضرت عیسے عم کے طرف

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۹۰ آسمان کے سکندر کے غلبہ کو جو دارا پر ہوا تھا تین سو چھتیس ۳۳۶ برس ہو چکے تھے — شہرستانی کہتا ہی کہ یہہ چار شخص حواری — یعنے ایک متّی — دوسرا لوقا — تیسرا مرقس — چوتھا یوحنا — جمع ہوئے اور ان چارون نے ایک ایک انجیل جمع کرکے مرتب کی — متی کی انجیل کے خاتمہ کی یہہ آیت ہی کہ مسیح ع نے فرمایا کہ مین بھیجتا ہون تمہین طرف لوگون اور قومون کے جیسا کہ مجکو میرے باپ نے تمہارے پاس بھیجا ہے پس اب تم جاؤ اور خلق اللہ کو ہدایت کرو باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے — فاصلہ درمیان پیدایش محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت عیسےٰ ع کے آسمان پر تشریف لیجانے مین قریب پانسو پینتالیس ۵۴۵ برس کا ہی — اور جب حضرت عیسےٰ ع پیدا ہوئے تھے تب اغسطس کی سلطنت کو تینتیس ۳۳ برس گذر چکے تھے اور اغسطس کے غلبہ کو قلوبطرا پر اکیس ۲۱ برس گذرے تھے — کیونکہ اغسطس کو بارہ ۱۲ ان برس نہا تخت پر بیٹھے ہوئے جبکہ وہ رومیہ اور بلاد مصر سے کوچ کرکے گیا اور قلوبطرا ملکہ یونان پر غالب آیا اور اس غلبہ کے اکیس ۲۱ برس بعد حضرت عیسےٰ ع متولد ہوئے — اسمین اور بھی اقوال ہین مگر یہہ قول اقوی ہی اور اغسطس نے کُل تینتالیس ۴۳ برس بادشاہت کی ہی اور حضرت عیسےٰ ع کی کل عمر تین تیس ۳۳ برس کی دنیا مین ہوئی اس حساب سے معلوم ہوا کہ اغسطس کی وفات کو تئیس ۲۳ برس گذر چکے تھے جب کہ حضرت عیسےٰ ع آسمان پر تشریف لیگئے — وہ سال اول جلوسی غانیوس کا تہا اس سال کے اخیر مین آسمان پر گئے — اور حضرت عیسےٰ ع کی امت کے لوگ نصارےٰ ہین انکا حال اور مذاہب کے بیانمین درمیان پانچوین فصل کے انشاء اللہ تعالےٰ ہم بخوبی بیان کرینگے — اور حضرت عیسےٰ ع کی والدہ یعنے مریم ع کی عمر ترپین ۵۳ برس کی ہوئی یہہ بات اسطور پر ثابت ہی کہ جبکہ بطن مبارک حضرت مریم

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

مریم ع کے مین حضرت مسیح ع نے قرار پایا تو حضرت مریم ع کی عمر تیرہ[۱۳] برس کی تہی ۹۱
— اور کچھ اوپر تین تیس[۳۳] برس حضرت عیسے ع کے ہمراہ زندگانی کرتی رہی —
اور جب حضرت عیسے ع آسمان کو تشریف لیگئے تو اوسکے بعد چھہ برس تک
اور زندہ رہین اِن سبکو اگر جمع کرین تو ترپین[۵۳] برس ہوتے ہین اسطرح

۱۳
۳۴
۶
۵۳

ذکر ہی ویران ہونی اور اُجڑنی بیت المقدس کا

دوسری دفعہ اور زوال سلطنت یہود کا جو کہ پھر اونکو نصیب نہ ہوئی

اولاً یہہ بیان ہوچکا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس نبایا
اور سنہ ۴۶ ۵ موسوی مین وہ طیار ہوچکا اور بخت نصر بیت المقدس پر
دو دفعہ لڑچکا یہانتک کہ بیت المقدس کو ویران کر ڈالا اور نبی اسرائیل اور
ملکونمین خراب وخستہ ہوکر درمیان انیسوین[۱۹] سال اقتدار بخت نصر کے مطابق سنہ ۹۹۷
موسوی کے چلے گئے اور ستر برس تک بیت المقدس ویران پڑا رہا لیکن پہر دوسری
دفعہ سنہ ۱۰۶۸ موسوی مین مطابق نواسی[۸۹] برس اقتدار بخت نصر کے تعمیر اوسکی
ہونی شروع ہوئی تو گویا سنہ ۹۰ مین تعمیر اوسکی ہوئی — جس شخص نے بیت
المقدس کی تعمیر کی تہی وہ ایک بادشاہ ملک فارس کا تہا جسکو اردشیر بہمن
کہتے ہین — نبی اسرائیل کی تواریخ مین اس شخص کا نام کیرش یا کورش ہے
بعضے کہتے ہین کہ کیرش اور ایک بادشاہ تہا سوائے اردشیر بہمن کے جبکہ اسکے
تعمیر ہوچکے تب نبی اسرائیل پہر وہین آکر بسے اور فارس کے حاکمون کے زیر
حکم رہا کئے — جب ایسا ہوا کہ یونانی فارسیون پر غالب آگئے تب نبی اسرائیل
یونان کے بادشاہون کے زیر حکم ہوگئے — اور یونان کا بادشاہ ایک حاکم
اونہین مین سے بطور اپنے نائب کے اون پر مقرر کردیا کرتا یہہ نائب جو مقرر

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

 ہوتا تہا اوسکا لقب ہیرودوس ہوا کرتا تہا اسی حال مین بنی اسرائیل رہی جبتک کہ اونہون نے حضرت ذکریا کو قتل کیا اور حضرت عیسےٰ عم پیدا ہوئے جیسا کہ اولاً بیان ہوچکا ہی پہر جبکہ مسیح عم دنیا مین ظاہر ہوکر لوگون کو ہدایت کرنے لگی تب اوس حاکم یہود نے جسکا لقب ہیرودوس تہا اور نام اوسکا پیلاطوسی تہا مسیح عم کے قتل کرنیکا ارادہ کیا — اسلئے خداتعالےٰ نے حضرت عیسےٰ عم کو آسمان پر اوٹہا لیا اور جو معاملہ اونسے اور یہودیون سے گذرا وہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین — اور ولادت حضرت عیسےٰ عم کی اکیسوین سال علیہ اغسطس کے ہوئی تہی مگر اغسطس نے تینتالیس برس بادشاہت کی بدین تفصیل کہ بارہ برس ملک مصر مین اور اکیس برس اور ملکون مین — اور جب اغسطس نے وفات پائی تب حضرت عیسےٰ عم کی عمر تخمیناً دس برس کی تہی اور تمام عمر حضرت عیسےٰ عم کے تا وقت تشریف لیجانے آسمان کے تینتیس برس تین مہینے کی تہی تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اغسطس کو مرے ہوئے تیئیس برس گذرے تہے جب حضرت عیسےٰ عم آسمان پر تشریف لیگئے — اغسطس کے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکا نام طیباریوس تہا اسنے بائیس برس سلطنت کی — اور اسکے بعد غائیوس بادشاہ ہوا اسنے کُل چار برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے اول سال جلوسی مین حضرت عیسےٰ عم آسمان پر تشریف لیگئے ہین — پہر اسکے بعد قلوذیوس بادشاہ ہوا اسنے چودہ برس سلطنت کی بعد ازان ناروں بادشاہ ہوا اسنے تیرہ برس سلطنت کی — اسکے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکے نام مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اوسپانوس اوسکا نام تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین اسفسیوس نام تہا بہر تقدیر کچھہ نام ہو اوسنے دس برس بادشاہت کی اوسکے بعد طیطوس جلوہ آرائے تخت سلطنت ہوکر بیت المقدس پر چڑہ آیا اور یہودیون کو قتل کرڈالا کچھہ زندہ گرفتار کئے مگر

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

مگر جو کہین چہپ گیا وہ بچ نکلا اسنے بیت المقدس کو لوٹ کر ویران و تباہ کر ڈالا ۹۳
اور ہیکل کو بہی جلادیا اور جو کتاب یہود کی پائی اوسکو پہونک دی اور بیت المقدس
کو بنی اسرائیل سے خالی کر دیا اور ایسا مارا اور ہلاک کیا کہ وے لوگ یہہ بہول
گئے کہ کل کو کیا روز ہوگا اسکے بعد اونکو پہر ریاست نصیب نہ ہوئی یہہ واقعہ بعد
چالیس برسکے برس گذرنے کے حضرت عیسےٰ عم کے آسمان پر تشریف لیجانے کے
بعد وقوع مین آیا — کیونکہ بعد تشریف لیجانے حضرت عیسےٰ عم کے آسمان پر
— تین برس غایوس نے اور چودہ برس قلوذیوس نے — اور تیرہ برس
نارون — اور دس برس اوسباسیانوس نے سلطنت کی ہے جسکی میزان
مین چالیس برس ہوتے ہین اگر ان سبکو جمع کرین — گویا دوسری دفعہ بیت
المقدس ویران ہوا اور یہودی پراگندہ ہوکر ایسے تتر بتر ہوئے کہ پہر بیت المقدس
کو مراجعت نہ کی تمام بلاد اطراف مین پہیل گئے یہہ واقعہ جب گذرا تب حضرت
عیسےٰ عم کو تو چالیس برس گذرے تہے اور غلبہ اسکندر کو تین سو چہتر برس
— اور آٹہہ سو گیارہ برس ابتداء ملک بخت نصر کو گذر چکے تہے — پوشیدہ
نرہے کہ بیت المقدس اوس عمارت پر جو حضرت سلیمان عم نے بنایا تہا وقت
خراب اور ویران کرنے بخت نصر کے اپنی عمارت اول پر چار سو ترپین برس
محفوظ رہا — اور ستر برس تک بخت نصر کا ویران کیا ہوا پڑا رہا — بعد ازان
پہر اوسکی تعمیر ہوئی اور اس عمارت ثانیہ پر تا تخریب طیطوس یعنے اسوقت
تک کہ طیطوس نے اوسکو ویران دوسری دفعہ سات سو اکیس برس تک محفوظ
رہا — ایک کتاب مسمی عزیزی جو حسن ابن احمد مہدی کی تصنیف کی ہوئی دربارۂ
حال مسالک اور ممالک کے ہے اوس کتاب مین مینے یہہ لکہا دیکہا ہی کہ جبکہ
طیطوس بیت المقدس کو اجاڑ چکا اور وہ ویران و خراب ہو چکا تو پہر ایک

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۴ بادشاہ رُوم نے کچھہ اوسکی تعمیر کرکے اوسکا نام ایلیا رکھا تھا جسکے معنے ہین گھر
خدا کا اِس بادشاہ نے مرمت اوسکی ٹوٹی پھوٹی کی کردی تھی یہہ عمارت اور مرمت
گویا تیسری دفعہ ہوئی — بعد ازان مسماۃ ہلانہ والدہ قسطنطین اوس لکڑی کی تلاش مین
جسپر بزعم نصاریٰ حضرت عیسےٰ ع کو سولی ہوئی تہی بیت المقدس مین سگئے اور حضرت
عیسےٰ ع جسجاے موافق مذہب نصاریٰ کے مدفون ہوئے تہے وہان پہنچے تب اسنے
بیت المقدس کو ڈہا ڈالا اور حکم کیا کہ اوسکی جاے چرکین اور پیخانہ اور گوبر تمام شہر کا
ڈالا جاے — اس حالمین وہ موضع الصخرہ مزبلہ بن گیا یہی حال وہانکا رہا جبتک
کہ اہل اسلام کی فتح نہوی جبکہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ وہان تشریف لیگئے اور
اونہون نے بیت المقدس کو فتح کیا تب وہان کے باشندون نے اونکی خدمتمین
حاضر ہوکر عرض کی کہ جسجاے کہ اب تمام شہر کی چرکین پڑتی ہے اسجاے بیت المقدس
کی ہیکل تہی انہون نے بمجرد سُننے اس خبر وحشت اثر کے وہان کی گندگی اُٹھوا کر
پہنکوائی اور اوسجاے ایک مسجد کلان نبوائی — یہہ مسجد تا وقت والی ہونے ولید
ابن عبد الملک الاموی کے قایم رہے جب یہہ شخص مذکور متولی ہوا تو اسنے عمر ابن الخطاب
رضی اللہ کی مسجد نبوائی ہوئی ڈہاکر اور مسمار کرکے پُرانی نبیاد پر مسجد اقصےٰ جسمین الصخرہ
تہا پھر نئے سرسے تعمیر کی اور چند قبے نباکر کسی قبہ کا نام قبۃ المیزان — اور کسی کا
قبۃ المعراج — اور کسی کا نام قبۃ السلسلۃ رکھا یہہ تعمیر بیت المقدس کی آجکے
روز تک وسیطرح پر قایم ہی اسیطرح جسے نقل کیا ہی عزیزی نے دروغ برگردن راوی
مناسب یہہ ہی کہ عزیزی کے کلام کو بابت ویران اور
اجاڑ دینے بیت المقدس کے معہ حال عمارت الصخرہ کے خاص اور منحصر کرنی چاہیے
تخریب بیت المقدس پر — کیونکہ صفات مسجد اقصیٰ کا بیان حدیث معراج محمد
رسول اللہ ع کے آیا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہیکل کو حضرت سلیمان ع ابن داؤد علیہ السلام

علیہ السلام نے تعمیر کیا تہا یہہ عمارت تا انہدام کرنے بخت نصر کے وسی طور پر جسطرح
کی نبی تہی قایم رہی یہہ تخریب اول ہی — پہر اوسکی تعمیر کورش نے کی یہہ تعمیر ثانی
تا منہدم کرنے طیطوس بادشاہ کے وسی طرح برقرار رہی یہہ تخریب ثانی ہی —
پہر کچہہ تعمیر اور مرمت اوسکی ہوگئی تہی یہہ مرمت قایم رہی تا ہلانہ ولدہ قسطنطین کے
ویران کرنے تک یہہ تخریب ثالث ہی یعنی اسکے وقت مین تیسری دفعہ بیت المقدس
خراب اور ویران ہوا پہر حضرت عمر ابن الخطاب نے تعمیر کی یہہ عمارت جو تہے
ہی لیکن یہہ بہی خراب ہوگئی — اور ولید بن عبد الملک نے پہر اوسکی تعمیر کی
— یہہ پانچوین دفعہ تعمیر ہوئی یہہ پانچوین تعمیر اتبک موجود ہی ۔

دوسری فصل

اسمین بادشاہان فارس کا بیان ہے

واضح ہو کہ بادشاہان فارس زمانہ سابق مین ایسا اقتدار اور حکومت رکہتے
تہے کہ کوئی اونکی برابری دولت اور حشمت اور انتظام مین نکر سکتا تہا —
انکے چار طبقے گذرے ہین — پہلے طبقہ کا نام فیشداذیہ ہی وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ جو شخص اس طبقہ مین بادشاہ ہوا کرتا وہ فیشداذ کہلایا کرتا تہا معنے فیشداذ
کے (اول سیرت عدل کی) ہین اس پہلے طبقہ مین نو ۹ بادشاہ گذرے ہین
جو فیشداذ کہلاتے ہین — اول اوشہنج — دوسرا طہمورث — تیسرا
جمشید — چوتہا بیوراسپ اسکو ضحاک بہی کہتے ہین پانچوان افریدون
بن اثفیان — چہٹا منوچہر — ساتوان — فراسیاب آٹہوان ابن زو
— نوان کرشاسف — یہہ طبقہ سب سے چونکہ اول اور بہت زمانہ گذشتہ

فصل ۲ بیان ملوک فارس کا

۹۶ مین تہا اور اِن بادشاہون کے بیانات لڑائیون وغیرہ کے اور مذتین انکی سلطنتونکی جو نقل کی گئی ہین وے بہی عقل مین نہین آتین بلکہ اون حالات کے سننے سے سوائے گوش خراشي کے کچہہ حاصل نہین ہوتا لہذا انکے حالات کا ذکر ہمنے چہوڑ دیا ہی اور وہ ذکر کیا جو قریب العقل تہا اور ذہن مین بہی آسکتا تہا ـــ

دوسرے طبقہ کا نام کیانیہ ہے

اس طبقہ مین وے بادشاہ ہین جنکے نام کے سرے پر لفظ کي کا مذکور ہوتا ہے یہہ لفظ کی کا واسطے تفاخر نام کے ذکر کیا جاتا ہی اور معنے اسکے بعضے کہتے ہین کہ (روحاني) ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بمعنے جبر کرنے والا آئے ہین ـــ اِس طبقہ مین بہی تمام وے بادشاہ جنکے سرے پر لفظ کے کا ہے کُل نو ۹ ہین ـــ ایک کیقباد دوسرا کیکاوس ـــ تیسرا کیخسرو ـــ چوتہا کیلہراسب ـــ پانچوان گشتاسف ـــ چہٹا کے اردشیر بہمن ـــ ساتوین خمانی بیٹے اردشیر بہمن کے آٹہوان دارا ـــ پہلا ـــ نوان دارا ثانی یہہ وہ دارا ہے جسکو سکندر نے غالب ہوکر قتل کرکے اوسکا ملک لے لیا تہا

تیسرا طبقہ

اس طبقہ مین بعضے ملوک طوایف بہی ہین اور اسکو طبقہ اشغانیہ کہتے ہین اس طبقہ مین گیارہ بادشاہ ہین اونکے نام یہہ ہے اشغان بن اشغان اسکو اشک بن اشکان بہی کہتے ہین ـــ اور سابور بن اشغان ـــ اور جوابن اشغان ـــ اور بیرن الاشغانی ـــ اور جوذرز الاشغانی ـــ اور نرسي الاشغاني ـــ اور ہرمز الاشغاني ـــ اور اردوان الاشغاني ـــ اور خسرو الاشغاني ـــ اور بلاش الاشغانی ـــ اور اردوان الاصغر الاشغاني

چوتہا طبقہ

اکاسرہ کا کہلاتا ہی وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہی کہ جو بادشاہ اِس طبقہ مین ہوا وہ بخطاب کسرےٰ مشہور ہوا کرتا تہا اور اسی طبقہ کے بادشاہونکو طبقہ ساسانیہ بہی کہتے ہین کیونکہ جدّ انکا ساسان تہا جسکی یہہ سب اولاد ہین اوسکی طرف نسبت کرکے طبقہ ساسانیہ کہلاتا ہے اِس طبقہ مین چند عورتون نے بہی بادشاہت کی ہی بعد ہجرت نبوی صلعم کے اور وہ غالب ہوگئین تہین اور بادشاہون پر اول بادشاہ اِس طبقہ کا اردشیر بن بابک گذرا ہے اور پچہلا یزدگرد جو کہ حضرت عثمان ابن عفان رضی کے وقت مین مقتول ہوا چنانچہ آگے یہہ حال معلوم ہوگا اب ہم ہر ایک طبقہ کا حال تفصیل وار بیان کرتے ہین

بیان ہی پہلے طبقہ فیشدادیہ کا

نقل ہی کتاب تجارب الامم و عواقب الہمم سے جو کہ علے احمد ابن مسکویہ کی تصنیف ہی اوسمین لکہا ہے کہ بادشاہ اوشہنج نے اول ہی اول بندوبست اور انتظام ملک کا کیا اور حاکم مقرر کرکے محصول ٹہرائے اسکا لقب فیشداد تہا معنے اِس لفظ کے اول سیرت عدل کے ہین — اوشہنج بعد دوسو برس گذرنے کے طوفان نوح سے بادشاہ ہوا تہا موافق بیان ابن مسکویہ کے — مگر اور لوگ یہہ کہتے ہین کہ اوشہنج معہ اون بادشاہونکے جو ضحاک کے وقت تک اوسکے پیچہے تہے یہہ سب قبل طوفان نوح کے گذرے ہین — اور یہی مقولہ ہی اہل فارس کا — بلکہ فارسی لوگ طوفان ہی کے مقر نہین وہ کہتے ہین کہ ہمارے بادشاہونکی سلطنت کبہی منقطع نہین ہوئی اول سے

بیان طبقہ فیشدادیہ کا

ہمیشہ بادشاہت علے التواتر کرتے چلے آئے ہین — اب ہم پہر رجوع کرتے
ہین ابن مسکویہ کے بیان پر وہ کہتا ہی کہ اوشہنج یہہ وہ شخص ہی جسنے ایک شہر
بابل دوسرا سوس — بسائے تہے اور یہہ بادشاہ فاضل اور نیک خلق
اور بڑا منتظم تہا بہت شہروںمین پہرا تہا بلکہ ہندوستان تک بہی آیا تہا
اور یہہ شخص تخت پر بیٹہا اور تاج شاہی سے اپنا سر آراستہ کیا جب اسکی
سلطنت کا دورہ تمام ہوچکا توکوئی اوسکے پیچہے بادشاہ سوا طہورث کے
مشہور نہین ہوا یہہ بادشاہ اوشہنج ہی کے اولاد سے ہے مگر درمیان اسکے
اور اوشہنج کے چند پشتین ہین یہہ بہی اپنی داداکی خصلت پر چلتا رہا — یہہ وہ
شخص ہے جسنے اول ہی فارسی کا لکہنا نکالا اور دیالمہ کے طور پر لباس
پہنتا تہا جب یہہ فوت ہوا تو اسکے بعد جمشید بادشاہ ہوا یہہ طہورث کا
حقیقی بہائی ہے اور معنے جمشید کے (شعاع قمر ہین) کیونکہ جم بمعنی قمر
اور شید بمعنی شعاع ہے ایسے معنے خورشید کے ہین یعنے شعاع شمس کی اسلئے
کہ خور نام شمس کا ہی اور شید بمعنی شعاع ہے حال اسکا یہہ ہی کہ ساتون اقلیمون پر
سلطنت کرتا تہا اور نیک خصلت پر اگلون کی عمل کرتا تہا بلکہ متقدمین سے یہہ
بادشاہ بہت نیک بخت اٹہا تہا اور اسی بادشاہ نے عہدے لوگون کے مقرر
کئے تہے یعنے — دربان — اور منشی اور اور نوکر چاکر مقرر کئے اور حکم کیا
کہ ہر ایک شخص اس طبقہ کا ان نوکرون سے زیادہ نرکہے اتنے رکہنے ضرور
ہین اور نوروز بہی اسی نے مقرر کرکے اوسکی عید مقرر کی تاکہ آجکے روز
لوگ خوشیان کیا کرین ابن اثیر کتاب کامل مین لکہتا ہی کہ اس بادشاہ نے
ہر ایک کام کے لئے مہرین علحدہ علحدہ مقرر کین تہین — مثلاً لڑائی کی مہر پر
(الرفق والمدارات) کہدوایا — اور محصول کی مہر پر (العدل والعمارۃ)

بیان طبقہ فیشدادیہ کا

اور قاصدون کے کار کے لئے (الصدق والامانتہ) اور ستم اور ظلم کے لئے
فوجداری کار کی مہر پر (السیاستہ والانصاف) کہدوایا تہا یہہ رسم مہرون
کی تا ظہور اسلام جاری تہی مگر مسلمانون نے اس رسم کو محو کردیا تمام ہوئے
کلام ابن اثیر کے ۔ ابن مسکویہ کہتا ہے کہ بعد تہوڑی مدت کے اوسنے اپنی
خصلت نیک کو چہوڑ کر تکبر اور تعزز اور ارکان ریاست اور لشکری آدمیون پر
تشدد اور ظلم کرنا شروع کیا ۔ اور لذات جسمانی کا پابند اسقدر ہوا
کہ سب انتظام اور سیاستین جو اوسنے ایجاد کی تہی سبکو چہوڑ دیا ۔
بیوراسپ بجرد دریافت کرنے اس خبر کے کہ شاہ جمشید سے سب اوسکی
رعیت کے آدمی اور خواص اور چہوٹا اور بڑا متنفر ہو رہے ہین یکبارگی
اوسپر تاخت لایا جمشید پر جسوقت کہ یہہ آفت ناگہانی ٹوٹی وہ اپنی جان
بچاکر بہاگ نکلا بیوراسپ نے بہی اوسکا ایسا تعاقب کیا کہ آخرکو اوسپر
فتح پائی اور گرفتار کر لایا مگر اوسکو کہڑا کرکے آرہ سے چیروا ڈالا اس بادشاہ
کا نام ذہاک بہی ہے اس لفظ کے معنے ہین (دس آفتین) جبکہ اس کو
معرب کرلیا تو ضحاک ہوگیا ۔ جبکہ ضحاک مستقل بادشاہ ہوگیا تو ساری
زمین پر اسکا عمل پہیل گیا اور اسنے نہایت گناہ عظیم اور تمام جہان مین بدی
اور شر اور ظلم اور کجروی ایسی پہیلا دی کہ تمام خلق اس سے نالان ہوئی
اور قتل اور خونریزی اپنا پیشہ مقرر کرلیا اور صحبت مین اوسکی ڈوم اور مسخری
رہا کرتے تہے ۔ اسکے دونو مونڈہون پر دو سلعہ تہے اونکو ہلایا کرتا اور
بیوقوفون جاہلون کے ڈرانے کو یہہ کہا کرتا کہ یہہ دو سانپ میرے مونڈہون پر
مین پہر چہپا لیتا کپڑے سے جبکہ اس بادشاہ کا ستم اور جور ملک مین پہیل گیا
اور خلق اللہ اسکے ہاتہہ سے تنگ ہوگئی تب ایک شخص مسمی کابی نے جسکے دونو

بیان طبقہ فیشدادیہ کا

۱۰۰ بیٹون کو ضحاک نے قتل کر ڈالا تہا اسفہان مین ظاہر ہوکے ایک لاٹھی کے سرے پر
ایک مشک باندہی — کہتے ہین کہ یہہ کابی مذکور ذات کا لوہار تہا اور وہ
مشک جو اوسنے اوس لکڑی پر باندہی تہی وہ کویلے دہونکنے کی کہال تہی جس سے
دہونک کر آگ جلاتے ہین اور وہ لاٹھی ہاتہہ مین لیکر تمام شہر کے باشندونکو
یہہ غل مچا کر جمع کیا کہ بیوراسپ پر جہاد کرو چنانچہ اوسکا منصوبہ بن پڑا کہ تمام
خلق اسفہان کی اوسکے پاس آ جمع ہوئی — یہہ نیزہ جو اوس لوہار نے کہڑا کیا
تہا فارسیون کے نزدیک بہت معظم اور مبارک ہوا اون لوگون نے اوس نیزہ
کو جواہرات سے مرصع کرکے اوسکا نام درفش کاویان رکہا — جبکہ کابی مذکور کے
پاس خلق کثیر جمع ہوگئی تب وہ بیوراسپ پر چڑہ آیا بیوراسپ یہہ معرکہ دیکہکر
بہاگ نکلا — لوگون نے کابی سے کہا کہ تم سلطنت کرو ہم تمہاری اطاعت
کرینگے اوسنے کہا کہ نہین یہہ بات نہین ہوسکتی کیونکہ مین خاندان شاہی سے
نہین ہون اگر کوئی بیٹا جمشید کا ہو تو البتہ وہ مستحق اس حکومت کا ہی اوسکو اپنا
حاکم مقرر کرو — اون ایام مین افریدون بن اثقیان اولاد جمشید ضحاک سے چہپا ہوا
کہین رہتا تہا وہ کابی سے ہمراہ چند شخصون کے آکر ملا بعد ملاقات کے لوگون
نے اوسکو کہا کہ تم حاکم مقرر ہوگئے یہہ خوشخبری وہ سنکر بہت خوش ہوا کابی نے
کہا کہ مین آپکے مددگارونمین رہونگا آپ بیشک سلطنت کیجئے چنانچہ افریدون نے
سب منازل بیوراسپ اور مال اور نوکر چاکر یعنے سب اسباب پر جو اوسکا تہا قبضہ
کرلیا — اور بیوراسپ کو بہی شہر داوندمین جاکر گرفتار کرکے قتل کر ڈالا
— اس ضحاک کے وقت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف رکہتے تہے
اسیلئے ایک قوم نے یہہ گمان کیا ہی کہ اس ضحاک کا ہی نام نمرود تہا جسے معاملہ
حضرت ابراہیم ع سے پڑا تہا — یا نمرود کوئی حاکم ہوگا اسکے عاملین مین سے

بیان طبقہ اول فیشدادیہ کا

میں سے اب اس ضحاک میں اختلاف بڑا ہی فارسی کہتے ہین کہ وہ اہل فارس سے
تہا — سریانی اور عرب والے یہہ کہتے ہین کہ وہ ہم مین سے تہا اور اہل فرس
یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ ضحاک قبل طوفان کے تہا کیونکہ وے طوفان کے آنیکا
اقرار ہی نہین کرتے — اسکے بعد افریدون ابن اثقیان بادشاہ ہوا
جوکہ اولاد جمشید سے تہا کہتے ہین کہ یہہ نوان لڑکا تہا اوسکے بچون مین سے —
اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ عم شروع سلطنت افریدون مین درمیان اس
جہان کے تشریف رکہتے تہے — کہا گیا ہی کہ افریدون وہ شخص ہے جسکا
ذکر قران شریف مین بہی ہوا ہے یعنے ذوالقرنین کے نام سے جو ندکور ہے
اوسے مراد افریدون ہے — جب افریدون بادشاہ ہوا تو اسنے بہت
نیک خصلت اور اچہی سیرت اختیار کے اور جو کچہہ مال مغصوبہ لوگونکا ضحاک
کے وقت کا موجود تہا وہ اونکے مالکون کو واپس کر دیا — افریدون کے
تین بیٹے تہے — اپنی زندگی ہی مین اسنے تین حصہ سلطنت کے کر دئے تہے
اونکے نام پر چنانچہ ایک لڑکے کو جسکا نام ایرج تہا اوسکو عراق فارس
— ہندوستان اور عرب دیا اور اسکو صاحب تاج اور تخت نشین بناکر
اوسکے دونو بہائیون پر حاکم مقرر کیا — دوسرا لڑکا جو سلم تہا اوسکو
روم — مصر — اور دیار مغرب مرحمت کئے — تیسرا جسکا نام طوج تہا
اوسکو ملک چین اور ترکستان اور تمام مشرق دے دیا — جبکہ افریدون
مرگیا تب طوج اور سلم دونو بہائی ایرج پر چڑہ آئے اور اوسکو
پکڑکر قتل کر ڈالا اور جتنے شہر اوسکے تحت حکم تہے وے سب آپسمین
تقسیم کر لئے اور آپ بادشاہت کرنے لگے — بعد ازان یون ہوا کہ منوچہر
جو ایرج کا بیٹا تہا وہ اپنے دونو چچاؤن سے بسبب اپنے باپ کے مقتول

بیان طبقہ اول فیشدادیہ کا

۱۰۲ ہونیکے بہت رنجیدہ تہا بارادہ قصاص ترکستان کو گیا اور طوج اور سلم دونو
اپنے چچاؤن کو پکڑکر قتل کیا اور اپنے باپ کے ملک مین سلطنت کرنے لگا
— فراسیاب جو کہ بیٹا طوج ابن فریدون کا تہا اوسنے بہی لشکر جمع کرکے
منوچہر بن ایرج کو جا گہیرا چنانچہ وہ طبرستان مین محصور ہوا — بعد ازان دونون مین
صلح ہوگئی اور یہہ بات قرار پائی کہ نہر بلخ ہماری اور تمہاری درمیان حد ہے
تو تم اسکے آگے بہڑو اور نہ کبہی ہم تمہاری طرف اس حد سے تجاوز کرین —
اس منوچہر کے ہی وقتمین حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دنیا مین تشریف رکہتے
تہے اور وہ فرعون مصر جسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ پڑا تہا یعنے ولید
بن الریان وہ ایکحاکم باج گذار اور مطیع تہا منوچہر کے طرف سے — بعد وفات
پانے منوچہر کے افراسیاب سلطنت فارس پر مستقل بادشاہ تمام بلاد کا ہوگیا تہا
اس بادشاہ نے بہت فساد برپا کیا اور اکثر بلاد ویران کرڈالے تہے اسلئے
رعیت اسسے بہت دل برداشتہ ہورہی ہتی کہ یکایک زوّ بن طہماسپ جو کہ
اولاد منوچہر سے تہا ظاہر ہوا تمام خلق نے اوسّے درخواست سلطنت کرنے کی کی
چنانچہ وہ مملکت فارس پر بادشاہت کرنے لگا اور فراسیاب بلاد ترکستانمین
رہنے لگا مگر لڑائیین بہی اون دونومین بہت سی ہوئین — یہہ بادشاہ بہت
نیک سیرت تہا جو شہر فراسیاب نے ویران اور تباہ کرڈالا تہا وہ پہر کر اسنے
بسایا اور ہر ایک مکان جو اوسکا ڈہایا ہوا تہا وہ اسنے پہر کر طیار کیا — اور
ایک نہر واسطے فواید عوام کے مسمی الزاب نکالکر لایا — اور درمیان
اوس نہر کے ایک شہر بسایا — اس زوّ کے ایک وزیر مسمی کرشاسف
جو اولاد طوج ابن فریدون سے تہا بموجب مقولہ لوگون کے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بہی اس سلطنت مین شامل تہا یعنے دونو ملکر بادشاہت کرتے تہے یہانتک

طبقہ دوسرا کیانیّہ کا

یہانتک طبقہ فیشدادیہ کا بیان پورا ہوچکا

ذکر بی طبقہ ثانیہ کیانیّہ کا

واضح ہو کہ بعد مرنے بادشاہ کرشاسف کے — کیقباد بن زو بجاے اپنے باپ کے تخت نشین ہوا اس شخص نے بہی اپنے باپ ہی کے طور پر شہروں کی تعمیر اور بسانے مین کوشش کی اور اوسکے مرنے کے بعد کیکاوس بن کینہ بن کیقباد مذکور تخت نشین ہوا اس بادشاہ نے تمام اپنے دشمن چُن چُن کر مارے اور بہت سردار بلواکر مارڈالے یہہ بادشاہ بہت سخت مزاج اور تُند خو تہا — بعد ازان خدا تعالے نے ایک بچہ خوبصورت اور حسین اوسکو عنایت فرمایا اوسکا نام سیاوش رکہا اس لڑکے کو بادشاہ بہت پیار کرتا تہا جبکہ وہ لڑکا بڑا ہوا اور کچہہ ہوش سنبہالا اوسوقت بادشاہ نے رُستم پہلوان کو واسطے تعلیم شجاعت اور مردانگی کے یہہ لڑکا سپُرد کیا — یہہ رستم اِس بادشاہ کی طرف سے سجستان کا ایک صوبہ تہا — رستم پہلوان نے اوس لڑکے کو خوب تربیت کی اور نہایت ادب اور عقلمندی سکہلائی جب وہ اپنے فن مین کامل ہوگیا تب اوسکے باپ کے پاس رستم مذکور لیکر حاضر ہوا بادشاہ اوس لڑکے کو دیکہہ کر بہت خوش ہوئے اور ارشاد کیا کہ بیٹا تمام سلطنت اور امورات شہنشاہی تمہارے سپُرد مین مگر تقدیر برگشتہ نے یہہ کہیل دکہلایا کہ اوس لڑکے پر ایک عورت بادشاہ کی بیبیون مین جو سوتیلی مان سیاوش کی تہی بسبب خوبصورتی اوس لڑکے کے — جو کہ خود بہی سب عورتون مین حسین و مہ پارہ تہی عاشق ہوگئی — ایکمدت تک یہہ راز ظاہر نہ ہوا کیونکہ اشتیاق ایک جانب سے تہا — مگر موجب

طبقہ دوسرا کنا نیہ کا

یقین کہ آدمی کا دشمن آدمی ہوتا ہی عورتون کے سکہلانے اور بہکانے سے اوسکی طبیعت کو بہی ایک نوع کا تعلق اوس عورت سے پیدا ہوگیا — اور وہ قحبہ تو اوسکے عشق مین پہنسی ہوئی تہی دفعتہً وہ راز طشت ازبام افتادہ ہوگیا رفتہ رفتہ یہہ خبر کیکاوس کو بہی پہنچی — بادشاہ کو کمال رنج ہوا — مگر ارشاد کیا کہ سیاوش محل شاہی مین نہ جایا کرے اور اوس جورو کو بعد سزا دینے کے قید کیا — مگر بہت دنونکے بعد بادشاہ نے اوسکا جرم معاف کیا اور قید خانہ سے خلصی بخشی — لیکن وہ بدکار جب قید سے چہٹی پہر بہی اس حرکت بد سے باز نہ آئی دفعتہً اوسنے یہہ گل کہلائے کہ دوچار خوجی بلائے اور اونسے یہہ کہا کہ تم سیاوش کے پاس جاکر یہہ کہو کہ اگر تو مجہسے عہد واثق اسبات کا کرے کہ مین تجہسے نکاح کرونگا تو مین تیرے باپ کو بہی مار ڈالتی ہون — خواجہ سرا سنے یہہ حال بعینہ بادشاہ کیکاوس سے عرض کردیا بعد سننے اِس خبر کے بادشاہ نے پہر اوسکو قید خانہ مین بہیجا — اور سیاوش کے گہر مین اور اوسکے پاس جانے کی بالکل بندی تہی اس حادثہ اتفاقیہ سے سیاوش تنگ آگیا چاہتا تہا کہ اسجاے سے کوئی بہانہ کرکے کہین کو ٹل جاوے چنانچہ وہ بات بن پڑی کیونکہ سیاوش نے رستم پہلوان سے کہا کہ تم میرے والد ماجد سے اسباب مین سفارش کرو کہ بادشاہ مجکو واسطے مقابلہ فراسیاب بادشاہ ترکستان کے روانہ فرمائین — بعد عرض رستم کے — بادشاہ نے فوراً منظور کرلیا اور سیاوش کے ہمراہ لشکر متعین فرماکر حکم دیا کہ فراسیاب بادشاہ ترکستان سے لڑنے کیواسطے جائے — جب سیاوش میدان جنگ مین پہنچا اوسجاے دونومین صلح ہوگئی سیاوش نے اس امر کی اطلاع اپنے باپ کو کرہیجی بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو صلح منظور نہین اوسے لڑنا بہتر ہے اور جسطرح بنے تمکو جنگ کرنی چاہئے — سیاوش نے یہہ خیال کیا کہ بغیر اسباب

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

کہ بغیر اسباب حرب فراسیاب سے لڑنا ممکن نہین — اور باپ کے پاس
بہی مراجعت نہین کرسکتا — اِسسے بہتر یہی ہے کہ فراسیاب سے جا ملے چنانچہ
ایسا ہی کیا کہ جب سیاوش فراسیاب کے پاس گیا اوسنے سیاوش کی بہت
عزت اور تکریم کی اور اپنی بیٹی سے اوسکا نکاح بہی کردیا مگر بعد ایک مدت کے
اولاد افراسیاب نے اپنے باپ کو اوسکے مار ڈالنے پر برانگیختہ کیا اور بیان
کیا کہ جہان پناہ انجام اسکا برا معلوم ہوتا ہے — افراسیاب نے فوراً سیاوش
کو قتل کیا اور اپنی دختر نیک اختر کو بہی چاہتا تہا کہ قتل کرے لیکن یہہ محبت
پدری نے جوش مارا اوسکی جان بخشی کی وہ لڑکی چونکہ سیاوش سے حاملہ
ہوگئی تہی بعد انقضاے ایام حمل کے ایک لڑکا خوبصورت جنی اِس واردات
کی خبر جبکہ کیکاوس والد سیاوش کو پہنچی اوسنے بمجرد سُننے اِس واردات
کے اوس اپنی جورُو کو کہ جسکے باعث یہہ تفرقہ اندازی ہوئی اور ماجرا گذرا
قتل کیا اور چند جاسوس سوداگرون کے بہیس مین فراسیاب کے ملک کو
روانہ فرماکر یہہ حکم دیا کہ سیاوش کے بیٹے اور اوسکی جورُو کو جسطرح
بنے چرا لاو چنانچہ اون جواسیس کیکاوس نے اون دونون کو دربار کیکاوس
مین لا حاضر کیا یہہ لڑکا جو سیاوش کا بیٹا تہا اوسکا نام کیخسرو رکہا گیا کیکاوس
نے اپنا تمام ملک اس لڑکے یعنے اپنے پوتے کیخسرو کے نام لکہہ کر رحلت
فرمائی اوسکی جاے کیخسرو تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا یہہ بادشاہ
اپنے وقت مین بہت ذی اقتدار اور طاقت ور تہا — مگر جوش محبت
پدری نے فراسیاب والی ترکستان پر جو حقیقت مین اسکا نانا تہا
واسطے لینے انتقام اپنے باپ سیاوش کے چڑہائی کروائی اور چند جنگ باہم
ہوئی آخرالامر کیخسرو غالب آیا افراسیاب اور اوسکی تمام اولاد کو قتل کیا

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

۱۰۶ اور انکے تمام شہر اور خزانہ عامرہ سب لوٹ لئے جب یہہ انتقام پا چکا اور اپنے باپ کا خون لیکر اپنی طبیعت ٹھنڈی کر چکا اوسوقت کیخسرو نے فقیری اختیار کی اور دنیا سے یک قلم دست بردار ہوکر ریاست سے دست کشی کی مگر جبکہ ارکان دولت نے اصرار کرکے عرض کی کہ اگر حضور کے مزاج مقدس مین ترک دنیا منظور ہی تو جہان پناہ اپنی طرف سے کسی اور کو تخت سلطنت پر مقرر فرمادین — اسوقت لہراسپ حاضر تہا یہہ شخص کیخسرو کے نوکرونمین سے تہا اوسکو وصیت فرماکر بادشاہ گم ہوگیا کل سلطنت کیخسرو نے ساٹھہ برس کی تہی

بعد ازان لہراسپ بیٹہا کیکاوس کا بادشاہ ہوا اسنے تخت مرصع جواہر پر بیٹہنا شروع کیا اور اسی کی واسطے خراسان کی زمین مین شہر بلخ جسمین وہ واسطے لڑائی ترکون کے رہتا تہا بنایا گیا ہے — اور اسی بادشاہ کے زمانہ مین بخت نصر تہا کہتے ہین کہ لہراسپ کی طرف سے بخت نصر ایک عامل عراق — اور اہواز اور روم کے دجلہ کے غربی کنارے کا تہا — جبکہ بخت نصر دمشق مین آیا اسنے اوسکی اطاعت منظور کی اور بنی اسرائیل بہی اوس سے باغی نہ تہے لیکن ایکمدت کے بعد سب بنی اسرائیل اوس سے منحرف ہوکر باغی ہوگئے یہہ بات اوسکو ناگوار گذری چنانچہ اسلئے بخت نصر بیت المقدس پر چڑہ آیا اور تمام بنی اسرائیل کو معہ اونکی اولاد کے گرفتار کیا اور بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران کردیا جو یہودی اوس زمانہ مین بچ گیا تہا وہ فرعون کے پاس درمیان ملک مصر کے خواہان امن ہوکر جارہا لیکن بخت نصر نے وہان بہی اونکا تعاقب کیا — اولاً تو فرعون مصر کو یہہ لکہہ بہیجا کہ یہہ لوگ جو مصر مین بہاگ کر آرہے ہین حقیقت مین میرے غلام ہین بہاگ کر چلے آئے ہین مناسب یہہ ہی کہ انکو میرے پاس روانہ کیجئے فرعون

فرعون مصر نے جواب مین کہا کہ یہہ لوگ غلام نہین ہین بالکل آزاد ہین اور مین انکو
ہرگز تیرے سپرد نہ کرونگا یہہ جواب سنکر بخت نصر کی کانون طبیعت مین آتش
غضب شعلہ زن ہوئی باز نرہ سکا بطور یلغار مصر پر چڑھ گیا وہان پہنچ کر مصر
کے بادشاہ کو معہ اور باشندگان اوس شہر کے قتل کیا اور بہت سے آدمی
قید کرلئے بعد ازان مغرب کی طرف کو تمام بلاد کو اُجاڑتا خراب ویران کرتا
لوگون کو قید کرتا ہوا چلا گیا ــ پہر وہان سے فلسطین ــ اور اردن کو مراجعت
کی ان شہرونمین بہی آکر ایسا ہی فتور برپا کیا کہ تمام باشندگان اون شہرونکو
مار ڈالا اور کچہہ گرفتار کرکے اپنے ساتہہ لیگیا اون لوگونمین جو یہان سے گرفتار ہے
تہے حضرت دانیال نبی اور چند شخص اولاد انبیاء علیہم السلام کے بہی گرفتار
آئے اب درمیان مورخین کے یہہ اختلاف ہی کہ بخت نصر بادشاہ مستقل تہا
یا مملکت فارس کیطرف سے نائب تہا ــ اصل اور صحیح قول یہی ہی کہ وہ
لہراسف مذکور کا ایک نایب تہا جسکو امورات مہمات جنگ کا اور کشور
کشائی کا عہدہ مفوض تہا ــ بعد ان فتور اور جنگ کے درمیان زمانہ
معد ابن عدنان کے عرب سے لڑا ــ لیکن جبکہ سب قبایل عرب اوسکی خدمت
مین آکر حاضر ہوئے اور سبنے بسروچشم اوسکی اطاعت منظور کی تب بخت
نصر نے اونسے بہت سلوک کیا اور اونکے واسطے رہنے کے ایک مقام مسمی
انبار بنایا یہہ شخص اپنی تمام زندگی مین ایسے ایسے معاملہ کرتا رہا ــ یہہ سب
کچہہ جو بخت نصر کے ہاتہہ سے ہوا حقیقت مین یہہ تعبیر اوس خواب کی ہی
جو بخت نصر نے دیکہا تہا ــ یہودیون نے بہی اپنی کتاب مین اس خواب کو
بیان کیا ہی اور مورخین مسلمانونکے بہی بیان کرتے ہین کہ بخت نصر نے خواب
مین ایک بت ایسا دیکہا کہ اوس کا سر سونیکا اور سینہ اور دونو ہاتہہ اوسکے

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

گہٹنون تک چاندی کے — اور پیٹ اوسکا اور رانین اوسکی تانبے کی تہین
— مگر دونو پنڈلیٔین اور دونو پیر اوسکے لوہے کے تہے — اور پیرون کی انگلیان
اسطرحسے تہین کہ کوئی لوہے کی اور کوئی ٹہیکر کی — پہر دفعتہً ایک پتہر پہاڑ
پرسے آپ ہی آپ اوس بت پر آپڑا اور اوسنے تمام تانبے اور لوہے وغیرہ کو
چکناچور کردیا پہر وہ سب ایک غبار بنکر ہوا مین اوڑنے لگا اور وہ پتہر جو اوس
بت کے سر پر آپڑا تہا ایک ایسا بڑا پہاڑ بنگیا کہ تمام زمین اوسنے ڈہانپ
لی — جب صبح ہوئی بخت نصر نے اپنے دل مین یہہ خیال کیا کہ اگر مینے اپنا خواب بیان
کیا اور جب اوسکی تعبیر کسی نے بیان کی تو کچہہ نہین مین اوسکے تعبیر کی بیان کرنے
سے خوش ہوکر یقین کرونگا جو میرا خواب ہی بتلا دے — چنانچہ سب علماء
اور جادوگر اور کاہن لوگون کو جمع کرکے یہہ سوال کیا کہ میرا خواب بیان کرو
جو مینے آجکی شب دیکہا ہے تمام لوگ عاجز آگئے کسی نے خواب نہ بتلایا
— تب اوسنے حضرت دانیال علیہ السلام سے سوال کیا اور پوچہا کہ حضرت
آپ میرا خواب بیان کیجئے حضرت دانیال عم نے بعینہٖ اوسکا خواب جو اوسنے
دیکہا تہا بےکم و کاست کے سب بیان کردیا — اور تعبیر اوسکی یہہ بیان کی
کہ اوس بت کا سر جو تہا وہ تیرا ملک ہے توسب بادشاہون بمنزلہ اوس
بت کے سر کے ہے جو سونے کا بنا ہوا تہا — پہر تیرے بعد جو بادشاہ ہوگا
وہ تجہسے کم ہوگا جیسا کہ چاندی سونے سے کم ہوتا ہی قدر مین اسی طرح سے
پچہلا جو بادشاہ ہوجاوے گا اگلے سے کم ہوگا جیسا کہ تانبا چاندی سے کم
ہے — اور لوہا تانبے سے بہی کم ہی — اور وہ انگلیان جنمین سے کوئی
لوہے اور کوئی ٹہیکر کی تہی اوسکی تعبیر یہہ ہے کہ آخر زمانہ مین سلطنتین مختلف
اور مختلط ہوجائینگی کوئی قوی ہوگا کوئی ضعیف بعد ازان خداتعالے ایک سلطنت

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

سلطنت ایسی قایم کریگا کہ وہ تاقیام قیامت برپا رہے گی یہہ ہی تعبیر اوس
خواب کی جو بادشاہ نے دیکھا ہے — بخت نصر یہہ تعبیر اور بیان حقیقت
خواب کی سنتے ہی اوندھے موںہہ زمین پر گر کے حضرت دانیال علیہ السلام کو
سجدہ کرنے لگا اور حکم دیا کہ اس شخص کو آج سے مقرب درگاہ سلطانی کا
مقرر کیا اور خلعت اور انعام اسکو دینے چاہئین — اب اسمین اختلاف
ہے کہ بخت نصر نے کتنے مدت سلطنت کی ہے — ابو عیسے عم کہتا ہے کہ بخت نصر
نے ستاون برس ایک مہینے آٹھہ دن بادشاہت کی ہے معنے لفظ بخت
نصر کے (عطارد بولتا ہوا) ہین یہہ نام اسواسطے رکہا گیا تہا کہ علما اور
حکما کا ہم جلیس اور ہمدم بہت رہتا تہا اور تحقیق علمی مین سرگرم تہا —
جب بخت نصر مر گیا تب اوسکے بعد بیٹا اوسکا اولاق بادشاہ ہوا مگر افسوس
کہ ایک ہی برس اسکو سلطنت نصیب ہوئی بعد ازان بلطشاصر نے جو بخت نصر
کا پوتا تہا دو برس سلطنت کی — ایک روز اسنے محفل شراب نوشی کی
مقرر کرکے تمام اپنے اہل عملہ اور یارون کو جو ایک ہزار آدمی کے قریب
تہے اوس محفل مین بلا کر ضیافت کی اور سونے چاندی کے برتن بیشمار
اونکے مہمانی کے واسطے جمع کئے تہے دفعتہ اوس حالت خوشی مین کیا دیکھا ہے
کہ شمع کی لو پر کسی آدمی کا ہاتہہ ہے وہ شخص دیوار پر کچہہ لکہہ رہا ہے —
یہہ حال دیکہہ بلطشصر کا حال متغیر ہو گیا اور بیہوش ہو کر اپنے ہاتہہ پیر
زمین پر مارنے لگا — اسی اثنا مین حضرت دانیال نبی عم کو بلا کر اوسنے
سب واردات بیان کی حضرت دانیال نبی عم نے ارشاد کیا کہ جبکہ تو نے
سونے اور چاندی اور تانبے اور لوہے کی بزرگی کی اور حالانکہ وے تیری
مدت نہین کر سکتے اور خدا تعالے کی تو نے کچہہ تعظیم نہ کی وہ خدا کہ حشمت

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

۱۱۰ مین تیری جان ہی اور سب تیرے امورات پر وہ متصرف ہی تب اوسنے عالم غیب سے ایک ہاتہہ بہیجا جو دیوار پر یہہ سطرین لکہہ گیا جسکے معنے یہہ ہین کہ سلطنت تیری کہوئی گئی اور جاتی رہی اب یہہ سلطنت اہل فارس کو ملی ہے — کہتے ہین کہ اوسی رات کو بلطشاصر مارا گیا اس شخص کے اوپر دولت اور حکومت بخت نصر کی تمام ہوگئی اور اوسکے خاندان سے بادشاہت اختتام کو پہنچی اب ہم پہر لہراسف کی سلطنت کا حال لکہتے ہین واضح ہو کہ جبکہ لہراسف مرگیا اوسکے بعد گشتاسف جسکو لوگ گمان کرتے ہین کہ ابتک کندر مین زندہ ہی بادشاہ ہوا بروقت تخت نشینی گشتاسف کے زرادشت صاحب کتاب مجوس ظاہر ہوا تہا اور اسی بادشاہ نے شہر فسا بسایا تہا — جبکہ زردشت نے اپنا ایک نیا مذہب نکالکر لوگون کو گمراہ کرنا شروع کیا اسوقت اس بادشاہ کو اولاً نو انکار ہوا لیکن بعد کچہہ عرصہ قلیل کے تصدیق اسکے دین کی کرکے وہ مذہب اسنے اختیار کیا — بعد ازان درمیان گشتاسف اور خرزاسپ بادشاہ ترکستان کے بسبب اسکے کہ گشتاسپ نے زردشت کا مذہب اختیار کرلیا تہا چند لڑائین بہاری واقع ہوئین لیکن آخر کار گشتاسپ غالب آیا اور خرزاسپ بادشاہ ترکستان مغلوب ہوگیا — بعد اِن وقوع واقعات کے یہہ ہوا کہ بادشاہ گشتاسپ نے دنیا ترک کرکے گوشہ نشینی اختیار کی اور ایک پہاڑ مسمی حمیندر مین ہمیشہ رہا اور سجائے کتاب زردشت مذکور کی پہڑا کیا کرتا تہا بعد چند روز کے مفقود الخبر ہوگیا پہر اوسکا پتا نہ معلوم ہوا کہ کہان گیا — اور اس بادشاہ مذکور کا جو ایک پسر باوقار مسمی اسفندیار تہا وہ بہی اوسکی حالت حیات ہی مین فوت ہوگیا تہا لیکن اوسنے ایک لڑکا اردشیر بہمن

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

اردشیر بہمن بن اسفندیار بن گشتاسف چہوڑا تہا وہ لڑکا بجائے اپنے دادا کے تخت سلطنت پر جلوہ آرا رہوا اس لڑکے نیک بخت کا نصیبہ ایسا چمکا کہ بہت اقتدار اور شان اسنے پیدا کی حتی کہ شاہ ہفت اقلیم کہلایا

ابی عیسےٰ کہتا ہی کہ اسی اردشیر بہمن کا نام زبان

عبرانی مین کورش ہی جسنے بیت المقدس کی پہر تعمیر کروا کے اور تمام بنی اسرائیل کو پہر اونکے وطنونمین بسایا — مگر کوئی دلیل قوی اس امر پر کہ کورش مذکور اردشیر بہمن ہے سوا رکتاب اشعیا نبی کے اور کوئی نہین —

کیونکہ وہ نبی درمیان اپنی کتاب کے بائیسوین فصل مین لکہا ہےٗ جانب خدا سے کہتا ہے مین کہتا ہون کورش چروا ہے کو جو پورا کریگا میرے دوستون کو اور پہر کر تعمیر اورشلیم کی اور ہیکل کی تزئین کرکے آراستہ کریگا — ایسا کچہہ کہا ہے خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح کورش کے حقمین کہ وہ شخص ہی جو اپنے

دہنے ہاتہہ مین اختیار کریگا تدبیر خلق اللہ کی اور جہکینگی سب بادشاہونکی گردنین سامنے اوسکے کہول دیئے ہمنے دروازہ ملکون کے سامنے اوسکے پہر کوئی نبد نہین کرسکتا — اور چلونگا مین آگے اوسکے اور آسان کردونگا آگے اوسکے وہ راہین جو بہت سخت اور مشکل گذار ہین اور اگر دروازہ تانبے کے اوسکے سامنے ہونگے تو اونکو بہی توڑ ڈالونگا — اور نعمتین ظلمات کی اوسکے حوالہ کرونگا — پس یہہ جمیع صفات اس زمانہ مین کسی کے درمیان نہ پائی جاتی تہین مگر اردشیر مین یہہ سب صفات مذکورہ صحیفہ اشعیا نبی کے اوسمین پائے گئے اسسے معلوم دمتعین ہوا کہ اردشیر بہمن ہی کیرش تہا — یہہ بادشاہ بہت سخاوت کرتا تہا اور خصلت اچہی رکہتا تہا — اوسنے اپنے نامجات وغیرہ پر جو دستخط کئے ہین اوسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

۱۱۲ کہ یہہ شخص بہہ نیک بخت اور مرد مسکین تہا وہ دستخط یہہ ہین (بندہ اللہ کا) (خادم اللہ کا) (نگاہبان تمہارے کام کا) — بعد ازان شہر رومیہ ایک لاکہہ جوان تنومند اور بہادران میدان جنگ لیکر چہڑا اور بڑی دہوم سے اسمقام پر لڑائی ہوئی — ہمیشہ یہی طور ادسکا رہا یہانتک کہ پیغام اجل آپہنچا اور ملک بقا کو چل دیا — معنے بہمن کے عربی مین نیک نیت ہین — اس بہمن نے اپنی دختر نیک اختر کو چونکہ اپنے نکاح مین لاکر بموجب مذہب مجوس کے عقد کرلیا تہا اور وہ لڑکی مسماۃ خمانی اپنے باپ سے حاملہ ہوگئی تہی اسلئے اوسنے قبل اسکے مرنے کے یہہ کہا تہا کہ جو بچہ میرے پیدا ہو اوسکے سر پر تاج شاہی آراستہ کیا جاوے اور دوسرے بیٹے کو یعنے ساسان ابن بہمن کو سلطنت نہونے پائی بہمن نے منظور کیا اور بروقت رحلت کے اپنے ارکان دولت کو یہہ وصیت کی کہ جو لڑکا اسکے پیدا ہو وہ بادشاہ ملک کا رہے چنانچہ بعد مرنے بہمن کے اوسکی زوجہ حقیقت مین بیٹی تہی یعنے خمانی بذات خود بندوبست اور انتظام ملک کا تا وقت تولد دارا کے جو اوس سے پیدا ہوا کرتے رہی — ساسان ابن بہمن پر یہہ امر بہت گران گذرا اوسنے لباس فقیری کا بدن پر سجاکر ایک ریوڑ بکریونکا واسطے معیشت کے لیکر ایک پہاڑ مسمی اصطخر مین رہنا شروع کیا — اسی ساسان کی اولاد بادشاہان ساسان کہلاتے ہین اور یہی شخص ابوالاکاسرہ ہے — بعد ازان مسماۃ خمانی کے ایک بیٹا جو ایک رشتہ سے اوسکا بہائی اور ایک رشتہ سے اوسکا بیٹا تہا پیدا ہوا اوسکا نام دارا رکہا گیا — بروقت بالغ ہونے اور جوان ہوجانے اس لڑکے کے تمام ملک اوسکو خمانی سپرد کرکے پردہ نشین ہوگئین — اور دارا ندکو تخت سلطنت پر بٹہایا

بیان ہے سکندر ابن فیلبس کا

بیٹھا اور اپنی شجاعت اور نیک طور اور ضبط ملک بہت اچھے طور سے کرنا ۱۱۳
شروع کیا اِس بادشاہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بہی اوسنے
اپنے ہی نام پر دارا رکہا چنانچہ بعد وفات دارا کے دارا ابن دارا بادشاہ
ہوا یہہ بادشاہ بہت کینہ کش اور ظالم اور بے مروت شخص تہا جب یہہ حال
خلق اللہ نے اسکا دیکہا تمام عوام و خواص یکدفعہ ہی دل برداشتہ ہوکر
اِس بادشاہ سے متنفر ہوگئے اِسے بادشاہ کے زمانہ میں سکندر ابن
فیلبس بہی حکومت کرتا تہا اوسکو جب یہہ حال معلوم ہوا کہ دارا سے تمام
اوسکے ارکان دولت اور امیر و امرا اور خواص و عوام بسبب اوسکے ظلم
اور بد خلقی کے دل برداشتہ ہو رہے ہین ــ پہر تبہ سکندر مذکور سپاہ اپنی
لیکر دارا پر جا چہڑا چنانچہ جانبین سے مقابلہ ہوا جیسا کہ بہت یاروں دارا
کے نے ذکر کیا ہی کہ اونہین لوگون نے سکندر کو بہکا کر دارا پر چہڑا ئی کروا ئی
ہی اور جانبین سے لڑائی ہوتی رہی آخرالامر دارا کے رفقا نے جیانی
اوسکا کام تمام کیا اور سر اوسکا کاٹ کر سکندر کے پاس لا حاضر کیا سکندر
نے ان تمام قاتلین کو جو لوگ دارا کا سر کاٹ لائے تہے بجائے انعام
شیرین کی شربت مرگ چہکایا بعد ازان تمام ملک سکندر کا ہو گیا

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

واضح ہو کہ باپ سکندر کا مسمی فیلبس ایک بادشاہ بادشاہان یونان میں سے
تہا یونان میں کئی مملکت تہین ہر ایک مملکت کا ایک بادشاہ تہا بر وقت
تخت نشینی اسکندر کے تمام ملک صاف ہو گیا یعنے سکندر نے تمام بادشاہون
سے لڑائی کی اور سلطنت بالاستقلال اپنی کرلی اور سبکا ملک چہین لیا بعد ازان

بیان ہی سکندر ابن فیلیس کا

۱۱۴۲ بادشاہ فارس سے سکندر آکر لڑا اور اوسکو قتل کر کے ہندوستان مین گیا اور
تمام اطراف چین پر قابض اور متصرف ہوکر اسکندریہ کو جو ایک شہر سکندر کا
بسایا ہوا تہا مراجعت کی — اور ناحیہ السواد مین جاکر فوت ہوا بعضے کہتے
ہین کہ شہر روز مین مرگیا تہا بہر تقدیر عمر اوسکی چھتیس برس کی تہی جبکہ وہ مرگیا
تب ایک سونے کے تابوت مین اوسکا جنازہ رکہہ کر اوسکی ماکے پاس بہجوا دیا
— کل تیرہ ۱۳ برس اس بادشاہ ذیشان نے سلطنت کی ہے اسکے مرنے کے
بعد سلطنت رُوم کی جو متفرق اور الگ الگ تہی سب مجتمع ہوگئی — اور
فارس کی سلطنت متفرق ہوگئی جو کہ اولاً مجتمع تہی اب اسمین اختلاف ہے
کہ سکندر خناق کی بیماری سے فوت ہوا یا اوسکو زہر دیا گیا تہا — اسی سکندر
کے زمانہ مین ارسطاطالیس حکیم جسکا وہ شاگرد تہا موجود تہا — اور اسی بادشاہ
کا ارسطو حکیم مشیر و تدبیر تہا جسنے بروقت قتل کرنے والیان فارس کے سکندر
کو یہہ مشورت دی تہی کہ ان لوگون کے مار ڈالنے سے کچہہ حاصل نہ ہوگا
بلکہ مناسب یون ہی کہ اس سلطنت کے کئی حصہ کر کے چند متولی مقرر کر دیجئے
ایکدوسرے سے آپ بغض و کینہ رکہنے لگینگے اور ہمیشہ آپسمین جوتا پیزار
ہوا کریگی اور کبہی اتفاق نہ ہوگا ہمارا مطلب نکل آویگا چنانچہ اسکندر نے
منظور کرلیا اور جو امیر کبیر اوس ریاست مین تہے اونپر سلطنت تقسیم کردی

ف۲ واضح ہو کہ فارس کے بادشاہ اکثر یونان پر تاخت لاکر اون لوگون کو تباہ اور زیر کیا کرتے
تہے یہہ امر سکندر کو ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اسیلئے اوسنے فارس پر چڑہائی کی تہی بروقت
فتح کے چاہتا تہا کہ امراء عظام فارس کو نیست و نابود کر ڈالے ارسطو نے یہہ مصلحت دی
کہ اس سلطنت کی تفریق کر دیجے جبکہ آپسمین اختلاف ہوگا اور اتفاق نہ ہوگا تب کبہی یونان
کا ارادہ نکرینگے یہی اوسکا مطلب تہا فقط ۱۲

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

115 انہین لوگون کو ملوک طوایف کہتے ہین مورخین بیان کرتے ہین کہ سکندر کا رنگ بہورا اور آنکہہ کیری تہی — قبل اسکے بادشاہ ہونیکے یونان مین کئی سلطنتین تہین جب یہہ بادشاہ ہوا اسنے اولاد اونہین پر ہاتہہ صاف کرکے ایک سلطنت اپنی مقرر کی اور سبکو مار ڈالا بعد ازان ملک رُوم کو بہی زیر حکم کرکے شامل سلطنت کرلیا جیساکہ اولاً بیان ہو چکا — جبکہ تمام ممالک مغربیہ پر مسلط ہو چکا اسوقت اُسنے اسکندریہ بنایا اور ممالک مشرقیہ لینے کا ارادہ کیا اور اُسی زمانہ مین دارا سے لڑائی ہوئی — بعضے یہہ کہتے ہین کہ مشرق کی جانب سے شمال طرف کو اوسنے جاکے ایک دیوار یاجوج ماجوج کی روکنے کے واسطے بنائی — مگر صحیح یہہ ہی کہ اسکندر نے نہین بنائی واقع مین یہہ دیوار اوس شخص کی بنائی ہوئی ہے جسکا نام قران شریف مین ذوالقرنین ہے اور وہ ایک بادشاہ پُرانا ہے جو حضرت خلیل ع کے وقت مین سلطنت کرتا تہا اب اسمین اختلاف ہے کہ ذوالقرنین کون شخص تہا بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین سے مراد بادشاہ فریدون ہی — بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور کوئی بادشاہ ذوالقرنین تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بانی دیوار کو سکندر رُومی سمجہتا ہے وہ بیشک غلطی مین ہے اور وہ جو عوام الناس مین ذوالقرنین سکندر کا نام مشہور گیا ہے وہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ لفظ ذو عربی ہے اور ذوالقرنین یہہ لقب عربی ہے مثل القاب ملوک یمن کے جیساکہ ذو جدن — ذوکلاع — ذونواس — ذوشناتر — ذوالقرنین الصعب ابن الرائش — اس رائش کا نام حارث ابن ذی سدد بن عاد بن ملطاط بن سبا ہی — بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین سے مراد یہی صعب مذکور ہے یہہ وہ شخص ہے جسکو خدا تعالے نے بڑی ثروت اور شان شوکت عنایت

بیان ہی ملوک طوائف کا

۱۱۶ کی تہی اسنے یاجوج ماجوج کی دیوار بنائی ہی — چنانچہ ابن سعید مغربی کہتا ہے
کہ حضرت عباس رضؓ سے لوگون نے پوچہا تہا کہ یا حضرت ذوالقرنین جو قران
مین مذکور ہے اوسے کون شخص مراد ہے اونہون نے فرمایا کہ ہر ایک شخص بادشاہ
تہا قوم حمیر سے یہہ دلیل ہمارے قول کو تقویت بخشتی ہی اسلئے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ وہ شخص صعب مذکور ہے کیونکہ یہی بڑا بادشاہ ذی شان قوم
حمیر سے گذرا ہے — بعد مرنے بادشاہ سکندر کے اوسکے بیٹے کو تمام اعیان
مملکت نے کہا کہ آپ تخت سلطنت پر تشریف رکہئے اور بادشاہت کیجئے
اوسنے کہا مجکو بادشاہت نہین چاہتی چنانچہ وہ لڑکا فقیر ہو گیا اور بادشاہت
سے بالکل دست بردار ہوا اسلئے اوسکی سلطنت منقسم ہو گئی درمیان ملوک طوائف
اور ملوک یونان کے چنانچہ ہم آگے اسکا ذکر درمیان فصل تیسری کے بیان
کرینگے انشاءاللہ تعالے ا

بیان ہی ملوک طوائف کا

پوشیدہ نہ ہے کہ جبکہ بادشاہ سکندر ملک فارس پر غالب ہو گیا اور وہان کے
باشندونمین سے امرا اور وزرا — اور جمیع مردمان خاندان شاہی کو گرفتار
کر چکا اوسوقت اوسنے چند آدمیون کو اوس گروہ مفسدین مین سے قتل کرکے
چاہتا تہا کہ سبکو حکم قتل کا دے لیکن حکیم ارسطاطالیس اس حرکت لایعنی سے
مانع آیا اور عرض کی کہ خداوند نعمت ایسی تدبیر کیجئے جسمین اپنا مطلب بہی نکل
آوے اور یونانیون کی گردن پر فارسیونکا خون بہی نہ ہووے وہ رائے
یہہ ہے کہ جہان پناہ چند امرا عظام کو انمین سے سلطنت مرحمت فرماوین
اور امورات شاہی مین کئی آدمی شریک کردین کیونکہ جسوقت کئی بادشاہون کے

طبقہ تیسرا اشغانیہ

بادشاہونکی بیشک انہین آپسمین اختلاف پڑیگا پہر ایک کو دوسرا آپ قتل کریگا
اور پہوٹ پڑی رہیگی کبہی اتفاق انہین نہ ہوگا آپ سے آپ خراب ویران ہوجاینگے
گے اور یونانیون کیو اسطرح سے انکا خون ہی نہ ہوگا — سکندر کو یہہ رائے بہت
پسند آئی چنانچہ اوسنے بتیس آدمی منتخب کرکے فارس کے بادشاہ مقرر کردیے
انہین لوگون کو ملوک طوایف کہتے ہین — چنانچہ اسی صورت سے فارس کی
سلطنت پانسو بارہ برس تک متفرق رہی اور وہ لوگ ملوک طوایف کی سلطنت
کرتے رہے — بعد اس عرصہ مذکور کے اردشیر بن بابک جبکہ سلطنت فارس کا
بادشاہ ہوا اوسنے تمام ملوک طوایف کو جوکہ قریب نوّے آدمی کے تہے سب کو
جمع کیا اور ایک سلطنت مقرر کی — تواریخ مین ان بادشاہونکے نام اور اونکی
سلطنتون کی مدتون کا کچہہ حال نہین لکہا ہے کیونکہ یہہ لوگ مثل چہوٹے چہوٹے
رئیسون کے اطراف واقطار فارس مین پہیلے ہوئے تہے اور بعد اسکندر کے
یونان کی بادشاہت کو بہت فروغ ہوگیا تہا چنانچہ یونان ہی کے بادشاہ کا
اکثر جا ہے پر حکم تہا اسلئے مورخین نے بعد اسکندر کے ملوک طوایف کا حال
بالکل ترک کردیا ہے بلکہ یونان کا حال لکہتے ہین لیکن جبکہ ملوک اشغانیہ کو
درمیان ملوک طوایف کے ترقی اور فروغ ہوا تب اونکی تواریخ لکہی گئی تہی

بیان ہی تیسری طبقہ اشغانیہ کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ اول ہی اول اس طبقہ اشغانیہ مین بادشاہ اشغا بن
اشغا جسکو اشک بن اشکان بہی کہتے ہین مشہور ہوا — اس بادشاہ کی
ابتدا سلطنت دوسو چہیالیس برس کے بعد غلبہ سکندر کے ظہور مین آئی تہی —
بعد اوسکے شاپور ابن اشغان بادشاہ ہوا اوسنے ساٹہہ برس سلطنت کی —

طبقہ تیسرا اشغانیہ

۱۱۸ اِس بادشاہ کے جلوس کو کچھہ اوپر چالیس برس گذرے تھے جب حضرت عیسےٰؑ
پیدا ہوئے بعد تین سو سولہ برس غلبہ اِسکندر کے سلطنت اوسکی تمام ہوچکی تھی —
اور بعد اکیس برس کے بیرن اشغانی بادشاہ ہوا — اور سن تین سو سنتالیس [۳۴۷]
سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا — اوسکے بعد جوذرز الاشغانی انیس برس تک
سلطنت کرکے تین سو چہیاسٹھہ [۳۶۶] سکندری مین راہ عدم کی طے کرگیا — بعد ازان
نرسی الاشغانی چالیس برس حکومت کرتا رہا جس روز یہہ شخص بادشاہ ہوا تھا
اسنے یہہ حکم عام سُنایا تہا کہ مین اوس شخص کی عزت اور توقیر کرونگا جو میرے
حکم کی تعمیل جلد کریگا یہہ بہی سنہ [۴۰۶] چارسو چھہ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان
ہرمز الاشغانی نے انیس [۱۹] برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۴۲۵ سکندری مین
فوت ہوا یہہ شخص جس روز تخت سلطنت پر بیٹھا اسنے خلق اللہ کو یہہ حکم عام سنایا
کہ گناہ سے بچو اور برائی نکرو والا نہ تیر تعذیر جاری کی جائیگی — بعد ازان
اردوان الاشغانی نے بارہ برس سلطنت کرکے سنہ ۴۳۷ سکندری مین بادیہ
پیمائے عدم کی کی — یہہ خسرو اشغانی چالیس برس سلطنت کرتا رہا اِس شخص نے
تمام رعیت کو آتش پرست بنادیا اور حکم دیا کہ اِس آگ کی پوجا تمام تاکید
کیجاے یہہ بہی سنہ ۴۷۷ تک اپنا زور دکہلا کر راہی ہوئے — جب وہ
مرچکا تب بلاش اشغانی بادشاہ ہوا اوسنے چوبیس برس سلطنت کی اور
سنہ ۵۰۰ سکندری مین وفات پائی — بعد ازان اردوان الاصغر
بادشاہ ہوا اِسکے ایام حکومت مین اردشیر بن بابک ظاہر ہوا جسنے تمام
اردوان کے لوگون کو معہ اِس بادشاہ اردوان اصغر کے مار کر ہانہہ صاف
کیا اور تمام ملوک طوایف کی سلطنت کو نیست و نابود کرکے ایک بڑی سلطنت
ٹھہرائی چنانچہ سنہ ۵۱۲ مین اِس اردوان مذکور کی سلطنت تمام ہوچکی تھی

ہو چکی تہی اب اسمین اختلاف ہی کہ اس شخص نے کتنے سال حکومت کی بعضے کہتے ہین گیارہ برس بعضے تیرہ

بیان ہی طبقہ چہارم کا جو اکاسرہ ساسانیہ کہلاتی ہین

پہلا بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک اولاد ساسان بن اردشیر بہمن مسبوق الذکر سے ہے جسکا حال اردشیر بہمن کے حال مین ہم بیان کر چکے ہین یہہ ساسان وہ شخص ہے جسنے گوشہ نشینی اور ریوڑ چرانا اختیار کر لیا تہا جبکہ اوسکے باپ نے حکومت اور سلطنت داراکے نام جن ایام مین کہ وہ مسماۃ خمانی کے پیٹ ہی مین تہا مقرر کردے ہی تہی جیسا کہ اولاً بیان آچکا ہے — واضح ہو کہ اردشیر بن بابک ایک شخص تہا ملوک طوایف مین کا جن ایام مین کہ اردوانیین کا دورہ تہا یعنی درمیان سنہ ۹۳۷ ابتدا ر بخت نصر کے پہر ایسا ہوا اسی سامین یہہ شخص اون سب اردوانیین پر غالب آگیا اسوقت یا نسو بارہ برس غلبہ اسکندر کو گذر چکے تہے اتنی ہی مدت ملوک طوایف نے سلطنت کی ہے اس اردشیر کے ظاہر ہونے اور ہجرت نبوی مین چارسو بائیس برسکا فاصلہ ہے اور اس سے قبل ستتر برسکے بطلیموس سنے رصد بنائی تہی اس عرصہ تک ممکن ہے کہ بطلیوس زندہ رہا ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ اوسنے اردشیر ابن بابک کا زمانہ بہی دیکہا ہو کیونکہ وہ اس بادشاہ کے زمانہ سے کچہہ بہت بعید نہ تہا — تمام اکاسرہ جنکا پچہلا بادشاہ یزدگرد کہلاتا ہے اولاد اردشیر مذکور سے ہی — جبکہ اس بادشاہ کو غلبہ ہوا اور سب اردوانیین پر غالب آگیا تب اسنے سبکو قتل کیا اور بندوبست ملک کا خوب کیا یہہ شخص بہت طویل الفکر اور عقلمند آدمی تہا چہا بچہ ارسطہ

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۲۰ واسطے رہنمونی اپنے بیٹے شاپور اور اوسکی اولاد کے ایک دستورالعمل تصنیف کیا تہا جسمین جمیع قوانین سیاست اور بندوبست اور انتظام اور احکام اور حیلہ ملک ستانی کے لکہے تہے — مگر اسنے چودہ برس دس مہینے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۲۷ سکندری کے فوت ہوا — بعدازان اوسکے بیٹے شاپور ابن اردشیر نے اکتیس برس اور چہہ مہینے سلطنت کی یہہ لڑکا بہت خوبصورت اور استوار آدمی تہا اسی وقت مین مانی کا فرظاہر ہوا تہا جسنے دعوہ نبوت کا کیا تہا اور اوسکے بہت لوگ تابع بہی ہوگئے تہے جو لوگ اوسکے مذہب مین ہین اونکو مانوی کہتے ہین — بعد گیارہ برس سلطنت کرنے کے مع افواج قاہرہ ملک روم کیطرف چڑہائی کی چنانچہ شہر نصیبین فتح کیا اور بہت بلاد روم مین سیر کرتا ہوا پہرا اوسوقت مین روم کے باشندے بت پرست تہے مگر یہہ حال اونکا قبل نصاراے ہونیکے تہا — اور چند شہر ملک شام کے بہی اسنے فتح کئے مین جنکے باشندون کو طعمہ تیغ بیدریغ کرکے روتیہ کو کوچ کرگیا تہا — بعدازان والی روم نے اس سے صلح کی اور اطاعت منظور کرلی اوسوقت مین بادشاہ رومیہ کا غرذیانوس تہا اسکا حال یونان کے بادشاہون مین بیان کرینگے اس شاپور مذکور کو توجہ تامہ فلسفہ یونانیہ کے جمع کرنے کی اور ترجمہ کرنے کی درمیان فارسی کے تہی — اور کہتے ہین کہ اسی کے زمانہ مین عود کا باجہ نکلا ہے یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۵۶ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد ہرمز بیٹا شاپور کا جو بہت قوی اور پہلوان اور طویل القامت تہا ڈیرہ برس تک سلطنت کرتا رہا بسبب شجاع اور دلاور ہونیکے اسکو پہلوان کہتے ہین سنہ ۵۶۰ سکندری مین فوت ہوا — بعدازان اوسکے بیٹے بہرام بن ہرمز نے کل تین برس تین مہینے سلطنت کی یہہ شخص بہے اپنے باپ ہی کی خصلت

طبقہ چوتہا ساسانیہ

خصلت اور اطوار پر درمیان بندوبست اور مہربانی کرنے حال رعایا پر چلتا رہا ۱۲۱
اور شروع سنہ ۵۶۴ مین وفات پائی — بعد اوسکے بہرام ابن بہرام اوسکا
بیٹا بادشاہ ہوا اسنے بہی سترہ برس سلطنت کرکے سنہ ۵۸۱ سکندری مین
وفات پائی — بعد ازان اوسکے بیٹے بہرام ابن بہرام نے چار برس چار
مہینے سلطنت کی یہہ بہی عدل اور سیاست اور انتظام مین اپنے دادا کے چلنون پر
رہا اور سنہ ۵۸۵ پانسو پچاسی مین بعد گذرنے سات مہینے اس سال کے
وفات پائی — بعد ازان نرسی ابن بہرام ابن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور
— ابن اردشیر — بن بابک نو برس تک سلطنت کرتا رہا اور سنہ ۵۹۴
کے ساتوین مہینے اوسنے بہی وفات پائی — بعد ازان ہرمز ابن نرسی نے
جو اوسکا بیٹا تہا نوے برس سلطنت کی اور سنہ ۶۰۳ کی ساتوین مہینے اوسنے
بہی وفات پائی — جب ہرمز بہی مرگیا تب اوسوقت کوئی بیٹا اوسکے
نہ تہا جو تخت کا وارث ہو مگر ایک عورت اوسکی عورتون مین حاملہ تہی ارکان
دولت نے یہہ تجویز کی کہ وہ لڑکا جو اس عورت سے پیدا ہو اوسکے سرکو
تاج شاہی سے مزین کرنا چاہیے چنانچہ وہ عورت ایک بچہ جنی اوسکا نام
شاپور رکہا گیا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے شاپور — ابن ہرمز — بن نرسی
— بن بہرام ثانی — بن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — بن اردشیر
— بن بابک — جبکہ یہہ لڑکا جوان ہوگیا تب اس سے آثار نجابت اور
شرافت کے ظاہر ہونے شروع ہوئے — چنانچہ ایک یہہ ذکر کرتے
ہین کہ ایک روز اسنے شور و شغب جو لوگون کا پل پر جو نہر مدین پر واقع
تہا سنا تب اسنے پوچہا یہہ کیا غل غپاڑا ہے خدام شاہی نے عرض کی
کہ خداوند یہہ شور و غل ان لوگونکا ہے جو پل پر سے گذرتے اور آتے ہین —

اُس لڑکے نے حکم دیا کہ برابر اوسکے ایک اور پل طیار کروانا چاہئیے تاکہ ایک
پل پر کو آیا کرین اور دوسرے پر کو جایا کرین چنانچہ وہ عمل پھر نہ ہوا — اس
حکم کے ظاہر ہونے سے مردمان ساکنین اوس شہر کو بہت تعجب ہوا کہ یہہ لڑکا
بہت دانا اور عقلمند اُٹھا ہے — جن ایام مین کہ یہہ حالت صغر سن مین تہا
عرب لوگ اسکے ملک پر بچہ سمجہہ کر تاخت لاکر چند بستیون کو اُجاڑ گئے تہے
مگر جب اوسنے ہوش سنبہالا اور بالغ ہوگیا اسوقت جوانان تنومند اور دلاوران
فوجی ہیکل منتخب کرکے عرب کو گیا جسکو وہان پایا طعمہ تیغ بیدریغ کیا بعدازان
شہر حسا اور قطیف پر جاکر وہان کے باشندون کو قتل اور ہلاک کیا ہرچند
کہ وہ لوگ فدیہ دیتے رہے مگر ہرگز قبول نہ کیا — بعدازان درمیان ایک
قلعہ مسمی مشقر کے جو کہ بحرین مین ایک قلعہ قبیلہ تمیم کا ہے اوسمین تمیم اور
بکر بن وایل — اور عبد القیس کے قبیلون کے آدمی رہتے ہین اوسمین پہنچکر
بیشمار آدمی قتل کئے — بعدازان یمامہ مین جاکر وہان کے باشندون کو بہی
مار ڈالا — اور جس چشمہ پر پہنچا اوسکو بند کردیا اور جو کنوا عرب کا پایا اوسکو
آنٹ دیا — پہر دیار بکر — اور دیار ربیعہ پر مراجعت کرکے جو کہ درمیان
مملکت فارس اور عرب کے واقع ہین خوب خونریزی اور لوٹ کہسوٹ
کی علے ہذا القیاس تمام عرب کو لوٹتا کہسوٹتا پہرا کیا اسیواسطے اسکو شاپور
ذوالاکتاف کہتے ہین — بعد ان واقعات مذکورہ بالا کے آدمیونسے لڑائی ہوئی
اونکو بہی قتل کیا اور بہت سے آدمی گرفتار کئے — لیکن قسطنطین نے نذر
بہیجکر صلح کرلی اور ہمیشہ نذر بہیجا کیا یہانتک کہ سنہ ۵۷ اپنے جلوس مین
فوت ہوا عمر بہی اوسکی اتنی ہی تہی — مگر شاپور کے زمانہ مین اوسکی اولاد نے
بہی بادشاہت کی اور وفات بہی پائی — بعدازان للیانوس روم کا بادشاہ

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۲۳ بادشاہ ہوا اِس بادشاہ سرکش نے بتوں کی پرستش کو پہر ترویج دی اور تمام
گرجا گہر جو نصاریٰ کے بنوائے ہوئے تہے سبکو مسمار کرکے انجیل مقدس کو
پہونکدیا اور مستعد واسطے لڑائی شاپور کے ہوا — جبکہ یہہ بادشاہ
شاپور سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا تہا اسوقت قبایل عرب بہی اسکے ہمراہ
ہوگئے تہے کیونکہ وہ لوگ شاپور سے بہت جلی بہنکی تہے بسبب اوس دشمنی
کے جو شاپور نے عرب کے حق مین موافق بیان بالا کے کی تہی — سپہ سالار
لشکر للیانوس کا ایک جوان جنگی مسمی یونیانوس تہا جو مذہب نصاریٰ
بسبب خوف للیانوس کے پوشیدہ رکہا تہا اِس شخص نے للیانوس کی
متابعت درمیان ارتداد اور بتون کے پرستش کے مطلق نہ کی تہی چنانچہ
اِسیواسطے للیانوس کو برا جانتا تہا اور دین اوسے متنفر رہتا تہا جبکہ
شاپور کے لڑنے کی واسطے یہہ للیانوس گیا اسجاے اتفاق سے یونیانوس
نے چند پیادے شاپور کے پکڑلئے اونہون نے اوسکو خبر دی کہ فلانے
مقام پر شاپور علیحدہ پہرتا ہے — اور واقع مین شاپور اخبار روم کی
جاسوسی کرتا ہوا علیحدہ لشکر سے پہرتا تہا جبکہ یونیانوس کو اِس حال
سے اطلاع ہوئی اوسنے اپنا ایک قاصد شاپور کے پاس بہیجکر یہہ کہلا
بہیجا کہ ہمکو خوب معلوم ہے تم جہان پہرتے ہو اور باوجودیکہ ہم تجکو پکڑ
سکتے ہین الا یہہ ہماری بہادری ہے کہ فریب سے نہین پکڑتے — شاپور نے
یہہ بات سنکر بہت تعریف اوسکی کی اور جلدی سے اپنے لشکر مین جا ملا
— پہر تو جانبین کے لشکر کا مقابلہ ہوا اور بعد میدان رزم کے للیانوس
کی فتح ہوئی شاپور معہ اپنے لشکر کے بہاگ نکلا رومیون نے اون بہاگتون
کو بہت قتل کیا اور للیانوس نے شہر طیسفون پر جسکو مداین بہی کہتے ہین

طبقہ چوتہا ساسانیہ

قبضہ کر لیا — بعد ازان للیانوس ازسر نو لشکر آمادہ کرکے اپنے قرب و جوار کے
سلاطین کی مدت اور کمک طلب کرکے للیانوس سے شہر چہین لیا — مگر للیانوس
فارس کے ملکون سے ہرگز نہ ٹلا وہین پڑا رہا اور شاپور خواہان صلح تہا اتفاق
سے ایک تیر قضا للیانوس کے درمیان خیمہ کے آکر ایسا لگا کہ اوسکے دل کے
اندر در سار ہو گیا بدون مارے ہی مرگیا — لشکری لوگون نے جو یہہ خبر مہیب
سُنی سبکے پیر لڑکہڑا گئے کیونکہ اونکا بادشاہ دشمن کے ملکونمین مارا گیا بسبب
اس تہلکہ کے برپا ہونیکے تمام لشکریون نے یونیانوس سے درخواست کی کہ تم
للیانوس بادشاہ کے قایم مقام ہو کر سلطنت کرو — اوسنے کہا کہ مین ہرگز
ایسے لوگون کی بادشاہت اختیار نکرونگا جو میرے دین و ملت کے موافق
نہین ہین سب نے یہہ اقرار کیا کہ ہم لوگ بجبر للیانوس کے خوف سے بت
پرستی کرنے لگے تہے والا نہ ہم تو واقع مین نصارا ہے ہین — اور اب ہم پہر
نصارا ہے ہوتے ہین جب یونیانوس کی اس امر سے اطمینان خاطر ہوئی اوسنے
بادشاہت اختیار کی اور شاپور سے صلح کرکے ہمراہ چند مصاحبون کے واسطے
ملاقات کے اوسکے پاس گیا — اور درمیان ایک مکان کے ملاقات
دوستانہ با معانقہ کرکے صلح اور دوستی کی بنیاد مضبوط کی پہر اپنے ہمراہ لشکر
روم کا لیکر بلاد روم کی طرف مراجعت کی — بعد ازان شاپور اپنے ملک مین
سلطنت کرتا رہا اور بعد بہتر برس (جلوس) کے کہ عمر بہی اوسکی اتنی تہی درمیان سنہ ۶۷۵
سکندری کے بعد گذرنے سات مہینے کے فوت ہوا — بعد ازان اردشیر بن
ہرمز اوسکا بہائی بسبب وصیت شاپور کے بادشاہ ہوا کیونکہ اوسکا بیٹا
بسبب صغرسن ہونیکے لایق سلطنت کے نہ تہا جب وہ بہی سنہ ۶۷۹ سکندری
مین مرچکا اسوقت اوسکا بیٹا شاپور ابن شاپور ذی الاکتاف پانچ برس چہہ

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

چہ مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ لڑکا بہی اپنے باپ ہی کی خصلت کا متبع تہا
لیکن بسبب گرنے ایک خیمہ کے دب کر بعد گذرنے دس مہینے سنہ ۶۸۴
سکندری کے وفات پائی — اسکے بعد بہائی اوسکا بہرام ابن شاپور
ذی الاکتاف جسکو کرمان شاہ کہتے ہین سلطنت کرنے لگا کرمان شاہ
اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ والی کرمان کا تہا اسنے بہی اچہی خصلت اور نیک
باتین اختیار کی تہین بعد گیارہ برس کے ایک شخص نے اوسکے ایک تیر مارکر
درمیان سنہ ۶۹۵ سکندری کے بعد گیارہ مہینے اس سال کے ہلاک کردیا
کہتے ہین کہ اوس شخص نے بسبب انتقام کے قتل کیا تہا — بعد ازان اوسکا بیٹا
یزدگرد بن بہرام بن شاپور تندخوا اور درشت خصلت اکیس برس پانچ
مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ بادشاہ بہت تندخوا اور درشت مزاج اور
بدخلق اور بدخصلت اور ظالم جفا شعار تہا اور خونریزی بہی بہت کرتا تہا
— کہتے ہین کہ فارسیون نے کسی بادشاہ کے ہاتہہ سے ایسا ظلم اور ستم نہ دیکہا
تہا جو اسنے اون پر کیا جبکہ اسکا ظلم بہت بڑہ گیا اور ہمیشہ جفا شعاری کا
حد کو پہنچ گیا تب تمام فارسیون نے خدا کے سامنے تضرع و زاری اوسکے
مرنے کی دعا چاہی چنانچہ وہ دعا تیر بہدف ہوئی کہ ایک دولتی گہوڑے
سے درمیان سنہ ۷۱۶ سکندری کے بعد گذرنے چار مہینے کے مرگیا —
اس یزدگرد کے ایک بیٹا بہرام گور تہا اوسنے اپنی حین حیات بادشاہ منذر
کو جو عرب کا ایک بادشاہ تہا واسطے تربیت اور پرورش اور تعلیم نیک
اخلاق کے سپرد کردیا تہا جب وہ لڑکا جوان اور سن ہوگیا تب وہ اپنے
باپ کے پاس واسطے ملاقات کے حاضر ہوا — ہرچند کہ یہہ لڑکا بہت
عقلمند اور ادیب پرلے سرےکا تہا لیکن اوس سرکش باپ نے اوسکے حال پر

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲۶ کچھہ التفات نہ کی چنانچہ یہہ امر اوس لڑکے پر ناگوار گذرا اوسنے اپنی مراجعت
کے واسطے درخواست کی وہ منظور ہوئی وہ بچارہ بحالت اوارہ ملک عرب کو
پاس منذر کے مراجعت کرکے چلا آیا جب اوسکا باپ مرگیا اسوقت سب
اہل فارس نے مجتمع ہوکر یہہ صلاح کی کہ یزدگرد کے بیٹون مین سے ہم کسیکو بادشاہ
مقرر نہ کرین کیونکہ ہمنے اس شخص کے ہاتہہ سے بہت ظلم اٹہایا ہے اور علاوہ
ازین بہرام گور نے چونکہ درمیان عرب کے نشو و نما پایا ہے وہ لایق اس ریاست
کے بہی نہین ہے کیونکہ اہل فارس اور اہل عرب کے عادات اور رسمیات مین
اختلاف عظیم ہے اسلیے اون لوگون نے کسریٰ کو جو اولاد اردشیر سے تہا
اپنا بادشاہ مقرر کرلیا جبکہ یہہ خبر بہرام کو پہنچی — اوسنے منذر اور اوسکے
بیٹے نعمان ابن منذر سے مدد طلب کرکے اور درمیان اہل عرب — اور اہل
فارس کے اپنے بہت خطوط و نامہ بہیجکر سب سے تائید لیکر فارس مین آیا آخر الامر
بہرام گور اپنے باپ کی جاے بادشاہ مستقل ہوا اسکی شجاعت اور قوت اور
جوانمردی بہت بیان کی گئی ہے — بعد ازان وہ اسطرح پر ہلاک ہوا ایکروز
شکار کہیلنے گیا تہا ایک شکار اوسنے دیکہا چاہتا تہا کہ اوسکو روکے اوسکے پیچھے
جو بہاگا زمین شور کی کیچڑ مین دہنس گیا اوس زمین کے اندر دہنسا ہوا نیچے چلا
گیا اسنے کُل تیئس برس گیارہ مہینے سلطنت کی اور سنہ ۱۴۴ ء مین بعد گذرنے تین مہینے
اس سال کے فوت ہوا — بعد اوسکے بیٹا اوسکا یزدگرد ابن بہرام گور اٹہارہ
برس چار مہینے تک سلطنت کرتا رہا اور جمیع خصایل اپنے باپ کے استعمال مین
لاتا رہا یعنے تخریب اعدا اور تعمیر بلاد مین مثل اپنے باپ کے سرگرم تہا —
بعد گذرنے سات مہینے سنہ ۵۹ ء کے یہہ بہی ہلاک ہوا — اسکے دو بیٹے
تہے ایک ہرمز — دوسرا فیروز جبکہ یہہ مرگیا تب ہرمز ابن یزدگرد تخت پر بیٹہا

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

تخت پر بیٹھا اور سات برس تک لوگون پر ظلم اور رعیت پر ستم کرتا رہا —
اور دوسرا لڑکا فیروز جو اسکا بھائی تھا وہ قوم ہیاطلہ کے پاس خواہان کمک
اور مدد کا ہوکر پہنچا یہہ وہ قوم ہے جو درمیان خراسان اور بلاد ترکستان کے
جسکو طخارستان کہتے ہین رہتے ہین وہانکے بادشاہون نے یہہ فریاد کی کہ میرے
باپ کا ملک مجکو ملجاوے اور میرا بھائی ہرمز سے تخت سلطنت چھین لیا جاوے
ان لوگون نے اسکو مدد دی چنانچہ لشکر خراسان اور طخارستان کا فیروز
مذکور جمع کرکے اپنے بھائی ہرمز سے لڑنے کے ارادہ پر آیا اور درمیان رے
کے دونو کا مقابلہ ہوا خداتعالے نے فیروز کو فیروزمند کیا اور فتح اوسکی
ہوئی اوسنے اپنے بھائی ہرمز کو گرفتار کرکے قید کردیا اور آپ تخت پر بیٹھکر
حکومت کرنے لگا چنانچہ سلطنت ہرمز کی سنہ ۷۶۶ سکندری مین تمام
ہوچکی اس فیروز نے ستائیس (۲۷) برس سلطنت کی اور خصایل نیک برتنی
اور تالیف قلوب خلق مین مصروف رہا اسکے ایام حکومت مین سات برس کا
قحط پڑا تھا جسمین تمام چشمی اور گہانس خشک ہوگئی تہی اور چارپایے
ہوکے مرگئے تھے بعد میعاد مذکور کے خداتعالے نے باران رحمت نازل
فرمایا — اور پہر کردنیا مین تازگی اور سبزی دکھلائی دی — اخشنوار
جوکہ ایک بادشاہ قوم ہیاطلہ کا تہا اوسمین اور فیروز مین کچھہ رنجیدگی ہوگئی
تہی اور سبب اس رنجیدگی کا یہہ تہا کہ فیروز نے اوسکی لڑکی سے اپنی شادی
کی درخواست کی تہی اوسکو نامنظور ہوئی فیروز اپنا لشکر لیکر قوم ہیاطلہ پر
جا چڑہا اور وہان جاکر اوس قوم کے گناہون کو بیان کرنے لگا چنانچہ
اوس قوم پر فیروز نے جو گناہ ثابت کئے تہے ایک گناہ یہہ بہی ثابت
کیا تہا کہ یہہ لوگ مردون سے اغلام کرتے ہین آخرالامر یہہ ہوا کہ اخشنوار

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲۸ مین جو کہ قوم ہیاطلہ نے ایک کہائی کہود کر اوپر سے ڈہانپ رکہی تہی معہ اپنے ہمراہیون کے اوسمین گر کر راہی ملک بقا کا ہوا اخشنوار نے نکلکر تمام اسباب جو اوسکے لشکر کا تہا سب لوٹ لیا یہہ واقعہ سنہ ۷۷۳ سکندری مین وقوع مین آیا تہا — بعد ازان اوسکے بیٹے بلاشش بن فیروز نے چار برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۹۷ سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد اوسکے بہائی قباذ بن فیروز نے تینتالیس ۴۳ برس بادشاہت کی جسمین چہہ ۶ برس تک اپنے بہائی جاماسپ سے لڑا کیا اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین مردک الزندیق ظاہر ہوا تہا اسنے دعوہ نبوت کا کیا اور یہہ حکم لوگون کو سُنایا کہ سب لوگ مال مین مساوی رہین یعنے جو کوی مالدار ہو وہ مفلس کو برابر حصہ بانٹ دیوے اور عورتون مین سبکی مشارکت رہے کیونکہ واقع مین عورتین سبکی حقیقی بہن ہین اسلئے کہ سب آدمی حضرت آدم ؑ اور حوا کی اولاد مین ہین پس سب آپسمین مرد و زن بہائی بہن ہوئے اسلئے چاہئے کہ ہر ایک کی عورت سے جو چاہے حاجت پوری کرلے کیونکہ وہ عورتین حقیقت مین مال مشترکہ ہین — اس بادشاہ بیلے وقوف یعنے کے قباذ نے اسکا دین قبول کیا اور اسی سبب سے بہت سے آدمی مارے گئے مگر رعیت پر یہہ امر سخت ناگوار اور گران گذرتا تہا اسلئے تمام رعایا نے مجتمع ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ قباذ کی جائے اور کوئی بادشاہ مقرر کرد اور اسکو تخت پر سے اُٹہا دو چنانچہ اوسکے بہائی جاماسپ بن فیروز کو تخت پر بٹہلایا — اور قباذ بہاگ کر قوم ہیاطلہ کے پاس مستغیث ہوکر گیا اس قوم نے اوسکی مدد کی قباذ لشکر خراسان کا لیکر اپنے بہائی جاماسپ سے آکر لڑا آخر الامر قباذ نے فتح پائی اور جاماسپ کو قید کیا پہر بدستور بادشاہت کرتا رہا اور سنہ ۸۴۵ کی ساتوین مہینے مین وفات پائی — اوسکے بعد بیٹا اوسکا

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲۹ بیٹا اوسکا نوشیروان بن قباذ — بن فیروز — بن یزدگرد — بن بہرام
گور — بن یزدگرد اثیم — ابن بہرام — بن شاپور ذی الاکتاف —
بن ہرمز بن نرسی — بن بہرام — بن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور
— بن اردشیر — بن بابک بادشاہ ہوا نوشیروان حالت صغر سن
ہی مین بادشاہ ہوا تہا اور اڑتالیس برس تک سلطنت کرتا رہا کہتے ہین
کہ نوشیروان جسوقت تخت پر بیٹہا اوسوقت اوسنے اپنے خواصون
سے یہہ کہا کہ قبل از تخت پر بیٹھنے اور بادشاہ ہونے سے مینے خداتعالے
سے ایک عہد کرلیا تہا اب اوسکا ایفا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ مینے
جناب باری سے عرض کی تہی کہ اے خداوند جب مین بادشاہ ہونگا
دوباتین ضرور کرونگا — ایک یہہ ہے کہ منذر کی اولاد کو پہر ملک حیرہ
مین لاونگا اور حارث غاصب کو اوسمین سے نکال دونگا — دوسرا
امر یہہ ہے کہ جتنے لوگ مزدک مذہب مین ہین اور اونہون نے تمام عورتین
اور مال لوگون کے مشترک کرئے ہین اسطور پر کہ کسی کی کوئی خاص
جورو نہین جسپر چاہو چڑہ جاو اور نہ مال کسیکا ہے جسکو چاہو لوٹ لو
یہانتک کہ پاجیون کو اشرافون سے مختلط کردیا ہے — اور داماد ہوجانا
بہت آسان کردیا ہے جتنے کمینے اور رزالے اون اشراف زادیون کو
رکہتے ہین کہ جنکو کبہی آنکہہ بہر دیکھنے کی اونکو طاقت نہین ہوئی تہی ان
سب لوگون کو قتل کرونگا اسوقت مزدک بہی تخت کے پاس حاضر تہا
کہنے لگا کہ جہان پناہ آپ کو اتنا مقدور ہے کہ آپ ان سب لوگون کو قتل
کردیجے گا یہہ کار کبہی نہ کرنا کیونکہ خداتعالے نے تمکو اسواسطے نہین پیدا
کیا کہ تم دنیا مین فساد برپا کرو بلکہ تمکو فساد کے کہونے اور اصلاح امور

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲۰ سکے واسطے بادشاہ بنایا ہے — اسوقت بادشاہ خفا ہوا اور کہا کہ حرام
زادگی تجکو وہ بہی یاد ہے جبکہ تونے قباذ سے کہا تہا کہ مجکو اجازت دو تو مین
نوشیروان کی والدہ سے صحبت کرون اور بادشاہ نے بسبب اتباع تیرے
دین کے اجازت دی اور تو اوسکے مکان مین گیا — اور مین دوڑکر تیری
پیرونمین پڑا اور تیری منتین کرکے بخشی اپنی والدہ کو بخشوایا جب تونے
مجکو بخشی اور پہر تو اوٹہا چلا گیا وہ تیرے پیرون کی جرابون کی بو آجتک
میری ناک سے نہین گئی ہے مجھے تو خوب یاد ہے مزدک بولا کہ سچ
ہے — نوشیروان نے اوسیوقت قاتل کو حکم کیا کہ اسکو قتل کردو فوراً
بادشاہ کے روبرو اوسکا سر اوڑا دیا گیا اور لاشہ اوسکا جلاکر خاک
سیاہ کردیا گیا — اور منادی ہوگئی کہ جو قوم مزدکیہ ہین یعنے جو لوگ اسکے
مذہب مین ہین اونکا خون ہدر ہے جو پاوے مار ڈالے اوس روز بہت آدمی
مارے گئے — اور دوسرا حکم نوشیروان نے یہہ بہی دیا کہ مانوی لوگ
بہی قتل کئے جاوین چنانچہ فرقہ مانویہ کے بہت آدمی مقتول ہوئے — بعدازان
نوشیروان نے وہی مذہب قدیم جو مجوسیونکا تہا جاری کیا — اور تمام حاکمون
کے نام شقہ روانہ کرکے سلطنت کو مضبوط کیا اور ہمیشہ امورات سلطنت مین غور
پرداخت کرتا رہا یہانتک کہ جو سقم یا ضعف اوس سلطنت مین آگیا تہا یکقلم
جاتا رہا — اور جو لوگ تابع وہم وخیال کے تہے وہ سب چہوڑوا دیا اور خون
کہانا لوگون سے موقوف کردیا — اور لشکر کی بہی یہی غور پرداخت کرکے
برچہی بہالے اور ہتیارون سے سبکو آراستہ کردیا — اور جو شہر ٹوٹا
پہوٹا تہا اوسکی ازسرنو تعمیر کروائی — اور اطراف وجوانب کے ملکون پر
جو لوگ بسبب ضعف سلطنت تابعی ہوگئے تہے وہ ملکین پہر سلطنت مین شامل

طبقہ چوتہا سامانیہ کا

شامل کین اِن بلاد کے شامل کرنے کی بہت سبب بیان کئے گئے ہین بہرکیف
وہ ملک یہہ ہین — سند رنج — زابلستان — طخارستان — دروستان وغیرہ
اور چند قلعی اور کوٹ بہی اس بادشاہ نے بنوائے — اور وہ مال و دولت
جو مردکیہ مذہب والونکا ہاتہہ آیا تہا اسکے لئے یہہ قانون مقرر کیا کہ جس مال کا
مالک دستیاب ہو شبہ ط پہچاننے کے لیجاوے اور باقی جو بیدون مالک رہا
وہ فقرا اور مساکین کو تقسیم کروادیا اور جس بچہ کے حسب ونسب مین اختلاف
پایا اوسکو مشتبہ تصور کیا — اور اگر کسی مردکی کا بچہ ثابت ہوا اوسکو اوس
شخص کا غلام مقرر کردیا جسکے تخم سے پیدا ہوا تہا — اور جس نیک بخت عورت
کے بزور و قوت کسی مردکیے نے پکڑ کر عزت خراب کرڈالی تہی اوس عورت کو
بقدر مہر روپیہ اوسے دلوادیا — اور جو عورتین اس قسم کی تہین کہ اونکے متوںیون نے
بسبب غیرت اور ننگ کے اونکے متولی ہونے سے انکار کرلیا تہا یا انکہ کوئی اونکا
متولی نہ تہا بلکہ لاوارث تہین اونکے واسطے ایک مکان بادشاہی مقرر کرکے یہہ
حکم دیا کہ اس مکان مین اس قسم کی عورتین سب جمع کیجاوین جبکہ وہ جمع ہوچکین اوسوقت
یہہ حکم دیا کہ جس سے چاہین اپنا نکاح کرلین بادشاہی خزانہ سے خرچ واسطے
اونکی شادی کے دیاجائے — اور ایسا ہی اون لڑکیون لاوارث کے باب
مین حکم دیا جنکا کوئی مالک نہ تہا اور وہ مردکیہ بہی نہ تہین — اور جتنے لڑکے لاوارث
اکٹھے ہوئے اونکو غلامان شاہی مین مندرج کیا — بعد اس بندوبست کے مندکو
ملک حیرت دلوایا اور حارث کو وہانسے نکالدیا جبکہ حارث خوف کہا کر معہ اپنے
عیال کے بہاگ نکلا اوسوقت بموجب حکم منذر کے واسطے تعاقب حارث
کے سوار گئے چنانچہ اوسکے اہل وعیال کو گرفتار کرلائے مگر حارث ہاتہہ نہ آیا بلکہ
مفقود الخبر ہوگیا اس کے گم ہونے مین اختلاف ہے چنانچہ ہم ہی اسکا حال

طبقہ چوتہا سانیہ کا

۱۲۲ کندہ کے حالمین درمیان چوتہی فصل کے انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے ـــ
بعدازان اپنے باپ قباذ کی جورون کو نوشیروان نے یہہ حکم دیا کہ اگر تمہارے
مرضی خانہ نشینی کی ہو تو مجہسے تنخواہ لے جاؤ گہر مین بیٹہے رہو والا نہ اپنے کنبے
کے مردون کو تلاش کر کے نکاح کر لو تم کو اختیار ہے ـــ بلاد مفتوحہ نوشیروان
کی تفصیل یہہ ہے کہ اس بادشاہ عادل نے الرہا جو شہر ہرقل کا ہے فتح کر کے
اسکندریہ بہی فتح کیا اور قیصر روم نے بہی اوسکی اطاعت منظور کی بعدازان
الخزر کو گیا اور وہان سے عدن کو پہر ایک نواح مین سمندر کے پاس جو درمیان
دو پہاڑون کے صحور مشہور ہے وہان قیام پذیر رہا ـــ اور وہانسے الجدید
کو گیا ـــ بعدازان قوم ہیاطلہ کے سر پر خرابی لایا چنانچہ وہان جاکر فیروز کے
خون کا مطالبہ کیا اور اس بہانہ سے تمام اونکے بادشاہونکو مار کر ـــ شہر اونکے
ویران و نیست و نابود کر دئے اور خلق کثیر ماری گئی پہر بلخ وغیرہ کو کوچ کیا اور
وہانسے مدایق کو مراجعت کر کے یمن کی مہم پر ایک لشکر مہیا کر کے اوسکا سپہ سالار
دہرز کو بنا کر روانہ کیا اسنے وہان جاکر تمام ملوک حبشہ کو جو یمن پر غالب آگئے
تہے قتل کئے ـــ اور پہر از سر نو ریاست ابن ذی یزن بعد مقتول ہونے
بادشاہ حبشہ کے جسکا نام مسروق ابن ابرہۃ الاشرم تہا بادشاہ ہوا
یہہ وہی بادشاہ ہے جو کعبہ پر بارادہ مسمار کرنے ہاتہی لیکر آیا تہا ـــ پہر
جرجان پر ایک بہاری لڑائی ہوئی بعد اوسکے باب الابواب اس نوشیروان
نے بنوایا اسی بادشاہ کے زمانہ کے چوبیسوین سال جلوسی مین عبداللہ والد
رسول اللہ صلعم کے پیدا ہوئے تہے اور پیغمبر خدا صلعم بیالیسوین سال جلوسی مین
پیدا ہوئے ـــ اور درمیان سنہ ۸۸۸ سکندری کے ساتوین مہینے نوشیروان
راہی ملک بقا کا ہوا ـــ بعد اس بادشاہ ذیشان کے ہرمز ابن نوشیروان اوسکا

طبقہ چوتہا سا سانیہ کا

۱۴۲۳ اوسکا بیٹا جوکہ بہت عادل اور نیک نیت آدمی تہا تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ
ایسا عادل ہوا کہ ایک ادنے سے واسطے شریف سے مواخذہ کرتا اور دربار
انصاف کے بہت مبالغہ کرتا تہا یہانتک کہ اوسکے امرا عظام کو یہہ امر ناگوار
گذرا اور سب اوسکے دشمن ہو گئے ـ کہتے ہین کہ اپنے بیٹون اور دوستون
کی بہی کچہہ خاطر درباب حق مدعی کے روا نہ رکہتا تہا اور عدل مین اسقدر
افراط کرتا تہا کہ سب سردار اور اکابر شہر رنجیدہ تہے کسی قوی کا یہہ
مقدور نہ تہا کہ کسی ایک ضعیف کے ہاتہہ لگالے اور طریقہ اسنے یہہ نکالا
تہا کہ ایک صندوق دربار کے باہر رکہوا دیا کرتا اوس صندوق کو اپنی مہر
اور کنجی سے بند کر دیا کرتا اور اوپر اوس صندوق کے ایک سوراخ ہوتا تہا
جو مظلوم آتا اوس صندوق مین عرضی ڈالدیتا یہہ بند وبست اسواسطے
جاری کیا تہا کہ شاید کوئی مظلوم اقربا یا کسی امیر کبیر کا ہو اور وہ بسبب
دہشت کے نالش ظاہر نہ کر سکے ایسا نہ ہو کہ پہر وہ مظلوم ہی رہجائے چنانچہ
اسیلئے خود آپ صندوق کہولکر ایک ایک شخص کی عرضی دیکہہ کر ٹہرتا اور
مستغیث کی فریاد کو پہنچتا ـ بعد ازان عادت انصاف پسند نے اسکو ایسا
تنگ کیا کہ اسنے اب یہہ تجویز کی کہ کوئی تدبیر ایسی نکالنی چاہیے جسسے
دمبدم ظالم کے ظلم سے اطلاع ہوتی رہے انصاف رسانی مین تاخیر نہ ہوا
کرے چنانچہ ایک رسّی دراز جسکا ایک سرا خلوت خانہ بادشاہی کے ایک
سوراخ مین اور ایک سرا اوسکا راہ عام پر باندہا گیا اور حکم دیا کہ جو کوئی مظلوم
آیا کرے جلدی سے اس رسّی کو ہلادے اور اوسکو جلد دربار مین حاضر
کرین تاکہ اوسکا ظلم کا دفعیہ فوراً کیا جائے ـ ـ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ہرمز
مذکور پر چند دشمنون نے اطراف اور اکناف سے خروج کیا ایک اون مین سے

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۳۴ شابہ بادشاہ ترکستان کا لشکر کثیر لیکر آیا - اور ایک بادشاہ روم کا - اور ایک عرب کا بادشاہ خلق کثیر اپنے ہمراہ لایا یہہ سب بادشاہ فرات کے دونو کنارون پر آ پڑے - اسوقت ہرمز نے ایک شخص باشندہ رے کو جسکا نام چوبین بن بہرام خشنش ہے سپہ سالار مقرر کرکے بادشاہ ترک کے مقابلہ کو بہیجا چنانچہ مابین لشکر ہرمز اور بادشاہ ترک کے خوب جنگ ہوئی مگر فتح چوبین کے نام رہی - چوبین مذکور نے شابہ مذکور کو قتل کیا اور تمام اسباب محمولہ اوسکے لشکر کا جو ہاتہہ آیا لوٹ کر ہرمز کے پاس بہیجا - جب شابہ مارا گیا تب ابن شابہ اوسکا بیٹا اپنے باپ کے قایم مقام ہوا اسنے بہرام چوبین سے صلح کر لی اور آپسمین خوب خلطا ملطا ہوگیا تحفہ و تحایف جانبین سے لینے دینے لگے - مگر ایسا اتفاق ہوا کہ بادشاہ ہرمز نے بہرام چوبین سے کہا کہ تو ترکستانمین جاکر اونکے شہر پر چڑہائی کرکے اونکی شہر ونمین لڑائی کر ہرمز نے چونکہ صلح کر لی تہی اور مناسب وقت بہی نہ جانتا تہا اور بادشاہ کی حکم عدولی مین اپنے جان کا ضرر متصور تہا اسلئے وہ اپنے لشکر سے سازش کرکے بغی ہوگیا بادشاہ کی اطاعت چہوڑ بیٹہا - اسلئے ہرمز نے اور لشکر واسطے گوشمالی بہرام چوبین کے روانہ کیا اولاً توکچہہ لڑائی ہوئی آخرکار تمام آدمی لشکری چوبین مذکور سے مل گئے - پرویز ابن ہرمز جو اوسکا بیٹا تہا وہ آذربیجان مین بسبب نکالدینے ہرمز کے رہا کرتا تہا اوسکو یہہ معلوم ہوا کہ اب میرے باپ کا حکم سست ہوگیا اور ارکان ریاست اور تمام لشکر کے آدمی چاہتے ہین کہ اوسکو بادشاہت سے معزول کرین ایسا نہ ہو کہ بہرام چوبین ملک پر مسلط ہو کر بادشاہت کرنے لگے یہہ سوچ کر وہ آذربیجان اپنے باپ کیطرف

طبقہ چوتہا ساسانیہ

کیطرف آیا جب پرویز اسجا سے آچکا اسوقت دونو ماموں پرویز کے ہرمز پر ۱۳۵
چڑہ آئے اور ہرمز کو قید کرکے اوسکے دونو آنکہین پہوڑ ڈالین اور پرویز کے
سر پر تاج شاہی رکہا گیا — اول سال جلوس ہرمز سے تا وقت جلوس
پرویز کے تیرہ برس چہہ مہینے کا عرصہ ہوا اور ہرمز مدت تک قید رہا بعد ازان
گلا گہونٹ کر مار ڈالا — مگر جسوقت پرویز تخت پر بیٹہا اسوقت بہرام چوبین
نے اوسکی مخالفت اور بغاوت مین دم مارنا شروع کیا اور ہرگز اوسکی
اطاعت نہ کی اور پرویز سے انتقام ہرمز کی آنکہین پہوڑ ڈالنے کا خواہان
رہا چنانچہ اس معاملہ مین درمیان بہرام چوبین اور پرویز کے بہت مدت تک
خط کتابت رہی کوئی خط بہرام چوبین نے ایسا نہ لکہا کہ اوسے پرویز خوش
ہوا ہو بلکہ خفا ہی ہوتا رہا آخر الامر بہرام چوبین غالب آیا — اب پرویز کو
یہہ خوف دامنگیر ہوا کہ بہرام چوبین از سر نو میرے باپ کو برائے نام
بادشاہ بناکر آپ اوسکی طرف سے حکومت کریگا یہہ خیال محال دلمین ٹہرا کر
خواصون کو حکم دیا کہ میرے باپ کو قتل کرو چنانچہ اون لوگون نے اوسکو
قتل کیا اور پرویز بہاک کر روم کے بادشاہ کے پاس مدد لینے کو گیا
— بہرام چوبین نے ملک کو خالی پاکر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سب
ارکان دولت کو بلاکر یہہ کہا کہ سنو اگرچہ مین خاندان شاہی سے نہین ہون
پر خدا تعالے نے مجکو آجکے روز بادشاہ بنایا ہے کیونکہ ملک اور حکومت اللہ کے ہاتہہ
مین ہے جسکو چاہے دیوے — اور پرویز جو روم مین پہنچا روم والے نے
اوسے یہہ سلوک کیا کہ اپنی بیٹی مسماۃ مریم سے اوسکا نکاح کردیا اور اسّی
ہزار سوار جنگی اوسکے ہمراہ کردئے چنانچہ پرویز نے اتنی سپاہ لیکر بہرام چوبین
سے آکر مقابلہ کیا بہرام نے بہی خوب لڑائی کی جانبین کے بہت آدمی مارے

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۳۶ گئے اور لڑائی بڑی بہاری ہوئی اور اکثر فارسیون نے پرویز کا ساتہہ دیا
بہرام کو شکست ہوئی وہانسے بہاگ کر خراسان کو گیا اور ترکون سے جا ملا —
پرویز بعد اخراج دشمن صعب کے پہر کرار سر نو بادشاہ ہوکر تخت پر بیٹہا اور
اُس خوشی مین آدمیون کو جو اپنے ہمراہ لایا تہا بہت مال بخشا اور سپاہ کو
نہال کردیا اور حکم دیا کہ اب جاؤ تمہاری کچہہ حاجت نہین ہے دوسری
دفعہ پرویز درمیان سنہ ۹۰۲ سکندری کے تخت پر بیٹہا اور کل اڑتیس[۳۸] برس
پرویز نے بادشاہت کی — پرویز نے جب خوب طرح پر اپنے ملک کو
قبضہ مین کرلیا اور اطمینان خاطر ہوئی اوسوقت آدمیون سے لڑائی کی —
سبب رومیون سے لڑنے کا یہہ تہا کہ جس رومی بادشاہ نے اسکے ساتہہ
احسان کیا تہا بعد اوسکے مرنے کے سب رومیون نے متفق ہوکر اوسکے بیٹے
کو تخت پر بیٹہنے نہ دیا بلکہ ایک اور اپنا بادشاہ مقرر کرلیا — اسلئے رومیون
سے پرویز لڑا اور بعد چند لڑائیون کے پہر اوسکے بیٹے کو تخت پر بٹہلایا اُس لڑائی
مین پرویز کے سوار قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تہے — کہتے ہین کہ پرویز نے اپنی
سلطنت مین اتنا مال جمع کیا تہا کہ اور بادشاہ نے اتنا کچہہ کبہی فراہم نہ کیا تہا
— اور ایک ڈومنی مسماۃ شیرین سے نکاح کرکے اوسکے واسطے ایک
محل بنام قصر شیرین درمیان جلوان اور خانقین کے طیار کروایا تہا اور اُس بادشاہ
کے اٹہارہ بیٹے تہے بڑے بیٹے کا نام شہریار — اور ایک کا نام شیرویہ
تہا جو اوسکے بعد بادشاہ ہوا یہہ شیرویہ اوس روم کی بادشاہزادی کے
پیٹ سے تہا — بعد ازان پرویز کا حال خراب ہوگیا یعنے متکبر ہوکر سردارون
اور رئیسون اور اکابر مملکت کو حقیر سمجہنے لگا اور رعیت پر بہت ظلم کرنا
شروع کیا — چنانچہ ایک شخص مسمی زادان فروخ نے جو جیلخانہ کا داروغہ

طبقہ چوتہا ساسانیہ

داروغہ تہا عرض کی کہ جہان پناہ قید خانہ مین چھتیس ۳۶ ہزار آدمی مقید ہین اب قید خانہ مین جاے کسی قیدی کے نہین رہی ہے اور اونکی بدبو کثرت سے بڑہ گئی ہے اس حالمین جنکو حضور قابل سزا تصور فرماوین اونکو سزا اسطے اور جو قابل قتل کے ہے قتل کیا جاے اور جو لایق مخلصی کے ہے وہ رہا کردیا جاوے — پرویز نے کہا کہ نہین سبکو قتل کرڈالو اور اونکے سر کٹوا کر دارالسلطنت کے دروازہ پر ڈہیر لگواؤ — زادان فروخ داروغہ بندیخانہ نے ہر چند کہ عذر کیا اور کہا اس بات سے درگذر کیجے انصاف فرمائے کچھہ اثر نہ ہوا — کسرے پرویز نے کہا کہ یہہ کبہی نہ ہوگا اور حکم دیا کہ اگر آج تو نے اونکو قتل نہ کیا تو تجکو اون سب سے اول قتل کرونگا اور بہت برا بہلا کہا اور گالیان دیکر دربار سے باہر نکلوادیا — زادان فروخ قیدیون کے پاس گیا اور اون سے سب ماجرا بیان کیا کہ اسطرح سے تمہارے حقمین بادشاہ نے ارشاد کیا ہے وہ لوگ رونے پیٹنے لگے اور غل مچانے لگے — زادان فروخ نے کہا کہ سنو جو مین تمکو بتلاؤن وہ کرو اونہون نے کہا فرماے اوسنے کہا کہ مین تمکو بندیخانہ سے چہوڑ دیتا ہون تم سیدہے بادشاہ کے محل مین گہستے ہوے چلے جاؤ اور بازار مین جو کسی کاریگر کا اوزار — یا لکڑی جیسا ہے پاؤ چہین لو اور بادشاہ پر حملہ کرو — ان لوگون نے قسمہ کہا تی اور کہا کہ ہم یہی کرینگے زادان نے اونکو چہوڑدیا وہ لوگ بطور یلغار بادشاہ کے محل مین گہس گئے اور کسرے پرویز کو مطلق خبر نہوئی تا بسبب آواز اور غل حملہ کا سنا اوسوقت اوسنے چاہا کہ دربان لوگ اس جماعت کثیر کو روک نہ سکے — اور اون لوگون نے کسرے پرویز کو ڈہونڈنا شروع کیا کسرے پرویز خوف کے مارے درمیان ایک گہر کے جو باغ ہند

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۳۸ مین تہا جا چہپا مگر ایک نوکر نے بادشاہ کو بتلا دیا مقیدین نے بادشاہ کی مشکین
باندہ لین اور فوراً زادان فرخ کے سامنے جا حاضر کیا ــ زادان نے
بادشاہ کو ایک شخص مسمی مار سفید کے گہر مین بڑی سخت قید مین مبتلا کر کے مقید
کیا اور چند آدمی اوسپر نگاہبان متعین کر کے زادان فرخ عفر بابل کو گیا
وہانسے اوسکے بیٹے شیرویہ کو لاکر تخت پر بٹہلایا اسکی اطاعت سب عام خاص
نے قبول کی مگر ایک مدت دراز تک مابین شیرویہ اور پرویز اوسکے باپ کے
رسم خطوط جاری رہی شیرویہ نے اپنے باپ کو لکہا کہ تمکو تعجب نکرنا چاہئے
اگر مین تجکو قتل ہی کرڈالون تب بہی توکچہہ فکر نکر کیونکہ مین تیری پیروی کرتا ہون
تو نے بہی تو اپنے باپ ہرمز کی آنکہین پہوڑ کر قتل کرڈالا تہا اگر تو اپنے
باپ سے ایسی بدسلوکی روا نرکہتا تو تیرا بیٹا بہی کسی طرحکی بدسلوکی نہ کرتا
ــ پہر شیرویہ نے چند لوگون کو جو اولاد اساورہ سے تہے جنکو پرویز نے
قتل کیا تہا یہہ حکم دیکر بہیجا کہ جائے سر اوڑا دو چنانچہ اون لوگون نے جاکر
پرویز کا سر کاٹ ڈالا بعد گذرنے بتیس ۳۲ برس پانچ مہینے پندرہ دن جلوس
پرویز سے پیغمبر خدا صلعم نے ہجرت مکہ سے طرف مدینہ کے کی تہی اور بعد پانچ
برس چہہ مہینے پندرہ دن کے ہجرت سے پرویز نے وفات پائی ــ
کیونکہ بیالیسوین برس سلطنت نوشیروان کے نبی صلعم پیدا ہوئے اور
نصف سال تین تیس ۳۳ جلوسی پرویز مین پیغمبر خدا صلعم نے ہجرت کی یہہ سال
تریپون ۵۳ تہا پیغمبر خدا صلعم کے ظہور کا اور یہی سال انکی ہجرت کا تہا تفصیل
اسکی یہہ ہے ــ کہ بیالیسوین سال جلوس نوشیروان مین پیغمبر خدا صلعم پیدا
ہوئے اور بروقت ہجرت کے عمر تریپن برس کی تہی ــ اس سے معلوم ہوا
حضرت نے ساتہ برس حکومت نوشیروانی دیکہی ــ اور بارہ برس ہرمز

ہرمز ابن نوشیروان کی سلطنت کے پائے اور چھہ برس چھہ مہینے تخمیناً اُس فتور کے
دیکھے جسمین ہرمز پکڑا گیا اور اوسکا بیٹا پرویز تخت پر بیٹھا۔ اور ساڑہے بتیس
برس سلطنت پرویز کی دیکھی سبکی جمع تریپن برسکی ہوئی اسطرح پر دہ سن
تیتیسوان سلطنت پرویز کا تہا اور سن سکندری تخمیناً سنہ ۹۳۵ تہے۔ کل
بادشاہت پرویز نے اڑتیس برس کی ہے اسسے معلوم ہوا کہ اوسنے درمیان
سنہ ۹۴۰ سکندری کے وفات پائی اوسکے بعد شیرویہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ
مزاج کا پاجی بہت تہا کہتے ہین چھوٹا سا قد تہا اور بیمار بہت رہا کرتا تہا۔ اور
ایک ظلم اسنے ایسا کیا کہ وہ بہی قابل لکہنے کے ہے وہ یہہ ہے کہ اسکی ستّرہ
بہنین خوش قد خوبصورت صاحب خلق۔ ادب والیان بہت نیک اور
حسین تہین جب یہہ بادشاہ ہوا سبکو قتل کروا ڈالا۔ مگر ندامت بہی ایسی
اٹہائی کہ اوسی مین جان گنوائی۔ یعنے بعد اونکی قتل کرنے کے اسطرح کی
مرضون مین گرفتار ہوا کہ کچھہ دنیا کی لذت اوسکو حاصل نہ ہوتی تہی مشکل سے
اپنی زندگی کے دن پورے کرتا تہا۔ اور اونکے فراق اور اپنی ندامت
کے سبب رات کو ہرگز نہ سوتا تمام روز روتا رہتا اور جو کبہی دنمین خیال آجاتا
تہا سر پر سے تاج اوتار کر پہینک دیا کرتا تہا آخر الامر اسی مرض مین ہلاک
ہوا۔ اس بادشاہ نے کل آٹہہ مہینے سلطنت کی۔ بعد اوسکے اردشیر
بن شیرویہ بن پرویز سات برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اس لڑکے کو ایک
شخص مسمی مہا ذرخشنش نے پرورش کیا تہا اسنے انتظام ملک کا اچہی طور پر
رکہا مگر بعد ایک برس چھہ مہینے کے وہ بہی مقتول ہوا۔ اوسکے بعد شہریران
قاتل اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بادشاہ ہوا اسکا حال یہہ ہے
کہ یہہ شخص ایک سپہ سالار اس سلطنت کا واسطے مقابلہ رومیون کے مقرر

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۴۰ ہوا تہا مگر چونکہ اسکی اطاعت مین لشکر کثیر ملک فارس اور شام کے اطراف کا تہا
اوسنے جسوقت سُنا کہ اردشیر ابن شیرویہ چہوٹی ہی عمر مین بادشاہ ہوگیا ہے
دفعتہً بطور یلغار شہر طیسبون مین رات کو آگہسا اور لوگون کو قتل کرتا ہوا بادشاہی
محل تک چلاگیا اور مہا ذر خشنشن مرزبا اردشیر بن شیرویہ کو بہی قتل کیا اور
اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بہی سر اوڑا دیا اور تمام خزانے اور مال
سب لیلئے اور سر پر تاج رکہکر تخت پر جلوس کیا مگر یہہ شخص خاندان شاہی
سے مطلق نہ تہا کہتے ہین کہ بروقت جلوس تخت کے تمام امراء عظام مبارکبادی
دینے کے واسطے حاضر ہوئے اوسوقت اس شخص کے پیٹ مین درد اس شدت
کا اوٹہا کہ بیت الخلا تک جانے کی بہی فرصت نہ ہوئی سامنے ہی تخت کے
طشت اور چوکی منگواکر نچیانہ پہر اسب باشندگان فارس نے اسکی تعبیر یہہ
دی کہ یہہ شگون زوال سلطنت کا ہے قریب ہے کہ یہہ مارا جائے چنانچہ
ایسا ہی ہوا — کیونکہ اہل فارس کی یہہ رسم ہے کہ جب کوئی بادشاہ بارادہ
کہین جانیکے سوار ہوا کرتا تہا اسوقت ایک سالہ سوارون کا واسطے محافظت
بادشاہ آیا کرتا تہا اور اونکے پاس نیزہ اور تلوار اور ڈہال ہر ایک آدمی کے
پاس ہوا کرتا تہا اور سلامی کا یہہ دستور تہا کہ جسوقت وہ محافظین بادشاہ کو
دور سے دیکہتے اپنی ڈہالین زمین پر رکہکر سر جہکا دیتے بعد ازان بادشاہ کے
گرد ہوجاتے اور اپنے کار حفاظت پر مستعد رہتے — جبکہ شہریران سوار ہوا
— اوسوقت اوسکے واسطے بہی محافظین موافق دستور کے آئے اور سلامی
ادا کرکے جسوقت قریب گئے دو جوان جو آپسمین بہائی تہے اونہون نے بڑہکر
بادشاہ کے نیزہ ایسا مارا کہ گہوڑے پر سے نیچے گر پڑا اور سکے ہمراہی جب
مقابلہ کو اوٹہے اوسوقت روسار فارس نے اونکی بہی خوب گت کی اوس روز

طبقه چوتها ساسانیه کا

۱۴۱ اوس روز بہت آدمی مارے گئے تہے — مگر شہریران بڑی خواری اور
ذلت سے اٹہایا گیا یعنے بعد اوسکے مرنے کے اوسکے پیر مین ایک رسّی باندہکر
تمام شہر مین کہینچتے پہرے تا کہ لوگونکو اقبال اور ادبار کی خبر ایسے شخص کی جو
خاندان شاہی سے نہ تہا اور متعرض بادشاہت کا ہوا ہو جائے — بعد ازان
ملکہ پوران پرویز کسرے کے لڑکی کو تخت پر بٹہلایا یہہ بہت نام نیک کرگئی کیونکہ
وہ لکڑی صلیب کی جسپر بزعم نصاراے حضرت عیسےٰ عم کو سولی ہوئی تہی
وہ اسنے پہر کر ملک رُوم ہی مین بہجوادی اسلئے رُوم والے کے نزدیک بہی
اسکا مرتبہ اور منزلت بڑہ گیا تہا چنانچہ جو اوسنے کیا بادشاہ روم نے کبہی انکار
نہ کیا اور اوسکی اطاعت کرتا رہا — مگر کل ایک برس چار مہینے اسنے سلطنت
کی اور بقضاے الہی فوت ہوئے — اوسکے بعد خشنشن چچازادہ کسرے پرویز کا
بادشاہ ہوا مگر بسبب اپنی نالایاقتی اور عدم حسن سلوک ایک ہی مہینے سلطنت
کرنے پایا تہا کہ مارا گیا — اوسکے بعد ملکہ ازرُومی دُخت بیٹی کسرے پرویز کی
سلطنت کرنے لگے جبکہ یہہ تخت پر بیٹہی تو اوسنے بہت عدل اور احسان خلق پر
کرنا شروع کیا اسکے ایام حکومت مین فرخ ہرمز ایک سردار خراسان کا تہا
اوسنے جو اوسکے حسن اور خوبصورتی کی شہرہ آفاق سُنی یہہ کہلا بہیجا کہ مجہسے
نکاح کرلے اس لڑکی نے کیا چالاکی کی کہ اوسے یہہ کہلا بہیجا کہ اولاً رات کو
چہپ کر میرے پاس آؤ اور ملاقات کرو بعد ازان دیکہہ لینگے جو کہو گے
چنانچہ رات کو شمع اور خوشبو لیکر وہ حاضر ہوا اوسوقت اپنے دربانون کو
حکم دیا کہ اسکا سر اوڑا دو — مگر اوسکے جو ایک لڑکا رُستم نامی مشہور تہا
جو مسلمانون سے بہی لڑا ہے اوسنے یہہ کام کیا کہ لشکر جمع کرکے اپنے باپ کے
خون کا عوض لینے کو ملکہ ازرُومی دخت پر چڑہ آیا چنانچہ اوسکو قتل کرکے

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۴۲ اپنا دل ٹھنڈا کیا اس بادشاہزادی نے کل چھ مہینے سلطنت کی ہے — اب
روسا فارس مین اختلاف پڑا کہ کس شخص کو بادشاہ مقرر کرین بعد تلاش
کے ایک شخص اولاد اردشیر بن بابک سے مسمی کسریٰ ابن مہر خشنش پایا اوسکو
تخت پر بٹہلایا مگر چونکہ لوگون نے اسکا کچہہ حکم نہ مانا اسلئے اسکو بہی ارکان دولت
نے مار کر برابر کردیا — اب کئی روز تک ملک بدون بادشاہ کے پڑا رہا کوئی
شخص خاندان شاہی سے دستیاب نہ ہوا جو تخت پر جلوس کرے — بعد کئی روز کے
ایک شخص فیروز بن خشنشان دستیاب ہوا ایسا خیال کیا گیا ہے کہ شاید یہہ شخص
نوشیروان کی اولاد سے ہو اوسکو تخت پر بٹہلایا لیکن اوسکا سر چونکہ بہت بڑا اور موٹا تہا
وہ تاج اوسکے سر پر ٹہیک نہ آیا اوسنے کہا کہ تاج بہت تنگ ہی ارکان دولت نے
یہہ شگون لیا کہ اسکو بہی پہنا نصیب نہ ہوگا چنانچہ اوسکو بہی قتل کیا — اوسکے
بعد فرخ زاد خسرو کو بادشاہ بنایا جو کہ نوشیروان کی اولاد سے تہا بعد چہہ مہینے
کے اسکو قتل کر ڈالا — اسکے بعد یزدگرد — بن شہریار — بن پرویز — بن
ہرمز — بن نوشیروان — بن قباذ — بن فیروز — بن یزدگرد — بن
بہرام گور — بن یزدگرد — بن بہرام — بن شاپور ذی الاکتاف — بن ہرمز
— بن نرسی — بن بہرام — بن بہرام ثانی — بن ہرمز — بن شاپور
بن اردشیر — بن بابک — بادشاہ ہوا — یہہ بادشاہ اصطخر مین رہتا تہا جس وقت
کہ اسکا باپ ہمراہ اپنے بہنون کے قتل کیا گیا جنکو شیرویہ نے قتل کیا تہا موافق
بیان سابق کے جسب سے یہہ چہپا ہوا اصطخر مین رہتا تہا لیکن اسکی سلطنت مانند
ایک خواب و خیال کے بہ نسبت اوسکے اباو اجداد کے تہی وزیر لوگ تدبیر اس
کے ملک کی کیا کرتے تہے اونہین ایام مین سلطنت فارس کو بہت ضعف ہو گیا
تہا اور دشمنون نے طاقت اور جرات پائی تہی چنانچہ مسلمان بہی بعد چار برس

برس اوسکے جلوس فارسیون سے لڑے اور یزدگرد مرو مین جب مارا گیا اسوقت ۳۴ھ؛
عمر اوسکی بتیس برس کی تہی یہہ بادشاہ حضرت عثمان ابن عفان کے خلافت مین
بعد اکیسوین سال ہجری کے مقتول ہوا تہا یہہ سب سے پچھلا بادشاہ فارس
کا ہے اسوقت سے یہہ سلطنت مسلمانون کی ہاتہہ آئی اور اوس خاندان مین
سے ابد الاباد کو جاتی رہی — یہہ ترتیب اونتیس بادشاہ اول سے یزدگرد
پچھلے بادشاہ تک ہے جو ہمنے بیان کی یہہ حال کتاب تجارب الامم سے جو
تصنیف کی ہوئی ابن مسکویہ کی ہے اور کتاب ابی عیسے سے ہمنے نقل کیا ہے

تیسری فصل

اسمین مصر کے فرعونون — اور یونان کے قیصرون

اور روم کے بادشاہونکا حال ہے

واضح ہو کہ ابو سعید مغربی کتاب صاعد فی طبقات الامم سے یہہ نقل کرتا ہے
اگلے زمانہ مین مصر کے بادشاہ بڑے رتبہ والے اور ذی شان گذرے ہین
مگر مصریون کے کئی گروہ ہین جنکے مذہب بہی مختلف ہین — کوئی قبطی —
کوئی یونانی — کوئی عملیقی — لیکن بادشاہ اونکے سب قبطی تہے —
ابو سعید کہتا ہے کہ وہ لوگ جو مصر کے بادشاہ ہوگئے تہے اکثر اونمین کے غریب
آدمی تہے — اور مذہب اونکا صابیہ تہا بتون کو پوجا کرتے تہے —
اور بعد از طوفان نوح ؑ کے درمیان مصر کے اچھے اچھے عالم فاضل گذرے

مصر کے فرعونون کا بیان

۱۴۴۴

ہین خصوصاً علم طلسمات — اور علم نجوم — اور علم کیمیا کے بہت فاضل
تہے اوسوقت مین شہر منف دار السلطنت تہا یہہ شہر بارہ میل کے فاصلہ پر
قسطاط سے واقع ہے — ابن سعید مغربی شریف ادریسی سے نقل کرتا ہے
کہ اول ہی اول مصر کا بادشاہ بعد از طوفان نوح عم کے بیصر ابن حام ابن نوح ہوا
یہہ بادشاہ شہر منف مین معہ تیس مردمان اہلخانہ کے آکر اوترا تہا — اوسکے
بعد بیٹا اوسکا مصر بن بیصر بادشاہ ہوا چونکہ مدت دراز تک اس شخص نے
بادشاہت کی اور عمر بہی اسکی بہت بڑی ہوئی اسیواسطے اسکا نام پر تمام
شہرون کا نام مصر رکہا گیا — بعد اوسکے قبط بن مصر بادشاہ ہوا — اوسکے
بعد اتریب ابن مصر بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے ایک شہر مسمی عین شمس
بناکر اور سوار اوسکے اور آثار عظیمہ اپنی یادداشت کے لئے چہوڑے ہین اوسکے
بعد بہائی اوسکا صا بادشاہ ہوا اسنے شہر صا بنایا جو کہ بالفعل رود نیل پر
اوجڑ پڑا ہوا ہے — اوسکے بعد تدرس بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مالیق
ابن تدرس بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا حرایا بن مالیق بادشاہ
ہوا بعد ازان کلکلی ابن حرایا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ حکیم تہا اسی نے
اول پارہ جمایا اور شیشہ کو ڈہالا — اوسکے بعد حربیا ابن مالیق بادشاہ ہوا
یہہ سخت کافر تہا بعد اوسکے طولیس بادشاہ ہوا یہی ہے وہ فرعون جسنے
اپنی لونڈی ہاجر حضرت ابراہیم خلیل اللہ عم کی بیوی سارہ کو ہبا کردی تہی یہہ
بادشاہ فرما مین رہا کرتا تہا — بعد اوسکے ملکہ جوریان اوسکی ہمشیرہ بادشاہ
ہوئی — اوسکے بعد ملکہ زلفا بیٹی مامون کی لیکن اسکی انتظام اچہا نہین ہوا
قوم عمالقہ جو شام مین رہتی تہی اونکو جب یہہ خبر پہنچی کہ اس ملکہ سے
بندوبست نہین ہوتا وہ آکر مصر پر پڑی اور سلطنت کرنے لگی اوس وقت سے

مصر کے فرعونون کا حال

اوسوقت سے قوم عمالقہ کے بادشاہ ہونے شروع ہوئے — اول بادشاہ
اِس قوم کا جسنے مصر کا ملک اِس ملکہ سے چہین لیا تہا ولید بن دومغ عملاقی کہلاتا ہے
یہہ شخص گائین کو پوجتا تہا ایک روز کسی شیر نے اوسکو جنگل مین درمیان
شکارگاہ کے پہاڑ ڈالا یہہ بہی کہتی ہین کہ اول اسی کا نام فرعون رکہا گیا ہے
پہر اوسکے بعد یہہ لقب عام ہوگیا یعنے جو بادشاہ مصر کا ہوا وہ فرعون کہلایا
— اوسکے بعد الریان ابن ولید اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ درمیان
زمانہ حضرت یوسف ع کے تہا اور شہر عین شمس مین رہا کرتا تہا اوسکے بعد
دارم ابن الریان اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اُسی کے زمانہ مین حضرت یوسف
علیہ السلام فوت ہوئے ہین — یہہ بادشاہ بہت ظالم اور ستم شعار
اور سخت کافر تہا ایکروز رود نیل مین سوار ہوکر سیر کر رہا تہا خدا تعالےٰ
نے ایک باد تند ایسی نازل کی کہ وہ قریب حلوان کے غرق ہوگیا —
بعد ازان کاسم ابن معدان عملیقی بادشاہ ہوا یہہ چاہتا تہا کہ ہرمین کو مسمار
کرکے برابر کردے لیکن حکمار مصر نے اسے کہا کہ اگر تمام مصر کا خراج اسکے
مسمار کروانے پر صرف کیجیئے گا تب بہی کافی نہ ہوگا اور چونکہ یہہ دونو
قبرین دو نبیون کی ہین ایک حضرت شیث ابن آدم ع کی دوسری
ہرمس نبی کی اسواسطے مناسب نہین کہ یہہ منہدم کیجائین — چنانچہ باز آیا
اور پہر ارادہ منہدم کرنیکا نہ کیا اوسکے بعد ولید بن مصعب مصر کا بادشاہ ہوا
یہی فرعون حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ مین تہا لیکن اختلاف اسمین
ہے کہ یہہ قوم عمالقہ سے تہا یہہ تو ظاہر ہے مگر بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہی
فرعون ہے جو حضرت یوسف ع کے زمانہ مین موجود تہا خدا تعالےٰ نے
اسکی عمر بہڑا دی تہی چنانچہ حضرت موسیٰ ع کے زمانہ تک موجود رہا —

مصر کے فرعونون کا حال

ـــ ابو سعید کہتا ہے اور یہی مقولہ القرطبی نے تواریخ مصر مین لکھا ہے کہ ولید مذکور
قوم قبط سے تہا اور ابتدا مین درمیان بیاونڈ کاسم علاقی کے نوکر تہا اور بہت
بادشاہ قوم قبط سے ہوئے ہین بعد گذرنے کاسم کے ولید مذکور بادشاہ ہوا
اور اسی کے وقت سے قوم عمالقہ کی سلطنت مصر سے جاتی رہی وہ کہتا ہی کہ اس
ولید نے دعوی خدائی کا کیا تہا اور ہرایک آدمی کے موافق اوسکی خصلت کے
ایک قسم مقرر کردی تہی اور اوسکے ایام دولت مین زمین مصر نہایت آباد
اور معمور تہی بعد ازان اسکا لشکر بہت وافر ہوگیا اور دولت کثرت سے ہوگئی
چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے درمیان اپنی مناجات کے جو پروردگار
سے عرض کی ہے اوس سے یہی معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے (کہ اے پروردگار
کیون بڑہادی عمر تو نے اپنے دشمن یعنے فرعون ولید کی باوجودیکہ وہ دعوے
کرتا ہی اسی شے کا کہ وہ تیری ذات کو لایق ہے یعنے خدائی کا ـــ اور انکار
کرتا ہے تیری نعمت کا ـــ پس کہا خدا تعالے نے کہ چہوڑ رکہا ہے یعنے اوسکو
اسلیے کہ اوسمین دو خصلتین ایماندارون کیسے مین ایک سخاوت دوسرے حیا)
اور ہامان اس فرعون کا وزیر تہا اسنے ایک خلیج سردوس کہودی ہے جبکہ
ہامان نے اس خلیج کو کہودنا شروع کیا ہرایک قریہ اور گانو کے رہنوالون نے
یہہ درخواست کی کہ ہمارے گانو کے قریب کو کہودتا کہ پانی سے ہماری کہیتیان
بہی سیراب رہین ہم اوسکی عوض تجکو روپیہ دینگے چنانچہ ہامان نے ایسا ہی
کیا کہ کبہی ایک گانو مین جو شرق مین واقع تہا وہان لگیا اور کبہی ایک گانو
مغربی مین جا ملائی اور جنوب اور شمال کے گانون مین بہی اسیطرح پانی
پہنچایا اور ایک لاکہہ دینار سب گانو کے لوگون سے جمع کرکے وہ خلیج لیکر
فرعون مصر کے خدمت مین جب حاضر ہوا اور تمام قصہ سے مطلع کیا کہ یعنے اسطرح

مصر کے فرعونون کا حال

١٤٧ اسطرح سے رعیت سے روپیہ لیا — فرعون مصر بہت خفا ہوا اور کہا کہ جوانمرگ
یہہ مناسب نہین سردار کو کہ رعیت سے جو مثل غلامون کی ہے روپیہ لےلیوے
بلکہ سردار کو یہہ زیبا ہے کہ جتنا کچھہ اور ہو سکے اوسکے ساتھہ سلوک اور مہربانی
کرے اور کسی چیز کا اونکی لالچ نکرے چنانچہ دو دینار ہر ایک گانو والے کے
پھر دا دئے — پھر فرعون کو نجومیون نے کہا کہ اب تیرا ملک ایک شخص کے
ہاتہہ سے زوال پائے گا اور وہ شخص ترتیب پیدا ہونیکو ہے اسلئے فرعون نے
بچون کا قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نوے لاکھہ بچہ مارڈالے مگر خداتعالے
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسطور پر بچایا کہ اوسکی جورو آسیہ نے اوسکو
اٹھاکر پرورش کی — یہودی لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ ع کو
فرعون کے بیٹے نے اٹھا لیا تہا نہ زوجہ نے — مگر صحیح یہی ہے کہ زوجہ ہی
نے اٹھا لیا تہا جیسا کہ قران شریف مین وارد ہوا ہے — بعد ازان حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے معجزات ظاہر ہوئے اور فرعون کو دکھلائے جنکی تفصیل
یہہ ہے — ایک عصا — دوسرا ید بیضا — تیسرا ٹڈیون کا آنا
— چوتہا جوون کا ہوجانا — پانچوان مینڈکون کا گہرون مین بہرجانا
— چھٹا خون سے برتنونکا بہرجانا اسوقت فرعون نے بنی اسرائیل کو
اجازت دی کہ جہان جیا ہو لیجاؤ مگر رخصت کرکے پشیمان ہوا اور اپنا لشکر
لیکر حضرت موسیٰ ع کا تعاقب کیا چنانچہ بحر قلزم پر حضرت موسیٰ ع سے
مٹھہ بہیڑ ہوئی اوسوقت کہ حضرت موسیٰ ع نے موافق وحی کے دریا کے
کنارہ پر عصا مارا اوس دریا مین بارہ راہ کشادہ ہوگئین جب حضرت
موسیٰ ع نکل گئے فرعون نے بہی حضرت موسیٰ ع کی پیروی کرکے دریا مین
قدم رکہا جسوقت مع تمام اپنے لشکر کے دریا مین پہنچ گیا اوسوقت دریا ملگیا

مصر کے فرعونوں کا حال

۱۴۸ اور وہ ڈوب گیا بروقت غرق ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ عم کی عمر
اسّی برس کی تہی اور قبل ولادت حضرت موسیٰ عم کے بہی فرعون سلطنت کرتا تہا
چنانچہ بچون کو مروایا اور مدت تک سلطنت کی اسسے معلوم ہوا کہ اسّی برس سے
تو بیشک فرعون کی عمر زیادہ تہی — بعد اوسکے ملکہ دلوکہ جو مشہور بنام عجوز ہے
بادشاہ ہوے یہہ بادشاہزادی ایک بادشاہ قبط کی بیٹی تہی کہتے ہین کہ ایسی
جادوگر تہی گویا تمام ملک کا سحر اوسیکی حصہ مین آیا تہا اور بسبب اسکے کہ عمر رسیدہ
تہی اسلیئے اوسکو عجوز یعنے بڑہیا کہا کرتے تھے — اس عورت نے درمیان
زمین مصر کے اسوان آخر حد تک ایک چار دیواری متصل بنوائی تہی اسجائے
تک ابن سعید کے کلام تمام ہو چکے مگر اوسنے یہہ ذکر نہین کیا کہ بعد دلوکہ عجوز
جادوگرنی کے کون شخص بادشاہ ہوا

مگر مینے تاریخ ابن جنون الطبری کے چند اوراق مین جو کہ ایک تواریخ قدیمہ ملک
مصر کے ہے یہہ لکہا ہوا پایا ہے کہ بعد دلوکہ کے ایک لڑکا کسی امیر کا امراء قبط
سے بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا نام درکون ابن بلطوس تہا اوسکے بعد نودس
پہر نقاش اوسکے بعد مرنیا — اوسکے بعد استمادس — اوسکے بعد بلطوس
ابن میکائیل بادشاہ ہوا — پہر بعد اوسکے مالوس — اوسکے بعد مائیل
— اوسکے بعد بولہ بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جو رحیعم ابن سلیمان ابن
داؤد علیہما السلام سے لڑا تہا — اور یہودیون کی کتابون مین یون لکہا ہے
کہ وہ فرعون جو بنی اسرائیل سے ایام رحیعم مین لڑا تہا اوسکا نام شیشاق
ہے اور یہی صحیح ہے — بعد شیشاق مذکور کے کوئی بادشاہ مشہور نہین ہوا
سوا اوس فرعون لنگڑے کے جسکو بخت نصر نے گرفتار کرکے سولی دی تہی
— اور رحیعم بن سلیمان عم سے بخت نصر چار سو برس بعد ظاہر ہوا تہا — مگر

ذکر ہے یونان کی بادشاہونکا

گرشیشاق ایام رجبعم مین تہا اسے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون لنگڑا شیشاق سے ۱۴۹
چارسو برس سے بہت زیادہ برس بعد ہے — اون فرعونون کے نام
جو درمیان شیشاق اور فرعون لنگڑے کے گذرے ہین مجکو معلوم نہین ہوئے
— اور جب فرعون مذکور کو بخت نصر نے مارکر اون تمام بلاد مصر کو خراب
و ویران کیا او سوقت سے چالیس برس تک سلطنت مصر کی خراب پڑی
رہی ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ جبسے
بخت نصر نے ملک مصر اور ملک شام کو فتح کیا تہا او سوقت سے تا انتقال
بخت نصر اوسیکی تحت حکم رہا اور بعد بخت نصر کے اولاد بخت نصر سے حاکم
مقرر ہونے لگے جبتک کہ خاندان بخت نصر مین حکومت تہی چنانچہ ایک حاکم
کا نام کسر حوشس القان سے ہے جسنے ایک محل موم کا بنایا تہا — پہر اوسکے
بعد والی ہوا طحارست طویل ابو سعید کہتا ہے کہ بقراط حکیم بہی اسیکے زمانہ
مین تہا — اسکے بعد فارس کے نواب حاکم ہوتے رہے تا ظہور اسکندر رومی
کے اور فارسیون کے لڑائی تک

ذکر ہے یونان کے بادشاہون کا

واضح ہو کہ یونان کے بادشاہونمین سب سے اول بادشاہ فیلبس سکندر کا
باپ مشہور ہے جسکا دار السلطنت مقدونیہ تہا یہہ ایک شہر حکماء یونان کا
خلیج قسطنطین پر شرق کی طرف واقع ہے ہرچند کہ یونان کے بادشاہ
کے گروہ کئے تہے مگر سوا فیلبس کے اور کوئی مشہور نہین ہوا — مگر یہہ
بادشاہ باج گذار مملکت فارس کا تہا — جسوقت فیلبس مر گیا اوسکے
بعد اوسکا بیٹا سکندر جسکا حال ملوک فارس کے بیان مین گذر چکا ہے

ذکر ہی یونان کی بادشاہونکا

۱۵۰ بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے کُل تیرہ برس سلطنت کی ہے اور اپنے غلبہ کے
ساتوین برس انتقال پایا — جب سکندر نے بہے وفات پائی تو اوسکے ملک
آپسین تقسیم کئے گئے چنانچہ ایک جانشین سکندر کا انطیاخس تہا اسکے حصہ مین
بعضے ممالک شام اور ملک عراق تہا — اور مقدونیہ کا بادشاہ سکندر کا
بہائی جو مسمی فلیبس اپنے باپ کے نام پر تہا وہی رہا — اور بلاد عجم پر
ملوک طوایف جنکو خود سکندر نے مرتب کیا تہا وہ حکومت کرتے تہے
— اور ملک مصر اور بعضے مملکت شام پر البطالسہ بادشاہت کرتے رہے
جو کہ بادشاہ یونان کے تہے ہر ایک بادشاہ کا لقب انہین بطلیوس پر
ہوتا تہا یہہ ایک لفظ ہی جسکے معنے بڑا اڑنیوالے کے ہین — یہہ بطالسہ تیرہ
تہے جب یہہ سلطنت کر چکے تب ان سبکی آخر ملکہ قلوبطرا بیٹے بطلیوس کے
بادشاہ ہوئے مگر اوس بطلیوس کا نام معلوم نہین نہ کنیت معلوم ہی کہ کیا تہی
— اس بادشاہ زادیے کے وقت سے بطلیوسون کا دورہ گیا اور
اغسطس رومی کے بادشاہ ہونے سے سلطنت رومیون کی ہوگئی — ان سب
یونانیون نے کل دو سو پچہتر برس سلطنت کی ہے — اور درمیان غلبہ
اسکندر اور غلبہ اغسطس کے فاصلہ دو سو بیاسی برس کا ہے اور بعد غلبہ دارا کے
سکندر سات برس تک اور زندہ رہا ہے جبکہ یہہ سات برس دو سو بیاسی
مین کم کر دین تو باقی رہین گے وقت مرنے سکندر سے غلبہ اغسطس تک
دو سو پچہتر برس یہی مدت ہے بطلیوسون کے دورہ کے — اب ہم اونکے
تفصیل لکہتے ہین — پوشیدہ نرہے — اول بطلیوس کا نام شتسون
ابن لاغوس ہے اور اوسکا لقب منطقی ہی تہا اس شخص نے بیس برس
تک سلطنت کی ہے — بعد ستائیس برس غلبہ اسکندر کے یہہ بطلیوس

ذکرہی یونانکے بادشاہونکا

بطلیوس فوت ہوا ۔ اوسکے بعد بطلیوس ثانی مسمی فیلوذفوس (اسکے معنے ہین (دوست اپنے بہائی کا) بادشاہ ہوا اٹھتیس برس بادشاہت کرتا رہا یہہ وہی بطلیوس ہے جسکے واسطے توریت کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی مین کیا گیا ہے اور اسنے ہی یہودیون کو قیدخانہ سے رہائی دی تہی بروقت تخت نشینی کے چنانچہ ہم اسکا ذکر درمیان ذکر بنی اسرائیل کے کرچکے ہین یہہ بطلیوس بعد پینسٹھہ [٦٥] برس غلبہ اسکندر کے فوت ہوا ۔ اوسکے بعد تیسرا بطلیوس مسمی اورا خیطس بادشاہ ہوا اسنے پچیس [٢٥] برس سلطنت کی اسیکے زمانہ مین شام کا بادشاہ خراج دیتا تہا ۔ بعد نوے برس غلبہ اسکندر کے اسنے بہی راہ ملک بقا کی طی کی ۔ اوسکے بعد چوتہا بطلیوس مسمی فیلوپطور (اس لفظ کے معنے ہین) دوست باپ کا) بادشاہ ہوا اسنے سترہ برس بادشاہت کی سنہ ١٠٧ اسکندری مین فوت ہوا ۔ اسکے بعد پانچوان بطلیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیفنوس تہا اسنے چوبیس برس بادشاہت کی اور سنہ (١٣١) اسکندری مین فوت ہوا ۔ بعد ازان چہٹا بطلیوس مسمی فیلومیطور بادشاہ ہوا اس لفظ کے معنے ہین (کہ اپنی والدہ کا دوست) اسنے پینتیس [٣٥] برس بادشاہت کی اور سنہ ١٣٦ اسکندری مین فوت ہوا ۔ بعد ازان ساتوان بطلیوس مسمی اورا خیطس ثانی انتیس [٢٩] برس سلطنت کرکے سنہ ١٩٥ اسکندری مین فوت ہوا ۔ بعد اوسکے آٹھوان بطلیوس مسمی سوطیرا سولہ برس سلطنت کرکے سنہ ٢١١ اسکندری مین فوت ہوا ۔ بعد ازان نوان بطلیوس مسمی اسیدریطس نوے [٩٠] برس سلطنت کرکے سن دوسو بیس اسکندری مین راہی ملک بقا کا ہوا ۔ پہر دسوان بطلیوس مسمی اسکندروس بادشاہ ہوا اوسنے تین ہی برس سلطنت کی اور سنہ ٢٢٣

بیان ہے رُوم کے بادشاہوں کا

۱۵۲ مین فوت ہوا — اوسکے بعد گیارواں بطلیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیلو ذوفوس ہے اسنے آٹھہ برس سلطنت کی اور سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا — بعد اوسکے بارواں بطلیوس مسمی دنیوسیوس انتیس[۲۹] برس بادشاہت کرکے سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا — اسکے بعد ملکہ قلوبطرا بادشاہزادی سلطنت کرتی تہی اس ملکہ نے بائیس[۲۲] برس سلطنت کی بعد گذرنے بائیس برسکے اغسطس رومی اسیر غالب آیا قلوبطرا نے بسبب ننگ کے اپنے تئین آپ ہلاک کیا اس ملکہ پر یونان کی سلطنت تمام ہو چکی — اور اسوقت سے رومیونکی بادشاہت چلی — رومی لوگ اولاد اصفر کی ہین — یہہ واقعہ یعنے ملکہ قلوبطرا کا مغلوب ہونا اور اغسطس کا اوسپر غالب آجانا بعد سنہ ۲۸۲ غلبہ اسکندر ی کے مین ہوا تہا

بیان ہی رُوم کی بادشاہوں کا

ابو عیسے اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ اول ہی اول بادشاہ رُوم کا رومُلوس — اور روموئوس دونو بہائی ہوئے — اونہون نے ایک شہر بساکر اپنے نام پر اوسکا نام رومیہ رکہا — بعد ازان رومُلوس نے اپنے بہائی رومانوس پر چڑہائی کرکے جنگ کی اور اوسکو قتل کیا پہر اوسنے تن تنہا اڑتیس[۳۸] برس تک سلطنت کی — اور رومُلوس نے درمیان شہر رومیہ کے ایک کہیل گہر بہت عجیب بنایا تہا — اوسکے بعد رومیہ مین چند اور بادشاہ بہی ہوئے ہین لیکن مشہور نہین ہوئے اور نہ اونکی خبرین مرسے دستیاب ہوئی ہین — کتاب کامل مین ابن اثیر لکہتا ہے کہ قبل غالب آنے رومیون کے یونان پر اونکی دارالسلطنت رومیہ گہر ہاتہی اور مذہب اونکا صابیین کا مذہب تہا یعنے اونکے پاس چند بت تہے سبعہ سیارہ کے نام پر اونکا نام تہا اونکی پوجا کیا کرتے تہے — اور پہلا بادشاہ

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

بادشاہ اونکا غایوس مشہور ہے — اوسکے بعد یولیوس — اوسکے بعد اغسطس
بادشاہ ہوا اس بادشاہ کا لقب قیصر تھا اسکے معنے ہین (چیرا گیا) یہہ لقب
اسواسطے رکھا گیا تھا کہ اسکی والدہ جنتی ہوئی مرگئی تہی اوسکا پیٹ چیر کر اسکو نکالا
تھا اسواسطے قیصر نام رکھا گیا پھر یہی لقب تمام بادشاہان روم کا ہوگیا —
بارہوین برس اپنے جلوس کے اغسطس نے فوج کشی تری اور خشکی کی راہ کی اور
بلاد مصر سے کوچ کرکے یونان پر غالب آگیا جبکہ اغسطس یونان مین آیا اسوقت
ملکہ قلوبطرا اسکندریہ مین سلطنت کرتی تہی اوسنے یہہ حال دریافت کرکے بارہوین سال
جلوسی اغسطس مین اپنی جان اپنے ہاتھ سے ہلاک کی — جب اغسطس یونان پر
غالب آگیا اسوقت تمام مردمان یونان روم کیطرف جابسے اور بروقت فتح کرنے
ملک شام اور دیار مصر کے تمام بنی اسرائیل بہی اطاعت اغسطس مین داخل ہوئے
جیسے کہ اونمین وہ لوگ بطلمیوسیون کے تحت حکم تہے — اور اغسطس نے یہودیون
پر جو درمیان بیت المقدس کے رہتے تہے ایک حاکم اونہین اونمین ہی سے اپنی
طرف سے مقرر کیا اوسکا نام ہردوس تہا جیسا کہ پہلے اسکا ذکر آچکا ہے —
اسی اغسطس ہی کے وقت مین حضرت عیسیٰ ؑ پیدا ہوئے تہے چنانچہ یہہ بہی
ذکر پہلے آچکا ہے اور یہہ اغسطس کا غالب ہونا دیار مصر پر اور قلوبطرا کا مقتول
ہونا بعد گذرنے دوسو بیاسی برس غلبہ سکندر کے ہوا تہا — اور کل مدت سلطنت
اغسطس کی تینتالیس برس ہین از انجملہ بارہ برس تو وہ قبل غالب آنے یونان پر
سلطنت کرتا رہا — اور اکتیس برس بعد غلبہ کے سلطنت کے اور درمیان سنہ ۳۱۳
سکندری کے فوت ہوا — پہر اغسطس کی طیباریوس اول سنہ ۳۱۴ سکندری
مین بادشاہ ہوا — ابو عیسیٰ لکھتا ہے کہ طیباریوس نے بائیس برس بادشاہت
کی — اور طیباریوس یہہ وہ شخص ہے جسنے شہر طبریہ ملک شام مین بسایا تہا

بیان ہی روم کے بادشاہونکا

۱۵۴ چنانچہ اس شہر کا نام بہی اوسیکے نام پر رکہا گیا — اور بعد گذرنے تین سو نتیس برس غلبہ اسکندر کے طیباریوس فوت ہوا اوسکے بعد غایوس بادشاہ ہوا اوسنے چار برس سلطنت کی اسی بادشاہ کے اول سال جلوسی کے گذرنے کے بعد حضرت عیسے علیہ آسمان پر اٹھائے گئے تہے یعنے بعد تین سو چہتیس برس غلبہ سکندر کے — اور غایوس نے بعد گذرنے تین سو اتنالیس برس غلبہ اسکندر کے وفات پائی — اسکے بعد قلوذیوس بادشاہ ہوا کہتے ہین کہ اسنے کُل چودہ برس سلطنت کی یہہ ہمنے کتاب قانون سے نقل کی ہے — اس بادشاہ کے ایام دولت مین ایک بڑا جادوگر سمی سیمون رومیہ مین رہتا تہا نقل کیا گیا ہے یہہ کامل سے — اور اسی بادشاہ کے عہد مین شمعون پطرس کو قید سے رہائی دی گئی تہی چنانچہ وہ اطراف انطاکیہ مین جاکر مذہب نصارا کی تعلیم کرتا رہا — اور پہر کر شہر رومیہ مین جاکر ہدایت کی اوسکے سبب بادشاہ کی جورو ایمان لائی اور نصارا ہوگئی — اور بعد گذرنے تین سو ترپن برس غلبہ سکندر کے قلوذیوس نے وفات پائی — اوسکے بعد نارون بادشاہ ہوا نقل کیا گیا ہے قانون ابی ریحان بیرونی سے کہ اسنے تیرہ برس سلطنت کی — یہہ وہی بادشاہ ہے جسنے اپنے ایام حکومت کی اخیر دنون مین پطرس اور پولوس کو شہر رومیہ مین سولی دی تہی یہہ بادشاہ سنہ ۳۶۶ سکندری مین فوت ہوا تہا — اوسکے بعد ساسیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اس بادشاہ نے دس برس سلطنت کی اور آخر سنہ ۳۷۶ سکندری مین فوت ہوا — پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے طیطوس قانون مین لکہا ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی — یہہ وہی بادشاہ ہے کہ جسنے یہودیون سے جہاد کرکے اونکو خراب ویران کیا اور بیت المقدس کو اجاڑ دیا — اور ہیکل کو بہی جلا دیا تہا جیسا کہ اولاً اسکا ذکر آچکا ہے جیسا ہے دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس کا ذکر ہوا ہے اور آخر سن تین سو تراسی سکندری مین

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

سکندری مین طیطوس نے وفات پائی — اوسکے بعد دومطینوس بادشاہ ہوا
قانون مین لکہاہے کہ اسنے پندرہ برس بادشاہت کی اور یہودیون اور نصارے کو
ڈہونڈ ڈہونڈکر ہلاک کیا یہہ بادشاہ سعد اور بادشاہان رُوم کے بُت پرستی کرتا تہا
— اسنے درمیان آخر سنہ ۳۹۸ کے وفات پائی — اوسکے بعد نارواس بادشاہ
ہوا ابو عیسے کہتاہے کہ اسنے ایک برس بادشاہت کی ہے اور سنہ ۳۹۹ سکندری
مین فوت ہوا اوسکے بعد طرابانوس بادشاہ ہوا اسکو غراطیانوس بہی کہتے ہین
ابو عیسے کہتاہے کہ اسنے انیس برس سلطنت کی — اور ایک قول یہہ ہے کہ انتیس
برس بادشاہت کرتا رہا اسیکے ایام حکومت مین بطلیوس صاحب کتاب مجسطے
موجود تہا — اور یہہ پہلے بیان ہو چکاہے کہ بطلیوس لقب ملوک یونان کا ہوتا
رہاہے لیکن بعد ان بادشاہون کے پہر یہہ لقب عام ہوگیا تہا عوام الناس
بہی یہہ نام رکہنے لگے تہے — مگر یہہ بطلیوس اونہین بادشاہونمین سے تہا
— کتاب کامل مین لکہاہے کہ بطلیوس مذکور یعنی صاحب کتاب مجسطی اولاد قلوذیوس
سے ہی اسیواسطے اوسکو قلوذی بہی کہتے ہین — اس آذریانوس بادشاہ
کو اٹہارہوین برس اوسکے جلوسکے بیماری خدام کی ہوگئی تہی — ہر چند کہ دیار
مصر کو واسطے طلب علاج اس بیماری کے گیا لیکن صحت نہ ہوئی اور آخر سنہ ۴۳۹
سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد انطونینوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتاہے
کہ اسنے تیئیس برس بادشاہت کی — ایک رصد ارصاد بطلیوس سے اسکے تیسری
سال جلوسی مین طیار ہوئی ہی یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۴۶۲ سکندری کے فوت
ہوا اوسکے بعد مرقوس بادشاہ ہوا بعضے اوسکو قومرذوس بہی کہتے ہین قانون
مین لکہاہے کہ اسنے انتیس برس سلطنت کی — کتاب کامل ابن اثیر مین لکہاہے
کہ اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین ابن دیصان ظاہر ہوا تہا جسنے لوگون کو

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۲ یہہ تسلیم کیا خدا دہین یہہ شخص ترسایون کا پیشوا تہا — اسکے مسکن مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ درمیان رہا کے رہا کرتا تہا — بعضے کہتے ہین کہ ایک نہر پر جو رہا کے دروازہ پر کو گذرتی ہے وہان رہتا تہا اسکا نام دِہیان ہی اسنے نہر کے کنارہ پر ایک گرجا گہر بنایا تہا اور مرفوس بادشاہ درمیان سنہ ۱۸۴ سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد قوموذوس بادشاہ ہوا اسنے تیرہ برس سلطنت کی اور سانس گہٹ کر درمیان سنہ ۴۹۰ سکندری کے دفعتًہ مرگیا — کتاب کامل مین لکہا ہے کہ جالینوس اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین تہا اور جالینوس نے بطلیوس کو بہی دیکہا ہے اسکے ایام مین نصاراے کا دین شایع ہوگیا تہا چنانچہ جالینوس نے اپنی کتاب جامع کتاب افلاطون مین جو کہ درباب سیاست مدنی کے اوسنے تصنیف کی ہے یہہ لکہا ہے — کہ تمام خلق کے آدمی اقوال برہانیہ سمجہنے کی طاقت نہین رکہتے چنانچہ اسیلئے ادن لوگون کو رموزات کی احتیاج ہے مراد رموزات سے یہہ ہے کہ ثواب و عذاب اخردے سے ڈرانا — چنانچہ اب ہم اس زمانہ مین ایک قوم دیکہتے ہین جنکو نصاراے کہتے ہین وہ لوگ لوگون کے ایمان لیتے ہین رموز سے اور ادنکے فعل ایسے ہین جیسے کہ فیلسوفونکی فعل ہوتے ہین جیسا کہ موت سے اضطراب نہ کرنا یہہ ایسا امر ہے کہ سب فیلسوف اسکو مانتے ہین — اور تنلا بچنا جماع سے کیونکہ ایک گروہ ان لوگونمین ایسے بہی ہین کیا مرد اور کیا عورت تمام اپنی زندگی مین کبہی جماع نہین کرتے اس فعل سے باز رہتے ہین — اور ایک قوم ادنمین سے ایسی ہے کہ وہ لوگ اپنی حفاظت نفس اور تدبیر نفس مین بہت کوشش کرتے ہین اور رشدت سے انصاف و عدل کے لایحی ہین یہہ سب افعال فیلسوفونکے سے ہین تمام ہوئے کلام جالینوس کے — بعد قوموذوس مذکور کے

ذکر ہی رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۷ مذکور کے فرطجوس نے چھہ مہینے سلطنت کی اور اپنے صحن خانہ مین درمیان سنہ ۴۹۵ کے مقتول ہوا — اوسکے بعد سیوارس بادشاہ ہوا قانون مین لکہاہے کہ اسنے اٹھارہ برس سلطنت کی اسیکے ایام دولت مین علمار مجوسی مین بحث ہوئی تہی بابت عید فصح کے آخر کو روزہ رکہنے پر اتفاق ہوا — اور سیوارس مذکور درمیان سنہ ۵۱۳ کے ہلاک ہوا — اوسکے بعد انطینیوس ثانی بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتاہے کہ اسنے چار برس بادشاہت کی اور آخر کار درمیان حرّان اور الرہا کی مقتول ہوا درمیان سنہ ۵۱۷ کے اوسکے بعد اسکندردس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتاہے کہ اسنے تیرہ برس سلطنت کی اور سنہ ۵۳۲ مین وفات پائی — اوسکے بعد مکسینیوس بادشاہ ہوا قانون مین لکہاہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی اور نصارا سے کے قتل کرنے مین اس شخص نے بہت تشدّد کیا تہا یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۳۳ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد غورزبانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کی کتاب مین لکہاہے کہ اسنے چھہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۵۳۹ سکندری کے درمیان حدود فارس کے مقتول ہوا — اوسکے بعد دقیوس بادشاہ ہوا اسکو دقیانوس بہی کہتے ہین ابو عیسے نے لکہاہے کہ اسنے ایک ہی برس سلطنت کی — وہ بادشاہ جو اوسکے اول تہا وہ نصارا ہو گیا تہا اسی سبب سے دقیانوس نے خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور پہر کر بتون کی پرستش اور دین نصارا سے کا جاری کردیا تہا اور ڈہونڈ ڈہونڈ کر اسنے نصارا کو قتل کیا تہا اسی بادشاہ سے ڈر کر اصحاب کہف جو ساتہہ جوان تہے بہاگ کر ایک غار مین جا سوئے تہے اونکا حال معلوم نہین کہ کتنے عرصہ سے وہ لوگ سوتے ہین جیسا کہ خبر دی ہے خدا تعالے نے اور درمیان سنہ ۵۴۰ کے دقیانوس فوت ہوا — اسکے بعد غالوس بادشاہ ہوا نقل ہے کتاب ابی عیسے

ذکر ہے روم کے بادشاہونکا

۱۵۸ سنہ کہ اِس بادشاہ نے تین برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۴۳ اسکندری کے
وفات پائی اسکے بعد علیوس اور دلریانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہی کہ ان
دونون نے پندرہ برس بادشاہت کی ہے — اور کتاب کامل مین یہہ لکھا ہے
کہ دلریانوس جسکو ولوسنیوس بھی کہتے ہین بعد دو برسکے تن تنہا مستقل بادشاہ ہو گیا
تہا اور اسنے درمیان سنہ ۵۵۵ کے وفات پائی اوسکے بعد بادشاہ ہوا قلودیوس
اسنے ایک برس سلطنت کی اور سنہ ۵۵۹ مین انتقال پایا — اوسکے بعد آذرفاس
جسکو اورلیانوس بھی کہتے ہین بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے چھہ برس
بادشاہت کی اور ایک بجلی سے جو اوسکے اوپر گر پڑی تہی جل کر مر گیا — اور درمیان
سنہ ۵۶۵ کے وفات پائی — اوسکے بعد فرونوس بادشاہ ہوا کتاب ابی
عیسے مین ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۲ مین انتقال پایا
— پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فاروس اور اوسکے شرکا، ابو عیسے کہتا ہے اسنے
دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۴ مین وفات پائی اوسکے بعد دقلطیانوس
اکیس برس سلطنت کرتا رہا تیرہوین سال اوسکے جلوس کے باشندکان مصر اور
ساکنین اسکندریہ باغی ہوگئے چنانچہ وہ رومیہ سے گیا اور اونکا بندوبست کیا
اور قلع وقمع کرکے اپنے ملک کو آیا یہہ بادشاہ بُت پرست تہا — کیونکہ اسکے
بعد بادشاہ رُوم کے نصارا ہوگئے تہے — یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۹۵
سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد قسطنطین بادشاہ ہوا اسنے اکتیس برس
سلطنت کی — کتاب قانون مین لکہا ہے کہ تیسرے سال اپنے جلوس مین
وہ رومیہ سے طرف قسطنطیہ کے گیا اور ایک فصیل وہان بنائی اور مذہب اوسکا
مسیحی تہا پہلے اس شہر کا نام بزنطیہ تہا اسنے اوسکا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ
رکہا — نصارا اسے گمان کرتے ہین کہ چھہ برس بعد اوسکے جلوس کے اس بادشاہ

ذکر ہے روم کے بادشاہونکا

بادشاہ کو آسمان پر ایک صورت سُولی کی دکہلائی دی تہی اسواسطے یہہ عیسے مسیح پر ایمان لایا اور مذہب نصاراے اختیار کیا — وہ بادشاہ جو اوس سے اول گذرے ہین وہ مذہب صابیہ کا استعمال کرتے تہے یعنے اون بتون کو جنکے نام کواکب سبعہ سیارہ کے نام پر تہے پوجا کرتے تہے جبکہ اسکی سلطنت کے بیس برس گذر چکے تب اسنے دو ہزار اڑتالیس پیشوا بُت پرستون کے جمع کیے اور تین سو اٹہارہ پیشوا چُن کر اونکی ناک کاٹ ڈالی — انہین مین سے اریوس الاسکندرانی تہا جو حضرت عیسے عم کے مخلوق ہونیکا قایل تہا — اور علماء نصاراے اسکے پاس قسطنطین کے جمع ہوکر شرایع نصرانی بنائی کیونکہ پہلے سے یہہ شرع نہ تہی — سرداران پادریون کا وہ پادری تہا جو اسکندریہ مین رہتا تہا — گیارہ برس اوسکے جلوس کے والدہ قسطنطین کی مسماۃ ہیلانی بیت المقدس مین گئی اوسنے وہان جاکر عید صلیب ادا کی اور وہ صلیب جسپر حضرت عیسے عم کو سولی ہوئی وہ نکال لی — اور اس بادشاہ نے اور اوسکی والدہ نے گرجا بنائے ہین ازانجملہ ایک بیت المقدس مین بنام قمامہ مشہور ہے اور ایک گرجا ہے حمص کا اور ایک گرجا ہے الرہا کا اور قسطنطین درمیان سنہ ۶۳۲ سکندری کے فوت ہوا — بعد مرنے قسطنطین کے اوسکی سلطنت اوسکے تین بیٹون پر منقسم ہوگئی مگر حاکم اونکا قسطس رہا قانون مین ہے کہ قسطس ابن قسطنطین نے چوبیس ۲۴ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۶۵۰ کے وفات پائی بعد ازان قسطنطین کی اولاد کے ہاتہہ سے سلطنت جاتی رہی اور بادشاہ لُلیانوس ہوا یہہ شخص پہر کر مرتد ہوگیا اور بتون کی پرستش کرنے لگا اور شاپور ذی الاکتاف سے بہی یہہ لڑنے گیا تہا چنانچہ اوسکو زیر کیا مگر بسبب اپنی قضا کے زمین فارس ہی مین ایک تیر کے لگنے سے جو اوسکے سینہ مین آگہسا تہا مرگیا جیسا کہ دوسری

ذکر ہے روم کے بادشاہونکا

۱۶۰ فصل مین ذکر ہوچکا ہے — جبکہ للبانوس مرگیا اوسوقت اوسکے لشکر مین بسبب
خوف فارسیون کے بہت بڑا اضطراب پیدا ہوا تہا اسنے دو برس بادشاہت کی
اور سنہ ۶۵۲ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان یونیانوس نے ایک برس
سلطنت کی — نقل ہے کتاب ابو عیسے سے کہ یونیانوس مذکور جبکہ بادشاہ ہوا
اسوقت اسنے دین نصارا سے کو رونق دی اور جتنے نصرانی بت پرست ہوگئے
تہے اون کو پہر کر مذہب نصرانیہ پر قایم کیا — اور جبکہ بادشاہ ہوا روم پر اور
وے رومی لوگ زمین فارس مین تہے اوسوقت یونیانوس نے سابور سے
صلح کی بعد اوسکے مکان پر جاکر ملاقات کی اور باہم معانقہ ہوا — بعد ازان یونیانوس
اپنا لشکر لیکر اپنے بلاد کی طرف مراجعت کر آیا اور سنہ ۶۵۳ مین فوت ہوا
— پہر بعد اوسکے انطیانوس بادشاہ ہوا — کتاب ابی عیسے مین لکہا ہے
کہ اسنے چودہ [۱۴] برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۶۶۷ کے وفات پائی —
اوسکے بعد انونیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے تین برس بادشاہت
کی اور سنہ ۶۷۰ مین وفات پائی — اوسکے بعد خرطیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے
کہتا ہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی ہے اور درمیان سنہ ۶۷۳ کے وفات پائی
— اوسکے بعد تاوذوسیوس اکبر بادشاہ ہوا اس شخص نے انیس [۱۹] برس حکومت
کی اور سنہ ۷۲۲ مین انتقال پایا — اوسکے بعد ارقاذیوس قسطنطنیہ مین بادشاہ ہوا
— اور رومیہ مین اونوریوس اوسکا شریک — قانون مین لکہا ہے کہ ان دونون
نے تیرہ [۱۳] برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۳۵ مین انتقال پایا — اوسکے بعد
تاوذوسیوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے بیس برس بادشاہت کی اسی بادشاہ کے
ایام دولت مین فارسی رومیون سے لڑے تہے اور اصحاب کہف بہی جاگ
اوٹہے تہے اوسنے درمیان سنہ ۷۵۵ کے انتقال پایا پہر ایک مجمع تیسرا درمیان

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۶۱ درمیان افسس کے اوسکے ایام حکومت مین ہوا تہا جس مجمع مین دو سو عالم مجوس کے اور نسطورس صاحب مذہب علیحدہ کئے گئے اور بطرک قسطنطنیہ مین تہا بسبب قول نطورس کے کہ مسیح مین دو جوہر مین ایک جوہر لاہوتی ــــ دوسرا ناسوتی ــــ یہہ شخص دو اقنوموں کا قایل تہا ــــ یعنے ایک اقنوم لاہوتی دوسرا ناسوتی کہتے ہین کہ تاوذوسیوس مذکور نے بیالیس ۴۲ برس سلطنت کی ہے ــــ اوسکے بعد مرقیانوس بادشاہ ہوا نقل ہے قانون سے کہ اوسنے سات برس بادشاہت کی اور بعد ایک برس اپنے جلوس کے دیسپارون اوسنے نبایا تہا درمیان حمص کے اور اوسکے ایام حکومت مین نسطورس ملعون ہوکر دفع کیا گیا ــــ اور مرقیانوس درمیان سنہ ۷۶۲ کے بادشاہ ہوا ــــ اوسکے بعد وانطیس بادشاہ ہوا اوسنے ایک برس بادشاہی کی ہے اور وفات اوسکی درمیان سنہ ۷۶۳ کے ہوئی اوسکے بعد لاون کبیر بادشاہ ہوا قانون مین لکہا ہے کہ اوسنے ستارہ برس حکومت کی اوسکے ایام حکومت مین ایک زلزلہ عظیم ایسا آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے درمیان انطاکیہ کے زمین مین دہنس گئے ــــ اور درمیان سنہ ۷۸۰ کے وفات پائی اوسکے بعد زینون بادشاہ ہوا ــــ قانون مین لکہا ہے کہ اوسنے اٹہارہ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۷۹۸ سکندری کے فوت ہوا ــــ پہر اوسکے بعد سطفیانوس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اوسنے ستائیس ۲۷ برس سلطنت کی یہہ وہ ہے جسنے شہر حماۃ کی فصیل کی تعمیر شروع کی تہی درمیان اول سال جلوس کے اور دوسرے سال مین فراغت پائی تہی ــــ اور دسوین سال جلوسی اوسکے مین کال پڑا اور مڈی پہیلی اور بارہ ۱۲ وین سال سپہ سالار فارسس کا آمد پہ لڑا اور محاصرہ کرکے اوسکو ویران کیا اوسنے درمیان

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

سنہ ۵۲۵ کے وفات پائی اوسکے بعد یسطینوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے
کہ اسنے نو برس سلطنت کی اور سنہ ۸۴۳ سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا
پہر بعد اوسکے یسطینوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے اٹہتیس ۳۸ برس سلطنت کی اور
اوسکے عہد مین بہت جنگ واقع ہوئی درمیان فارسیون اور رُومیون کے
آٹہوین سال جلوسی اوسکے مین فارسیون اور رُومیون کا مقابلہ کنارے فرات پر ہوا
چنانچہ اس لڑائی مین بہت خلق ماری گئی اور رومیون کے آدمی فرات
مین بہت غرق ہوئے بعد ازان یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۸۷۲ سکندری کے
فوت ہوا اوسکے بعد یسطینوس ثانی بادشاہ ہوا قانون مین لکہا ہے
کہ اسنے چودہ ۱۴ برس حکومت کی اور سات برس اسکو تخت پر بیٹہے ہوئے
گذرے تہے جب فارس کا بادشاہ اوسے آکر شام کے ملک پر لڑا اور
شہر افامیہ اوسنے جلادیا اور درمیان سنہ ۸۸۶ کے اسنے وفات پائی
اوسکے بعد طیربوس اول بادشاہ ہوا اسنے تین برس بادشاہت کی اور درمیان
سنہ ۸۸۹ کے وفات پائی اوسکے بعد طیربوس ثانی بادشاہ ہوا
یہہ چار برس سلطنت کرکے سنہ ۸۹۳ مین راہی ملک بقا ہوا اوسکے بعد
ماریقوس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اسنے آٹہہ برس سلطنت کی اور
سنہ ۹۰۱ مین انتقال پایا اوسکے بعد برقوس ثانی بادشاہ ہوا کتاب ابی
عیسے سے ہے کہ اسنے بارہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۹۱۳ کے
وفات پائی پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فوقاس اسنے آٹہہ برس
سلطنت کی اور سنہ ۹۲۱ مین وفات پائی پہر اوسکے بعد ہرقل بادشاہ ہوا
اسکا نام رومی زبان مین ارقلیس ہی اسکے جلوس کے بارہوین سال ہجرت نبوی صلعم
کے واقع ہوئی تہی لیس ہجرت نبوی باین حساب درمیان سنہ ۹۳۳ غلبہ سکندری

فصل چوتہی ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

اسکندری کے واقع ہوئی لیکن ہم درمیان نقشہ کے لکھہ چکے تہے کہ غلبہ اسکندر اور ۱۶۳
ہجرت نبوی مین فرق اور فاصلہ نوسو چونتیس ۹۳۴ برس کا ہے اس فرق کا یہہ
سبب ہے کہ وہ سال جو ہمنے نقشہ مین لکہے ہین وہ سال مصر کے ہین
جنکی تعداد تین سو پینسٹہہ ۳۶۵ دن کی بلاکسر صحیح ہے — اور اسجاے جو مذکور ہوئے
ہین وہ سال رومی ہین انکی مدت تین سو پینسٹہہ ۶۵ دن اور چار دن کی ہے
اس تفاوت مذکور سے وہی مقدار حاصل ہوتی ہے جو فرق معلوم ہوتا ہے

چوتہی فصل

اسمین ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

واضح ہو کہ وہ حال جو عرب کے قبیلون اور نسبون سے متعلق ہے اوسکو ہم
پانچوین فصل مین جسمین تمام امتون دنیا کا ذکر ہے درمیان ذکر امت عرب کے
انشاء اللہ تعالے بیان کرین گے

نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ جبکہ زبانین لوگون کی علیحدہ علیحدہ ہوگئین
اور اولاد حضرت نوح ع کی الگ الگ ملکون مین جابسی تو قحطان بن عابر
بن شالح جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے یمن مین آکر اوترا — اول ہی اول یہہ
شخص زمین یمن کا بادشاہ ہوا اور تاج شاہی اول ہی اسکے سر پر رکہا گیا
— جب قحطان مرگیا تو اسکے بعد یعرب ابن قحطان بادشاہ ہوا یہہ وہ
شخص ہے جسنے زبان عربی ایجاد کی اور استعمال کرنا عربی کا شروع کیا
— اوسکے بعد اوسکا بیٹا یشحب بن یعرب بادشاہ ہوا — اوسکے بعد عبد شمس
بن یشحب اوسکا بیٹا بادشاہ جب یہہ شخص سریر سلطنت پر بیٹہا تو اطراف

ذکر ملوک عرب کے بادشاہونکا

۱۶۴ بلاد مین اسنے بہت لڑائیان کین اسلیئے اسکا نام سبا رکہا گیا — یہہ وہی ہی جسنے مارب کے زمین مین ایک دیوار بنا کر سنتر نہرین اوسکے اطراف مین کہود کر لائین اور دور سے پانی اونمین لایا — اور شہر مارب جو کہ مشہور بنام مدینہ سبا ہے وہ بہی اوسیکا بسایا ہوا ہے — اِس شہر مارب مین اختلاف ہی کوئی کہتا ہے کہ یہہ نام ہے اوس ملک کا جو یمن کے پاس ہے — اور بعضے کہتے ہین کہ مارب نام ہے بادشاہی محل کا اور شہر کا نام سبا ہی — جب یہہ سبا مرا انواسنے اپنے پیچہے کئی بیٹے چہوڑے یعنے حمیر — اور عمرو — اور کہلان — اور اشعر وغیرہ چنانچہ ہم انکا ذکر پانچوین فصل مین درمیان ذکر امت عرب کے کرین گے انشاءاللہ تعالے — بعد وفات سبا مذکور کے اوسکا بیٹا حمیر ابن سبا یمن کا بادشاہ ہوا اسنے ثمود کو یمن سے نکال دیا تہا جب وہ حجاز مین جاکر رہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا واثل بن حمیر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا السکسک بن واثل بادشاہ ہوا — پہر یعفر بن السکسک نی سلطنت — اوسکے بعد ذوریاش یعنے عامر بن باران بن عوف بن حمیر ملک یمن پر تاخت لایا — اور ادہر سے واثل کی اولاد مین سے نعمان بن یعفر بن السکسک بن واثل بن حمیر بہت لوگون کو جمع کرکے اوسکے مقابلہ کو اٹہا چنانچہ عامر بن باران بہاگ گیا اور نعمان مذکور ملک یمن کا بادشاہ مستقل ہو گیا اِس نعمان مذکور کا لقب معافر بہی ہے — اسکے بعد بیٹا اوسکا اشمح بن المعافر بادشاہ ہوا — بعد ازان شداد بن عاد بن الماطاط بن سبا سریر سلطنت یمن پر مسلط ہوا — یہہ اطراف و جوانب مین بہت لڑا اور اسنے انتہاء مغرب تک بلاد فتح کئے ہین اور بہت سے شہر اور کارخانہ بنا کر اپنے آثار عظیمہ صفحہ ہستی پر یادگار چہوڑے — اسکے بعد اوسکا بہائی لقمان ابن عاد بادشاہ ہوا — جب وہ مر گیا تو اوسکا بہائی ذو سدد

ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

۱۶۵

ذو سدد سپر سلطنت پر مقیم ہوا — اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا حارث
بن ذی سدد جسکو حارث الرایش بھی کہتے ہین تخت سلطنت پر بیٹھا — کہتے
ہین کہ حارث الرائش مذکور یہی ہے ابن قیس ابن صیفی بن سبا الاصغر اور
یہی ہے تبع اول — اوسکے بعد بیٹا اوسکا ذوالقرنین صعب بن الرائش
بادشاہ ہوا — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ حضرت عباس رضی سے لوگون نے
پوچھا تھا کہ حضرت قران شریف مین جو ذوالقرنین کا ذکر آیا ہے اوس سے مراد
کون شخص ہے آپنے فرمایا کہ وہ ایک بادشاہ تھا اولاد حمیر سے چنانچہ وہ
یہی صعب مذکور ہے — اس سے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین کا ذکر جو قران شریف
مین آیا ہے اوس سے مراد صعب بن الرائش ہے نہ اسکندر رومی جو عوام الناس
نے مشہور کر رکہا ہے — اسکے بعد بیٹا اوسکا ذوالمنار ابرہہ بن ذوالقرنین
بادشاہ ہوا — جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا افریقس بن ابرہہ تخت سلطنت
پر بیٹھا — اسکے مرنے کے بعد اوسکا بہائی ذوالاذعار عمر بن ذوالمنار بادشاہ
ہوا — جب اوسنے وفات پائی تو اوسکا بہائی شرحبیل بن عمرو بن غالب
بن المنتاب بن زید — بن یعفر — بن السکسک بن وائل — جو حمیر کے
قوم سے تہا سلطنت کرنے لگا — اسکا حال یہہ ہے کہ جب ذوالاذعار
سلطنت کرتا تہا تب ایسا اتفاق ہوا کہ سب قوم بنی حمیر کی اوس سے ناراض
ہوگئی اور سب اطاعت اوسکی چہوڑکر شرحبیل مذکور کی تابع ہوگئے چنانچہ یہی
سبب رنجیدگی جانبین کا ہوا اور شرحبیل اور ذوالاذعار مین جنگ عظیم واقع
ہوئی اس لڑائی مین بہت جوانان تنومند کام آئے اور خلق کثیر فوت ہوئی
آخرکار شرحبیل بادشاہ مستقل ہوگیا — بعد وفات شرحبیل کے اوسکا بیٹا
الہدہاد بن شرحبیل بادشاہ ہوا جب یہہ بادشاہ مرگیا تو اوسکے بیٹے بلقیس

ذکر بے عرب کے بادشاہونکا

۱۶۶ بنت الہدہاد تخت سلطنت پر بیٹھے اور بیس برس تک اس عورت نے بادشاہت کی جبکہ حضرت سلیمان عم بن داود سے اسکا نکاح ہوگیا تب اوسکا چچا ناشر النعم بن شرحبیل بادشاہ ہوا — بعضے یہہ بہی کہتے ہین کہ بلقیس کی چچا ناشر النعم کا نام مالک ابن عمرو بن یعفر — بن عمر ہے جو کہ المتاب بن زید الجری کے اولاد مین تہا — اسکے بعد جو بادشاہ ہوا اوسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ شمر برعش بیٹا ناشر النعم مذکور کا تہا — اور بعضے کہتے ہین کہ شمر بن افریقیس ابن ابرہہ ذی المنار تہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا مالک بن شمر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد عمران بن عامر الازدی تخت سلطنت پر بیٹھا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے — عمران — بن عامر — بن حارثہ — بن امرء القیس — بن ثعلبہ — بن مازن — بن ازد — بن الغوث — بن نبت — بن مالک — بن اُدَد — بن زید — بن کہلان — بن سبا — اوسوقت سے اولاد حمیر بن سبا کے ہاتہہ سے سلطنت جاتی رہی اور کہلان ابن سبا جو بہائی ہے حمیر بن سبا کا اوسکی اولاد سلطنت کرنے لگی — یہہ عمران مذکور کا بن تہا — اسکے بعد بہائی اوسکا مزیقیا یعنے عمرو بن عامر الازدی بادشاہ ہوا — مزیقیا اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ شخص ہرروز ایک پوشاک پہنکر اپنی مجلس مین آیا کرتا جب مجلس مین داخل ہوتا تب وہ پوشاک پہاڑ کر پہینک دیتا تاکہ قابل کسی کے پہننے کے نرہے اسواسطے مزیقی اسکا نام رکہا گیا — یہانتک تمام ہوچکے کلام ابن سعید مغربی کے — اب ہم تاریخ حمزہ اصفہانی سے نقل کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ بعد ابی مالک ابن شمر مذکور کے اوسکا بیٹا الاقرن ابن ابی مالک قبل عمران الازدی کے بادشاہت کرتا تہا اوسکے بعد ذوجیشان بن الاقرن بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے درمیان قبیلہ طسم اور جدیس کے لڑائی کروا دی تہی — اسکے بعد اوسکا بہائی تبع بن

ذکرے عرب کے بادشاہونکا

بن الاقرن بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا کلیکرب بن تبّع سلطنت کرتا رہا
— جب وہ مرگیا تب ابوکرب اسعد جو تبّع اوسط کہلاتا ہے بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ
مقتول ہوکر مرا — پہر اسکے بعد بیٹا اوسکا حسّان بن تبّع بادشاہ ہوا —
اسنے اپنے باپ کے سب قاتلین کو ڈہونڈ ڈہونڈ کے قتل کیا — پہر ایسا اتفاق
ہوا کہ اسکے بہائی عمرا بن تبع نے اسکو قتل کر ڈالا اور آپ یمن کا بادشاہ ہوگیا
— مگر اس عمرو ند کور کو بیماریین ایسی کثرت سے رہتی تہین کہ دائم المرض تہا
اور صحن تک اوٹہہ کر بہی کبہی نہ جا سکتا تہا جبتک لوگ چارپائی پر نہ ڈالکر لیجاتے
اسیواسطے اسکا نام ذالاعواد رکہا گیا تہا — اسکے وفات کے بعد عبد کلال
ابن ذالاعواد بادشاہ ہوا — اوسکے بعد تبّع بن حسّان ابن کلیکرب جو کہ تبّع
الاصغر بہی کہلاتا ہے بادشاہ ہوا اسکے بعد بہانجا اوسکا حارث بن عمرو بادشاہ
ہوا جب یہہ بادشاہ ہوچکا تب یہہ یہودی ہوگیا — اوسکے بعد مرثد ابن کلال
بادشاہ ہوا اسکے بعد حمیر کے قبیلہ مین سلطنت متفرق ہوگی تہی — اوسکے
مرنے کے بعد جو بادشاہ مشہور ہوا وہ وکیعہ ابن مرثد تہا — اوسکے بعد ابرہہ
ابن الصباح بادشاہ ہوا — پہر صہبان ابن محرث کا دورہ آیا — پہر عمرو بن
تبع بادشاہ ہوا اوسکے بعد ذو شناتر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد ذو نواس
بادشاہ ہوا یہہ ایسا یہودی ہے مین غلو رکہتا تہا کہ جو شخص یہودی نہ ہوتا
اوسکو دہکتے آگ کے بہٹے مین ڈالدیتا اسیواسطے اسکا نام صاحب الاخدود
رکہا گیا ہے اوسکے بعد ذوجدن بادشاہ ہوا یہہ پہلا بادشاہ ہے قبیلہ حمیر
مین کا ان سب بادشاہون کے سلطنتون کو دو ہزار بیس برس کا دورہ ہوا
اور ہر ایک کی مدت سلطنت کا ذکر بسبب عدم صحت کے ہمنے نہین کیا —

اخدود اوس غار کو کہتے ہین جو دراز کہودی جاوے زمین مین

ذکر ہے عرب کی بادشاہونکا

چنانچہ اس ہمارے قول کا مدد ہے قول صاحب تواریخ الامم کا وہ کہتا ہے کہ
کوئی تواریخ پوچ اور لچر ہنین پائی جاتی سوار تواریخ ملوک حمیر کے کیونکہ اونکی
تواریخ مین برس تو زیادہ اور بادشاہ تہوڑے ذکر کئے گئے ہین — اسلیئے
کہ وہ کہتے ہین کہ اونکے بادشاہ چہبیس تہے جنکی سلطنت کا دورہ دو ہزار بیس
برس کا بیان کرتے ہین — پہر ملک یمن پر چار تو بادشاہ ملک حبش کے
— اور آٹہہ فارس کے بادشاہون نے سلطنت کی — اونکے بعد اہل اسلام کا
دورہ آیا — نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ حبشہ کے بادشاہ
بعد ذی جدن حمیری کے غالب ہوگئے تہے — اول بادشاہ حبشہ کا جو یمن
پر غالب ہوا اوسکو ارباط کہتے ہین — اسکے بعد ابرہہ الاشرم صاحب
فیل جو مکہ کو بارادہ مسمار کرنیکے آیا تہا وہ یمن پر سلطنت کرتا رہا اوسکے بعد
یکسوم بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا یہہ پچہلا
بادشاہ ہے انین کا جو یمن پر مسلط ہوگئے تہے اور وہ حبشہ کے رہنوالے تہے
— اسکے بعد پہر حمیر کی اولاد کو سلطنت نصیب ہوئی اور پہر کر اونکا دورہ چمکا
چنانچہ سیف بن ذی یزن حمیری یمن پر مسلط ہوا — اس شخص کو کسرے نوشیروان
نے سلطنت دلوائی تہی حال مجمل اسکا یہہ ہے کہ سیف بن ذی یزن کے ہمراہ
نوشیروان نے ایک اپنا سپہ سالار ملک فارس سے جسکا نام وہرز تہا
لشکر عجمی دیکر یمن کو بہیجدیا چنانچہ اوسنے یمن مین پہنچکر حبشہ کے بادشاہ کو جو
سلطنت ملک یمن پر کرتا تہا نکالدیا اور سیف ابن ذی یزن کو تخت پر بٹہلایا
جبکہ سیف بن ذی یزن تخت سلطنت ملک یمن پر بیٹہ چکا اور حبشہ کا بادشاہ
نکالا گیا — تب اسنے یہہ دستور اپنا مقرر کیا کہ غمدان مین جو اوسکے آبا
و اجداد کا بنایا ہوا ایک گہر تہا نشست اپنی مقرر کی شراب نوشی مین مشغول

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

مشغول رہنا شروع کیا چنانچہ عرب نے اپنی اشعار مین اوسکی مدح جو بیان کی ١٦٩
ہے خصوصاً امیۃ ابن ابی صلت نے جو سیف ابن ذی یزن کے دیس بدیس پہرنی اور
اولاً واسطے طلب کمک کے پاس قیصر روم کے جانے اور پہر کسرے نوشیروان
کے مدد سے اپنے آبار کا ملک یا نی کا حال آنے وہرز سپہ سالار ملک فارس کے
جو اوسکے مدد کے واسطے کسرے نے ساتہہ کر دیا تہا اپنے اشعار مین مثل گہر آبدار
کے پرویا ہے اور اوسکی مدح جو کی ہی اون اشعار سے یہہ حال سابق ہمکو دریافت
ہوا ترجمہ اون اشعار کا بسبب عدم ضرورت کے چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ سوار
تضحیک ارباب خرد کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا — المختصر سیف بن ذی یزن نے
یہہ شیوہ اختیار کیا تہا اور ایک نادانی اوسے یہہ ہوئی کہ چند آدمی حبشہ کے
رہنوالون کو اپنی خواصی اور مصاحبت مین منظور کیا انہین لوگون نے اوسکو
فریب دیکر قتل کیا جب وہ مرچکا تب کسرے نے ایک عامل اپنی طرف سے یمن کا
حاکم مقرر کرکے بہیجدیا اسوقت سے ملک یمن زیر حکومت کسرے کے ہوگیا یہہ
حال باذان کے وقت تک رہا جو کہ پچھلا حاکم کسرے کیطرف سے مقرر تہا
زمانہ نبی صلعم کے وقت مین — جبکہ باذان مذکور مسلمان ہوگیا تو اوسیوقت سے
ملک یمن مین مسلمانون کا دخل ہوگیا تمام ہوئے تاریخ ملوک یمن کی

ذکر ہی اون بادشاہون عرب کا جو سوا یمن کے اور ملکون مین تہے

اول ہی اول بادشاہ عرب کا جو زمین حیرت پر مسلط ہوا وہ مالک بن فہم —
بن غنم — بن دوس — بن عدثان — بن عبد اللہ — بن وہران — بن کعب
— بن حارث — بن کعب — بن مالک — بن نصر — بن ازد — تہا اور ازد

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۰ ہے اولاد کہلان ابن سبا — بن یشجب — بن یعرب بن قحطان سے یہہ بادشاہ
ایام ملوک الطوایف مین سلطنت کرتا تہا قبل دورہ اکاسرہ کے — جب
وہ مرگیا تب اوسیکا بہائی عمرو بن فہم بادشاہ ہوا — اسکے بعد بہتیجا اوسکا
خذیمہ بن مالک بن فہم سلطنت کرنے لگا — چونکہ اسکے جسم مین بیماری برص
کی تہی اسواسطے اوسکو خذیمۃ الابرش کہتے تہے مگر اسکی شان وشوکت بڑی
رتبہ پر تہی — ایک اسکے بہن تہی مسماۃ رقاشں وہ ایک شخص کو جو قبیلہ
ایاد سے تہا چاہتی تہی اوس شخص کے ساتہہ خزیمہ نے بہی احسان اونکو
کی تہی — اور نام اوسکا عدی بن نصر بن ربیعہ تہا — اور عدی مذکور بہی
بدل وجان اوسپر مرتا تہا اور اسی شخص کو عہدہ داروغگی شراب خواری
مجلس شاہی کا مفوض تہا — اب یہہ دونون آپسمین ایکدوسرے کے عاشق
ومعشوق تہے مگر کبہی اتفاق صحبت کا نہوتا تہا ایکروز اوس مسماۃ رقاشں نے
اسے کہا کہ جب بادشاہ کو شراب کا نشہ خوب غالب ہو تب تو بادشاہ سے
اسبات کی اجازت مانگ لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ نشہ مین بیہوش
تہا — عدی نے کہا کہ آپکی بہن رقاشں سے فرمایئے تو صحبت کرون
اوسنے اجازت دیدی پہر تو عدی نے رقاشں سے خوب چین اوڑایے
— جب صبح ہوئی اور خذیمہ کو ہوش آیا اور وہ راز کہل گیا تب بہت خفا
ہوا اور یہہ امر بہت گران گذرا عدی مذکور نے یہہ عقلمندی کی کہ وہان سے
بہاگ گیا — مگر لوگ کہتے ہین کہ پہر خذیمہ نے اوسکو گرفتار کیا اور مارڈالا
شاید یوہین ہو لیکن بادشاہ کی بہن رقاشں کو اوسی شب عدی سے
حمل ہوگیا چنانچہ خذیمہ نے یہہ دو شعر اپنی بہن رقاشں کو مخاطب ہوکر سنائے

شعر خبرینی رقاشں لاتکذبینی ابحر زنیت ام بہجین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

ام بعیدٍ فانت اہل لبعید   ام بدونٍ فانت اہل لدونٍ   ۱۷۱

ترجمہ ان دو شعرون کا یہہ ہے

شعر بتلا مجکو اے رقاشس سچ سچ   کسی شریف سے زنا کیا تونے یا پاجی سے
اگر کسی غلام سے کیا ہی تب تو سزاوار غلام ہی کے   اگر کسی زادے سے کیا ہی تب تو لایق اوسکے ہے
رقاشس نے جواب دیا کہ یعنے اوس سے زنا کروایا ہے جو عرب کے اشرافون
مین ہے خدیمہ چپ ہو رہا ــ بعد گذرنے مدت حمل کے ایک بیٹا رقاشس کے
پیدا ہوا اوسکی اوسنے پرورش کی اور ہنسلی گلے مین پہنائی اور بڑے پیار
سے پالا اور نام اوسکا عمر رکہا اس لڑکے کو خدیمہ نے اپنا بیٹا کرلیا یعنے والد
متبنے خدیمہ کا یہی لڑکا ولدالزنا ہے ــ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا اس
چاوکا پالا ہوا ایک روز گم ہوگیا بہت تلاشس کی کہین پتا نہ پایا تب عرب
کے لوگون نے یہہ خیال کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹہا لیگیا ــ چنانچہ یہی خیال
تہا کہ ناگاہ دو شخص یعنے مالک اور عقیل کہین سے اوسکو ڈہونڈ لائے
اور خدیمہ کی خدمت مین جا حاضر کیا اوس روز خدیمہ کو ہسطرحکی خوشی ہوئی
کہ قریب تہا کہ شادی مرگ ہوجائے ــ چنانچہ اوسکے انعام مین بادشاہ
نے اون دونون شخصون سے جو اوسکو لائے تہے فرمایا کہ جو تم مانگوگے مین
تمکو دونگا اب تم مجہسے کہو کیا دون ــ اون دونون نے عرض کی ہم کچہہ
نہین مانگتے بجز ایک بات کے وہ یہہ ہے کہ جبتک آپ زندہ رہین اور
جبتک ہم جیتے رہین اپنی مصاحبت مین ہمکو منظور کیجے خدیمہ نے منظور کیا
یہہ وہ ندیم ہین جنکے ضرب المثل عرب مین مشہور ہے اور کندمانی خدامة
ہر ایک شخص بولتا ہے (یعنے مانند دو ندیمون خدیمہ کے) اسی خدیمہ کے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۲ ایام حکومت مین ایک شخص قوم عمالقہ سے جسکو عمرو بن الضرب بن حسان العملیقی
کہتے ہین تمام فرات کے بلاد عالیہ اور مشارق شام اور جزیرہ پر مسلط ہو گیا
تہا — اور درمیان اوسکے اور جذیمہ کے بہت لڑائین ہوئین آخرکار جذیمہ
نے فتح پائی اور اوس عمر مذکور کو قتل کیا — لیکن اس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی تہی اوسکا نام زبّا تہا اور حقیقت مین نام نہا نایلہ لیکن مشہور نام اول
ہو گئی تہی — یہہ لڑکی بعد اپنے باپ کے مرنے کے سلطنت کرنے لگی اور
اسنے دو شہر آمنے سامنے کنارہ فرات پر بسائے تہے اور اسی نے فریب
دیکر جذیمہ کو گرفتار کر کے قتل کیا اور اپنے باپ کا قصاص پایا وہ فریب یہہ
تہا کہ اسنے جذیمہ کو کہلا بہیجا کہ مین تجہسے نکاح کرونگے تو میرے پاس آ
وہ اس فریب مین آکر چلا گیا اوسنے پکڑکر قتل کر ڈالا اور اپنے باپکا خون لے لیا

ذکر ہے ابتدا ر سلطنت لخمیین کا مراد لخمیین سے وہ
وہ بادشاہ ہین جو شہر حیرہ پر سلطنت کرتی ہتی

اور وے ہین منادرہ بیٹے عدی بن نصر بن ربیعہ کے اولاد لخم بن عدی بن عمرو
بن سبا کے جبکہ جذیمہ مقتول ہو کر مارا گیا تب بہانجا اوسکا عمرو بن عدی بن نصر
بن ربیعہ یعنے وہ لڑکا ولد از نا تخت پر بیٹہا — اور اس ارادہ مین تہا کہ کسی
تدبیر سے اپنے ماموں جذیمہ کا خون ملکہ زبّا سے لون ہادی خیال نے یہہ رہنمولی
کی کہ ایک غلام جذیمہ کا تہا مسمی قصیر اوس سے ملکر اور سازش کر کے ناک
اوسکی کاٹکر اور کوڑی لگوا کر شہر بدر کر دیا وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ زبّا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

١٧٢ ذبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے ولی نعمت نے یہہ حال میرا کیا ہی میری
ناک کٹوا کر کوڑے لکوا کر بے قصور جلا وطن کر دیا ہے — زبا کو اوسکے حال تباہ پر
رحم آیا فرمایا کہ تو ہمارے ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار
کے واسطے سوداگری کیا کر وہ تو یہہ چاہتا ہی تہا ذبا کے پاس رہتا اور سوداگری
کرنا شروع کیا — اودہر سے مال بہر کر اپنے آقا قدیم کے پاس لیجاتا —
اودہر سے بیچ کر اور مال بہر کر ذبا کی خدمت مین حاضر ہوتا اسی طرح مدت گذر گئی
جبکہ ذبا کو اوسپر اعتماد واثق ہوگیا تب اوسنے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ پر
صندوق لادکر اور انمین سپاہ عمرو مذکور کی بہر کر لادلایا اون صندوقون کے قفل
اندر کے جانب لگے ہوئے تہے جب وے صندوق آئے اور ذبا نے ملاحظہ
فرمایا تو یہہ دو شعر ذبا نے پہڑے

ما للجمال مشیہا رویدا　　اجند لا یحملن ام حدیدا
ام صرفانا باردا شدیدا　　ام الرجال جثما قعودا

جب وے صندوق داخل قلعہ شاہی ہو چکے تب بطور یلغار انمین سے آدمی
نکلے اور بزور شمشیر اونہون نے ملک لے لیا اور ذبا کو بہی قتل کر ڈالا اسطور پر
قصیر مذکور نے اپنے آقا خدیمہ کا عوض خون ذبا سے لیا — اسکے بعد عمرو بن عدی
مذکور نے مدت تک سلطنت کی بعد اوسکے فوت ہونے کے امرو القیس بن عمرو
بن عدے بن نصر بن ربیعۃ اللخمي بادشاہ ہوا اسکو امرا لقیس اول کہتے ہین
— بعد اوسکے بیٹا اوسکا عمرو بن امرا لقیس بادشاہ ہوا یہہ شخص شاپور ذی الاکتاف
کے دورہ مین سلطنت کرتا تہا — اوسکے بعد اوس بن قلام العلیقی بادشاہ ہوا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۴ — پہر ایک اور شخص قوم عمالیق مین سے بادشاہ ہوا — اسکے بعد پہر سلطنت عمرو
بن عدی بن نصر بن ربیعہ اللخمین مذکورین کی اولاد کو نصیب ہوئی اور وہ شخص جو اوسکی
اولاد مین سے بادشاہ ہوا اوسکا نام بہی امرء القیس تہا بیٹا عمرو بن امرء القیس مذکور
کا تہا اوسکو امرء القیس ثانی کہتے تہے — مگر عرف اوسکا محرق تہا کیونکہ اول اوسنے
سزا آگ کے لوگون کو دینی شروع کی تہی جب یہہ مرگیا تو بیٹا اوسکا نعمان
یک چشم بادشاہ ہوا — اسی کی بنائی ہوئی خورنق اور سدیر ہے — اس
بادشاہ نے ۳۲ بتیس برس سلطنت کی آخرکار فقیر ہوکر عبادت کرنے لگا اور
بہرام گور بن یزدگرد کے وقت مین سلطنت سے دستکش ہوا اس بادشاہ کا
حال عدی بن زید نے درمیان اپنے قصیدے رائیہ کے جو مشہور ہے بیان
کیا ہے بسبب لاطایل ہونے کے اون اشعار کا ترجمہ فروگذاشت کیا گیا —
جبکہ نعمان مذکور زاہد ہوگیا اور کنج عزلت مین سلطنت سے دستکش ہوکر بیٹھ رہا
تب بیٹا اوسکا منذر ابن نعمان تخت پر بیٹھا اسکی سلطنت بہی فیروز بن یزدگرد
کے وقت مین تمام ہوچکی اسکے بعد اسود بن منذر اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ وہ
ہے جو غسان عرب پر فتح پاکر چند اونکے بادشاہون کو گرفتار کرلایا تہا اور
چاہتا تہا کہ اونکی جان بخشی کرے مگر اوسکے چچازاد بہائی نے جسکو ابو اذینہ
کہتے ہین اونکے قتل پر آمادہ کیا اور باعث اوسکا یہہ تہا کہ کسی لڑائی مین ابو اذینہ
کے بہائی کو آل غسان مین سے کسی شخص نے قتل کر ڈالا تہا اسلئے یہہ اونکا دشمن
جانی ہو رہا تہا اسلئے اسنے ایک قصیدہ لکہہ کر اسود کو سنایا اور اوسمین سوجہایا
کہ اونکو قتل کرنا بہتر ہے پہر یہہ وقت ہاتہہ نہ آئے گا — اور تاریخ ابن اثیر مین
یہہ لکہا ہے کہ غسان نے اسود پر غالب ہوکر اوسکو قتل کیا مگر یہہ بہی اوسمین
لکہا ہے کہ اسکے برعکس بہی مشہور ہے بہرکیف اسود ابن منذر کے سلطنت فیروز

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

فیروز کے زمانہ مین تمام ہو چکی تہی اسکے بعد اوسکا بہائی منذر بن نعمان الاعور بادشاہ ہوا — اوسکے بعد علقمہ الذمیلی[1] بادشاہ ہوا اوسکے بعد امرالقیس بن النعمان — بن امرء القیس المحرق تخت پر بیٹہا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے سنمار[2] نامی ایک کاریگر کو ایک کوشک پر سے جو اسکے ہاتہہ کی بنائی ہوئی تہی نیچے ڈالکر مار ڈالا تہا تاکہ دوسرے کو ایسی نہ بنادے اوسکے بعد بیٹا اوسکا منذر ابن امرء القیس بادشاہ ہوا اس منذر مذکور کی والدہ بہت خوبصورت تہی اسواسطے اوسکو ماء السما کہتے تہے اور یہہ منذر بہی اپنی والدہ کے نام سے مشہور ہوگیا تہا چنانچہ منذر بن ماء السماء اسکو کہا کرتے تہے اور حقیقت مین نام اوسکی والدہ کا ماویہ بنت عوف بن جشم تہا پہر ایسا اتفاق ہوا کہ کسرے قباذ نے منذر مذکور ملک حیرت سے نکالدیا اور اوسکی جائے حارث بن عمرو بن حجر الکندی کو حاکم مقرر کیا اسکا باعث یہہ تہا کہ قباذ نے مزدک کا دین قبول کرلیا تہا جب وہ مزدک کے دین کے موافق عمل کرنے لگا تو حارث بن عمر مذکور اسکے ہمراہ اوسپر ایمان لایا اور منذر اوسپر ایمان نہ لایا تہا اسلئے اوسنے ملک سے اوسکو نکالدیا اور سلطنت اوسکی چہین لی لیکن جب قباذ مرگیا اور اوسکا بیٹا نوشیروان ابن قباذ بادشاہ ہوا تب اوسنے حارث مذکور کو ملک حیرت سے نکالکر پہر منذر بن ماء السماء بادشاہ اوسکے ملک کا مقرر کیا چنانچہ یہہ حال فصل ثانی مین درمیان ذکر نوشیروان کے ہم

---

[2] سنمار بکسر تین نام ہے اوس کاریگر کا جسنے ایک کمرہ واسطے نعمان امرالقیس کے نزدیک کوفہ کے بنایا تہا جب وہ کمرہ بن چکا تب اوسکو اوپر سے ڈالکر مار ڈالا یہہ اسواسطے کہ اگر زندہ رہیگا تو اور کسیکو شاید ایسا بنادے اسلئے یہہ بات ضرب المثل ہوگئی درمیان عرب کے کہا کرتے ہین کہ جزاء سنمار یعنے سزا مثل سنمار کے

---

[1] ذمیل ایک گروہ ہے قبیلہ لخم کا اور لخم اون کو کہتے ہین جو یمن کے رہنے والے ہین فقط

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۶ بیان کر چکے ہین — جبکہ منذر مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو مضرط الحجارہ یعنے ابن المنذر ابن ماء السماء بادشاہ ہوا اسکی والدہ کا نام ہند تہا یہہ بہی اپنی ما کے نام سے مشہور ہے یعنے عمرو بن ہند کہتے ہین — جبکہ یہہ آٹہہ برس سلطنت کر چکا تب نبی صلعم پیدا ہوئے — اسکے بعد بہائی اوسکا قابوس ابن المنذر بن ماء السماء بادشاہ ہوا اگر کہتے ہین کہ یہہ شخص نام ہی کا بادشاہ تہا حقیقت مین اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی اور بادشاہ اسواسطے اسکو کہتے تہے کہ اسکے بہائی اور باپ چونکہ بادشاہت کر چکے تہے اونکی نسبت کر اسکو بہی بادشاہ کہنے لگے تہے اسکے بعد اوسکا بہائی منذر ابن منذر اوسکے مرنے کے بعد بیٹا اوسکا نعمان ابن منذر بن منذر بن ماء السماء بادشاہ ہوا کنیت اوسکی ابو قابوس ہے یہہ وہ شخص ہے جو نصارا ہو گیا تہا اور اسکی مان کا نام سلما ہے وہ بیٹی ہے وایل کی اور وایل بیٹا ہے عطیتہ کا جو کہ سنار کا پیشہ کرتا تہا اور رہتا تہا فدک مین اسنے بائیس برس سلطنت کی بعد ازان کسرے پرویز نے اسکو قتل کیا اسکے مقتول ہونے کے سبب ایک بڑا ہنگامہ فارسیون اور عربون سے ہوا تہا بعد وفات پانے نعمان مذکور کے سلطنت ملک حیرت کی لخمیین کے ہاتہہ سے جاتی رہی اور ایاس بن قبیصۃ الطائی بادشاہ ہوا چہہ مہینے ایاس کی سلطنت کے گذرے تہے کہ پیغمبر خدا صلعم مبعوث ہوئے — اوسکے بعد زاذویہ بن ماہیان الہمدانی بادشاہ ہوا پہر سلطنت لخمین کو نصیب ہوئی اور بعد زاذویہ کے انہین لخمین مین سے منذر بن نعمان بن المنذر بن المنذر بن ماء السماء مسلط ہوا — اس بادشاہ کا نام عرب نے مغرور رکہا تہا — اسنے تا خروج اور استیلا خالد بن ولید کے سلطنت کی — یہہ مناذرہ✤ نضر بن ربیعہ کے اولاد عامل تہی انکا سرہ

✤ مناذرہ سے مراد ہین وے لوگ جو منذر کی اولاد مین سے تہے یا ایک قوم مراد رکہنے چاہئے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اکاسرہ فارس کے طرف سے عراق عرب پر جیسا کہ غسّان عامل تہی قیاصرہ ۱۷۷
رُوم کی طرف سے عرب شام پر

ذکر ہے مُلوک غسّان کا

جو کہ عامل تہے قیاصرہ رُوم کیطرفسے عرب شام پر

واضح ہو کہ اصل غسّان کی ملک یمن ہے وہ اولاد ہین ازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن اُدُد بن زید بن کہلان بن سبا کی یہہ لوگ بسبب آنے ایک رو العرم کے یمن سے نکل کر شام مین پہنچے وہان جاکر ایک چشمہ پر فردکش ہوئے اوس چشمہ کا نام غسّان تہا انکو ہی اوسکی طرف منسوب کر کے غسّان کہنے لگے — اور اونکے زمانہ کے پہلے شام مین جو عرب رہتے تہے اونکو ضجاعمہ کہتے تہے یہہ لوگ سلیح کی اولاد سے تہے جبکہ غسان وہان پہنچی تب انہون نے اونکو شہرون مین سے نکالکر اونکے بادشاہون کو پکڑ کر مار ڈالا اور انکی جاے آپ رہنے لگے اور آپ ہی حکومت کرنے لگے اول ہی اول جو شخص غسان مین سے بادشاہ ہوا وہ جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا تہا اسکے سلطنت قریب چارسو برس اول ظہور اسلام کے تہی اور بعضے اسسے زیادہ بیان کرتے ہین — جبکہ جفنہ بادشاہ ہو چکا اور سلیح کے خاندان کے بادشاہون کو قتل کر چکا تب اوسکے پاس قضاعہ اور جو کاریگر شام مین تہا روم کا آکر حاضر ہوئے چنانچہ اوسنے چند کارخانہ شام مین بنائے — جب وہ مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو بن جفنہ بادشاہ ہوا اسنے اپنے ایام حکومت

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

مین چند گرجا گھر بنائے ازانجملہ کلیسا حالی — اور کلیسا ایوب — اور کلیسا ہند
یہہ بہی ہین — اسکی سلطنت کے بعد اوسکا بیٹا ثعلبہ ابن عمر تخت شاہی پر بیٹھا
اسنے ایک کوٹہنک بنائی اوسمین حوض بہی بنایا یہہ مکان اطراف حوران
مین قریب بلقار کے بنایا تہا — اسکے بعد اوسکا بیٹا حارث بن ثعلبہ بادشاہ
ہوا — پہر اوسکا بیٹا جبلہ بن حارث تخت پر بیٹھا اسنے پُل اور ادرج اور
قسطل بنائے اسکے بعد بیٹا اوسکا حارث ابن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ بلقار مین رہتا
تہا اسنے ایک گڑہ مُردون کے واسطے بناکر کارخانہ اوسکا طیار کیا اسکے بعد
بیٹا اوسکا منذر اکبر بن الحارث بن جبلہ بن الحارث بن ثعلبہ بن عمرو بن حفنہ اول
بادشاہ ہوا — جبکہ منذر اکبر مرگیا تب اوسکے بعد بہائی اوسکا نعمان ابن الحارث
بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بہائی اوسکا جبلہ ابن الحارث بادشاہ ہوا —
اسکے بعد اوسکا بہائی الایہم بن الحارث بادشاہ ہوا اسنے ایک بڑا کلیسا بنایا
اوسکا نام دیر ضخم رکہا اور ایک کلیسا اور بناکر اوسکا نام دیر النبوۃ رکہا پہر بادشاہ
ہوا اوسکا بہائی عمرو بن الحارث — پہر جفنۃ الاصغر بیٹا منذر اکبر کا بادشاہ ہوا
یہہ وہ ہے جسنے شہر حیرہ کو جلا دیا تہا اسواسطے اسکی اولاد کا نام آل محرق
رکہا گیا تہا اسکے بعد بہائی اوسکا نعمان الاصغر بن المنذر الاکبر بادشاہ ہوا
— پہر نعمان بن عمرو بن المنذر بادشاہ ہوا — اس بادشاہ نے ایک
کالا محل بنایا تہا — اس نعمان کا باپ یعنے عمرو مذکور بادشاہ نہتا جیساکہ
نابغہ ذبیانی نے اسکے حق مین ایک شعر کہا ہے اوس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی — بعد ازان بیٹا نعمان کا یعنے جبلۃ بن
النعمان بادشاہ ہوا یہہ وہ ہے جو منذر بن ماء السماء سے لڑا تہا — اور
رہا کرتا تہا صفین مین — بعد ازان نعمان بن الایہم بن الحارث بن ثعلبہ بادشاہ ہوا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۶۹ پہر بادشاہ ہوا اوسکے بعد بہائی اوسکا حارث بن الایہم بادشاہ ہوا — پہر بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث حاکم ہوا اسنے تمام شہر کی موریان جوکو جون مین بہتی ہین صاف کروائین اگلے بادشاہون نے بسبب کم توجہ کے موریان شہر کی خراب کروا رکہین تہین — پہر بیٹا اوسکا منذر ابن نعمان بادشاہ ہوا — بعد ازان بہائی اوسکا عمرو بن النعمان بادشاہ ہوا پہر اوسکا بہائی حجر بن النعمان — پہر بیٹا اوسکا حارث ابن حجر — پہر بیٹا اوسکا جبلہ بن الحارث پہر بیٹا اوسکا حارث بن جبلہ پہر بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث بادشاہ ہوا — اسکی کنیت ابوکرب اور لقب قطام تہا — بعد ازان الایہم بن جبلہ بن الحارث بادشاہ ہوا یہہ بڑا خونی تہا اور اسکی طرف سے جو عامل تہا اوسکو قین ابن خسر کہتے ہین اوسنے ایک محل بلند جنگل مین بناکر بادشاہ کی نذر کیا اور اوسکو کہا کہ فلک ہفتمین یہی ہے — اوسکے بعد بہائی اوسکا منذر بن جبلہ — پہر اوسکا بہائی اسراحیل بن جبلہ — پہر اوسکا بہائی عمرو بن جبلہ — پہر اوسکا بہتیجا جبلہ ابن الحارث بن جبلہ بادشاہ ہوا — اوسکے بعد جبلہ بن الایہم بن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ پچہلا بادشاہ ہے ملوک غسان مین کا یہہ بادشاہ درمیان خلافت حضرت عمر رض کے مسلمان ہوگیا تہا لیکن جبکہ روم کو گیا تو وہان جاکر پہر نصاراے ہوگیا تہا انشاء اللہ تعالے بیان خلافت عمر مین اسکا حال بیان کرینگے اب مدت دورہ سلطنت ملوک غسان مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ چار سو برس تک ان لوگونکا دورہ رہا اور کسی کا مذہب یہہ ہے کہ چہہ سو اور چار سو کے درمیان انکا دورہ تہا

ذکر ہے اون بادشاہونکا جو جرہم کی اولاد سے ہین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۰ واضح ہو کہ جرہم کے قبیلے مین ایک جرہم اول ہے جو کہ زمانہ عاد مین تہا اون لوگو نکا
حال معلوم نہین ہوتا کیونکہ وے ہلاک ہوگئی اور اخبار اونکی جاتی رہی وہ لوگ اون
عرب مین ہین جو اول ہی اول تہے — مگر قبیلہ جرہم ثانی کا یہہ وہ لوگ ہین جو
جرہم ابن قحطان کے اولاد مین ہین — اور جرہم اور یعرب ابن قحطان دونو بہائی
تہے پہر ایسا اتفاق ہوا کہ یعرب مالک ہوگیا یمن کا — اور جرہم مالک ہو گیا حجاز
کا — بعد جرہم کے اوسکا بیٹا عبد یالیل بن جرہم مسلط ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا
جرشم بن عبد یالیل — پہر بیٹا اوسکا عبد المدان بن جرشم — پہر بیٹا اوسکا
ثعلبہ بن عبد المدان — پہر اوسکا بیٹا عبد المسیح بن ثعلبہ — پہر اوسکا بیٹا مضاض
بن عبد المسیح پہر اوسکا بیٹا عمرو بن مضاض — پہر بہائی اوسکا حارث بن
مضاض پہر بیٹا اوسکا عمرو بن الحارث — پہر بہائی اوسکا بشر بن الحارث
— پہر مضاض بن عمر بن مضاض اسطور پر پشت در پشت مسلط ہوتے اور حکومت
کرتے چلے آئے — یہہ وہ جرہم ہین جنکے پاس حضرت اسمعیل ؑ جا کر رہے
اور اونکے درمیان نکاح کیا اسکا حال ہی اولاد اسمعیل کے حال مین ذکر کرونگا
انشاء اللہ تعالے

ذکر ہے بادشاہان کندہ کا

نقل ہے کتاب کامل سے اوسمین لکہا ہے کہ اول بادشاہ ملوک کندہ مین کا
حجر آکل المرار بن عمرو ہے یہہ اولاد کندہ سے ہے اور نام کندہ کا ثور ہے
یہہ شخص بیٹا ہے عفیر ابن الحارث کا زید بن کہلان بن سبا کی اولاد مین سے
— واضح ہو کہ قبل بادشاہ ہونے حجر کے قبیلہ کندہ پر کوئی بادشاہ یا حاکم
نہ تہا اسلئے اِس قوم مین بڑا غدر مچ رہا تہا زبر دست زیر دست پر ظلم کرتا تہا

ظلم کرتا تہا اور یہہ حال تہا کہ قوی نے ضعیف کو کہا لیا تہا ـــ جبکہ حجر بادشاہ
ہوا تب اسنے اونکے سب امورات کا بندوبست کیا اور اچہی طرح سے
انتظام کیا اور بحرین کے قبضہ مین جو بکر ابن وایل کے زمین تہی وہ ضبط کرلی
جبتک کہ یہہ بادشاہ ہوا یہی حال اسکا رہا یعنے بندوبست اور حسن انتظام
ہی مین رہا ـــ اور اسکو آکل المرار اسواسطے کہتے تہے کہ یہہ اپنی بیوی سے
بغض رکہا کرتا تہا ـــ ایک روز اوسنے کہا کہ تو تو ایسا ہے جیسا اونٹ
کرڑا نیب کہا کر آیا ہو اسواسطے یہی لقب اسکا پڑ گیا سب لوگ آکل المرار
کہنے لگے ـــ بعد حجر مذکور کے بیٹا اوسکا عمرو بن حجر بادشاہ ہوا اس عمرو کو
مقصور کہا کرتے تہے کیونکہ اسنے اپنے باپ کے ملک پر اقتصار اور قناعت
کی تہی اور ملک فتح نہین کیا ـــ اوسکے بعد بیٹا اوسکا حارث بن عمر بادشاہ ہوا
اسکا ملک بہت ہو گیا تہا اور ایہہ کسرے قباذ بن فیروز سے موافق ہو گیا تہا
مذہب مین یعنے مردک کے دین مین یہہ بہی شامل ہو گیا تہا اسیو اسطے کسرے
قباذ نے منذر بن ماء السماء لخمی کو ملک حیرت سے نکالکر بجاے اوسکے گدی
نشین کیا یہی سبب اسکی ترقی حکومت کا تہا جیسا کہ پہلے درمیان ذکر نوشیروان
ابن قباذ کے دوسری فصل مین ہم بیان کر چکے ہین لیکن جبکہ نوشیروان
بادشاہ ہوا تب اوسنے پہر منذر کو اوسکا ملک حوالہ کیا اور حارث مذکور کو
نکالدیا جبکہ یہہ ذلیل ہوا اور نکالا گیا تب بہاگا اور تغلب اور چند قبایل
عرب نے اسکا تعاقب کیا ـــ چنانچہ تمام اوسکا مال اور چالیس نفر اولاد حجر
اکل المرار سے گرفتار آئے ازانجملہ دو لڑکے اولاد حارث مذکور کے بہی گرفتار
آئے تہے منذر نے سب مقیدین کو ہلاک کیا ـــ مگر حارث اپنی جان بچاکر
دیار کلب کی طرف بہاگ گیا اور وہان جاکر رہنے لگا پہر گم ہو گیا اور معلوم

نہ ہوا کہ کہان گیا اوسکے معدوم ہونے کی صورت مین اختلاف ہے – مگر اپنے جیتے جی حارث مذکور نے اپنے لڑکون کو علیحدہ علیحدہ ریاست تقسیم کردی تھی – چنانچہ حجر ابن الحارث کو بنی اسد ابن خذیمہ بن مدرکہ کا رئیس کردیا تھا – اور باقی بیٹون کو اور قبایل عرب پر بہ این تفصیل مقرر کیا – کہ شراحیل بن الحارث کو تمیم بکر ابن وایل کا حاکم کیا اور اپنے بیٹے معدی کرب ابن الحارث کو قیس غیلان پر مسلط کیا – اس معدی کرب کا لقب غلق بھی ہے وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ یہہ لڑکا اپنے سر پر خوشبو لیٹی رہتا تہا اسواسطے اسکو غلق کہا کرتے تھے – اور اپنے بیٹے سلمتہ کو قبیلہ تغلب اور تمر پر مسلط کیا تہا – واضح ہو کہ حجر مذکور امرء القیس شاعر کا باپ ہے – ایک مدت تک بنی اسد مین اوسکی بات بندہی رہی لیکن بعد ایک عرصہ کے سب اوسکی اطاعت و فرمانبرداری سے جدا ہوگئی – مگر حجر مذکور بھی داد شجاعت اور مردانگی دکہلا کر اونسے خوب لڑا اور اونکو زیر کیا پہر منقاد تو ہوگئی مگر دلمین عناد رکہتی تھی – چنانچہ فرصت پاکر یکدفعہ ہی تمام بنی اسد حملہ کرکے اوسپر چڑھ آئے اور بیخبری مین قتل کرگئے اس ہنگامہ کے بابت امرء القیس بن حجر مذکور نے جبکہ وہ دمون مین تہا جو زمین یمن کی اشعار کہے ہین اونکا ترجمہ کرنا ضرور نہین – بعد ازان امرء القیس نے قبیلہ بکر – اور قبیلہ تغلب سے مدد چاہی اونہون نے مدد بھی دی اور اسنے تعاقب بھی بنی اسد کا کیا مگر ہاتھہ نہ آئے ناکام رہا – اور اسی ہنگامہ مین ایک اور دشمن پیدا ہوا وہ منذر ابن ماء السماء تہا چنانچہ اوسیکے خوف سے جتنے آدمی امرء القیس کے ساتہہ تھے وسے ہی علیحدہ علیحدہ متفرق ہوگئے اور امرء القیس بھی ڈر کر بہار خرابی گرتا پڑتا لوگون کو بہگاتا ہوا سموئل بن عادیا یہودی کے پاس چلا گیا اس یہودی نے اوسکی عزت اور

ذکر بادشاہان عرب کا

اور توقیر اچھی طرح سے کی مگر یہہ معلوم نہین کہ کتنے روز وہان مقیم رہا — بہرکیف اپنی ذرہ اور ہتیار سموول ابن عادیا کے پاس چھوڑکر قیصر روم کی خدمت مین بارادہ طلب کمک کے حاضر ہوا — اور حماۃ اور شیزر پر گوگذرا ایک قصیدہ اوسکا اس امر کے بیان مین ہے — حاصل کلام یہہ ہے کہ جبکہ امراء القیس نے قیصر روم کے پاس سے رخصت ہوکر مراجعت کی تب ایک پہاڑ کے پاس جسکو عسیب کہتے ہین بلاد روم ہی مین انتقال کیا اور مرتے وقت یہہ شعر اوسنے کہا شعر

اجارتنا ان الخطوب تنوب　　　　وانی مقیم ما اقام عسیب

کہتے ہین کہ جبکہ امراء القیس مرگیا تب حارث بن ابی سمر الغسانی سموول مذکور کے پاس گیا اور اوس سے ذرہ اور اسباب امراء القیس کا مانگا کہتے ہین کہ ذرہ تعداد مین ایکسو تہین — اور سموول کی بیٹی کو اوسنے گرفتار کرلیا تہا جبکہ سموول نے ذرہون کے دینے سے انکار کیا تب حارث نے یہہ کہلا بہیجا کہ یا تو ذرہ میرے سپرد کردے والا نہ تیرے بیٹے کو قتل کرڈالونگا سموول نے کہا کہ مین ہرگز نہ دونگا چنانچہ اوس قصائی نے اوس لڑکے کو اوسکے باپ کے سامہنے کہ وہ قلعہ پر سے دیکہتا تہا ذبح کرڈالا

ذکر چند بادشاہان عرب کا
جو متفرق تہی یعنی علیحدہ علیحدہ ریاستین کرتی تہی

ازانجملہ عمرو بن لحیا ابن حارثہ بن عمرو مزیقیا بن عامر بن حارثہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد اولاد کہلان بن سبا سے ہے — یہہ عمر بن لحیا مذکور بادشاہ حجاز کا تہا ایام جاہلیۃ مین اسکا بہت ذکر ہوتا تہا اور قوم خزاعہ

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۴ جو اولاد ازد سے ہین وی بہی اسی کی طرف منسوب ہین کیونکہ عرب لوگ کہتے ہین
کہ یہہ قبیلہ اولاد کعب بن عمرو مذکور سے ہے — شہرستانی کہتاہے کہ عمرو بن لحی
مذکور ہے اول ہی اول بتوں کو کعبہ مین لایا تہا اور اونکی پرستش اسنے ہی اول جاری
کی تہی اسکے دیکہا دیکہی عرب مین ہی بت پرستی نے شیوع پایا مگر ظہور اسلام تک
رہی — اور سبب اسکے لانے کا یہہ ہے کہ یہہ عمرو مذکور شہر بلقا رمین جو ایک شہر
ملک شام کا ہے گیا تہا وہان جاکر اسنے دیکہا کہ بہت لوگ بتون کی پرستش کرتے
ہین اسنے پوچہا کہ یہہ کیا ہین اونہون نے بیان کیا کہ یہہ معبود پرورش کرنے والے
ہین انکی صورتین ہمنے بناکر رکہہ چہوڑی ہین اور تمام خلق انسے مدد پاتے ہین مینہہ بہی
یہی بت برساتی ہین اوسکو تعجب ہوا آخرکار اسنے ہی ایک بت اونسے مانگا
اونہون نے ہبل اسکے حوالہ کیا یہہ اوس بت کو لئے ہوئے مکہ مین آیا اور اسکو
کعبہ مین رکہا اوسکے ہمراہ دو بت اور ہی لایا تہا جنکو اساف — اور نایلہ کہتے ہین
جب اونکو کعبہ مین رکہہ چکا تب سب لوگون سے کہا کہ انکو پوجو سب نے قبول کیا
شہرستانی کہتاہے کہ یہہ معاملہ ایام شاپور مین چار سو برس قبل ظہور اسلام کے
وقوع مین آیا تہا اگر شاپور سے شاپور بن اردشیر بن بابک مراد ہے تب تو
راست ہے ورنہ اگر شاپور ذوالاکتاف مرادر کہین تو سراسر غلط ہے
کیونکہ یہہ شاپور اول سے بہت مدت بعد پیدا ہوا ہے

بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ
ابن بکیر — ابن عون بن عذرۃ الکلبی ہی ہے — اس زہیر مذکور کو کاہن
بہی بسبب صحت رائے اور متانت عقل کے کہتے تہے اس بادشاہ کے بڑی عمر
ہوئی ہے — اور لڑائیان ہی اسنے بہت کی ہین — اسکے ایام حکومت مین ایسی
[illegible]ت ہوئی کہ قابل بیان ہے وہ یہہ ہے کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب تہا اوس سے

ذکر سے بادشاہان عرب کا

اوسے قضاعہ کے گروہ کے سب آدمی متفق ہوگئے تہے اونمین اور غطفان مین ۸۵
خوب لڑائی ہوئی سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی نفیص بن ریث ابن غطفان نے
ایک دیوار مثل حرم مکہ کے بنا کر اوسکے خادم مرّہ ابن عون کی اولاد مین سے
چند آدمی مقرر کئے تہے جبکہ یہہ خبر زہیر کو پہنچی اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایک
آدمی کو بہی غطفان مین سے نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات جو اونہون نے کی ہے
ایسا نہ ہو کہ ہمیشہ کو جاری ہوجائے چنانچہ اونمین اور زہیر مین خوب لڑائین ہوئین
مگر فتح کا نقارہ زہیر کے نام بجا پہر زہیر نے وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا
لوٹ لیا مگر اونکی کسی عورت کے ہاتہہ نہ لگایا اسباب مین زہیر نے شعر
کہے ہین از انجملہ ایک یہہ شعر ہے **شعر**

ولولا الفضلُ منّا ما رجعتم الی عذرا شیئُہا الجیار

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سے ملاقات
کی اوسنے اسکا بہت اعزاز واکرام کیا اور سب عرب پر اسکو فضیلت دی
اور قبیلہ بکر اور تغلب کا امیر مقرر کردیا — پہر زہیر اونپر حکومت کرنے لگا
لیکن ایک دفعہ وے لوگ اسے بغی ہوگئے تہے مگر پہر مار کوٹ کر اسنے درست
کرلئے — اور ایسا ہی بنی القین سے یہہ شخص لڑا تہا ان لوگون سے اتنی
لڑائیان اسنے کی ہین کہ شرح اونکی بہت طویل ہے حاصل یہہ کہ زہیر کو
ان سب لڑائیونمین فتح نصیب ہوئی لیکن افسوس یہہ ہے کہ بڑہاپے مین یہہ
بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا یعنے مرتے دم تک شراب نوشی کرتا رہا —
ابن اثیر کہتا ہے کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہا ہو
ایسے دو شخص گذرے ہین — ایک عمرو بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر
ملاعب الاسنہ العامری

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۶ اور ایک بادشاہ عرب کا کلیب بن ربیعہ ابن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر ابن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وایل تہا اور وایل بیٹا قاسط بن ہنب ابن اقصے — بن دعمی بن جدیلہ — بن اسد بن ربیعہ الفرس بن نزار بن معد بن عدنان کا ہے — اس بادشاہ کلیب کا نام وایل ہے اور لقب کلیب مگر چونکہ لقب بسبب شہرت کے نام پر غالب ہوگیا تہا اسواسطے کلیب بہت معروف تہا اور نام اسکا کم مشہور تہا — اسنے بہت لڑائیان کی ہین ازانجملہ ایک وہ لڑائی ہے جسمین افواج یمن کو اسنے شکست دی تہی اسی سبب سے اسکی شان وشوکت بڑہ گئی تہی — مگر بعد ایک مدت کے تکبر اسطرحکا ہوا کہ تمام قوم سے دشمنی پیدا کر لی اور نخل مین ایسا قدم رکہا کہ لوگون کو منادی کی اسبات کی کہ مرے چراگاہ کا گہانس کوئی جانور کسیکا نہ کہاوے اور جتنے جانور دشتی ہین میرے قرب وجوار کے انکو کوئی شکار نکرے — اور میرے اونٹ کے ہمراہ کسیکا اونٹ نہ چرنے پاوے — اور مرے آگ سے کوئی آگ نہ سلگاوے یہی حال اسکا رہا جبتک جساس بن مرّہ بن ذہل بن شیبان نے اسکو قتل کیا — یہہ شیبان اولاد بکر بن وایل سے ہے جسکا اولاً ذکر آچکا ہے — سبب اسکے قتل کا یہہ تہا کہ ایک شخص قوم جرم کا جساس کے پہوپی کے پاس جسکا نام سبوس تہا اترا تہا یہہ عورت بیٹی منقذ کے قوم سے تیمی تہی اوس جرمی مذکور کے پاس ایک ناقہ تہی اوسکا نام سراب تہا — وہ اوٹنی چرتی ہوئی کلیب کے حاطہ مین گہس گئی کلیب نے اولاً اوسپر تیر مارے اور پہر اوسکے تہن کاٹ ڈالے وہ لوہو مین لتہڑی ہوئی اپنے مالک کے پاس آئی اور جنچنے لگی سبوس نے جو اوسکو ہو لہان پایا اوسکے سر پر ہاتہہ شفقت کا رکہہ کے للکارے اور

ذکرے بادشاہان عرب کا

اور بہت شرمندہ ہوئی کہ مہمان کو میرے تکلیف ہوئی جساس نے جو اپنی پہوپی
کو غمگین پایا تمام قوم کے لوگ جمع کرکے کلیب کو جا گہیرا وہ تا ہنوز اپنے احاطہ
ہی مین پہر رہا تہا اوسکے ایک نیزہ ایسا مارا کہ وہ مرگیا — جب وہ مرگیا اور
اوسکے بہائی مہلہل ابن ربیعہ بن الحارث مذکور نے جو دیکہا کہ میرے بہائی کو
مار ڈالا اوسنے قبایل تغلب کو جمع کرکے بنی بکر کو جا گہیرا چنانچہ اسی سبب سے
چند ہنگامہ آپسمین برپا ہوئے — ازانجملہ ایک یوم عنیزہ مشہور ہے جس لڑائین
افواج جانبین کی چوپاؤن پر سوار ہوکر چشمہ مسمی نہی پر فروکش ہوئے — اور
قبیلہ تغلب کا سردار مہلہل تہا — اور بنی شیبان ابن بکر الحارث بن مرّہ
کا سردار جساس کا بہائی تہا اس لڑائی مین میدان بنو تغلب قبیلہ کے ہاتہہ
رہا یعنے فتح انکو ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے — پہر ذنائب پر
لڑائی ہوئی یہہ سب لڑائیون سے بڑی بہاری لڑائی تہی اس جنگ مین بہی مہلہل
اور بنو تغلب کو فتح ہوئی — اور بنی بکر مین سے بہت آدمی مقتول ہوئے —
اور بنی شیبانیین سے بہی ایک جماعت کثیر ماری گئی انہین مین شراحیل ابن
ہشام بن مرّہ جو بہتیجا تہا جساس کا وہ بہی مارا گیا — شراحیل مذکور بہی ہے
جدّ معن ابن زایدہ الشیبانی کا — اور حارث ابن مرّہ یعنے بہائی جساس کا
وہ بہی مارا گیا — اسطرح پر ایک گروہ روساء بنی بکر کا بہی مقتول ہوا —
پہر ایک بہاری لڑائی ہوئی جسکو یوم واردات کہتے ہین اس لڑائی مین بہی
قبیلہ تغلب کو فتح ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے اور اسی جنگ
مین جساس کا حقیقی بہائی یعنے ہمام مقتول ہوا — جبکہ یہہ لڑائی ہوچکی تب
تغلب نے جساس کے جستجو کرنی شروع کی — اور جساس کو جان بچانے
مشکل ہوئی ابو مرّہ نے اوسکو یہہ تدبیر بتلائی کہ ملک شام مین اپنے ماموں

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

١٨٠٦ کے پاس چلا جا کسی مخبر نے یہہ خبر بعینہ مہلہل کو سُنادی اوسنے تیئس جوان اوسکے
گرفتار کرنے کے واسطے روانہ کئے چنانچہ اونہون نے جسّاس کو جلد جا پکڑا اور
جو کچھہ آدمی جسّاس کے ساتھہ تھے اونمین اور ان آدمیون مین جو اوسنے پکڑنے کو
روانہ کئے تھے لڑائی ہونی شروع ہوئی اِس لڑائی مین جانبین کے سب آدمی
مارے گئے دو نفر مہلہل کے اور دو ہی جسّاس کے بچ رہے تھے اور جسّاس کے
بھی ایسا ایک زخم کارگر لگا کہ اوسی مین اوسکا کام تمام ہوگیا — وہ دو نفر
جو تابت بچ رہے تھے اونہون نے آکے یہہ خبر اپنے یارون کو سُنائی —
اور اِدہر مہلہل نے بجر ابن حارث البکری کو قتل کیا جبکہ اوسکو مارا تب
مہلہل نے کہا کہ جا کلیب کے جوتی کے تسمے کے پاس رہ — اِس بجر کے مرنے
پر اوسکے باپ نے چند اشعار کہے تھے جنکا ترجمہ کی کچھہ ضرور نہین اسطرحکی یہی
خون خرابی اور لڑائیان بنی وایل مذکورین مین چالیس برس تک رہین — جبکہ
جساس مارا گیا تب اوسکے باپ نے ایک قاصد مہلہل کے پاس روانہ کرکے
یہہ کہلا بھیجا کہ اب لڑائی موقوف کرنی چاہئے کیونکہ تو اپنا خون لیچکا جسّاس
کو مار چکا مہلہل نے ہرگز نہ مانا لیکن بعد چند لڑائیون کے بنی تغلب نے جب اپنا
مقصد پورا کرلیا تب لڑائی سے باز آئے اور مہلہل گم ہوگیا اِسکے گم ہونے
مین بہت اختلاف ہے اختصاراً چھوڑا جاتا ہے

اِنہین بادشاہان عرب مین ایک بادشاہ زہیر ابن جذیمہ بن رواد بن ربیعہ
بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عبس بھی تھا یہی ہے والد ملک قیس بن زہیر
العبسی کا — اِس زہیر نے قبیلہ ہوازن پر جو خراج مقرر کر رکھا تھا وہ ہر سال
ایام موسم حجاز مین درمیان عکّاظ یعنے بازار عرب کے لے لیا کرتا تھا اور
ہوازن اوسکو تکلیف دینی چاہتے تھے یہہ بات اونکے دلونمین متمکن تھی اسی

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

١٠٩ اسی اثنار مین ایک لڑائی درمیان زہیر اور بنی عامر کے جو ہوئی نوبت ہوازن
خالد بن جعفر بن کلاب سے متفق ہوگئے — اور بنی عامر زہیر کے دشمن جان
ہو رہے تھے سب ملکر زہیر پر چڑھ آئے اور لڑائی ہونی شروع ہوئی
یہانتک نوبت پہنچی کہ زہیر اور خالد دونو باہم ہو کے لڑے اس لڑائی مین
زہیر مارا گیا اور خالد کے میدان جنگ ہاتھہ آیا اور وہ صاف بچ نکلا یہہ لڑائی
قریب ارض ہوازن کے ہوئی تھی — زہیر کی اولاد نے جو دیکھا کہ ہمارا باپ
مارا گیا وہ اوسکے جنازہ کو اپنے ملک مین لے گئے — ورقہ بن زہیر نے اپنے
باپ کے مرتے ہی ایک مرثیہ اور خالد کے حال مین چند شعر لکھے ہین — جب
زہیر خالد کے ہاتھہ سے مارا گیا تب اوسکو اپنی جان بچانی بہی مشکل معلوم ہوئی
اسلئے خالد مذکور وہان سے بہاگ کر نعمان ابن امرء القیس لخمی کے پاس جو کہ
بادشاہ ملک حیرت کا تہا گیا اور اوسکی سرکار مین درمیان سلک ملازمین
کے مندرج ہوا — لیکن چونکہ زہیر قبیلہ غطفان کا سردار تہا اسلئے حارث ابن
ظالم المری بعد فراغت رسوم نوحہ و بکا کی نعمان ابن امرء القیس کے پاس کسی
حاجت کے لئے گیا وہان جاکر اوسنے دیکھا کہ نعمان نے واسطے خالد کے ایک
برج بنوایا تہا اوسمین وہ رہا کرتا تہا — اسنے دو نیتہ ایک کار سمجھ کر جبکہ
رات ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا اوس قبہ مین گھس کر خالد کا کام تمام کیا اور آپ
صحیح و سالم وہانسے بہاگ آیا جب یہہ راز کہل گیا تب خالد کے بہائی احوص
ابن جعفر نے بنی عامر کو جمع کرکے اپنی بہائی کے عوض خون کا خواہان ہوکر حارث
ابن المری کو ڈہونڈنا شروع کیا اور نعمان کو اپنے ملازم کا پاس بہت ہوا
وہ بہی چاہتا تہا کہ حارث کو پکڑ کر قصاص لے اس سبب سے بہت لڑائیان
اور جہگڑے ایسے ہوئین کہ اونکی شرح بہت طویل ہے آخر لڑائی یوم شعب جبلہ

ذکر بے بادشاہان عرب کا

۱۹۰ مشہور ہے یعنے پہاڑ کی گہاٹی کے پاس جنگ ہوئی تہی ہم بہی اسکا ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے

بادشاہان متفرقہ عرب سے ایک بادشاہ ملک قیس ابن زہیر العبسی مذکور ہے یعنے بہت لوگون کو واسطے لڑائی بنی عامر کے اپنے باپ کے خون کے خلاص ہوا ہان ہوکر جمع کئے تہے — اور حجاز مین جاکر قریش کا بہت فخر اور عزت بڑہ گیا پہر درمیان اولاد بدر الفزاری الذبیانی کے جاکر حذیفہ بن بدر کے گہر مین اوترا — اس قیس کے پاس دو گہوڑے عربی اصیل تہے ایک کا نام داحس — دوسریکا نام غبرا تہا یہہ گہوڑی تہی داحس کے تخم کی اسمین اختلاف ہے کہ غبرا داحس سے پیدا ہوئی تہی یا عرب مین سے قیس نے لے لی تہی مگر داحس کے مول لینے مین کچہہ شک نہین اس گہوڑے کو عرب کے بازار سے قیس نے مول لے لیا تہا جس شخص کے پاس جاکر یہہ اوترا یعنے حذیفہ بن بدر اوسکے پاس بہی دو گہوڑے تہے ایک کا نام خطار — دوسریکا حفقا تہا اوسنے قیس سے کہا کہ تم اپنے دونو گہوڑون کو میرے دونو گہوڑونکے ساتھ دوڑاؤ دیکہین کون آگے نکل جاتا ہے جسکا گہوڑا آگے بڑہ جاوے شتر لے قیس نے کہا کہ یہہ کچہہ بات نہین اسکو جانے دو اوسنے ہرگز نہ مانا آخر کار لاچار ہوکر قیس نے بہی مانا اور چارون گہوڑے ایک جائے جسکو الاصاد کہتے ہین چہوڑ دئے — وہ میدان جسمین یہہ گہوڑے چہوڑے گئے تہے ایکسو تیر تاپ تیر تہا اتفاق سے قیس کا گہوڑا داحس† آگے نکل گیا اور سب لوگ کہڑے دیکہتے تہے — حذیفہ نے

---

† داحس نام ہے ایک گہوڑیکا جو قیس ابن زہیر العبسی کا تہا اسی گہوڑے کے نام پر جنگ داحس مشہور ہے یہہ لڑائی اسی گہوڑے کیواسطے ہوئی تہی درمیان عبس اور ذبیان کے چالیس برس تک یہہ لڑائی رہی ۱۲ صراح

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

پہلے سے ایک آدمی اوُن گھوڑون کی راہ مین چھپا دیا تہا اور یہہ کہہ دیا تہا کہ اگر قیس کا گھوڑا داحس آگے نکل جاوے تو اوسکو رُوک دینا اوسنے رُوکا مگر وہ نہ رُکا آخر کو اوسنے ایک چوٹ اوسکے تھوڑی پر ماری وہ رُک گیا مگر دوسرا گھوڑا غبرانہ روکا برابر چلا گیا اور خطار اور حنفا جو دو گھوڑے حذیفہ کے تہے وے پیچھے رہ گئے قیس نے شرط جیت لی اور حذیفہ نے انکار کیا اِسکا آخر کار پھر دوڑا اوُر اسی سبب سے بنی قیس اور بنی بدر مین کینہ پیدا ہوگیا — اور ایک بغض درمیان ربیع بن زیاد اور قیس کے اول ہی سے تہا بسبب اسکے کہ قیس کی زرہ ربیع نے چھین لی تہی ربیع یہہ بات چاہتا ہی تہا کہ کوئی سبب نااتفاقی کا درمیان بنی بدر اور قیس کے ہو جاوے سو یہہ کینہ اوسکے حسب خواہش پیدا ہوگیا مگر دلمین دشمنی رہی ظاہر نہ ہوئی جب بہت دشمنی بڑہ گئی اور کینہ پارینہ بہڑکا تب قیس نے ندبہ ابن حذیفہ کو مار ڈالا — لیکن قیس کا ایک بہائی مسمی مالک بن زُہیر بنی ذبیان کے پاس اوترا ہوا تہا اونکو جو یہہ خبر پہنچی اونہون نے اوس لڑکے کے عوض اوسکو بیخبر قتل کر ڈالا — یہہ خبر جو ربیع ابن زیاد کو پہنچی کہ مالک مقتول ہوا اوسکو حدنا گوار گذرا وہ قیس پر چڑہ آیا آخر کار قیس اور ربیع مین صلح ہوگئی اور معانقہ ہوا — قیس نے ربیع کو کہا کہ جو شخص تیرا ملتجی ہوا وہ تجسی کچہہ ہاگتا نہین اور جسنے تجسے کمک یا مدد چاہی اوسکو کچہہ استغنا ہی حاصل نہ ہوئی یعنے مجکو ملنا نہ ملنا برابر ہے — پہر ایسا ہوا کہ قیس اور ربیع نے عبس کی اولاد کو فراہم کیا اور بنی بدر نے فزارہ اور ذبیان کی اولاد کو جمع کیا اور بہت سخت لڑائیان اونمین ہوئین یہہ لڑائی مشہور ہے اونمین اسکا نام جنگ داحس ہے اول حلہ مین عوف بن بدر مارا گیا تہا اور قوم فزارہ کو شکست ہوئی مگر بنی عبس خوب لڑے — دوسری لڑائی مین بہی بنی عبس ہی کو فتح ہوئی اور قوم فزارہ بہاگ گئی اور

ذکر بڑے لڑائیون عرب کا

۱۹۲ حارث ابن بدر مارا گیا پھر مدت تک لڑائی رہی اخرالامر یہہ ہوا کہ پھر ایک لڑائی ہوئی اور فزارہ کی قوم کو شکست فاحش ایسی ہوئی کہ حذیفہ تنہا رہگیا اور اوسکا بہائی مسمی حمل باقی رہ گیا تھا ان دونو کے ہمراہ چند آدمی تہی انہون نے بارادہ جانے حفرالہباۃ کے کوچ کیا بنی عبس نے بہی مع قیس اور ربیع ابن زیاد و عنترہ کے جلدی سے پہنچکر اونکو جا پکڑا حذیفہ اور اوسکی بہائی حمل کو مار ڈالا اکثر شعرا نے بنی بدر کا مرنا اور حفرالہباۃ کا جانا ذکر کیا ہے ـــ اس جنگ مین عنترہ ابن شداد نے داد مردانگی دیکر بڑی شجاعت دکہلائی ـــ پہر قوم فزارہ کے بہت قبیلون نے بسبب مرنے بنی بدر کے مدت دی جب فزارہ قوی ہوئی تو بنی عبس پر چڑہ گئے اور بہت قبیلون عرب پر گذرتے ہوئے گئے آخرالامر بنی عبس نے فزارہ سے خواہان صلح ہوکر درخواست کی اوس قوم کے بڈہون نے منظور کرلیا اور صلح ہوگئی ـــ کہتے ہین بنی عبس جبکہ بنی فزارہ کیطرف گئے اور اونسے صلح کی تو اونکے ہمراہ قیس نہین گیا تھا بلکہ وہ اونسے جدا ہوکر تائب ہوا اور مذہب نصارا سے مین داخل ہوگیا تھا اور سیاحی زمین کرتے ہوے عمان تک پہنچا وہان جاکر ایک زمانہ راہب بنکر ایک کنج عزلت مین درمیان جنگل کے عبادت کرتا رہا بعضے کہتے ہین کہ قیس نے درمیان قبیلہ نمر بن قاسط کے نکاح کرلیا تھا اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام فضالہ ہے ـــ یہہ فضالہ مذکور پیغمبر خدا صلعم کے پاس آیا تھا اور اوسکے ہمراہ نو آدمی تہے دسوان وہ تھا آپنے اوسکو اون پر سردار مقرر کیا تھا

واضح ہو کہ درمیان بادشاہان عرب کے لڑائیان بہت ہوئی ہین وہ دونکی ساتھہ مشہور ہین چنانچہ ایک لڑائی کا نام یوم خزار ہے یہہ لڑائی درمیان بنو ربیعہ بن نزار یعنے ربیعۃ الفرس اور درمیان قبایل عرب کے ہوئی تہی اس جنگ مین یمن کے آدمی بہاگ گئے اور بنی ربیعہ کی فتح ہوئی تہی اور بہت آدمی مارے گئے

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

مارے گئے تہے — کہتے ہین کہ سپہ سالار بنی ربیعہ کا کلیب وائل مقدم الذکر تہا
خزاز نام ہے ایک پہاڑ کا جو کہ درمیان بصرہ کے مکہ تک واقع ہے —
چند لڑائیان بنام ایام بنی وائل کے مشہور ہین یہہ لڑائیان بسبب مارے
جانے کلیب کے درمیان تغلب کے جنکا سپہ سالار مہلہل بہائی کلیب کا تہا
اور درمیان بنی بکر کے جنکا سپہ سالار مرہ ابو جساس تہا ہوئی ہے — ان ایام
مین سے ایک یوم عنیزہ مشہور ہے اس روز فریقین برابر رہے تہے — پہر ایک
لڑائی ہوئی وہ بنام یوم واردات مشہور ہے اس لڑائی مین قبیلۂ تغلب کو قبیلہ بکر پر
فتح ہوئی تہی اور بنی بکر ایسی مصیبت مین گرفتار ہوئے تہے کہ اونکو اپنے ہلاک
ہونے کا گمان کامل ہو گیا تہا — پہر ایک لڑائی بنام یوم القضیّہ ہوئی اسکو
یوم التحالق بہی کہتے ہین اس روز جانبین سے بہت آدمی مارے گئے ایسے
ایام جنگ اونکی درمیان اور بہی ہین مگر جیسے یہہ لڑائیان مشہور ہین ایسی اور
نہین ہین — پوشیدہ نرہے ایام عرب سے
ایک یوم عین اباغ بہی مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان ملوک غسان اور ملوک لخم
کے ہوئی ہتی قبیلہ غسان کا سپہ سالار حارث تہا جنے امرؤالقیس کی ذرہ کا
مطالبہ کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ او کوئی تہا اور لخم کا منذر بن ماءالسما سپہ سالار
تہا اسمین کچہہ خلاف نہین اس لڑائی مین منذر مارا گیا تہا اوسکے مرتے ہی قبیلہ
لخم کے آدمی سب بہاگ گئے — اور غسان نے اونکا پیچہا ملک حیرت تک کیا
اس ہنگامہ مین بہت آدمی مارے گئے تہے — (عین اباغ نام ہے ایک جاے
کا جسکو ذات الخیار بہی کہتے ہین)
ایک لڑائی کا نام یوم مرج حلیمہ ہے یہہ لڑائی بہی درمیان غسان اور لخم کے
ہوئی تہی اور لڑائیون سے یہہ بڑی بہاری لڑائی ہے کہتے ہین کہ اس لڑائی

ذکر ہے لڑایون عرب کا

۱۹۴ یمن جانبین کا بہت لشکر اور فوجین جمع ہوئین کہتے ہین کہ اونکی آپنسی غبار اتنا کچہ
اٹہا تہا کہ شمس چہپ گیا اور ستارے دکہلائی دینے لگے تہے اور لڑائی بہی ایسی
ہوئی کہ اوسمین جانبین سے خلق کثیر مقتول ہوئے مگر یہہ نہین معلوم ہوا کہ فتح کسکی ہوئی
تہی

اور ایک لڑائی بنام یوم الکلاب الاول

مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان دو بہائیون کے ہوئی تہی ایک کا نام شراحیل
دوسریکا نام سلمہ تہا یہہ دونو بیٹے حارث بن عمرو الکندی کے تہے — بڑا
بہائی شراحیل تہا اسکے ہمراہ قبیلہ بکر بن وایل وغیرہ تہے اور سلمہ کے ہمراہ
تغلب وایل وغیرہ تہے یہہ لڑائی درمیان مقام کلاب کے جو درمیان بصرہ اور کوفہ
کے ہے ہوئی تہی بڑی بہاری لڑائی ہوئی تہی اور شراحیل نے یہہ منادی
کردی تہی کہ جو شخص میری بہائی سلمہ کا سر کاٹ کر لاوے گا اوسکو ایکسو اونٹ
انعام مین ملین گے — اور سلمہ نے بہی یہہ منادی کردی تہی کہ جو کوئی شراحیل میری
بہائی کا سر کاٹ کر لاوے گا وہ ایکسو اونٹ انعام مین پاویگا اس لڑائی مین
سلمہ کو فتح ہوئی اور شراحیل شکست پاکر بہاگا اوسکے پیچہے اوسکے بہائی کے
سوارون نے تعاقب کیا اور اوسکو پکر مار ڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر اوسکے
بہائی سلمہ کے پاس لائے

اور ایک لڑائی بنام یوم اوارہ مشہور ہے آوارہ نام ایک پہاڑ کا ہے جہان
وہ لڑائی درمیان منذر ابن امرء القیس بادشاہ حیرت کے اور درمیان بکر ابن
وایل کے ہوئی تہی اور سبب اسکا یہہ تہا کہ تمام قبیلہ بنی بکر کا سلمہ ابن الحارث
سے متفق ہوگیا تہا یہہ امر اسکو ناگوار گذرا اسلئے لڑائی ہوئی مگر منذر نے بکر پر فتح
پائی اور اوسنے قسم کہائی تہی کہ جبتک اس پہاڑ کی چوٹی سے اوسکی جڑ تک
خون بہکر نہ پہنچ لے تب تک لوگون کو ذبح کئے جاؤنگا

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

195 نقل ہے کتاب عقد سے کہ ایک دن کا نام یوم احرجان ہے راوی کہتا ہے کہ اسکا حال یہہ ہے کہ حارث ابن ظالم المری اور ذبیانی جبکہ خالد ابن جعفر بن کلاب کو قتل کیا تو زہیر کو بہی قتل کیا جیسا اوپر ذکر ہوا تب حارث بادشاہ نعمان سے جو ملک حیرت کا بادشاہ تہا ڈر کر بہاگا کیونکہ اوسنے خالد کو قتل کیا تہا جب وہ بہاگ کر آیا تو کسی عرب نے بسبب نعمان کے اوسکو نوکر نہ رکہا ― یہانتک کہ معبد ابن زرارہ کے پاس جاکر نوکر ہوا مگر اوسکی قوم تمیم اوسکی ہمراہ نہ ہوئی بلکہ ڈرتے رہے اور بنو ماویہ اور بنو دارم فقط اوسکے موافق ہوگئے جبکہ یہہ خبر احوص خالد کے بہائی کو پہنچی کہ حارث المری معبد کے پاس ہے وہ اوسکے طرف کوچ کرکے آیا اور وادی رحرحان مین لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین بنو تمیم سب بہاگ گئے مگر معبد بن زرارہ اوسکے ہاتہہ آگیا ہرچند کہ اوسکے بہائی لقیط ابن زرارہ نے چاہا کہ اسکی جان بخشی کرواون لیکن نہو سکا اور اونہون نے اوسکو ایسا رنج وعذاب دیا کہ وہ مرگیا

اونہی لڑائی مین سے ایک لڑائی بنام یوم شعب جبلہ مشہور ہے یہہ بڑی لڑائی ہوئی ہے ایام عرب مین اوسکا حال یہہ ہے کہ جبکہ رحرحان کی لڑائی ہوچکے تب لقیط ابن زرارہ تمیمی نے بنی ذبیان سے کمک طلب کی چنانچہ اونہون نے مدت دی اور تمام بنی تمیم سوائے قبیلہ سعد کے اوسکے ہمراہ ہوئے اور بنو اسد بہی اوسکے ساتہہ ہوئے وہ انکو لیکر بنی عامر اور بنی عبس پر اپنے بہائی کے خون کا بدلا لینے کے واسطے چڑہ گیا ― اور بنو عامر نے اپنا سلحہ خانہ ایک سرخ پہاڑ مین جسکا نام ہضبہ تہا چہپا رکہا تہا یہہ پہاڑ درمیان دو چشمون مسمی شریف اور شترف کے واقع ہے ― جبکہ لقیط وہان جا موجود ہوا تب بنو عامر نے اوس پہاڑ کی گہاٹی سے نکل کر سب لشکر کو شکست دی اور لقیط کو بہی مارڈالا

ذکر ہے لڑایون عرب کا

۱۹۶ — اور اوسکے بہائی حاجب ابن زرارہ کو گرفتار کرلیا اس روز بنو عامر اور بنو عبس کو بڑی فتح ہوئی اور بنی ذبیان اور بنی تمیم — اور بنی اسد کے بہی بہت آدمی مارے گئے عرب نے مقتولین اس جنگ کے حق مین بہت مرثیہ کہے ہین — یوم رحرحان کی لڑائی ایک برس اول یوم شعب جبلہ کے لڑائی سے ہوئی تہی — اور یوم شعب جبلہ کے لڑائی جس سال مین ہوئی تہی اوسی سال مین جناب سرور کاینات نے تولد پایا تہا تمام ہوئی نقل کتاب عقد سے جو تصنیف ابن عبدالرب کی ہے اور ایام مشہورہ عرب سے ایک یوم ذی قار

بہی ہے یہہ لڑائی درمیان سنہ چالیس تولد رسول خدا کے سے ہوئی تہی سبب اوسکا یہہ تہا کہ کسرے پرویز نے نعمان ابن منذر پر خفا ہوکر قید کیا وہ قید ہی مین مرگیا — اور نعمان مذکور نے اپنے ہتیار اور ذرہ ہانی ابن مسعود بکرے کے پاس سپرد کردی تہی پرویز نے ایک قاصد ہانی مذکور کے پاس بہیجکر وہ سلاح اور ذرہ اوسکی مانگی اوسنے جواب مین یہہ کہا کہ یہہ امانت ہے اور امانت مین خیانت اچہے لوگ نہین کیا کرتے — اور کسرے پرویز نے جب نعمان کو پکڑا تہا تو وہ ایاس بن قبیصہ الطائی کے مکان مین درمیان ملک حیرۃ کے رہتا تہا کسرے نے ایاس مذکور سے مشورت لی اور کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے اوسنے کہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ آپ بالفعل درگذر فرمائین ایسا کہ اوسکو اطمینان حاصل ہوجائے پہر مین جاکر اوسکو پکڑ لاؤنگا پرویز نے کہا کہ وہ تیرا ماموں ہے تجہسے یہہ حرکت نہین ہوگی اوسنے کہا کہ بادشاہ کا حکم اور رای سلطانی سب سے افضل ہے اسلئے پرویز نے دو ہزار آدمی ہرمزان کے ہمراہ کرکے ایک ہزار بہرآکے راہ اور ایک ہزار اوسکے ہمراہ روانہ کرئے — جب یہہ خبر بکر ابن وایل کو پہنچی تو سب وے جمع ہوکر ایک گروہ ذی قار کے مکان پر آ اوترے جب اہل عجم کا لشکر اونکے مقابل ہوا ایک

ایک گہنٹہ کامل لڑائی ہوئی عجمی بہاگ نکلے اور شکست فاحش اونکو ہوئی اسلیے عرب
نے اس دن کے بابت بہت قصیدے کہے ہین اور اپنے اشعار مین اس دن کا
اکثر ذکر کرتے ہین فقط

پانچوین فصل

اسمین اُمتون جہان کا بیان ہے

ذکر ہے اُمت سریان اور اُمت صابین کا

ابو عیسے مغربی کہتا ہے کہ اُمت سریان کی سب مذہبون اور اُمتون سے اول ہے
چنانچہ حضرت آدم ؑ اور اوسکی اولاد کے زبان سریانی ہی تہی اور اونکے ملت
اور مذہب بعینہ ملت صابین کے ہے ــ یہہ لوگ کہتے ہین کہ ہمنے اس دین کی
تعلیم حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام سے پائی ہے انکے پاس
ایک کتاب بہی ہے جو حضرت شیث کیطرف منسوب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ
حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفے ہین جو خدا تعالے نے اوسپر نازل کی تہی ان
صحیفون مین اچہی اچہی خلق یعنے سچ بولنا ــ اور شجاعت کرنی ــ اور تعصب
کرنا واسطے مسافر کے ایسی ایسی باتین اوس کتاب مین لکہی ہین اور اوس کتاب مین
امر و نہی بہی موجود ہے بُری باتین جنسے پرہیز کرنا چاہیے اور اچہی باتین جو کرنی
چاہین اوسمین سب مذکور ہین ــ اب ہم صابین کی عبادت کا طور بیان کرتے
ہین واضح ہو کہ صابئین کے مذہب مین بہت طرحکی عبادتین ہین ازانجملہ سات

ذکر ہے اشون سریان اور صابئین کا

۱۹۸ وقت کی نماز ہے جنمین سے پانچ وقت کی نماز مطابق پنج وقتی نماز اہل اسلام کی ہے اور چہٹی کے وقت کی نماز کو صلوۃ ضحی یعنے دوپہر کی نماز کہتے ہین — اور ساتوین وقت کی نماز کا وقت چھہ گہنٹہ بجے رات کو ہوتا ہے یہہ لوگ مسلمانون کی مانند نماز پہڑتے ہین نیت نماز کی مسلمانون ہی کی مانند کرتے ہین اور ایک نماز کو دوسرے سے نہین ملاتے — اور جنازہ کی بہی نماز بدون رکوع اور سجدہ کے پڑہتے ہین — اور تیس دن کے روزہ بہی رکہتے ہین اگر دہنیا انتیس[29] دنکا ہوا اور چاند دکہلائی دیا تو انتیس[29] روزہ رکہتے ہین — اور روزہ مین چاند کا دیکہنا اور افطار کرنا سب کچہہ کرتے ہین — اور جب سورج اول برج یعنے حمل مین آتا ہے تب عید کرتے ہین اور جو تہائی رات باقی ہے سورج کے غروب تک روزہ رکہتے ہین — اور جب پانچ ستارہ جنکو متحیرہ کہتے ہین اپنے اپنے بیت شرف مین داخل ہوتے ہین تب یہہ لوگ عیدین کرتے ہین — وہ پانچ ستارہ متحیرہ یہہ ہین زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور مکہ کے بہی عزت کرتے ہین — اور اونکا ایک مکان باہر حران کے ہے اوسکا حج کرتے ہین — اور اہرام مصر جو مشہور ہین اونکے یہہ لوگ بڑی توقیر اور عزت کرتے ہین بسبب اسکے کہ یہہ جانتے ہین کہ ایک قبر شیث بن آدم عم کی ہے دوسری قبر ادریس کی جسکو خنوخ کہتے ہین تیسری قبر صابی بن ادریس کی ہے جسکی طرف یہہ لوگ منسوب ہین — جس روز سورج حمل مین داخل ہوتا ہے اوس روز یہہ لوگ بہت خوشیان کرتے ہین ایک دوسرے کو آپسمین تحفہ و تحایف بہیجتے ہین اور لباس فاخرہ پہن کر آپسمین ملتے ہین یہہ عید انکی اور عیدون سے بہت بڑی عید ہوتی ہے — ابن حزم کہتا ہے کہ صابئین کا مذہب تمام دنیا کے مذہبون سے اول ہے سب لوگ زمانہ متقدم کے اس مذہب پر تہے مگر جب ان لوگون نے اوسمین افراط و تفریط کرنی شروع کی تب خدا تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نازل

ذکر ہے امت قبط کا

نازل فرمایا اونہون نے انکو وہ دین بتلایا جسپر ہم لوگ اتبک ہین شہرستانی کہتا ہے کہ صابیین حنفیہ لوگون سے دشمنی کرتے ہین اور لڑتے ہین کیونکہ انکے مذہب کا مدار تعصب پر ہے روحانی شیئون پر جیسا کہ مذہب حنفا، کا یہہ ہے کہ جسمانی خیر دان اور بشر سے تعصب کرنا چاہئے

ذکر ہے اُمّت قبط کا

یہہ لوگ اولاد حام بن نوح ع کی ہین اور مسکن قدیم انکا مصر ہے ان لوگون کے ذی شان اور ذی عزت ہونے مین کوئی شک نہین مگر جبکہ یونانی اور عمالیقی اور رومی وغیرہ انسے مل جُل گئے تب اونمین بہت قسمین ہوگئین بسبب کثیر ہونے بادشاہان مصر کے — کیونکہ اکثر غربا رمین سے ملک مصر پر بادشاہ ہوئے ہین — واضح ہو کہ زمانہ قدیم مین یہہ قبطی لوگ صابیہ تہے تصویرون اور بتون کے پرستش کیا کرتے تہے — اور انمین علما، ہر قسم کے موجود تہے علم فلسفہ کے ماہر بہت تہے خصوصاً علم طلسمات اور علم ستارگان و علم مرایا و مناظر — اور علم کیمیا کی کہان تہے — ان لوگون کا دار الملک شہر منفت تہا جو غربی جانب مین رود نیل کے بستا ہے اور انکی بادشاہون کا لقب فرعون ہوا کرتا تہا جیسا کہ اولاً ذکر ہو چکا ہے

ذکر ہے فارس کی اُمّت کا

واضح ہو کہ فارسی لوگون کا مسکن وسط معمور جسکو ارض فارس کہتے ہین قدیم الایام سے ہے اسی زمین کے متعلقات مین کرمان اور اہواز اور چند اقالیم اور بہی ہین جنکا

ذکر ہے فارس کی اُمت کا

۲۰۰ ذکر بسبب طوالت کے فروگذاشت کیا جاتا ہے — پوشیدہ نرہے کہ دریا ر جیحون سے جتنے ملک اسطرف واقع ہین اونکو ایران کہتے ہین یہی وہ زمین ہے جسکو زمین فارس کہتے ہین اور ماورا رجیحون جو اوسطرف باقی ہے وہ توران کہلاتا ہے یہہ زمین ترک کی ہے اب اسمین اختلاف ہے کہ فارسی لوگ کسکی اولاد مین ہین بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوگ اولاد فارس ابن ردم بن سام سے ہین بعضے کہتے ہین کہ یافث کی اولاد مین ہین — اور فارسی لوگ یہہ کہتے ہین کہ ہم اولاد کیومرث سے ہین — مگر کیومرث انکے نزدیک ایسا ہے جیسا حضرت آدم ع یعنے اونکے زعم مین نسل دنیا مین اوسے کیومرث ہی سے شروع ہوئی ہے — اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اونمین بادشاہ کیومرث کی اولاد سے ہوتا رہا ہے سوار ایک تغلب ضحاک اور فراسیاب ترکی کے جو بلا چند شخص غیر معتد بہ کے حاصل ہوا تھا — بہرکیف بادشاہان فارس ساری امتون کے نزدیک تمام روی زمین کے بڑے بادشاہونمین اور عزت والون مین شمار کئے جاتے ہین — اور یہہ لوگ بڑے عقلمند اور دانا ہوتے آئے ہین اور انتظام مملکت مین بھی انکی کوئی برابری نہین کرسکتا — کسی باجی یا رزیل کو کبھی امور ات خاصہ مین انہون نے دخیل نہین کیا — اب یہہ جاننا چاہیے کہ فارسیونمین بہت فرقے ہین ازانجملہ ایک فرقہ کا نام دیلم ہے یہہ لوگ پہاڑ مین رہتے ہین — اور ایک فرقہ کا نام جیل ہے یہہ لوگ دطاقہ مین رہتے ہین جو دیلم کے پہاڑ کے پاس ہی اور زمین انکی دریا رطبرستان کے کنارہ پر ہے — ایک فرقہ کا نام گُرد ہی یہہ لوگ جبال شہرزور کے آس پاس رہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ کُرد عرب گے لوگ ہین یہان آرہے ہین — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ یہہ عجم کے عرب ہین — بہر تقدیر فارسیون کی ملت قدیمہ ہے اور اونمین جو دا ہین ہین جنکو مرتیہ کہتے ہین اونکا

ذکر ہے فارس کی امّت کا

اونکا یہہ مذہب ہی کہ خدا دو ہین ایک خدا قدیم جسکو یزدان کہتے ہین — اور کہتے ہین
کہ ایک خدا پیدا ہوا ہے اندہیرے سے اوسکو اہرمن کہتے ہین — یزدان اونکے
نزدیک خدا تعالے ہے اور اہرمن شیطان ہے — انکے مذہب کا اصل قاعدہ
یہہ ہے کہ وے لوگ نور کی پرستش کرتے ہین اوسکو یزدان کہتے ہین — اور
پرہیز کرتے ہین اندہیرے سے وہ اہرمن ہین — بس اسی قاعدہ سے نور کے
بزرگی کرتے کرتے آگ کو پوجنے لگے — فارسیون کا مذہب زرادشت کے ظاہر
ہونے تک یہی رہا — یہہ زرادشت ایام حکومت گشتاسف مین پیدا ہوا تہا
جب یہہ پیدا ہوا اسنے اسکا دین قبول کر لیا اور اوسکے دین مین ہو گئے کہتے ہین
کہ زرادشت ایک گانو کا آدمی تہا اون گانون مین کا جو آذربیجان سے متعلق
ہین وہان کے لوگ زردشت کے پیدا ہونیکے بہت بڑے بڑے کلام کرتے ہین وہ
ہم چھوڑ دیتے ہین — بہرکیف جب زردشت پیدا ہوا اسنے اونکو یہہ سکھلایا
کہ خدا ایک ہے جسکو فارسی مین ارمزد کہتے ہین اوسکا کوئی شریک نہین اوسنے
نور اور اندہیرے کو پیدا کیا ہے اور نیکی اور بدی اور بہترائی اور برائی جو ہوئی ہے
اسکا سبب یہہ ہے کہ نور اندہیرے سے جب ملتا ہے تب یہہ ظہور پکڑتا ہے
اور اگر اُجالا اندہیرے سے نہ ملتا دنیا کبہی پیدا نہ ہوتی اب یہی حال رہیگا
یہانتک کہ پہر نور اندہیرے پر غالب ہوگا جب نیکی نیکون کو اور بدی بدون کو
ملے گی — اور قبلہ زردشت کا مشرق ہے اب یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ فارسیون
مین بہت عیدین اور رسمین ہین — ایک دن کا نام نوروز ہے یہہ عید اول
تاریخ فروردیماہ کی ہوتی ہے اس دن کو نیا روز کہتے ہین کیونکہ تحویل جدید
شروع ہوتے ہے — اسکے بعد پانچ عیدین اور آتی ہین — ایک عید کا نام
تیرگان ہے یہہ تیرہ ہوین تاریخ تیرماہ کی ہے اصل قاعدہ انکے درمیان

ذکر ہے فارس کی امت کا

۲۰۲ یہہ ہے کہ جس تاریخ کا نام اوس مہینے کے نام سے موافق ہوجاوے وہ ہی روز
عید ہے — چنانچہ ایک عید کا نام مہرجان ہے یہہ عید سولوین تاریخ مہرماہ کو
ہوتی ہے اس عید مین وہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ افریدون نے ضحاک بیوراسپ
جادوگر پر آج ہی کی روز فتح پائی تہی اور اوسکو دنباوند پہاڑ مین قید کیا تہا
— اور ایک عید کا نام فروردجان ہے یہہ عید پانچ روز تک رہتی ہے آخر ایام
آبان ماہ مین اس عید مین مجوسی لوگ طعام اور شراب اپنے مُردون کی روحون کے
واسطے بموجب اپنے زعم کے مُہیّا کرکے رکہتے ہین — ایک عید کا نام رکوب الکوسج
ہے اس عید مین یہہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ آجکے روز ایک مرد کوسج گدہے پر
سوار ایک کوّا ہاتہہ مین لیے ہوئے پنکہا جہلتا ہوا جاڑے کو بہگاتا ہوا آتا ہے یہہ
عید اول فصل ربیع مین ہوتی ہے اور اوسکی ایک تصویر بنا کر رکہتے ہین اور جو کوئی
اوسے ہیئت کا بعد اوس روز کے ملتا ہے اوسکو مارتے ہین — اور ایک عید کا نام
سدق ہے یہہ دسوین تاریخ بہمن ماہ کو ہوتی ہے اس عید کی شب کو آگ جلا کر
گرد اوسکے بیٹہہ کر شراب پیتے ہین — اور ایک عید ہی جسکو کنہار رات کہتے
ہین یہہ عید بسبب اختلاف ایام سال کے مختلف ہوجاتی ہے اور اسکی کئی قسم ہین
اول ہر قسم مین پانچ روز ہوتی ہین — زردشت نے یہہ گمان کیا ہے کہ ہر ایک
مخلوق مین خدا تعالے نے سب طرحکی پیدائش پیدا کی ہے یعنے ہر ایک مین آسمان اور زمین
اور پانی اور نباتات اور حیوانات اور انسان پیدا ہوئے ہین اور چہہ روز مین تمام
خلقت پیدا ہوئی ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ صاحبان سیر نے یون نقل کیا ہے کہ یونان کے لوگ پیدا

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

پیدا ہوئے ایک شخص مسمی اُلثُن سے جو کہ چوہتر برس بعد تولد حضرت موسی ع کے
پیدا ہوا تہا — اور امیرس شاعر یونانی جو کہ درمیان سنہ ۵۶۸ موسوی کے
موجود تہا اوسکے وقت سے سب یونان کو ظہور و شیوع ہوا پہلے سے انکو کوئی نجانتا
تہا — ابو عیسے کہتا ہے کہ یونانی لوگ صاحب فصاحت اور بلاغت اور شاعر
تہے پہر بخت نصر کے زمانہ مین علم فلسفہ اونمین شایع ہوا یہہ بات ہمکو کتاب کورس
یونانی سے معلوم ہوئی ہے جس کتاب مین اوسنے ردّ و قدح للیان پر کی ہے
بسبب مناقضہ کرنے للیان مذکور کے انجیل مقدس پر — مین کہتا ہون کہ شہرستانی
یہہ کہتا ہے کہ اُبید قلیس حضرت داؤد نبی ع کے وقت مین موجود تہا ایسا ہی
فیثاغورس حضرت سلیمان بن داؤد ع کے وقت مین موجود تہا چنانچہ اوسنے
حکمت اونہین سے سیکہی اور حضرت سلیمان ابن داؤد سنہ ۵۷۰ موسوی مین
فوت ہوئے اور ابید قلیس اور فیثاغورس دونو فیلسوف مشہور تہے یونان
مین اس سے ثابت ہوا کہ ابو عیسےٰ جو کہتا ہے کہ علم فلسفہ یونان مین درمیان
زمانہ بخت نصر کے شایع ہوا یہہ شہرستانی کے قول کے مطابق نہین ہے
— کیونکہ بخت نصر کچہہ زیادہ چارسو برس بعد حضرت سلیمان ع کے ہے —
ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بلاد یونان کو بیچ شرقی اور غربی خلیج قسطنطین پر واقع
ہے بحر محیط تک اور بحر قسطنطین وہ ایک خلیج ہے درمیان بحر روم اور بحر قرم
کے اور بحر قرم کا اصلی نام نیطش ہے وہ کہتا ہے — کہ یونان مین دو فرقے
مین — فرقہ اولی کا نام غریقیون ہے یہہ لوگ زمانہ قدیم کے پُرانے یونانی ہین
اور فرقہ ثانی کو لیطینون کہتے ہین واضح ہو کہ یونان کے نسب مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ یونانی یافث کے اولاد سے ہین — اور بعضون کا یہہ مذہب
ہے کہ وہ صوفر بن العیص بن یعقوب بن ابراہیم خلیل ع کے مثل رومیون کے

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

۲۰۴ اولاد مین ہین — یونان کے بادشاہ ٹرے ذی عزت بادشاہ اور دولتین اونکی
ٹری بہاری دولتین تہین غلبہ روم تک اونکی سلطنت نبی رہی جیسا کہ اولاذکر اغسطس
مین بیان ہوچکاہے اوسوقت سے یونان رُوم کے زیر حکومت ہوگئی اور یونانیون
کا ذکر بہی نرہا اور اونکی ستہر شمال مغربی کے جو تہائی حصہ مین تہے درمیان اونکی
خلیج قسطنطنی تہے تمام علوم عقلی یونان سے لی گئی ہین جیسا کہ علم منطق اور علم طبعی
— اور علم الہی اور ریاضی وہے لوگ فنون ریاضیہ کو جومطری کہتے ہین اسمین
ہیئہ اور ہندسہ اور حساب اور راگ اور لڑاییون کے فن وغیرہ ہوتے ہین اور جو شخص
ان فنون کو جانتا ہے اوسکو فیلسوف کہتے ہین منعے فیلسوف کے ہین (جاننے
والا حکمت کا) کیونکہ فیل کہتے ہین محب کو اور سوف یعنی حکمت ہے اب ہم یہہ ذکر
کرتے ہین کہ یونانی فیلسوف کون کون مشہور ہے واضح ہو کہ ایک فیلسوف کا نام
تالیس اللطّی ہے ابوعیسے کہتا ہے کہ یہہ شخص بخت نصر کے زمانہ مین تہا — ایک کا نام
ابیدقلس ہے اور ایک فیثاغورس یہہ دہ دونو حضرت داوٗد اور سلیمان عا کے
زمانہ مین تہے — اور فیثاغورس بڑا حکیم شہرہ آفاق سب حکمار مین تہا — لوگ
گمان کرتے ہین کہ یہہ حکیم آسمان تک گیا تہا اور اسنے آسمان کے چلنے کی آواز
سُنی تہی چنانچہ وہ بہی کہتا ہے کہ کوئی شئی لذیذ اور خوش آئندہ حرکات افلاک
اور صورت فلک سے میٹھے نہین دیکہی — اونہین مین بقراط حکیم طبیب مشہور ہے
یہہ حکیم سنہ ۷۶ بخت نصر کے مین ظاہر ہوا تہا اس حساب سے ایکہزار ایکسو کچہہ اوپر
ستتر برس پیشتر ہجرت نبوی ص کے تہا

ایک حکیم سقراط تہا شہرستانی کہتا ہے درمیان کتاب ملل اور نحل کے کہ یہہ شخص
حکیم اور فاضل اور زاہد تہا علم ریاضی مین بہت مشغول رہتا تہا اور دنیا کو ترک
کرکے ایک پہاڑ کی کہوہ مین گوشہ نشین ہو بیٹہا تہا اور لوگون کو شرک اور بتون

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

اور بتون کی پرستش سے منع کیا کرتا تہا چنانچہ اسی لئے اسپر ایک ہنگامہ ہوا اور سب ۲۰۵
لوگ چڑہ گئے اور اوسکو پکڑ بادشاہ کے پاس لیجاکر اوسکے قتل کے خواہان ہوئے
بادشاہ نے اوسکو قید کیا پہر زہر پلاکر مار ڈالا —
ایک افلاطون الہی تہا یہہ حکیم سقراط مذکور کا شاگرد تہا جب سقراط کو زہر
دیکر لوگون نے مار ڈالا تب افلاطون اوسکے قایم مقام ہوا اور اوسکی گدی نشینی
اوسکو ملی ایک ارسطاطالیس بہی یہہ افلاطون کا
شاگرد تہا اور ارسطو سکندر کے زمانہ مین تہا — اور درمیان ہجرت اور زمانہ
اسکندر کے نوسو چونتیس برسکا فاصلہ ہے اس حساب سے افلاطون کچھہ اول
اوسکے ہوا اور سقراط افلاطون سے کچھہ ہی قبل تہا اس سے معلوم ہوا کہ درمیان
زمانہ سقراط اور سن ہجری مین تخمیناً ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے — اور افلاطون کے
زمانہ اور ہجرت مین ایک ہزار سے کچھہ کم ہن
ایک حکیم طیماوس ہے یہہ شخص مشایخان افلاطون مین شمار کیا جاتا ہے مگر ارسطاطالیس
مشہور معروف حکیم مطلق ہے — شہرستانی کہتا ہے کہ ارسطو کے جب سترہ
برسکی عمر ہوئی تب اوسکے باپ نے افلاطون کے سپرد کردیا تہا اوسکے پاس
کچھہ اوپر بیس برس بیٹہا بعد ازان حکیم لاثانی ایسا ہوا کہ اور لوگ اوسسے علم
سیکہنے لگے ارسطو کے شاگردونمین سے ایک شاگرد اوسکا بادشاہ سکندر ہے
جو عرب سے شرق تک حکومت کرتا تہا کہتے ہین کہ سکندر نے ارسطو سے کل
پانچ برس علم پڑہا اور اچہا کامل علم فلسفہ وغیرہ مین ایسا ہوگیا کہ اور کوئی شاگرد
اوسکا ایسا نہین ہوا جب فیلبس سکندر کا باپ مرنے لگا تب اوسنے اپنے بیٹے
سکندر کو ارسطو سے لیکر ملک اوسکے سپرد کیا
ایک حکیم برقلس بعد ارسطو کے ہوا تہا اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

۲۰۶ اعتراضات عالم کے قدیم ہونے پر کئے ہین

ایک حکیم سکندر فردوسی ہے یہہ بہی ارسطو کے بعد ظاہر ہوا تہا یہہ شخص نامور حکیمون مین ہے — ابن قفطی جو کہ وزیر ہے حلب کا درمیان اخبار حکما کے وہ اپنی تواریخ مین لکہتا ہے کہ انہین حکمارسے طیموخارس حکیم بہی ہے یہہ حکیم علم ریاضی خوب جانتا تہا اور ہیئہ فلک سے ماہر و آشنا تہا اپنے زمانہ مین اسنے کواکب کی رصد بنائی تہی بطلیوس نے بہی درمیان مجسطی کے اسکا ذکر کیا ہے اسکا وقت دورہ بطلیوس سے قریب چارسوبیس ۴۲۰ برس کے پیشتر تہا — انہین حکمارمین سے فرفوریوس بہی ہے یہہ شخص شہر صور مین رہتا تہا جو دریاء روم پر درمیان شام کے ہے جالینوس کے زمانہ کے بعد یہہ شخص تہا اور ارسطو کے کلام کو خوب سمجہتا تہا چنانچہ اسنے اوسکی کتابون کا ترجمہ کیا ہے جبکہ لوگون نے بسبب وقت اور نہ سمجہنے اوسکے کلام کے شکوہ کیا تب اسنے اوسکی کتابون کی تفسیر لکہی — اونہین مین سے فلوطیس حکیم ہے یہہ حکیم یونانی فاضل ہے اسنے بہی ارسطو کی کتابونکا زبان رومی سے سریانی زبانمین ترجمہ کیا — یہس شخص نے کہا ہے کہ مجکو معلوم نہین ابتک عربی مین بہی ارسطو کے کلام مین سے کچہہ خارج ہوا ہے یا نہین — انہین مین سے ایک حکیم فولس الاجانیطی ہے اوسکو قوابلی بہی کہتے تہے کیونکہ یہہ شخص عورتون کی طبابت خوب جانتا تہا اور سب حاملہ عورتین اسکے پاس آیا کرتین تہین اور اپنے اپنے مرض کا حال اسسے کہتی تہین جو مرض عورتون کو بعد ولادت کے ہوا کرتا ہے یہہ شخص اونکا خوب علاج کرتا تہا اور اچہا جواب دیتا اسکا زمانہ بہی بعد زمانہ جالینوس کے ہے اور اسکندریہ مین رہا کرتا تہا — انہین مین سے ایک ثاؤن المتعصب ہے یہہ حکیم یونانی فلسفہ افلاطون کا پڑہا کرتا تہا اور اوسکی پیچ

پیچ کیا کرتا تہا اسواسطے اسکو متعصب کہتے تہے

ایک اونین سے مقبطراطیس ہے اس فیلسوف یونانی نے کتب ارسطو کا ترجمہ عربی مین کیا ہے ایک منظر الاسکندری ہے یہہ علم فلک مین سب سے زیادہ جانتا تہا گویا امام تہا علم فلک کا — اور اسنے ہمراہ افطیمون کے اسکندریہ مین باہم ہوکر آلات رصد درست کرکے ستارون کو خوب تحقیق کیا ان دونون حکیمون کا زمانہ قبل زمانہ بطلیوس صاحب مجسطی کے قریب پانسو اکہتر برس کے تہا

اونین سے ایک مورطس ہے اوسکو مورسطس بہی کہتے ہین یہہ بہی حکیم یونانی ماہر علم ریاضی کا ہے اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے اوسمین ارغن الہ کا حال تمام لکہا ہے یہہ وہ آلہ ہے جو ساٹہہ میل پر سنائی دیتا ہے

اونہین مین سے مغنس الحمصی ہے رہنیوالا حمص کا یہہ بقراط کے شاگردونمین سے ہے اوسکے زمانہ مین اسکی بہی بڑی قدر تہی اسنے بہت کتابین تصنیف کی ہین ازانجملہ کتاب البول وغیرہ اسکی تصنیف سے ہے — اونہین مین سے مثرودیطور ہے اسکا زمانہ معلوم نہین ہوتا کہ کسو قت مین تہا ہان اتنا معلوم ہے کہ وہ طبیب حکیم تہا یہہ وہ حکیم ہے جسنے معجون مثرودیطوس بنائی اور اس معجون کا بہی نام اسی کے نام سے مشہور ہوگیا ہے اور اسکو ادویات کا بہت تجربہ تہا یہہ حکیم دواؤن کے قوت کا امتحان اون لوگون پر کیا کرتا تہا جو قابل مارڈالنے کے یا واجب القتل ہوتے تہے اسطرح پر دواؤنکا اسنے اثر دریافت کیا تہا بعضی ادویہ کا اثر مثل کاٹنے سانپ کے اور بعضی کا اثر مثل بچہو کے ڈنک کے اسنے پایا ہے تمام ہوئے کلام ابن القفطی کے

اور بطلیموس اور جالینوس ان دونونکا زمانہ یونانیون کے دورہ کے بعد ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

۲۰۸ یہہ دونون رومیون کے عہد مین تہے اور کچہہ ہی زمانہ کا ان دونون مین فاصلہ آگے پیچہے کا ہے بطلیموس جالینوس سے تہوڑے ہی زمانہ اول تہا — ابن اثیر کہتا ہے کہ جالینوس نے بطلیموس کا زمانہ کچہہ دیکہا ہے اور بطلیموس صاحب کتاب مجسطی انطونیوس بادشاہ کے زمانہ مین تہا اور انطونیوس شروع سال چارسو باسٹہوین [۴۶۲] اسکندری مین فوت ہوا ہے — اور درمیان رصد بطلیموس اور رصد مامون کے چہہ سو نوے [۶۹۰] برس کا فاصلہ ہے — اور جب مامون نے رصد بنائی تو دوسو [۲۰۰] ہجری گذرے تہے اس حساب سے درمیان ہجرت اور رصد بطلیموس کے چارسو نوے [۴۹۰] برس کا فاصلہ ہے تخمیناً اور بادشاہ تومودوس کے وقت جالینوس موجود تہا اور یہہ بادشاہ بعد گذرنے چارسو چورانوین [۴۹۴] اسکندری کے فوت ہوا ہے اسسے معلوم ہوا کہ درمیان جالینوس اور سنہ ہجری سے چارسو برس سے کچہہ زیادہ گذرے یہہ سب سال جو ہمنے بیان کئے بطور تخمین کے بیان کئے ہین — اور حکماء یونان سے ایک حکیم اقلیدس بہی ہے صاحب کتاب الاستقصات جو کہ اوسکے نام سے مشہور ہے — ابو عیسے مورخ کہتا ہے کہ اقلیدس یونانیون کے دورہ مین درمیان سلطنت بطالسہ کے تہا اسسی معلوم ہوا کہ ارسطو سے بہت پیچہے نہین ہے اور یہہ بہی ابو عیسے کہتا ہے کہ کتاب اقلیدس اوسکی اختراع کی ہوئے نہین ہے بلکہ اسنے ہندسہ کی شکلین جمع کرکے اوسکی تحریر کی ہے اسیواسطے تحریر اقلیدس مشہور ہے — انہین حکماء سے ابرخس حکیم ہے یہہ حکیم علم ریاضی اور کواکب کا فن خوب جانتا تہا اسکے کلام مین سے بطلیموس نے بہی مجسطی مین نقل کی ہے اور رصد ابرخس اور بطلیموس کی رصد مین تخمیناً دوسو پچاسی [۲۸۵] برس فارسی کا فاصلہ ہے

ذکر ہے اُمّت یہود کا

ذکر ہے اُمت یہود کا

واضح ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر اولاً ہو چکا ہے اور ایسا ہی بنی اسرائیل کا بھی ذکر پہلے آچکا ہے اب اوسکے اعادہ کی حاجت نہین مگر یہہ معلوم رہے کہ اسرائیل نام حضرت یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل عا کا ہے — اِس اسرائیل کے بارہ بیٹے تھے اونکا نام یہہ ہے — روبیل — شمعون — لاوی — یہودا — یَسَّاخَر — زبولون — یوسف — بنیامین — دان — نفتالی — کاذ — اِشّار — یہہ بارہ شخص اسرائیل مذکور کے اولاد مین ہین — اور جتنے بنی اسرائیل ہین وہ سب اِن بارہ مین سے کسی کے اولاد مین ہین یعنے جو شخص انکی اولاد مین ہے وہ بنی اسرائیل کہلاتا ہے — مگر لفظ یہودی عام ہے کیونکہ بہت آدمی عربی فارسی رومی یہودی ہو گئے تھے اور حالانکہ وہ بنی اسرائیل نہ تھے اِس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل اصل یہودی ہین اور ماسواء اونکے غیر قوم جو اِس فرقہ مین داخل ہو گئی ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اور وہ حقیقت مین دخیل ہین مگر کبھی اونکو بھی تسامحاً بنی اسرائیل کہدیا کرتے ہین — انکے حکام اور سلاطین کا حال **فصل اول** مین ہم بخوبی بیان کر چکے ہین مگر اسجاے حرف یہود کے معنے کی تحقیق کرتے ہین واضح ہو کہ شہرستانی نے ملل والنحل مین لفظ یہود کی یہہ تحقیق کی ہے کہ ہَادَ الرَّجُلُ بمعنے رَجَعَ وَتَابَ کے ہین یعنے ہَادَ کے معنے توبہ کے ہین اور اپنے اطوار بد سے پھرا اور وجہ تسمیہ یہہ ہے انکو یہودی اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تہا کہ اے خدا تعالے ہم لوگ توبہ کر کے تیری طرف پھر آئے ہین اِس قول سے لفظ یہود مشتق کیا گیا اور اوسکی امت کا نام یہود رکہا گیا — بیرونی کہتا ہے کہ یہہ تقریر پیچ ہے بلکہ وجہ تسمیہ اوسکے نزدیک یہہ ہے کہ ایک لڑکا جو حضرت یعقوب کی نسل سے مسمی یہودا تہا اسکی طرف انکو نسبت کر کے یہودی کہتے ہین کیونکہ سلطنت اوسکی اولادکو

ذکر ہے اُمت یہود کا

۲۱۰ نصیب ہوئی ہے اور ملک کی حکومت بہی اوسیکی ذریت نے کی ہے اسلئے تغلیباً سبکو یہود کہتے ہین — اس امت کے مذہب کی کتاب توریت ہے وہ کئی کتاب پر منقسم ہے پہلی کتاب مین پیدایش دنیا کا ذکر ہے — پہر دوسری کتاب مین احکام اور حدود اور احوالات اور قصص اور نصیحتین اور اگلے ذکر ہر ہر کتاب مین اس اس طرح پر ایک ایک بات مندرج ہے — اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تختیان نازل فرمائین تہی جسکی شکل مختصر درمیان توریت کے مذکور ہے تمام ہوئے کلام شہرستانی کے

نقل ہے کتاب خیر البشر بخیر البشر سے اوسکا مصنف کہتا ہے کہ توریت مین ذکر قیامت کا اور آخری جہان کا اور پہر کر زندہ ہونے کا اور جنت اور آگ کا کچہہ نہین — ہر ایک سزا اوس کتاب مین مُعَجّل ہے یعنے دنیا ہی مین ہوجاتی ہے — اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ جو شخص خدا کی عبادت اور تابعداری کریگا اوسکو اپنے دشمنون پر فتح ہوگی اور بڑی عمر پاوے گا اور رزق اوسکو بہت ملیگا — اور جو کوئی کفر اور گناہ کریگا اوسکو سزا موت کی ہوگی — اور قحط پڑیگا مینہہ نہ برسیگا بخار اویگا ٹڈی کہیت کہا جائے گی — اور عوض برسات کے اندہی آوے گی خاک اوڑے گی اندہیرا چہا جاگا اور ایسے ہی ایسے عذاب جو دنیا پر منحصر ہین وہ اوسمین لکہے ہین اور اوس کتاب کے دنیا کی بری ہونے کی یعنے مذمت دنیا کی اور حال زہد کا کچہہ نہین ہے اور نہ نماز کا طور اوسمین مذکور ہے بلکہ شجاعت اور جوانمردی اور کہیل کود اور لہو اوسمین مندرج ہے چنانچہ ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ یہود ابن یعقوب نے درمیان زمانہ نبوت کے اپنے بیٹے کی جورو سے زنا کیا اور اوسکی خرچی ایک بکرا مقرر کیا تہا لیکن چونکہ اسوقت اوسکی پاس نہ تہا اسلئے اپنا عمامہ اور انگوٹہی اوسکے پاس

ذکر ہے اُمت یہود کا

۲۱۱

پاس بطور رہن رکھہ آیا تہا لیکن حالت بیعلمی مین یہہ حرکت اوسنے کی تہی یعنے یہہ جانتا
تہا کہ یہہ عورت میرے بیٹے کی جورو ہے — اور اوس عورت نے وہ انگوٹہی اور
عمامہ لیکر اپنے پاس بطور نشانی کے رکہہ چہوڑا اسنے مکان پر آکر بکرا اوسکے پاس
بہجوایا اوسنے نہ لیا مگر وہ پیٹ سے ہوگئی اس بات کی خبر یہودا کو کی گئی اوسنے حکم
دیا کہ اس عورت کو آگ مین جلا دو اوسنے وہ نشانی یہودا کی دکہلائی جب اوسکو
معلوم ہوا کہ یہہ عورت وہ ہی ہے جسسے مینے جماع کیا تہا حکم دیا کہ چہوڑ دو
اور کہا ہے کہ یہہ قصہ بہت سچا ہے — اور ایک گندی بات اوسمین یہہ لکہی ہے
کہ روبیل ابن یعقوب نے اپنے باپ کی جورو سے جماع کیا اور اوسکے باپ کو بہی
اس حرکت ناشایستہ کی خبر تہی — ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ اولاد یعقوب
علیہ السلام کی جو کنیزک کے شکم سے تہی وہ حضرت یعقوب عم کی بیویون سے جماع
کیا کرتے تہے حضرت یوسف عم نے یہہ خبر اپنے باپ کو کردی تہی — ایک بات
واہیات یہہ اوسمین مندرج ہے کہ راحیل نے جو لیا کی بہن تہے (اور یہہ دونو بہنین
حضرت یعقوب کے گہر مین منکوحہ تہین یہہ بات یعنے جمع بین الاختین اس زمانہ
مین حلال تہا) لیا کی بیٹی اپنی بہن لیا سے یعنے روبیل کو مول لے لیا تہا اسواسطے کہ اوس سے
جماع کروایا کرے اور قیمت اوسکی عوض یہہ دی تہی کہ حضرت یعقوب عم کو لیا کے
سپرد کر دیا تہا باین شرط کہ روبیل کو لیا سے لیکر جماع کروائے ایسی ایسی واہیات
باتین اوس کتاب مین مندرج ہین اب ہم اوسکو چہوڑ کر کلام شہرستانی کے نقل کرتے ہے

مترجم کہتا ہے کہ مینے چند نسخے تورات کے جو ان ایام مین پادریون نے تقسیم کیے ہین بزبان فارسی
اور عربی اور اردو بغور دیکہے ایک اور عجب واہیات بات اوسمین پائی وہ یہہ ہے کہ حضرت لوط عم کو
جب حضرت جبرائیل نے ارشاد کیا کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ خدا تعالے اس شہر کو نیست ونابود
کریگا اوسوقت حضرت لوط عم مع اپنی جورو اور دو بیٹون کے شہر کے باہر نکل کر بہنے گئے

ذکر ہے اُمّت یہود کا

۲۱۲ ہین — پوشیدہ نرہے یہودی کہتے ہین کہ شریعت دنیا مین الٰہی نازل ہوئی یہہ
وہی شریعت ہے جو حضرت موسیٰ ع۴ کے معرفت ہمکو ملی اور زمانہ مقدم مین یعنے
قبل حضرت موسیٰ ع۴ کے سزائین عقلیہ اور احکام مصلحت آمیز تہے — اور منسوخ
ہونے کے بہی یہودی قایل نہین اسیواسطے اوس شریعت کو جو اون کی شریعت
کے پیچہے مقرر ہوئی نہین مانتے اونکی دلیل یہہ ہے کہ نسخ حکمون مین کرنا بدا ہے —
اور خداتعالے کو بدا نہین ہوتا — اور اونین فرقے بہی بہت ہین — ایک فرقہ
کا نام ربانیہ ہے یہہ فرقہ ایسا ہے جیساکہ فرقہ معتزلہ مسلمانون مین — اور ایک
فرقہ قرّا وؤن کا ایسا ہے جیسا فرقہ مجبرہ اور مشتبہ درمیان ہمارے ہے — اور ایک
فرقہ یہودیونمین عانانیہ ہے وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عانان ابن
داؤد کی طرف منسوب ہین — یہی شخص راس جالوت کہلاتا ہے اور راس جالوت
نام اوس حاکم کا ہے جو یہودیون پر بعد دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس
کے مقرر ہوا تہا کیونکہ جبسے کہ سلطنت یہودیون کی ہاتہہ سے جاتی رہی تہی بسبب
جنگ بخت نصر کے اسوقت سے اونین جو حاکم مقرر ہوا اوسکا خطاب ہیرودس
ہوا کرتا تہا اور وہ حاکم فارس کے بادشاہ کیطرف سے ایک نایب کہلایا کرتا تہا
پہر جب یونانیون کا دورہ آیا اونکی طرفسے نایب مقرر رہا — پہر اغسطس کے دورہ مین اغسطس گورکیطرف سے نایب مقرر ہوتا
اسکے بعد جب رومی غالب ہوگئے جبسے روم کیطرف سے حاکم مقرر ہوتا ہے یہی حالت

ابہی راہ ہی مین تہے کہ اونکی جورو پتہر کی ہوگئی پہر حضرت لوط ع۴ معہ دونو دختر اپنی کے
ایک پہاڑ مین جاکر ٹہرے راتکی وقت بڑے لڑکے نے باپ کو شراب پلاکر جماع کروایا
— دوسرے روز چہوٹے بیٹے نے شراب پلاکر حالت نشہ مین زنا کروایا اون
دونون سے نسل اسی طرح باقی رہی ایسی ایسی واہیات دیکہکر یقین ہوتا ہے
کہ اس کتاب مین یقیناً تحریف و تبدیل ہوئے ہے لایق اعتماد نہین فقط

ذکر ہے امت یہود کا

طیطوس کی لڑنے اور بیت المقدس کی دوسری دفعہ پہر خراب کرنے تک رہی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد اس واردات کے پہر یہودیون کو سلطنت معتد بہ نصیب نہ ہوئی اور ملک ملک کو نکل گئے ان ملکوںین اور تمام عراق مین پہیل گئے تہے مگر وے لوگ جو باقی رہے تہے جب کبہی اونکا کچہہ قصہ فساد ہوتا تب وے ایک چودہری کے پاس جو اونکا تہا فیصلہ کے لئے جاتے اس چودہری کا نام راس جالوت مقرر کر رکہا تہا — آمدیم بر مقصد — اس فرقہ عانانیہ کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ لوگ حضرت عیسے عم کی تصدیق کرتے ہین اور اوسکی تمام نصیحتین اور اشارات مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے خلاف تورات کے کبہی کوئی حکم نہین دیا بلکہ اوسکی احکام کو مضبوط کیا اور لوگون کو توریت ہی کے ترغیب دیتا رہا وہ ایک نبی تہا مثل اور نبیون کو جو تورات کو مانتے چلے آے ہین مگر یہہ فرقہ حضرت عیسے عم کو خدا کا بیٹا نہین کہتے — اور انہین یہودیون سے ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ حضرت عیسے عم نے دعوہ نبوت کا نہین کیا اور نہ اوسنے یہہ کہا کہ مین کوئی دوسری شریعت اول شریعت کو منسوخ کرنے والے لایا ہون بلکہ وہ ایک ولی تہا اولیا اللہ سے — اور انجیل بطور وحی اوسپر نازل نہین ہوئی بلکہ وہ ایک کتاب ہی جسمین تمام حال حضرت عیسے کا جو اوسپر گذرا ہے مندرج ہے اس کتاب کو چار شخصون نے جو اوسکے ہمدم تہے مرتب کیا ہے — لیکن یہودیون نے اوسپر ظلم کیا کیونکہ اولا اوسکو جہٹلایا — اور بعد اوسکے دعوے کی بہی اوسکو نہ پہچانا بلکہ قتل کیا اور اوسکی عزت اور رتبہ بالکل نہ پہچانا — اور چند جا ہے تورات مین بہی مسیحا کا ذکر آیا ہے اوسے مراد مسیح ہے — اب ہم حال بیان کرتے ہین سمرہ کا انمین ایک فرقہ کا نام دستانیہ ہے اس فرقہ کو الفانیہ بہی کہتے ہین — اور ایک فرقہ ہے اوسکو کوسانیہ کہتے ہین فرقہ دستانیہ کہتے ہین کہ آدمی کو ثواب اور عقاب

ذکر ہے اُمّت یہود کا

۱۳۱۲ ا دنیا ہی مین ہو لیتا ہے یہہ فرقہ قیامت کا اقرار نہین کرتا ہے اور فرقہ کو سانیہ قیامت
کے قایل ہین یہہ کہتے ہین کہ عذاب اور ثواب قیامت مین ہوگا ہے اور یہودیون
کی عیدین اور روزہ بہی ہین اونمین سے ایک عید کا نام عید فسیح ہے یہہ عید یہودیون کے
نیسان مہینے کے پندرہوین تاریخ کو ہوتی ہے اور یہہ بڑی عید ہوتی ہے یہی اول روز
ہے اون سات دنون مین کا جو فطیرکے کہلاتے ہین ان ایام مین یہودیون کو فطیر کہانا جایز
نہین کیونکہ اونکو درمیان توراۃ کے حکم ہوا ہے کہ ان ایام مین فطیرنہ کہاؤ یہہ عید اکیسوین
تاریخ ماہ مذکور تک رہتی ہے ــ اور فسیح بارہوین تاریخ ماہ آدار سے پندرہوین
نیسان تک دورہ کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے جب فرعون کے
ہاتہہ سے مخلصی پائی ہے اور جنگل مین جا کر ڈیرا کیا تہا تو وہ تاریخ پندرہوین ماہ نیسان
کی تہی اور چاند تمام روشن تہا اور ربیع کی موسم تہی اوسوقت انکو حکم ہوا
کہ اس روز کو یاد رکہو کہ آجکے روز تمہارے خدا نے تمکو ظالم کے ہاتہہ سے مخلصی
دی اور آخر ان ایام مین فرعون درمیان دریا ے سوف یعنے بحر قلزم کے غرق ہوا
ــ اور ایک عید کا نام عنصرہ ہے ــ یہہ عید بعد گذرنے پچاس روز کے ایام
فطر سے چہٹی تاریخ ماہ سیون کو ہوتی ہے اس روز تمام مشایخ بنی اسرائیل کے
ہمراہ حضرت موسی ؑ کے کوہ طور سینا پر مجتمع ہوئے تہے اپنے کانون خدا تعالے
کے کلام سنے جو جو خدا تعالے نے وعدہ یا وعید فرمایا اسلیے اس روز کے عید مقرر کرلی
انہین عیدونمین سے ایک عید کا نام حنکہ ہے
یعنے اسکے پاکی کے ہین یہہ عید آٹہہ روز تک رہتی ہے ــ دستور اس عید کا
یہہ ہے کہ پچیسوین تاریخ ماہ کسلیو سے چراغ جلانے شروع کرتے ہین اسطرح
یہہ کہ پہلے روز ایک چراغ ــ دوسرے روز دو چراغ تیسرے روز تین
چراغ علے ہذا القیاس ایک ایک بڑہتے ہوئے چلے جاتے ہین آٹہوین روز

ذکر ہے اُمت ہود کا

روز آٹھہ چراغ جلاتے ہیں اُس عید میں یادداشت اصغر آٹھہ بھائیوں والے کے ہے جسنے کسی ایک یونانی بادشاہ کو جو بیت المقدس پر غالب آکر یہودیوں پر حکومت کرتا تہا قتل کیا تہا — اور حال اوسکے قتل کرنے کا یہہ تہا — کہ اُس بادشاہ نے اپنا یہہ دستور مقرر کر رکہا تہا کہ چہرہ بند عورتوں سے صحبت کیا کرنا اور جو کوئی شخص بیاہ یا نکاح کرنا قبل اسکے کہ اوس عورت کا خاوند صحبت کرے وہ بادشاہ کے پاس آتے بادشاہ جب صحبت کر لیتا تب وہ اپنے خاوند کے پاس جاتی — اور ایک دستور یہہ مقرر کیا تہا کہ ایک سوراخ مین کو دو رسیان لٹکا کر اونکے سرونمین دو جہانجین باندہ رکہین تہین جب دہنی جہانجہ کی رسی ہلاتا اوسوقت وہ عورت بادشاہ کے پلنگ پر چلے جاتی — جب بائین جہانجہ رسّی ہلا دیتا وہ اپنے گہر کو چلی جاتی کوئی اوسکو نہ روکتا — اتفاقاً کسی ایک بنی اسرائیل کے آٹھہ بیٹے تہے اور ایک بیٹی تہی — اوس لڑکی کی ایک اسرائیلی کے ہمراہ شادی کردی اوسکے خاوند نے کہا کہ رخصت کرو لڑکی کا باپ بولا کہ بیٹا کسطرح رخصت کرون اگر مین اسکو رخصت کرونگا تو یہہ بادشاہ ملعون پہلے اوس سے صحبت کریگا یہہ بات کہکر اور اپنے بیٹون کیطرف دیکہہ کر اونکو لعنت اور ملامت کی کہ افسوس تم جوان جوان ہو تم سے کچہہ نہین ہو سکتا تمہاری بہن کو اسطرح بادشاہ بیحرمت کریگا — اون لڑکونمین جو سب سے چہوٹا تہا اوسنے جلدی سے دوڑ کر عورتونکا لباس اپنے تن پر آراستہ کرکے اور ایک خنجر ہاتہہ مین لیکر کپڑونمین چہپا کر بادشاہ کے دروازہ پر گیا اوسنے جانا کہ وہ لڑکی جسکا نکاح ابہی ہوا ہے آئے بادشاہ نے دہنی رسّی ہلائی وہ جلدہ اندر گہس گیا بادشاہ کو اکیلا پا کر ذبح کرکے سر کاٹ کر بائین رسّی آپ ہلا دی دربانون نے کچہہ نہ کہا سر ہاتہہ مین لئے ہوئے چلا گیا — جب صبح کو

ذکر ہی اُمّت یہود کا

۲۱۶ بادشاہ کے مقتول ہونیکی خبر ہوئی سب بنی اسرائیل اِس واقعہ سے بہت خوش ہوئے اور اوس روز کی عید مقرر کی اور یہہ تجویز کی کہ آٹھون بہایون کی یادداشت کے واسطے آٹھہ چراغ جلائے جایا کرین — اور ایک عید کا نام مظال ہی یہہ عید سات روز تک رہتی ہے پندرہوین تاریخ ماہ تشری سے شروع ہوتی ہے آجکے روز بید وغیرہ کے درختون کے سایہ کے تلے جا کر بیٹھتے ہین — یہہ عید مسافر پر فرض نہین مقیم پر واجب ہے یہہ عید اسواسطے مقرر کی ہے کہ اسسے وہ یادداشت نکلتی ہے جو کہ خدا تعالے نے بنی اسرائیل پر گرمی کی سبب سایہ کیا تہا اور وہ لوگ جنگل مین تہے اکیسوین تاریخ تشری تک یہہ عید رہتی ہے اور اسکو عراب بہی کہتے ہین عراب کے معنے بید کے درخت کے ہین — دوسرے روز صبح کو عراب کے یعنے بائیسوین۲۲ تاریخ کا نام تبریک ہے اس روز کچہہ کام نہین کرتے — کیونکہ وے لوگ یہہ گمان کرتے ہین کہ آجکے روز توراۃ تمام نازل ہو چکی تہی اسیواسطے اس عید کی بہت عزت اور شان اور تبرک کے طور پر توراۃ مین لکہا ہے اور روزون مین کوئی روزہ اونپر فرض نہین ہے سوا صوم کپور کے یہہ روزہ دسوین تاریخ تشری اول کو ہوتا ہے — اس روزہ کا یہہ دستور ہے کہ نوین تاریخ سے قبل غروب شمس کے آدہے گہنٹے اول سے دسوین تاریخ کی آدہے گہنٹے غروب تک روزہ رکہتے ہین یعنے پچیس گہنٹے کا روزہ ہوتا ہے ماسوا اسکے اور اسطرح کے اونکے مذہب مین روزہ اور نفلین اور سنتین ہین

ذکر ہے اُمّت نصاریٰ کا جسکو اُمت حضرت مسیح ؑ کی کہتے ہین

نقل ہے کتاب ملل والنحل سے شہرستانی کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصاریٰ

ذکر ہے امت نصاراے کا

نصاراے کے کئی مذہب ہین — ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ چمکا جسم پر مثل چمکنے نور کے جسم شفاف پر — ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ جسطرح موم مین چہاپا لگتا ہے اسطرح سے وہ کلمہ جسم کے ساتہہ منقش ہوگیا تہا — ایک مذہب یہہ ہے کہ الوہیۃ انسانیت سے اکٹھے ہوگئے تہے — ایک فرقہ اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ کلمہ جسم مسیح ؑ سے اسطرح پیوستہ ہوگیا تہا جیسا پانی دودہ مین ملجاتا ہے — بہر تقدیر سب نصاراے اسبات پر متفق ہین کہ حضرت مسیح ؑ کو یہودیون نے سولی دی اور مار ڈالا اور کہتے ہین کہ مسیح ؑ بعد مرنے اور سولی پانے کے پہر زندہ ہوا اوسکا جسم شمعون صفانی دیکہا اور حضرت عیسے ؑ شمعون سے باتین کرکے اور وصیت کرکے دنیا کو چہوڑکر آسمان کو چڑہ گئے — شہرستانی کہتا ہے کہ ملت نصاراے مین بہتر فرقہ ہین سب سے بڑے تین ہین — یعنے ملکانیہ — اور نسطوریہ — اور یعقوبیہ — ملکانیہ اون نصاراے کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ روم کے وقت مین بسبب غلبہ اور سطوت اوس بادشاہ کے اوسکے ہمراہ نصاراے ہوگئے تہے — یہہ فرقہ صاف تثلیث کا اقرار کرتے ہین — انہین کی خداتعالے نے قران مجید مین خبر دی ہے — وہ یہہ ہے — کہ کفر کرتے ہین وہ لوگ جو قایل ہین اسبات کے کہ خدا ایک ہے تین مین کا — یہہ فرقہ ملکانیہ کہتا ہے کہ مسیح ؑ انسان کلی ہے اور وہ قدیم ازلی ہے قدیم ازلی سے اور حضرت مریم نے ایک خدا ازلی جنا — اور سولی اور قتل واقع ہوا ہے انسانیت اور الہیت دونو پر یہی لوگ لفظ باپ اور بیٹے کا اطلاق خدا اور مسیح پر کرتے ہین — اور اسکا باعث یہہ ہے کہ اون لوگون نے انجیل مین اکلوتا بیٹا لکہا ہوا پایا ہے — اور ایک دلیل اونکی یہی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسے ؑ کو جب سولی دیچکے اور قتل کرچکے

ذکر ہے اُمّت نصاریٰ کا

۲۱۸ تو انہون نے آپ فرمایا تہا کہ مین اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہون اور
کہتے ہین کہ خدا تعالے قدیم ہے اور مسیح مخلوق ہے بعد اس حادثہ کے پہلوانان
تنومند اور عالمان عقلمند اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی مکان مین قریب
تین سو تیرہ مرد کے جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق حضرت عیسے عم پر اعتقاد لاکر
قبول کیا — اون لوگون کا یہہ قول ہے کہا کرتے ہین کہ ایمان لاتے ہین ہم خدا
واحد باپ پر جو مالک ہے ہر شئی کا اور صانع ہے مخلوقات کا مرئی اور مرئی کا
اور ایمان لاتے ہین اکلوتے بیٹے یسوع مسیح اکلوتے بیٹے خدا کے پر جسنے
پیدا کیا تمام خلق کو اور وہ خود مصنوع نہ تہا خدا ہے سچا پیدا ہوا ہے سچے خدا سے
اپنے باپ کے جوہر سے جسکے ہاتہہ سے سب عالم پیدا ہوئے اور وہ شئی
جو واسطے ہمارے اور واسطے مخلصی ہمارے کے آسمان سے اوترتے ہے — اور
قایل ہین اس بات کے کہ حضرت عیسے عم مجسم ہوئے روح قدس سے اور پیدا ہوئے
مریم سے اور سولی بہی ہوئی اور دفن بہی کئے گئے پہر تیسرے روز جی اوٹہے اور
آسمان کو چہڑہ گئے اور اپنے باپ کے دہنے طرف بیٹہے اور پہر بہی تشریف لانے
کو مستعد ہین دوسرے بار واسطے انفصال قضایا مُردون اور زندون کے اور
ایمان لاتے ہین ہم روح قدس واحد پر ایسی روح جو اوسکے باپ سے نکلتی ہے اور
ایمان لاتے ہین ہم اس بات پر کہ بہروسا کرنا حضرت عیسے کی شفاعت پر موجب
ہے گناہون سے معاف ہوجانیکا اور ایمان لاتے ہین ہم اوس جماعت قدسیہ پر
جو حضرت عیسے عم کے ہم جلیس تہے مسیحی اور ایمان لاتے ہین اس بات پر کہ بدن
ہمارے اوٹہین گے اور ابد الاباد تک زندہ رہین گے — یہہ جو ہمنے ذکر کیا اس
مذہب اور طور پر اول ہے اول اتفاق ہوا تہا اور شریعت بہی اونہون نے
بنائی ہے جسکو ایہمانوت کہتے ہین — اور فرقہ دوسرا یعنے نسطوریہ یہہ وہ لوگ

ذکر امت نصاریٰ کا

۲۱۹ لوگ ہین جو نسطورس کے زمانہ مین تھے یہہ لوگ نزدیک نصاریٰ کے ایسے ہین
جیسے معتزلہ ہمارے نزدیک یہہ فرقہ اول فرقہ سے تجسد مسیح ع مین مختلف ہی انکا مذہب
امتزاج کا نہین بلکہ یہہ لوگ کہتے ہین کہ کلمہ جسد مسیح ع پر ایسا چمکا جیسا کہ شمس آئینہ
یا بلور مین چمکا کرتا ہے اور یہہ کہتے ہین کہ مسیح ع پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہین ہوا
بلکہ جہت انسانیت پر قتل ہوا ملکانیہ اسکو نہین مانتے — تیسرا فرقہ یعقوبیہ وہ ہین
جو یعقوب البردغالی کے ہم عصر تھے یہہ ایک راہب تھا قسطنطنیہ مین انکا یہہ مذہب ہے
کہ کلمہ ہے گوشت اور خون ہوکر خداوند عیسیٰ مسیح ع کے تشکل پیدا ہوگئے تھے — ابن
حزم کہتا ہے کہ فرقہ یعقوبیہ کے لوگ یہہ کہتے ہین کہ مسیح ع خدا ہے قتل بھی کیا گیا
اور مصلوب بھی ہوا اور تین روز تک مردہ زمین پڑا رہا انکا یہہ مقولہ ہے اون تین دن
تک دنیا بدون خدا کے جو سبکا مدبر ہے رہی — ان لوگون کے بھی خدا تعالےٰ نے
قران مین خبر دی ہے اوس آیت کا یہہ ترجمہ ہے کہ کافر ہین وہ شخص جو کہتے ہین
کہ مسیح ع ابن مریم خدا ہے — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بطارقہ درمیان نصاریٰ
کے ایسے ہین جیسے مسلمانون مین ائمہ دین گذرے ہین — اور مطارنہ مثل قاضیون کے
اور اساقفہ یا دری لوگ جنکو قسیس کہتے ہین بمنزلہ قاریون کے اور جاثلیق بمنزلہ
امام کے جو مسلمانونمین نماز پڑہاتا ہے — اور شمامسہ بمنزلہ موذنون کے مقرر ہوتے
ہین — اور نماز نصاریٰ کے سات وقت کے ہوتی ہے فجر — دوپہر — ظہر
— عصر — مغرب — عشا — آدہی رات کی نماز اور نماز مین زبور پڑہتے ہین
جو حضرت داود علیہ السلام پر نازل ہوئی تہی یہودیون کے اتباع سے — اور سجدون
کے کچھہ شمار نہین کبھی ایک رکعت مین پچاس سجدے کرتے ہین کبھی ایک ہی اور وضو
نہین کرتے بلکہ مسلمانون اور یہودیون سے وضو کرنے سے بیزار ہوتے ہین اور

کہتے ہین کہ اصل پاکی دل کی ہے   کتاب نہایت الادراک فی درایۃ الافلاک کی

ذکر ہے اُمّت نصاراے کا

۲۲۰ جو کہ تصنیف کی ہوئی خرقی کی درمیان علم ہیئۃ کے ہے لکہا ہے — جملہ صیام اور عیدون
نصاراے سے ایک روزہ بڑا ہے وہ انچاس دن روزہ رکہتے ہین اور اوس
اتوار سے شروع کرتے ہین جو قریب آوے دوسری تاریخ ماہ شباط سے آٹہوین
ماہ اذار تک پہیر جو اتوار قریب ہو یا بعید اس اجتماع سے روزہ رکہتے ہین — اور
عید الفطر اونکی اکادن دن کی بعد ہوتی ہے اور سبب اونکی تخصیص کرنے کا یہہ ہے
کہ وے اس بات کے معتقد ہین کہ قیامت اوس روز ہوگی جس روز حضرت عیسے
مُردون مین سے زندہ ہوئے ہین — اور ایک عید اونکی شعانین کبیر ہے یہہ ایکدن
ہے بیالیسوان صوم مذکور کا معنے شعانین کے تسبیح کے ہین — کیونکہ اسی روز حضرت
عیسے ع بیت المقدس مین ایک گدہی بچی والی پر سوار ہوکر داخل ہوئی تہی اور اونکا
استقبال سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے کیا تہا جنکے ہاتہہ مین زیتون
کے ورق تہے اور وہ لوگ توریت پڑہتے جاتے تہے یہانتک کہ حضرت عیسے ع
بیت المقدس مین داخل ہوچکے اور تین روز مفصلہ الذیل یعنے دوشنبہ سہ شنبہ
چارشنبہ تک چہپے رہے اور چارشنبہ کے روز اپنے حواریین کے ہاتہہ اور پیر دہلواے
اور اونکے ہاتہہ پیر اپنے کپڑون سے پونچہے چنانچہ انک پادری لوگ یہہ رسم
اپنے یارون کے ساتہہ برتتے ہین پہر جمعرات کے روز روٹی اور شراب سے
روزہ کہولا اور ایک دوست کے مکان مین گئے — اور جمعہ کی رات کو حضرت
عیسے نکل کر پہاڑ کیطرف گئے اور یہودا نے جو ایک شاگرد اونکا تہا تیس درہم
بطور رشوت لیکر حضرت عیسے کو پکڑوانے گیا خدا تعالے نے اونکی شبہہ اوسکو
بنا دیا — لوگون نے اوسکو پکڑ لیا اور مارا اور اوسکے سرپر ایک کانٹون کا تاج
رکہا اور بہت سختی اوسپر کی اور تمام رات جو باقی رہی تہی عذاب دیتے رہے
صبح کے وقت سُولی پر کہینچا بموجب قول متی اور مرقوس اور لوقا تین گہنٹہ دن جمعہ کا

بیان نصاراے کا

جمعہ کا چڑہا تہا جب سولی ہوئی تہی اور یوحنا کے بموجب چہہ گہنٹے دن آیا تہا پہر کیف ۲۲۱
اوس جمعہ کو جمعۃ الصلوب کہتے ہین (یعنے سولیون والا جمعہ) اوسی روز حضرت عیسےٰ
کے ہمراہ دو چور بہی سولی دئے گئے تہے اور یہہ سولی ایک پہاڑ پر جسکو مجمہ کہتے
ہین اور عبرانی مین اوسکا نام کاکلہ ہے کہڑی کی گئی تہی نصاراے کہتے ہین کہ نو
گہنٹے مین حضرت عیسے کا دم نکلا تہا جب مرچکے تب یوسف نجار نے جو چچا کا بیٹا
مریم کا تہا اوسکی لاش کو یہودیون کے بادشاہ مسمی فیلاطوس سے مانگا بسبب
اسکے کہ یوسف مذکور کا اوس حاکم کے نزدیک رتبہ تہا وہ لاش اوسکو بخش دی
یوسف نے اپنی سر و عودی مین حضرت عیسے عم کی لاش کو مدفون کیا ـ نصاراے
کہتے ہین کہ حضرت عیسے عم ہفتہ کی رات اور سارے دن ہفتہ کے اور یکشنبہ کی
رات تک قبر مین ٹہرے رہے ـ پہر یکشنبہ کی صبح کو جس روز وے روزہ
کہولتے ہین حضرت عیسے اوٹہے اسواسطے نصاراے نے ہفتہ کی شبکا نام بشارت
الموتی بقدوم المسیح رکہا ہے (یعنے بشارت مردون کو حضرت عیسے عم کے آنے کی)
ـ اور وہ یکشنبہ نیا ہوتا ہے یہہ وہ اتوار ہے جو اول ہی آتا ہے بعد الفطر اس روز کو
مبدار عملون کا اور تاریخ شروط اور قبالات کے مقرر کرتے ہین ـ ان نصاراے
کے ایک اور بہی عید ہے جسکو عید سلافا کہتے ہین یہہ عید چالیسوین روز فطر کے چالیس
دن گذرنے کے بعد ہوتی ہے اس روز حضرت عیسے عم پہاڑ طور سیناے آسمان کو چڑہے
تہے ـ اور ایک عید فنطی قسطی کہلاتی ہے یہہ عید اوس یکشنبہ کے روز ہوتی ہے
جو سلافا کے بعد دس روز کے آتا ہے اس عید کا نام اونکی زبان مین پچاس کے
لفظ سے مشتق ہے اس روز حضرت عیسے عم اپنے شاگردون مین دکہلائی دئے
ـ پہر سبکی زبانین متفرق ہوگئین جسکی زبان جس دیس کی ہوگئی وہ اوسی ملک کو
چلا گیا ـ اور ایک عید دنح ہے یہہ چہٹی تاریخ کانون ثانی کو ہوتی ہے اس روز

بیان نصاراے کا

۲۲۲ حضرت یحیے بن ذکریا نے حضرت عیسے عم کو نہار دن مین غوطہ دیا تہا — اور ایک عید الصلیب ہے یہہ عید مشہور ہے اور روز مولود بہی یہہ لوگ مانتے ہین اوس روز کے چالیس روز اول روزہ رکہتے ہین پہلا مولود سولوین تاریخ تشرین آخر کی ہوتا ہے مگر بید انیس چوبیسوین تاریخ کانون اول کی ہوی تہی اسی رات کو حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسے عم کو درمیان ایک گانو مسمی بیت الحم کے جو بیت المقدس کے قریب ہے جنا تہا — اب ہم حال اونکی کتاب انجیل کا لکہتے ہین واضح ہو کہ انجیل ایک کتاب ہے جسمین حضرت عیسے عم کے احوال وقت ولادت سے خروج تک یعنے جبتک کہ عالم مین ظاہر ہوئے سب مندرج ہین اس کتاب کو حضرت عیسے کے چار صحاب نے لکہی ہے ایک کا نام متی ہے اس شخص نے انجیل زبان عبرانی مین درمیان فلسطین کے لکہی تہی — ایک شاگرد مرقس ہے اسنے بلاد روم میں درمیان زبان رومی کے لکہی تہی — ایک لوقا ہے اسنے شہر اسکندریہ مین یونانی زبان مین لکہی تہی — چوتہا یوحنا ہے اسنے شہر افسس مین درمیان یونانی زبان کے لکہی ہے اور اونکے روزہ چہالیس ہین جنکو صوم السلیحین کہتے ہین یہہ روزہ پیر کے روز سے جو قنطی قسطلی کے بڑی فطر کے پچاس دن بعد آتا ہی شروع ہوتے ہین — مگر اسمین اونکو خلاف ہے — اور تین روزہ اور ہین جنکو صوم نینوی کہتے ہین پہلا انہین کا روزہ پیر کے دن صوم کبیر کے بائیس ۲۲ دن اول ہوتا ہے — اور صوم عذاری بہی اونہین روزہ مشہور مین یہہ بہی تین روزہ ہین پیر کے روز جو عید ذبح کے ہوتا ہے شروع ہوتے ہین اور جمعرات کے روز کہولی جاتے ہین

ذکر ہے اون امتون کا جنہون نے دین نصاراے کا قبول کیا ہے

بیان کرسٹانون کا۔

واضح ہو کہ رومی بھی تمام نصارا سے ہین ابو عیسے لکھتا ہے کہ یہہ لوگ بہ کثرت اور عظمت شان سلاطین اور وسیع ہونے اونکے شہرون کے اولاد عیص ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام سے ہین یہہ لوگ بعد گذرنے تین سو چہتر برس موسوی کے ظاہر ہو کر بلاد روم مین جا بسے تھے وہی لوگ رومی کہلاتے ہین ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین کہتا ہے کہ رومی بنی الاصفر بھی مشہور ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ اصفر بھی نام ہے روم ابن عیص ابن اسحاق کا بموجب ایک قول کے کتاب کامل وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی لوگ اول زمانے مین دین صابیہ رکہتے تھے اور اون بتون کے جنکے نام ستارون پر ہوا کرتے تھے پوجا کیا کرتے تھے ایک مدت تک وہان کے بادشاہ و رعیت بت پرست رہے یہانتک کہ قسطنطین جب بادشاہ ہوا تو اسنے مذہب نصارا کا اختیار کر کے ساری رعیت کو کرسٹان بنا دیا ــ اور انہین نصارا سے کے مذہب مین ملک ارمن بھی ہے جسکے شہر ارمینیہ مشہور ہین اونکی دار السلطنت شہر خلاط ہے جب مسلمان اس شہر پر غالب آگئے تھے اوسوقت سب ارمنی بطور رعیت رہتے تھے لیکن پہر ارمنی لوگ پہاڑ کی گھاٹیون پر غالب ہو گئے وہ بادشاہ مسلمان جو اس ملک پر غالب ہو گئے تھے دو تھے ایک کا نام طرسوس دوسرے کا نام مصیصہ یہہ دونو شخص اون شہرون پر غالب ہو چکے ہین جو اتک بلاد سلیس مشہور ہین سلیس نام ہے ایک شہر کا جسمین ایک قلعہ بڑا مضبوط بنا ہوا ہے اور وہ ہی شہر ہمارے زمانہ تک دار السلطنت ارمن کی مشہور رہا ــ ایک قوم گرجی مشہور ہے ان لوگون کے شہر متصل بلاد خلاط کے واقع ہین خلیج قسطنطنیہ سے انکے شہر شروع ہوئے ہین اور شمال کی جانب کو پہیلتے ہوئے چلے گئے ہین یہہ شہر تمام کوہستانی ہے گرجی لوگ بہت ہین لیکن سبکے سب

بیان کرشٹانون کا

۲۲۴ مذہب نصارا ے کا رکھتے ہین اور ان لوگون کے ملک مین قلعہ مضبوط اور شہر بڑے بڑے ہین ہمارے زمانہ مین قوم تتر سے انکی صلح ہو گئی تھی اور سلطنت انکی خاندانی موروثی ہے یعنے جس خاندان سے سلطنت شروع ہوئی ہے اوسی کی اولاد مین سے خواہ عورت خواہ مرد تخت پر بیٹھتا ہے — ایک قوم نصارا ے کی چرکس ہے یہہ سمندر نیطش کے شرق کیطرف رہتی ہین یہہ لوگ بہت عیش پسند ہین اور بڑے چین سے گذران کرتے ہین اور سب مسیحی ہین — ایک قوم روس بہی ہے انکے شہر شمال کی جانب بحر نیطش پر واقع ہین یہہ لوگ یافث ابن نوح کی اولاد سے ہین اور سب دین نصارا ے کا رکھتے ہین — ایک قوم بلغار ہے یہہ لوگ جس شہر مین رہتے تھے اوس شہر کا نام چونکہ بلغار تھا اسواسطے انکو بہی اوس شہر کیطرف منسوب کرکے بلغار کہنے لگے بلاد انکے بحر نیطش کی شرق کیطرف واقع ہین اکثر توانین نصارا ے ہین مگر تہوڑے سے مسلمان بہی ہوگئے ہین — ایک ملک ہے الیان اس ملک کو نصارا کی کہان کہنا چاہیئے جانب غربی قسطنطینہ شمال تک انکے شہر واقع ہین اور انکے بادشاہ کے پاس لشکر بہی بہت ہے ایک دفعہ اس ملک کا بادشاہ صلاح الدین ابن ایوب پر ایک لاکہہ جوان تنومند لیکر چڑہ آیا تہا لیکن اتفاق سے وہ بادشاہ ہلاک ہوا اور لشکر اوسکا راہ مین ویران ہوگیا ملک شام تک بہی پہنچنے نہ پایا ! انشاء اللہ تعالے ہم بہی اسکا ذکر درمیان اخبار صلاح الدین کے بیان کرینگے — ایک قوم ہے برجان یہہ لوگ بڑی کثرت سے ہین اور خصلت انکی بہت بری یعنے سرکش اور مغرور ہین مذہب انکا نصارا ے کا ہے تثلیث کے معتقد ہین اور شہر اونکے شمال کی جانب واقع ہین اخبار اونکے ہمارے ملک سب بعد مساکن اور خصایل ذمیمہ اونکی سے کہ لوگون کو مار ڈالتے ہین نہین پہنچتے — ایک ملک ہے

بیان کرشٹانون کا

۲۲۵ ملک ہے فرنج وہان بہت لوگ رہتے ہین اوسکو ملک فرنس بہی کہتے ہین یہہ
ملک جزیرہ اندلس کی شمال کی طرف واقع ہے اسکے بادشاہ کو فرانسیس کہتے
ہین اس ملک کا بادشاہ ایک دفعہ مصر پر چڑہ آیا تہا اور اوسنے دمیاط کو پکڑکر
قید کر لیا تہا مسلمانون نے یہہ چالاکی کی کہ اسکو بہی گرفتار کیا اور دمیاط کو اسکی
قید سے چھڑا کر اور احسان اوسپر رکھہ کے اوسکو بہی چھوڑ دیا یہہ واردات بعد مرنے
ملک صالح ایوب ابن الملک الکامل محمد ابن ابی بکر ابن ایوب کے ہوئی تہی چنانچہ
ہم بہی اسکا حال انشاء اللہ تعالے دربیان سن چہہ سو اٹہالیس ہجری کے
لکہین گے اور جزیرہ اندلس پر بہی فرانسیس غالب ہین ان لوگون کے دریاے روم
مین کئی جزیرہ مشہور ہین مثل صقلیہ اور قبرس اور اقریطش وغیرہ کے اور اونہین
نصاراے مین سے ایک قوم ہے جنو یہہ لوگ شہر جنوہ کیطرف منسوب ہین
جوکہ ایک بڑا شہر قسطنطنیہ کے غرب کے طرف دریاے روم پر واقع ہے
اور اون نصاراے مین سے ایک قوم ہے نبادقہ یہہ قوم بسبب اپنی شہرت
کے محتاج بیان کی نہین انکے شہر کا نام نبدقیہ ہے یہہ شہر اوپر اوس خلیج کے
جو سمندر سے نکل کر ساٹت میل شمال اور غرب کی طرف بہتی ہے واقع ہے
اور انکے شہرین اور جنوہ مین فاصلہ آٹہہ دن کی نہر لگا ہے اور دریا سے
انکا شہر دو مہینے کی راہ سے کچہہ زیادہ فاصلہ پر ہے کیونکہ یہہ لوگ دریا کی
گہاٹی سے نکل کر جسکے کنارے پر نبدقیہ ساٹت میل پر واقع ہے طرف بحر روم کی
مشرق کو ہوکے جاتے ہین پہر وہان سے مغرب کی راہ ہوکر جنوہ کو پہنچتے ہین
اور شہر رومیہ بڑا شہر ہے جنوہ اور نبدقیہ غرب کی طرف واقع ہے اور
اسی شہر مین انکا بادشاہ بہی رہتا ہے اوس دار السلطنت کا نام الباب بہی
کہتے ہین یہہ دار السلطنت اندلس سے ایک کوس کے فاصلہ پر مشرق کی جانب

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

۲۲۶ واقع ہے — ایک قوم نصاراے کی جابلقہ مشہور ہے یہہ فرانسیس لوگون سے بہت
سخت اور بیلے حیا ہین اکثر انمین سے جاہل اور ظالم ہوتے ہین اور آراستگی انکی
یہہ ہے کہ کپڑے اپنے کبہی نہین دہوتے یہانتک کہ میلے ہوکر سڑ اور گل کر اوڑ جاتے
ہین اور ایک دوسرے کے گہر مین بدون اجازت گہس جاتے ہین حقیقت مین
یہہ لوگ مثل بہایم کے ہین انکے بہی شمالی جانب اندلس کے جانب بہت شہر واقع
ہین — ایک قوم نصاراے کی باشقردی اس قوم کے آدمی درمیان الیمان
اور بلاد فرانس کے بہت پاے جاتے ہین انکا بادشاہ اور اکثر اوسکی رعیت
نصاراے ہے مگر اونمین کچہہ مسلمان بہی ہین مگر بدخلق پرلے درجہ کے

ذکر ہے ہندوستان کے لوگون کا

واضح ہو کہ ہندوستان مین بہت فرقہ ہین شہرستانی کہتا ہے کہ ہندوستان مین
ایک فرقہ کا نام باسویہ ہے یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ ہمارے درمیان ایک رسول
فرشتہ خو روحانی خصلت بصورت بشر نازل ہوا تہا اوسنے ہمکو آگ کی پوجا سکہائی
اور حکم دیا کہ اس طورسے بڑا رتبہ تم حاصل کرو خوشبوئی جڑ اور مینڈہے قربانی کو
آگ کے سامنے نذر لاؤ مگر اوس رسول نے ان لوگون کو منع کیا کہ خون نکرو
اور کوئی قربانی سواے آگ کے نہو اور یہہ حال اسکے واسطے مقرر کیا کہ
ایک بدہی دہاگے کے دہنے مونڈہے سے بائین بغل کے نیچی کو باندہا کرو اسکو
فارسی مین زنار اور ہندی مین جینؤ کہتے ہین اور اوس رسول نے اون لوگون کے
واسطے زنا کرنا مباح کیا اور یہہ حکم دیا کہ گاو بیل کی بڑی تعظیم کرو جہان اوسکو
دیکہو وہان سیس نواؤ اور اپنے رام کے سامنے جب توبہ کرو تب گاے کو

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

کو چھوڑ اور گڑگڑاوے — شہرستانی کہتا ہے کہ ایک فرقہ ہندوستان مین بھودیہ
ہے انکے مذہب مین یہہ حکم ہے کہ کسی شئی کو بُرا نہ جانو کیونکہ جتنے چیزین دکھلائی
دیتے ہین سب اوس خالق کی بنائی ہوئی ہین یہہ لوگ اپنے گلیمن ہڈیین آدمیون
کی ڈالتے ہین اور اپنے بدنون اور سرون پر راکھہ ملتے ہین اور جانورونکو مارنا
اور نکاح کرنا اور مال جمع کرنا حرام جانتے ہین — اور ہندوستان مین شمس پرست
اور چاند پرست اور بُت پرست بھی ہین لیکن بُت پرست زیادہ ہین اونکے بُت
چند طرح کے ہین ہر ایک قوم کا بُت علیحدہ ہے اور شکلین بھی اون بتون کی ایک
نہین ملتین مثلاً بعضے بُت کے بہت سے ہاتہہ ہین کسی بُت کی شکل عورت کیسی ہے
اور ساتہہ اوسکے سانپ ہین ایسی ایسی صورتین بنا کر پوجتے ہین — اور بعضے لوگ
ہندوستان مین پانی کو پوجتے ہین اونکو جلہکنی کہتے ہین یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ
پانی بادشاہ ہے اور وہی اصل ہر شئی کی ہے جب پانی کو پوجنے جاتے ہین اونکا
یہہ دستور ہی کہ کپڑے اوتار کے دہوتی باندہ کے ستر چھپا کر پانی مین گھس کر
مین کھڑے ہوتے ہین بعضے دو ساعت بعض زیادہ اور موافق اپنے حوصلے کے پہول
بھی اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اون پہولون کو ریزہ ریزہ کرکے اوس پانی مین بکھیر
دیتے ہین اور مالا جپتے جاتے ہین اور موںہہ سے کچھہ پڑھتے ہین جب وہانسے
چلنے لگتے ہین تب پانی ہاتہہ سے ہلاتے ہین اور کچھہ تھوڑا سا پانی لیکر سر پر ڈالتے
ہین پھر سیس نوا کر چل دیتے ہین — ایک فرقہ ہندوستان مین آتش پرست ہے
جنکو اگنہوتری کہتے ہین اونکے پوجا کی یہہ صورت ہے کہ اپنے اپنے گھرون مین
انگیٹھیان کہود کر آگ بہڑکاتے ہین اور جو طعام لذیذ یا شراب لطیف یا اچھا
کپڑا یا خوشبودار شئی مثل عطر وغیرہ کے یا جوہر نفیس جو اونکو دستیاب ہوتا ہے
اوسکو آگ کی نذر کرتے ہین اوسمین ڈالکر ثواب حاصل کرتے ہین مگر

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

ڈالنا حرام جانتے ہین بخلاف اور فرقہ کے کہ وہ آگ مین جلنے کو بہی ثواب سمجہتے ہین — ایک فرقہ ہے برہمنو نکا انکو بد یارتی کہتے ہین یہہ لوگ علم نجوم اور فن ہیئت بہی واقفیت اپنے طور کی رکہتے ہین مگر اونکے نجوم تمام اہل نجسم اور ردومیون کے خلاف ہین کیونکہ اکثر احکام انکے اتصالات ثوابت پر مقرر ہین اور ماسوا راونکے جو اور اہل نجسم نجومی ہوتے ہین اونکے احکامات سبعہ سیارہ کی گردش وغیرہ پر موقوف ہوتے ہین اسلئے انمین اور اونمین زمین آسمان کا فرق ہے بد یارتی انکو اسواسطے کہتے ہین کہ بد یا معنی علم و یہہ لوگ بہت دوست رکہتے ہین اور بڑا سوچ بچار کرتے رہتے ہین انکا قول ہے کہ فکر درمیان محسوس اور معقول کے واسطہ ہے اور یہہ لوگ بہت کوشش کرکے اپنے تمام فکر کو محسوس سے ہٹاکر عالم غیب کی طرف رجوع کرتے ہین چنانچہ اکثر عالم غیب دان ہوجاتے ہین اور انکے اوہام مین یہہ تاثیر ہوجاتی ہے کہ ایک زندہ شخص پر وہم ڈالکر مار ڈالتے ہین یہہ رتبہ ان لوگون کو بعد کوشش بلیغہ اور محنت شاقہ کے نصیب ہوتا ہے کہتے ہین کہ لوگون سے ملنا چہوڑ دیتے ہین آنکہین مدت تک بند رکہتے ہین برہمن لوگ کسی نبی کے قایل نہین اس مقام پر جو وہ شبہہ کرتے ہین کتاب ملل و النحل مین مفصل لکہا ہوا ہے حاجت بیان کی نہین — ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین مسعودی سے نقل کرتا ہے کہ ہندو اسطرح کے بے شرم ہین کہ گو زمار نے اونکے نزدیک کچہہ برا نہین ہے بسبب کہانے کے اور ڈکار لینا بڑا معیوب جانتے ہین پادنے سے اور یہہ بہی اوسنے نقل کیا ہے کہ ہندو لوگ اپنی جان کا ہلاک کرنا اور آگ مین جلنا بہت ثواب سمجہتے ہین جب انکا ارادہ جلنے کا ہوتا ہے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوکر اجازت لیتے ہین جب اوسکو اجازت ہوجاتی ہے تب اوسکو

ہندوستان کی آدمیونکا بیان

اوسکو ریشمی منقش کپڑے اچھے اچھے پہنا کر اوسکے سر پر ایک تاج ہولونیکا رکھہ کر ڈہول اور طاشہ و مرفہ آگے آگے بجاتے ہوئے لیجاتے ہین اور تمام شہر کے بازارون مین گشت کرکے مع اپنے اقرباکے اوس مقام پر جہان اوسکے جلانے کیواسطے آگ جلا رکھتے ہین پہنچاہے تب ایک خنجر اپنے ہاتہہ مین لیکر پیٹ چاک کرکے آگ مین گر پڑتا ہے راوی مذکور کہتا ہے کہ اِن لوگونمین زنا مباح ہے اور یہہ لوگ نہر گنگا کی بہی بڑی تعظیم کرتے ہین یہہ ایک بڑی نہر جاری ہے حدود ہندوستان مین جانب شرق سے غرب کو اسکا پانی بہت تیز چلتا ہے ہنود لوگ بہت خواہش اور خوشی سے اپنی جان اسمین غرق کرکے کہوتے ہین بعضے اوسکے کنارے ہی پر اپنی جان کہو دیتے ہین اور اِس نہر کے پانی کی ایسی عزت کرتے ہین جیسے آب زمزم کی مسلمان لوگ عزت کرکے بطور تبرک تحفون کے طور پر آپسمین لین دین کرتے ہین — پوشیدہ نرہے کہ ہندوستانمین کی مملکت مین ایک مملکت عظیم کا نام مونگیر ہے اوپر دریاے اَللاَن کے یہہ مملکت دریاے اَللاَن پر جسکی اور پر سندہ بہی ہے واقع ہے یہہ دریا ایسا عمیق ہے کہ اوسکا گہراؤ دریافت نہین ہوتا یہہ اول ہے دریاے اون دریاؤن ہند سے جو غرب کی طرف واقع ہین اور یہہ مملکت مسلمانونکی شہرونکی بہت نزدیک ہے چنانچہ محمود ابن سبکتگین نے کئی بار اِن ملکونمین لڑائی کرکے کئی شہر فتح کئے تہے اِس مملکت کا بڑا شہر لہاوڑ ہے وہ اوپر دو کنارون ایک نہر عظیم کے واقع ہے مثل بغداد کے راوی کہتا ہے کہ مملکت مونگیر کی قریب ہے مملکت قنوج واقع ہے یہہ مملکت کوہستانی دریا رسے فاصلہ پر ہے جو شخص اِس مملکت کا بادشاہ ہوتا تہا اوسکو نودہ کہا کرتے تہے یہان کے باشندون کے پاس چند بُت ہین بطور وراثت کے اونکی پوجا کرتے چلے آتے ہین اور یہہ گمان

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

بہ ۲ ۲ کرتے ہین کہ دو لاکہہ برسکا عرصہ گذرا جبسے یہہ بت ہمارے بزرگون کے وقت سے
اتبک موجود ہین اِس مملکت کے پاس ہی ایک مملکت قماری ہے یہہ وہ مملکت ہے
جسکی طرف عود قماری منسوب ہے یہہ دریا رکے اوپر واقع ہے یہان کے
باشندے زنا کرنا حرام جانتے ہین ابن سعید نے مسعودی سے روایت کی ہے
کہ اِس مملکت کے بادشاہ کا نام رسہم تہا اوسی بادشاہ جزیرونکا جسکو مہاراج
کہتے تہے دریا رکیطرف سے آکے لڑا کرتا تہا ۔ اور ممالک ہند کے آخیر مین
مشرق کی جانب ایک مملکت ہے نبارس یہہ قریب بلاد چین کے ہے یہہ
بڑی مملکت ہے عرض اسکا دس دن کے منزل کا ہے اور بحر ہند جزیرہ جنکو جزایر
عرب الہند کہتے ہین یہہ بیشمار ہین اور اونکے بادشاہ بہی اونہین ہین اکثر مصنفین نے
ان جزیرونکا احوال لکہا ہے ہمنے بسبب اختصار کے چہوڑ دیا

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

مخفی نرہے کہ مملکت سندہ عرب الہند کہلاتی ہے اِس مملکت کے بلاد دو قسم پر ہین
ایک قسم سمندر کیطرف واقع ہے ان بلاد کو اَللّان کہتے ہین اون شہرون مین
بڑے شہر ملتان ۔ اور منصورہ ۔ اور دیبل مشہور ہین اِس حصہ پر مسلمان
لوگ غالب ہین ۔ اور قسم ثانی جنگل کیطرف پہاڑ کی جانب واقع ہے ۔
اِس حصہ کے شہر بہت تنگ اونکی راہین مشکل گذار ہین اِن بلاد کا نام بلاد کشمیر ہے
۔ ان شہرون پر کفار مسلط ہین اور وہان کے باشندے بتون کی پرستش
مثل ہنود کے کرتے ہین اور جو بادشاہ ملک سندہ کا ہوا کرتا تہا اوسکو
رتبیل کہا کرتے تہے

بیان سُودان کا

بیان سودان کے لوگونکا یہہ لوگ حام کی اولاد مین ہین

ابن سعید کہتا ہے کہ سودان کے مذہب مختلف ہین — بعضے اونمین مجوسی ہین اور
بعضے سانپون کو پوجتے ہین — بعضے بتون کی پرستش کرتے ہین — جالینوس
کہتا ہے کہ ان لوگونمین دس عادتین پائی جاتی ہین — ایک یہہ بالون کا سیاہ ہونا
دوسرا سک ہونا ڈارہی کا — اور تہپیے ناک کے ان لوگون کے پہولے ہوئے ہوتے
ہین اور ہونٹ موٹے اور دانت باریک تیز ہوتے ہین — چمڑے مین سے بدبو آیا کرتی ہی
— رنگ سیاہ ہوتا ہے — ہاتہہ اور پیر پہٹے ہوتے ہین ذکر انکا بڑا ہوتا ہے —
عیش طرب مین بہت رہتے ہین — بڑا ملک اونکا حبش ہے اس مملکت کے
شہر سامنے حجاز کے واقع ہین درمیان حجاز اور حبش کے دریا واقع ہے یہہ شہر
بہت بنے چوڑے ہین — نوبہ کے جنوب شرق کو واقع ہین یہہ وہ لوگ ہین
جو قبل اسلام کے یمن پر بادشاہت کرچکے ہین جیساکہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد ذکر
ملوک یمن کے اور خوجے حبشہ کے تمام جہان مین قدر پاتے ہین درمیان اور
خوجون کے — اس حبشہ کے جنوب کیطرف پاس ہے اوسکے زیلع واقع ہے
اس جا پر دین اسلام غالب ہے — اور سودان ہی کے لوگون مین سے ملک
نوبہ ہے یہہ لوگ حبشہ کے قریب ہی رہتے رہتے ہین شمال اور غرب کی طرف کو اور
نوبہ درمیان جنوب حدود مصر کے واقع ہے بہت دفع لشکر مصر نے ان لوگون سے
لڑائی کی ہے — کہتے ہین کہ لقمان حکیم جو حضرت داود علیہ السلام کے پاس تہا
وہ بہی نوبہ سے ہے پیدائش تہا ایلہ مین پیدا ہوا تہا — انہین لوگونمین سے ذوالنون
مصری ہین — اور بلال بن حمامہ ہین — اونہین لوگونمین سے ایک قوم ہے

بیان سوڈان کا

بجا یہہ قوم بہت سخت اور مضبوط اور سیاہ اور ننگے ہوتے ہین بتون کی پوجا کرتے
ہین — مگر انکے ملک مین امن ہے اور اچھی طرح پر رہتے ہین سوداگرون سے اچھی
موافقت رکھتے ہین ان کے شہرونمین سونا بہت ہوتا ہے یہہ لوگ حبشہ کے اوپر
کی جانب جنوب کی طرف کو رود نیل پر رہتے ہین — اونہین کے قوم مین سے
دنادم ایک قوم ہے انکے شہر بہی رود نیل پر واقع ہین زنگیون کے شہرون کے
اوپر کی جانب کو — یہہ قوم دنادم نترالسودان کہلاتے ہین کیونکہ یہہ لوگ وہان
سے نکل کر سودان سے لڑا کرتے ہین جیسا کہ مسلمانون سے بہی اونکی لڑائی ہوچکی
ہے — مگر مذہب مین بالکل مہمل ہین کیونکہ بت پرست اور اوضاع مختلفہ کے بت رکھتے ہین
— انکے ملک مین ایک قسم کا جانور ہوتا ہے جسکو شترگاو پلنگ کہتے ہین —
اور اونکی زمین مین کو رود نیل مصر تک بہتی ہے — انہین لوگون مین زنگی ایک
قوم ہے یہہ بہت سیاہ کمال ہوتے ہین اور جب کبہی لڑائی کو نکلتے ہین تو بیلون پر
سوار ہوکر جنگ کرتے ہین اور بتون کی پوجا کیا کرتے ہین مگر ڈرپوک بہت اور دل
کے سخت ہوتے ہین ان کے شہرونمین پہاڑ کے پاس سے رود نیل منقسم ہوتی ہے
— ایک قوم انہین کے لوگون مین ہے اوسکو تکرور کہتے ہین یہہ رود نیل کی غرب کے
جانب رہتے ہین اور بلاد اونکے درمیان غرب اور جنوب کے واقع ہین انکے
شہرونمین سونے کی کہان ہوتی ہے مگر سب لوگ کافر ہین — بعضے مسلمان
بہی ہین — ایک قوم ہے مسمی کانم اکثر اس قوم مین مسلمان ہین رود نیل پر
رہتے ہین مگر امام مالک رحمہ کا مذہب برتتے ہین — اور شہر غانہ بڑا شہر ہے
بلاد سودان مین یہہ نہایت جنوب و غرب کی جانب واقع ہے مسافر لوگ
تجار سجلماسہ سے غانہ کو جاتے ہین اور سجلماسہ ایک شہر ہے نہایت غرب
مین سمندر سے دور ہے اور سجلماسہ سے غانہ تک بارہ دن کی راہ تک پانی میسر

بیان ہے چین کے لوگون کا

میسر نہین آتا سوداگر لوگ انجیر اور نمک اور تیل اور پارچہ وہان لیجاتے ہین ۲۳۴
اور سونا وہان سے بہر لاتے ہین

بیان ہے چین کے لوگون کا

واضح ہو کہ بلاد چین بڑے لنبے چوڑے ہین طول اونکا مشرق سے مغرب تک دو مہینے کی راہ سے زیادہ ہے اور عرض دریاے چین جو جنوب مین ہے دیوار یاجوج ماجوج تک جو شمال مین ہے واقع ہے — اور بعضے یہی کہتے ہین کہ عرض اس اقلیم کا طول سے زیادہ ہے بہرکیف اس عرض مین سات اقلیم ہین — اور باشندے وہان کے صاحب سیاست اور عادل اور عقلمند صناعات مین مگر قد اونکے چھوٹے اور سر بڑے ہوتے ہین مذہب اونکے مختلف ہین بعضے مجوسی بعضے بُت پرست بعضے آگ پرست کہتے ہین کہ اس ولایت کا بڑا شہر خمدان ہے اوسکو چیرکر ایک نہر عظیم نکلی ہے اہل چین تمام خلق اللہ سے تصویر بنانی اور نقش و نگار مین فوقیت رکھتے ہین اگر چین کا ایک باشندا اپنے ہاتھ تصویر ایک بنا لدے پھر ویسی کسی سے نہین نکلتی — ایک چین اقصے ہے جسکو چین ماچین کہتے ہین اسکی [illegible] آبادی ہے مشرق کی جانب سے پرے اوسکے سوا بحر محیط کے کچھ نہین [illegible] شہر اسکا سیلی مشہور ہے خبرین اونکی ہمکو نہین ملتی اسواسطے اتنا ہی لکھا گیا

ذکر ہے بربر کا

ذکر ہے بربر کا

۲۳۴ واضح ہو کہ بربری لوگون کے نسل مین اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ وہ لوگ فارق
ابن بصیر بن حام کی اولاد ہین — مگر بربری لوگ یہہ تصور کرتے ہین کہ ہم قیس غیلان
کی اولاد مین ہین — اور ایک قوم صنہاجہ بربر کی یہہ خیال کرتے ہین کہ افریقیس بن
صیفی الحمیری کی اولاد مین ہین — اور قوم زناتہ اونمین کی خیال کرتی ہے کہ ہم
نجم کی اولاد سے ہین — صحیح یہہ ہے کہ یہہ لوگ کنعان کی اولاد مین ہین جیسا کہ
مین پہلے بیان کرچکا ہون اصل حقیقت یہہ ہے کہ جبکہ بادشاہ جالوت مارا گیا تب
اولاد کنعان کی الگ الگ ہو کر متفرق ہوگئی اونمین سے ایک گروہ بلاد مغرب کیطرف
جا بسی تہے وہ لوگ بربری کہلاتے ہین — قبایل بربر بہت ہین — ایک
قوم ہے اونکو کتامہ کہتے ہین انکے شہر درمیان پہاڑونکے غرب اوسط مین واقع
ہین — کتامہ وہ لوگ ہین جنہون نے دولت سیدیون کی قایم رکہی ابی عبد اللہ
شیعہ کی جانب ہو کر — ایک قوم اونمین صنہاجہ ہے اسی قوم مین سے افریقیہ
کے بادشاہ ہوتے آئے ہین یہہ لوگ اولاد بلکین ابن زیری کے ہین — ایک قوم
اونکی زناتہ ہے اس قوم مین سے بادشاہان فارس اور تلمسان اور سجلماسہ ہوئے
ہین انکی دانائی اور شجاعت مشہور ہے — ایک قوم مصامدہ ہے انکے رہنے
کے مقام درمیان پہاڑون کے واقع ہین یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے مہدیے بن تومرت
کی مدت اور کمک دے تہے — اور انکی تایید سے عبد المومن اور اوسکے اولاد
نے بلاد مغرب کی بادشاہت کی — ایک قبیلہ اس قوم مصامدہ مین سے علیحدہ
ہو گیا ہے اوسکو ہنتاتہ کہتے ہین اس قبیلہ کے آدمی افریقہ اور عرب اوسط
مین بادشاہ ہوئے ہین جیسا کہ ابو ذکریا یحیٰ بن عبد الواحد بن ابی حفص —
پہر اوسکا بیٹا ابی عبد اللہ محمد بن یحیٰ بادشاہ ہوا یہی حال چہ سو باون برس
تک رہا انشاء اللہ اسکا ذکر کرونگا — ایک قوم بربر کی بزغواطہ ہے انکے

ذکر ہے اُمّت عاد کا

انکے مقام بود باش کے تا سنا اور جہات سلا دریا محیط پر ہین بربر مثل عرب
کے لوگون کے ہین درمیان سکونت جنگلون کے اور انکی زبان عربی سے نہین ملتی
— ابن سعید کہتا ہے کہ زبان اونکی رجوع کرتی ہے ایک اصول کے طرف مگر
فروعات اوسکی بہت مختلف ہین بدون ترجمہ کے سمجھنے مین نہین آتی

ذکر ہے اُمّت عاد کا

یہہ لوگ اولاد عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے ہین قوم عاد کی بڑی
بڑی جسد تہے اور متکبر بہی پرلے درجہ کے — جبکہ زبانین متفرق ہوگئین تب
عاد حضرموت مین آرہا تہا — اسکی اولاد جب بہت گنہ گار ہوگئی تب خداتعالے
نے حضرت ہود ع کو نبی بناکر اونکے پاس روانہ فرمایا جیساکہ اول ذکر آچکا ہے
فصل اول مین اونہون نے اوسکو نہ مانا یہہ لوگ بہت قوی اور طاقت ور تہے
اور اون لوگون نے زمانہ مین بڑے بڑے آثار اور مکانات عظیم بناکر چہوڑے ہین
چنانچہ حضرت ہود ع نے اونکو کہا تہا کہ تم بناتی ہو ہر جا ہے مین ایک نشانی عبث اور
کارخانہ جو بنائی ہو اس امید پر کہ ہمیشہ جیتے رہوگے اور جب تم طاقت وری کرتے ہو
تو مانند طاقت وری ظالمون کی — بلاد عاد کا نام احقاف بہی کہتے ہین یہہ
شہر بلاد یمن اور بلاد عمان کے متصل واقع ہین بادشاہ بہی عاد کی اولاد مین
ہوئے ہین اول بادشاہ جو اونمین سے ہوا ہے اوسکا نام شدّاد بن عاد ہے
— پہر اوسکی اولاد مین سے بہت لوگ بادشاہ ہوئے عاد کے حال مین بہت
اختلاف ہے اور جسنے جو ذکر کیا ہے وہ بے ٹہکانے ہے اسلئے ہم
بہی اور زیادہ کچہہ نہین لکہتے

ذکر ہے عمالقہ کا

یہہ لوگ عملیق بن لاوذ بن سام کی اولاد مین سے ہین ــ جبکہ زبانین لوگون کی متفرق ہوگئین تہین اوسوقت عمالقہ صنعا ریمن مین آرہے تہے ــ پہر حرم کو چلے گئے اور جسنے انسے لڑائی کی اوسکو انہون نے مار ڈالا ــ اس قوم عمالقہ مین سے ایک گروہ شام کے ملک مین رہتا تہا جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت یوشع عم نے لڑکر فنا کردیا اس قوم مین مصر کے بادشاہ بہی ہوئے ہین ایک بادشاہ انہین سے یثرب اور خیبر اور ان نواحی کا بہی بادشاہ ہوگذرا ہے صاحب الاغانی کہتا ہے کہ یہودیون کے خیبر وغیرہ مین رہنے کا سبب یہہ تہا کہ موسی عم نے ایک لشکر عمالقہ سے لڑنے کے لئے بہیجا تہا وہ لوگ خیبر اور یثرب وغیرہ حجاز مین رہا کرتے تہے اور حضرت موسےٰ عم نے اون سے یہہ کہدیا تہا کہ سبکو مارڈالنا ایک شخص بہی اونمین کا زندہ نرکہنا ــ جب وہ لشکر عمالقہ پر چڑہ کر آیا سبکو مار کر نیست ونابود کردیا مگر ایک لڑکا بادشاہ کا بیٹا زندہ رہا جب بنی اسرائیل مراجعت کرکے اپنے ملک کو گئے تب یہودیون نے اونکو کہا کہ تم لوگ گناہگار ہو ہم تمکو اپنے شہر مین نہ آنے دینگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگیا تہا اونہون نے کہا کہ تم نے کیا گناہ کیا اونہون نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہہ حکم تہا کہ ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑنا تمنے بادشاہ کے بیٹے کو کیون نہ مارا ــ اونہون نے جواب دیا کہ اگر تم ہمارے رہنے سے ناراض ہو ہم اونہین شہرونمین جنکو ہمنے فتح کیا ہے جا بستے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بنی اسرائیل یثرب اور خیبر وغیرہ بلاد حجاز مین آبسے اور ہمیشہ چین سے رہا کئے اوسوقت تک کہ اوس دور

ذکر ہے عرب کے لوگون کا

۲۲۷ قبیلہ اوس اور خزرج انکے پاس آیا جبکہ وہ لوگ متفرق ہوگئے یمن سے بسبب سیل العرم کے — بعضے یہہ کہتے ہین کہ بخت نصر نے بیت المقدس جب ویران کیا اور یہودیون کو نکالدیا تب سے یہودی اس ملک مین آبسے تہے

ذکر ہے عرب کے لوگونکا جو قبل اسلام کے تہے

شہرستانی ملل اور نحل مین کہتا ہے کہ عرب زمانہ جاہلیۃ مین کئی قسم پر تہے — ایک قسم خداتعالے کا بالکل انکار کرتے تہے اور اونکا یہہ مقولہ تہا کہ ہر ایک شئی اپنی طبیعت سے زندہ ہوجاتی ہے اور زہر مار ڈالتا ہے اور پہر ہرگز زندہ نہ ہونگی جیسا کہ قران شریف مین بہی ان لوگون کی خداتعالے نے خبر دی ہے — ترجمہ اوس آیت کا یہہ ہے — کہتے تہے وہ کافر کہ ہماری زندگی دنیا ہی کی ہی آپہی ہم مرتے ہین اور آپ ہی زندہ ہوجاتے ہین نہین مارتا ہمکو مگر زمانہ — اور ایک قسم کے کافر خالق کا اقرار کرتے تہے مگر پہر زندہ ہونے کا انکار کرتے تہے — انکی یہی قرانمین بایمضمون خبر آئی ہے — کہ اقرار کیا انہون نے پیدایش اول کا اور شبہ مین ہین نئی پیدایش سے یعنے پہر کر زندہ ہونیکا اقرار نہین کرتے — اور ایک قسم کے کافر بتون کو پوجتے تہے اور ہر ایک بت ہر ایک قبیلہ کے ساتہہ مختص تہا — باین تفصیل — ودّ ایک بت تہا قبیلہ کلب کا اسکو پوجتے تہے یہہ بت درمیان قلعہ مسمی دومۃ الجندل مین رکہا رہتا تہا — اور سُواع ایک بت تہا قبیلہ ہذیل کا — اور یغوث کو مذحج قبیلہ پوجتا تہا اور قبایل یمن کے بہی اسکے پرستش کیا کرتے تہے — اور نسر نام ایک بت کا تہا اسکو قبیلہ ذی الکلاع

ذکر عرب کی لوگون کا

۲۴۸ ارضو حمیر مین پرستش کرتے تہے — اور یعوق کو ہمدان نے اور لات کو ثقیف
درمیان طایف کے — اور عزی کو قریش اور بنی کنانہ اور منات کو قبیلہ اوس
اور خزرج پوجا کرتے تہے — اور ہبل سب بتون سے معظم اور بڑا بت تہا
یہہ بت کعبہ کے اوپر رکہا رہتا تہا — اور اساف اور نایلہ یہہ دو بت صفا و مروہ
پہ رہا کرتے تہے — بعضے لوگ اونمین کے میلان طبیعت یہودیون کی مذہب کی
طرف بہی رکہتی تہے — اور بعضے نصرانیہ کی طرف کو ڈہلی ہوئے تہے —
بعضے صابیہ کے مذہب کیطرف تہے وہ لوگ انوار منازل اور ستارون اور
منجمین کا بہت اعتقاد رکہتے تہے — سب کام انکے انواء پر مقرر تہے حتی کہ
حرکت اور جنبش بہی نہ کرتے جبتک اوسکے موافق نوء نہ پاتے — اور کہا
کرتے تہے کہ انکے فلانی نوء کے سبب ہمارے ملک مین مینہہ برسا — بعضے
انمین کے فرشتون کو سجدہ کرتے تہے اور بعضے جنون کو پوجتے تہے — اور
علم اوس زمانہ مین یہہ پڑہے جاتے تہے — علم الانساب — علم الانواء
— علم التواریخ — تعبیر الرویا — حضرت ابابکر صدیق رض ان علوم مین
بڑے دست قدرت رکہتے تہے — اور بعضے بعضے باتین جو ایام جاہلیت مین کفار
کرتے تہے شریعت اسلام مین بہی وہ جایز ہین — چنانچہ وہ لوگ ما اور
بیٹے سے نکاح نکرتے تہے — اور دو بہنون کو جمع کرنا اون کے نزدیک
بہت برا تہا — اور جو شخص اپنے باپ کی جورو کو گہر مین ڈال لیتا اوسکو
برا جانتے تہے اوسکو ضیزن کہا کرتے تہے جسکے معنے ہندی مین مادرچود ہین
اور خانہ کعبہ کا حج کیا کرتے تہے اور عمرہ اور احرام باندہتے اور طواف کرتے
اور دوڑتے اور جو جاے ٹہرنے کی ہے وہان ٹہرتے اور کنکریان پہینکتے اور
بعد تین سال کے ایک مہینہ بہر مراقبہ کرتے — اور غسل کی حاجت سے نہاتے

نہاتے — اور کلی کرتے — اور ناک پاک پانی سے کرتے اور سر پر پانی
ڈالتے اور مسواک کرتے اور استنجا کرتے — اور ناخون لواتے اور بغل کے
بال لیتے — اور موی زار مونڈواتے اور ختنہ کرتے اور چور کا دہنا ہاتہہ
کاٹ ڈالتے یہی باتین شریعت اسلام مین بہی جاری رہین

ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

واضح ہو کہ مورخین عرب نے عربی لوگون کی تین قسم کی ہین — قسم اول بایدہ
قسم ثانی عاربہ — قسم ثالث مستعربہ ہے
بایدہ اون عرب کو کہتے ہین جو سب سے اول تہے اون کے اخبار ونوشتے ہمارے
ہاتہہ نہین آئے بلکہ بسبب قدامت اور بعید ہونے عہد کے اونکی خبرین دستیاب
نہین ہوئین وہ عاد — اور ثمود — اور جرہم اولی ہین — زمانہ عاد کے
وقت مین یہہ لوگ تہے اخبار اور تواریخ اونکی بالکل جاتی رہی — مگر جرہم
ثانی قحطان کے اولاد سے ہین انہین لوگون مین اسمعیل ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام
جا رہا تہا ان عرب بایدہ کا حال کچہہ تہوڑا سا جو دستیاب ہوا ہے وہ اب
مین ذکر کرتا ہون — دوسری قسم عرب کی جنکو عرب العاربہ کہتے ہین یہہ وہ
عرب ہین جو یمن مین رہتے تہے اولاد قحطان سے — اور عرب مستعربہ یعنے
یعنے تیسری قسم عرب کی یہہ لوگ اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد مین ہین

بیان ہے اخبار عرب بایدہ کا

بیان ہے اخبار عرب بایدہ کا

۲۴۸. عرب بایدہ کے دو قبیلے مین ایک کا نام طسم — دوسرا جدیس — یہہ دونو قبیلے درمیان جزیرہ یمامہ کے جو عرب کا ایک جزیرہ ہے رہا کرتے تہے مگر قبیلہ طسم کے لوگ بادشاہت کرتے تہے ایک زمانہ اسی چین سے رہے یہانتک کہ بہر اونکے ہاتہہ سے ریاست جاتی رہی ایک اور شخص ظالم اور گنہگار متکبر بادشاہ ہوا اسنے یہہ قانون مقرر کیا کہ قبیلہ جدیس کے کوئی عورت باکرہ جب نکاح کرے تو وہ قبل صحبت کرنے اوسکے شوہر کے بادشاہ کے پاس حاضر ہو جب وہ اوسکو سرفراز کرلے تب وہ اپنے خاوند کے پاس جایا کرے — جب یہہ قانون قبیلہ جدیس پر جاری ہوگیا سبکو برا معلوم ہوا اور اوس بادشاہ کے مارنیکے فکر مین پڑے چنانچہ اونہون نے یہہ تدبیر کی کہ اپنی تلوارین ریتی مین چہپا کر ایک مکان مین بادشاہ کی دعوت اور مہمانداری کی اور جب کہانا پکایا جب بادشاہ معہ خواص حاضر ہوا تلوارین لیکر جہپٹ گئے سب ہمراہیان بادشاہ کو معہ اوس بادشاہ ظالم کے مار کر فی النار والسقر کیا — اور ایک شخص قبیلہ طسم کا بادشاہ ہوگیا — مگر ایک اور شخص قبیلہ طسم کا جسکو حسان بن اسعد کہتے ہین بادشاہ یمن کے خدمت مین واسطے طلب کمک کے حاضر ہوا اور قبیلہ جدیس کا بہت شکوہ اور گلہ کیا بادشاہ یمن معہ لشکر اوس ملک پر چڑہ آیا اور سبکو ایسا مار کر فنا کیا کہ پہر قبیلہ جدیس اور طسم کا نام بہی نرہا

بیان ہے عرب عاربہ کا

یہہ لوگ قحطان ابن عابر ابن شالح بن ارفخشذ بن سام بن نوح کی اولاد مین مگر سبکے سب اولاد جرہم بن قحطان کے ہین انکے رہنے کے مقام حجاز مین

بیان عرب عاریہ کا

حجاز مین تہے جبکہ ابراہیم خلیل ع نے اپنے بیٹے اسمعیل کو درمیان مکہ کے ان لوگون کو
لا بسایا اوسوقت جرہم مکہ سے ہتوڑی دور جا اوترے تہے — پہر اسمعیل سے ملے
اور اوسکا نکاح کردیا اسمعیل سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ عرب مستعربہ کہلائی
— کیونکہ اصل زبان اسمعیل کی عبرانی تہی اسیواسطے اسمعیل اور اوسکی اولاد کو
عرب مستعربہ کہنے لگے — ملوک جرہم کا تو ہم حال درمیان چوتہی فصل کے ہمراہ
ذکر ملوک عرب کے کرچکے ہین — مگر اب عرب عاربہ کا ذکر کرتے ہین واضح ہو
کہ عرب عاربہ اولاد سبا کی ہین — اور نام سبا کا عبدالشمس تہا جبکہ اسنے بہت
لڑائیان کرکے سبایا یعنے قیدیون کو گرفتار کرلایا تب اسکا نام سبا رکہا گیا یہہ سبا
یشحب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا ہے — اور اسکے کئی بچے تہے — ایک حمیر
— ایک کہلان — ایک عمرو — ایک اشعر تہا تمام عاملین اولاد سبا کے اور
قبایل عرب الیمن کے اور بادشاہان التبابعہ جنکو تبع کہتے ہین یہہ سب اولاد سبا
مذکور سے ہین — اور سب تبابعہ مین اولاد حمیر ابن سبا کے ہین سوا ر عمران اور
اوسکے بہائی فریقیا کی کیونکہ یہہ دونو عامر بن حارثہ بن امرء القیس بن ثعلبہ
بن مازن بن الازد کی اولاد مین ہین اور ازد اولاد کہلان بن سبا سے ہی مگر اسمین
اختلاف ہے اور تبابعہ کا بہی ہم حال درمیان فصل رابع کے ہمراہ ملوک عرب کے
کرچکے ہین اسلئے اب اعادہ کچہہ ضرور نہین لہذا اسکی جائے ہم حرف عرب کے قبیلون کا
حال لکہتے ہین اور اون قبایل کا حال لکہنا منظور ہے جو سبا کی طرف منسوب ہین
اور کچہہ حال بنی حمیر بن سبا کا بہی لکہتے ہین

بیان ہے بنی حمیر ابن سبا کا

بیان ہی بنے حمیر ابن سبا کا

۲۴۱ معلوم رہے کہ اولاد حمیر سے تبابعہ ملوک یمن کے تہے جنکا حال چوتہی فصل مین بخوبی ہم
ذکر کر چکے ہین — انہین لوگونمین قبیلہ قضاعہ ہے یہہ لوگ قضاعہ بن مالک بن سبا
کی اولاد مین ہین — بعضے کہتے ہین کہ قضاعہ بیٹا ہے مالک کا وہ بیٹا ہے عمرو کا
اور وہ بیٹا ہے مرہ کا وہ بیٹا ہے زید کا وہ مالک کا وہ حمیر کا وہ سبا کا کہتے ہین
کہ قضاعہ مذکور بلاد شحر کا بادشاہ تہا اور اوسکی قبر شحر پہاڑ مین ہے اور اس قضاعہ
مذکور سے قبیلہ کلب بہی ہے یہہ لوگ اولاد مین کلب بن وبرہ بن ثعلبہ بن حلوان
بن عمران — بن الحاف — بن قضاعہ کے ہین ایام جاہلیت مین بنی کلب دومۃ الجندل
اور تبوک اور اطراف شام مین اوترا کرتے تہے — اور مشاہیر قبیلہ کلب
سے زہیر بن جناب الکلبی صاحب کتاب الاغانی نے اسکا ذکر کیا ہے — اور انہین
لوگونمین زہیر بن شریک الکلبی بہی ہے — اور انہین مین سے حارثۃ الکلبی ابو زید
بن حارثہ غلام رسول اللہ صلعم کا ہے اسکے بیٹے زید کو مسلمان لوگ گرفتار کر کے
لیگئے تہے وہ حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلعم کے پاس روتا ہوا شعر پڑہتا ہوا آیا پہر
آملا اپنے بیٹے زید سے وہ حارثہ اور یہہ لڑکا رسول اللہ صلعم کے پاس تہا آپنے
اوس لڑکے کو اختیار دیا کہ جہان تو چاہے رہ اوسنے کہا کہ مین اپنے باپ اور
اپنے کنبے کے لوگونمین رہونگا — اور قضاعہ ہی سے بلی ہے — اور قبایل
قضاعہ ہی سے تنوخ ہے ان لوگونمین اور بادشاہان لخمیین یعنے ملوک الحیرۃ
مین بہت لڑائیان اور جنگ ہوتی رہی ہین اسی قضاعہ ہی سے ایک قبیلہ ہے
بہر اور ایک قبیلہ جہینۃ ہے یہہ بڑا قبیلہ ہے اسکی طرف بہت گروہ منسوب ہین
اس قبیلہ کا مسکن اطراف حجاز مین شمال کی طرف دریائے جدہ کے واقع
ہے — اور قبایل قضاعہ سے ایک قبیلہ بنو سلیح ہے یہہ لوگ شام کے جنگل مین
رہتے تہے — پہر بادشاہان غسان اونپر غالب آئے اور بنو سلیح کو ہلاک کر ڈالا

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

ہلاک کرڈالا — ایک قبیلہ قضاعہ سے بنو نہد ہے — انکے مشاہیر مین صقعب ۲۴۳
بن عمرو النہدی مشہور و معروف ہے — اسیکو ابوخالد بن صقعب کہتے ہین
یہہ شخص مسلمانونین بہی سردار تہا — اور قضاعہ ہی کی قوم مین بنو عذرہ مین —
اورانہین مین عروۃ بن حزام اور جمیل صاحب بثینہ ہے اور گروہ حمیری سے
بنو سفیان ہمنا انہین مین کا شعبی فقیہ مشہور ہے اور نام اوسکا عامر ہے تمام ہوئے
کلام در بیان بنی حمیر ابن سبا کے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

واضح ہو کہ بنی کہلان مذکور کے بہت قبیلہ ہین مگر مشہور انہین سے سات ہین
یعنے — ازد — طی — مذحج — ہمدان — کندہ — مراد — انمار —
اب ہم انہین سے ہر قبیلہ کا بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ قبیلہ ازد کے لوگ
ازد ابن الغوث ابن نبت ابن مالک ابن ادد ابن زید ابن کہلان ابن
سبا کے اولاد مین ہین اب ہمکو چاہیے کہ قبایل ازد کا حال جب تمام لکھ چکین
تب قبایل طی اور مذحج کا اوسکے بعد تمام حال بیان کرین اسیواسطے ہم
کہتے ہین کہ اسی ازد کے قبیلونمین سے ایک قبیلہ ہے جسکو غاسنہ کہتے ہین اسی
قبیلہ کے بادشاہان شام تہے یہہ لوگ عمرو ابن مازن ابن ازد کی اولاد سے
ہین اور اسی قبیلہ ازد مین سے دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج یہہ ملک
یثرب مین رہتے تہے ان دو قبیلونمین سے جو ابتدا مین مسلمان ہوئے تہے
وہی لوگ انصار ہین رضی اللہ عنہم اور اوسی ازد کے قبیلہ مین سے یہہ
قبیلے مفصلہ الذیل بہی ہین یعنے خزاعہ اور بارق — اور دوس — اور

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

عتیک — اور غافق — مگر یہہ لوگ چہوٹے چہوٹے گروہ ہین مگر خزاعہ
جب الگ ہوگئے قبایل مین سے جن لوگون نے نعمتین سبا کی سیل عرم سے
پراگندہ کردی تہی تب یہہ لوگ ایک گروہ کے پاس جو قریب مکہ کے رہتے
تہے گذرے وہان انکا نام خزاعہ رکہا گیا اور دولت اور ریاست انکو حاصل
ہوئی اور جبکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمراہ کفار قریش کے درمیان سال
حدیبیہ کے صلح کر لی تہی تب یہہ قبیلہ خزاعہ بہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے گروہ مین اور عہد مین مل گیا تہا مگر ان لوگون کے نسب مین اختلاف ہی کوئی کہتا ہی
معدسے کے رہنے والے ہین اور کوئی کہتا ہے یمن کے رہنے والے مگر اکثر لوگونکا
اتفاق اسبات پر ہے کہ وہ یمنی ہین وہ شخص کہ جسکی طرف قوم خزاعہ منسوب ہے
وہ کعب ابن عمر ابن لحی ابن حارثہ ابن عمر مزیقیا ہے اور پہلے ہم عمر مزیقیہ ابن عامر
ابن حارثہ ابن امر القیس ابن ثعلبہ ابن مازن ابن ازد کا ذکر درمیان فصل جو تہی
کے ہمراہ بادشاہان یمن کے بیان کر چکے ہین اسی حالت پر ہمیشہ خزاعہ کی
سلطنت رہی یہانتک اونمین سے ایک شخص ابوغبشان درمیان زمانہ
قصی ابن کلاب کے بادشاہ ہوا اور درمیان شہر طایف کے ایک روز
قصی مذکور نے ابوغبشان خزاعہ مذکور کو شراب پلاکر کنجیان خانہ کعبہ کی
بعوض ایک مشکیزہ شراب کے مول لی لین تہی اور اوسکے اوپر گواہ کرلئے
تہے جب اوسنے کنجیان اوسے لے لین تب اوسنے اپنے بیٹے عبد الدار ابن
قصی کو وہ کنجیان سپرد کر کے طرف مکّہ کے روانہ کیا جب وہ مکّہ مین پہنچا
تب باآواز بلند اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش کے یہہ کنجیان تمہارے باپ
اسمعیل کے گہر کی پہر کر تمکو دین اللہ نے بدون ظلم زیادتی کے عنایت کین
مگر جبکہ ابوغبشان نشہ غفلت سے ہوشیار ہوا بہت ندامت اوٹہائی اور

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

اور سرپٹیا اکثر شعرا نے بہی اوسکے اس حال مین شعر کہے ہین جسکا ترجمہ اس جاے کرنا کچہہ ضرور نہین اور قصی مذکور نے ان قریشوکو کہ جو متفرق اور پریشان تہے سبکو جمع کرکے قوم خزاعہ پر چڑہ کرا ونکو مکہ سے نکال دیا وہ قبیلہ طرف گروہ مرکی چلا گیا اسی قوم خزاعہ سے بنی مصطلق ہین جنسے رسول صلے اللہ وعلیہ وسلم لڑے تہے مگر بارق اولاد عمر مزیقی ازدی کے ہین یہہ لوگ ایک پہاڑ مسمی بارق پر جو جانب یمن کے واقع ہے جا اوترے تہے اسیواسطے انکا بہی نام بارق ہوگیا انکے مشاہیر مین سے معقر ابن حمار البارقی ہے ذکر کیا ہے اسکا صاحب اغانی نے کہ وہ صاحب قصیدہ بہی ہے اور قبیلہ دوس بٹیا ہے عدثان ابن عبد اللہ ابن زہران ابن کعب ابن الحارث ابن کعب ابن مالک ابن نصر ابن ازد کا ہے اولاد دوس کی اون جہونپڑونمین رہتی تہی جو کسی ایک راہ تہامہ پر پڑے ہوئے تہے اور حکومت انکی اطراف عراق پر تہی ان لوگونمین سے جسکو اول سلطنت نصیب ہوئی تہی وہ مالک بن فہم بن دوس تہا جسکا اوپر ہم بیان کرچکے ہین درمیان فصل رابع کے — اس قبیلہ دوس کا ابو ہریرہ تہا اس شخص کے نام مین اختلاف ہے اکثر کا یہہ مذہب کہ اوسکا نام عمیر ابن عامر تہا — اور قبیلہ عتیک اور غافق یہہ دو قبیلہ سلمانونمین مشہور ہین — یہہ لوگ اولاد ازد سے ہین — اور بنو الجلندی — اور لوگ عمان بہی ازد کی اولاد مین سے ہین — جلندی لقب ہوتا تہا اوس بادشاہ کا جو مالک ہوا کرتا تہا عمان کا — بعد ظہور مذہب اسلام کے عمان کا حاکم جعفر اور عبد یہہ دونو بیٹے جلندی کے تہے مگر حضرت عمرو بن العاص کے ہاتہہ سے دونو معہ باشندگان بلاد عمان کے مسلمان ہوگئے تہے تمام ہوئے گفتگو قبیلہ ازد کے بیان کی

اب ہم بنی کہلان کے دوسرے قبیلہ کی تحقیق بیان کرتے ہین وہ قبیلہ طی ہے واضح ہو کہ جبکہ ملک یمن مین بسبب پہٹنے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

رد کے باشندہ وہان کے متفرق ہو گئے — اسوقت قبیلہ طی حجاز کے نجد مین درمیان دو پہاڑون اجا و سلمی کے جا اوترے اون دونو پہاڑون کا نام جبل طی آجتکے روز تک مشہور ہے — اور طی نام ہے ادد بن زید بن کہلان بن سبا کا اس قبیلہ کے گروہون کے یہہ نام ہین — حدیلہ — نبہان — بولان — سلامان — ہنی — سدوس سین کے ضمہ سے — کیونکہ سدوس بالفتح ایک قبیلہ ہے قبایل ربیعہ بن نزار سے — اور گروہ سلامان سے نبو بحتر مشہور ہین — اور قبیلہ ہنی مین کا ایاس بن قبیصہ تہا جو بعد نعمان کے بادشاہ ہوا تہا — اور قبیلہ طی کا عمرو بن المسیح ہے یہہ اولاد ثعل الطائی سے ہے — اور اولاد ثعل الطائی سے زید الخیل بہی ہے جسکا نام پیغمبر خدا صلعم نے زید الخیر رکہا تہا — اور قبیلہ طی سے حاتم طی ہے جو سخاوت اور کرم مین مشہور و معروف ہے

تیسرا قبیلہ بنی کہلان سے نبو مذحج ہین اور نام مذحج کا مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا ہے — اس قبیلہ مذحج سے بہت گروہ ہین چنانچہ اسی قبیلہ مین سے ایک گروہ خولان — اور ایک جنب ہے اس جنب کے گروہ مین سے معاویہ الخیر الخبی تہا جو قبیلہ مذحج کا علم بردار ہوا تہا درمیان جنگ بنی وایل کے اور ہمراہ تہا تغلب کے — اور قبیلہ مذحج سے اود بہی ایک گروہ ہے جسمین کا الافوہ الاودی شاعر ہے — اور اس قبیلہ مذحج کے اولاد سے نبو سعد العشیرہ بہی ہے اس شخص کو عشیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ عشیرہ عربی مین کنبے کو کہتے ہین — اس شخص کی اولاد مین تین سو آدمی جبتک پیدا ہوئی تب تک یہہ شخص جیتا رہا تہا جب کہین کو سوار ہوکر جاتا سب اپنی اولاد کو ہمراہ لیجاتا لوگ اسے پوچہتے کہ یہہ شخص ہمراہ تیرے کون ہین کہتا کہ میرے کنبے کے ہین یہہ نہ کہتا کہ میری اولاد سے ہین تاکہ نظر نہ لگ جاوے اسواسطے اسکا نام سعد العشیرہ رکہا گیا تہا — اس سعد

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

بس سعد العشیرہ کے گروہ مین سے ایک گروہ بنام جُعفی مشہور ہے اور
بید ایک قبیلہ ہے عمرو بن سعدی کرب کا — اور مذحج کے گروہون مین
ایک گروہ النخع سنان بن انس ہے جو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑے
تھے — اور انہین مین سے قاضی شریک تہا — اور مذحج ہی کی اولاد مین
سے ایک قبیلہ عنس ہے اسی قبیلہ مین اسود کذّاب پیدا ہوا تہا جسنے دعوہ
نبوت کا کیا تہا درمیان یمن کے — اور عنس بنے قبیلہ مین سے عمّار بن یاسر
صحابی رسول اللہ صلعم کا تہا — چوتہا قبیلہ بنی کہلان کا نام ہمدان مشہور ہے
یہہ لوگ ربیعہ بن حیّان بن مالک بن کہلان کے اولاد مین ہین ان لوگون کا
آوازہ جاہلیت اور اسلام مین بہت زور و شور سے برپا تہا — پانچوان قبیلہ
بنی کہلان سے بنام کندہ مشہور ہین یہہ لوگ ثور کی اولاد مین ہین اور ثور نام
ہے کندہ بن عصر بن الحارث کا اولاد زید بن کہلان سے اور کندہ اسواسطے
نام رکہا گیا کہ اسکا باپ اوسکی نعمت سے ناشکر تہا — ان لوگون کے
شہر درمیان یمن کے پاس حضرموت کے واقع ہین اور اوپر ہم ملوک کندہ کا
حال ہمراہ ملوک یمن کے چوتہی فصل مین بیان کرچکے ہین — اس قبیلہ کندہ کا
حجر بن عدی دوست علی ابن ابی طالب کا تہا جسکو معاویہ نے ظلم کرکے قتل
کیا تہا — اور اسی قبیلہ کا قاضی شریح بہی ہے — اور اس قبیلہ کے گروہ
مین سے ایک گروہ السکاسک اور السکون اولاد سرشس بن کندہ کے ہین
— السکون کے گروہ مین معاویہ بن خدیج قاتل محمد بن ابی بکر رضی کا تہا
— اور انہین مین سے حصین بن نمیر السکونی ہے جو یزید بن معاویہ کا لشکر لیکر
بہیجا مسلم بن عقبہ کے ایک دفعہ وقت پڑنے گرمی کے درمیان مدینہ رسول صلعم
کے گیا تہا — چہٹا قبیلہ بنی کہلان سے بنو مراد ہی یہہ لوگ جانب زبید کے مین

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

۸۴۲ کے پہاڑون کی طرف رہتے ہین انہین کی طرف ہر ایک مرادی منسوب ہے
— ساتوان قبیلہ کہلان مین سے نبو انمار ابن کہلان ہین اس انمار کے دو فرع
ہین ایک بجیلہ — دوسری خثعم — بجیلہ ایک گروہ ہے جسمین کا جریر بن عبد اللہ
البجلی صحابی رسول اللہ صلعم کا تہا تمام ہوئے کلام تحقیق قبایل بنی کہلان بن سبا کی ہین

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

وہ قبایل جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک قبیلہ لخم بن عدی بن عمرو
بن سبا ہوی ہے — اور قبیلہ لخم مین سے ایک گروہ مسمی نبو الدار ہے جسمین کا تمیم الداری
صحابی رسول اللہ صلعم کا تہا — اور قبیلہ لخم مین سے المناذرہ ہین جو ملک حیرت
کے بادشاہ تہے — یہہ لوگ عمرو بن عدی بن نصر لخمی کی اولاد مین سے ہین —
انکی سلطنت تمام عرب کے بادشاہون کی سلطنت سے زیادہ تہی جیسا کہ فصل رابع
مین باب ملوک العرب کے ہمراہ انکا حال تمامہ ہم لکہہ چکے ہین — اونہین قبایل مین سے
جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین ایک قبیلہ جذام ہے یہہ بہائی تہا لخم کا اور جتنے
لوگ قبیلہ جذام مین ہین یہہ سب حرام اور جشم کی اولاد مین سے ہین اور یہہ دونو
جذام کے بیٹے تہے — حرام کے اولاد مین سے قبیلہ عدد — اور قبیلہ شرف
ہے — اور جشم کی اولاد مین سے عتیب بن اسلم ایک گروہ مشہور ہے

ذکر ہے بنی اشعر بن سبا کا

واضح ہو کہ اولاد اشعر کے لوگون کو اشعریون کہتے ہین ابی موسی الاشعری

ذکر ہے بنی عاملہ کا

الاشعری عبد اللہ بن قیس انہین کے قبیلہ سے تہا

ذکر ہے بنی عاملہ کا

سو عاملہ بہی اونہین قبیلونمین سے ہین جو یمن کے قبایل ملک شام کو بسبب آنے رَدّ العرم کے چلے گئے تہے یہہ لوگ قریب دمشق کے درمیان ایک پہاڑ کے جسکو عاملہ کہتے ہین جا بسے تہے اسواسطے نبو عاملہ ہوگئے ۔ اس نبو عاملہ مین سے عدی بن الرقاع شاعر مشہور ہے تمام ہوا بیان اولاد سبا کا جنکو عرب الیمن کہتے ہین

بیان ہے عرب مستعربہ کا

جو لوگ اسماعیل ابن ابراہیم خلیل اللہ ع کے پشت سے عرب مین پیدا ہوئے تہے اونکو عرب مستعربہ کہتے ہین کسواسطے لفظ اسماعیل عبرانی ہے وہ خود بہی عبرانی تہا جب عرب مین آکر رہا اور اوسکی اولاد عرب مین پیدا ہوئی اونکا نام عرب مستعربہ رکہا گیا اور اوپر ہمراہ ذکر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سبب رہنے اسماعیل اور اوسکے والدہ مسماۃ ہاجرہ کا درمیان مکہ کے بیان کرچکین ہین وہ یہہ تہا کہ سارہ بی بی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے نے اپنی لونڈی ہاجرسے غیرت یجاکر ابراہیم ع سے کہا کہ اسماعیل کو معہ اوسکی والدہ کے میرے پاس سے نکال دو چنانچہ اللہ تعالے نے بہی حضرت ابراہیم ع کو بہی حکم دیا کہ اپنی بی بی سارہ کے اطاعت مان اسلئے حضرت ابراہیم ع اسماعیل کو معہ اوسکی والدہ ہاجر کے درمیان مقام الحجر کے مکہ مین لاکر چہوڑ گئے تہے اور اوسوقت حضرت

بیان ہے عرب مستعربہ کا

سنہ ۴ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالے سے یہہ عرض کی تہی کہ اے خداوند مینے اپنی
اولاد کو ایسے جنگل مین بسایا ہے جہان کہیتی نہین ہوتی پہر اونکو چہوڑکر حضرت ابراہیم عم
ملک شام کو چلے گئے اوسوقت حضرت اسماعیل کی عمر چودہ برس کی تہی اور
حضرت ابراہیم عم ننّوے برس کی ہو چکی تہی حضرت اسماعیل عم کے رہنے سے
ہجرت تک دو ہزار سات سو تہتّر ہین اور اوس جائے قبایل جرہم بہی رہتے تہے
حضرت اسماعیل نے اونمین سے ایک عورت کے ساتہہ نکاح کر لیا اوس عورت
کے بارہ لڑکے پیدا ہوئے اونمین سے ایک قیدار بہی تہی والدہ حضرت اسماعیل
کی ہاجرہ مر گئے اور الحجر مین ہے مدفون ہوئے پہر جبکہ حضرت اسماعیل درمیان
مکہ کے مرے تب وہ بہی الحجر مین ہی مدفون ہوئے اب مورخین کو اس مقام مین یہہ
اختلاف ہے کہ اوس زمانہ مین سلطنت آیا قبیلہ جرہم مین تہے یا اولاد اسماعیل
کی سلطنت کرتے تہے بعضے تو یہہ کہتے ہین کہ سلطنت ملک حجاز پر اولاد جرہم کی
کرتی تہی مگر کنجیان خانہ کعبہ کی اور خدمتگذاری بیت الحرام کی اولاد اسماعیل کی سپرد
تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ قیدار جو اسماعیل کا بیٹا تہا اوسکی ماموں قبیلہ جرہم کے
سب اوسکے پاس آئے اور سب نے ملکر اوسکو رئیس حجاز مقرر کیا - مگر خدمتگذاری
بیت الحرام کی اور کنجیان خانہ کعبہ کی بیشک اولاد اسماعیل ہی کے پاس تہی اسمین
کچہہ اختلاف نہین ہے تا آنکہ وہ کنجیان ایک شخص مسمی نابت تک جو اولاد اسماعیل
مین سے رہین بعد ازان خدمتگذاری خانہ کعبہ کی جرہم کے قبیلہ مین آگئی پہر قیدار سے ایک
بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام تہا حمل ابن قیدار پہر پیدا ہوا حمل سے نبت ابن حمل اسکو نابت
بہی کہتے تہے اور بعضے نبت ابن قیدار کہتے ہین - اور بعضے نبت ابن اسماعیل
کہتے ہین اس مقام مین بہت اختلاف کرتے ہین بہر تقدیر نبت سے سلامان ابن
نبت پیدا ہوا اور سلامان سے ہمیسع ابن سلامان ابن نبت پیدا ہوا - پہر

بیان ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۱ پہر ہمیسع سے الیسع ابن الہمیسع پیدا ہوا — پہر الیسع سے اُدُد ابن الیسع پیدا ہوا — پہر اود سے بیٹا اوسکا اُدّ ابن اُدُد پیدا ہوا — پہر اُدّ سے عدنان ابن اُدّ پیدا ہوا اسکو عدنان ابن اود بہی کہتے ہین — پہر عدنان سے معد — پہر معد سے نزار پیدا ہوا — پہر نزار سے چار بیٹے پیدا ہوئے اونمین سے ایک کا نام مُضَر ہے جو نسب نامہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین داخل ہے اور تین لڑکے نسب سے خارج ہین اون تین مین سے ایک کا نام ایاد ہے یہہ لڑکا مضر سے بڑا تہا اور اسی ایاد ابن نزار کیطرف تمام ایادی اولاد معد سے منسوب ہین یہہ شخص حجاز کو چہوڑکر اطراف عراق مین جابسا تہا اسیواسطے کعب ابن مامتہ الایادی [illegible] لا دایاد سے ہے یہہ شخص سخاوت مین ضرب المثل ہے — اور قس ابن ساعدۃ الایادی بہی اسی قبیلہ کا ہے جو کہ فصاحت مین ضرب المثل ہے — اور دوسرا لڑکا اولاد نزار سے ربیعۃ ابن نزار ہے اسکو ربیعۃ الفرس بہی کہتے ہین یہہ اسواسطے کہ اسکو اپنی باپ کی میراث مین سے گہوڑے بہت ہاتہہ لگے تہے اس ربیعۃ مذکور کے دو بیٹے پیدا ہوئے اسد — اور ضُبَیعَۃ — پہر اسد سے جدیلۃ — عَنَزہ — اور جدیلہ سے وایل پیدا ہوا — اور وایل سے دو بیٹے بکر — اور تغلب — اور تغلب سے کلیب بادشاہ بنی وایل کا پیدا ہوا جسکو جساس نے قتل کیا تہا اور ایک ہنگامہ درمیان بنی وایل اور بنی بکر اور بنی تغلب کے برپا ہوا تہا چنانچہ ذکر اوسکا فصل چوتہی مین ہم کرچکے ہین — اور بنی بکر سے نبو شیبان جنکے مردونمین مرۃ اور بیٹا اوسکا جساس قاتل کلیب اور طَرَفہ ابن العبد شاعر مشہور ہین اور بکر سے مرقس اکبر اور اصغر مشہور ہین اور بکر ابن وایل سے نبو حنیفہ ہین جنمین کا مسیلمۃ الکذاب ہے اور عنزہ ابن اسد ابن ربیعہ مذکور سے نبو عنزہ

بیان ہے عرب مستعربہ کا

ہین جوکہ خیبر مین رہتے تہے اور اولاد عنزہ سے قارظان مشہور ہین — اور ضُبعہ
ابن ربیعہ سے متلمس شاعر مشہور ہے — اور ربیعہ کے قبیلونمین تین قبیلہ اور ہین
قبیلہ نمر — قبیلہ بجیم — قبیلہ العجل — قبیلہ بنی عبد القیس اولاد اسد ابن
ربیعہ سے ہے اور اوہین بنی ربیعہ مین سے دو قبیلہ اور ہین یعنے سدوس
اور لہازم
تیسرے لڑکے کا انمار ابن نزار ہے یہہ انمار قبیلہ کا
یمن کی طرف چلاگیا تہا اسکی اولاد اون اطراف مین پیدا ہوئی اونکو بہی عرب
یمانی کہنے لگے — پہر مضر کے ایک لڑکا پیدا ہوا الیاس ابن مضر یہہ لڑکا نسب نامہ
مین داخل ہے — اور ایک لڑکا اوسے پیدا ہوا جو نسب مین داخل نہین یعنے
قیس عیلان ابن مضر اسکو قیس ابن عیلان ابن مضر بہی کہتے ہین — کہ عیلان
اوسکے گہوڑے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ کُتّے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ نہین
عیلان بہائی الیاس کا تہا اور نام عیلان کا اناس ابن مضر تہا — عیلان
سے قیس ابن عیلان پیدا ہوا خدا تعالے نے قیس مذکور کو بہت معظم کیا تہا اسیکے
اولاد مین قبیلہ ہوازن کے ہین اور ہوازن مین سے نبو سعد ابن بکر ابن ہوازن
ہین جن مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا تہا اور پرورش پائی تہی —
اور قیس کے قبیلونمین سے نبو کلاب بہی ہین ان لوگونمین کے حلب مین رہتے تہے
اول اونمین کا صالح ابن مرداس — اور اس قیس ہی کے قبیلونمین سے ایک
قبیلہ ہے عقیل اسی قبیلہ کے لوگ بادشاہ موصل مقلد اور قرواش وغیرہ
کے ہوئے ہین اور اولاد قیس سے نبو عامر اور صعصعۃ اور خفاجہ قبایل
خفاجہ ہمیشہ سے اتبک عراق کے سرداری کرتے رہے ہین — اور قوم ہوازن
ہی سے نبو ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معویہ بن بکر — بن ہوازن — بن منصور
— بن عکرمہ — بن حصفہ بن قیس عیلان ہی ہے — اور ہوازن ہی سے

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

سے جشم ابن معویہ بن بکر بن ہوازن ہے اور جشم سے درید بن الصمہ ہے
— اور قیس سے بکر اور نبو ہلال — اور ایک قبیلہ ثقیف ہے نام اسکا عمرو بن
منبہ — بن بکر — بن ہوازن ہے — بعضے کہتے ہین کہ ثقیف قبیلہ ایاد
سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ یہہ لوگ قوم ثمود کے بچے ہوئی ہین یہی لوگ
طایف مین رہتے ہین — اور قیس سے قبیلہ نبو نمیر — اور باہلہ — اور
مازن — اور غطفان بہی ہین — غطفان بیٹا ہے سعد بن قیس عیلان کا
— اور قبیلہ نبو عبس بن بغیض بن ریث ابن غطفان بن سعد بن قیس عیلان
بہی قیس کی قوم سے ہین — اس قبیلہ عبس اور ذبیان مین جو لڑائی سخت
گذری ہے اوسکا حال فصل رابع مین ہم لکھہ چکے ہین — نبی عبس سے ایک
قوم سے عنترۃ العبسی مشہور ہی (بلایا تہا اوسکو باپ اوسکے نے جب وہ
بالغ ہوا اور بڑا ہو گیا تہا) — اور قیس سے ہے قبیلہ اشجع جو اولاد غطفان سے ہے
مشہور ہے — اور قبایل سلیم بہی قیس کیطرف منسوب ہین) اور نبو ذبیان
بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان قیس کی اولاد مین ہین
— اور نبی ذبیان مذکورین مین سے نبو فزارہ مشہور ہے جنمین کا حصین بن حذیفہ
بن بدر جسکی مدح زہیر نے کی ہے نامور ہے — یہہ حصین مسلمان ہوکر منافق ہوگیا
تہا — اور نبی ذبیان اور نبی عبس مین وہ جنگ جو بابت گہوڑے داحس کے
ہوی تہی مشہور ہے یہہ لڑائی چالیس برس تک جاری رہی تہی — اسی
قبیلہ ذبیان کا نابغہ ذبیانی شاعر مشہور ہے — اور قبایل قیس سے عدوان
بن عمرو بن قیس بن عیلان بہی ہے یہہ لوگ طایف مین منزل کرتے تہے قبل
ثقیف کے اور اونمین بہی ذوالاصبع العدوانی شاعر ہے تمام ہوئی کلام
بیان اولاد قیس بن مضر مین جو نسب نامہ رسالت مآب سے خارج ہے —

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۴ — اب ہم الیاس بن مضر کا حال لکھتے ہین واضح ہو کہ الیاس سے مذکر کہ نسب نامہ
کے سیدہ پر پیدا ہوا اُس سے طانجہ جو نسب نامہ سے خارج ہے وہ پیدا ہوا —
جنھیں لوگ مدرکہ — اور طانجہ کو اونکی والدہ مسماۃ خندق کی طرف نسبت کیا کرتے
ہین — اس خندق کا نام لیلی بنت حلوان — بن عمران — بن الحاف — بن
قضاعہ ہے اور سب اولاد الیاس کی خندق مذکورہ سے ہے اوسیکی طرف
منسوب — ہین چنانچہ بنو خندق کہلایا کرتے ہین — اور الیاس ابن مضر کا نام بہے
نہین ذکر کیا جاتا — اس طانجہ خارج النسب سے کئی قبایل پیدا ہوے —
ایک قبیلہ بنو تمیم بن طانجہ — دوسرا قبیلہ الرباب — تیسرا بنو ضَبَّہ —
تیسرا قبیلہ مزنیہ — یہہ قبیلہ مزنیہ اولاد عمرو بن اد بن طانجہ کے ہین اپنی مان
مسماۃ مزنیہ بنت کلب بن وبیرہ کی طرف منسوب ہین اسیواسطے مزنیہ کہلاتے
ہین — پھر مدرکہ ابن الیاس سے خزیمہ ابن مدرکہ داخل النسب پیدا ہوا —
اور ہذیل ابن مدرکہ خارج النسب پیدا ہوا — اس ہذیل مذکور سے تمام قبایل
ہذیلیین کے ہین انہین مین سے عبد اللہ ابن مسعود صحابی رسول اللہ صلعم کا
اور ابو ذویب الہذلی شاعر وغیرہ ہین — پھر خزیمہ بن مدرکہ مذکور سے
کنانہ بن خزیمہ داخل النسب — اور ہون اور اسد خارج النسب یہہ تین
لڑکے پیدا ہوئے — اور ہون سے ایک قبیلہ عَضَل جسکا باپ عضل بن الہون
بن خزیمہ ہے مشہور ہوا — اور اوسی سے دیش بن الہون بھائی عضل کا ہے
ان دونو قبیلون — یعنے عضل اور دیش کو القارہ کہتے ہین — اور اسد سے
قبیلہ کاہلیہ اور دودان وغیرہ ہین اور ہر اسدی اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہے
— پھر کنانہ ابن خزیمہ مذکور سے نضر ابن کنانہ داخل النسب پیدا ہوا اس
نضر کے چند بھائی تھے خارج النسب — وہ یہہ ہین ملکان — عبد مناۃ —

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

— عمرو — عامر — مالک اولاد کنانہ کی — ملکان سے تو بنو ملکان ہین — اور عبد مناۃ سے چند گروہ پیدا ہوئین — انہین مین سے بنو غفار قوم ابی ذر کی اور بنو بکر ہین — اور بکر الدعل سے ایک قوم ابی الاسود الدعلی کی ہے — اور عبد منات ہی سے بنو لیث اور بنو الحارث ہے۔ اور بنو مدلج — اور بنو ضمرۃ ہین — اور عمرو ابن کنانہ سے عمریین مشہور ہین — اور اوسکے بھائی عامر سے عامریون — اور مالک بن کنانہ سے بنو فراس — اور کنانہ ہی کی قوم سے ایک گروہ احابش ہے اسی گروہ مین حلیس ابن عمرو سردار قبیلہ احابش کا تھا جنگ اُحد مین جو شخص اس قبیلہ سے واقف نہین ہے وہ جب لفظ احابش کا جنگ احد مین دیکھتا ہے یہہ خیال کرتا ہے کہ یہہ لوگ حبشہ کے رہنے والے تھے اور حقیقت مین ایسا نہین ہے بلکہ وہ لوگ عرب تھے قبیلہ بنی کنانہ سے ایسا ذکر کیا گیا ہے کتاب عقد مین یہہ لوگ بھائی اور بچی ہین نضر ابن کنانہ کے — لیکن نضر مذکور کو قریش کہتے ہین — اور صحیح یہہ ہے کہ قریش وہ لوگ ہین جو فہر کی اولاد مین ہین جیسا کہ ہم بیان کرین گے انشاء اللہ تعالے — نضر سے مالک ابن نضر داخل النسب پیدا ہوا اور کوئی لڑکا اسکی مشہور نہین ہوا — پھر مالک سے فہر بن مالک داخل النسب پیدا ہوا اور فہر مذکور ہی قریش ہے — جو شخص اسکی اولاد مین سے ہے وہ بیشک قریشی ہے اور جو اسکی اولاد مین نہین ہے وہ قریشی نہین ہے — کہتے ہین کہ اسکو قریش بسبب تشبیہ کے ایک دابہ کے ساتھہ جو دریا مین ہوتا ہے اور اوسکو قریش کہتے ہین وہ سب دواب بحر کو نگل جاتا ہے کہتے ہین — اور ایک وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ قصی ابن کلاب جبکہ خانہ کعبہ پر مسلط ہوا تب اسنے تمام اولاد فہر مذکور کو جمع کیا اوسکا نام قریش رکھا گیا کیونکہ اوسنے اونکو جمع کیا اور قریش کے معنے جمع کرنے کی ہین یہہ دونو وجہہ ابن سعید مغربی نے

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

لکھی ہین ـــ اسس صورت مین حاصل یہ ہوا کہ لفظ قریش کا نام ہے اولاد فہر کا نہ خود فہر کا ـــ اور مالک سے سوا فہر مذکور کے اور کوئی داخل النسب نہین پیدا ہوا ـــ فہر کا بیٹا غالب داخل النسب اور دو بیٹے اور خارج النسب یعنی محارب ـــ اور حرث پیدا ہوئے ـــ پہر محارب سے بنو محارب اور حرث سے بنو الخلج پیدا ہوئے انہین مین سے ابو عبیدۃ بن الجراح ایک صحابی عشرہ مبشرہ کا ہے پہر غالب سے لوی داخل النسب ـــ اور تیم الادرم ناقص الذقن خارج النسب پیدا ہوا ـــ اور تیم مذکور سے بنو الادرم ہین ـــ پہر لوی مذکور سے چہہ بچے ہوئے ایک کعب یہہ داخل النسب ہے باقی پانچ یہہ خارج النسب وے یہہ ہین ـــ سعد ـــ خزیمہ ـــ حارث ـــ عامر ـــ اسامہ ـــ اولاد لوی بن غالب سے ہین پہر ہر ایک کی انہین سے اولاد ہے جو منسوب ہے اپنے اپنے باپ کیطرف سوا حارث کے ـــ اولاد عامر بن لوی سے عمرو بن عبدود سوار عرب کا ہے جسکو حضرت علی بن ابی طالب نے قتل کیا تہا ـــ پہر پیدا ہوے کعب سے مرہ داخل النسب ـــ اور دو بیٹے خارج النسب یعنی ہصیص ـــ اور عدی پیدا ہوئے ـــ ہصیص سے بنو جمح ہین جنکے مشاہیر مین سے امیہ بن خلف دشمن رسول اللہ کا اور بہائی اوسکا ابی ابن خلف ہے یہہ اپنے بہائی کے برابر ہے عداوت کرتا تہا ـــ اور ہصیص ہی سے بنو سہم ہین ـــ اور بنی سہم سے عمرو بن العاص ـــ اور عدی بن کعب سے بنو عدی ہین جنہین کے عمر ابن الخطاب اور سعید بن زید عشرہ مبشرہ کے ہین پہر مرہ سے کلاب داخل النسب پیدا ہوا ـــ اور دو بیٹے تیم ـــ اور یقظہ خارج النسب مرہ سے ہوئی ـــ اسس لڑکے تیم سے بنو تیم قبیلہ ہوا جنہین سے ابو بکر صدیق اور طلحہ عشرہ مین کے ہین اور یقظہ سے بنو مخزوم قبیلہ ہوا جسکی طرف خالد بن ولید اور ابی جہل بن ہشام جسکا نام عمرو بن ہشام مخزومی ہے منسوب ہین ـــ

ذکر عرب مستعربہ کا

۲۵۷

— پہر کلاب سے قصی بن کلاب داخل النسب اور زہرۃ ابن کلاب خارج النسب
یہہ دو لڑکے پیدا ہوئے — اس زہرۃ ابن کلاب سے بنو زہرہ قبیلہ ہوا جسکی طرف
سعد ابن ابی وقاص ایک صحابی عشرہ کا منسوب ہے اور آمنہ والدہ رسول اللہ کی
اور عبد الرحمن ابن عوف یہہ بہی اسی کی طرف منسوب ہین — یہہ قصی مذکور تمام
قریش مین عظیم الشان آدمی تہا اسنے خانہ کعبہ کی کنجیان خزاعہ سے واپس کردین
اور سب قریش کو جمع کرکے پہر انکی بزرگی کو استوار کردیا جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے
— پہر قصی سے عبد المناف داخل النسب اور دو لڑکے اور یعنے عبد الدار — اور عبد العزی
خارج النسب پیدا ہوئے — عبد الدار سے بنو شیبہ الحجبۃ قبیلہ ہوا اور اولاد عبد الدار
سے نضر ابن الحارث ہے جو پیغمبر خدا صلعم سے بہت شدت سے دشمنی رکھتا تہا
اسیکو بدر کے روز رسول اللہ نے قتل کیا تہا اور عبد العزی بن قصی ہی سے
زبیر بن العوام ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین کا ہے — اور عبد العزی ہی کی
اولاد سے خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول خدا کی — اور ورقہ بن اسد بن عبد العزی
بن قصی ہے — اور عبد مناف سے ہاشم داخل النسب پیدا ہوا اور عبد شمس
اور مطلب اور نوفل اولاد عبد مناف کی خارج النسب پیدا ہوئی — عبد
شمس سے امیہ ہوا جسے بنو امیہ مشہور ہوئے انہین مین سے عثمان ابن عفان بن
ابی العاصی بن امیہ بن عبد شمس ہے — اور معاویہ ابن ابی سفیان بن حرب
بن امیہ — اور سعید ابن العاصی بن امیہ — اور عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو
بن امیہ — اور عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہین — اس عتبہ مذکور کی بیٹی ہے ہند
معاویہ کی [جورو] اور عقبہ کو پیغمبر خدا صلعم نے بدر کے روز قتل کیا تہا — اور مطلب بن
عبد مناف سے مطلبیون ہین انہین مین سے ہی امام شافعی اور نوفل سے نوفلیون
— پہر ہاشم سے عبد المطلب داخل النسب پیدا ہوا اور ما سوا اسکی اور لڑکا ہاشم

ذکر عرب مستعربہ کا

کی اولاد مین سے نہین سنا گیا ہے — پہر عبد المطلب سے عبد اللہ داخل النسب پیدا ہوا اور تمام پیغمبر خدا کے چچے خارج النسب پیدا ہوئے وہ حمزہ — اور عباس اور ابو طالب — اور ابو لہب اور عیداق ہین — بعضے کہتے ہین کہ وہ حجل تہا ہسم ہہی اسکا ذکر کرین گے — اور حارث اور حجل — اور مقوم — اور ضرار — اور زبیر — اور قثم اصغر مندرج کیا گیا ہے اور عبد الکعبہ — اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مقوم ہے — پہر عبد اللہ سے پیدا ہوئے محمد رسول اللہ صلعم انکی ولادت درمیان اوس سال کے ہوئی تہی جس سال مین اصحاب فیل مکہ پر چڑہکر آئے تہے اب ہم اصحاب فیل کا قصہ بیان کرلین تب پیدایش رسول اللہ کا حال لکہین گے — نقل ہے کتاب کامل ابن اثیر سے — وہ کہتا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ جبکہ یمن پر مسلط ہوئے بعد مرنے حمیر کے تو وہ ریاست ابرہہ تک رہی جب ابرہہ حکومت کرنے لگا اسوقت اسنے ایک بڑا گرجا گہر بنایا اور ارادہ یہہ کیا کہ خانہ کعبہ کے زایران اور حاجیان مکہ کو روک کر بیت اللہ الحرام کو باطل کرے اسطور پر کہ اس خانہ کا حج ہوا کرے وہان لوگ نہ جایا کرین — اس اثنا مین ایک شخص عرب سے آیا وہ اوس خانہ مین جاکر پہنچا نہ پہرا یاہی سبب ابرہہ کے غضب اور غصہ کا ہوا اسلئے اپنا لشکر لیکر مع تیرہ زنجیر فیل کے کعبہ پر چڑہ گیا — جبکہ ابرہہ طایف پر پہنچا اوسوقت اسود بن مقصود نے مکہ مین جاکر وہان لوگون سے بہت مال جمع کرکے ابرہہ کی خدمت مین حاضر کیا ابرہہ نے قریش کے پاس ایک قاصد بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ مجکو مال ومتاع کے کچہہ پرواہ نہین ہے بلکہ مین صرف خانہ کعبہ کی ڈہانی اور مسمار کرنے کیواسطے آیا ہون عبد المطلب نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو خانہ کعبہ خانہ خدا ہے وہ خدا تعالے اپنے گہر کی حفاظت آپ کریگا — اور اگر اوسکو خود حفاظت منظور نہین ہے

ہے تو ہم کسیطرح بہی روک نہ سکین گے — یہہ کہکر عبد المطلب اوس قاصد کے ہمراہ
ابرہہ کے خدمت مین گئے اوسنے انکی بہت تواضع اور تکریم کی برابر اپنے تخت پر
بٹہلایا اور عبد المطلب سے پوچہا کہ تمکو جو حاجت ہو بیان کرو — عبد المطلب نے
کہا کہ میرے اونٹ سرکاری آدمیون نے جو گرفتار کرلئے ہین اونکے چہروانے
کے واسطے آیا ہون — ابرہہ نے کہا کہ مین یہہ گمان کرتا تہا کہ تو مجہسے خانہ
کعبہ کے نہ ویران کرنیکو اور بازگشت کے واسطے سوال کریگا کیونکہ یہہ تمہارا دین
ہے — عبد المطلب نے کہا کہ مین اونٹون کا مالک ہون وہ مانگتا ہون — اور
خانہ کعبہ کا اور شخص مالک ہے یعنے خدا وہ آپ باز رکہے گا — ابرہہ نے
حکم کیا کہ انکے اونٹ دیدو عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر قریش کے پاس
آئے اور ابرہہ بارادہ مسمار کرنے کعبہ کے مہیا ہوا — وہ ہاتہی مست جو
خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کے واسطے مامور ہوا تہا اوسکا نام محمود تہا —
اوسکی یہہ حالت تہی کہ جب ہاتہی وان آنکس مار کر کعبہ کے طرف اوٹہاتا
تہا وہ سو جاتا تہا اور زمین پر گر پڑتا تہا اور جو سوار مکہ کے اور طرف کو
متوجہ کرتے تہے دوڑتا تہا اور خوب چلتا تہا — یہی حالت تہی کہ خدا
تعالے نے ایک فوج پرندون ابابیل کے جنکے دونون پیرون مین اور
منقار مین ایک ایک پتہری تہی یعنے ہر ایک جانور کے پاس تین تین پتہری تہے
بہیجی وہ جانور اونکے اوپر وہ کنکریان پہینکتے تہے اور وہ کنکریان چنے کے
برابر اور مسور کی برابر تہین جسکے لگتے تہے وہ مرجاتا تہا سبکی موت اون
کنکرون ہی سے نہین ہوئی بلکہ خدا تعالے نے ایک رو بہی اونکے روبرو بہیجی
اوس رو نے سبکو اوٹہا کر سمندر مین ڈال دیا — جو شخص اونمین سے بچ گیا
وہ ابرہہ کے ساتہہ یمن کو بہاگا ہر ایک شخص چشمہ مین گرتا جاتا تہا — یہانتک

ذکر بے عرب مستعربہ کا

۲۶ کہ ابرہہ کے جسد مین مصیبت پہنچی اور تمام اعضا اوسکے گر پڑے اور صنعا مین پہنچکر وہ بھی مرگیا — جبکہ معاملہ اسطور پر گذرا اوسوقت قریش نکلے اونہون نے سب مال جو حبشہ کے آدمی چھوڑ کر مرگئے تھے سمیٹ کر گھر بھر لئے — جب ابرہہ مرگیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا یکسوم بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بھائی اوسکا مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا اِس بادشاہ سے عجم کے لوگون نے ملک یمن لی لیا تھا

تمام ہوئی فصل پانچوین

یہہ آخر کتاب جلد

اول کتاب البدایہ کا ہے

اور تواریخ قدیمہ اسجاے تک پوری ہوچکی اب ہم دوسری جلد کا ترجمہ شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالے فقط

*

بیان محمد مصطفی ص کا۔

بیان ہی پیدایش محمد مصطفی اور شرافت بیت طاہرہ آنجناب کا

واضح ہو کہ محمد رسول اللہ ص کے والد کا نام عبد اللہ ابن عبد المطلب ہے حضرت عبد اللہ کی پیدایش اصحاب فیل کے آنے سے پچیس ۲۵ برس پیشتر ہوئی تہی عبد المطلب اونکے باپ حضرت عبد اللہ کو بہت پیار کرتے تہے اور باعث اسکا یہہ تہا کہ یہہ لڑکا اونکی اولاد مین سب سے خوبصورت اور پارسا سیرت تہا ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ حضرت عبد اللہ والد رسول اللہ ص بموجب ارشاد اپنے باپ عبد المطلب کے بطور مسافرت کہین کو گئے تہے جبکہ مقام یثرب کے پاس پہنچے تبقاضائے پیغام اجل طایر روح اونکا اس مقام سے بعالم بالا پرواز کرگیا اور محمد مصطفی اون ایام مین دو مہینے کے تہے بعضے کہتے ہین کہ حمل ہی مین تہے بہر تقدیر عبد اللہ مذکور درمیان مکان حارث ابن سراقۃ العدوی کے جو کہ عبد المطلب کا ماموں تہا مدفون ہوے — بعضے کہتے ہین کہ درمیان مکان نابغہ کے جو بنی نجار کا تہا اسمین دفن کئی گئے — اور میراث مین اونہون نے پانچ اونٹ — ایک لونڈی حبشیہ مسماۃ برکت جسکی کنیت ام ایمن ہے جسنے رسول مقبول کو گود مین کہلایا تہا چہوڑی تہی — اور والدہ رسول مقبول کی جو کہ عبد اللہ ابن مطلب کی بیوی تہی اونکا نام آمنہ ہے یہہ آمنہ بیٹی ہے وہب بن عبد مناف — بن زہرہ — ابن کلاب — ابن — بن کعب — بن لوی — بن غالب — بن فہر کی اس فہر کا نام قریش بہی ہے عبد المطلب نے وہب مذکور سے جو بنی زہرہ کا سردار تہا خواہش کرکے اپنی بیٹے عبد اللہ کی شادی کی تہی اونسے محمد مصطفی ص بارہوین ۱۲ تاریخ ربیع الاول کو درمیان اوس سال کے جسمین اصحاب فیل نے کعبہ پر چڑہائی کی تہی پیدا ہوے

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۶۲ اور اصحاب فیل بعد گذرنے نصف ماہ محرم سنہ ۴۲ نوشیروانی کے اوس سال مین کہ جسمین
پیغمبر خدا پیدا ہوئے آئے تھے — اور غلبہ سکندر کو دارا پر آٹھ سو اکیاسی [۸۸۱] برس
گذر چکے تھے اور ابتدا سلطنت بخت نصر کو ایک ہزار تین سو سولہ [۱۳۱۶] برس ہو چکے تھے
— درمیان کتاب دلایل النبوۃ کے جو حافظ ابی بکر احمد البیہقی الشافعی کی تصنیف ہے
یہہ لکھا ہے کہ ساتوین روز ولادت محمد مصطفی ص کے اونکے جد بزرگوار نے ایک
ذبیحہ کرکے تمام قریش کی دعوت کی جب سب قریش جمع ہو چکے اسوقت کہنے لگے
کہ اے عبد المطلب جس لڑکے کی خاطر تو نے ہماری ضیافت کی ہے اوسکا کیا نام
رکھا اونے جواب دیا کہ مینے اوس لڑکے کا نام محمد ص رکھا ہے قریش بولے کہ اپنے
کنبے کے نامون پر نام نرکھا عبد المطلب نے درجواب اون کے یہہ بیان کیا کہ لفظ محمد کے
معنے ہین سراہا گیا اسلئے مینے یہہ نام رکھا تا کہ خدا آسمان پر اور بندے زمین پر اوسکی
حمد کرین اور ہر ایک کے مونہہ سے محمد نکلے — روایت ہے حافظ ابی بکر مذکور
سے اس روایت کے سند حضرت عباس تک پہنچی ہی — حضرت عباس فرماتے ہین
کہ محمد مصطفی ص ناف بریدہ اور مختون پیدا ہوئے تھے یہہ حال عبد المطلب دیکھہ کر
بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ امر میرے بیٹے کی عزت اور فوقیت پر دلالت
کرتا ہے — روایت کی ہے حافظ مذکور نے جسکی سند مخزوم بن ہانی المخزومی
تک پہنچی ہے وہ اپنے باپ کی زبانی روایت کرتا ہے کہ جبکہ رسول مقبول اس
جہان مین پردہ شکم سے جلوہ آرا ہوئے اسوقت کسرے کے محل کو ایسی حرکت ہوئی
کہ اوسکے چودہ کنگورہ گر پڑے — اور وہ آگ فارس کی جو ہزار برس سے جلتے
تہی اور کبھی افسردہ نہ ہوئی تہی یکبارگی ٹھنڈی ہو گئی اور بحیرہ ساوہ کا پانی سوکھہ گیا
اور موبذان قاضی فارس نے ایک خواب مہیب دیکھا کہ کوئی عربی گھوڑا ایک
شتر قوی کو کھینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے بلاد مین پہیل

بیان محمد مصطفی صلعم کا

پہیل گئے ہے بوقت صبح کے کسرے بہت مضطرب اور بیقرار ہوا کہ یا الٰہی یہہ کیا
خواب ہے چنانچہ اوسنے موبذان قاضی فارس سے دریافت کیا اس قاضی کو
آیندہ شے ہونے والی کا بہی علم تہا اوسنے سوچ بچار کر کہا کہ جہان پناہ تعبیر اس
خواب کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص عرب کے ملک مین ریگستان پیدا ہوگا
اوسکے ظہور کی یہہ بشارت ہے یہہ سُنکر کسرے نے ایک نامہ نعمان بن المنذر کو
لکہا اوس نامہ کا مضمون یہہ ہے کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ کوئی شخص عالم
و فاضل عرب سے اسطرحکا کہ جو مین اوسسے سوال کرون وہ میری تشفی کردے
میرے پاس روانہ کرو ــ نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حنان الغانی کو بہیجا
اوسکے سامنے کسرے نے سب حال خواب کا اور محل کا ہلنا اور کنگوروں کا
گرجانا بیان کیا اور کہا اسکا جواب شافی مجکو دے اوسنے عرض کی کہ جہان پناہ
مرا ماموں مسمی سطیح جو نواح شام مین رہتا ہے اوسکو اس علم مین مہارت تامہ
ہے ــ کسرے نے حکم دیا کہ اچہا اوسکے پاس جاکر سب بیان کرو جو تاویل و تعبیر
وہ بیان کرے اوسکی جلد اطلاع کرو چنانچہ عبد المسیح بارادہ ملاقات سطیح ملک
شام مین گیا مگر افسوس کہ جب وہ اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچا وہ حالت
نزع مین تہا اسنے جاکر سلام کیا اور مزاج پُرسی کی وہ مطلق جواب نہ دیسکا
تب عبد المسیح نے چند شعر در باب ناکامی اور عدم مقصود براری کے پڑہ کر
سُنائے سطیح نے وہ شعر سُنکر آنکہین کہولکر دیکہا تب عبد المسیح نے کہا کہ مین
شتر تیز رفتار پر سوار ہوکر آپکی ملاقات کے واسطے آیا تہا اور مجکو بادشاہ
بنی ساسان نے بسبب حرکت کرنے اوسکے ایوان کے اور سرد ہوجانے
آگ فارس کے واسطے تعبیر خواب موبذان کی بہیجا ہے اوسنے خواب مین
یہہ دیکہا ہے کہ کوئی عربی گہوڑا اشتر قوی کو کہینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر

دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے شہروں مین پہیل گئی ہے — لیکن بسبب شامت طالع کے آپسی ملاقات اوسوقت ہوئی کہ آپ کوئی دم کے مہمان ہین اوسنے کہا عبد المسیح جب کہ قرضدار بہت ہوگئے تب ڈاہنی والا پیدا ہوا اسلئے آتشکدہ فارس کے بجھ گئی اور نہر سماوہ اور بحیرہ ساوہ دونوں کا پانی سوکہہ گیا اب ملک شام نہ میرا نہ تیرا اوسکے خاندان کے بادشاہ اور بادشاہزادیان راج کرینگی اور جو آنے والا ہے بیشک آویگا یہہ کہکر سطیح مرگیا — اور عبد المسیح نے کسرےٰ کی خدمت مین حاضر ہوکر جو اوسنے کہا تہا سب سنایا — راوی کہتا ہے کہ میرے سامنے کی بات ہے کہ چودہ بادشاہ ہوئی اور ایسا انقلاب عظیم اس عرصہ قلیل مین ہوا کہ کہا نہین جاتا چنانچہ دس بادشاہ تو چار برس کے عرصہ مین حکومت کرچکے تہے — کتاب عقد مین لکہا ہے کہ سطیح نزار بن معد بن عدنان کے زمانہ مین موجود تہا جسنے میراث کی تقسیم درمیان بنی نزار کے کی تہے مراد بنی نزار سے مضر اور اوسکے بہائی ہین در باب شرافت جناب رسولخدا اور اہلبیت انجاب کے روایت ہے حافظ بیہقی سے اوس روایت کی سند حضرت عباس تک پہنچی ہے حضرت عباس فرماتے ہین کہ ایکروز مینے پیغمبر خدا صلعم سے عرض کی کہ قریش جب آپسمین ملتے ہین تب بہت بشاشت ہوکر ہنسی خوشی سے ملتے ہین اور یا حضرت جب ہمسے ملتے ہین تو مونہہ بنالیتے مین یہہ باتسنکر جناب رسولخدا صلعم کو بہت غصہ آیا اور آپنے ارشاد کیا کہ قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین جان ہے محمد کی کبھی وہ شخص مومن نہوگا جبتک محبت خالص واسطے اللہ اور رسول کے نہ کریگا — ایک روایت حضرت عمرو رضی سے ہے حضرت عمرو فرماتے ہین کہ ہم چند شخص رسول اللہ کے خانۂ صحن مین گہر بیٹہے ہوئے تہے ایک عورت ہمارے گذری کسینے کہا کہ یہہ عورت پیغمبر خدا کی بیٹی ہے ابوسفیان کہنے لگا کہ محمد بنی ہاشم مین ایسے ہین جیسے درمیان پہول خوشبو کے یہہ بات وہ عورت سنتی ہوئی چلی گئی اوسنے جاکر رسول خدا صلعم کو سب باتین سنائین آپ یہہ سنکر خفا ہوئے اور غصہ مین بہرے ہوئے باہر آئے اور آپ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے اون لوگون پر جنکی مجہ تک باتین پہنچتی ہین سنو خدا تعالے نے سات آسمان پیدا کرکے جو انمین سب سے بلند تہا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

بلند تہا اُسکو پسند کیا اور اُن آسمانونمین جسکو اپنی پیدائیش سے چاہا بسایا — پہر دنیا پر اپنی پیدائیش پیدا کی اور اونمین سے آدمیون کو برگزیدہ اور پسندیدہ بنایا — پہر تمام آدمیون پر عرب کو شرافت دی — اور عرب مین سے خصوصاً قبیلہ مضر کو برگزیدہ کیا — اور اوس قبیلہ مین سے خاص قریش لوگ بزرگ بنائے اور قریش مین سے بنی ہاشم پسندیدہ کئے — اور تمام بنی ہاشم مین سے مجکو پسند کیا اِس روایت سے شرافت جناب رسولخدا کی اظہر من الشمس ہے اور ایک روایت حضرت عائشہ سے یہی ہے وہ فرماتی ہین کہ سُنا مینے رسول خدا سے اونکو حضرت جبرائیل نے کہا کہ اے محمد صلعم مین تمام زمین پر مشرق سے مغرب تک پہرا ہون کوئی قبیلہ یا قوم یا خاندان بنی ہاشم سے بہتر مینے نہین پایا

بیان ہے پیغمبر خدا صلعم کی نسب کا

واضح ہو کہ پانچوین فصل مین اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا حال ہم لکہہ چکے ہین یعنے جو لوگ کہ پیغمبر خدا صلعم کے نسب نامہ مین داخل ہین اونکا نام اور جو خارج ہین اونکا نام بہی مذکور ہو چکا ہے اب ہم نسب نامہ جناب رسول خدا صلعم کا علے التواتر اوپر سے ہم ایکطرف سے ذکر کرتے ہین وہ یہہ ہے — کہ ابو القاسم محمد صلعم بیٹا عبد اللہ کا — وہ بیٹا عبد المطلب کا — وہ بیٹا ہاشم کا — وہ بیٹا عبد مناف کا — وہ بیٹا قصی کا — وہ بیٹا کلاب کا — وہ بیٹا مرہ کا — وہ بیٹا کعب کا — وہ بیٹا لوے کا — وہ بیٹا غالب کا — وہ بیٹا فہر کا — وہ بیٹا مالک کا — وہ بیٹا نضر کا — وہ بیٹا کنانہ کا — وہ بیٹا خزیمہ کا — وہ بیٹا مدرکہ کا وہ بیٹا الیاس کا — وہ بیٹا مضر کا — وہ بیٹا نزار کا —

بیان محمد مصطفی ص کا

۴۶ معلوم رہے کہ نسب رسول خدا ص کا عدنان تک — وہ بیٹا عدنان کا — وہ بیٹا سعد کا
بالاتفاق ہے اسمین کچھ گفتگو نہین اور یہہ بھی بیشک ہے کہ عدنان حضرت ابراہیم
خلیل اللہ ع کے اولاد سے ہین لیکن وہ پشتین جو کہ درمیان عدنان اور اسماعیل کے
ہین اونکی تعداد مین اختلاف ہے — بعضون نے چالیس آدمی شمار کئے ہین
اور بعضے سات کہتے ہین — اور ام سلمہ یعنے زوجہ نبی ص روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ
یون فرماتے تہے کہ عدنان بیٹا ہے ادد کا — اور وہ بیٹا زید کا — وہ بیٹا برا کا
— وہ بیٹا ہے اعراق الثرے کا اسلئے ام سلمہ نے فرمایا کہ ہمیسع اور برا اور نبت
— اور اسماعیل اعراق الثری یہہ پیچہے سے بڑہائے گئے ہین — اور بیہقی نے
یون ذکر کیا ہے کہ عدنان بیٹا ادد کا — وہ بیٹا المقوم کا — وہ بیٹا ناحور کا
— وہ بیٹا تارح کا — وہ بیٹا یعرب کا — وہ بیٹا یشجب کا — وہ بیٹا نابت کا
— وہ بیٹا اسماعیل کا — وہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ ع کا — اب ہم وہ بیان کرتے
ہین جو کہ جوانی النسابہ نے درمیان شجرۃ النسب کے ذکر کیا ہے اور وہ ہی مذہب
مختار ہے وہ یہہ ہے کہ عدنان بیٹا ادد کا — وہ بیٹا ادد کا — وہ بیٹا الیسع کا
— وہ بیٹا الہمیسع کا — وہ بیٹا سلامان کا — وہ بیٹا حمل کا — وہ بیٹا قیدار کا
وہ بیٹا اسماعیل علیہ السلام کا — اور نسب نامہ اسماعیل کا درمیان نسب ابراہیم ع
کے اول فصل مین بیان ہو چکا ہے اوسکے اب پہر ذکر کرنے کی کچہہ حاجت نہین
بیہقی بیان کرتا ہے کہ ہمارا استاد ابو عبد اللہ الحافظ کہتا تہا کہ نسب رسول اللہ ص
کا عدنان تک صحیح ہے اور ماورا عدنان کے غیر معتبر ہے

بیان دودہ پلانے رسول اللہ ص کا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

مخفی نرہے کہ دایہ اول رسول خدا کی جسنے بعد حضرت کے والدہ کے دودہ پلایا اوسکا ۲۶۷
نام ثوبیہ ہے یہہ ابی لہب کی یعنے رسول اللہ کی چچا کی کنیزک تہی اس لونڈی کے ایک
بٹیا مسمی مسروح تہا اوسکا دودہ رسول خدا اور آپکی چچا حضرت حمزہ کو اور ابا سلمہ
ابن عبد الاسد مخزومی کو پلایا کرتی تہی اسلئے یہہ دونو شخص پیغمبر خدا صلعم کے رضاعی
بہائی تہے

بیان دودہ پلانے دایہ حلیمہ سعدیہ کا رسولخدا صلعم کو

پوشیدہ نرہے کہ عرب کا دستور یہہ تہا کہ بدوی عورتین یعنے جنگل کی رہنوالیان
درمیان مکہ معظمہ کے دودہ پلانے کی تلاش مین آیا کرتین تہی — چنانچہ اوسی
عادت قدیمہ پر چند عورتین بخواہش دودہ پلانی کے مکہ مین آئین سبکو بچے واسطے
پرورش کے ملگئے مگر دایہ حلیمہ کو کوئی بچہ سواے محمد مصطفی صلعم کے نملا باعث یہہ
ہے کہ رسولخدا اون ایام مین یتیم تہے اسلئے کوئی دایہ اونکو دودہ پلانا اختیار
نکرتی تہی کیونکہ وہ اپنے بچے کی امید لڑکے کی باپ سے رکہا کرتی تہی اور جو
عورت خود رانڈ ہوتی تہی اوسکو جانا کرتی تہین کہ یہہ کیا سلوک کریگی لیکن دایہ
حلیمہ بنت ابی ذویب بن الحارث السعدیہ نے حضرت کی والدہ آمنہ سے
آپکو لیکر دودہ پلانا شروع کیا اور اپنے ہمراہ اونکو لئے ہوئے بادیہ بنی سعد کو
جہان وہ رہتے تہے چلی گئی — خداتعالے نے اوس عورت کو ایسی برکت
بخشی کہ کبہی اوسکو ایسی فراغت نصیب نہوئی تہی جب آپنے دودہ چہوڑدیا
تب ایکروز حضرت کو مکہ مین لائے اور آپکی والدہ ماجدہ سے درخواست
کی کہ حضرت کو تا حین بلوغ میرے ہی پاس رہنے دے کیونکہ مجکو اس لڑکے سے
کمال الفت ہے اور مکہ مین وبا کا بہت زور و شور رہتا ہے جب حضرت کی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

والدہ نے دیکھا کہ یہہ کسیطرح پنڈ نہین چھوڑتی اونہون نے بھی اجازت دیدی
دایہ حضرت کو ہمراہ اپنے لیکر بادیہ بنی سعد کو پہر گئی حضرت نے اوس دایہ
کے پاس رہنا اور پرورش پانا شروع کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلعم
اپنے بہائی رضاعی کے ساتھہ جنگل مین گئے تہے کہ ناگاہ وہ دایہ حلیمہ کا بیٹا اپنی
ما کے پاس مضطرب آیا اور آکر کہنے لگا کہ اوس لڑکے قریشی کا دو آدمی سفید کپڑے
والون نے لٹا کر پیٹ پہاڑ ڈالا — یہہ خبر دایہ حلیمہ سنکر معہ اپنے خاوند کے مضطرب
الحال بہاگی گئی وہان جاکر جو دیکھا تو حضرت صحیح و سالم کہڑے ہین بروقت استفسار
کے حضرت نے بیان کیا کہ دو آدمی آئے تہے اونہون نے لٹا کر میرا پیٹ پہاڑ
ڈالا تہا — حلیمہ کا خاوند بولا کہ مین تو یہہ جانتا ہون اس لڑکے کو جنون ہوگیا ہے
تو اسکو اپنے ہمراہ لیجاکر اسکے کنبے مین چھوڑ آ دایہ حلیمہ کو بہی خوف ہوا معہ حضرت کو
ہمراہ اپنے لیکر اونکی والدہ آمنہ کے پاس آئی حضرت کی والدہ نے ارشاد کیا
کہ دایہ حلیمہ آج تیرے دلمین کیا ٹہرائی جو تو میرے بیٹے محمد صلعم کو اپنے ساتھہ
بارادہ چھوڑ جانے کے لائی تجکو تو اس لڑکے سے نہایت محبت تہی دایہ حلیمہ نے
سب حال بیان کیا آمنہ نے فرمایا کہ تو جھوٹی ہے اسکو نہ جنون ہے نہ کوئی
دیو چمٹا ہے نہ کسی شیطان کو اسپر دخل ہو سکتا ہے کیونکہ میرا بیٹا ایسا ہی رتبہ والا
ہے — رضاعی بہائی حضرت کے یہہ ہین — عبد اللہ — اور انیسہ — اور
حذامہ جوکہ موصوف بصفات اسمیہ اپنے کے تہے یہہ تینون لڑکے دایہ حلیمہ سعدیہ کے
بیٹے تہے اور حارث بن عبد العزے کے تخم سے تہے اور یہہ حارث مذکور رضاعی
والد پیغمبر خدا صلعم کا ہے — جن ایام مین کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت خدیجہ سے نکاح
کرلیا تہا اون ایام مین دایہ حلیمہ انکی پاس آئی تہی اور کہنے لگے کہ بسبب قحط سالی
کے ہم لوگ بہت تنگ ہین حضرت نے یہہ حال اپنی بیوی خدیجہ رضہ سے بیان کیا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

بیان کیا اوسنے چالیس گو سفند اوسکو دین — اور ایک دفعہ دایہ حلیمہ معہ اپنے شوہر حارث مذکور کے بعد نبوت رسول خدا صلعم کے آئے تھے اور دونو مشرف باسلام مشرف ہوکر چلے گئے تھے — جبکہ دایہ حلیمہ نے حضرت کو اونکی والدہ کے سپرد کر دیا تب جناب رسول مقبول نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت مین رہنا شروع کیا جب انکی عمر چھہ برس کی ہوئی اسوقت یکبارگی یہہ حادثہ عظیمہ برپا ہوا کہ حضرت کی والدہ درمیان ایک گانو ابوا کے جو درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب ودان کے ہے بقضا و رضاءِ الہی فوت ہوئین اور اونکے اسجاے آنیکا یہہ سبب تہا کہ آمنہ اپنے بہائیون سے جو قبیلہ بنی عدی بن النجار سے ہین حضرت کی ملاقات کروانے کو آئی تہی بعد مراجعت کے راہ مین انتقال فرمایا — بعد ازان حضرت کو اونکی دادا عبد المطلب پرورش کرتے رہے بعد دو برس کے وہ بہی گذر گئے اوسوقت حضرت کی عمر آٹھہ برس کی تہی — تب حضرت کے چچا ابو طالب بن عبد المطلب خبرگیر حضرت کے ہوئے ابو طالب حقیقی بہائی عبد اللہ والد رسول اللہ صلعم کا تہا — ذکر ہے کہ ایک دفعہ ابو طالب پیغمبر خدا صلعم کو اپنے ہمراہ ملک شام کیطرف کسی تجارت مین لیگئے تہے جبکہ شہر بصری مین داخل ہوئے (یہہ وہ شہر ہے جو شام مین واقع ہے اور یہہ وہ بصرہ نہین جو عراق کا ایک شہر مشہور ہے) تب عمر حضرت کی تیرہ ۱۳ برس کی تہی اس شہر مین عبد المطلب کی ملاقات ایک راہب مسمی بحیرا سے ہوئی اوس راہب نے ابو طالب سے کہا کہ اس لڑکے کو بحفاظت تمام اپنے ہمراہ لیکر اولٹا چلا جا اور یہودیون سے ڈرتا رہ ایسا نہ ہو کہ اس بچہ کو مار ڈالین کیونکہ یہہ تیرا بھتیجا ہو نہار ہے — چنانچہ ابو طالب نے حضرت کو اپنے ہمراہ لیکر بعد فراغ تجارت کے مکہ کو مراجعت کی — جبکہ پیغمبر خدا صلعم جوان ہوئے اسوقت کے یہہ اوصاف انکی ہین کہ صاحب مروت اور ذی حلم اور سب

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۷۰ آدمیون سے زیادہ فصیح — اور سچی اور امین اور پارسا ایسے تہے کہ آپکے ہمعرون
مین اور کوئی شخص ایسا نہ تہا چنانچہ تمام قوم مین حضرت بہت بڑے امین مشہور
تہے کیونکہ خدا تعالے نے ایسے امور صالحہ اور نیک چلن اونمین جمع کئے تہے کہ سب
بین معزز اور مکرم تہے — جبکہ ایک لڑائی درمیان فجار اور قریش کے بینے
حضرت کے چچاؤن سے جو ہوئے تہے اوسوقت حضرت کی عمر چودہ برسکی
تہی یہہ ایک لڑائی درمیان قریش — اور کنانہ اور ہوازن کے ہوئی تہی
فجار اسواسطے کہتے ہین کہ قوم ہوازن نے حرم کی ہتک عزت کی تہی اسوقت سے
اونکو فجار کہا کرتے تہے — اس جنگ مین اول حملہ قریش اور کنانہ پر ہوا — بعد ازان
قوم ہوازن پر ہوا اگر فتح قریشیون کی ہوئی

بیان اوس سفر کا جو حضرت نے واسطے سوداگری کے خدیجہ بنت خویلد کی طرفسے کیا تہا

واضح ہو کہ حضرت خدیجہ خویلد بن اسد بن عبدالعزی — بن قصے — بن کلاب کے
بیٹی ہے یہہ سوداگر بھی عزت والی اور بڑی مالدار قوم قریش مین تہی جبکہ اسنے
زبانی لوگون کی یہہ سنا کہ محمد مصطفے ص بہت سچے اور امین آدمی ہین حضرت کو بلاکر
اونسے کہا کہ آپ میرے واسطے ملک شام کو بطور تجارت تشریف یجائے اور
ہمراہ اپنے میرا غلام میسرہ لیجئے — حضرت نے منظور فرمایا — اور جو اسباب
اسجائے سے لادکر لیگئے تہے جاتے ہی ملک شام مین بیچ ڈالا اور اوسکی عوض
اور خرید کرکے مکہ معظمہ کو مراجعت فرمائی — چنانچہ سب اسباب محمولہ مملوکہ
خدیجہ رضہ کے ہمراہ اوسی غلام کے مکہ مین تشریف لائے اوس غلام نے حضرت

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۷۱

حضرت کی جو جو کراماتین وہان دیکھی تہین سب اپنی مخذومہ کے سامنے حرف
بحرف بیان کین — اور کہا کہ اکثر ایسا دیکھنے مین آیا کہ بوقت شدت گرما
دوپہر کے وقت دو فرشتے جناب رسالت آب کو سایہ کرتے تہے — بوی
خدیجہ نے یہہ باتین سنکر پیغمبر خدا صلعم سے درخواست اپنے نکاح کی کی حضرت
نے بعوض مہر بیس اونٹ کے بوی خدیجہ سے نکاح کرلیا — یہہ عورت اول
زوجہ رسول مقبول کی تہی تا حین حیات اس بوی کے حضرت کا نکاح دوسری
کسی بوی سے نہین ہوا — اور وقت نکاح حضرت خدیجہ کے عمر پیغمبر خدا کی
پچیس برس کی تہی اور بوی خدیجہ کی چالیس برس کی تہی اور وہ بوی بیوہ تہی تمام
پیغمبر خدا کی بیویون مین سوا عایشہ صدیقہ کے کوئی باکرہ نہ تہی اور یہہ خدیجہ
اول سب سے پیغمبر خدا پر ایمان لائی ہین بعد اونکے نبی ہونیکے دس برس تک
اونکی صحبت مین رہین اور تین برس قبل ہجرت پیغمبر خدا صلعم کے حضرت بوی خدیجہ
نے وفات پائی

بیان ہے تعمیر کعبہ کا جو پہر کرنے سر سے قریش نے کی ہی

کہتے ہین کہ بعد وفات حضرت اسماعیل ع کے اونکا بیٹا ثابت متولی خانہ کعبہ کا
ہوا اوسکے بعد جرہم کیونکہ عامر بن الحارث جرہمی کہتا ہے کہ ہم لوگ بعد ثابت کے
خانہ کعبہ کے متولی ہوئے اور ہم لوگ اوس خانہ بزرگ کا طواف کیا کرتے تہے
اس حال مین کہ کوئی مکہ مین نہ رہتا تہا ہم وہان رہا کرتے تہے مگر گردشات زمانے
اور بدنصیبیون ہماری نے ہمکو ہلاک کیا کیونکہ جرہم نے خدا سے بغاوت اختیار
اور سب محارم کو حلال جان لیا اسواسطے وہ ہلاک ہوئے اور پہر خانہ کعبہ کا
والی قبیلہ خزاعہ ہوا — اونکے بعد قریش ہوئے — جبکہ قریش لوگ خانہ کعبہ کے

بیان محمد مصطفی ص کا

 متولی ہوئے انکے وقت یہہ تجویز ہوئے کہ خانہ کعبہ کو بلند بنانا چاہئے اسلئے اون
لوگون نے بنا راول کو مسمار کرکے پہر نئے سرے سے تعمیر کرنی شروع کی جبکہ حجرالاسود
تک تعمیر پہنچی اسوقت تمام قبایل عرب مین اختلاف ہوا کیونکہ ہر ایک قبیلہ
بسبب عزت اور بزرگی حجرالاسود کے خواہان اسبات کا تہا کہ مین حجرالاسود کو
اوسکے مقام پر رکہون آخرش یہہ تجویز ٹہرائی کہ کللے روز بوقت صبح اول سب سے
جو شخص حرم کے دروازہ سے یہان آوے اوسکو حاکم اور منصف بناؤ وہ شخص جسکو
حکم کرے وہ اس حجر کو اوسکے مقام پر رکہے پیغمبر خدا ص اول سبسے حرم کے درواز
کو آئے حضرت کو سبنے حکم بنایا حضرت نے یہہ حکم دیا کہ ایک چادر مضبوط بچہاکر
اوسپر حجرالاسود رکہہ کر ہر ایک قبیلہ ایک ایک کونہ اوس کپڑے کا پکڑکر برابر اٹہاؤ
تاکہ سب مساوی رہین سبکو یہہ راے پسند آئی چنانچہ یونہین کیا حضرت نے
بوقت پہنچنے حجرالاسود کے اوسکے موضع پر اپنے ہاتہہ سے وہ پتہر اوسکے مقام پر
رکہا بعد ازان تعمیر ہوچکی اور کعبہ شریف طیار ہوگیا یہان والے لوگونکا اسوقت
میں یہہ تہا کہ کتان کے کپڑے سفید سعریون کے طور پر پہنا کرتے تہے بعد ازان چادرون کا
رواج شروع ہوگیا مگر سبسے اول حجاج ابن یوسف نے چادر پہنی ہی
اسوقت عمر حضرت کی جبکہ قریش نے آپکو حکم اور منصف بنایا تہا پنتیس ۳۵ برس کی
تہی یعنے پانچ برس پیشتر رسالت سے یہہ معاملہ ہوا

بیان ہے رسول ہونے محمد مصطفےٰ ص کا

واضح ہو کہ محمد مصطفے ص چالیس برس کی عمر مین عہدہ رسالت پر ممتاز ہوکر خلق اللہ کو
ہدایت فرمانے لگے تہے اور اللہ تعالے نے اونکے واسطے شریعت ناسخ عنایت

بیان محمد مصطفی صلعم کا

غایت فرمائے جس سے تمام شرایع ماضیہ کو منسوخ کر دیا — ابتدار رسالت
مین جناب سرور کائنات کو رویا ء صادقہ دکھلائے دیا کرتے تھے — اور
چونکہ جناب سرور خدا تعالے کو بہت دوست رکھتے تھے اور خدا تعالے اونکو
چاہتا تھا اسلئے درمیان جبل حرا کے ہر سال مین ایک مہینہ مراقبہ اور خلوت فرماتے
تھے — چنانچہ اوسی عادت قدیم پر پیغمبر خدا صلعم جس سال مین کہ رسول ہوئے
درمیان ماہ مبارک رمضان شریف کے جبل حرا کو واسطے اعتکاف کے
معہ اہلخانہ کے تشریف لیگئے — جبکہ وہ رات آئی جسمین کہ خدا تعالے نے اپنے
محبوب کو خلعت فاخرہ رسالت کا پہنایا اوس رات کو یہہ واردات ہوئے
کہ حضرت جبرائیل اپنے پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا کہ اقرأ
یعنے پڑھہ — آپنے ارشاد کیا کہ مین کیا پڑھون جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا
کہ اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی
علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم چنانچہ حضرت نے بموجب ارشاد کے یہہ پڑہا

ترجمہ

پڑھہ ساتھہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا — پیدا کیا آدمی کو جمی ہوئے
ہوئے — پڑھہ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے — جسنے سکھایا
ساتھہ قلم کے — سکھایا آدمی کو جو کچھہ نہین جانتا تھا — بعد ازان نبی صلعم
جب پہاڑ مین تشریف لیگئے اوسوقت آسمان سے یہہ آواز آئے کہ اے محمد
تو رسول ہے اللہ کا اور مین جبرائیل ہون حضرت نے جبرائیل کو اوس مقام پر
کھڑے رہ کر خوب ملاحظہ کیا — پھر محمد مصطفے صلعم بیوی خدیجہ رض کے پاس
آئے حضرت نے جو مشاہدہ کیا تھا وہ سب حال بیان کیا بیوی خدیجہ کہنے لگی
کہ قسم ہے مجکو اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین خدیجہ کی جان ہے مین امید رکھتی ہون

بیان محمد مصطفی صلعم کا

 اور بہت خوش ہوں اسبات سے کہ آپ اس امت کے نبی ہووین — چنانچہ بوبی خدیجہ رض ورقہ ابن نوفل اپنے چچا زاد بہائی کے پاس جسنے کہ کتابوں کو خوب پڑہا تہا اور یہودیوں اور عیسائیوں سے حضرت کی نبوت کی خبر جانتا تہا تشریف لیگئے اور سب حال زبانی محمد مصطفی صلعم کا اوسے بیان کیا ورقہ نے کہا سبحان اللہ اے خدیجہ قسم ہے مجکو خدا تعالے کی اگر تو سچی ہے تو البتہ وہ رازدار جو مثل موسیٰ ابن عمران کے ہے وہ بیشک ظاہر ہوا اور وہ امت کا نبی ہے حضرت خدیجہ نے یہہ حرف بحرف پیغمبر خدا سے بیان کیا کہ ورقہ یون کہتا ہے — جبکہ پیغمبر خدا اعتکاف پورا کر چکے تب خانہ کعبہ کے طواف کو تشریف لیگئے اور ایک ہفتہ تک حضرت طواف مین رہے — بعد ازان گہر کو تشریف لائے — پہر حضرت پر متواتر وحی کا نازل ہونا شروع ہوا — سبسے اول بوبی خدیجہ مسلمان ہوئین اسیواسطے اس بوبی کی بزرگی حدیث سے بہی ثابت ہے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مردونمین سے بہت مرد کامل ہوئے ہین لیکن عورتونمین سوا چار عورتون کے کوئی کامل نہین ہوئی یعنے آسیہ — جورو فرعون کی — مریم بنت عمران — خدیجہ بنت خویلد — چوتہی فاطمہ بنت محمد

بیان ہے اوس شخص کا جو سبسے اول مسلمان ہوا

واضح ہو کہ جناب خدیجہ رض کے اول ایمان لانے اور مسلمان ہونی مین کسیکو اختلاف نہین — مگر اختلاف اونکے بعد مین ہے کہ بوبی خدیجہ کے بعد کون شخص اول ایمان لایا — صاحب سیرۃ اور بہت سے اہل علم بیان کرتے ہین کہ مردونمین سے اول حضرت علی ابن ابیطالب نو برس کی عمر مین سبسے اول مسلمان ہوئے ہا بعضے دس برسکی عمر بیان کرتے ہین — اور ایک قول سے گیارہ برسکی ثابت ہی — قبل مسلمان

بیان محمد مصطفی ص کا

٢٨٥ مسلمان ہونیکے حضرت مرتضی علی رض پیغمبر خدا ص کے گہرمین تشریف رکہا کرتے تہے —
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جبکہ عرب مین قحط پڑا او سوقت ابو طالب بسبب کثیر العیال
ہونیکے بہت تنگ تہے — محمد مصطفی ص نے اپنے چچا عباس رض سے یہہ کہا کہ آپکا بہائی
ابو طالب چونکہ کثیر العیال ہے آپ ہمراہ میرے تشریف لیچلئے ہم دونو اونکو ہلکا
کردین اور اونکے بوجہہ کو تقسیم کرلین چنانچہ حضرت عباس اور پیغمبر خدا تشریف لیگئے
اور ابو طالب سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپکا بوجہہ ہلکا کرین ابو طالب نے کہا کہ
عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور جسکو چاہو لیجاؤ پیغمبر خدا ص نے حضرت علی کو لیا
— اور حضرت عباس رض نے — حضرت جعفر رض کو اپنے ہمراہ لیا اسواسطے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا ص کے پاس تشریف رکہتے تہے تا حین دعوے رسالت
انحضرت چنانچہ جسوقت حضرت نے ارشاد کیا کہ مین نبی ہون خدا کا حضرت علی رض
اولاً ایمان لائے — اور جعفر حضرت عباس کے پاس رہا کرتا تہا آخر کو وہ بہی مسلمان ہوا
حضرت علی رض نے ایک شعر عربی اپنے اول مسلمان ہونیکا کہا ہی جسکا ترجمہ یہہ ہے
شعر مسلمان مین ہوا ہون سبسے پہلے — درانحالیکہ نابالغ تہا لڑکا
صاحب السیرۃ لکہتا ہے کہ بعد علی مرتضی رض کے زید بن حارثہ غلام رسول اللہ کا
جسکو حضرت نے خرید کر آزاد کردیا تہا وہ مسلمان ہوا — بعد اوسکے ابوبکر صدیق رض
ایمان لائے نام انکا عبد اللہ ہی اور یہہ بیٹے ہین ابی قحافہ کے جسکا نام عثمان ہے
اور کنیت ابو قحافہ اور بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ سبسے اول ابوبکر صدیق مسلمان ہوئے
— بعد اونکے حضرت عثمان ابن عفان — اور عبد الرحمن ابن عوف — اور سعد
ابن ابی وقاص — اور زبیر ابن العوام — اور طلحہ ابن عبید اللہ — یہہ لوگ
بسبب تحریک کرنے ابوبکر رض کے اور بسبب فہمائش حضرت ابوبکر کے جو انکو
اپنے ہمراہ پیغمبر خدا ص کے پاس لایا مسلمان ہوئے تہے یہہ لوگ اولین مسلمانون مین سے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

شمار کئے جاتے ہین — پہر ابو عبیدہ مسلمان ہوئے جنکا نام عامر بن عبد اللہ
بن الجراح ہے — اور عبیدۃ بن الحارث — اور سعید ابن زید ابن عمرو بن نفیل
بن عبد العزے یہہ چچا کا بیٹا حضرت عمر وابن الخطاب کا ہے اور عبد اللہ بن
مسعود اور عمار بن یاسر یہہ مسلمان ہوئے — واضح ہو کہ تین برس تک پیغمبر
خدا محمد مصطفی یہہ دعوت طرف اسلام کی خفیہ کرتے رہے مگر جبکہ یہہ آیت
نازل ہوئی کہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا اپنے کنبے والون کو جو قریب
کے رشتہ کے ہین اوسوقت حضرت نے بموجب حکم خدا کے اظہار کرنا دعوت کا
شروع کیا — بعد نازل ہونے اس آیت کے پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی رض
سے ارشاد کیا کہ اے علی ایک پیمانہ کہانیکا میرے واسطے طیار کر اور ایک بکریکا
پیر اوسپر چہوا سلے — اور ایک بڑا کانسہ دودہ کا میرے واسطے لا اور مطلب
کی اولاد کو میرے پاس بلا کر لا تا کہ مین اونسے کلام کرون اور سناؤن اونکو وہ حکم
جسکا کہ جناب باری سے مامور ہوا ہون — چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
وہ کہانا ایک پیمانہ بموجب حکم طیار کر کے اولاد مطلب کو جو قریب چالیس آدمی
کے تہے بلایا ان آدمیون مین حضرت کے چچا ابو طالب اور حضرت حمزہ — اور
حضرت عباس بہی تہے — اوسوقت حضرت علی رض نے وہ کہانا جو طیار
کیا تہا لا کر حاضر کیا سب کہا پی کر سیر ہو گئے — حضرت علی رض سے ارشاد کیا
کہ جو کہانا ان سب آدمیون نے کہایا ہے وہ ایک آدمی کی بہوک کے موافق تہا
اس اثنا مین حضرت چاہتے تہے کہ کچہہ ارشاد کرین کہ ابو لہب جلد بول اوٹہا
اور یہہ کہا کہ محمد صلعم نے بڑا جادو کیا یہہ سنتے ہی تمام آدمی الگ الگ ہو گئے
یعنے چلے گئے پیغمبر خدا صلعم کچہہ کہنے بہی نہ پائے — یہہ حال دیکہہ کر جناب
رسالت مآب نے ارشاد کیا کہ اے علی دیکہا تو نے اس شخص نے کیسی سبقت کی

بیان ہے محمد مصطفی ص کا

۲۷۷ سبقت کی مجکو بولنے بہی نہ دیا — اتبو پہر کلکو طیار کر جیسا کہ آج کیا تہا اور پہر اونکو
بلاکر جمع کر چنانچہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے دوسرے روز پہر موافق ارشاد آنحضرت کے
وہ کہانا طیار کرکے سب لوگون کو جمع کیا جب وہ کہانے سے فراغت پاچکے اوسوقت
رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ تم لوگون کی بہت اچھی قسمت اور نصیب کیونکہ ایسے
چیز مین اللہ کی طرف سے لایا ہون کہ اوسے تمکو فضیلت حاصل ہوتی ہے اور آیا
ہون تمہارے پاس دنیا اور آخرۃ مین اچہا — خداتعالی نے مجکو تمہاری ہدایت
کا حکم فرمایا ہے کون شخص تم مین سے اس امر کا اقتدا کرکے میرا بہائی اور وصی اور
خلیفہ بنا چاہتا ہے اوسوقت سب موجود تہے اور حضرت پر ایک ہجوم تہا —
حضرت علی رضی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آپکے دشمنون کے نیزہ مارونگا
اور آنکہین اونکی پہوڑونگا اور پیٹ چیرونگا اور ٹانگین کاٹونگا اور آپکا
وزیر ہونگا — حضرت نے اوسوقت علی مرتضی رضی کی گردن پر ہاتہہ مبارک رکہکر
ارشاد کیا کہ یہہ میرا بہائی ہے اور میرا وصی ہے اور یہہ خلیفہ ہے تمہارے درمیان
اسکی سنو اور اطاعت قبول کرو — یہہ سنکر سب قوم کے لوگ ازروے تمسخر
کے ہنس کر کہڑے ہوگئے اور ابوطالب سے کہنے لگے کہ اپنے بیٹے کی بات سن اور اطاعت
کر یہہ تجہے حکم ہوا ہے — اسی طرح پر مدت گذر گئی کہ پیغمبر خدا صلعم اونمین رہتے تہے
اور احکام الہی اونکو پہنچاتے تہے لوگ بہی اونکے کلام کو کچہہ رد نہ کرتے تہے جبتک
کہ حضرت نے اونکی بتون کو عیب نہ لگایا جب حضرت نے اونکے خداؤن اور
معبودون کے عیب اور نقصان بیان کرنے شروع کئے اور اونکی آبا و اجداد کو
کافر ٹہرائے اور گمراہ بتلائے اسوقت سب آدمی حضرت کے دشمن ہوگئے
اور کینہ اور بغض رکہنے لگے مگر جو مسلمان ہوگیا اور ابوطالب حضرت کا چچا بہت
خفا ہوا یہہ معاملہ جسوقت ہوا تب اشراف قوم قریش کی سب جمع ہوکر ابوطالب

بیان سے محمد مصطفی ص کا

۸۰۰۱ کے پاس آئے وہ لوگ یہہ تہی عتبہ اور شیبہ یہہ دونو بیٹے ربیعہ بن عبد مناف کے تہے اور ابوسفیان بن امیہ بن عبد شمس اور ابو البختری بن ہشام بن الحارث بن اسد اور اسود بن المطلب بن اسد اور ابو جہل بن ہشام بن المغیرہ اور ولید بن المغیرۃ المخزومی چچا ابی جہل کا اور نبیہ اور منبہ یہہ دونو شخص مجتاج سہمی ان کے بیٹے تہے اور عاص بن وایل اسہمی اسکو ابو عمرو بن العاص بہی کہتے ہین یہہ لوگ ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپکے بہتیجے نے ہمکو معیوب ٹہرایا ہے اور ہمکو کمینے اور گمراہ بتلایا ہے اور ہمارے باپ دادون کو کہتا ہے کہ وہ لوگ کافر تہے یا تو آپ اوسکو منع کر دیجئے ورنہ جو ہمسے ہوگا ہم کرین گے تو اوسسے دست بردار ہو جا ابو طالب نے اون لوگون کو حکمت عقلی سے رد کر دیا مگر رسول اللہ ہدایت خلق سے باز نہ آئے جسطرح پر کہ آپ ہدایت فرماتے تہے اوسطرح پر ہدایت فرماتے رہے دوسری دفعہ پہر وہ لوگ مجتمع ہوئے اور ابو طالب سے وہی تقریر اول بیان کی اور کہا کہ اگر تو اوسکو نہ روکیگا تو ہم تجکو اور اوسکو دونو کو سمجہہ لینگے اور فریقین مین سے کسی نہ کسیکا خون بالضرور ہو جاویگا اسوقت ابو طالب محمد مصطفی ص کے پاس آئے اور بیان کیا کہ اے بہتیجے تجکو آدمی ایسا ایسا بیان کرتے ہین مناسب یہہ ہے کہ تو ایسی باتون سے باز آ پیغمبر خدا ص نے دریافت کیا کہ میرا چچا میرے لئے ڈرگیا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر وہ لوگ میرے دہنے ہاتہہ مین شمس رکہہ دین اور بائین ہاتہہ مین چاند یعنے یہہ امر محال بہی کر گذرین تب بہی یہہ طریقہ راست اور کار ہدایت خلق کا مین نہ چہوڑونگا اور حضرت اوسوقت آبدیدہ ہوئے اور ابو طالب بہی رو دیا بعد ازان چلنے کے ارادہ کہڑا ہوا اور پکار کر پہر کہا کہ اے بہتیجے اب بہی میری بات قبول کر اور کہدے کہ مین یہہ بات ہرگز نہ کرونگا

بیان ہے محمد مصطفی صلعم کا

نہ کرونگا خدا کی قسم کبھی تجکو کسیکے سپرد نہ کرونگا بعد ازان یہہ ہوا کہ ہر ایک قبیلہ نے ۷۹
رنج اور عذاب دینا ہر ایک شخص کو جو مسلمان ہوتا تہا شروع کیا اور ابوطالب نے
بہی رسول مقبول کو منع کردیا کہ اپنے چچا سے باز رہو

بیان ہے حضرت حمزہ رض کے مسلمان ہونیکا

راوی یون روایت کرتا ہے کہ رسول مقبول جبل صفا پر تشریف رکہتے تہے کہ
ابوجہل بن ہشام کا بہی وہانکو گذر ہوا اسنے حضرت کو اوسجاے دیکہہ کر گالی دی
حضرت نے اوسے کچہہ کلام نہ کیے اوسوقت حضرت حمزہ رض شکار کہیلنے گئے تہے
جبکہ وہ گہر مین آئے عبد اللہ ابن جدعان کی کنیزک نے حضرت حمزہ سے بیان کیا
کہ ابوجہل نے آج اپنے بہتیجے محمد کو گالی دی تہی یہہ بات سنکر حضرت حمزہ کو بہت
غصہ آیا کمان اپنے گلے مین ڈالے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرنے چلے گئے اوسجاے
ابوجہل بہی لوگون مین بیٹہا ہوا اونکو ملگیا حضرت حمزہ نے وہ کمان اوسکے سر پر اوٹہاکے
ماری اور کہا کہ تو محمد صلعم کو گالیان دیتا ہے اور حالانکہ ہم اوسکے دین پر ہین ــــ
یہہ حال دیکہہ کر چند حامیی ابوجہل کے بنی مخزوم کے قبیلہ کے سے حضرت حمزہ پر اوٹہے
ــــ ابوجہل بولا کہ تم لوگ کچہہ نہ کہو کیونکہ مینے اپنے چچا کے بیٹے محمد کو سخت گالی دی
ہے ــــ یہہ سبب تہا حضرت حمزہ کے مسلمان ہونیکا چنانچہ حضرت حمزہ رض کامل
مسلمان ہوگئے اور قریش کے نزدیک یہہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کو بسبب حضرت
حمزہ کے مسلمان ہونیکی بزرگی اور افتخار حاصل ہوا

بیان ہے حضرت عمر رض کے مسلمان ہونیکا

بیان سے محمد مصطفی صلعم کا

۲۸۰ واضح ہو کہ عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی دشمن صعب پیغمبر خدا صلعم کا تھا
— راوی یون بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کہ اے بار خدا اسلام کو
معزز اور مکرم کر دو شخصون سے یعنے عمر بن الخطاب اور ابی الحکم بن ہشام یعنے
ابو جہل سے چنانچہ خدا تعالے نے حضرت عمر رض کو ہدایت کی کہ وہ مسلمان
کامل ہوئے — اس شخص کا حال قبل مسلمان ہونیکے یہہ تھا کہ ہاتھہ مین تلوار لئے
ہوئے باراده قتل جناب محمد مصطفی صلعم کے پھرا کرتا تھا چنانچہ ایک دن پیغمبر خدا
کے قتل کا ارادہ کر کے ہاتھہ مین تلوار لیکر چلا جاتا تھا کہ راہ مین نعیم بن عبد اللہ
النحام ملے اونہون نے پوچھا کہ اے عمر کیا ارادہ رکھتا ہے — حضرت عمر بولے
کہ نبی صلعم کو قتل کرونگا — نعیم نے بیان کیا کہ اگر تو نے محمد صلعم کو قتل کر ڈالا تو عبد
مناف کی اولاد تجکو بھی زندہ نہ چھوڑیگی — اس حرکت سے باز آ اگر تجھسے ہوسکے
تو اپنی بہن اور چچا زاد دن کو یعنے سعید بن زید اور خباب کو جو مسلمان ہو چکے ہین
پھیر کر مرتد کر لے — یہہ حال سنکر عمر رض راہ ہی مین سے پھر کر اونکے گھر گئے
وہ سورہ طہ پڑھ رہے تھے انہون نے کچھہ کھڑے ہو کر سنا جب یہہ گھر مین گئے
اوسوقت اونہون نے وہ صحیفہ چھپا لیا اور چپکے ہو رہے — عمر رض نے پوچھا
تم کیا پڑھتے تھے وہ انکار کر گئے انہون نے بسبب غصہ کے اپنی بہن کے ایک
تھپڑ بہت سخت مارا اور کہا کہ مجھکو دکھلا تو کیا پڑھتی تھی بہن اونکی یہہ خوف کرتی
تھی کہ اگر اوسکو صحیفہ دیدونگی تو شاید یہہ گم کر دے پھر دستیاب نہ ہو سکے —
اور خباب حضرت عمر سے ڈر کر چھپ گیا تھا جسوقت حضرت عمر نے یہہ کہا کہ مین
پھر تجکو دیدونگا تو مجکو دکھلادے وہ کیا پڑھتے تھی اسوقت اونکی بہن نے دیا
— عمر چونکہ پڑھا لکھا آدمی تھا پڑھ کر کہا کہ کیا خوب باتین اسمین لکھی ہوئی ہین
مین بھی مسلمان ہونگا خباب نے جب یہہ سنا اوسوقت وہ باہر آیا حضرت عمر رض نے

حضرت عمر نے خباب سے پوچھا کہ رسول اللہ کہاں تشریف رکھتے ہیں اوسنے کہا کہ ایک مکان میں درمیان صفا کے ہیں پیغمبر خدا اوس مکان میں ہمراہ قریب چالیس مرد و عورت کے بیٹھے ہوئے تھے اونمیں حضرت حمزہ — اور ابوبکر صدیق رض اور علی ابن ابیطالب بھی موجود تھے کہ ناگاہ عمر ابن الخطاب بھی وہان جا پہنچے کہ انکی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی جاتی ہے اونہوں نے اجازت گھر میں آنیکی چاہی پیغمبر خدا نے اجازت دی جب اندر گئے اوسوقت پیغمبر خدا کھڑے ہوئے اور عمر ابن الخطاب سے معہ کپڑون چمٹ گئے اور بعد معانقہ کے ارشاد کیا کہ اے عمر کس ارادہ پر آئے ہو اب ہمیشہ تا قیام قیامت لڑتے ہی رہو گے حضرت عمر نے اوسوقت عرض کی کہ یا رسول اللہ میں مسلمان ہونے اور خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانیکو آیا ہون یہہ سنکر پیغمبر خدا بہت خوش ہوئے اور آپ نے تکبیر کہی اور حضرت عمر ابن الخطاب مسلمان کامل ہوئے

بیان ہے ہجرت اول کا

یہہ وہ ہجرت ہے جسمیں مسلمان درمیان زمین حبشہ کے جا رہے تھے واضح ہو کہ قریشون نے جب اصحاب رسول اللہ کو بہت تنگ کرنا اور ایذا دینی شروع کی اسوقت پیغمبر خدا صلعم نے یہہ ارشاد کیا کہ جس کسی کے کنبہ نہو اوسکو اختیار ہے وہ حبشہ کی طرف چلا جاوے چنانچہ اول بارہ شخص جنمین ایک عثمان ابن عفان معہ اپنی جورو رقیہ دختر نیک اختر رسول مقبول کی — اور ایک زبیر ابن العوام — اور ایک عثمان ابن مظعون — اور عبد اللہ بن مسعود — اور عبد الرحمان ابن عوف تھے ہجرت کرکے دریا پار ہوکر زمین حبشہ میں طرف بادشاہ نجاشی کے گئے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

گئے اور وہان جاکر قیام کیا بعد انکے جعفر ابن ابیطالب نے ہجرت کی پہر اکثر مسلمان
ہجرت کر کے حبشہ مین جا بسے کہتے ہین کل وہ مرد جو ہجرت کر گئے تہے تراسی ۸۳
تہے اور عورتین اٹھارہ یہہ تعداد سوا اون بچون کے ہے جو ہمراہ تہے اور جو وہان
پیدا ہوئے — بعد ازان قریش نے عبد اللہ ابن ربیعہ — اور عمرو بن العاص کو ادر ہدای
واسطے انعام نجاشی کے دیکر روانہ کیا اور مسلمانون کو اوسسے طلب کیا نجاشی نے
کچہہ التفات نہ کی اور اوہوڑی واپس کی اور مسلمانون کو ندیا اوسوقت عمرو ابن
العاص نے کہا کہ آپ ان مسلمانون سے یہہ تو پوچہئے کہ یہہ لوگ حضرت عیسٰے عم کے
حقمین کیا کہتے ہین — چنانچہ نجاشی نے پوچہا کہ تم لوگ حضرت عیسے عم کو کیا کہتے ہو
مسلمانون نے جواب دیا کہ جو خدا تعالے حضرت عیسے عم کے حقمین فرماتا ہے
وہی ہم بہی کہتے ہین — وہ یہہ ہے کہ عیسی مسیح عم کلمہ ہے اللہ کا ڈالا اوس
کلمہ کو طرف مریم کنواری کے نجاشی نے کہا کہ سچ کہتے ہین جبکہ یہان بہی قریش کی
دال نہ گلی اسوقت عمرو بن العاص — اور عبد اللہ ابن ربیعہ دونو مایوس ہوکے
چلے آئے — مگر قریش نے دشمنی مین کچہہ کمی نہ کری کیونکہ جب اون لوگون نے
دیکہا کہ اسلام بڑہا چلا جاتا ہے اور تمام قبایل عرب مین پہیل گیا اسوقت آپسمین
یہہ عہد کیا کہ بنی ہاشم اور اولاد مطلب سے سب عقد موقوف کرنے چاہین یعنے
نکاح اور بیع بیپار کبہی نہ کرین گے اس امر کا ایک اقرار نامہ لکہہ کر واسطے تاکید
اپنے نفسون کے کعبۃ اللہ مین رکہہ آئے — اور بنی ہاشم مین کافر اور مسلمان
منافق مجتمع ہو کر ایک گروہ کفار کا مقرر ہوا جسکا سردار ابی طالب تہا اور ابو لہب
عبد العزی بن عبد المطلب تہے سوا اپنی جورو ام جمیل بنت حرب کے جو ابو سفیان
کی بہن تہی اپنی دشمنی اظہار کرنے کے واسطے قریش کے ہمراہ ہوا یہہ وہی عورت
ہے جسکا نام خدا تعالے نے قران شریف مین حمالۃ الحطب رکہا ہے اسواسطے

بیان محمد مصطفی ص کا

اسواسطے کروہ کانٹے لاکر رسول اللہ کی راہ مین بسبب عداوت کے بچھایا ۲۳
کرتے تھے — اور ایک گروہ بنی ہاشم کا علیحدہ رہ گیا جنکے ہمراہ رسول کریم
تین برس تک اِس دشواری مین رہے اِس اثنا مین مہاجرین حبشہ کو یہہ خبر
پہنچی کہ اہل مکہ سب مسلمان ہوگئے ہین وہ لوگ بہت خوش ہوے اور تینتیس[۳۳] مرد
وہانسے آئے جب قریب مکہ معظمہ کے پہنچے اوسوقت اونکو دریافت ہوا کہ یہہ
خبر جھوٹ تھی چنانچہ اسلیئے سب کے سامنے ظاہر ہوکر مکہ مین نہ گھسے مگر رات
کو چھپ کر آئے اونمین سے عثمان ابن عفان — اور زبیر ابن العوام — اور عثمان
ابن مظعون اول آئے تھے

بیان ہے خراب ہوجانے اقرار نامہ کا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز جناب سرور کائنات نے اپنے چچا ابو طالب سے
ارشاد کیا کہ اے چچا میرے خدا تعالےٰ نے اوس اقرار نامہ پر جو قریش نے
درمیان خانہ کعبہ کے آویزان کیا تھا دیمک اسطرح پر مسلط کی کہ اوسنے سوا
نام خدا کے اوس اقرار نامہ مین کچھہ نہین چھوڑا سب چاٹ گئی — ابو طالب
یہہ بات سُنکر قریشیون کے پاس گیا اور اِس حال سے اونکو اطلاع کی — اور
یہہ اقرار کیا کہ یہہ بات جو میرے بھتیجے نے کہی ہے اگر راست ہوئی تو ہماری
قطع رحم کرنے سے باز آو اور اگر جھوٹ نکلے تو بیشک اپنے بھتیجے کو تمہارے
سپرد کردونگا — چنانچہ اونہون نے وہ بات راست پائی اسلئے وہ لوگ
اور زیادہ قساوت قلب اور بدی کے درپے ہوئے اور ایک گروہ قریش
نے اوس عہد اقرار نامہ کو توڑ دیا اور بنی مطلب سے متفق ہوگئے

بیان ہے فوت ہونی ابوطالب کا

ابوطالب درمیان ماہ شوال دسوین سال نبوت مین بیمار ہوکر فوت ہوا واضح ہو کہ جبکہ ابوطالب بہت سخت بیمار ہوا اوسوقت پیغمبر خداصؐ نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر تو کلمہ شہادت میرے سامنے کہہ لے تو دن قیامت کے مین تیری شفاعت بیشک کروانگا۔ ابوطالب نے جواب دیا کہ اے بھتیجے اگر مجکو خوف ننگ و عار کا نہوتا تو بیشک مین کلمہ شہادت کہتا کیونکہ قریش لوگ یہہ کہین گے کہ اسنے موت سے ڈرکر کلمہ شہادت کہا ہے ۔ اور حضرت عباس رضؓ سے ایک یہہ روایت کی گئی ہے کہ بروقت وفات کے ابوطالب ہونٹ ہلاتا تہا حضرت عباس فرماتے ہین کہ مینے کان لگا کر سُنا اور اسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی اے بھتیجے وہ کلمہ جسکے کہنے کے واسطے تو مجکو کہتا تہا مینے کہہ لیا اسوقت رسول خدا نے اللہ کی حمد کی اور فرمایا کہ حمد ہے اوس خدا کو جسنے اے چچا تجکو ہدایت نصیب کی یہہ روایت حضرت عباس رضؓ سے منقول ہے مگر مشہور یہہ ہے کہ وہ کافر مرا ہے۔ مگر چند اشعار ابوطالب سے یہہ دریافت ہوتا ہے کہ اوسنے رسول اللہ کی تصدیق کی ہے اون اشعار کا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ

شعر ہدایت کی تونے مجکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے امین ہے

اور جانا مینے کہ دین محمدی تمام دینون سے بہتر ہے

قسم ہے خدا کی نہ پہنچین گے سب طرف تیری جبتک کہ گاڑے نہ جاوین مٹی مین

اور عمر ابوطالب کی کچھہ اوپر اسّی برس کی تہی فقط

بیان ہے وفات حضرت خدیجہ زوجہ مطہرہ پیغمبر خدا صلعم کا

مخفی نہ رہے کہ بعد وفات ابو طالب چچا رسول خدا کے بیوی حضرت کی یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی تین برس قبل ہجرت نبوی صلعم کے مرحلہ پیمائے ملک عدم کی اختیار کی جناب سرور کائنات کو بسبب مرنے ابو طالب اور خدیجہ رضی کے بہت رنج لاحق حال ہوا اور خصوصاً قریش کے اشراف مثل ابو لہب بن عبد المطلب اور حکم بن العاص اور عقبہ بن ابی معیط ابن ابی عمرو بن امیہ جو قرب وجوار رسول کریم کے مقام سکونت رکھتے تھے حضرت کو انواع انواع اور اقسام اقسام کے تکلیف اور رنج دیتے تھے یعنی بروقت نماز خوانی اور عبادت خدا کے حضرت کے اوپر اشیا ناپاک ڈال دیتے اور عمداً دیگچہ سے طعام سرور کائنات کے بیچ اشیا غیر طاہرہ ملا دیا کرتے

بیان ہے رسول اللہ کے سفر کرنیکا طرف طایف کی

بعد وفات ابو طالب چچا پیغمبر خدا صلعم کے جب قریش بہت ایذا دینے لگے اور رسول اللہ کو شدت سے ستانے لگے اوسوقت حضرت طایف کو بایں ارادہ تشریف لیگئے کہ شاید وہ لوگ خدا ترسی کرکے میری مدد اور حمایت کریں اور خدا اونکو ہدایت نصیب کرے چنانچہ طایف میں جاکر ایک جماعت شرفا قوم ثقیف (یعنی مثل مسعود اور حبیب کے جو کہ عمرو کے بیٹے تھے) اپنے پاس بلا کر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور کار رسالت اونکے سامنے اظہار کیا اونکو

بیان محمد مصطفی ص کا

ہدایت طرف خدا کی کرنے لگے — ایک شخص نے ان دو ند کورین بالا مین سے یہہ کہا کہ آپ کے سوا اور کسی پیغمبر کو بہی خدا ملا ہے یا نہین — دوسرا یہہ بولا کہ خدا کی قسم مین تجہسے کبہی کلام نہ کرونگا کیونکہ اگر تو رسول اللہ ہے جیسا کہ تو دعوے کرتا ہے تب تو تجہسے ڈرتا ہون کیونکہ تیرے کلام رد کرنے سے خوف آتا ہے — اور اگر خدا پر تو نے بہتان بندہی کی ہے تو تجہسے کلام کرنا روا نہین پس بہر تقدیر مین کبہی نہ بولونگا حضرت وہانسے نا امید و مایوس ہوکر کہڑے ہو گئے اور اونکے غلام اور کم ہمت لوگ یعنے کمینی اوس قوم کے حضرت کو پکار پکار کر برا بہلا کہنے لگے چنانچہ ایک انبوہ کثیر آپ پر ہو گیا اوسوقت حضرت نے ایک دیوار کے نیچے مقام پکڑا اور جناب باری مین یہہ التجا کی کہ اے خداوند مین ضعیف بے حیلہ بے وسیلہ ہون رحم دل کر دے تمام آدمیون کو مجہپر اے بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تو پروردگار ناطاقتون کا اور حامی کم زورون کا میرے سر پر قایم ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ جن لوگون نے مجکو آزردہ کیا ہے اگر تو مجہپر خفا نہو تو مجکو کچہہ پروا نہین — بعد ازان رسول اللہ مکہ معظمہ کو تشریف لاسے اور قوم قریش اور زیادہ مخالف اور دشمن ہو گئی تہی

بیان ہے ظاہر کرنے رسول اللہ کا اپنے نفس کو قبایل عرب پر

جملہ عادات رسول کریم سے ایک عادت حضرت کی یہہ تہی کہ درمیان موسم حج کے پیغمبر خدا صلعم ظاہر ہوتے اور تمام قبایل عرب کے ہر ایک قبیلہ کو نام و نشان اونکے پکار کر یہہ ارشاد کیا کرتے کہ اے اولاد فلانی شخص کی مین رسول ہون اللہ کا بہیجا ہے مجکو خدا نے پاس تمہارے مین یہہ کہتا ہون کہ عبادت کرو خدا کی اور اوسکو وحدہ لاشریک سمجہو اور جسکو تم پوجتے ہو سوا اوسکی اوسکی پرستش سے دست کش ہو اور محمد صلعم

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ایمان لاؤ میری تصدیق کرو آپ کا یہہ مقولہ تہا — اور حضرت کا چچا ابولہب ۲۸۷
یہہ نسادی کرتا کہ اے لوگو یہہ محمد صلعم تمکو نئی راہ سکہلاتا ہے اور بدعت و گمراہی
کی طرف بلاتا ہے یہہ چاہتا ہے کہ پرستش لات اور عزا کی چھوڑدادے کوئی اسکا
کہنا نہ مانیو یہہ مقولہ ابولہب کا ہے واضح ہو کہ ابولہب آنکہ سے بہینگا تہا اور سر پر
اوسکے مینڈ ہیان بالوںکی تہین

بیان ہے ابتدا رحال انصار کا

جبکہ مشیت ایزدی مقتضی اسباب کی ہوئی کہ اپنے دین مستقیم اور نبی کریم کو معزز
ومکرم کرنا چاہیے اسوقت پیغمبر خدا صلعم موافق عادت قدیمہ کے درمیان موسم
حج کے قبایل عرب پر ظاہر ہوئے ابہی حضرت عقبہ ہی کے پاس تہے کہ آپکی
ملاقات چند آدمیوں سے ہوئی جو کہ قبیلہ الخزرج کے اور رہنیو اسلے
شہر یثرب کے تہے واضح ہو کہ شہر یثرب مین دو قبیلے رہتے تہے یعنے الاوس
— اور الخزرج یہہ دونو قبیلہ ایک باپ کے اولاد سے ہین اور مسکن قدیم انکا
یمن ہے ان دونو قبیلونمین لڑائی اور جنگ برپا ہو رہی تہی — اور یہہ دونو
قبیلے دو فرقہ یہود یعنے قریظہ اور النظیر سے جو کہ نسل ہارون ابن عمران کے مین
عقد مرافقت رکہتے تہے) وہ آدمی چہہ تہے حضرت نے اونکے سامنے حقیقت
اسلام کی بیان کی اور قران شریف پڑہ کر سنایا وہ ایمان لائے اور حضرت
کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے بعد ازان جبکہ وہ شہر یثرب مین پہنچے اپنے بہای
بندون سے رسول اللہ کا ذکر کرنا اور اپنا مسلمان ہونا بیان کیا پہر تمام گہرون
مین رسول اللہ صلعم کا ذکر ہو گیا

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان ہے شب معراج کا

مخفی نرہے کہ صاحب السیرۃ کہتا ہے کہ معراج رسول خدا کو قبل از موت ابی طالب کے ہوئی — اور ابن الجوزی نے یہہ نقل کیا ہے کہ بارہ ۱۲ وین برس نبوت کے بعد موت ابیطالب کے حضرت کو شب معراج ہوئی — اور اس بات مین بھی اختلاف ہے کہ ہفتہ کی رات سترہ ۱۷ وین تاریخ رمضان شریف کی تیرہوین برس ہجری مین ہوئی یا کہ ماہ ربیع الاول — یا ماہ رجب مین اور اسمین بھی اختلاف علمار کا ہے کہ رسولخدا جسم سمیت گئے تھے یا آپکو خواب صادق ہوا ہے نزدیک جمہور کا یہی ہے کہ جسم سمیت تشریف لیگئے تھے — مگر بعضے کا مذہب یہہ ہے کہ حضرت کو رویا رصادق ہوا اس مذہب کا موئد قول حضرت عایشہ صدیقہ رض کا ہے وہ فرماتے ہین کہ نہ گم ہوا تہا جسم مبارک رسولخدا کا بلکہ سیر کروائی خداتعالے نے روح رسولخدا کو — اور معاویہ سے بھی یہہ روایت ہے کہ شب معراج خواب مین ہوئی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا ص بجسم مبارک بیت المقدس ہی تک تشریف لیگئے تھے اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ سیر روحانی تمام آسمانون کی حضرت نے کی بہر تقدیر جتنے اختلاف تھے وہ سب ہمنے لکہہ دئے ہین

بیان ہے اوس بیعت کا جو اول مرتبہ ہوئی

واضح ہو جب نیا سال شروع ہوا پیغمبر خدا ص واسطے ادار مناسک حج کے

بیان محمد مصطفی صہ کا

حج کے تشریف لیگئے اولاً حضرت نے بار۱۲ ہ مردون سے ملاقات کی یہہ بارہ
آدمی انصار مین سے ہین اونہون نے حضرت سے مثل عورتون کے بعیت کی
اور ابہی لڑائی فرض اون پر نہوئی تہی — یہہ جو ہمنے کہا کہ مثل عورتون کی بعیت
کی اسسے یہہ مراد ہے کہ اس عہد پر بعیت ہوئی کہ خدا کو کوئی شریک نہ کرو
— چوری نکرو — زنا نکرو — اپنی اولادون کو قتل نکرو انہین باتون پر عورتون
نے بعیت کی تہی جب وہ بعیت کرچکے حضرت نے مصعب بن عمیر بن ہاشم
بن عبد مناف بن عبد العلا کو واسطے تعلیم قران شریف اور طریقہ اسلام کے
اون کے لئے مامور کیا — جب مصعب ہمراہ سعد ابن زرارہ کے جو کہ ایک
شخص اونہین چہہ بعیت کرنے والون مین سے تہا جنہون نے درمیان عقبہ کے
حضرت کی بعیت کی تہی داخل ہوئے تو اولاً بنی ظفر کے احاطہ مین گئے ان لوگون کا
سردار سعد بن معاذ تہا جو کہ رشتہ مین پہوپہی زادہ سعد بن زرارہ کا بہی تہا
— اور اسید بن حصین بہی اس قبیلہ کا سردار شمار کیا جاتا تہا — اسید بن حصین نے
جو ایک تعلیم نئی طور کی پائی طیش مین آکر اپنا حربہ ہاتہہ مین لیکر آیا اور مصعب اور
اسعد سے یہہ کہنے لگا کہ تم لوگ ضعفار قوم کو کیا پہسلاتے بہلاتے نئی نئی باتین سکہلاتے
پہرتے ہو اگر تم دونون کو اپنے جان بچانے منظور ہے تو اس حرکت بیجا سے
باز آؤ نہین تو تمہارے ٹکڑے کر ڈالونگا — مصعب رض نے نرمی سے یہہ جواب دیا
کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکہئے اور جو ہم لوگ کہتے پہرتے ہین متوجہ سنئے
اگر کچہہ ہمارا قصور ہوگا آپ جو چاہئے گا سو کیجئے گا اس کلام سے وہ ٹہنڈا
ہوا اور بیٹہہ کر سننے لگا حضرت مصعب نے اوسکو قران شریف کی آیتین سنائین
اور طریقہ مسلمان ہونیکا اور اسلام مین جو باتین چاہئین سب بتلائین اسید سنکر
بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ کیا خوب مذہب ہے یہہ پہر اوسنے سوال کیا

بیان محمد مصطفی ص کا

کہ کیون جی اگر کوئی مسلمان ہوا چاہئے تو کیا کرے حضرت مصعب نے سب طریق اسلام کے قبول کرنے کا اوسکو تبلایا وہ فوراً مسلمان ہوگیا پہر اوسنے کہا کہ میان صاحب ایک میرے پیچہے اور آدمی ہے اگر اوسنے بہی یہہ دین تمہارا قبول کرلیا تو پہر تم یہہ جاننا کہ کوئی ہمارا مقابلہ اور ہمسے تنزی نہ کرسکیگا اور مین ابہی اوسکو تمہاری خدمت مین بہیجتا ہون مراد اوسکی اوس شخص سے سعد ابن معاذ کی تہی چنانچہ اسید اپنا حربہ سنبہال کر سعد ابن معاذ کے پاس دوڑا ہوا گیا اور اوسکو بلا لایا جب سعد بن معاذ آئے تو اسید نے مصعب سے مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ اب سردار قوم آپ کے پاس آیا ہے یہہ بہت قوی ہے اوس سے جو ادل تمہارے پاس آیا تہا یعنے مین ــــ یہہ کہکر اور سعد ابن معاذ کے طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ اگر میرے اور آپکے قرابت اور رشتہ داری نہوتی تو آپکو باین حالت کفر ہرگز یہان گہسنے نہ دیتا حضرت مصعب نے نرمی سے یہہ کہا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکہئے اور کچہہ پند قران شریف کے سنئے اگر آپکو اچہا معلوم ہوگا تو مسلمان ہو جائیگا اور نہین تو آپکو اختیار ہے سعد ابن معاذ نے کہا کہ یہہ بات انصاف کی آپنے کہی بہت بہتر یہہ کہکر بیٹہ گیا ــــ حضرت مصعب نے تمام حقیقت اسلام کی اور چند آیتین قران شریف کی پڑہ کر اوسکو سنائین راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم اوسیوقت ہمنے اوسکی بشرہ پر علامات اسلام کی قبل اوسکے بولنے کے دریافت کرلین تہین جب وہ سنا چکے سعد ابن معاذ نے کہا کہ مسلمان کیونکر ہوا کرتے ہین اونہون نے طریقہ مسلمان ہونیکا سکہلایا وہ بہی اوسیوقت مسلمان ہوگیا ــــ اور اپنے ہمراہ اسید بن حصین کو لیکر اپنے قوم مین آیا سب نے کہا کہ ہم لوگ قسم کہاتے ہین خدا کی سعد کے چہرہ پر اور ہی طرح کی نشان معلوم ہوتے ہین بالکل بدلا ہوا بشرہ ہے جس چہرہ سے وہ گیا تہا وہ بالکل نہین ــــ بعد ازان سعد ابن معاذ نے ارشاد کیا کہ اسے اولاد عبد

عبد الاشہل کے تم لوگ مجکو کیا سمجھتے ہو اونہون نے کہا کہ اپنا سردار اور افضل اپنے سے ہم لوگ آپکو جانتے ہین — اوسنے کہا کہ اج کی روز نہ تمہاری عورتون اور نہ تمہارے مردون سے کسی سے نہ ملونگا اور بات بہی کرنی حرام جانونگا جب تک تم سب کے سب اللہ پر اور اوسکے رسول پر ایمان نہ لاؤ گے — یہہ کہتے ہی یہہ حالت ہوگئی کہ شام تک عبد الاشہل کے خاندانین کا کوئی شخص بے ایمان نرہا سبکے سب مسلمان ہوگئے اور حضرت سعد ابن معاذ اور مصعب اور اسعد ابن زرارہ ان تینون شخصون نے اسعد کے گہرمین اوترکر سب لوگون کو مسلمان کیا اور سب آدمی انصارمین سے مسلمان ہوگئے کوئی بے ایمان نرہا سوائے خاندان بنی امیہ بن زید کے کیونکہ وہ لوگ ایمان نہ لائے

بیان اوس بیعت ثانیہ کا جو عقبہ مین درمیان ۱۳ رسول ہونیکی ہوئی

واضح ہو کہ یہہ بیعت اسطرح پر ہوئی کہ مصعب ابن عمیر مدینہ منورہ سے مکہ شریفکو اپنے ہمراہ تہتر مرد اور دو عورتین مسلمان لیکر ہمراہ ایک قافلہ کفار کے اپنے تئین اونسے چہپائے ہوئے تشریف لیگئے تہے اونکے ساتہہ جو وہ لوگ مسلمان تہے اونمین سے کچہہ قبیلہ اوس کے اور کچہہ الخزرج کے تہے جب وہ درمیان مکہ کے پہنچے تو انہون نے پیغمبر خدا ص سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ رات کے وقت درمیان ایام تشریق کے بیچ عقبہ کے ہم آپکی خدمت مین حاضر ہونگے — پیغمبر خدا ص یہہ سنکر خود مع اپنے چچا عباس کے تشریف لائے اور حضرت عباس اون ایام مین مشرک تہے لیکن وہ پیغمبر خدا ص کی محافظت بسبب محبت کے بہت کرتے رہتے تہے — جب وہان آئے حضرت عباس نے اون لوگون سے مخاطب

بیان محمد مصطفی ص کا

ہوکر یہہ کہا کہ اے قبیلہ الخزرج کے لوگو تم خوب جانتے ہو کہ ہمنے اپنے بہتیجے
محمد ص کے حفاظت ہر ایک امر کی آج تک کی اور یہہ درمیان اس شہر کے عزت
اور حرمت سے اچھی طرح رہتے تہے مگر اب اوسکا ارادہ یہہ ہے تم لوگون سے
رہے اگر تم وفاداری اوسے کرو اور اوسکی پیچ ہر ایک بات مین کرتے رہو
اور اوسکو اوسکے دشمن سے محافظت بہی کرو تب تو تمکو اور اوسکو اختیار دہ تمہارے
مین رہیگا ۔ اور اگر تم کو یہہ خیال ہو کہ تمسے محافظت نہ ہوسکے گی اور جو اوس کا
دشمن ہوگا ہم اوسکے سپرد کردین گے تو ابہی سے اسکو جواب دیدو اونہون نے
کہا کہ ہمکو بسر و چشم حفاظت منظور ہے اور ہماری جانین اوس سے لڑی ہوئی ہین
اوسوقت حضرت عباس رض نے فرمایا کہ اے محمد ص اب تجکو ہمنے خدا کو سونپا
بعد اسکے پیغمبر خدا صلعم نے قران شریف کی آیتین پڑہ کر سنائین ۔ پہر یہہ ارشاد
کیا کہ بیعت کرو میری اس بات پر کہ جو چیز اپنے اہل و عیال کے واسطے تم جائز
نہین رکہتے اور اوسے اونکو باز رکہتے ہو وہ سلوک مجہسے بہی کرنا ۔ یہی کلام درمیان
مضبوط کرنے وثیقہ اور عہود جانبین کے رہے ۔ بعد ازان لوگون نے پیغمبر خدا ص
سے پوچہا کہ یا حضرت اگر ہم لوگ کافرونکو قتل کرین گے تو ہمارے واسطے
کیا اجرت ملیگی ۔ رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ تمکو عوض مین اوسکے جنت اور
حورین اور غلمان اللہ تعالے دیگا یہہ سنکر سب نے بالاتفاق کہا کہ یا حضرت
ہمکو ہاتہہ دیجئے ہم بیعت کرین حضرت نے ہاتہہ پہیلایا سبنے پیغمبر خدا ص کے پہر بیعت
کی اور بعد اس بیعت ثانیہ کے پیغمبر خدا ص نے مکہ مین تشریف لاکر تمام اصحاب کو
ارشاد کیا کہ تم سب لوگ ہجرت کر جاؤ یہان سے مدنیہ مین چلے جاؤ اور وہ
قافلہ بہی مدنیہ کو مراجعت کر گیا مگر پیغمبر خدا ص تن تنہا مکہ شریف مین اس خیال
سے رہے کہ جبتک حکم جناب باری کا مجکو یہان سے جانیکا نہ آوے مین نہ جاؤنگا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

گا اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رض اور علی ابن ابیطالب رض یہہ دونوں ہی ۲۹۳
روگئے تہے

بیان ہجرت فرمانی رسول اللہ صلعم کا

واضح ہو کہ ہجرت فرمانا رسول خدا صلعم کا مکہ سے طرف مدینہ کی وہی ہے ابتدا تاریخ اہل اسلام کی مگر لفظ تاریخ کا عربی نہیں ہے بلکہ وہ معرب ہے ماہ روز سے اسی بیان کی روایت ابی سلمان نے میمون بن مہران سے کی ہے اور اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچا دی ہے وہ راوی کہتا ہے کہ درمیان خلافت حضرت عمر رض کے ماہ شعبان کا جب آیا تو آپ نے ارشاد کیا کہ کونسا شعبان ہے یہہ جس سالمین ہم ہین اوسی سال کا شعبان ہے یا وہ جو آنے والا تہا وہ ہے ۔ بعد ازان جمیع صحابہ کو جمع کرکے یہہ کہا کہ بیت المال مین روپیہ بہت ہے اور اوسکی غیر موقت تقسیم نہین کیا چاہتے ہین اب کونسی صورت ہے جس سے انضباط وقت کا ہو سنے عرض کیا کہ اہل فارس کی رسوم مین سے کوئی رسم مبدا ر حساب کا ٹہراو یہہ باتین ہو ہی رہین تہین کہ ہرمزان فارسی وہان آگئے اونسے بہی دریافت کیا ۔ اونسے کہا کہ ہم لوگون نے تمام زمانہ کا انضباط ایک حساب سے کیا ہے اوسکو ہم ماہ روز کہتے ہین اور معنے اوس لفظ کے مہینون اور دنون کے ہین ۔ یہہ لفظ یعنے ماہ روز چونکہ عجمی تہا اسواسطے انہون نے اوسکو معرب کرکے مورخ بنایا بعد ازان اوسکا نام تاریخ رکہا اور اسی لفظ کو استعمال مین لانا شروع کیا جب یہہ لفظ بہی موضوع کرچکے تب یہہ فکر اونکو ہوی کہ کونسا حادثہ یا وقت اول مبدا ر تاریخ ایام دولت اہل اسلام کا مقرر کرین سبنے متفق اللفظ و المعنی ہوکر اول سال ہجرت نبوی علیہ السلام کا مقرر کیا یہہ ہجرت پیغمبر خدا صلعم نے مکہ سے مدینہ منورہ تک فرمائی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۹۴ تھی اوس سال مین سے دو مہینے محرم — اور صفر کے اور آٹھہ روز ربیع الاول کے منقطع
کرکے واسطے تجدید ہجرت کے رجعت قہقری آٹھہ ۶۳ سنہ دیکی کرکے مبدا تاریخ سال
نو کا ماہ محرم الحرام ٹھرایا — بعد ازان اول روز محرم سے آخر روز عمر محمد مصطفی ایک
بعد شمار دس برس دو مہینے ہوئے — واقع مین اگر حساب کیا جاوے عمر نبی صلعم کا
ہجرت سے تو وہ ۹ نو برس گیارہ مہینے ۲۲ بائیس دن ہین — نیچے ایک زایچہ متضمن
سالہای ہجرت اور تواریخ قدیمہ مشہورہ کا بنا کر اول کتاب مین درمیان مقدمہ
کے لکھا ہے اگر کسیکو فاصلہ درمیان دو تاریخون کے معلوم کرنا منظور ہو تو اوس جدول
سے اسطور پر دریافت کرے کہ جہان وہ دو تاریخ جس خانہ مین ملی ہین اوسکو معلوم
کرکے اور درمیان ہجرت کے دیکھہ کر جو عدد کم ہو اوسکو زاید سے دور کر جیت جو رہے
وہ فاصلہ ہے دونو تاریخون مین — مثلاً ہم چاہتے ہین معلوم کرنا کہ کیا فاصلہ ہے پیدایش
مسیح عم اور پیدایش رسول اللہ صلعم کی مین توکم کرین ہم اوس فاصلہ کو جو درمیان پیدایش
رسول اللہ صلعم کے اور درمیان ہجرت کے ہین وہ ۵۳ ترپین برس دو مہینے اور آٹھہ دن
ہوتے ہین اونکو ہمنے مفروق بنا کر چھہ سو اکتیس سے جو مفروق ہین دور کیا باقی رہے پانسو
اٹھتر ۵۷۸ برس اوسمین سے دو مہینے آٹھہ دنکو بھی جب کم کردیا وہ فاصلہ درمیان پیدایش
پیغمبر خدا — اور جناب مسیح عم کے ہوگا اسیطرح سے جونسی دو تاریخون مین کا فاصلہ
نکالنا منظور ہو اوسے دریافت کرلے

تواریخ قدیمہ مشہورہ کے سال

واضح ہو کہ درمیان ہجرت نبوی صلعم اور آدم صلعم کے بمقتضاے توریت یونانی اور
بموجب مذہب مورخین کے چھہ ہزار دو سو سولہ ۶۲۱۶ برس ہین — اور بمقتضائی فحوای

بیان محمد مصطفی ص کا

نخواے توریت یونانی اور مذہب منجمین کے جیسا کہ اونہون نے اپنی زیچون مین
لکہا ہے پانچہزار نو سو چہیاسٹہہ ہین — اور بموجب بیان توریت عبرانیہ اور مذہب
مورخین کے چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہین — اور منجمین کے نزدیک
دو سو انچاس برس جمع مذکورہ سے کم کرنے چاہئین — اور بموجب نخواے
توریت سامریہ اور مذہب مورخین کے پانچہزار ایکسو سینتیس — اور بموجب
مذہب منجمین کے وہی دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئین — یہی حال
اوس تواریخ قدیمہ مین جو بخت نصر سے اول تہے چلا آتا ہے — اور درمیان
ہجرت نبوی اور طوفان کے مورخین کے مذہب موافق تین ہزار نو سو چہتر برس
ہوتے ہین — اور طوفان جب آیا تہا اوسوقت حضرت نوح علیہ السلام کی
عمر چہہ سو برس کی تہی — اور بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام تین سو پچاس
برس تک زندہ رہے تہے — اور منجمین کے نزدیک تین ہزار سات سو پچیس
برس ہین جیسا کہ ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے اپنی زیچون اور تقویمون مین
لکہا ہے — اور جب زبانین اور بولیین علیحدہ علیحدہ ہوگئین تہین اوسمین اور
ہجرت مین بموجب مذہب مورخین کے تین ہزار تین سو چار برس ہین —
اور منجمین کے نزدیک دو سو انچاس برس اوسمین سے کم کرنے چاہئین جیسا کہ اوپر
بیان ہو چکا ہے — اور درمیان پیدایش حضرت ابراہیم خلیل ع اور ہجرت
کے بمقتضاے مذہب مورخین کے دو ہزار آٹہہ سو تہتر برس ہوتے ہین اور منجمین کے
نزدیک دو سو انچاس کم کرنے چاہئین — اور درمیان ہجرت اور بناے کعبہ
معظمہ کے جو حضرت ابراہیم خلیل ع اور اونکے بیٹے اسماعیل ع نے بنایا تہا
دو ہزار سات سو اور قریب تہتر برس کے ہوتے ہین جب کعبہ طیار کیا گیا اوسوقت
حضرت ابراہیم ع کی عمر ایکسو برس کی تہی — اور درمیان ہجرت اور وفات

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۰۶ حضرت موسی ع کے مورخین کے نزدیک دو ہزار تین سو اٹہتالیس [۲۳۴۸] برس ہین منجمین
کے نزدیک دو سو انچاس کم — اور درمیان ہجرت اور تعمیر بیت المقدس کے
مورخین کے نزدیک ایکہزار آٹہہ سو [۱۸۰۲] اور قریب دو برس کے ہین جب اسکی تعمیر سے
فراغت ہو چکی تہی وہ سال گیارہوان جلوس حضرت سلیمان ع کا تہا — اور حضرت
موسی ع انتقال فرمائے ہی پانسو چہالیس برس ہو چکے تہے — منجمین کے نزدیک
دو سو انچاس [۲۴۹] برس کم کرنے چاہین — اور درمیان ہجرت اور ابتدا ملک بخت
نصر کے ایکہزار تین سو انہتر [۱۳۶۹] برس ہین اسمین کچہہ خلاف نہین — اور درمیان ویرانی
بیت المقدس اور ہجرت نبوی ص کے ایک ہزار تین سو پچاس [۱۳۵۰] برس گذرے مین
جب بیت المقدس ویران ہوا تہا بخت نصر کے جلوس کو انیس [۱۹] برس گذر چکے تہے
اور ستتر برس تک ویران پڑا رہا بعد انچاس برس گذرنے کے پہر اوسکی تعمیر ہوئی
اور بنی اسرائیل آکر اوسمین بسے اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے سکندر کے دارا
بادشاہ فارس پر نو سو چونتیس [۹۳۴] برس ہین یہی ابتدا سلطنت سکندر کی فارس پر تہی
— بعد غلبہ پانے کے دارا پر سات برس سکندر جیا تہا — اور درمیان ہجرت اور
قطلمیس کے نو سو ستائیس [۹۲۷] برس ہین یہہ شخص سکندر کا چہوٹا بہائی بارہ برس اوسسے
عمر مین کم تہا اوسکے بعد مقدونیہ کا یہہ بادشاہ ہوا بطلیموس نے اوسکا ذکر کیا ہے
— اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے اغسطس کے قلوبطرا ملکہ مصر پر چہہ سو باون
برس ہین جسسال مین غلبہ پایا تہا وہ بارہوان برس سلطنت اغسطس کا تہا —
اور درمیان پیدائش حضرت مسیح ع اور ہجرت نبوی کے چہہ سو اکتیس [۶۳۱] برس ہین
اور وہ پیدائش مسیح کی جب ہوئی تہی تین سو چار برس اسکندر کے غلبہ کو دارا پر
— اور اکیس برس غلبہ اغسطس کو قلوبطرا پر گذرے تہے — اور درمیان ہجرت
اور ویران ہونے بیت المقدس کے دوسری دفعہ پانسو اٹہاون [۵۵۸] برس ہین — یہہ

بیان محمد مصطفیٰ ص کا

یہہ ویرانی اور تباہ ہوجانا بیت المقدس کا بعد چالیس برس جناب مسیح علیہ السلام کے ۲۹۷
ظہور میں آیا تہا اور اسی سال میں تمام یہود پراگندہ اور متفرق ہو گئے تہے — اور درمیان
ہجرت اور ابتدار سلطنت اوریانوس کے پانسو ننانوے برس ہیں — اور درمیان
ہجرت اور قیام سلطان اردشیر بن بابک کے چارسو بائیس برس کا فاصلہ ہے
یہی تاریخ تباہی ملوک طوائف کی ہے سلئے درمیان ہجرت اور ابتدا سلطنت دقلطیانوس
کے تین سو انتالیس برس ہیں — یہہ بادشاہ اخیر بت پرست شاہان یونان
میں سے ہے — اور درمیان ہجرت اور پیدائش پیغمبر خدا ص کے ترپن برس
اور دو مہینے آٹہہ دن کا فاصلہ ہے — اور درمیان ہجرت اور مبعوث ہونے
پیغمبر خدا ص کے تیرہ برس دو مہینے اور آٹہہ دن ہیں — اور درمیان ہجرت
اور وفات پیغمبر خدا ص میں نو برس گیارہ مہینے بائیس دن ہیں بعد ہجرت کے

بیان سبب ہجرت کا

واضح ہو کہ سبب ہجرت فرمانے رسول اللہ ص کا یہہ تہا کہ قوم قریش نے یہہ خیال
کیا تہا کہ چونکہ رسول اللہ ص کے مددگار اور معاون اب بہت ہو گئے ہیں اور اصحاب
میں بہی بہت آدمی داخل ہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ مکہ سے اپنے معاونوں کو ہمراہ
لیکر مدینہ پر چڑہائی کر کے اپنے قبضہ میں لا دیں اسسے بہتر یہہ ہے کہ ہر ایک قبیلہ کا
ایک ایک مرد اپنے ہمراہ جمع کرو اور رسول اللہ پر تلوار کشی کر کے اوسکو قتل
کرو — یہہ خبر جب پیغمبر خدا ص کو معلوم ہوئی حضرت نے حضرت مرتضے علی کرم اللہ
وجہہ کو ارشاد کیا کہ یا علی تم میری جاے پر یہہ سبز چادر میرا اوڑہ کر سو رہو
اور میں چلا جاتا ہوں تم سب امانتیں اور ودیعتیں لوگونکی جو میرے پاس سپرد

بیان محمد مصطفی صلعم کا

کے ہوئی ہین اونکو پہنچاکر ہر ایک کی ودیعت اوسکے سپرد کرنا ۔ اور مخالفین رسول
مقبول کے یعنی کفار قریش کے سب پیغمبر خدا کے دروازہ پر باارادہ کوُدنے کے
حضرت صلعم کے گہر مین مجمع ہو رہے تہے کہ حضرت نے ایک مٹہی خاک کی اپنے ہاتہہ مبارک
مین لیکر سورہ یسین اوسپر پڑہ کر پہونک کر اون کافرون کے سرون پر پہینک دی
اور حضرت اوس مجمع مین کو صاف نکل گئے کسی نے حضرت کو نہ پہچانا ۔ لیکن کسی
مخبر نے اونکو خبر دی کہ پیغمبر خدا تمہاری انکہونمین خاک ڈالکر چلے گئے اسلئے وہ نہایت
مضطرب ہوئے اور اِس راز کے تفتیش کے تو حضرت علی رض کو پیغمبر خدا صلعم
کا چادرہ اوڑہے ہوئے پایا لیکن اونکو صبح تک یہی خیال رہا کہ پیغمبر خدا صلعم سوئے
ہین ۔ جب بوقت صبح حضرت علی رض بیدار ہوئے اونکے چہکے چہٹ گئے اور یقین
ہوگیا کہ پیغمبر خدا ہمارے ہاتہہ سے نکل گئے ۔ حضرت علی رض بہی تمام ودایع پیغمبر
خدا صلعم کے سپرد کی ہوئین اونکے وارثون کو دیکر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین تشریف
لیگئے ۔ جب پیغمبر خدا صلعم نے ہجرت فرمائے تو آپ حضرت ابوبکر رض کے گہر مین
تشریف لائے ۔ حضرت ابوبکر رض بشارت ہجرت کی سُنکر بہت خوش ہوئے
بلکہ اِس خوشی کے سبب رُونے لگے اور حضرت کے ہمراہ ایک غار مین جسکا نام
ثور ہے یہہ ایک پہاڑ ہے پیچہے مکہ سے وہان پہنچے ۔ ایک شخص مسمی عبد اللہ ابن
اریقط نے جو مشرک تہا کافرون سے کہا کہ مین تمکو پیغمبر خدا صلعم کے جانیکا حال اور
جہان وہ گئے ہین تبلا دونگا تم مجکو کیا اجرت دوگے اونہون نے اوسکو کچہہ اجرت
دیکر اپنا ہادی بنایا ۔ پیغمبر خدا صلعم اوس غار مین ہمراہ ابوبکر صدیق رض کے تین روز
چہپے بیٹہے رہے ۔ بعد تین روز کے حضرت مع اپنے یار ابوبکر صدیق رض
اور عامر بن فہیرہ کے جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کا غلام تہا راہی طرف مدینہ
منورہ کے ہوئے ۔ ہرچند کہ قریش نے پیغمبر خدا صلعم کے ڈہونڈنے مین کچہہ کمی

کمی نہ کی تھی ملکہ سراقہ بن ملک المدلجی نے ایسا تعاقب کیا کہ حضرت کے قریب جا پہنچا
اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی عرض کی کہ یا رسول اللہ کا فرد ن نے ہمکو پا لیا —
پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ اے ابوبکر رض تو کچھہ غم نکر کیونکہ خدا بچانے والا
ہمارے ساتھہ ہے یہہ فرما کر حضرت نے سراقہ مذکور کے حقمین بد دعا کی لمجرد
اس بد دعا کے سراقہ کا گھوڑا پیٹھہ تک اوس زمین سخت مین جو نرم نہ تھی دہنس
گیا — سراقہ نے پکار کر عرض کی کہ یا حضرت میرے واسطے دعا خیر فرمائے
مین کسی کافر کو آپ تک نہ آنے دونگا بلکہ جو آیا ہوا پاؤنگا اوس سے یہہ کہہ دونگا
کہ پیغمبر خدا یہان کو تشریف نہین لیگئے ہین مین ڈہونڈ آیا ہون — حضرت نے
دعا کی وہ گھوڑا نکل آیا لیکن وہ بسبب اپنے دل سخت ہونیکے پہر باز نہ آیا
بلکہ اوسنے پہر تعاقب کیا — حضرت نے پہر بد دعا کی پہر گھوڑا دہنس گیا دوسری
دفعہ اوسنے پہر التجا کی کہ حضرت ابکی بار مجکو مخلصی ہو جاوے مین چلا جاؤنگا
اور کسی ڈہونڈ والی کو نہ آنے دونگا سب کہوجیون کو ہٹا دونگا — حضرت
نے پہر دعا کی اور فرمایا کہ چلا جا — چنانچہ سراقہ اولٹا پہر گیا اور جو شخص
اوسکو ملا سراغ لگانے والون مین سے اوسکو یہہ کہتا ہوا چلا جاتا تھا کہ کیون
تضیع اوقات کرتے ہو پیغمبر خدا کا آگے کہین کہوج نہین ملتا — اور پیغمبر خدا صلعم
بارہوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو بوقت ظہر سنہ اول ہجری مین داخل
مدینہ منورہ کے ہوئے — اور قبا مین کلثوم ابن الہدم کے پاس فروکش ہوکر
دوشنبہ — سہ شنبہ — چارشنبہ — جمعرات تک حضرت نے وہان
تشریف رکھکر مسجد قبا کی نیاد ڈالی — جمعہ کے روز حضرت برآمد ہوئے
وہان کے باشندون کی یہہ حالت تھی کہ جو حضرت کے ناقہ کو دیکھتا تھا اور جس
گھر پر انصار کے حضرت گذرتے تھے بہت تواضع و تکریم سے پیش آتے تھے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۰۰ اور حضرت کے ناقہ کو روک روک لیتے تھے اور یہہ کہتے جاتے تھے کہ حضرت یہین قدم رنجہ فرمایئے اور آرام کیجیے کیونکہ آپ بہت تھکے ہوئے ہونگے یہانتک کہ حضرت اسی تکریم اور تعظیم سے اوس مقام تک جس جاے مسجد نبوی بنی ہے تشریف لیگئے ــ حضرت کا ارادہ سہل اور سہیل سے جو کہ دو لڑکے عمرو کے یتیم تھے ملاقات کرنے کا تھا اسلئے حضرت معاذ ابن عفرا کے مکانین تشریف لیگئے ــ اور اوسجاے کو حضرت نے برکت دی اور ناقہ سے اوترکر تشریف رکھی ابو ایوب انصاری مارے شوق کے حضرت کے ناقہ کا کجاوہ اپنے گھر اوٹھا کر لیگیا چنانچہ حضرت بھی ابو ایوب انصاری کے گھرمین تشریف لیگئے تا طیاری مسجد نبوی اور مسکن شریف کی اوسی گھر پر قیام پذیر رہی ــ کہتے ہین کہ جسجاے مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے وہ زمین بنی نجار کے ملک سے تھی اوسجاے پر درخت کھجور کے تھے اور ویرانہ پڑا ہوا تھا اور مشرکین کے وہان قبرستان بھی تھی

بیان ہے نکاح کرنے پیغمبر خدا صلعم کا حضرت عایشہ بنت ابی بکر صدیق رض سے

واضح ہو کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت عایشہ صدیقہ رض قبل ہجرت فرمانے کے اور بعد فوت ہونے حضرت خدیجہ بیوی سابقہ کے نکاح کیا تھا مگر اس بیوی سے حضرت نے بعد گذرنے آٹھہ مہینے کے ہجرت سے صحبت اور مباشرت فرمائی اون ایام من جب صحبت مین حضرت کی آئین اس بیوی کی عمر نو برس کی تھی اور جب پیغمبر خدا صلعم نے رحلت فرمائی اوسوقت اس بیوی کی عمر اٹھارہ برس کی تھی

بیان ہے بھائی چارہ ہونیکا درمیان مسلمانون کے

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

مخجب نرہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی بن ابیطالب رض کو اپنا بہائی بنایا چنانچہ حضرت علی رض اسیواسطے درمیان کوفہ کے منبر پر اپنے ایام خلافت مین فرماتے تہے کہ اے مسلمانون مین پیغمبر خدا صلعم کا بہائی ہون اور اللہ کا بندہ ہون جب حضرت نے حضرت علی رض کو اپنا بہائی بنایا تو سب صحابہ نے آپسمین ایک دوسرے کو باین تفصیل بہائی بنائے — حضرت ابوبکر رض — اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر انصاری دونو بہائی ہوئے — اور ابو عبیدہ بن الجراح — اور سعد بن معاذ انصاری دونو بہائی ہوئے — اور عمر ابن الخطاب — اور عتبان بن مالک انصاری دونو بہائی ہوئے — اور عبد الرحمن بن عوف — اور سعد بن الربیع انصاری دونو بہائی ہوئے — اور عثمان ابن عفان — اور اوس بن ثابت انصاری دونو بہائی ہوئے — اور طلحہ ابن عبید اللہ اور کعب بن مالک انصاری دونو بہائی ہوئے — اور سعید بن زید — اور ابی بن کعب انصاری دونو بہائی ہوئے — مخجب نرہے کہ اول بچہ جو مہاجرین مین سے بعد ہجرت کے پیدا ہوا تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر ہین — اور انصار میں سے اول بچہ جو پیدا ہوا وہ نعمان ابن بشیر ہین

بیان بدلجانے قبلہ کا نماز مین

پوشیدہ نرہے کہ دوسرے سال ہجرت کے بموجب حکم خدا تعالےٰ کے حکم ہوا بدل جانے قبلہ کا طرف کعبہ شریف کی اول اوسی نماز درمیان مکہ شریف کے اور بعد آنے رسول اللہ صلعم کے مدینہ مین بہی اٹہارہ مہینے تک بیت المقدس کے طرف نماز پڑہی جاتی تہی — لیکن ماہ شعبان مین پیر کے دن پیغمبر خدا صلعم ظہر کی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۰۲ نماز پڑہوا رہے تہے کہ دفعتہً حضرت کعبہ کیطرف پہر گئی وہ لوگ جو حضرت کے
مقتدی تہے وہ بہی فوراً حضرت کے ہمراہ ہی پہر گئے اور نماز ہی مین رہے —
اور اسی سال مین یعنے سنہ ۲ دو ہجری مین رمضان شریف کے روزہ فرض ہوئی تہے
— اور اسی سال مین پیغمبر خدا صلعم عبد اللہ بن حجش اسدی کے ہمراہ آٹہہ آدمی کرکے
طرف نخلہ کے واسطے جاسوسی اخبار قریش کے روانہ فرمایا تہا یہہ نخلہ درمیان
مکہ اور طایف کے واقع ہے جب وہ لوگ وہان پہنچے اونکے نزدیک کو قریش
کے گدہے گذرے اون لوگون نے اون گدہون کو لوٹ لیا اور دو گدہے مقید
کرکے مع اونکے حضرت کے پاس لا حاضر کئے یہہ اول غنیمت مسلمانون کے تہے
جو پہلے ہی دفعہ اونکے ہاتہہ آئے (نقل کیا گیا ہے یہہ کتاب الاشراق سے
جو مسعودی کی تصنیف سے ہے) اور اسی سال مین عبد اللہ ابن زید بن عبد ربہ انصاری
نے درمیان اپنے خواب کے دریافت کیا تہا کہ اذان اس طور پر دینی چاہیے
جسے مسلمانون کو اطلاع وقت نماز کی ہو جایا کرے اور اوسکے خواب ہی کے
موافق وحی بہی نازل ہوئی

بیان ہے اوس جنگ عظیم کا جسکو جنگ بدر کہتے ہین

پوشیدہ نرہے کہ یہہ وہ لڑائی ہے جسمین خدا تعالے نے ظاہر کیا تہا یہہ سچا
دین اسلام ہے حال اسکا یہہ ہے — کہ قفل ملک شام سے ہمراہ ابو سفیان
ابن حرب کے مع جمعیت تیس بتیس مردون کے قریش مین آیا تہا اوسکے پاس رسول اللہ
نے چند آدمیون کو بہیج کر اپنے پاس بلوایا یہہ خبر ابو سفیان نے پاکر مکہ مین جاکر
قوم قریش سے اس طور پر بیان کی کہ رسول اللہ کا ارادہ تمہر چڑہائی کرنیکا ہے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ہے یہہ خبر سُنکر وہان کے باشندون کی تنون مین آگ پہنک گئی فوراً نوسو پچاس (۹۵۰)
مرد کی جمعیت لیکر جنمین سَو (۱۰۰) آدمی سوار باقی پیادہ تہے مکہ سے خروج کیا اس لڑائی مین
تمام اشراف پیغمبر خدا صلعم پر چڑہ کر آئے تہے مگر ابولہب نہ آیا اوسکی جائے پر
عاص بن ہشام تہا — اور اسطرف پیغمبر خدا ص کے ہمراہ تین سَو تیرہ (۳۱۳) مرد بدین
تفصیل تہے ستتر مہاجرین مین کے باقی انصار — اور سوار کوئی نہ تہا
سوار دو مرد ون کے ایک مقداد بن عمر کندی بلا شک وشبہہ — اور دوسرے
مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ زبیر بن العوام ہے اور کوئی کہتا ہے
کہ نہین کوئی اور تہے اور ستّر اونٹ حضرت کے ہمراہ تہے — جب حضرت
الصفرا مین پہنچے آپکو خبر آئی کہ مشرکین عیر کے پاس آ پہنچے ہین اوسمین وہ
وہ لوگ اپنی جمعیت کے ساتہہ اوترینگے — اسلئے حضرت نے وہان سے
کوچ فرماکر بدر مین ایک چشمہ خورد پر جو ایک قبیلہ کا تہا مقام کیا حضرت
سعد ابن معاذ نے لکڑیونکی ایک چہت واسطے اجلاس فرمانے پیغمبر خدا کے
بنادی اوسپر جناب سرور کائنات معہ ابوبکر صدیق رض کے بیٹھے اور حضرت
نے قوم قریش کو ملاحظہ فرماکر — دست بدعا ہوکر حضرت نے جناب باری
سے عرض کی کہ اے خدا یہہ قوم قریش بہت فخر اور غرور سے تیرے رسول کو
جہٹلانے کے واسطے سوار لیکر آئے ہین جو تونے وعدہ کیا تہا اوسکے بموجب
اب اپنے بندہ کی مدد بہیج حضرت بہ دعا کر رہے تہے کہ قریش بہت نزدیک
آگئے — اور عتبہ بن ربیعہ — اور شیبہ بن ربیعہ — اور ولید بن عتبہ یہہ
تین شخص ہنگامہ آرائے مقابلہ ہوئے — پیغمبر خدا صلعم نے عبیدہ بن حارث
بن مطلب کو ارشاد کیا کہ تم عتبہ سے مقابلہ کرو — اور اپنے چچا حمزہ کو ارشاد
کیا کہ شیبہ سے لڑو — اور علی ابن ابی طالب کو حکم ہوا کہ ولید بن عتبہ سے

مقابلہ کرو — چنانچہ حضرت حمزہ رض نے شبیہ مذکور کا سر اوٹہا سا اوڑا دیا — اور حضرت علی رض نے ولید کو جہنم واصل کیا — اور عبیدہ اور عتبہ دونوں گہایل ہوئے اونسنے اوسکو مارا — اور اوسنے اوسکو — حضرت علی رض اور حضرت حمزہ رض نے جو یہہ حال دیکہا لپک کر عتبہ کو قتل کیا اور عبیدہ کو دونون نے اوٹہا لیا کیونکہ اونکے پیر کٹ گئے تہے چنانچہ وہ بہی شہید ہوئے — پیغمبر خدا ص اوس چبوترہ پر دعا مین مستغرق تہے آپ کے ہمراہ ابوبکر رض بہی بیٹھے تہے اور حضرت یہی فرما رہے تہے کہ اے خدا ہلاک کر اس قوم سرکش کو جو عبادت نہین کرتے تیری درمیان زمین کے اور نجات دی ہمکو جیسا کہ وعدہ کیا ہے تو نے حضرت ایسے بیہوش ہو گئے دعا مین تہے کہ آپکی چادر گر پڑی حضرت ابو بکر صدیق رض نے وہ چادر آپکے اوپر پہر اوڑہا دی اور کفار نے حضرت کے اوس چبوترہ تک آ ہجوم کیا آپ دفعتًہ ہوشیار ہوئے اور فرمایا کہ اے ابو بکر اب اللہ تعالے کی مدد آئی یہہ فرما کر حضرت وہان سے اوتر کر لوگون کو لڑنے پر برانگیختہ کرتے اور ڈہارس دیتے ہوئے تشریف لائے — اور ایک مٹھی کنکرون کی حضرت نے ہاتہہ مین لیکر قوم قریش پر پہینک کر بد دعا دی — بعد ازان اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اون پر سختی اور تشدد کرو چنانچہ اونکو شکست ہوئی یہہ واقعہ سترہ دین تاریخ ماہ رمضان روز جمعہ کو ہوا — عبداللہ ابن مسعود صحابی ابو جہل ابن ہشام کا سر جسوقت بروبرو پیغمبر خدا ص کے اٹہا کر لیگیا حضرت نے سجدہ شکریہ کیا ابو جہل کی عمر بوقت مارے جانے کے ستر برس کی تہی نام ابو جہل کا عمرو ہے وہ بیٹا ہشام کا پوتا مغیرہ کا پڑپوتا عبداللہ بن عمر — بن مخزوم کا ہے — العاص بن ہشام بہائی ابو جہل کا بہی اسی جنگ مین مارا گیا تہا اس لڑائی مین اللہ تعالے نے اپنے نبی کی مدد کو ایک ہزار ملایک کی کمک دی

دہی تہی — جب ابولہب نے یہہ حال اہل بدر کا مکہ مین سُنا مارے غم والم کے سات دنکے بعد وہ بہی مرگیا — تعداد مقتول مشرکین کی ستر اور مقیدین بہی اُتنے ہی تہے سوائے ان ستر مرد مقتولین کے اور بہی ہین چنانچہ حنظلہ بن ابوسفیان بن حرب — اور عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ — ان دونون کو حضرت علی ابن ابیطالب رض نے قتل کیا — اور زمعہ بن الاسود کو حضرت حمزہ رض اور حضرت علی رض نے ملکر مارا تہا — اور ابوالبختری بن ہشام کو المجذر بن زیاد نے قتل کیا — اور نوفل بن خویلد بہائی خدیجہ کا جو ایک شیطان شیاطین قریش کا تہا یہہ وہ ہے جو نزدیک ابوبکر اور طلحہ بن خویلد کے بوقت اونکے مسلمان ہونیکے درمیان پہاڑ کے تہا اسکو حضرت علی رض نے قتل کیا — اور عمیر بن عثمان بن عمر التیمی کو بہی حضرت علی رض نے قتل کیا — اور مسعود بن ابی امیہ مخزومی اوسکو حضرت حمزہ نے قتل کیا — اور عبداللہ بن منذر مخزومی کو حضرت علی ابن ابیطالب نے قتل کیا — اور منبہ بن الحجاج سہمی کو ابوالیسر انصاری نے قتل کیا — اور اوسکے بیٹے عاص بن منبہ کو حضرت علی رض نے قتل کیا — اور اوسکے بہائی نبیہ بن الحجاج کو حضرت حمزہ اور سعد ابن ابی وقاص نے ملکر مارا — اور ابوالعاص بن قیس سہمی کو حضرت علی رض نے قتل کیا — اور منجملہ مقیدین کے ایک عباس چچا حضرت کے اور دو بہتیجے حضرت عباس کے ایک عقیل بن ابی طالب — دوسرا نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب تہے جب لڑائی سے فراغت ہو چکے حضرت نے ارشاد کیا کہ مقتولین کی لاشین ایک کوئی مین جو قریب تہا ڈالدو چنانچہ چوبیس سرداران قریش کی لاشیں کہینچ کر اوس کوئے مین ڈالدین — اور حضرت نے میدان بدر مین تین رات ہمراہ چودہ مرد کے جنکی یہہ تفصیل ہے کہ چہہ اونمین سے مہاجرین اور آٹہہ انصاری تہے اقامت فرماکر الصفراء کے طرف مال غنیمت لیتے ہوئے جنگ بدر سے

۲۰۶ مراجعت کی اوسوقت پیغمبر خدا نے حضرت علی ابن ابیطالب رض کو ارشاد کیا کہ نضر بن حارث کو بہی قتل کرو یہہ شخص پیغمبر خدا کا بہت دشمن تہا جسوقت پیغمبر خدا صلعم قرآن شریف پڑہا کرتے تہے وہ یہہ کہا کرتا تہا کہ محمد اگلون ہی کے قصون کو بیان کرتا ہے کچہہ نئی بات نہین ہوتا ہے جب اوسکا سر حضرت علی رض نے اوڑا دیا اسوقت ارشاد کیا کہ عقبہ بن ابی معیط کو گردن مارو فوراً وہ بہی قتل کیا گیا — حضرت عثمان ابن عفان اس جنگ مین بموجب ارشاد پیغمبر خدا صلعم کے حاضر نہ تہے کیونکہ اونکی بیوی رقیہ جو کہ حضرت کی بیٹی تہی بیمار بہت ہورہی تہین اسلئے حضرت نے اونکو فرمایا تہا کہ تم مدینہ ہی مین رہو چنانچہ وہ دختر نیک اختر نبی صلعم کے یعنے بیوی رقیہ زوجہ حضرت عثمان ابن عفان کی راہی ملک بقا ہوئے بروقت رحلت حضرت کے دیدار مبارک کو بہی دیکہنے نہ پائے کیونکہ انیس روز تک حضرت مدینہ مین تشریف نہ لیگئے تہے

بیان اوس لڑائی کا جو یہودیون بنی اولاد قینقاع نی حضرت سی کی

یہہ اول یہود ہین جنہون نے پیغمبر خدا صلعم کا عہد توڑا چنانچہ اسیلئے حضرت نے درمیان سنہ ۲ ہجری کے اون پر خروج کیا وہ قلعہ مین متحصن ہوئے حضرت نے پندرہ دن تک اونکا محاصرہ کیا بعد ازان بموجب حکم پیغمبر خدا صلعم کے وہ قلعہ مین سے نکلے حضرت چاہتے تہے کہ اونکو قتل کرین لیکن عبداللہ بن ابی سلول خزرجی منافق نے (یہہ یہود خلفاء الخزرج کے تہے) حضرت سے شفاعت اور عفو خطا چاہی حضرت نے اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا — اوسنے پہر سوال کیا حضرت نے پہر مونہہ پہیر لیا آخر لاچار ہوکر حضرت کے گریبان کو پکڑ لیا اور کہا کہ اے رسول اللہ ہمکو جواب باصواب فرمائیے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے تجہپر چہوڑ دے مجکو اوسنے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

اونہنے کہا کہ یا حضرت قسم ہے خدا کی جبتک حضور جواب باصواب نفرمائینگے ۳۰۷
نہ چھوڑونگا اسوقت حضرت نے اونکی جان بخشی فرمائی اور حکم دیا کہ تاوانکو جلا
وطن کردو اور سب اسباب اونکا لوٹ لو چنانچہ مسلمانون نے فوراً سب اسباب
اونکا چھین لیا

بیان ہی غزوۃ السویق کا

اس لڑائی کا یہہ حال ہے کہ ابوسفیان نے اسطور پر قسم کہائی تہی کہ جبتک محمد صلعم
سے نہ لڑلون جب تک نہ خوشبو کو سونگھون اور عورت کے ہاتہہ لگاؤن کیونکہ
مقتولین بدر سے اوسکو کمال رنج تہا اسلئے دو سو سوار لیکر لڑنے نکلا اور اپنے
آگے پیادونکو مدینہ کیطرف روانہ کئے جب وہ عریض پر پہنچے اونہون نے چند
مسلمانون کو جو انصار تہے شہید کیا جب رسول اللہ نے یہہ حال سُنا ابوسفیان
کی تلاش مین حضرت بہی نکلے ابوسفیان مع اپنے یارون کے بہاگ گیا
اور ایسا ڈر کر بہاگا کہ بہت اسباب چھوڑ گیا تاکہ ہلکا ہوجاوے چنانچہ
بعض تہیلے ستو کی جو ساتہہ لائی تہی نہ لے اونکو اوسی مقام پر چھوڑا تاکہ تخفیف ہوجاوے
اسواسطے اسکو غزوۃ السویق کہتے ہین غزوہ کے معنی جنگ کے او سویق ستو کو
کہتی ہین

بیان غزوہ قرقرۃ الکدر کا

کہتے ہین کہ یہہ لڑائی تیسرے سال ہجری مین ہوئی تہی اصل یہہ ہے کہ قرقرۃ الکدر
نام ایک چشمہ کا ہے جو راہ عراق سے طرف مکہ کی پر ستہ ہے مخبرون نے

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

۳۰۸ جب حضرت کو یہہ خبر دی کہ اس مقام پر ایک گروہ قبیلہ سلیم سے اور غطفان کا واسطے
شور شر اور فساد کے مجتمع ہوا ہے اسلیئے پیغمبر خدا صلعم بارادہ جنگ وہان تشریف لیگئے
تہے لیکن جب وہان کوئی کافر حضرت کے مقابلہ پر نہ آیا آپنے طرف مدینہ کی نہضت
فرمائی ــ اسی سنہ ۲ ہجری مین عثمان بن مظعون رض فوت ہوئے اور اسی سالمین
حضرت علی رض کا نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم سے ہوا تہا اور اسی سالمین
ایک لڑائی درمیان بکر بن وائل اور لشکر کسری پرویز کی جسکا یہہ سپہ سالار ہامرز تہا
ذی قار پر ہوئی تہی اس لڑائی مین فارسیون کو شکست فاحش ہوئی ہامرز سپہ سالار
بہی مارا گیا اور بہت آدمی فارسیون کے کام آئے اسی سالمین امیۃ ابن ابی الصلت
نے بہی وفات پائی اوسکا نام عبد اللہ بن ربیعہ تہا وہ سرداران کفار سے گذرا ہے
کتب انبیا اوسنے سب پڑہے تہین اور جانتا تہا کہ ایک نبی مبعوث ہوگا مگر وہ یہہ
چاہتا تہا کہ مین خود نبی ہوتا تو خوب تہا اسلیئے پیغمبر خدا صلعم کا اوسنے بسبب حسد کے
انکار کیا اونکی تصدیق بسبب بغض کے نہ کی ــ وہ ملک شام تک گیا تہا جب وہان سے
پہر کر آیا لوگون نے اوسے کہا کہ اس کوئے مین جنگ بدر کے مقتولون کی لاشین
پڑی ہین اون مردون مین شیبہ ــ اور عقبہ ــ دو بہائی ماموزاد امیہ مذکور کے
بہی تہے اونکی لاشین دیکہہ کر امیہ مذکور کو بہت رنج ہوا چنانچہ اوسنے اپنی اونٹنی
کے دونو کان کاٹ کر اوس کوے پر بیٹہہ کر ایک مرثیہ بہت بڑا تصنیف کرکے ماتم کیا
ــ قول مترجم (اوسکے اشعار تذکرہ عرب مین میننے لکہے ہین

اب شروع ہوا سنہ ۳ ہجری

اس سالمین درمیان ماہ رمضان شریف کے حضرت امام حسن ابن علی رض پیدا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

پیدا ہوئے اور اسی سال مین کعب بن الاشرف یہودی مقتول ہوا اوسکو محمد بن مسلمہ ۳۰۹
انصاری نے قتل کیا تہا

بیان جنگ اُحد کا

واضح ہو کہ تین ہزار قریش جنمین سات سو زرہ پوش اور دو سو سوار تہے اور
باقی پیادہ ہمراہ ابوسفیان ابن حرب کے مجتمع ہو کر ارادہ پرخاش کا رسول اللہ
سے رکہتے تہے اس لڑائی مین زوجہ ابوسفیان کی یعنے ہند بنت عقبہ بہی اوسکے
ساتہہ تہی — پندرہ عورتین ہاتہو نمین دف لئے ہوئے مقتولین جنگ بدر پر
روتی اور مسلمانون سے لڑنے کیواسطے لشکر کو انکو برانگیختہ کرتی جاتی تہین —
یہہ سب لوگ مکہ سے مجتمع ہو کر مقام ذوالحلیفہ مین جو مقابل مدینہ منورہ کے ہے
بدہ کے روز چوتہی تاریخ ماہ شوال ۳ھ ہجری کو اترے — اب رسول اللہ صلعم
نے تمام صحابہ سے اس امر مین مشورت لی کہ آیا مدینہ سے نکلکر اونکا مقابلہ کرین
یا مدینہ ہی پر لڑین — عبد اللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق نے یہہ کہا کہ یا حضرت
آپ مدینہ ہی مین قیام فرمائے کیونکہ وہ لوگ بہت جمعیت رکہتے ہین میدان
مین مقابلہ کرنا مناسب معلوم نہین ہوتا — اور جمیع صحابہ نے عرض کیا کہ میدان
مین نکل کر لڑنا اور کافرون کو شکست دینا مناسب ہے — اسلئے پیغمبر خدا صلعم نے
ایک ہزار صحابہ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار پر مدینہ سے کوچ فرماکر مقام احد مین جسوقت
پہنچے وہان سے عبد اللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق تین اور منافقون کو اپنے
ہمراہ لیکر اولٹا چلا گیا اور کہہ گیا کہ پہلے اونکی اطاعت سب طرح سے کی مگر میری
اونہون نے جب نہ سنی تو اب ہم بہی نہین جاتے اوسکے جانے سے جو شخص

بیان محمد مصطفی صؐ کا

منافق تہا وہ بہی اوسکا پیرو ہولیا — پیغمبر خدا صؐ ایک گہاٹی احد کی مین جاکر اور سرے
حضرت کے پشت احد کی طرف تہے — یہہ لڑائی سفتہ کے روز ساتوین تاریخ
شوال کو ہوئی تہی حضرت کے ہمراہ سات سو آدمی تہے جنمین ایکسو آدمی زرہ
پوش اور باقی بے زرہ مگر سبکے سب پاپیادہ تہے کسی کے پاس سوا دو شخصون
کے گہوڑا نہ تہا — ایک رسول اللہ کے پاس تہا — اور ایک ابی بردہ کے
پاس تہا — اور مصعب ابن عمیر جو عبد الدار کے اولاد دین مین اوس روز علم بردار تہا
— اور مشرکین کے میمنہ پر خالد بن ولید تہا میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل — اور علم
بردار ادنکی عبد الدار کی اولاد کے آدمی تہے — حضرت نے پچاس مرد تیرانداز
اپنے پیچہے کی صف مین کہڑے کردئے تہے — جسوقت جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت
مساۃ ہند بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان کی معہ اور عورتون کے جو مشرکین کے
پیچہے کہڑے ہوئے دف بجا رہی تہین یہہ صدا کہتی تہین — افسوس ہے تم پر اے
اولاد عبد الدار کی اور افسوس ہے تمپر اے بہادرو مارے گئے تم ایک ظالم کے
ہاتہ سے — اور حضرت حمزہ یعنے چچا پیغمبر خدا صؐ کے اس لڑائی مین خوب لڑے
داد جوانمردی دیکر مسمی ارطاۃ علم بردار مشرکین کو قتل کیا اسی اثنا مین سباع
بن عبد العزی بٹیا مساۃ ختانہ کا جو مکہ مین تہی حضرت حمزہ کے سامنے آیا آپ نے
اوسکو دیکہتے ہی فرمایا کہ آ حرامزادہ یہہ کہتے ہی ایک ہاتہ تلوار ابدار کا اوسکے
سر پر چہوڑا وہ وار خالی گیا پہر دوسری دفعہ وار کیا چاہتے تہے کہ دفعۃً حالت
بیخبری مین مسمی وحشی عبد جبیر بن مطعم نے جو رہنیوالا حبش کا تہا ایک ہاتہ حربہ کا
حضرت حمزہ کے مارا وہ شہید ہوئے — اور ابن قمیئۃ اللیثی نے مصعب بن عمیر
رضؓ علم بردار مسلمانون کے کو شہید کیا مگر وہ شخص یہہ جانتا تہا کہ مینے رسول
مقبول کو شہید کیا بعد شہید ہونے مصعب ابن عمیر کے پیغمبر خدا صؐ نے وہ علم حضرت

بیان حملہ کرنی مشرکین کا مسلمانون پر پھر شکست پانا مشرکین کا

وہ مردمان تیرانداز جنکو رسول مقبول نے ایک مقام مین پر پیچھے مقرر کیا تہا بسبب
دامنگیر ہونے طمع لوٹ کے جس مقام سے حضرت نے نہ ٹلنے کو فرمایا تہا اوسکو
چہوڑ کر آگے بڑہ گئے خالد بن ولید نے جو ایک سوار مشرکین سے تہا یہہ شور وغوغا
برپا کردیا کہ محمد صلعم مقتول ہوئے یہہ سنتے ہی تمام مسلمان جو صف بستہ کہڑے تہے
تتر بتر ہوگئے بلکہ قریب بہاگنے کے ہوگئے تہے اوس روز مسلمانون پر صدمہ
عظیم برپا ہوا تہا کیونکہ ستر مسلمان شہید ہوئے اور مشرک کل بائیس مارے
گئے اور بہاگڑ ایسی مچی کہ رسول اللہ صلعم تک نوبت بہاگنے کی آگئی اسی اثنا مین
ایک پتہر کفار کی طرف سے رسول خدا صلعم کے ایسا زور سے آکر لگا کہ اگلی نچلی
دانت کی ٹوٹ گئی اور ہونٹ سُست پڑا یہہ پتہر عتبہ ابن ابی وقاص بہائی
سعد ابن ابی وقاص نے مارا تہا حضرت نے یہہ فرمایا کہ یہہ گراہ کسطرح سے
نجات پاوینگے جنہون نے اپنے نبی کا یہہ حال کیا ہو کہ اوسکا مونہہ خون سے
رنگ دیا حالانکہ وہ سوائے اسکے کہ اونکو ہدایت طرف خدا کی کرے اور کچہہ
نہین کہتا فوراً ایک آیت باین مضمون نازل ہوئی کہ ای محمد صلعم تمکو بجز راہ راست
دکہلانے یا جہاد کرنے کے اور کچہہ حکم نہین ہے کیونکہ وہ لوگ ظالم ہین حضرت
جو سر مبارک پر خود پہنی ہوئے تہے اوسکے دو نو حلقے بسبب صدمہ چوٹ پتہر
کے حضرت کے مونہہ مین گہس گئے تہے — اوسوقت ابو عبیدہ بن جراح نے
ایک حلقہ رسول اللہ صلعم کے مونہہ سے جب کہینچا فوراً وہ ایک نچلی گر پڑی جب دوسرا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

کہنچا دوسری کہلی گر پڑی تو گویا ابو عبیدہ نے دونو کہلین حضرت کی گرائین — ابو سعید
خدری جو حاضر تہے اونہون نے حضرت کے دانتون شہید کا جلد نیسی خون چوس
لیا اور دانتون کو نگل گیا — حضرت نے فرمایا کہ جس شخص کے خون مین میرا خون
پیوستہ ہوا وہ ہرگز آگ دوزخ نہ دیکہے گا — روایت کی گئی ہے کہ حضرت
طلحہ رض کا ہاتہہ اسی لڑائی مین شہید ہوا وہ حضرت کے سامہنے سے مشرکین کی
مدافعت کرتے تہے اوس روز حضرت دو زرہ پہنے ہوئے تہے اوس مدافعت کے
باعث اونکا بہی ہاتہہ کٹ گیا — اور جب ہندہ اور اوسکے ہمراہیون عورتون
نے مسلمانون کو مردہ پایا اوسوقت ہرایک کے کان اور ناک کاٹکر اونکی
گلون کے ہار نکال لئے بلکہ مسماۃ ہندہ نے یہہ حرکت بد کے کہ حضرت حمزہ رض کا
کلیجہ جبر کر دانتون سے کچا ہی چباکر کہا گئی — حضرت حمزہ کو ابو سفیان نیے اس
عورت ہندہ مذکورہ کے خاوند نے ایک نیزہ کے انی اونکی کن پٹونمین گہسیڑکر
شہید کیا تہا بعد اونکے شہید ہونے کے پہاڑ پر کہڑا ہوکر غل مچاکر یہہ کہا کہ آج کا
دن بدر کا ہے اور لڑائی ہے کہ اسے لڑائی ظاہر کرانیا دین و مذہب یہہ کہکر ابو سفیان
نے مع اپنے ہمراہیون کے مراجعت کی اور یہہ حضرت سے کہلا بہیجا کہ سال آیندہ مین
لڑائی ہوگی حضرت نے بہی قبول فرمایا جب مشرکین مکہ مین چلے گئے اوسوقت
حضرت نے حضرت حمزہ کی نالاش کی اونکی لاش پائی کان اور ناک کٹا ہوا تہا
اور کلیجا پہٹا ہوا پڑا تہا — حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر اللہ تعالے قوم قریش پر
مجکو فتح دیگا کہ تو تیس آدمی اسی طرح قتل کرکے دکہلا دونگا انشاء اللہ تعالے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آیا اوسنے مجہسے کہا کہ حمزہ کا
نام ساتون آسمانون مین یہہ لکہا گیا ہے کہ (حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ
و اسد رسول اللہ) یعنی حمزہ بیٹا عبد المطلب کا شیر ہے خدا اور اوسکے رسول کا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

رسول کا — بعدازان حضرت نے اپنا چادر اون کے جنازہ پر ڈال کر حضرت نے
سات تکبیرین فرما کر نماز اونکی جنازہ کی پڑہی پہر اور مقتولین کی لاشین لوگ
اوٹہا کر لائے اور حضرت اون پر مع حمزہ کے جنازہ کی نماز پڑہتے جاتے تہے
یہانتک کہ بہتر نمازین حضرت نے حمزہ رض کے جنازہ پر ہمراہ اور شہیدون کے
پڑہین — امام ابوحنیفہ رض اسیجائے شہید کے جنازہ پر نماز پڑہنے کی دلیل
لاتے ہین — مگر امام شافعی اسکو نہین مانتے — بعدازان بموجب حکم پیغمبر خدا
صلعم کے حضرت حمزہ رض مدفون ہوئے لوگون نے اپنی مُردون کی لاشین مدینہ
مین لاکر دفن کین مگر حضرت نے فرمایا کہ جتنا جلد ہوسکا کرے اوتنا ہی جلد مردے کو
دفن کیا کرو اوسکے دفن کرنے مین تاخیر نہ کیا کرو

اب شروع ہوا چوتہا سال ۴ سنہ ہجری کا

بیان جنگ رجیع کا

واضح ہو کہ صفر کے مہینے ۴ سنہ ہجری مین پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک گروہ قبیلہ عضل
اور القارہ سے آئے تہے اونہون نے یہہ عرض کیا کہ یا حضرت کوئی شخص دیندار
جو مسایل اسلام سے خوب واقف ہو ہمارے ساتہہ واسطے ہدایت ہماری قوم کے
روانہ فرمائے حضرت نے ان چہہ آدمیون مفصل الذیل کو اونکے ہمراہ کردیا
وہ یہہ ہین — ثابت بن الافلح — اور خبیب ابن عدی — اور مرثد ابن مرثد
الغنوی — اور خالد بن بکیر اللیثی — اور زید بن الدثنہ — اور عبداللہ ابن
الطارق — مگر اون پر مرثد ابن مرثد کو سردار مقرر کرکے حضرت نے اونکے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۱۴ ہمراہ روانہ کیا تھا یہہ لوگ جب مقام رجیع پر پہنچے (رجیع نام ایک چشمہ ہذیل کا ہے جو چودہ میل عسفان سے واقع ہے) وہان کفار نے اونسے بد سلوکی اور فریب کیا چہون صحابہ لڑے تین شہید ہوئے اور تین شخص یعنے زید بن الدثنہ اور خبیب اور عبد اللہ بن الطارق مقید ہوئے انکو گرفتار کرکے مکہ کی طرف وہ لوگ روانہ ہوئے لیکن عبد اللہ ابن الطارق پہر اونسے راہ مین لڑا چنانچہ مقام الجبارہ مین وہ بہی شہید ہوا باقی دو صحابہ مقید اونکے قید مین وارد مکہ ہوئے کفار نے وہان لاکر اون دونو شخصون کو قریش کے ہاتہہ بیچ ڈالا قریش نے اون دونو کو بہی قتل کیا وہ بیچارہ بہی شہید ہوئے

بیان غزوہ بیر معونہ کا

پوشیدہ نرہے کہ ماہ صفر ۴ھ ہجری مین ابو برا عامر بن مالک بن جعفر نیزہ باز نے پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین بحالت نفاق حاضر ہوکر یہہ عرض کی کہ چند صحابہ کو میرے ہمراہ نجد مین روانہ فرمائے تاکہ یہہ لوگ وحدانیت اور راہ خدا اون لوگون کو تعلیم کرین کیونکہ یقین کامل ہے کہ بروقت ان لوگون کے وہان جانیکے سب آپ پر ایمان لے آئینگے حضرت نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو وہان بہیجنے مین مجکو یہہ خوف ہے کہ وہ لوگ چونکہ کٹے کافر مین ایسا نہو ان مسلمانون کو شہید کرین ابو برا نے عرض کی کہ مین بہی اونکی حمایت اور حفاظت کرونگا آپ یہہ خیال نفرماوین اسلئے پیغمبر خدا صلعم نے منذر بن عمر انصاری کے ہمراہ چالیس مسلمان منتخب کرکے روانہ فرمایا اون صحابہ مین عامر بن فہیرہ غلام حضرت ابو بکر صدیق رض کا بہی تہا جب یہہ صحابہ بیر معونہ پر جو چار منزل مدینہ سے ایک منزل ہے جاکر

بیان محمد مصطفی صلعم کا

جا کر اوترے ــ وہانسے نامہ رسول مقبول کا عامر بن طفیل کافر کے پاس بھیجا اوس مزدود نے قاصد کو مار ڈالا اور بہت جمعیت اپنے ہمراہ لیکر رسول اللہ کے صحابہ پر چڑھائی کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگی سب صحابہ شہید ہوئے مگر ایک یعنے کعب ابن زید نیم جان ہوکر مردون مین گر پڑا تہا وہ اپنی جان بچانے کے واسطے لاشون مین مردون کی چھپ گیا تہا وہ بچ کر آیا اور رسول مقبول کی خدمت مین تا جنگ خندق حاضر رہا بروز خندق وہ شہید ہوا ــ کہتے ہین کہ عمرو بن امیہ الضمیری جو کہ ایک انصار ی انصار رسول اللہ مین سے تہا چراگاہ جنگل مین پہر رہا تہا اوسنے دور سے دیکہا کہ جس جاے مسلمانون کا لشکر اترا ہوا تہا وہان گدہ وغیرہ جانور اوڑ رہے ہین وہ بہاگا ہوا گیا سب کو مقتول پایا اسلئے اوسنے بہی کفار سے لڑکر شہادت پائے ــ اور ایک عمرا بن امیہ کفار کی قید مین گرفتار ہوا تہا مگر اوسکو عامر بن طفیل نے بسبب اسکے کہ وہ قبیلہ مضر سے تہا رہائی دی اوسنے حضرت کی خدمتمین حاضر ہوکر سب ماجرا بیان کیا حضرت کو بہت رنج والم و غم اس واردات کے سننے سے ہوا

بیان لڑنی بنی نضیر یہودیون کا

واقع ہوکر ماہ ربیع الاول سنہ ہجری مین پیغمبر خدا صلعم نے اون یہودونکا محاصرہ کیا تہا اسی محاصرہ مین شراب کے حرام ہونی کی آیت نازل ہوئی تہی بعد گذرنے چھہ روز محاصرہ کے کفار محصورین نے عرض کئے کہ ہم لوگون کو امن دیجیے ہم سب مال واسباب اپنا چھوڑ جاتے ہین فقط ہتیار اونٹون پر لاد کر چلے جاتے ہین حضرت نے منظور فرمایا چنانچہ مزامیر گاتے بجاتے وہ لوگ اپنی شجاعت اور بہادری

بیان محمد مصطفی صلعم کا

 جاتے ہوسے نکل گئے وہ موضع جسمین رہتے تھے خالی کردیا — حضرت نے سب مال اونکا لیکر مہاجرین پر تقسیم کیا انصار کو کچھہ نہ دیا مگر سہل ابن حنیفہ — اور ابو دُجانہ کو اسواسطے کچھہ دیا تہا کہ اونہون نے اپنا فقر اور محتاج ہونا جتلایا تہا اُن بنی نضیر مین کے کچھہ لوگ ملک شام کو چلے گئے اور کچھہ خیبر مین جا بسے

بیان لڑائی ذات الرقاع کا

واضح ہو کہ ماہ جمادی الاول ۴ سنہ ہجری مین ایک گروہ قوم غطفان ذات الرقاع سے حضرت کا مقابلہ ہوا تہا (ذات الرقاع اسواسطے کہتے ہین کہ اون لوگون کے نیزون پر چہیتڑے اور پیوند پرانے لپٹے ہوئے تھے) جب وہ لوگ حضرت کے سامنے آئے جرات لڑائی کی نہ پاکر جنگ موقوف کی — اسی لڑائی مین ایک شخص نے جو قبیلہ غطفان سے تہا اپنی قوم سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ مین محمد صلعم کو بیشک شہید کرونگا چنانچہ وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور آتے ہی حضرت سے اوسنے کہا کہ یا حضرت اپنی تلوار مجھے دیجئے تاکہ مین دیکھون کیسی ہے اوس تلوار کا قبضہ چاندی کا تہا حضرت نے فوراً وہ تلوار اوسکے ہاتھہ مین دیدی اوسنے کہینچ کر ننگی کی اور ہلانے لگا چاہتا تہا کہ رسول مقبول پر ایک وار سخت کرے لیکن خدا نے اوسکو جرات نہ دی اور مطلق ہاتھہ نہ اوٹھا سکا مگر یہہ اوسنے کہا کہ یا حضرت آپ مجھسے کیون ڈرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مین تو مطلق نہین ڈرتا یہہ کہکر تلوار پھیر دی اسوقت ایک آیت جسکا یہہ ترجمہ ہے نازل ہوئی کہ اے مسلمانون یاد کرو اللہ کی نعمت اور حمایت جو تم پر ہے دیکھو جسوقت ایک قوم نے دست چالاکی کا تمپر قصد کیا خدا تعالےٰ نے اوسکو روک دیا وہ لوگ تمسے

تسے دست درازی نہ کر سکے

بیان جنگ بدر ثانی کا

واضح ہو کہ ماہ شعبان سنہ ۴ ہجری مین حسب وعدہ ابو سفیان کے حضرت تشریف فرما طرف بدر کی واسطے مقابلہ کفار کے ہوئے تہے اور ابو سفیان بہی مکہ سے کوچ کرکے چلا مگر راہی مین سے مراجعت کر گیا جب ابو سفیان نہ آیا حضرت اوسکے انتظار دیکہہ کر مدینہ کی طرف مراجعت کر گئے اسی سال مین حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تہے

اب شروع ہوا پانچوان سال سنہ ۵ ہجری کا

بیان غزوہ خندق کا

اس جنگ کو غزوۃ الاحزاب بہی کہتے ہین یہہ لڑائی درمیان ماہ شوال سنہ ۵ ہجری کے ہوئی تہی حال یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم کو یہہ خبر پہنچی تہی کہ تمام قبایل عرب واسطے لڑائی کے مجتمع ہوئے ہین اسلئے بعد مشورہ موافق راے سلمان فارسی کے یہہ تجویز ہوئی کہ ایک خندق گرداگرد مدینہ کے کہودی جائے اس خندق کے کہودنے مین پیغمبر خدا صلعم سے کئی معجزہ ظاہر ہوئے تہے ازانجملہ ایک یہہ روایت کی گئی ہے جابر سے وہ یہہ کہتا ہے کہ خندق کہودنے مین ایک پتہر بہت سخت نکل آیا تہا وہ ہرگز نہ ٹوٹتا تہا حضرت نے پانی منگوا کر اوسمین تہوک کر حکم دیا کہ اوس پتہر پر چہڑک دو جب وہ پانی اوس پتہر پر چہڑکا

١٨ ٣ھ گیا فوراً ریزہ ریزہ ہوگیا — اور ایک یہہ معجزہ ہوا کہ بشیر بن سعد انصاری کے
بیٹے یعنے ہمشیرہ نعمان بن بشیر کی اپنی مان کے پاس سے کہجورین واسطے اپنے باپ
بشیر اور ماموعبد اللہ بن رواحہ کے لائی تہی جب وہ حضرت کے مقابل کو گذری
آپ نے اوسے پوچہا کہ اے لڑکی یہہ کیا لائی اوسنے حضرت کے ہاتہہ مین وہ
کہجورین ڈال دین راوی کہتا ہے کہ وہ کہجورین اتنی تہین کہ حضرت نے دونو
ہاتہہ مین لین تہین مگر لپ نہ بہری تہی حضرت نے فوراً ایک چادر امنگواکر وہ
کہجورین اوسپر پہیلا دین اور حکم دیا کہ جتنے آدمی خندق کہودرہے ہین سبکو بلالو
اور کہدو کہ کہانا طیار ہے سب چلے آو چنانچہ سب آکر کہانے لگے وہ کہجورین
غیب سے بڑہتی جاتی تہین یہانتک بڑہین کہ جتنے آدمی خندق کہودتے تہے
سب کہاکر سیر ہوگئے اور اوتنی ہی باقی رہ گئین — دوسرا معجزہ یہہ ہوا روایت
ہے جابر سے وہ کہتا ہے کہ مینے ایک روز اپنی بیوی سے کہا کہ ایک بکری کا بچہ
سبکو بہون کر طیار کر رکہنا اور چند روٹیان جو کی پکا رکہنا حضرت کی دعوت کرونگا
بوقت مراجعت کے خندق سے مینے حضرت سے کہا کہ یا حضرت ایک بچہ بکری کا
اور روٹیان جو کی آپکے واسطے بندہ نے طیار کروائین ہین آپ اونکو تناول فرمایے
(اون ایام مین تمام دن خندق کہودا کرتے شام کو اپنے اپنے گہر سب چلے آیا
کرتے تہے) حضرت نے ایک آدمی سے یہہ فرمایا کہ تو پکار کر سب لوگون سے
کہدے کہ ہمراہ رسول اللہ کے جابر کے گہر کہانا کہانے چلو اوسنے فوراً تمام صحابہ
مین منادی کردی جابر کہتا ہے کہ جسوقت تمام صحابہ جمع ہوئے مین کلمہ انا للہ وانا الیہ
راجعون کا زبان پر لایا اور مجکو بہت غم ہوا کیونکہ مینے تو فقط حضرت کی دعوت
کی تہی حضرت نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ جتنے خندق کہودنے والے ہین سب چلین
مین بہی یہہ سمجہہ کر کہ رسول کی بات کو رد کرنا اچہا نہین ہوتا چپ ہو رہا جب حضرت

حضرت جمیع صحابہ کے رونق افزا وزمیر سے گہر ہوئے پنے جلدی سے وہ روٹیان
اور گوشت بکری کے بچہ کا حضرت کے سامنے لا رکہا حضرت نے بسم اللہ پڑہکر برکت
دی اور اوسمین تناول فرمایا پہر تمام صحابہ کہانے لگے اوسوقت یہہ حالت تہی
کہ ایک قوم کے آدمی جب کہا چکتے کہڑے ہوجاتے تہے دوسرے قبیلہ کے لوگ
کہانے پر بیٹہتے تہے تمام خندق کے جتنے آدمی کہودنے مین شریک تہے سب کہاکر
سیر ہوگئے — اور سلمان فارسی یہہ بیان کرتا ہے کہ خندق کہودنے مین مین بہی
حضرت کے قریب کہود رہا تہا (سلمان فارسی اس لڑائی مین اول ہی اول
حضرت کے ساتہہ شریک ہوا ہے) پہلے اسکے کسی لڑائی مین ہمراہ نہ تہا) کہودتے
کہودتے ایک زمین مین ایسا سخت پتہر نکل آیا کہ پتہر کہد نسکا حضرت نے میرے
ہاتہہ سے کہودال لیکر ایک ضرب اوس پتہر پر ماری ایک چمکار روشنی کا اوس
پتہر مین سے نکلا — پہر دوسری ضرب ماری اوسوقت بہی آگ جہڑی — تیسری
ضرب مین بہی روشنی پتہر مین سے نکلی سلمان فارسی کہتا ہے کہ مینے حضرت سے
کہا کہ قربان شوم یہہ کیا چمکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اے سلمان دیکہا تو نے
مینے عرض کی کہ ہا حضرت دیکہا آپنے ارشاد کیا کہ اول چمکارہ جو چمکا تہا اوسکی یہہ
معنے تہے کہ خداتعالے نے مجکو ملک یمن دیا — اور دوسرے کے یہہ معنے مین کہ
ملک شام اور مغرب مین فتح کرونگا — تیسرا چمکارہ جو تہا اوسکے یہہ مراد ہی
کہ مشرق فتح ہوگا جب پیغمبر خدا ص خندق طیار کرچکے مشرکین قریش نے دس ہزار
آدمی اپنے قوم اور قبیلہ کنانہ سے اور قبیلہ غطفان اور اہل نجد سے جو اونکے ساتہہ
ہوا ایکر چڑہائی کی بنو قریظہ بہی کفار کے ساتہہ تہے اور انکا سردار کعب ابن اسد تہا
انہین لوگون نے رسول اللہ ص سے عہد کیا تہا اصحاب رسول اللہ کے اوسی عہد پر
تہے مگر وہ ہی لوگ پہر گئے تہے اور کفار کے ہمراہ ہوگئے تہے اوس عہد کے توڑ

بیان محمد مصطفی ص کا

جانے سے نفاق بہت پیدا ہوگیا تہا چنانچہ معتب ابن قشیر نے کہا کہ محمد ص ہم سے وعدہ
کرتا ہے کہ کسرے اور قیصر روم کی ہم خزانے کہائینگے یہہ امر محال ہے
عقل مین نہین آتا — کچہہ اوپر بیس روز تک مشرکین نے تیر برسائے سوا اسکے
تیر باری کے کوئی لڑائی نہوئی مگر بعد عرصہ مذکور کے مقابلہ ہونا شروع ہوا
جانب کفار سے عمرو بن عبدود جوکہ اولاد لوی ابن غالب سے ہے مقابلہ کو آیا
اسکے مقابل حضرت علی رض ہوئے عمرو نے دیکہتے حضرت علی رض کو کہا کہ اے
بہتیجے خدا کی قسم مجکو یہہ منظور نہین کہ تجکو قتل کرون — حضرت علی رض نے فرمایا
کہ خدا کی قسم مجکو بدل منظور ہے کہ مین تجکو قتل کرون — یہہ لفظ سُنکر اوسکو بہی
غیرت آئی اور اوترنے سے اپنی گہوڑے کی اوسنے پیر کاٹے پہر حضرت علی رض
پر حملہ کیا حضرت علی رض نے اوسپر حملہ کیا دونون کی ایسی کشتی ہوئی کہ سوار
غبار کے کچہہ نہ کہلائی دیتا تہا کہ کون اوپر ہے اور کون نیچے ہے مگر جب آواز
تکبیر کی آئی مسلمانون نے یقین کیا حضرت علی رض نے اوس کافر کو پچہاڑا بعد
کم ہونے غبار کے دیکہا تو حضرت علی رض عمرو مذکور کے سینہ پر چڑہے ہوئے
اوسکا سر کاٹ رہے ہین بعد اس مقابلہ کے ایک ہوا چلی تہی جسکی خبر خداتعالے
نے قرآن شریف مین یہہ دی ہے (یاد کرو اے مسلمانون نعمت اپنے خدا کی
جب چڑہ آئی کفار تمہارے مقابلہ کو بہیجے اللہ نے لشکر فرشتون کے اور چلائے
باد صبا) یہہ لڑائی موسم سرما مین ہوئی تہی آخرش ابوسفیان قریش کو لیکر کوچ
کر گیا قوم غطفان بہی یہہ حال سُنکر کہ ابوسفیان چلا گیا اپنے شہرون کو مراجعت کر گئے

بیان جنگ بنی قریظہ کا

جس روز اِس لڑائی مذکور سے رسول اللہ صلعم فراغت پاکر مدینہ منورہ کو مراجعت
کرکے تشریف لیگئے مسلمان اپنے اپنے ہتیار رکہو لکر بیٹھے یہانتک کہ ظہر کا وقت
آیا اوسیوقت حضرت جبرائیل عم پیغمبر خدا صلعم کے پاس آئے عرض کی کہ یا رسول اللہ
خداتعالے اُنے تمکو حکم دیاہے کہ بنی قریظہ سے جاکر لڑو حضرت نے فوراً ایک
شخص کو حکم دیا کہ سب مسلمانون کو یہہ حکم سُنا دو کہ جبتک کہ بنی قریظہ کے پاس
نہ جالین نماز عصر نہ پڑہین یعنے تعمیل حکم خداکے جلد کرلی جائے اور حضرت
علی رض کو علم مرحمت فرماکر اول روانہ کردیا آپ ایک کوئے پر جو بنی قریظہ کا
تہا جا اوترے پیچہے سے سب مسلمان آ جمع ہوئے مگر ایک گروہ مسلمانون کے
بہت دیر کرکے بوقت شام آئے اونکی نماز عصر سے قضا ہوگئی تہی بسبب
اوس حکم کے جو رسول مقبول نے کیا تہا آپ نے اونکو کچہہ ملامت نہ کی اِس
قوم کا پیغمبر خدا صلعم پچیس روز تک محاصرہ کئے رہے آخرکار ان لوگون کے
دلون مین خدا تعالے اُنے رعب ڈالدیا آپ سے آپ باہر نکل آئے یہہ قبیلہ
قبیلہ اوس کا دوست تہا اون دونون قبیلون مین عقد محبت جو نکہ بہت تہا
اِسلئے قبیلہ اوس کے لوگون نے رسول اللہ سے درخواست کی کہ یا حضرت جسطرح
سے آپ نے بنی قینقاع کی بسبب قبیلہ الخزرج کے جان بخشی فرمائی تہی اسی
طرح سے اِس قبیلہ کو ہمارے کہنے سے مخلصی دیجئے حال یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم
نے بنی قینقاع کو بسبب سفارش عبداللہ ابن ابی سلول منافق کے نجات دی تہی
اِسلئے اونہون نے بہی یہی درخواست کی ۔ پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تمہاری
مرضی ہو تو سعد ابن معاذ کو حکم بنادین جو وہ کہے اوسکی تعمیل تم بہی کرو ہم بہی کرینگے
یہہ شخص چونکہ قبیلہ اوس کا سردار تہا اور اوس قبیلہ کے آدمی اِس قبیلہ سے
بہت محبت رکہتے تہے فوراً سبنے منظور کیا کیونکہ وہ یہہ جانتے تہے کہ سعد ابن

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۲۲ معاذ ہمارے مخلصی کے باب مین سعی کریگا — حکم ہوا سعد ابن معاذ کو بلاؤ اس شخص کی رگ ہفت اندام مین ایک زخم گہرا بروز جنگ خندق آیا تہا اسلئے وہ پیدل نہ آسکا وہ لوگ دوڑکر ایک گدہے پر تکیہ لگاکر سہارے سے اوسکو بٹہلا کر رسول اللہ کی خدمت مین لائے مگر ہماری راہ یہہ کہتے آئے کہ اے سعد ہمارے حقمین بہترائی کیجو اور جہانتک ہوسکے ہمارے مخلصی کے لئے سعی کرنا جب سعد مذکور حاضر دربار نبوت شعار مین ہوا حضرت نے تمام صحابہ کو ارشاد کیا کہ اوسکی تعظیم دو مہاجرین نے یہہ کہا کہ رسول اللہ نے انصار سے تعظیم دلوائی ہے اور انصار یہہ کہتے تہے کہ حکم عام ہوا ہے ہماری کچہہ خصوصیت نہین غرضیکہ سب تعظیم کو کہڑے ہوئے سعد کی کنیت ابو عمر تہی اوس قبیلہ کے آدمیون نے کہا کہ اے ابا عمر رسول اللہ نے آپکو ہمارے اوپر حکم اور منصف مقرر کیا ہے آپ ہمارے واسطے جو حکم دین وہ ظہور مین آوے — سعد نے کہا کہ مین یہہ حکم دیتا ہون کہ مردون کو مار ڈالو اور عورتین اور لونڈیان انکی گرفتار کرو اور مال اونکا سب آپسمین بانٹ لو پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ اے سعد تو نے اسوقت وہ فیصلہ کیا جو خدا تعالے نے سات آسمانون پر سے حکم کیا ہے حضرت نے وہان عزم نہضت فرماکر مدینہ کا ارادہ کیا اور انصار نے اون لوگون سے پہلے خندق کہودوائی بعد ازان سبکے گردن کاٹ کر خندق مذکور مین لاشے اونکے ڈہر لگکر مٹی اوپر سے ڈالدی تخمیناً یہہ سات سو آدمی تہے جو مارے گئے بعد ازان رسول خدا نے جتنی عورتین اور لونڈیان بنی قریظہ کے گرفتار آئی تہین اور جتنا مال غنیمت وہان سے آیا تہا سب مین سے پانچوان حصہ نکالکر صحابہ کو تقسیم کردیا اور اپنے واسطے ایک عورت مسماۃ ریحانہ بیٹی عمرو کی چہانٹ کر پسند کرلی یہہ عورت تا وفات پیغمبر خدا صلعم کے اونکے ملک مین رہی — بعد مقتول نے بنی قریظہ کے سعد ابن معاذ یعنے حکم مذکور

ندکور کا بھی زخم پھٹ گیا وہ بھی راہی دار البقا ہوئے واضح ہو کہ جنگ خندق مین
چھہ مسلمان شہید ہوئے تھے ازانجملہ ایک سعد ابن معاذ مذکور ہی کیونکہ یہہ زخم
اونکے جنگ خندق مین آیا تھا مگر اونہوں نے جناب باری سے یہہ دعا کی تھی کہ اے
خداوند جبتک کہ بنی قریظہ کی لڑائی سے فراغت نہ پالون مین نہ مرون چنانچہ
وہ دعا قبول ہوئے اوسیوقت اوسکا زخم بھر گیا جب بنی قریظہ مارے گئے اوسوقت
موافق اونکے استدعا کی پھر زخم پھٹ گیا اور وفات پائی اس لڑائی بنی قریظہ
مین کوی مسلمان نہین مرا مگر ایک مسلمان شہید ہوا یہہ لڑائی بنی قریظہ کی ماہ
ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری مین ہوئی تھی اور تا شروع سنہ ۶ ہجری پیغمبر خدا صلعم نے وہین
تشریف رکھی

اب شروع ہوا سنہ ۶ ہجری

بیان جنگ بنی لحیان کا

اس سال مین رسول اللہ صلعم واسطے انتقام اہل رجیع کے بنی لحیان پر جہاد کرنی
تشریف لیگئے وہ لوگ بسبب خوف کے پہاڑ پر جا چڑھے اسلئے پیغمبر خدا صلعم نے
نزول اجلال عسفان پر فرما کر مدینہ منورہ کو مراجعت کی

بیان جنگ ذی قرد کا

جب پیغمبر خدا صلعم مدینہ منورہ مین چندروز قیام فرما چکے بعد ایک عرصہ کے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۴۴۴

عیینہ بن حصین الفزاری نے دودہ دیتے ہوئے اونٹنی رسول خدا صلعم کے جنگل مین سے چرتی ہوئی پکڑ لی اسلئے رسول خدا صلعم نے روز چارشنبہ کو بارادہ جہاد کوچ کیا چوتھی تاریخ ربیع الاول کو ذی قرد کے پاس پہنچے لیکن وہ اونٹنی جب چھوڑ دی تب حضرت طرف مدینہ کی مراجعت کرآئے پانچ روز پیغمبر خدا صلعم مسافرت مین رہے — ذی قرد ایک گانو دو رات یسے کی فاصلہ پر مدینہ سے خیبر کی راہ مین واقع ہے

بیان جنگ بنی مصطلق کا

واضح ہو یہہ لڑائی درمیان ماہ شعبان ۶ سنہ ہجری یا ۵ سنہ ہجری مین حسب اختلاف ہوئی تھی بنی مصطلق کا سپہ سالار جو مقابلہ مین آیا تہا حارث بن ابی ضرار تہا یہہ لڑائی اوپر ایک چشمہ کے جسکو مریسیع کہتے ہین ہوئی تھی بعد مقاتلہ اور مقابلہ کے بنی مصطلق نے شکست کہائی کچھہ مارے گئے اور کچھہ مقید ہوئے اور مال اونکا سب مسلمانون نے لوٹ لیا — مسماۃ جویریہ بیٹی اسی سپہ سالار حارث ابن ابی ضرار کی ہے جو ثابت ابن قیس کے حصہ مین آئی تھی اوسنے رسول اللہ کو لکھہ بہیجا تہا کہ آپ میری جان کے مالک ہین رسول اللہ نے اوسے نکاح کرلیا جب وہ عقد نکاح مین آگئی اوسوقت بنی مصطلق نے جو مقید تھے یہہ کہا کہ ہم رسول اللہ کے رشتہ دار ہوگئے کیونکہ جویریہ ہماری بیٹی ہے اوس سے حضرت نے نکاح جو نکہ کرلیا اسلئے اب وہ ہمارے داماد ہوگئے پیغمبر خدا صلعم نے اوس عورت کی اہل بیت مین سے سو آدمی آزاد کردئے یہہ عورت اپنے قوم کی واسطے بہت مبارک تھی — اسی لڑائی مین ایک انصاری نے ایک مسلمان

مسلمان مسمی ہشام کو جو اولاد لیث بن بکر سے تہا بہولیسے کافر جان کر قتل کرڈالا تہا — اوس مقتول کا بہائی مقیس جو مشرک تہا مکہ مین رہتا تہا اوسکو جب یہہ خبر پہنچی کہ ایک انصار نے میرے بہائی کو قتل خطا مار ڈالا ہے وہ درپے انتقام ہوکر آیا اور اوسنے بیان کیا کہ مین مسلمان ہون اپنے بہائی کا خون بہا لینے آیا ہون حضرت نے اوسکو خون بہا دلوایا جب اوسنے روپیہ خون بہا کا پا لیا چند ایام رسول اللہ کے پاس ٹہرکر اوس قاتل کو بہی مارکر مرتد ہوکر مکہ کو بہاگ گیا اس حالمین اوسنے چند شعر کہے ہین از انجملہ ایک شعر کا یہہ ترجمہ ہے (آیا تہا مین مدینہ مین دیکہے تو نے میری قوت اور شجاعت اور ہون مین طرف بتون کی جیسا کہ اول تہا) یہہ وہ ہی شخص ہے جسکا خون بروز فتح مکہ حضرت نے ہدر فرمایا تہا اور حکم دیا تہا کہ جو کوئی اوسکو پاوے مار ڈالے — اسی لڑائی مین جہجاہ غفاری — اور سنان الجہنی کی لڑائی ہوئی ایک چشمہ پر ان دونون کا مقابلہ ہوا غفاری نے گروہ مہاجرین کو اپنی مدد کے واسطے پکارا اور جہنی نے انصار کو اپنی کمک کے واسطے آواز دی عبداللہ ابن سلول منافق یہہ دیکہہ کر بہت خفا ہوا چنانچہ اپنی قوم سے مخاطب ہوکر اوسنے کہا کہ انہون نے ہمارے شہرون مین آکر لڑائی کی اگر ہم مدینہ پر جا چڑہتے تو ہر ایک عزیز کو ذلیل کرتے اور خوب لڑتے لیکن یہہ بات تمنے آپ کی کیونکہ پہلے تمنے اونہون کو اپنے شہرون مین اوترنے دیا بعد ازان اپنے مال مین اونکو شریک کیا جو تم اول روز سے رکے رہتے اونسے گہل مل نجاتے تو وہ کبہی تمہارے مزاحم نہوتے اپنے وطنون کو مراجعت کر جاتے زید ابن ارقم جو اوسکے گروہ مین موجود تہا اوسنے یہہ سب بیان رسول اللہ سے کیا حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کی کہ یا حضرت عبداللہ بن بشیر کو

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۲۶ حکم دیجیے تا کہ وہ عبد اللہ منافق کو قتل کر ڈالے نبی صلعم نے فرمایا کہ اے عمر پھر لوگ کیا کہین گے اگر اوسکو قتل کیا تو سب کفار یہہ کہین گے کہ محمد صلعم اپنے اصحاب کو بھی قتل کر ڈالا کرتے ہین یہہ فرما کر حکم کوچ کا ہوا بعد ازان اسید ابن حصین سے جسوقت حضرت کی ملاقات ہوئی آپنے سب حال عبد اللہ کا جو اوسنے کفار سے کیا تہا بیان کیا اسید نے عرض کی کہ اوسکو حضور نکالدین کیونکہ وہ شخص منافق ہے رفتہ رفتہ یہہ خبر اوسکے بیٹے کو پہنچی اوسکا نام بہی عبد اللہ تہا وہ کامل مسلمان تہا اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے سُنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کیا چاہتے ہین اگر حضور مجکو ارشاد فرماوین تو مین اوس منافق کا سر کاٹ کر حضور کے خدمت مین بہیجدون پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ ہرگز نہین یہہ بات نکرنا تو اوسکی محبت اور مروت بیش آ اور اوسپر سختی نکرنا

بیان قصہ بُہتان کا

جب پیغمبر خدا صلعم اوس لڑائی سے پہر کر آئے تا ہنوز راہ ہی مین تہے کہ مطح ابن اثاثہ ابن عباد بن المطلب پہوپہی زادہ بہائی ابو بکر کے نے اور حسان ابن ثابت نے اور عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول خزرجی منافق نے اور ام حسنہ بنت جحش نے یہہ طوفان بندی کی کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض نے صفوان بن معطل سے جو کہ اوس لڑائی مین بہیر کا سردار تہا زنا کر دایا ہے جب حضرت عایشہ صدیقہ کی برات اور پاک ہونے کی آیت نازل ہوئی اوسوقت حضرت نے ہر ایک شخص کے جہنون نے بہتان بندی کی تہی اسّی اسّی کوڑے لگوائے مگر عبد اللہ ابن ابی منافق کو چھوڑ دیا اوسکے کوڑے نہین مارے روایت ہے کتاب اشراف مسعودی سے کہ آیت تیمم کی بہی اسی جنگ بنی مصطلق مین نازل ہوئی تہی

بیان عُمرہ حُدیبیہ کا

واضح ہو کہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۶ ہجری مین بارادہ عمرہ کے رسول صلعم نے مع مہاجرین اور
انصار کے کہ قریب چودہ سو آدمی کے تھے مدینہ سے کوچ فرمایا تھا آپکا ارادہ
لڑائی کا مطلق نہ تھا کیونکہ قربانی کے لئے جانور حضرت نے روانہ کر دئے تھے
اور احرام باندھ چلے تھے جب مرار کی گھاٹی پر جو کہ ایک جائے اوترنے کی
مشہور بنام حدیبیہ ہے پہنچے مکہ کے پہنچے حضرت نے ارشاد کیا کہ اسجائے اوترو
لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہان پانی نہین لوگون کو بہت تکلیف ہوگی
حضرت نے ایک آدمی کو اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالکر دیا اور فرمایا کہ ایک
کوئے کے اوپر اسکو گاڑ دو اوس تیر کے گاڑتے ہی کوئے کے پانی نے ایسی
جوشش زنی کی کہ وہ کوا برابر ہو کر بہنے لگا یہہ ایک مشہور معجزہ رسول خدا کے معجزوں مین
سے ہے جسکو چودہ سو آدمیون نے دیکھا — الغرض جبکہ وہان قیام فرمایا
ایک ایلچی قریش کا عروہ بن مسعود ثقفی جو کہ اہل طایف کا سردار تہا پاس
رسول مقبول کے بموجب ایماے قریش کے حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ
قریشیون نے ایکی بار لڑائی کا بڑا بندوبست کیا ہے اور وہ لوگ آپسے لڑنے
کو بہت آمادہ ہو رہے ہین آپ مکہ مین تشریف نہ لیجائے — راوی کہتا ہے
کہ عروہ مذکور حضرت کی ریش مبارک چہوتا جاتا تہا اور کلام کرتا تہا اور مغیرہ بن
شعبہ جو ایک صحابی پیغمبر خدا کے تہے وہ کہڑے ہوئے یہہ کر رہے تہے کہ جب
عروہ حضرت کی ریش کے ہاتہہ لگاتا وہ تسمہ اوسکے ہاتہہ پر کہینچ کر مارتے اور
فرماتے کہ دور رکہہ ہاتہہ اپنا قبل متوجہ ہونے رسول مقبول کے جب عروہ نے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۸۲۳ دیکہا کہ کئی دفعہ وہ تسمہ پار چکا خفا ہوکر کہنے لگا کہ تو کیا سخت اور بے لحاظ آدمی
ہے پیغمبر خدا یہہ لفظ سنکر ہنس پڑے سوار اسکے عروہ نے اور اصحاب کا حال
دیکہہ کر بہت تعجب کیا کیونکہ وہ لوگ پیغمبر خدا کی بہت تعظیم و تکریم اس رتبہ کی کر رہے
تہے کہ کسی کی اجتبک نہوئی ہے اور نہ ہوگی ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ جب آپ
وضو کرتے تہے حضرت کے پیرون اور کے ہاتہون اور وضو کے دہوون کا پانی
یعنے آب وضو اصحاب لے لیتے تہے — اور جو تہوکتے تہے تہوک اٹہا لیتے تہے
— اور جو کوئی ایکا بال جہڑ جاتا تہا بطور تبرک جلدی سے اصحاب لے لیتے تہے
یہہ حال دیکہکر وہ قریش کے پاس آیا سب حال بیان کیا اور کہا کہ قسم خدا کی
مینے کسریٰ اور قیصر کو اوس رتبہ اور عزت مین نہین پایا جو کہ آج کل رسول
مقبول کو حاصل ہے — پہر حضرت نے عمر ابن الخطاب رض کو بلا کر ارشاد
کیا کہ تم قریش کے پاس جا کر کہو کہ رسول اللہ صلعم تمسے لڑنے کو نہین آئے بلکہ
حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم قریش میرے دشمن جان ہین کیونکہ
مینے اونکے ہمراہ بہت تشدد اور سختی کی ہے مجکو اپنی جان کا خوف ہے اوسوقت
حضرت نے عثمان ابن عفان رض کو پاس ابو سفیان اور سردار قریش کے
روانہ فرمایا اور یہہ کہلا بہیجا کہ رسول مقبول تمسے لڑنے نہین آئے صرف بارادہ
حج کعبۃ اللہ کے تشریف لائے ہین — قریش نے جواب دیا کہ اے عثمان اگر
تیرا ارادہ طواف کرنیکا ہو تو بیشک طواف کر جا حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ مین بدون
رسول اللہ صلعم کی کسطرح طواف کرون یہہ نہین ہوسکتا قریش نے خفا ہوکر حضرت
عثمان رض کو گرفتار کر لیا اور حضرت کو یہہ خبر پہنچی کہ عثمان رض کو شہید کیا اوسوقت
پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ اب بدون لڑائی اور قتل کفار کے ہم مراجعت
نہ کرینگے ... حکم بیعت کا دیا

بیان بیعت رضوان کا

واضح ہو کہ یہہ بیعت رضوان ایک درخت کے نیچے ہباب پر ہوئی کہ تمام صحابہ نے یہہ اقرار کیا کہ ہم اپنی جان دینگے کفار کو مارینگے اور خود مرجاینگے اس مقام سے ہرگز نہ ٹلینگے — جابر نے یہہ کہا ہے کہ ہمنے یہہ بیعت صرف اسواسطے کی تہی کہ بہاگینگے نہین بموجب ارشاد پیغمبر خدا صلعم کے سب لوگون نے حضرت سے سوائی جد بن قیس کے کہ وہ اپنی اوٹنی کے نیچے چہپ رہا تہا سامنے نہین ہوا تہا بیعت مرنیپر کی اس بیعت مین چونکہ حضرت عثمان رض حاضر نہ تہے اسلئے حضرت نے اپنے ایک ہاتہہ کو حضرت عثمان رض کا ہاتہہ فرض کرکے دوسرے اپنے ہاتہہ پر ہاتہہ مارکر انکی طرف سے بہی بیعت کرلی تہی جب سب صحابہ مرنے پر طیار ہوگئے اسوقت یہہ خبر آئی کہ حضرت عثمان رض مقتول نہین ہوئے وہ زندہ ہین قریش نے اونکو قید کر رکہا ہے

بیان صلح ہوجانیکا درمیان رسول اللہ اور قریش کے

واضح ہو کہ اسی اثنا مین سہیل ابن عمرو کو قریش نے واسطے صلح کے رسول اللہ صلعم کی خدمت مین بہیجا اون نے جا کر حضرت سے درباب صلح ہوجانے کے عرض کی حضرت نے مان لی اور صلح ہوگئی اوسوقت حضرت عمر ابن الخطاب نے بسبب گرمجوشی اسلام کے عرض کی کہ یا رسول اللہ یا تو آپ خدا کے رسول نہین ہین یا ہم لوگ مسلمان نہین ہین — حضرت نے فرمایا کسطرح حضرت

بیان محمد مصطفی صلعم کا

بہ ۳۳ عمر نے عرض کی کہ اب دین اسلام کی کیون عزت کہوتے ہین ان لوگون سے لڑنا ہی
مناسب ہے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ مین ایک بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا
ہون اور اوسکے حکم کی مین مخالفت ہرگز نہین کرسکتا مگر اتنا مین جانتا ہون کہ وہ مجکو
تباہ اور ضایع نکریگا بعد ازان حضرت علی رض کو بلواکر ارشاد کیا کہ اے علی
رض ایک صلحنامہ تحریر کرو اسطور پر کہ اول مین اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکہو سہیل نے کہا کہ بسم یہہ ہم نہین جانتے باسمک اللہم لکہو جو قریش لکہتے ہین آپ نے
ارشاد کیا کہ باسمک اللہم ہی لکہو جب یہہ لکہہ چکے اوسوقت فرمایا کہ اے علی
یہہ لکہو کہ یہہ صلح نامہ ہے جو رسول مقبول محمد رسول اللہ صلعم نے قریش سے کیا سہیل نے
کہا کہ اگر ہم آپکو رسول جانتے تو آپ سے لڑتے کیون آپ فقط اپنا اور اپنے
باپ کا نام لکہئے اور رسول اللہ کا لفظ نہ لکہئے اوسوقت حضرت نے فرمایا
کہ اے علی اسطور لکہو کہ یہہ صلح نامہ محمد ولد عبد اللہ کا ہے جو سہیل ولد عمر کے ساتہہ
باین طور کیا کہ لڑائی دس برس تک موقوف کی گئی جو شخص محب محمد ہو اور رسول کے
محبت چاہے وہ داخل عہد محمد صلعم کے ہو اور جو قریش کے ساتہہ ہونا چاہے وہ
اونکے ہمراہ رہی بعد لکہنے کے مسلمانون اور مشرکون کے یعنی جانبین کی اوسپر گواہی
ہوگئی — پوشیدہ نرہے کہ اصحاب رسول اللہ صلعم یہہ جانتے تہے کہ اب کی سال
مکہ بالضرور فتح ہوگا کیونکہ رسول مقبول نے ایک خواب ایسا دیکہا تہا جسمی یہہ امید
تمام صحابہ کو تہی جبکہ اونہون نے اوسکے خلاف دیکہا کہ صلح ہوگئی اور رسول اللہ صلعم نے
مراجعت فرمائی اس امر سے تمام صحابہ کو رنج عظیم لاحق ہوا تہا راوی کہتا ہے
کہ اتنا غم تہا کہ قریب ہلاکت وہ لوگ ہوگئے تہے — الغرض بعد فراغت پانے
اس جہگڑے قریش کے سے حضرت نے اپنا ذبیحہ قربان کیا اور سر منڈوایا اوسوقت
اور لوگون نے بہی اپنے سرون کو منڈوایا اوس روز حضرت نے ارشاد کیا کہ آج کے روز

بیان محمد مصطفی ؐ کا

روز اللہ تعالے سر منڈوانے والون پر رحم کریگا — صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
جو لوگ بال کتروائین اون پر بہی اللہ رحم کریگا یا نہین آپ نے ارشاد کیا کہ سر منڈوانے
والون پر رحم کریگا پہر صحابہ نے وہی عرض کی اپ نے پہر وہی جواب دیا تین دفعہ دوہی
فرمایا چوتہی دفعہ ارشاد کیا کہ بال کتروانے والون پر بہی رحم کریگا بعد ازان حضرت
نے طرف مدینہ منورہ کی مراجعت فرمائی اور تا شروع ۷ سنہ ہجری مدینہ ہی مین قیام پذیر

اب شروع ہوا ۷ سنہ ہجری

بیان جنگ خیبر کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ محرم ۷ سنہ ہجری کے پیغمبر خدا صلعم نے خیبریون کا محاصرہ کیا
اور مال اونکا سب چہین لیا اور مضبوط قلعہ جو اونکے رہنے کا تہا وہ فتح کیا اول ہی
اول حضرت نے قلعہ ناعم فتح کیا — پہر قلعہ قموص فتح کیا ان دونو قلعون مین
بہت عورتین قید مین آئی تہین چنانچہ اونہین مین کی مسماۃ صفیہ بیٹی حُیَی ابن اخطب
کی گرفتار آئی تہی یہہ عورت اوس سردار ندکور کی بیٹی تہی اوس سے رسول
مقبول نے اپنا نکاح کیا اور آزاد کردیا اوسکا مہر مقرر فرمایا کیونکہ خاصیت
جناب سرور کی یہہ تہی کہ لونڈی کو آزاد کردیا کرتے تہے پہر حضرت نے قلعہ معصب کو
جسمین غلہ اور چربی اور گوشت بہرا ہوا تہا فتح کیا یہانتک کہ فتح کرتے ہوئے
وطیح — اور سلالم کے نزدیک پہنچے یہہ دو قلعے بعد فتح خیبر کے فتح کئے تہے
— روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو درد شقیقہ جسکو آدہا سیسی کہتے ہین
ہوا کرتا تہا جب قلعہ خیبر پر حضرت نے ڈیرا کیا آپکو وہی درد آدہا سیسی کا ہوا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۳۳ — حضرت ابوبکر صدیق نے اولاً علم لیکر خیبریون سے مقابلہ کیا اور اپنی شجاعت دکھلائی اور خوب لڑے — دوسرے روز حضرت عمر ابن الخطاب رض نے علم سنبہالا وہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ لڑے اور بہت مردانگی اور شجاعت کام مین لائے جب رسول اللہ کو خبر ہوئی کہ ابتک خیبر فتح نہین ہوا حضرت نے ارشاد کیا کہ قسم خدا کی کل کے روز بوقت صبح یہہ علم مین ایسے شخص کو دونگا کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اور خدا اور رسول خدا کا اوسکو دوست رکہتے ہین کیونکہ وہ شخص بڑا حملہ آور بہادر ہے بلکہ وہ اس علم کو زبردستی سے چہین لیگا اور میدان جنگ کا عاشق ہے یہہ بات سنکر تمام مہاجرین اور انصار نے گردن اٹہا کر دیکہا حضرت علی رض اوسوقت حاضر نہ تہے — جب حضرت علی رض تشریف لائے تو اونکی آنکہون سے پانی بہتا تہا آنکہین دکہتی تہین ایک پٹی آنکہون پر باندہے ہوئے تہے حضرت نے اپنے لب مبارک سے تہوک لیکر حضرت علی رض کی آنکہون کے ال دیا فوراً آنکہین اچہی ہوگئین اور درد جاتا رہا پیغمبر خدا صلعم نے وہ علم حضرت علی رض کو مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ خیبریون سے لڑو وہ علم لیتے ہی حضرت علی رض خیبریون کے مقابلہ کو تشریف لیگئے اوس روز حضرت علی رض سرخ جبّہ پہنے ہوئے تہے مُرحب جو اوس قلعہ کا سردار تہا حضرت علی کے سامنے خود سر پر پہنے ہوئے یہہ شعر کہتا ہوا نکلا **شعر**

قد علمت خیبر انی مرحب — شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رض عنہ نے یہہ شعر سنکر یہہ شعر ارشاد کیا **شعر**

انا الذی سمتنی امی حیدرہ — اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

یہہ مقابلہ ہوا حضرت علی رض نے ایک ضرب ایسی ماری کہ تلوار خود کو چیرتی ہوئی چہاتی تک پہنچی فوراً زمین پر گر پڑا ابن اسحاق نے اسکی خلاف

خلاف روایت کی ہے لیکن ہمنے جو ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے اوسکے مرنے
ہی قلعہ خیبر فتح ہوا یہہ قلعہ بعد محاصرہ دس روز کے فتح ہوا تہا — اور
ابورافع غلام رسول اللہؐ کا یون کہنا ہے کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو
واسطے فتح خیبر کے روانہ فرمایا تہا مین بہی اونکے ہمراہ تہا جب وہ وہان
پہنچے ایک سوار اونکے مقابلہ کو باہر قلعہ کے آکر لڑا اسی اثنا مین ایک یہودی نے
حضرت علی رض پر ایک ضرب ایسی کی کہ آپکی ڈہال گر پڑی حضرت علی رض
نے خیبر کا دروازہ اپنی ڈہال بنا کر لڑائی کی اور قلعہ خیبر فتح کیا جب فتح ہوچکا
اوسوقت دروازہ خیبر کو زمین مین ڈال دیا اوسوقت ہم آٹھہ آدمیون نے
زور آزما کر چاہا کہ اوس دروازہ کو اولٹین ہرگز اولٹا نہ گیا یہہ خیبر درمیان
ماہ صفر سنہ ہجری مین فتح ہوا تہا جب فتح ہوچکا باشندگان خیبر نے عرض
کی کہ ہم نصف پیداوار خیبر پر صلح چاہتے ہین یعنے جو ثمر اور بار اور پہل اسجائے
پیدا ہوگا نصف اوسکا ہمیشہ ادا کرتے رہین گے حضرت نے مان لیا صلح ہوگئی
— ایسا ہی اہل فدک سے معاملہ ہوا تہا مگر اتنا فرق ہے کہ فدک خاصۃ رسول
اللہ ص کے ملک مین تہا اور خیبر تمام مسلمانون کا تہا کیونکہ وہ بدون حاجت سوارون
اور فوج کشی کے پیادہ پا مسلمانون نے فتح کیا تہا اسی صلح پر یہودی تا زمانہ
خلافت حضرت عمر رض کے رہا کئے یعنے اسی طرحسے نصف پیداوار دیتے رہے
اور نصف اپنے تصرف مین لاتے تہے جب حضرت عمر رض خلیفہ ہوئے
اونہون نے خیبریون کو جلاوطن کردیا جبکہ رسول اللہ ص فتح خیبر سے فراغت
پا چکے تو عنان عزیمت طرف وادی قریٰ کے پہیر کر ایک رات آپنے
اوسکا محاصرہ کیا اور بہت جلد اوسکو فتح کرکے مدینہ شریف کو تشریف
فرما ہوئے جبکہ قدم مبارک سے مدینہ کو رشک

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۲۴ ہجرت فرمایا تو باقی ماندگان مہاجرین بہی حبشہ سے سب آکر ملے اونکے ہمراہ جعفر ابن ابی طالب بہی تہے روایت کی گئی ہے کہ جبکہ جعفر ابن ابی طالب مع مہاجرین باقی کے تشریف لائے نبی صلعم فرماتے تہے کہ مجکو معلوم نہین کہ مین کون سے دو باتونمین سے زیادہ خوش ہون یعنے فتح خیبر سے مجکو زیادہ خوشی ہوئے ہے یا جعفر کے آنے سے کیونکہ پیغمبر خدا صلعم نے نجاشی کو درباب طلب مہاجرین اور نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان کی لکہہ چکے تہے — یہہ ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی بہی اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ ہجرت کر گئی تہی وہان جاکر عبید اللہ نصارا ہوگیا اور حبشہ مین رہنے لگا — اسلئے اس عورت کے چچا کی بیٹی نے جسکا نام خالد بن سعید بن العاص بن امیہ تہا اوسکا نکاح پیغمبر خدا صلعم سے کر دیا اور وہ حبشہ مین رہتا تہا وہ بہی مہاجرین مین سے شمار کیا جاتا ہے اور مہر چار سو دینار نبی صلعم کی طرف سے باندہ کر اون کو روانہ کر دیا تہا — جبکہ یہہ خبر اوس عورت کے باپ ابا سفیان کو پہنچی کہ نبی صلعم سے ام حبیبہ کا نکاح ہو گیا ہے تو اوسنے کہا کہ البتہ وے لوگ بڑے ناک والے ہین یعنے ہاشمی عزت دار ہین جب وہ عورت مع مہاجرین باقی کے رسول اللہ صلعم کے پاس آئی تب نبی صلعم نے مسلمانون سے ارشاد کیا کہ وہ مال غنیمت جو کفار کا آیا ہے اوسمین سے انکا حصہ بہی لگانا چاہئے چنانچہ اونکے حصے بہی لگائے گئے اور جنگ خیبر مین زینب بیٹی حارث یہودیہ نے رسول اللہ صلعم کو بطور تحفہ ایک بکری زہر دار بہجدی تہی آپنے اوسکا ایک ٹکڑا لیکر چبایا پہر پہینک دیا اور ارشاد کیا کہ یہہ بکری مجکو خبر دیتی ہے کہ مین زہر آلودہ ہون جب آپ مرض موت مین مبتلا ہوے یعنے جس بیماری مین اونکا انتقال ہوا تب آپنے فرمایا کہ وہ نوالہ زہر کا جو خیبر مین مینے کہایا تہا ہر روز

ہر روز مجکو تکلیف دیتا تہا آج وہ گہڑی ہے جسمین انقطاع رگ جان نزدیک ہے

ذکر ہی قاصدون کا بہیجنا رسول اللہ صلعم کا طرف بادشاہان اطراف کی

درمیان سنہ ۶ ہجری کے رسول اللہ صلعم نے چند نامہ لکہہ کر قاصدون کے ہاتہہ بادشاہان اطراف کے پاس باین مضمون روانہ کئے کہ تم لوگ مسلمان ہوجاؤ اور مجہپر اور خدا پر ایمان لاؤ — ازانجملہ عبد اللہ ابن خدافہ کو کسرے پرویز بن ہرمز پاس روانہ کیا تہا جبکہ وہ پہنچا کسرے پرویز نے نامہ پڑہ کر پہاڑ ڈالا اور کہا کہ میرا بندہ ہو کر مجکو اسطرح پر لکہتا ہے جبکہ رسول اللہ کو یہہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا کہ خدا تعالے اسیطرح اسکی سلطنت کو پہاڑ ڈالیگا — مگر کسرے نے اپنے عامل باذان کو جو یمن کا حاکم تہا یہہ لکہا کہ اس شخص کو جو حجاز مین مبعوث ہوا ہے میرے پاس بہجدے — باذان نے اپنی طرف سے ایک نامہ لکہا اور دو آدمیون کے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ جاؤ نبی کو دو اوسمین لکہا تہا کہ کسرے پرویز نے آپکو طلب کیا ہے آپکو چاہئے کہ ہمراہ ان دو آدمیون کے فارس کو جاؤ اون دو آدمیون مین سے ایک کا نام خرخسرہ تہا جبکہ وے دونو دربار نبوی مین پہنچے حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ اونکی دونو ڈاڑہیان اور موچہین منڈی ہوئی ہین آپنے عدم توجہ سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ افسوس ہے تمہارا یہہ کسنے تمکو حکم کیا ہے اسطرح کی شکل بنانے کا اونہون نے کہا کہ ہمارے خداوند نعمت کسرے نے — پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ میرے خداوند نے یہہ حکم کیا ہے کہ ڈاڑہی کو بڑہاؤن اور موچہین کترواؤن — پہر اونہون نے عرض کی جسس مطلب کے لئے حاضر ہوئے تہے اور کہا کہ اگر تشریف لیچلئےگا تو بہتر ہے ورنہ

کسرے پرویز آپکو ہلاک کرڈالے گا ــ رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ اسکا کل جواب پاؤ گے ــ اسی اثنا رین آسمان سے نبی صلعم کے پاس خبر آئی کہ خدا تعالے نے کسرے پر اوسکی بیٹی شیرویہ کو غالب کردیا اور اوسنے اپنے باپ کو قتل کیا ــ فی الفور رسول اللہ نے اون دونو قاصدون کو بلاکر کہا کہ اسطرح سے حادثہ ہوا ہے ــ اور اپنے ارشاد کیا کہ جہان تک ملک کسرے کا پہیلیگا وہان تک میرا دین پہیلتا جاوے گا ــ اب تم باذان کے پاس جاؤ اور اوسے کہو کہ مسلمان ہوجاوے ــ چنانچہ وے دونو باذان کے پاس مراجعت کر کے گئے اور ساری واردات بیان کی اسی اثنا رین ایک پروانہ شیرویہ کا باذان کے پاس آیا اوسمین لکہا تہا کہ مینے اپنے باپ کو قتل کرڈالا ہے ــ اور تو نبی صلعم سے کبہی متعرض نہ ہونا ــ یہہ حال دیکہہ کر باذان مسلمان ہوگیا اور اوسکے ساتہہ بہت آدمی فارس کے مسلمان ہوئے ــ اور ایک قاصد رسول اللہ نے قیصر روم کے پاس روانہ کیا تہا اوسکا نام دحیہ بن خلیفہ الکلبی تہا ــ جبکہ یہہ قاصد قیصر روم کے پاس گیا اور بادشاہ نے نامہ رسول مقبول کا پڑہا بہت تعظیم اوسکی کی چنانچہ اپنے رخسارون پر ملا اور چوما اور قاصد کو بعزت تمام رخصت کیا ــ اور ایک قاصد آپنے مسمی حاطب بن ابی بلتعہ کو مصر کے بادشاہ کے پاس بہیجا تہا اوس بادشاہ کو مقوقس جریح ابن متی کہتے تہے ــ اوسنے حاطب مذکور کی بہت عزت کی اور چار لونڈیان بعضے کہتے ہین دو بطور تحفہ رسول اللہ کے پاس روانہ کین تہین ایک اونمین کی ماریہ قبطیہ ہے جس سے ایک لڑکا ابراہیم پیغمبر خدا ص کی پشت سے پیدا ہوا تہا ــ اور اسی بادشاہ نے ایک خچر واسطے پیغمبر خدا کے جسکو دلدل کہتے ہین ــ اور ایک گدہا جسکا نام یعفور ہے بطور تحفہ بہیجے تہے ــ اور ایک قاصد مسمی عمرو بن امیہ بادشاہ حبشہ کے پاس یعنے نجاشی

بیان محمد مصطفی ص کا

نجاشی کے پاس رسول اللہ نے بہیجا تہا — اوسنے بہی نامہ رسول مقبول کا چوما ۲۷
اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتہہ سے جب کہ وہ اوسی کے پاس درمیان ہجرت
کے تشریف رکہتے تہے مسلمان ہوا — اور ایک قاصد مسمی شجاع بن وہب الاسدی
طرف حارث بن ابی شمر غسانی کے روانہ کیا تہا جبکہ یہہ قاصد نامہ لیکے پہنچا اور اوسنے
نامہ رسول اللہ کا پڑہا بہت خفا ہوا اور کہا کہ خبردار رہنا مین اوسکی طرف چڑہ کر
آتا ہون — جبکہ نبی صلعم کو یہہ خبر پہنچی آپنے بد دعا دی اور کہا کہ تباہ ہوجاویگا
ملک اوسکا — اور ایک قاصد مسمی سلیط بن عمرو کو ہوذہ بن علی نصرانی بادشاہ
یمامہ کے پاس روانہ کیا تہا — ہوذہ نے یہہ کہا کہ اگر حکومت مجکو دے تو مین
آتا ہون اور مسلمان ہوجاتا ہون ورنہ مین اوسے لڑونگا — پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ نہیں یہہ نہین ہوسکتا کیونکہ کرامت اور بزرگی دنیا کی یہان نہین ملتی اے خداتعالے
دور رکہہ اوسکو یہہ دعا مستجاب ہوئی بعد چند روز کے وہ مرگیا — ہوذہ نے
ایک آدمی مسمی الرحال کو پیغمبر ص کے پاس بہیجا تہا چنانچہ وہ آیا اور مسلمان ہوا
اور سورہ بقر پڑہ کر اوسکو سوچ سمجہ کر یمامہ کو گیا مگر وہان جاکر مرتد ہوگیا
اور یہہ بیان کیا کہ نبی صلعم کے ہمراہ مسلیمہ الکذاب بہی نبوت مین شامل ہورہا ہے
— اور پیغمبر خدا ص نے العلار الحضرمی کو جسکو منذر بن ساوی کہتے ہین ملک بحرین پر
روانہ کیا تہا یہہ شخص فارس کی طرف کا تہا مسلمان ہوگیا تہا جب بحرین مین یہہ
گیا تب تمام عرب بحرین کے اوسکے سبب ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے

ذکر عمرۃ القضا کا

واضح ہو کہ رسول مقبول درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ ہجری کے بارادہ ادا کرنے

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۳۰۸ عمرہ کے مکہ شریف کو تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ شتر اونٹ تھے جبکہ خیام نبوی قریب مکہ شریف کے آئے تب قریش لوگ واسطے استقبال کے مکہ سے نکلے اور آپس مین کہتے تھے کہ ابکی بار رسول اللہ نے بہت محنت اور مشقت اٹھائی ہے چنانچہ دار الندوہ کے پاس آپکے گرد گھوم کر صدتے ہوئے ــ جبکہ مسجد مین تشریف لائے تو حضرت لیٹ گئے اسطرح پر کہ وسط چادر کی آپنی دہنے بازو کی نیچے بچھائی اور دونو سرے اوسکے بائین طرف کو ڈال لئے پھر آپ نے ارشاد کیا کہ رحم کرے اللہ قوت والون پر اور آپ نے چار گشت طواف کے کئی پھر صفا و مروہ مین دوڑے اسی سفر مین جناب رسول خدا نے میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا تھا ــ اس عورت کے چچا عباس نے آپسے نکاح کر دیا تھا ــ کہتے ہین کہ احرام ہی مین آپنے اوس سے نکاح کیا یہہ بات آپکی خواص سے تھی پھر مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے

اب شروع ہوا آٹھوان سال ۸ھ ہجری نبوی ص کا

ذکر ہے مسلمان ہونی خالد بن الولید اور عمرو ابن العاص کا

درمیان اسی سال یعنے ۸ھ ہجری مین خالد بن الولید اور عمرو بن العاص السہمی اور عثمان بن طلحہ بن عبد الدار مسلمان ہوئے ــ بعد ازان درمیان جماد الاول ۸ھ کے ایک لڑائی ہوئی جسکو غزوہ موتہ کہتے ہین یہہ اول لڑائی تھی درمیان مسلمانون اور رومیونکی رسول اللہ ص نے تین ہزار آدمی واسطے لڑائی رومیون کے روانہ فرمائے اور اونکا سردار زید بن حارثہ مقرر کیا جو حضرت کا غلام تھا ــ اور

بیان محمد مصطفی صلعم کا

اور بوقت رخصت کے جناب سرورکائنات نے یہہ ارشاد کر دیا تھا کہ اگر زید
مارا جاوے تو جعفر ابن ابی طالب فوج کا سردار رہے — اور بر تقدیر اگر وہ بھی
شہید ہو جاوے تو عبد اللہ ابن رواحہ لشکر کا سپہ سالار ہوگا — جب یہہ لشکر
مسلمانون کا موتہ کی زمین مین جو شام مین واقع ہے جا پڑا اور رومی لوگ
اور عرب قریب ایک لاکھ آدمی کے انکی مقابل ہوئے اور لڑائی
شروع ہوگئی — ناگاہ زید علم بردار مارا گیا جعفر نے وہ نیزہ آپ لے
لیا اور لڑائی بدستور شروع رہی اتفاقاً سے جعفر ابن ابیطالب بھی شہید ہوئے
تب عبد اللہ بن رواحہ نے علم پکڑا وہ بھی شہید ہوا اب لشکر مسلمانون کا
بے سر ہو گیا جب کوئی سردار لڑنے والا نرہا تب سب مسلمانون نے مجتمع ہو کر
خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا خالد نے نیزہ ہاتھ مین لیکر وہانسے مدینہ منورہ
کو مراجعت کی

اس جنگ کا سبب یہہ تھا کہ رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر کو قاصد بنا کر بادشاہ بصری کے پاس ایک نامہ دیکر مثل اور
بادشاہون کے جیسا کہ اور ون کو نامہ بھجوائے تھے روانہ فرمایا تھا جب وہ قاصد
موتہ کی زمین مین پہنچا تو اوسکو عمر ابن شرجبیل نے مار ڈالا چونکہ اور کسی نے ایسی
حرکت نہ کی تھی اسواسطے یہہ لڑائی برپا ہوئی

ذکر صلح کے ٹوٹ جانی اور فتح مکہ کا

پوشیدہ نرہے کہ باعث صلح کے ٹوٹ جانے کا یہہ تھا کہ قبیلہ بنی بکر قریش کے
طرف تھے اور اونکی عہد اور عقد مین مندرج تھے — اور قبیلہ خزاعہ رسول اللہ صلعم
کی طرف تھے موافق اوس صلح نامہ کے جسکا ہم اولاً ذکر کر چکے ہین — سنہ ۸ مین

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۸ھ ایسا اتفاق ہوا کہ بنی بکر خزاعہ سے کہین ملے اور اونمین لڑائی ہوگئی لیکن قریش نے
بنی بکر کے مدد اور کمک دی ــــ اسیواسطے وہ عہد جو قریش سے رسول اللہ صلعم نے
کیا تہا فسخ ہوگیا قریش کو بہی اس نقض عہد اور حرکت ناشایستہ کرنے سے ندامت ہوئی
اسلئے ابوسفیان بن حرب مدینہ کو گیا تا کہ نئے سر سے عہد باندہے اور اس ندامت کو
کہو دے جب ابوسفیان مدینہ مین گیا اور اپنی بیٹی ام حبیبہ پیغمبر خدا کی جورو کے
پاس گیا چاہتا تہا کہ پیغمبر خدا کی بچہونے پر بیٹھے ام حبیبہ نے وہ لپیٹ دیا ابوسفیان
خفا ہوا اور کہا کہ اے بیٹی بچہونا تو نے اوٹہا لیا مجہے نہ بیٹہنے دیا وہ بولی کہ یہہ
بچہونا رسول اللہ صلعم کا ہے اور تو کافر مشرک ناپاک ہے خفا ہوا اور بددعا
دینے لگا پہر وہان سے اوٹہکر پیغمبر خدا صلعم کے پاس آیا آپسے کلام کرتا رہا حضرت
نے کچہہ جواب ندیا اتنے مین صحابہ کبار مثل ابابکر صدیق اور علی رض کے آگئے
اونسے باتین کرنے لگا اونہون نے بہی کچہہ جواب ندیا ــــ لاچار ہوکر مکہ کو چلا گیا
اور قریش کو جاکر جو وہان اوسپر گذرا تہا سب سنایا ــ اور پیغمبر خدا صلعم نے یہہ
قصد کیا کہ قریش مکہ پر دفعتہً بیخبری مین چڑہ جاوے ــــ حاطب ابن ابی بلتعہ نے
جو یہہ سن پایا اوسنے ایک کنیزک بنی ہاشم کی مسماۃ سارہ کے ہاتہہ قریش مکہ کو
خط لکہہ بہیجا اوسمین پیغمبر خدا کا قصد لڑائی اور چڑہ آنے کا سب لکہہ دیا ــ اس
امر کے خبر خدا تعالے نے اپنے رسول مقبول کو دی آپنے حضرت علی ابن ابی طالب
اور زبیر بن العوام کو بہیجا اون دونون نے سارہ کو گرفتار کیا اوسکے ہاتہہ سے
خط لیا اور حاطب کو پکڑکر مع اوس نامہ کے پیغمبر خدا کے پاس حاضر کیا ــ اوس
سے پوچہا گیا کہ تو نے یہہ کیا حرکت کی اور تجکو کیا اونسے غرض تہی جو تو نے
اطلاع اس امر کی قریش کو لکہہ بہیجی اوسنے عرض کی کہ جناب عالی میری اولاد
اور گہر کے لوگ اور قبیلہ یہہ سب اونکے درمیان مین مسلمان کامل ہون نہ پہرا ہون

بیان محمد مصطفی ص کا

ہوئی نہ بداعتقاد ہوا کہ اپنے اہلخانہ کے بچاؤ کیواسطے میننے اونسے سازش کی تہی
۔ حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کی کہ یارسول اللہ مجکو حکم دیجے اسکا سر اوڑا دون
کیونکہ یہہ منافق ہے رسول اللہ نے معاف فرمایا اور اوسکی جان بخشی کی — پہر پیغمبر خدا
رمضان شریف مین بعد گذرنے دس روز کے درمیان اسی سال کے مع مہاجرین
اور انصار اور چند قبایل عرب کے طرف مکہ نہضت فرما ہوئے آپ کے ہمراہ
کل دس ہزار آدمی تہے — جبکہ مکہ شریف کے نزدیک پہنچے تب حضرت عباس
رسول اللہ صلعم کے خچر پر باین ارادہ سوار ہوئے کہ شاید کوئی شخص لکڑی چُنتا
ہوا لکڑہارا یا کوئی چلتا پہرتا نظر پڑے تو اوسکو کہدون وہ جاکر پیغمبر خدا کے تشریف
لانے کی خبر قریش کو کردے تاکہ وہ لوگ خواہان امن ہوکر جناب سرور کائنات
کی خدمت مین حاضر ہون والا نہ سب مارے جاینگے حضرت عباس فرماتے
ہین کہ جبکہ مین نکلا تو ناگاہ ابی سفیان بن حرب اور حکم بن حزام — اور بدیل
بن ورقا الخزاعی کی آواز سنی یہہ لوگ جاسوسی کرتے پہرتے تہے — حضرت
عباس نے وہ آواز سُنکر فرمایا کہ اے اباحنظلہ یعنے اباسفیان — اوسنے
جواب دیا کہ اے ابا الفضل یعنے کہا ہان ابی سفیان بولا کہ حاضر ہون یہہ آپ
کے پیچہے کیا غل غپاڑا ہے میننے کہا کہ رسول اللہ صلعم دس ہزار مسلمان لیکر آئے
ہین — ابوسفیان گہبرایا اور سٹپٹایا ہوا کہنے لگا کہ اب مجکو کیا حکم کرتا ہے اے
عباس میننے کہا آ خچر پر سوار ہوجا تاکہ تیری جان بچادون رسول اللہ صلعم سے
کہکر نہین تو گردن مارا جائیگا وہ میرے پیچہے سوار ہو بیٹہا مین اوسکو رسول خدا
صلعم کے پاس لئے ہوئے چلا آیا — اوسی راہ کو عمر بن الخطاب بہی تشریف
لاتے تہے — حضرت عمر بولے کہ اے اباسفیان شکر ہے اوس خدا کا جسنے
اسے مجکو طاقت دی بغیر بدون عقد اور عہد کے — پہر بہت سختی سے اوسکو

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۴۶ رسول خدا کے پاس لیگئے اور کہا کہ اے رسول اللہ مجکو حکم ہو تو مین اسکو گردن
مارون اور حضرت عباس نے سوال کیا کہ یا حضرت اسکو امن دیجئے رسول اللہ صلے
ارشاد کیا کہ اے عباس مینے اسکو امن دی کل سکے روز اوسکو حاضر کرنا حضرت
عباس ابو سفیان کو اپنے خیمہ مین لیگئے اور دوسرے روز ہمراہ اپنے پیغمبر خدا کے
پاس لائے — رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اے ابو سفیان کیا تو
نہین جانتا کہ کوئی معبود لایق پرستش نہین سواے ایک خدا کے اوسنے کہا کہ البتہ
جانتا ہون — پہر ارشاد کیا کہ کیا ابہی وہ وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ مین
پیغمبر ہون خدا کا — ابو سفیان بولا کہ قربان جاؤن اس امر مین ابہی مجکو کلام ہے
حضرت عباس بولے کہ کم بخت جلد گواہی دے محمد الرسول اللہ ہونے کی ایسا
نہو گردن مارا جاوے ابی سفیان نے جلد محمد رسول اللہ کہا اور مسلمان ہوگیا
— اور اسکے ساتھ ہی حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی مسلمان ہوگئے
— پہر پیغمبر خدا صلعم نے حضرت عباس کو ارشاد کیا کہ ابی سفیان کو مضیق الوادی
مین لیجا تا کہ خدا تعالے کی لشکر کا تماشا کرے اور دیکہے — حضرت عباس
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو سفیان فخر کو بہت چاہتا ہے کوئی بات ہو جب
اسکے فخر کی اسکے قوم پر کر دیجئے — حضرت نے ارشاد کیا کہ جو شخص ابو سفیان
کے گہر مین داخل ہو جاویگا یا جو کوئی مسجد مین آگہسے گا یا اپنا دروازہ بند
کر لیگا اوسکو امن ہوگی اور جو کوئی حکیم بن حزام کے گہر مین بہے آ جاویگا
اوسکی بہی جان بچ جاوی گی حضرت عباس کہتے ہین کہ ابو سفیان کو موافق
حکم پیغمبر خدا کے اپنے ہمراہ لشکر مین لیگیا ابو سفیان جب قبایل عرب سے
ملا ایک ایک قبیلہ کا حال پوچہتا جاتا تہا سب سے ملا اتنے مین رسول خدا صلعم
اپنے لشکر سبز پوشون یعنے مہاجرین اور انصار مین تشریف لائے اوسوقت

بیان محمد مصطفی ص کا

اوسوقت کا یہہ حال تہا کہ اوسکی کیفیت تپلی ہی آنکہہ کی اُٹہا سکتی ہے اور کوئی
بیان نہین کرسکتا تہا کہ کتنا لشکر تہا ابوسفیان نے یہہ عزت اور شان دیکہہ کر
مجہسے کہا کہ اتو تیرے بہتیجے کی بڑی سلطنت ہوگئی مینے کہا کہ کم بخت یہہ رتبہ نبوت
ہے نہ کہ رتبہ بادشاہت اوسنے کہا ہان سچ ہے — بعد ازان رسول مقبول نے
زبیر ابن العوام کو ارشاد کیا کہ تو بعضے ہمراہ لوگون قبیلہ کدار سے جا —
اور سعد ابن عبادہ سردار قوم خزرج کو حکم کیا کہ تو ثنیہ کدار مین سے لوگ
ہمراہ لیکر مکہ مین داخل ہو اور حضرت علی کو یہہ ارشاد ہوا کہ علم ہاتہہ مین لیکر
مکہ مین گہسو کیونکہ حضرت نے سعد سے سُنا تہا کہ اج بڑی بہاری لڑائی کا دن
ہے — اور خالد ابن ولید کو ارشاد ہوا کہ مکہ کے نیچے سے ہمراہ تہوڑے
سے آدمیون کے آؤ اور کوئی لشکری آدمی نہین لڑا کیونکہ حضرت نے اول
ہی سبکو منع کر دیا تہا مگر خالد ابن ولید کو چند قریش ملے اونہون نے اوپر
تیر چلائے اور گہسنے سے روکا اسلئے خالد ابن ولید اونسے لڑے اور اٹہائیس کافر
جہنم واصل کرکے خدمت رسول مقبول مین جا حاضر ہوئے — رسول مقبول نے
ارشاد کیا کہ مینے تم کو منع کیا تہا تم کیون لڑے لوگون نے عرض کی کہ خالد
ابن ولید سے پہلے قریش نے جنگ کی تب بعد ازان وے لڑے مین آپ
چپ ہو رہے مگر مسلمانون مین سے کل دو آدمی مرے تہے — مکہ معظمہ روز
اُن دس روزون مین جو رمضان شریف کے باقی رہی تہے فتح ہوا تہا اب
اسمین ابو حنیفہ اور شافعی کا اختلاف ہے کہ مکہ رسول مقبول نے بزور شمشیر
لیا جیسا کہ شافعی کہتا ہے — یا بطرح صلح فتح کیا جیسا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے —
جبکہ خدا تعالے نے اپنے رسول مقبول کو قریش کی گردنون کا مالک بزور کر دیا
تب آپ نے ارشاد کیا کہ کیا سمجہتے ہو تم تمکو مارون یا چہوڑ دون اونہون نے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

کہا جو اپنے سپنجون کا کام ہوتا ہے وہ کرو حضرت نے کہا چلے جاؤ تکو ہمنے چھوڑ دیا
ـــ جبکہ تہلکہ جاتا رہا اور لوگون کو اطمینان حاصل ہوئے تب نبی صلعم واسطے طواف
کعبہ کے تشریف لیگئے اور آپ نے سات دفعہ حالت سواری مین طواف کیا
اور رکن کو ایک لکڑی سے جو آپ کے دست مبارک مین تہی بوسہ دیا پہر درمیان
کعبہ کے تشریف لیگئے اوسمین حضرت نے چند تصویرین ملایکہ کی اور ایک تصویر
حضرت ابراہیم علا کی دیکہی اوسکے ہاتہہ مین تیر تہے حضرت نے یہہ دیکہہ کر
ارشاد کیا کہ مارے جاپئو وے لوگ جنہون نے ہمارے بزرگ کے ہاتہہ مین تیر
دیئے ہین کہا حضرت ابراہیم اور کہا تیر جوئی کے بموجب مصرعہ مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✣ پہر ارشاد کیا کہ ان تصویرون کو توڑ ڈالو
چنانچہ توڑی گیئن اور آپ نے اندر کعبہ کے نماز پڑہی اور چہہ مرد اور چار
عورتون کا خون ہدر فرمایا (یعنے یہہ حکم دیا کہ جہان پاؤ مار ڈالو اون چہہ مردون
کی تفصیل یہہ ہے کہ ایک عکرمہ بن ابی جہل تہا اوسکی بیوی ام حکیم نے جناب
سرور سے عرض کی کہ اوسکو امن ہو چنانچہ اوسکا خون بخشا گیا پہر عکرمہ آکر
شرف اندوز ملازمت ہوکر مسلمان ہوا ـــ دوسرا ہبار ابن الاسود تہا
تیسرا عبد اللہ ابن سعد ابن ابی سرح تہا یہہ شخص حضرت عثمان ابن عفان کا رضاعی
بہائی تہا اوسکو حضرت عثمان اپنے ہمراہ پیغمبر خدا کی خدمت مین لائے اور سوال کیا
کہ حضرت اسکا خون معاف ہو آپ بہت دیر تک چپ رہے اور سوچتے رہے
پہر اوسکو بہی امن دی وہ بہی مسلمان ہوا حضرت نے اپنے اصحاب سے ارشاد
کیا کہ مین اتنی دیر تک عالم سکوت مین اسواسطے تہا تاکہ تم مین سے کوئی کہ اوسکو
مار ڈالے اصحاب نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا تہا اور اب کیا وہ مارا گیا پہر حضرت
نے ارشاد کیا کہ نبی خائنة الاعین نہین ہوا کرتی ـــ اور اس عبد اللہ مذکور کا یہہ حال

یہہ حال ہے کہ یہہ شخص قبل فتح مکہ کے مسلمان ہوچکا تہا وحی لکہا کرتا تہا مگر اس کمبخت
کو یہہ عادت تہی کہ قران شریف کو مبدل کیا کرتا تہا پہر مرتد ہوگیا تہا اسواسطے حضرت
نے اسکا خون ہدر کردیا تہا لیکن پہر مسلمان ہوگیا تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت
تک زندہ رہا حضرت عثمان نے اپنی خلافت مین اوسکو مصر کا حاکم کردیا تہا
چوتہا مقیس بن صبابہ تہا اسنے ایک شخص انصاری کو جسنے اوسکے
بہائی کو غلطی سے مار ڈالا تہا قتل کیا — پانچوان عبد اللہ بن الخطل بہی یہہ شخص
مسلمان ہوگیا تہا مگر ایک مسلمان کو مارکر پہر مرتد ہوگیا — چہٹا حویرث بن
نقیل تہا اسنے رسول اللہ کو بہت ایذا دی تہی کیونکہ اونکی ہجو کرتا پہرا کرتا تہا
ایک جا سے حضرت علی رض کو کہین ملگیا حضرت علی نے اسکا کام تمام کیا —
وہ چار عورتین جنکا خون رسول اللہ صلعم نے ہدر فرمایا تہا ایک اونمین سے ہند
زوجہ ابو سفیان کی ام معاویہ تہی جسنے حضرت حمزہ کا کلیجہ کہایا تہا اسنے یہہ
حکمت کی کہ قریش کی عورتون مین چہپ کر رسول اللہ سے بیعت کی پہر رسول
اللہ سے عرض کی کہ مین وہ ہی ہند ہون جسنے حضرت حمزہ رض کا کلیجہ کہایا
میرا جرم معاف فرمائیے چنانچہ آپ نے معاف کیا — بروز فتح مکہ نماز ظہر کی
وقت بلال نے کعبہ پر چڑہ کر اذان دی مسماۃ جویریہ ابی جہل کی دختر نے کہا
کہ خدا تعالے کا بڑا احسان ہوا جو میرے باپ نے بلال کی رینکنی کے آواز
کعبہ پر نہ سنی اس سے پہلے ہی مرگیا یہہ بہت اچہا ہوا — اور حارث بن ہشام نے
یہہ کہا کہ کاش آجکے روز مین زندہ نہ ہوتا — اور خالد ابن اسید نے بہی یہہ
کہا کہ خدا تعالے نے میرے باپ پر بڑا احسان کیا جو وہ آجکا روز دیکہنے نہ پایا
— بعد ازان رسول مقبول باہر تشریف لائے آپسے سب گفتگو لوگون کی
جو جو اونہون نے کہا تہا بیان کی گئی — حارث بن ہشام مسلمان ہوگیا اور اسنے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

 کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول اللہ ہے قسم ہے خدا کی کوئی اسبات پر مطلع نہین تہا اب مین سبکو کہون گا — او نہین عورتون مین سے جو واجب القتل تہین ایک سارہ لونڈی بنی ہاشم کی تہی جو حاطب کا خط لیکر مکہ کو چلی تہی اور راہ مین پکڑی گئی تہی

بیان اوس جنگ کا جو خالد بن ولید اور بنی خزیمہ مین ہوئی تہی

پوشیدہ نرہے کہ بعد فتح مکہ کے رسول اللہ صلعم نے تہوڑے تہوڑے آدمی اطراف مکہ کے کسی واسطے روانہ فرمائے تہے کہ لوگون کو دعوت اسلام کی کرین مگر یہہ شرط تہی کہ کسی سے لڑائی کرنا — مگر ایام جاہلیت مین بنو خزیمہ نے عوف ابی عبدالرحمن بن عوف اور خالد ابن ولید کے چچا کو جبکہ وے دونو یمن سے آئے تہے مارکر جو کچہہ اونکے پاس اسباب تہا لوٹ لیا تہا — یہہ لوگ جو رسول اللہ نے واسطے ہدایت خلق کے مامور کئے تہے اونمین سے ایک خالد بن ولید بہی تہا ایسا اتفاق ہوا کہ خالد بن ولید ایک چشمہ پر جاکر اوترا وہ چشمہ بنی خزیمہ مذکورہ بالا کا تہا — جب خالد ابن ولید وہان جاکر اوترا تمام بنو خزیمہ مسلح ہوکر خالد پر چڑہ آئے خالد نے کہا کہ اپنے ہتیار رکہہ دو کیونکہ بہت لوگ مسلمان ہو چکے ہین انہون نے اپنے اپنے سب ہتیار رکہہ دئے اور لڑائی موقوف کرکے یکطرف ہوگئے خالد ابن ولید نے بزور شمشیر اونکو قتل کرنا شروع کیا اور بہت جوان اونمین کے مار ڈالے — یہہ خبر رسول اللہ صلعم کو جب پہنچی آپنے دونو ہاتہہ اپنے آسمان کی طرف اتنے بڑہائے کہ اپکی بغلون کی سپیدی بہی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالے سے یہہ دعا کی کہ اے بار خدا یا مین بری الذمہ ہون خالد کے فعل سے کیونکہ اوسنے ممانعت رسول کا کچہہ خیال نکیا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

کیا اسلیے حضرت کو بہت رنج ہوا حضرت علیؑ کو ارشاد کیا کہ تم مال لیکر جاؤ اور
سبکے خون بہا دیکر آؤ چنانچہ حضرت علی رض بموجب ارشاد پیغمبر خدا صلعم کے وہان
تشریف لیگئے اور جتنے مارے گئے تہے سبکا خون بہا دیکر آپنے پوچہا کہ کوئی دیت
کسی کی رہ گئی ہو تو وہ یاد دلوادے سب نے عرض کی کہ اب کوئی باقی نہین ہا
تب حضرت علی رض نے وہ روپیہ جو اونکے پاس باقی رہا تہا ادن ہی لوگون پر
تقسیم کردیا تاکہ ان لوگون کے دل زیادہ خوش ہون — یہہ خبر جناب رسالت
مآب بہی سُنکر بہت خوشی ہوئی — مگر عبد الرحمن بن عوف نے خالد ابن ولید کو
بہت ملامت کی کہ تو نے یہہ بڑا کیا خالد نے کہا کہ عبد الرحمن مینے تیرے باپ
کے خون کا عوض لیا عبد الرحمن نے جواب دیا کہ نہین یہہ غلط ہے بلکہ تو نے اپنے
چچا الفاکہ کا عوض خون لیا ہے اور یہہ فعل تو نے زمانہ جاہلیت کیا کیا مسلمان
ہوکر تجکو یہہ کرنا چاہئیے تہا رسول اللہ صلعم کو جب یہہ خبر پہنچی کہ اون دونوین
فساد اور جہگڑا ہوا آپ نے خالد کو ارشاد کیا کہ میرے اصحاب تو اپنے
ساتہہ رکہہ اے خالد تو انکی قدر نہین جانتا قسم ہے خدا کی اگر تیرے پاس
سونیکا پہاڑ ہوتا اور تو اوسکو اللہ کی راہ مین خسرچ کرتا تب ہی ایسے شخصون
کی بو باس نہ پاتا

بیان جنگ حنین کا

یہہ لڑائی درمیان ماہ شوال سنہ ہجری کے ہوئی تہی حنین نام ایک جنگل
کا ہے جو کہ درمیان مکہ کے قریب تین میل پر مکہ سے واقع ہے — یہہ لڑائی
اسطرح پر ہوئی تہی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے مکہ فتح کرلیا اور اطمینان خاطر انکی

بیان محمد مصطفی ص کا

ہو چکی تب ہوازن نے اپنی ملک مین مجتمع ہوکر سب اسباب اور مال واسطے لڑائی
رسول اللہ ص کے جمع کیا اُن کے ہمراہ طایف کے رہنے والے اور بنی سعد جنین
رسول اللہ صلعم نے پرورش پائے تہے سب ہوگئے اور اونمین بنی جشم درید بن الصمہ بہے
جو کہ بہت بڈہا تہا اور عمر اوسکی قریب زیادہ سو برس کی ہوگی شامل تہا اُس
پیر مرد کو فقط واسطے صلاح اور تدبیر اور رائے لینے کے ساتہہ لے لیا تہا ــ
جبکہ رسول اللہ ص نے سُنا کہ یہہ لوگ کفار مجتمع ہوئے ہین تب جناب سرور کائنات
بہی چہٹی تاریخ ماہ شوال ۸ھ مین باہر مکہ کے تشریف لائے ــ اور جس روز
سے کہ مکہ فتح ہوا تہا اوس دن سے اس لڑائی تک حضرت صلوٰۃ مقصورہ پڑہا کرتے
تہے اس لڑائی مین آپکے ہمراہ بارہ ہزار آدمی تہے دو ہزار باشندگان مکہ اور دس ہزار
آپ کے ہمراہ کے ــ اور صفوان ابن امیہ کافر بہی حضرت کے ہمراہ تہا
اس شخص نے دو مہینے کی مہلت رسول اللہ سے لی تہی یعنے یہہ کہا تہا کہ بعد دو مہینے
کے مسلمان ہوجاونگا آپنے دو مہینے کی مہلت دیدی تہی ــ اس سے ایک سو زرہ
حضرت نے اس جنگ مین لی تہی ــ ماسوا انکے اور ایک بڑی جماعت مشرکین کی
بہی رسول اللہ کی ہمراہ تہی ــ رسول اللہ صلعم حنین مین پہنچے ــ اور مشرکین
اوطاس مین رہے کیونکہ درید ابن الصمہ نے مشرکین سے پوچہا تہا کہ کونسے جنگل
مین تم لوگ ہوگے انہون نے کہلا بہیجا کہ اوطاس مین ہم ہونگے اوسنے جواب دیا
کہ وہ بہت اچہی جاے ہے کچہہ خوف و ضرر تمکو نہین ــ اور نبی صلعم اپنے دُلدُل پر
سوار ہوئے ــ ایک مسلمان نے کہا کہ لشکر مسلمانون کا بہت تہوڑا ہے کفار
کا لشکر بہت ہے یہہ تہوڑے سے آدمی اونپر غالب نہ ہونگے اسی روز کے واسطے
یہہ قول اللہ تعالےٰ کا نازل ہوا جسکے یہہ معنے ہین ــ اور دن حنین کا جبکہ متعجب
کر دیا تمکو کثرت تمہاری نے پہر نہ بے پرواہ کیا تمکو کسی شے نے جبکہ مقابلہ دشمن کا

جانبین کا ہوا — اور مسلمانون کا کفار نے سامنا کیا تمام مسلمان متفرق ایسے ہوگئے
کہ ایک دوسرےکو جانتا نہ تہا کہ کہان ہے اور رسول اللہ صم بہی ہمراہ مہاجرین اور
انصار اور اہل بیت کے ایک طرف کو تہے کہ دفعتہً مسلمانون کو شکست ہوئی
اوسوقت کفار مکہ کے دلون کے بغض و کینہ خوب ظاہر ہوئے ابوسفیان بن حرب
کہتا تہا کہ یہہ مسلمان سمندر تک بہاگ کر جاوینگے اور اپنے ترکش کو تیرون سے بہرے
ہوئے مستعد کہڑا تہا ایک طرف سے صفوان بن امیہ کا بہائی پکار کر بولا کہ اب
جادو کا اثر جاتا رہا صفوان نے جو کہ ابہی مشرک ہی تہا للکار کر کہا کہ چپ رہ خدا
تیرے مونہہ کو پہوڑے یہہ بددعا دیکر کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر مجہکو کوئی قریشی غلام
بنالے یہہ میرے نزدیک بہتر ہے اسے کہ کسی ہوازن کی غلامی کرون مگر پیغمبر خدا صم
ثابت قدم اوسی طرح پر جسطرح اول تہے کہڑے رہے ہرگز نہ ڈگے اسی اثنا مین
پہر مسلمان لوٹ کر آئے اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی خوب لڑے داد شجاعت دی
جناب سرور کائنات نے اپنا گہوڑا دلدل زمین پر بہٹلا کر ایک موٹہی مٹی کی ہاتہہ
مین لی اور اوس مٹی کو مشرکین پر پہینک دی اوسکے پہینکتے ہی کفار کی فوج کو شکست
ہوگئی سب بہاگے مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا مارتے قتل کرتے ہوئے چلے
جاتے تہے آخر کار مسلمانون کے فتح ہوئی اور بہت عورتین اور مرد قید مین آئے
ازانجملہ شیما بنت الحارث اور اوسکی والدہ حلیمۃ السعدیہ جو پیغمبر خدا کی رضاعی
بہن تہی گرفتار ہو آئی اوسنے پیغمبر خدا صم کے سامنے اپنا حال بیان کیا چنانچہ کبہی
لڑکپن مین حضرت نے جو اوسکی پیٹہہ مین کاٹا تہا وہ نشانی حضرت کو دکہلائے
حضرت نے اوسکی خاطر کے واسطے اپنی چادر بچہائی اور بڑی خاطر اوسکی کی اور
اوسکو زاد راہ کہانے کے لئے دیا اور جہان اوسنے اپنی قوم کا پتا بتلایا وہان
اوسکو پہنچا دیا

بیان محاصرہ کرنے جناب سرور کائنات کا طایف کو

واضح ہو کہ قوم ثقیف مقام حنین سے جسوقت شکست کہا کر طایف کی طرف گرتی پڑتی
پہنچی جناب سرور کائنات بہی اونکی تعاقب جا پہنچے اون لوگون نے اپنی شہر کا
دروازہ بند کر دیا حضرت نے اوس شہر کا محاصرہ کیا اور بیس روز تک کیا اور
گولیون سے لڑائی ہوتی رہی پہر سرور کائنات نے حکم دیا کہ جتنے درخت انگور کے
قوم ثقیف کے ہین سب کاٹے جائین چنانچہ حسب الحکم تعمیل امر جناب سرور کی اوسیوقت
ظہور مین آئی — بعد ازان پیغمبر خدا نے حکم کوچ کا دیا چنانچہ وہان سے رخصت ہو کر
جعرانہ پر منزل کی اسمقام پر جناب سرور کائنات نے جتنا اسباب ہوازن کا لوٹ کر
لائے تہے سب چہوڑ دیا چنانچہ بعضے ہوازن آپکے پاس آئے پیغمبر خدا نے اپنا اور
اولاد عبد المطلب کا حصہ اونکے سپرد کر دیا اور سب لوگون کو اونکی عورتین اور بچے اور
اولاد اونکی سپرد کی — بعد ازان ابن عوف سپہ سالار اونکا رسول اللہ ص سے آکر ملکیا
اچہا کامل مسلمان ہوگیا حضرت نے اوسکو اوسکے قوم کا سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ جو کوئی
اون قبایل مین سے مسلمان ہو تو اوسکا سردار رہے — تعداد مال غنیمہ لشکر اسلام کی
یعنے جو اہل اسلام کو اسجاے سے مال غنیمت ہاتہ آیا وہ یہہ ہے — اونٹ چوبیس ہزار
اور بکریان چالیس ہزار سے بہی زیادہ تہین — اور چاندی چار ہزار اوقیہ —
مگر جن لوگون کا دل پرچانا حضرت کو منظور تہا اونکو وہ عطا فرمائی — مثل ابی سفیان
اور دونو بیٹے اوسکے یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمر — اور عکرمہ بن
ابی جہل — اور حارث بن ہشام بہائی ابی جہل کے کو اور صفوان ابن امیہ کو
یہہ لوگ قوم قریش تہے — اور الاقرع بن حابس تمیمی — اور عیینہ بن حصن بن حذیفہ

خدیفہ بن بدر الذبیانی کو اور سردار مقرر کیا ابن عوف سپہ سالار قوم ہوازن اور جو
کوئی اوس جیسا تہا اوسکو بہی بشارت دی — اور ہر ایک اشراف کو ایک سو اونٹ
اور باسوا اونکے کو چالیس چالیس — مگر عباس بن مرداس السلمی کو چند اونٹ دیے
تہے وہ راضی نہ ہوتا تہا چنانچہ اوسنے اس امر پر چند شعر بہی کہے تہے (مین تذکرہ
شعراء عرب مین لکہ چکا ہون) پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اسکو اور دو تاکہ اسکی زبان
بند ہو چنانچہ اوسکو پہر اتنے دیے کہ وہ راضی ہوگیا — جب رسول خدا صلعم نے
اسباب مال غنیمت تقسیم کیا انصار کو مطلق کچہ نہ دیا اونکو اس امر سے رنج ہوا حضرت
نے اونکو بلاکر فرمایا — کہ اے گروہ انصار تمکو ایک حصہ دنیا کی واسطے رنج ہوا
اور حکمت علی تم اس مقام پر نہین سمجہے ہو مینے فقط ان لوگون کو تالیف قلوب کیواسطے
مال تقسیم کیا ہے اور تمہارے مسلمان ہونے پر میرا بڑا بہروسا ہے کیا تم راضی نہین ہو
اسطرحسے کہ لوگ اونٹ اور بکری لیکر جائین اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے منازل
قطع کرو پہر آپنے اونکی فضیلت مین یہہ فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے خدا کی اگر
نہ ہوتی ہجرت تو البتہ مین ایک شخص مثل انصار کے ہوتا اور اگر آدمی چلتے ہین اور راہ ہون گے
مین انصار کی راہ پر چلتا اے خداوند رحم فرما انصار پر اور اون لوگون پر جو اولاد مین
انصار کی ہین اور اون لوگون پر جو اونکی اولاد مین ہون جبکہ پیغمبر خدا صلعم مال غنیمت
قبیلہ ہوازن کے تقسیم کرچکے اور عیینہ بن حصین اور ابا سفیان بن حرب وغیرہ کو
حصہ جات مذکورہ بالا دیچکے — تب ذوالخویصرہ نے جو اولاد تمیم کی ہے نبی صلعم
سے کہا کہ ہمنے ایکا عدل اور انصاف نہ دیکہا جناب سرور کائنات کو غصہ آیا
ارشاد کیا کہ افسوس ہے تم لوگون پر اگر مین عدل نہ کرونگا تو پہر عدل کہان کرونگا
— حضرت عمر بولے کہ پیغمبر خدا مجکو ارشاد کیجیے مین اسکو قتل کرون آپنے فرمایا
کہ نہین جانے دو کیونکہ قریب ہے کہ اس سے ایک گروہ تم جیسے مسلمان متقی پیدا ہونگے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۵۲ء یہہ روایت ہے محمد ابن اسحاق سے — ایک راوی یہہ روایت کرتا ہے کہ ذوالخویصرہ نے بروقت فراغت پانے تقسیم مال غنیمت مذکورہ کی یہہ کہا تہا — کہ محمد صلعم آپنی تقسیم برابر کی اس مال کے اور مین صرف خدا مانگتے خالصۃً للہ کہتا ہون رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ قریب ہے کہ نکلے گا اس شخص کے کہنے سے ایک ایسا قوم کہ وہ خارج ہونگے دین سے مثل چہوٹ جانے تیر کے جب کمان سے علیحدہ ہوتا ہے پہر وہ ہاتہہ نہین آتا — اون لوگون کے حنجر گردن سے قریب ایمان نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ذوالخویصرہ مین سے ایک شخص حرقوص بن زہیر البجلی جسکو ذی الثدیہ بہی کہتے ہین ظاہر ہوا اس شخص نے سب سے اول بیعت خوارج کے ہمراہ کی اور اونکی امامت کا قایل ہوا اور اول ہی اول وہ ہی خارجی ہوا — یہہ نام ذوالخویصرہ پیغمبر خدا صلعم نے اس قوم کا رکہا تہا — پہر جناب سرور کاینات عمرہ باندہ کر مدینہ کو تشریف لیگئے اور عتاب بن اسید بن ابی العیص کو مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے یہہ شخص جوان تہا تا ہنوز بیس برس کی عمر کو نہ پہنچا تہا — اور اسکے پاس معاذ بن جبل کو بہی واسطے تلقین اور وعظ مسائل کے چہوڑ گئے تہے — اسی سال مین عتاب بن اسید نے موافق معمول عرب کے حج خانہ کعبہ کا ادا کیا

درمیان ماہ ذالحجہ ۸ھ کے ابراہیم بیٹا پیغمبر خدا صلعم کا ماریہ قبطیہ رنڈی سے پیدا ہوا — اور اسی سال یعنے ۸ھ مین حاتم طائی نے وفات پائی تہی یہہ حاتم بیٹا عبداللہ بن سعد بن الحشرج کا اولاد طی بن ادد سے ہے کنیت اسکی ابا سفانہ تہی کیونکہ ایک اسکے بیٹی تہی اوسکا نام سفانہ تہا اسواسطے اسکو ابا سفانہ یعنے باپ سفانہ کا کہا کرتے تہے — یہہ لڑکی حاتم مذکور کی پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف اندوز ملازمت ہوئی اور اپنے حال کی جو اوسپر مصیبت تہی شکوہ گذار ہوئے تہے یہہ وہ ہے حاتم ہے جسکی سخاوت اور کرم اور جود کی ضرب المثل

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ضرب المثل مشہور ہے یہہ شخص شاعر جید تہا (مقولہ مترجم چنانچہ مین تذکرہ عرب مین ۵۳ھ
اسکا حال معہ اوسکے اشعار کے لکہہ چکا ہون)

اب شروع ہوا نوان برس ۹ سنہ

جب نوان برس شروع ہوا تب نبی صلعم مدینہ منورہ مین تشریف رکہتے تہے لیکن قاصد عرب کے بہت آتے تہے چنانچہ ایک عروہ بن مسعود ثقفی جو سردار قوم ثقیف کا تہا اور بروقت محاصرہ نبی صلعم کے مقام طایف مین موجود نہ تہا مگر پہر حاضر ہوکر مسلمان جید ہوگیا تہا وہ یہہ کہا کرتا کہ یا رسول اللہ طایف کو تشریف لیچلیے اگر وہان آپ تشریف لیجائینگے تو مین سبکو آپکی خدمت مین لا حاضر کرونگا اور یقین ہے کہ سب مسلمان ہوجائینگے رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ وہ کافر تجکو مار ڈالینگے — پیغمبر خدا نہ گئے وہ خود تن تنہا طایف مین گیا اور سبکو کہا کہ مسلمان ہوجاؤ ایک شخص نے اوسکی آنکہہ مین تیر مارا فوراً مر گیا

— اور ایک قاصد عرب کی طرف سے اسی سال مین دربیان خلافت پیغمبر خدا صلعم کے کعب بن زہیر بن ابی سلمی آیا تہا یہہ وہ شخص ہے جسکا خون پیغمبر خدا صلعم نے ہدر فرمایا تہا اسنے نبی صلعم کی مدح مین ایک قصیدہ جو بانت سعاد مشہور ہے کہا ہے جسکا اول یہہ ہے + بانت سعاد فقلبی الیوم متبول + آپنے اپنی چادر اوسکو انعام مین عطا فرمائی جسکو معاویہ نے اپنے ایام خلافت مین بعوض چالیس ہزار درہم کے خرید کی تہی — اور وہ چادر بطور وراثت خلفار بنی امیہ — اور خلفار عباسیہ کے دورہ تک چلے آتے تہے آخرش قوم تاتار نے چہین لی

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

بیان غزوہ تبوک کا

درمیان ماہ رجب سنہ مذکور کے نبی صلعم نے رومیون سے لڑائی کا حکم دیا لوگون کو
بسبب دور ہونے راہ کے — اور قوی ہونے دشمن کے اور بسبب اسکے کہ گرمی
شدت سے پڑتی تہی اور شہر مدینہ مین قحط بہی ہو رہا تہا اسلئے یہہ مہم گران معلوم
ہوتی تہی چنانچہ اسیواسطے اس لشکر کا نام جَیْشُ الْعُسْرَۃ رکہا گیا ہے اور ایک
بات یہہ سنے ہے تہی کہ لوگون کی کہجورین پک رہین تہین وہ چاہتے تہے کہ اسی مقام پر
رہین تاکہ اپنی کہجورون کے خبرداری کرین کیونکہ موسم کہجورون کا آ گیا ہے —
پہر تقدیر سامان جنگ سب لوگون نے بجبر طیار کرکے مستعد جانے پر ہوئے
پیغمبر خدا صلعم نے مسلمانون کو حکم دیا کہ جو کچہہ جسسے ہوسکے اس مہم کے لئے سامان
نقد یا رسد وغیرہ کا مہیا کردے حضرت ابوبکر صدیق رضی نے تمام اپنا مال جو انکے
پاس تہا سب خدا کے نام پر دیا اور حضرت عثمان رضی نے بہی بہت کچہہ دیا کہتے
ہین کہ تین سو اونٹ اناج کے اور ایک ہزار دینار حضرت عثمان رضی نے دئے
تہے — روایت کی گئی ہے کہ نبی صلعم نے ارشاد کیا تہا کہ سوا آج کے روز کے
عثمان کو پہر کبہی تکلیف نہ ہوگی جب کہ سب مجاہدین واسطے جنگ روم کے آمادہ
ہو چکے تب عبد اللہ ابن ابی منافق معہ اپنے تابعین منافقین کے پیچہے رہ گیا اور
تین شخص انصار مین سے بہی کہ پیچہے رہ گئے تہے — ایک کعب ابن مالک —
دوسرا مرارہ بن الربیع — تیسرا ہلال ابن امیہ — اوس روز پیغمبر خدا صلعم بجائے
اپنے حضرت علی رضی کو مقرر فرما گئے تہے منافقین نے حضرت علی رضی سے کہا
کہ اللہ آپکو بوجہہ ہلکا کرنے کیواسطے چہوڑ گئے ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

بیان محمد مصطفی ص کا

وجہہ اپنے ہتیار لیکر پیغمبر خدا سے جا ملے اور سب ماجرا آپسے بیان کیا ــ حضرت
نے ارشاد کیا کہ وہ لوگ جہوٹے ہین ــ مین تمکو اپنے پیچہے اپنا خلیفہ بناکر آیا ہون
تم جاؤ اور میری خلافت کرتے رہو کیا تو راضی نہین ہے اس بات سے کہ تیرا رتبہ
وہ ہو جو ہارون کا رتبہ تہا نزدیک حضرت موسیٰ کے ــ مگر اتنی بات ہی کہ میرے
بعد کوئی نبی نہین ہے اور پیغمبر خدا ص کے ہمراہ تیس ہزار مسلمان تہے اور دس ہزار
سوار ان لوگون کو راہ مین پیاس اور گرمی کی بہت شدت ہوئی تہی جب
مقام الحجر پر جو کہ ارض ثمود مین ہے پہنچے پیغمبر خدا ص نے سبکو منع کر دیا کہ کوئی
اس چشمہ کا پانی نہ پیئا اور اگر بہت پیاسا ہو کسی نے کچہہ پی لیا ہو تو مناسب ہے
کہ قی کر ڈالے اور اگر آٹا گوندہا ہو تو اونٹون کو کہلا دو ــ جب کہ سرور کائنات
تبوک کے پاس پہنچے بیس روز تک وہان قیام پذیر رہے ــ بعد عرصہ مذکور کے
یوحنا حاکم ایلہ کا آپکے پاس آیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور حضرت سے صلح کر گیا
ــ اونکا جزیہ تین سو دینار ٹہرا ــ اور اہل اذرح نے اقرار کیا کہ ہر رجب کے
مہینے ایک سو دینار جزیہ مین ہم دیا کرین گے ــ پہر آپنے خالد بن ولید کو پاس
اکیدر بن عبد الملک نصرانی کے جو قوم کندہ سے ایک حاکم دومتہ الجندل کا تہا
روانہ فرمایا خالد نے اوسکو جا کر پکڑ لیا اور اوسکے بہائی کو مار ڈالا اوسکے قبا دیبا کے
جو سونے کے تارون سے بنی ہوئی تہی رسول اللہ ص کے پاس پہنچے مسلمانون نے
اوسکو دیکہہ کر بہت تعجب کیا بعد ازان خالد مع اکیدر کے شرف اندوز ملازمت
ہوا آپنے اوسکا خون معاف فرمایا اور جزیہ کے ادا کرنے پر صلح کر لی اور حکم
دیا کہ اوسکو چہوڑ دو ــ جسوقت پیغمبر خدا ص مدینہ کو تشریف لائے اون تین
آدمیون نے جو آپکے ہمراہ نہ گئے تہے اور پیچہے بیٹہہ رہے تہے ہر ایک نے
عذر بیان کئے پیغمبر خدا ص نے حکم دیا کہ انسے کوئی شخص کلام نہ کرے اونسے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

 بولنا چھوڑ دیا اس امر سے وہ لوگ بہت تنگ ہوئیا اور جان اونکی ضیق مین ہوئی چنانچہ
اسی حال پر پچاس روز تک رہے بعد ازان جب ایک آیت قران شریف
کی اون لوگون کے توبہ کے باب مین نازل ہوئی اوسوقت مسلمانون سے اونکا
ملاپ ہوا اور بولچال ہوئی — پیغمبر خدا صلعم درمیان ماہ رمضان کے مدینہ مبارک
مین تشریف لائے تھے جب مدینہ منور کو قدوم میمنت لزوم سے رشک ارم
فرما چکے اوسوقت قوم ثقیف کیطرف سے مقام طایف مین سے ایک قاصد
آیا اور اوسوقت یہہ لوگ مشرک تھے مگر یہہ مسلمان ہوگئے تھے — یہہ لوگ
پیغمبر خدا صلعم سے یہہ کہتے تھے کہ لات کو جسکو ہم لوگ پوجتے ہین تین برس تک
نہ ڈہاؤ پیغمبر خدا صلعم انکار فرماتے تھے پہر وہ لوگ کہنے لگے کہ ایک مہینے چھوڑ
دیجیئے آپنے یہہ بہی نہ مانا — پہر وہ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوتے ہین لیکن نماز
کے پڑہنے سے معاف کیجیے حضرت نے ارشاد کیا کہ جس دین مین نماز نہین
وہ دین بہت برا ہے آخر کو اونہون نے مان لیا اور مسلمان ہوگئے — پہر آپنے
اونکے ہمراہ مغیرہ ابن شعبہ نے — اور ابو سفیان بن حرب کو لات کے ڈہانے
کے واسطے روانہ فرمایا — مغیرہ نے جاکر اوسکو ڈہا دیا اسوقت تمام عورتین
قوم ثقیف کی برہنہ روتی ہوئی نکلین کیونکہ یہہ امر اون پر بہت ناگوار گذرا

بیان حج کرنے ابو بکر صدیق کا ہمراہ لوگونکی

درمیان سنہ ۹ ہجری کے پیغمبر خدا صلعم نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو واسطے ادا
حج کعبہ شریف کے ہمراہ تین سو مرد کے روانہ فرمایا اور اپنی طرف سے بیس
اونٹ واسطے قربانی کے ساتہہ کردئے تہے — ابہی حضرت ابوبکر صدیق رض

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۵۷ه صدیق رض خلیفہ ہی تک پہنچے تھے کہ اون کے پیچھے حضرت امیر المومنین علی رض کو
یہہ فرماکر روانہ فرمایا کہ تم خانہ کعبہ مین جاکر چند آیات سورہ برات کے
پڑھ کر لوگون کو سنانا اور یہہ منادی کرنا کہ اگلے سال کے بعد کوی مشرک
اور بدن سے ننگا حج کرنے کو نہ آوے — یہہ بات سنکر حضرت ابابکر صدیق رض
راہ ہی مین سے مراجعت کرکے پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی
کہ یا رسول اللہ کیا میرے بعد کوی حکم نیا آسمان سے نازل ہوا ہے آپ نے
ارشاد کیا کہ نہین کوی حکم نیا صادر نہین ہوا بلکہ بات یہہ ہے کہ عہدہ احکام
کے پہچانے کا میرا ہے اگر مین نہ ہون تو کوی شخص جو قریب میرا ہو وہ ادا کرے
— اے ابابکر صدیق کیا تجکو وہ فضیلت کافی نہین ہے کہ تو میرا مصاحب غار مین
تھا اور حوض کوثر پر میرے ہمراہ ہوگا — ابابکر صدیق نے عرض کی کہ سچ ہے
یا رسول اللہ — بعد ازان ابوبکر صدیق حج کو تشریف لیگئے — اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ لوگون کو سورہ برات عین بقرعید کے روز سنا رہے تھے
اور یہہ ارشاد کرتے جاتے تھے کہ اگلے سال مین کوی ننگا یا کوی مشرک حج
نہ کرے یہہ بیان نقل کیا گیا ہے کتاب اشراف مسعودے سے — اور اسی سال مین
یعنے درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ ۹ ہجری کے عبد اللہ بن آبی بن ابی سلول منافق
بھی فوت ہوا

اب شروع ہوا دسوان برس سنہ ۱۰ ہجری

اس سال مین پیغمبر خدا صلعم درمیان مدینہ ہی کے تشریف رکھتے تھے ہر چہار طرف
سے اعراب کے قاصد آپکی خدمت مین حاضر ہوتے جاتے تھے — اور خلق اللہ

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

۳۵۸ کی فوج کی فوج مسلمان ہونے لگی جیسا کہ خدا تعالے نے در بیان قران شریف کے فرمایا ہے کہ جسوقت آئی مدد اللہ کی اور فتح اسوقت اللہ تعالے کی دین میں فوجین کی فوجین داخل ہوتی تہین چنانچہ تمام اہل یمن اور بادشاہان حمیر اسی عرصہ میں مسلمان ہو گئے

ذکر حضرت علی کے بہیجنے کا طرف یمن کی

راوی بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یمن میں بہیجا تہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسجا بے پرجا کے قران شریف لوگون کو سُنایا — بعد سُننے قران شریف کے تمام قبیلہ ہمدان کا ایک ہی روز مین مسلمان ہوگیا حضرت علی نے احوال کرامت مال کی خبر جناب سرور کائنات کو کی حضرت نے بمجرد سُننے اس خبر بشارت اثر کے خدا تعالے کو سجدہ شکر کیا — اور حضرت علی کو حکم کر بہیجا کہ قبیلہ نجران سے جزیہ اور مال لو اونہون نے بموجب حکم رسول خدا کے تعمیل حکم کی کرکے مراجعت کی اور رسول اللہ صلعم سے حجۃ الوداع مین درمیان مکہ کے ملاقات کی

ذکر ہے حجۃ الوداع کا

واضح ہو کہ ماہ ذی قعدہ کے پانچ روز باقی تہے کہ جناب رسول خدا واسطے حج خانہ کعبہ کے تشریف لائے — اب اس حج مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین مفرد قران تہا (معنے قران کے یہہ ہین حج اور عمرہ دونو ساتہہ ہون بعضے

بعضے کہتے ہین کہ صرف تمتع تہا (اسکے یہہ معنے ہین کہ بعد عمرہ کے سر منڈانا و غیرہ
حلال ہوجاتا ہے بعد ازان حج کرین) یا فقط حج ہی تہا — ظاہر مذہب یہہ ہی کہ حج
اور عمرہ دونو تہے اور حضرت نے ہمراہ لوگون کے حج کیا ہے — اس حج مین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ بہی حالت احرام مین تشریف لائے تہے حضرت نے ارشاد کیا
کہ اے علی جو تیرے یارون نے نیت کی ہی وہ ہی تو بہی نیت کرتا ہین یعنے سرمنڈا کر
حلال ہوجانا جیساکہ تیرے یار سرمنڈوا کر حلال ہوگئے حضرت علی نے عرض کی
کہ میری نیت وہ ہے جو رسول اللہ کی نیت ہے چنانچہ وہ احرام ہی مین رہے
اور پیغمبر خدا صلعم نے اونکی طرف سے بہی قربانی کی — اور پیغمبر خدا صلعم نے لوگون کو
مناسک حج سب تعلیم کی اور سب سننین اپنی تبلا ئین اسی اثنا مین ایک آیت آسمان
سے نازل ہوئی جسکا یہہ ترجمہ ہے — (کہ آجکے روز ناامید اور مایوس ہوگئے کافر
لوگ پس کچہہ خوف نہ کرو تم اونکا مگر مجہسے ڈرو آجکے روز پورا کردیا میں نے تمہارا دین
— اور تمام کردئے تمپر اپنی نعمت اور راضی ہوا ہون مین واسطے تمہارے اس بات
سے کہ دین تمہارا اسلام ہے) — حضرت ابابکر صدیق اس آیت کو سنکر رونے
لگے کیونکہ وہ جان گئے تہے کہ بعد کمال کے سوا نقصان کے اور کچہہ نہین ہوتا
اور یہہ آیت پیغمبر خدا کی مرگ کی خبر دیتی ہے — بعد ازان رسول مقبول نے
ایک خطبہ پڑہا اوس خطبہ مین احکام اسلام کے لوگون کو سنائے — اون احکام
مین ایک یہہ آیت ہے — کہ حساب مہینون کا ملا جلا دینا بہی زیادتی کفر پر دال
ہے اور زمانہ پہرآیا ہے اپنی اوسی ہیئۃ پر جیساکہ اللہ تعالے نے پیدا کیا تہا
(یعنے جس دن زمین اور آسمان پیدا کئے تہے) اور تعداد مہینون کی اللہ کے
نزدیک بارہ ہین — پہر اپنا حج تمام کیا اس حج کو حجۃ الوداع اسواسطے کہتے
ہین کہ رسول اللہ نے اسکے بعد پہر حج نہین کیا — بعد فراغت حج مکہ کے پیغمبر

بیان محمد رسول خدا صلعم کا

۳۶۰ خدا صلعم مدینہ کو مراجعت کر آئے اور اس سال کے پورے ہونے تک مدینہ ہی مین مقیم رہے

اب شروع ہوا گیارہوان سال سنہ ۱۱ ہجری

بیان وفات جناب رسول خدا صلعم کا

جبکہ پیغمبر خدا صلعم حج الوداع سے فراغت پا کر مدینہ مین تشریف لائے تا تمام ہونے سال دہم اور تا اختتام ماہ محرم یا کچھہ زیادہ یعنی ماہ صفر تک اچھے تندرست رہے — آخر ماہ صفر سنہ ۱۱ مین بعضے کہتے ہین کہ دو روز اوس مہینے کے تمام ہونے کے رہے تھے کہ پیغمبر خدا صلعم بیمار ہوئے — اوس روز آپ زینب بنت جحش کے گہر مین جو آپکی ایک زوجہ ہین تشریف رکھتے تھے مگر حضرت اپنی باری کے موافق سب اپنی بی بیون کے گہر مین پہرتے رہتے تھے یہانتک کہ آپکا مرض بہت شدت سے بڑھ گیا تب جناب سرور نے سب بی بیون کو جمع کر کے اس امر کی اجازت چاہی کہ چونکہ مین بیمار بہت شدت سے ہون اب تم مجکو اجازت دو تا کہ مین ایک بیوی کے گہر مین مقیم رہون — سبنے عرض کی کہ عایشہ صدیقہ کے گہر مین آپ تشریف رکہین چنانچہ حضرت وہان تشریف لیگئے اور حضرت نے ایک لشکر اپنے غلام اسامہ بن زید کے ہمراہ مہیا کر دیا تہا مگر اوسکو آپنے بہت تاکید چلنے کی بسبب اپنے مرض کے کر دی تہی — روایت ہے حضرت عایشہ رض سے وہ فرماتی ہین کہ جسوقت رسولخدا میرے گہر مین تشریف لائے اوس روز میرے سر مین درد تہا — اور مین کہہ رہی تہی کہ ہاے سر ہاے سر حضرت نے ارشاد کیا کہ اے عایشہ مین بہی یہی کہہ رہا ہون (ہاے سر ہاے سر) — پہر حضرت نے عایشہ صدیقہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا

فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو میرے آگے مرجاتی تو مین اپنے ہاتھہ سے تجھے کفناتا اور نماز
تیرے جنازہ کی پڑہتا اور تجکو اپنے ہاتھہ سے دفن کرتا — حضرت عائیشہ نے
جواب دیا کہ یہہ سب کچھہ کرتے مگر گہرین آکر بالکل بہول جاتے اور کسی بیوی سے
دل لگاتے پھر کچھہ بہی یاد نرہتا پیغمبر خدا ہنسے — اور عین حالت مرض ہی مین
کہ جب عائشہ ہی کے گہرین تہے حضرت کو فضل ابن عباس — اور علی ابن
ابیطالب دونون نے بموجب ارشاد جناب رسول خدا کے اُٹہایا حضرت
منبر پر بیٹھے اور اللہ کے حمد کی اور ارشاد کیا کہ اے لوگو جس کسی کی پیٹھہ مین
مینے کوڑے مارے ہون — اب یہہ میری پیٹھہ حاضر ہے اپنا عوض لے لیوے
— اور جس کسیکو مینے گالی دی ہو میری آبرو عزت موجود ہے اپنا بدلہ
لے لیوے — اور جس کسی سے مینے کچھہ مال لیا ہو یہہ مال میرا موجود ہے
اپنا مال لے لیوے — اور کچھہ حکومت یا سیاست کا میری طرف سے خیال
نکرے کیونکہ میری یہہ شان سے بعید ہے — پھر آپ منبر سے نیچے اُترے
اور ظہر کی نماز پڑہی — بعد فراغت نماز کے پھر منبر پر چڑہے اور جو اول فرماتے
تہے وہ ارشاد کرنے لگے — ایک شخص نے دعوہ کیا کہ یا حضرت مجکو
تین درہم آپسے لینے ہین حضرت نے اوسکو دیدیئے — پھر حضرت نے ارشاد
کیا کہ یہہ یاد رکھو فضیحت ہونا دنیا کا آسان ہے آخرت کی فضیحت سے
پھر آپنے دعا اصحاب اُحد پر کی اور طلب مغفرت اونکے واسطے جناب باری
سے کی — پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ سنو بندہ کو خدا تعالے نے دنیا پر
اور دین پر بہی اختیار دیا ہے جو چاہے اختیار کرلے حضرت ابوبکر پہر رونے
اور بسبب فرط محبت کے فدا شوم کہتے تہے پہر حضرت نے انصار کو وصیت
فرمائی جب اپکی بہت شدت سے درد ہوا کہ اوسوقت گفتگو کرنے مشکل تہی

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

تب آپنے ارشاد کیا کہ ایک دوات اور کاغذ سفید میرے پاس لاؤ مین ایک
وثیقہ اور کتاب تمکو لکھہ دون تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ — اس لکھنے پر
آپسمین جھگڑا برپا ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے کھڑے ہو جاؤ
نبی کے پاس جھگڑا نامناسب نہین ہوتا — لوگون نے کہا کہ رسول اللہ آج جدا
ہوتے ہین — یہہ حال سُنکر بہت لوگ آپکی بیمارپرسی کے واسطے جانے
لگے حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے پاس کوئی نہ آؤ کیونکہ مجکو بیماری کی طرف
بہ نسبت تمہارے تکلیف دینے کے آسان معلوم ہوتی ہے — پیغمبر خدا صلعم اپنے
ایام مرض مین لوگون کے ساتھہ نماز ادا کرتے رہے — مگر تین روز آپنے نماز
لوگون کے ساتھہ نہین پڑہی تہی — ان تین ایام مین یہہ حال تہا جب اذان
سنتے اسوقت ارشاد کیا کہ ابابکر کو لیجاؤ تاکہ لوگون کو نماز پڑہوائے جب
حضرت کا مرض بہت شدت پر ہوا تب یکشنبہ کے روز ڈیڑہ پہر دن چڑہے
بعضے کہتے ہین کہ پوری دو پہر کو رحلت فرمائی حضرت عایشہ فرماتی ہین کہ بروقت
موت رسالت مآب کے مینے آپکو دیکھا تہا آپکے پاس ایک پیالہ پانی کا تہا
آپ اپنا ہاتہہ اوس پیالے مین ڈالتے جاتے تہے اور مونہہ پر پانی ملتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے
خداوند مدد کر میری سکرات موت پر — عایشہ کہتی ہین کہ جب میری گود
مین حضرت کا بہت بوجہہ ہوگیا تب مین آپکا چہرہ دیکھتی تہی کہ آنکہین آپکی
نکل آئین تہین — اور حضرت اوسوقت فرمارہے تہے الرفیق الاعلی
عایشہ کہتی ہین کہ جب حضرت نے مٹہیان بند کرین تب مینے آپکا سر مبارک
تکیہ پر رکہہ دیا اور مین کہڑی ہو کر ہمراہ عورتون کے ماتم کرنے لگی اور مونہہ
پیٹنے لگے — حضرت کی وفات روز یکشنبہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کو
ہوئی تہی — اس روایت کی موافق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جس روز

بیان محمد مصطفی صلعم کا

روز پیدا ہوئے تھے اوسی روز انتقال فرمایا بعد انتقال رسول مقبول صلعم کے اکثر ۲۶۳
باشندگان عرب اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے مگر باشندگان مدینہ — اور مکہ
اور طایف کے لوگ بچے رہے یہہ لوگ مرتد نہین ہوئے تھے — چنانچہ بسبب
خوف مرتدین کے عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ جو کہ ایک عامل مکہ کا
پیغمبر خدا کی طرف سے تھا اپنی جان بچانے کیواسطے کہین چھپ گیا تھا — اس
سبب سے مکہ کے باشندے ہی لڑکھڑا گئے تھے اور قریب تھا کہ مرتد ہوجاوینگے
لیکن سہیل ابن عمر نے کعبہ اللہ کے دروازہ پہ کھڑے ہوکر سب قریش اور ماسوا
اونکے اور ون کو بلایا جب سب آ چکے تب سہیل نے کہا کہ اہل مکہ تم لوگ سب سے
پیچھے مسلمان ہوئے ہو مرتد ہونے مین تو سب سے اول مرتد نہ ہو — یہہ امر باعث
خوشنودی خدا ہے اوسنے فرمایا ہے کہ منع کرا اہل مکہ کو مرتد ہونے سے —
اور قاضی شہاب الدین ابن ابی الدم اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ بعد وفات
پیغمبر خدا کے ایک گروہ پیغمبر خدا پر ہجوم کرکے مجتمع ہوا سب لوگ حضرت کو دیکھتے
تھے اور مضطرب اور پریشان ہوکر یہہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ فوت نہین
ہوئے بلکہ مثل عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر چلے گئے ہین اور دروازہ پر منادی کردی
کہ حضرت کو دفن نکرنا کیونکہ آپ فوت نہین ہوئے ہین چنانچہ اسی طرح پر
آپکا جنازہ رکھا رہا دفن نہ کرنے دیا یہانتک کہ آپکا شکم پھول گیا اوسوقت
آپکے چچا عباس تشریف لائے اور کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی جو واحد لاشریک ہے
پیغمبر خدا صلعم نے وفات پائی اب مجکو کچھہ شک نہین

بیان مدفون ہونے پیغمبر خدا صلعم کا

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۶۴ کہتے ہین کہ جس روز رسول مقبول نے انتقال فرمایا اوسکے تیسرے دن کے بعد یا چوتھے
روایت صحیح یہی ہے کہ چوتھے روز مدفون ہوئے — اور تین روز تک بد دفن نہین
کے حضرت کا جنازہ رکہا رہا — وہ لوگ جو آپکے تن مبارک کے غسل کے لیے
مقرر ہوئے تھے وہ یہہ ہین علی ابن ابیطالب اور عباس — اور فضل — اور قثم
یہہ دونو بیٹے حضرت عباس کے تھے — اور اسامہ بن زید اور شقران غلام رسول اللہ کا
— حضرت عباس اور اونکے دونو بیٹے پیغمبر خدا کو کروٹین دیتے جاتے تھے —
اور اسامہ بن زید — اور شقران پانی ڈالتے جاتے تھے — اور حضرت علی
نہلاتے تھے — اور حضرت تن مبارک پر کُرتا پہنے ہوئے تھے — اوسوقت حضرت
علی رض یہہ فرماتے جاتے تھے کہ قربان ہوجاوین میرے مان اور باپ حضرت پر
کیا خوشبو ہے حضرت کو شوق تہا زندگی مین جو لپیٹ خوشبو کی آتی تہی ووہی بعد موت
کے بہی آتی ہے — اور جو وار داتین حضرت کے مرنے کے بعد دیکھنے مین آئین وہ
زندگی مین نہین دیکھی گئی تہین — کفن آپکو تین کپڑون کا دیا گیا تہا — دو کپڑے
سفید — اور ایک چادر یمانی چھپی ہوئی — بعد فراغت نماز جنازہ کے جیسا پیغمبر
خدا نے حلت فرمائی تہی اوسی جاے حضرت کو دفن کیا — ابو طلحۃ الانصاری نے
آپکی قبر کہودی — اور حضرت علی ابن ابیطالب — اور فضل اور قثم دونو بیٹون
عباس کے نے آپکو درمیان قبر کے پہلے آپ اوترکر اوتارا

بیان عمر رسول خدا ص کا

واضح ہو کہ درمیان مدت عمر رسولخدا ص کے اختلاف ہے مشہور یون ہے کہ آپکی
عمر ترسیٹھہ برس کی تہی — بعضے کہتے ہین پینسٹھہ ۶۵ برس کی تہی — بعضے ساٹھہ ۶۰ برس کی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ساٹھہ برس کی عمر بیان کرتے ہین مگر مختار مذہب یہہ ہی کہ چالیس برس کی عمر مین حضرت کو ٣٦٥
نبوت ہوئی ـــ اور تیرہ برس تک لوگون کو ہدایت درمیان مکہ کے فرماتے رہے
ـــ اور بعد ہجرت کے دس برس تک مدینہ مین ہدایت کی اسکی جمع کچہہ اوپر ساٹہہ
برس ہوتے ہین اسکی تحقیق درمیان ذکر ہجرت کے ہم بخوبی بیان کرچکے ہین

بیان حلیہ اور اوصاف پیغمبر خدا صلعم کا

حضرت ابن ابیطالب فرماتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبے تہے نہ ٹہنگنے تہے
یعنے بیچ کے راس کا قد مبارک تہا اور حضرت کا سر مبارک بڑا تہا ـــ ڈاڑہی بہت
بڑہی ہوئی ـــ اور دونو ہاتہہ پیرون کی ہتلیان سخت ہین ـــ اور تمام اعضا بدن
کے فربہ تہے ـــ اور چہرہ مبارک سرخ تہا ـــ اور کہا گیا ہے کہ حضرت سیاہ
چشم ـــ کشادہ مو نرم رخسارہ تہے اور لنبی گردن آپکی ایسی تہی گویا چاندی کے
صراحی رکہی ہوئی ہے ـــ اور حضرت انس کہتے ہین کہ آپ کو خدا تعالے نے
بہت بوڑہا ہی نہ کیا تہا آپکی ڈاڑہی مین بیس سفید بال تہے اور سر کے ٹہڑی پر
ہی سفید بال تہے اور حضرت خضاب بہی کیا کرتے تہے مہندی اور نیل سے اور
دونو مونڈہون کے بیچون بیچ پیغمبر خدا صلعم کے مہر نبوت تہی وہ ایک پارہ گوشت کا
علیحدہ تہا جسکے گرداگرد بال تہے اور مقدار مین برابر کبوتر کے انڈے کے تہا
لیتے ہین رنگ اوس مہر نبوت کا سرخ تہا ـــ شہاب الدین ابن ابی الدم
ی تاریخ مظفری مین کہتا ہے کہ ابورمثہ نامی ایک طبیب تہا درمیان ایام جاہلیت
ے اوسنے کہا تہا کہ یا رسول اللہ اگر ارشاد کیجئے تو مین اسکے دوا کرون جو آپکی
مونڈہے پر ہے ـــ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اسے پیدا کیا ہے وہ ہے اسکی دوا کریگا

بیان خُلق رسول خدا صلعم کا

پیغمبر خدا صلعم درمیان سب آدمیون کے تیز عقل اور ذی ہوش اور صاحب رائے تھے
ہمیشہ ذکر خدا کا کرتے — اور لغویات کبھی نہ کرتے — اور بشاش ذہنی صورت
چپ چاپ — نرم خو — خوش خلق رہتے تھے — اور آپکے نزدیک
قریب اور بعید — قوی — اور ضعیف اپنے حقین برابر تھے — اور مساکین
وغربا سے محبت کرتے — اور فقیر کو بسبب احتیاج یا افلاس کے کبھی حقیر نہ سمجھتے
— اور کسی بادشاہ سے بسبب اوسکی سلطنت یا حکومت کے کبھی نہ ڈرتے
اور اشرافون کی تالیف قلوب فرماتے — اور اپنے اصحاب سے بہت گھلے
ملے رہتے کبھی اُنسے نفرت نفرماتے — جو کوئی شخص حضرت کے پاس آکر بیٹھتا
تحمل فرماتے کبھی نہ گھبراکر اوسے مونہہ موڑتے جبتک وہی شخص نہ چلاجاتا —
اور جس شخص سے مصافحہ کرتے اول آپ اوسکا ہاتھہ نہ چھوڑتے جبتک وہی
نہ چھوڑتا — اور جو کوئی شخص اپنی غرض کے لئے حضرت کو کھڑا کر لیتا اوسکے
ساتھہ کھڑے رہتے جبتک وہی نہ چلاجاتا ہرگز وہان سے نہ ملتے — اور
اپنے یارون پر بہت مہربانی فرمایا کرتے سبکی مزاج پرسی فرماتے — اور زمین پر
بیٹھکر بھیڑونکا دودھ دُوہتے — اور اپنی جوتی آپ گانٹھہ لیتے — کپڑے کو
پیوند لگا لیتے — اور گٹھی ہوئی جوتی — اور پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے
— ابوہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مرتے دم تک تمام عمر مین
جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہین کھائی — اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ایک
مہینے یا دو مہینے متواتر اہل بیت پر ایسی سختی گذرتی تھی کہ چولہے مین آگ تک

بیان محمد مصطفی ص کا

تنگ نہین سلگتی تہی کہجورین کہاکراور پانی پیکر بیٹہہ رہتے تہے — اور رسول اللہ ص اپنے پیٹ پر پتہر بسبب بہوک کے باندہ لیا کرتے تہے ۶۷

بیان اولاد رسول خدا ص کا

واضح ہو کہ سوا ایک لڑکے ابراہیم کے سب اولاد پیغمبر خدا کی حضرت خدیجہ زوجہ اول رسول خدا سے پیدا ہوئے تہے — مگر ابراہیم لڑکا ماریہ قبطیہ سے جو آپکی لونڈی تہی اوسے پیدا ہوا تہا یہہ لڑکا آٹہوین سال ہجری مین درمیان ماہ ذیحجہ کے پیدا ہوا اور دسوین برس ہجری مین فوت ہوا — نقل ہے کتاب اشراف مسعودی سے اوسمین لکہا ہے کہ ابراہیم لڑکا ایک برس دس مہینے کا ہوکر فوت ہوا اور تفصیل اولاد نبی کی جو خدیجہ سے پیدا ہوئی تہی یہہ ہے — ایک لڑکا قاسم جسکے نام سے رسولخدا کی کنیت ابو القاسم ہے — دوسرا لڑکا طیب — تیسرا طاہر — چوتہا عبداللہ یہہ لڑکے صغیر سن بچپن ہی مین مرگئے تہے — اور لڑکیاں بہی چار پیدا ہوئین تہین — فاطمہ زوجہ حضرت علی ابن ابیطالب کی — اور زینب زوجہ ابی العاص کی جبکہ ابی العاص کافر تہا ایمان نہ لایا تہا آپنے اپنی بیٹی زینب کو اوسسے چہوڑوا لیا تہا مگر پہر جب کہ وہ مسلمان ہوگیا تب آپنے وہی نکاح اول ہی رہنے دیا اور حضرت زینب کو اوسکے حوالہ کردیا نکاح دوسری دفعہ نہین ہوا — ایک لڑکی مسماۃ رقیہ — دوسری ام کلثوم ان دونونکا نکاح حضرت عثمان سے ہوا اسطرح پر اولًا رقیہ سے ہوا جب وہ فوت ہوگئین تب دوسری دفعہ ام کلثوم سے نکاح کردیا

بیان ازواج مطہرات نبی ص کا

رسول اللہ ص کا نکاح پندرہ بیویوں سے ہوا تہا تیرہ عورتوں سے صحبت کی اور
باقی دو سے نہین کی — بعضے کہتے ہین گیارہ سے صحبت کی ہے چار سے نہین بہر تقدیر
بعد رحلت جناب رسولخدا کے نو بیبیان سوا ماریہ قبطیہ لونڈی کے موجود تہین
وہ نو یہہ ہین عایشہ بیٹی حضرت ابابکر صدیق کے — حفصہ بیٹی عمر کی — سودہ
بیٹی زمعہ کی — اور زینب بیٹی جحش کی — میمونہ — اور صفیہ — اور
جویریہ — اور ام حبیبہ — اور ام سلمہ

بیان منشیون رسول خدا ص کا

پیغمبر خدا ص کے منشی یہہ لوگ تہے — عثمان بن عفان — علی بن ابیطالب
— خالد ابن سعید بن العاص — ابان بن سعید — العلا بن الحضرمی اول
سب سے کتابت رسول اللہ کی ابی ابن کعب نے کی ہے — اور زید بن
ثابت بہی لکہتے تہے — اور عبد اللہ ابن سعد بن ابی سرح جو مرتد ہوکر پہر مسلمان
ہوگیا تہا جس روز مکہ فتح کیا — اور بعد فتح کے معاویہ ابن ابی سفیان نے
بہی رسول اللہ کی کتابت کی ہے

بیان اون ہتیارون کا جو پیغمبر خدا کی پاس تہی

بیان محمد مصطفی صلی اللہ عم کا

جملہ سلاح رسول اللہ صم سے ایک تلوار مسمی ذوالفقار تہی جنگ بدر مین یہہ تلوار حضرت کے ہاتہہ منبہ بن الحجاج السہمی سے ہاتہہ آئی تہی بعضے کہتے ہین کہ کوئی اور شخص اوسکا مالک تہا — اور تین تلوارین بنی قینقاع کی جنگ مین سے بطور غنیمت آپکے ہاتہہ آئین اونکو ہمراہ اپنے لئے ہوئے مدینہ کو تشریف لائے تہے — اور تین تیر — اور تین کمان — اور دو زرہ بہی آپکے پاس تہین یہہ غنیمت بنی قینقاع سے دستیاب ہوئی تہی — اور ایک ڈہال بہی آپکے ہاتہہ آئی تہی جسمین ایک تصویر لکہی ہوئی تہی جبکہ صبح ہوئی اوس تصویر کو حضرت نے مٹا دیا

بیان تعداد غزوات اور لشکر رسولخدا کا

کہتے ہین کہ انیس ۱۹ لڑائین پیغمبر خدا صم نے کی ہین — بعضے کہتے ہین کہ چہبیس ۲۶ بعضے کہتے ہین ستائیس ۲۷ اور آخر جنگ رسولخدا صم کا غزوہ تبوک کہلاتا ہے ان سب لڑائیون مین قتال نہین ہوا بلکہ قتال فقط نو لڑائیون مین ہوا ہے — اونکے یہہ نام ہین — جنگ بدر — جنگ اُحد — جنگ خندق — جنگ قریظہ — جنگ مصطلق — جنگ خیبر — جنگ فتح مکہ — جنگ حنین — جنگ طایف — باقی اور لڑائیون مین قتال نہین ہوا — اور تعداد افواج مین بہی کلام ہے بعضے کہتے ہین کہ پینتیس ۳۵ سریہ بعضے اڑتالیس ۴۸ سریہ بیان کرتے ہین (سریہ چارسو ۴۰۰ آدمی کی فوج کو کہتے ہین)

بیان اصحاب پیغمبر خدا محمد مصطفی صم کا

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۷۰ واضح ہو کہ علمار کا اِس امر مین اختلاف ہے کہ کس شخص پر اطلاق صحابی کا دُرست ہے — چنانچہ سعید بن مسیب کہتا ہے کہ جو شخص ایک برس یا زیادہ ایک برس سے پیغمبر خدا ص کے صحبت مین رہا ہو اور اوسنے ایک آدہ جنگ بہی رسول کے شامل ہوکر کی ہو مین اوسکو صحابی کہتا ہون ماسوا اوسکے میرے نزدیک صحابی نہین ہین — بعضے کہتے ہین کہ جو شخص حد بلوغت کو پہنچا ہوا ور مسلمان ہوکر پیغمبر خدا ص کو بہی دیکہا ہو وہ صحابی ہے اگرچہ وہ ایک ساعت ہی پیغمبر خدا کی صحبت مین بیٹہا ہو — بعضے یہہ کہتے ہین کہ جس شخص کو جناب رسولخدا ص سے ایک خصوصیت ہو اور رسول مقبول کو بہی اوسے خصوصیت ہوا ور وہ رسول اللہ کے ہمراہ سفر و حضر مین ہمراہ بہی رہا ہو وہ صحابی ہے ماسوا اوسکے صحابی نہین — اکثر کا مذہب یہہ ہے کہ صحابی وہ شخص ہے جو مسلمان ہوگیا اور اوسنے پیغمبر خدا صلعم کو دیکہا اگرچہ تہوڑی ہی دیر دیکہا ہو — اب تعداد ان صحابیون کی مطابق قول اخیر کے یہہ ہے کہ نبی صلعم نے جس سال مین مکہ شریفہ کو فتح کیا اوسوقت آپکے ہمراہ دس ہزار مسلمان تہے — اور جنگ حنین مین بارہ ہزار — اور حج الوداع مین چالیس ہزار — اور بروقت وفات رسالت مآب کے ایک لاکہہ چوبیس ہزار صحابی تہے

اب ہم انکی مرتبے بیان کرتی ہین

مرتبے صحابیون کے یہہ ہین کہ مہاجرین افضل ہین انصار پر بطریق اجمال اور بطریق تفصیل یہہ ہین کہ جو انصار سب سے اول ہین وہ متاخرین مہاجرین پر فضیلت رکہتے ہین — اہل تواریخ نے صحابہ کے کئی طبقے مقرر کئے ہین — طبقہ اوّلے وہ لوگ ہین جو سبسے پہلے مسلمان ہوئے — جیسا کہ خدیجہ — اور علی اور زید

بیان محمد مصطفی صلعم کا

اور زید — اور ابی بکر صدیق اور جو اونکے قریب کچھہ فاصلہ بعد ہے لیکن دارالندوہ کے مسلمان نہین ہین — طبقہ ثانیہ مین وہ اصحاب ہین جو دارالندوہ مین مسلمان ہوئے تہے — انمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین — تیسرا طبقہ اون صحابیونکا شمار کیا جاتا ہے جو ہجرت کرکے حبشہ مین جا رہے تہے — چوتہا طبقہ صحابیون کا وہ ہے جو عقبہ اولے مین مسلمان ہوئے تہے یہی لوگ سابق انصار کہلاتے ہین — پانچوان طبقہ اون صحابہ کا ہے جو عقبہ ثانیہ مین مسلمان ہوئے — چھٹے طبقہ مین اصحاب عقبہ ثالثہ کے ہین جو ستر آدمی تہے — ساتوین طبقہ مین وہ مہاجرین ہین جو پیغمبر خدا صلعم سے بعد آپکے ہجرت کرنے کے شامل ہوئے اور حضرت اسوقت قبا مین تشریف رکہتے تہے جن ایام مین کہ مسجد نبوی طیار نہ ہوئی تہی — آٹھوین طبقہ مین اصحاب اہل بدر کبرے کے ہین — نوین طبقہ مین وہ اصحاب ہین جنہون نے ہجرت درمیان بدر اور حدیبیہ کے کی ہے — دسوین طبقہ مین وہ اصحاب ہین جنہون نے بیعت رضوان مقام حدیبیہ مین نیچے ایک درخت کے کی تہی — گیارہوان طبقہ صحابہ کا وہ ہے جو بعد بیعت حدیبیہ کے اور قبل فتح مکہ کے ہجرت کرکے مہاجرین مین داخل ہوئے — بارہوان طبقہ صحابہ کا وہ ہے جو بروز فتح مکہ مسلمان ہوئے — تیرہوان طبقہ اون لڑکون کا ہے جنہون نے نبی صلعم کو دیکہا — اہل صفّہ بہی انہین صحابہ مین ہین یہہ لوگ فقرا تہے نہ انکے گھر بار تہا نہ کُنبہ تہا مسجد مین سورہا کرتے تہے درمیان زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے صفہ کا مسجد ہے اونکی خواب گاہ تہی اسیواسطے اوسکی طرف منسوب کرکے اونکو اصحاب الصفہ کہتے ہین جب رات کا وقت کہانے کا ہوتا رسول اللہ صلعم اونمین سے چند آدمیون کو اپنے ہمراہ اور چند کو اور صحابہ کے ساتہہ تقسیم کردیتے

۳۷۲ تا کہ رات کا کہانا اونکو کہلوا ئین اسطرح ان لوگون کو کہانا ملتا تہا اون لوگون کے مشاہیر مین سے ابوہریرہ — اور واثلہ بن الاسقع — او ابوذر یہہ لوگ تہے

بیان اسود العنسی کا جسنے دعوی نبوت کا کیا تہا

معلوم رہے کہ جن ایام مین رسول اللہ بیمار تہے اونہین دنوںمین اسود عنسی مقتول ہوا تہا نام اوسکا عبہلہ بن کعب ہے اور اوسکو ذوالخمار بہی کہتے ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہ کہا کرتا تہا کہ آیا کرتے ہین میرے پاس صاحب خمار یعنے نشہ والے اس سود کا یہہ حال تہا کہ شعبدے اور اعجوبہ طلسمات جہال کو دکہلا کر اپنی گفتگو سے مسخر اور تابعدار کیا کرتا جو شخص اوسکے کلام سنتا اوسی وقت اوسکا دل پابند اوسکی طرف ہوجاتا یہہ وہ شخص ہے جو مرتد ہوکر دعوے نبوت کا کرنے لگا تہا جہوٹے نبیون مین سے ایک یہہ بہی نبی جہوٹا ہے — جبکہ یہہ دعوے نبوت کا کرنے لگا اوسوقت ساکنین نجران نے انسے مکاتبت شروع کے — اوس شہر مین دو شخص مسلمان ایک عمرو بن حزم دوسرا خالد بن سعید بن العاص رہا کرتے تہے — اہل نجران نے ان دونوںکو شہر بدر کرکے اسود کے حوالہ کردیا — پہر اسود نجران سے شہر صنعا کو گیا اور اوسپر قابض ہوگیا اور ملک یمن اوسکے لئے سب صاف ہوگیا شجر اوسکی مراد کا بار ومند ہوا اوسکا ایک خلیفہ درمیان قبیلہ مذحج کے عمر بن معدی کرب تہا جب رسول اللہ ص کو یہہ خبر پہنچی آپنے ایک قاصد کو طرف ابنائو کے روانہ فرمایا اور اون لوگون کو حکم دیا کہ اوسکو دفعتہً یا بطور مقابلہ مار ڈالنا چاہئے اور قبیلہ حمیر اور ہمدان سے مدد لینا — اور اسود قبیلے قیس ابن عبد یغوث سے بگڑا تہا — اسلئے اوس قاصد

بیان محمد مصطفی ص کا

۴۳ قاصد کے ہمراہ وہ لوگ جنکو پیغمبر خدا ص نے لکہا تہا سب شامل ہوگئے اور اسود
کے مار ڈالنے پر اوس قاصد سے ملکر سبنے یہہ تجویز کی کہ مارنا اسکا مناسب ہے
یہہ ٹہان کر اسود کی جورو سے جا کر ملے جورو بہی اوسکی بسبب اسکے کہ اوسنے
اپنے خسر کو مار ڈالا تہا نبی ہو رہی تہی — اوس عورت نے کہا کہ قسم ہے خدا کی
مین بہی اسکے جان ہی کی دشمن ہو رہی ہون — مگر نگاہبان محل کو گہیرے ہوئے
ہین دروازہ سے گہر مین آنا ہو نہین سکتا اوسوقت اونہون نے اوسکے گہر مین
نقب دی اور ایک شخص مسمی فیروز کو اندر اوسکے داخل کیا اوسنے اسود کو
جاتے ہی قتل کر ڈالا اور سر اوسکا فوراً کاٹ ڈالا اسود مذکور بیل کی طرح
خرخر کرنے لگا نگاہبانون نے دروازہ پر آواز خرخراٹ کی سُنکر اوسکی
جورُو سے پوچہا کہ یہہ کیا آواز ہے اوسکی جورُو نے کہا کہ یہہ نبی ہے اسکے
پاس وحی آئی ہے — جب صبح ہوئی انہون نے موذن سے کہا کہ درمیان
اذان کے اشہد ان محمد الرسول اللہ اور ان عبہلۃ کذاب کا لفظ کہنا (یعنے
گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کا اور عبہلہ جہوٹا ہے) وہ اصحاب پیغمبر خدا کے
جو وہان تہے اونہون نے پیغمبر خدا ص کو سب واردات لکہہ کر اطلاع کی تہی
مگر وہ نامہ رسول اللہ کی زیست مین نہ آیا بلکہ ایام خلافت ابوبکر صدیق مین
آیا مگر رسول اللہ ص نے بسبب نزول وحی کے سبکو اسود کے مقتول ہونے
کی خبر اوسی روز کر دی تہی وہ نامہ جسمین اسود کے مقتول ہونیکا حال لکہا ہوا
تہا حضرت ابابکر صدیق کے ایام خلافت مین پہنچا اوسمین بعینہ وہی حال لکہا
ہوا تہا جو رسول اللہ نے قبل از رحلت فرمایا تہا — عبد اللہ ابن ابی بکر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ اے لوگو مینے دیکہی تہی لیلۃ القدر
— پہر چلے گئے — اور دیکہا مینے کہ دونو ہاتہون مین میرے دو کنگن سونے کے

حضرت ابابکر صدیق رضا کی خلافت

۳۷۴ ہین جنہنے بسبب نفرت کے دے پہینک دئے وہ دونوا وڑ گئے — پہر جنہنے اونکی
تعبیر یہہ دی کہ وہ دو کنگن یہہ دو لوگ ایک صاحب الیمامہ یعنے مسلمۃ الکذاب دوسرا
صاحب صنعا یعنے اسود عنسی ہے — اور فرمایا کہ جبتک تیس دجال مدعی نبوت
پیدا نہ ہولین گے تب تک قیامت نہ آویگی یہہ اسود مذکور قبل وفات پیغمبر خدا کے
ایک رات ایک دن اول مقتول ہوا تہا اور کل چار مہینے جہوٹی نبوت کرتا رہا اور
صاحب یمامہ یعنے مسلمۃ الکذاب اوسکا حال مع مقتول ہونے کے درمیان خلافت ابی بکر
صدیق رضہ کے انشاء اللہ تعالے بیان کرین گے

بیان اخبار خلافت ابابکر صدیق رض عنہ کا

بعد رحلت خاتم رسالت کے یہہ حال ہوا کہ عمر ابن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی شخص
یہہ کہیگا کہ پیغمبر خدا مر گئے ہین اوسکا سر اپنی اس تلوار سے کاٹون گا رسول اللہ
مرے نہین ہین بلکہ خدا تعالے نے اونکو آسمان پر بلا لیا ہے اور ابو بکر صدیق نے
یہہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن
مات او قتل انقلبتم ترجمہ علی اعقابکم
محمد صلعم نہین ہے مگر ایک رسول اوسکے پہلے بہی بہت رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ مر گیا
یا قتل ہو گیا تو کیا تم لوگ اُلٹے پیرون دین سے پہر جاؤ گے
سب لوگ حضرت ابابکر کی طرف متوجہ ہوگئے خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ نے
بہت جلدی کی بعد ازان حضرت عمر رض نے ابابکر صدیق رض سے بیعت کی انہونکے
بیعت کرنے سے تمام آدمیون نے بیعت کرلے اور یہہ حالت ہوئی کہ سب آدمی
بیعت کرنے لگے یہہ بیعت درمیان پچھلی عشرہ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین ہوئی

ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر — اور عتبہ بن ابی لہب — اور خالد بن سعید بن العاص — اور مقداد بن عمرو — اور سلمان الفارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن یاسر — اور البرار بن عازب — اور ابی بن کعب یہہ سب حضرت علی کے ہمراہ ہوگئے اسی باب مین عتبہ ابن ابی لہب نے چند شعر اس مضمون کے کہے ہین کہ مین نجانتا تہا کہ خلافت اور حکم اولاد ہاشم سے جاتا رہیگا — اور ابی حسن کو بہی جو سبسے اول ایمان لائے اور سبسے پہلے مسلمان ہوئے — اور قران اور سنن کو خوب جانتے ہین اور جس نے آخر وقت رسول خدا کو غسل دیا اور حضرت جبرائیل ع نے اوسکی مدد غسل اور کفن دینے مین کی خلافت نہ ملے گی بلکہ ایک اور ہی شخص کو ملجائے گی (قول مترجم یہہ اشعار ریشے اپنے تذکرۃ العرب مین لکھے ہین) اسیطرح سے ابو سفیان نے بہی جو بنی امیہ مین سے تہا ابو بکر رض کی بیعت نکی پہر ابو بکر صدیق رض نے عمر بن الخطاب کو حضرت علی پاس بایں ارادہ بہیجا کہ جو لوگ انکے ہمراہ اہل بیت ہین مع اونکے حضرت علی رض کو حضرت فاطمہ کے گہر مین سے نکالدو — اور یہہ کہدیا تہا کہ اگر اونکو نکلنے سے کچھ انکار ہو تو بیشک تم اونسے لڑنا — حضرت عمر تہوڑسے سی آگ بہی ہاتہہ مین لیکر بارادہ گہر کے پہونکنے کے گئے اسی اثنا رمین حضرت فاطمہ راہ مین اونسے ملین اونہون نے پوچہا کہ کہان کو جاتا ہے اے ابن الخطاب کیا ہمارا گہر پہونکنے آیا ہے — حضرت عمر نے کہا کہ البتہ تہارا گہر پہونکڈالونگا نہین تو تم بہی ابو بکر صدیق سے بیعت کرو جس بیعت مین تمام امت داخل ہوئی تم بہی داخل ہوجاؤ — چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ باہر نکلے اور ابابکر صدیق سے آکر بیعت کی یہہ روایت قاضی جمال الدین ابن واصل کی ہے اونسنے سند اسکی ابن عبد ربہ المغربی تک پہنچائی ہے اور زہری حضرت عائشہ سے اسکے خلاف روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ بموجب ارشاد

حضرت ابابکر صدیق رض کی خلافت

۲۷۶ حضرت عایشہ کے کہ حضرت علی رض نے ابوبکر صدیق رض سے تا حین حیات حضرت فاطمہ کے بیعت نہین کی اور یہہ واقعہ بعد واقعہ جانگزا یعنے وفات رسول مجتبےٰ صلعم کے چھہ مہینے بعد واقع ہوا تہا — جب حضرت فاطمہ نے انتقال پایا اسوقت حضرت علی نے ایک قاصد ابوبکر کے گہرین بہیج کر او آپ اگر بیعت اونکے گہر مین کی اور پہر یہہ ارشاد کیا کہ یعنے تمہارے فضل اور کمال کا جو خدا تعالے نے تمکو دیا ہے انکار نہین کیا تہا مگر بسبب ایک اور بات کے مین رُک رہا تہا والا نہ مجکو تمہاری فضیلت مین کچھہ انکار نہین — جن ایام مین حضرت ابوبکر والی خلافت ہوی ان دنون مین اسامتہ بن زید لشکر کا سردار تہا — اور حضرت عمر بن الخطاب بہی جملہ لشکر اسامہ سے اوس عہدہ پر تہے جس عہدہ پر رسول اللہ نے اونکو مقرر کیا تہا — ایکروز حضرت عمر نے ابوبکر صدیق رض سے کہا کہ انصار لوگ ایک ایسا شخص چاہتے ہین جو اسامہ سے عمر زیادہ رکہتا ہو یہہ بات سنکر حضرت ابوبکر اُچہل پڑے اور کُود کر حضرت عمر کی ڈاڑہی پکڑ لی اور کہا کہ جوان مرگ رسول اللہ نے تو اوسکو عامل اور حاکم لشکر کا مقرر کیا اور تو مجکو یہہ کہتا ہے کہ مین اوسکو معزول کردون یہہ کبہی نہ ہوگی — پہر ابوبکر لشکر اسامہ کیطرف آئے اونکو ملاحظہ کیا اور راہ مین اسامہ سوار تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رض پیدل چلے جاتے تہے — اسامہ نے اونسے کہا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ یا تو آپ سوار ہو جایئے نہین مجکو حکم دیجئے مین بہی اوتر پڑون حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ نہین نہ تو تم اوترو اور نہ مین اسپر سوار ہونگا — اگر خدا تعالے کی راہ مین ایک ساعت اپنے قدمون کو تہکاون تو کچھہ مضایقہ نہین جب خلیفہ اول وہان سے پہرنے لگے اوسوقت آپنے اسامہ سے کہا کہ اگر تمہاری راے مین مناسب ہو تو عمر کو میرے پاس متعین کرو اسامہ نے حضرت عمر کو حکم قیام کا دیا — واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض یعنے ان خلیفہ

حضرت ابابکر صدیق رض کی خلافت

خلیفہ اول ہی کے زمانہ مین مسماۃ سجاح بنت حارث تمیمیہ نے دعوہ نبوت کا کیا تہا اور قبیلہ بنو تمیم کے آدمی معہ اوسکے ماموں کے جو قبیلہ تغلب وغیرہ سے تہے اور نبی ربیعہ نے بہی گویا سب نے اوسکی تصدیق کرلی تہی بعد دعوے نبوت کے مسلمۃ الکذاب کے پاس وہ گئی جب وہان پہنچی اوسوقت اسنے یہہ قصد کیا کہ مسلمۃ الکذاب سے ملاقات کیجے — مسلمۃ الکذاب نے کہا کہ اپنے اصحاب کو میرے پاس نہ لاؤ یعنے تنہا ملاقات کرو چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا کہ سبکو دور کرکے علیحدہ اوسنے ایک خیمہ مین جو مسلمۃ الکذاب نے قایم کرکے بخور اور خوشبو سے مطیب کر رکہا تہا ملاقات کی اوس عورت نے پوچہا کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے اوسنے یہہ آیت پڑہی اَلَم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی ترجمہ اسکا یہہ ہے (کیا نہین دیکہتا تو طرف پروردگار اپنے کی کہ کیا کام کرتا ہے جتنے والی سے — نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی — پردون اور جہلیون سے) — جب یہہ سن چکی تب اوسنے پہر کہا کہ اور کچہہ سنائی اوسوقت اوسنے یہہ آیت بہی پڑہی الم تر ان اللہ خلق النسا افراجا وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم نخرج ماشئنا اخراجا فینتجن لنا انتاجا ترجمہ یہہ ہے (کیا نہین دیکہتا ہے تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتون کو ذی فرج — اور بنایا مردون کو اونکے خصم — پس گہیڑتے ہین وہ درمیان اونکے گہیڑنا — پہر نکالتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا — اور جتنی ہین وہ عورتین واسطے ہمارے بچے) — جب یہہ آیتین بہی سن چکی اوسوقت اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون بیشک تو نبی ہے اللہ کا پہر مسلمۃ الکذاب نے کہا کہ اگر تمہاری صلاح ہو تو ایک جماع کی ٹہراوین

حضرت ابابکر صدیق رضا کی خلافت

۳۷۸ اوسنے کہا بہت اچہا اس مقام پر اوس بیحیا نے چند شعر کہے ہین بسبب عدم احتیاج کے ترک کئے گئے بہرکیف تین روز اوسکے پاس ٹہرکر پہر اپنی قوم کیطرف چلی گئی یہہ عورت بیحیا مسماۃ سجاح اپنے اموٗمین جو قبیلہ تغلب کے تہے ہمیشہ مدعیہ نبوت رہی ــ جس سالمین کہ حضرت معاویہ سے بیعت کی گئی اوس سالمین معاویہ نے اوسکی رسالت کا انکار کیا اسلئے وہ مسلمان کامل ہوگئی اور پہر بصرہ کی طرف چلی گئی وو ہین جاکر تاوفات رہی ــ اور درمیان ایام خلافت ابوبکر کے مسلمتہ الکذاب بہی قتل کیا گیا تہا اسکے مقتول ہونیکا یہہ حال ہے کہ حضرت ابابکر خلیفہ اول نے ایک لشکر اوسکی لڑائی کے واسطے مہیا کرکے ہمراہ خالد ابن الولید کے روانہ فرمایا چنانچہ وہ اوسسے لڑا اور جنگ شدید واقع ہوئی آخرش مسلمان غالب آئے اور مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمتہ الکذاب مارا گیا اس کذاب کو ایک شخص مسمی وحشی نے اوس حربہ سے مارا تہا جس حربہ سے حضرت حمزہ چچا نبی صلعم کی مقتول ہوئی تہی اور اوسکے قتل مین ایک اور شخص انصار مین کا بہی شامل تہا حال اس شخص یہہ ہے کہ جاے سکونت اسکی یمامہ تہی اور وہ ایکدفعہ بطور قاصدی کے بنی حنیفہ کا قاصد ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا تہا جب یہان آیا اوسوقت مسلمان ہوگیا تہا لیکن پہر مرتد ہوکر دعوہ نبوت کا کرنے لگا دعوے اول اول تو بطور استقلال کرتا رہا پہر پیغمبر خدا کو بہی شریک جتلایا مگر آپ نبی نہ تہا ہارا اور مسلمانون کے لشکر سے بہت قاری لوگ مہاجرین اور انصار کے شہید ہوگئے تہے جب حضرت ابابکر صدیق رض نے دیکہا کہ بہت حافظ لوگ خلقو قران شریف حفظ تہا مارے گئے اوسوقت انہون نے حکم دیا کہ قران شریف کو جو زبانی لوگون کے یاد ہے لکہو اور کہجورون کے پتون پر اور چمڑون پر جہان جہان لکہا ہوا ہے وہان سے جمع کرو ــ یہہ نقل قران شریف کی حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم کی گہر مین رہی گئی ــ بروقت خلافت

حضرت ابابکر صدیق رضی کی خلافت

۷۹ء خلافت حضرت عثمان کے انہون نے یہہ تجویز کی کہ اوس قران سے جو حفصہ کے گہر مین موجود تہا نقلین کروا کر امصار و اطراف مین روانہ فرمادین اور جو ما سوا اونکے نسخے پاس تہے اونکو باطل کر دیا یہہ امر بسبب اختلاف قراٴت کے ظہور مین آیا تہا لوگون کی قراٴت مین اختلاف بہت ہونا شروع ہو گیا تہا درمیان ایام خلافت ابوبکر صدیق رض کے بنی یربوع کے لوگون نے زکواۃ دینی چہوڑ دی تہی — اِس قبیلہ کا سردار بن نویرہ تہا حال اوسکا یہہ ہے کہ وہ گہوڑے پر خوب چڑہنا جانتا تہا اور شعر بہی اچہا کہتا تہا پیغمبر خدا کے پاس حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا تہا حضرت نے یہہ حکم دیا کہ تمہاری قوم جو زکواۃ دیا کرے وہ جمع کر کے بہیجدیا کرو تمکو اونپر سردار بنایا جبکہ اسنے زکواۃ دینی موقوف کر دی تب حضرت ابوبکر صدیق رض نے مالک مذکور کے پاس خالد بن الولید کو زکواۃ کے لئے بہیجا — مالک نے جواب دیا کہ ہمکو نماز پڑہنے کا حکم ہے زکواۃ کا حکم نہین دیا گیا — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوۃ معا مقبول ہوتے ہین ایک چیز دوسری کے بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہونے کے اگر نماز پڑہوگے اور زکواۃ نہ دوگے ہرگز قبول نہ ہوگی زکوۃ دوگے نماز نہ پڑہوگے وہ بہی مقبول نہ ہوگی — مالک نے کہا کہ کیا تمہاری صاحب کا یہی حکم ہے (صاحب سے مراد حضرت ابوبکر رض تہی — خالد نے کہا کہ کیا وہ تیرا صاحب نہین قسم خدا کی سر اوڑا دونگا — اسی بات پر جہگڑا بڑہ گیا خالد نے کہا کہ مین تمکو مار ڈالونگا — مالک نے کہا کہ تیرے صاحب نے کیا یہی حکم کیا ہے — خالد نے کہا کہ یہی حکم اخیر ہے بعد اس کلام کے — اسوقت عبداللہ بن عمر — اور ابو قتادہ بہی اصحاب حاضر تہے وہ دونو خالد کو سمجہانے لگے — آخر کار مالک نے کہا کہ اے خالد تو مجکو ابوبکر صدیق کے پاس لیچل جو وہ حکم کریگا وہ مین بجا لاونگا — خالد نے کہا کہ یہہ نہین ہو سکتا مین تو تجہے قتل ہی کرونگا — ضرار بن الازور کو حکم کیا کہ تلوار مار اوسوقت مالک نے اپنی جورو کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اسنے مجکو قتل کروایا ہے

حضرت ابابکر صدیق رضا کی خلافت

(وہ عورت بہت خوبصورت تہی) — خالد نے جواب دیا کہ نہین خدا نے تجکو قتل
کروایا کیونکہ تو مسلمان ہوکر اسلام سے پہر گیا۔ مالک نے کہا کہ نہین مین اتبک اسلام پر
قایم ہون — خالد نے کہا کہ اے ضرار گردن مارا اوسنے ایک ضرب اوسکے ایسی
گردن پر سخت ماری کہ سر الگ ہوگیا — اور اوسکے سر کو ہنڈیا کے نیچے جلایا (اس
شخص کے سر پر بال بہت تہے) اوسکے مرتے ہی خالد نے اوسکی جورو کو پکڑا نیا دل
ٹہنڈا کیا۔ اسباب یہان اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوس عورت کو خالد نے
اوسکی قوم سے خرید کر لی تہی اور پہر اوسکو جورو بنا لیا — اور بعضے کہتے ہین
کہ وہ عورت تین حیض تک عدت مین رہی بعد ازان اوسے نکاح ہوا کہتے ہین کہ
خالد نے ابن عمر — اور ابی قتادہ کو کہا تہا کہ تم بہی مجلس عقد نکاح مین حاضر ہونا
اون دونون نے انکار کیا — ابن عمر نے تو یہہ کیا کہ مین ابی بکر کو لکہتا ہون اور اوسکو
تیرے نکاح کرنے کی خبر بہیجتا ہون اوسوقت اوسکے سامنے انکار کیا مگر پہر نکاح
کر لیا اسی باب مین ابو نمیر سعدی نے شعر کہین ہین — جبکہ یہہ خبر ابو بکر رض اور عمر رض
کو پہنچی تب حضرت عمر نے ابو بکر صدیق رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا ہے اوسکو رجم
کرنا چاہئے — حضرت ابابکر صدیق رض نے فرمایا کہ مین رجم نہ کرونگا کیونکہ اوسنے
اولًا اوس سے کلام کے جب اوسنے نہ مانا اسنے قتل خطا کیا — حضرت عمر نے
کہا کہ اوسنے ایک شخص مسلمان کو مار ڈالا ہے اوسکو قتل کرنا چاہئے حضرت ابابکر
صدیق رض نے کہا کہ مین قتل بہی نہ کرونگا کیونکہ اوسنے جلدی کی اور خطا کی —
پہر حضرت عمر رض بولے کہ اسکو عہدہ سے معزول کیجئے — حضرت ابابکر صدیق
نے کہا کہ جس تلوار کو خدا تعالے نے اون لوگون پر کہنچا ہے مین اوسکو میان مین
نہین کرسکتا — جب مالک کے مرجانے کی خبر اوسکے بہائی متمم بن نویرہ کو پہنچی بہت
رویا اور پیٹا اور ایک قصیدہ اوسکی ماتم مین جسکو قصیدہ متمم الغنیہ کہتے ہین اور وہ

بیان وفات ابوبکر صدیق رض کا

۱۸۱ س

وہ مشہور ہے لکھا ہے (نیچے بہی تذکرہ الشعرا مین مندرج کیا ہے)

اب شروع ہوا بارہوان اور تیرہوان سال ہجری نبوی صلعم

تیرہوین [۱۳] سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تہی اوس وقت
ہرقل درمیان حمص کے تہا جب اوسکو خبر پہنچی کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کہاکر
بہاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے اور مسلمانون کے بیچ
مین گہر گئے — اور جبکہ خالد بن الولید اور ابو عبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت
ہوگئی تب انہون نے بصرے کا قصد کیا — والی بصرے نے بہت گروہ واسطے
مقابلہ کے جمع کئی — پہر آدمیون نے صلح کر لی صلح اس بات پر ٹہہرے کہ ہر برس ہر
ایک دینار اور ایک جریب گیہون دیا کرین گے

بیان وفات ابوبکر صدیق رض کا

واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے سبب موت مین اختلاف ہے کہتے ہین
کہ یہودیون نے چاولون مین ملاکر زہر کہلایا تہا — اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے خشکہ
مین زہر ملاکر اونکو اور حارث ابن کلاہ دونونکو دیا تہا — حارث نے کہا کہ ہمنے زہر
آلودہ کہانا کہایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ بعد برس روز کے دونو
مرگئے — اور حضرت عایشہ سے یہہ روایت ہی کہ ابوبکر صدیق نے ایک روز بہت جاڑے
غسل کیا بسبب اوس غسل کرنے کے تپ چڑہ آئی چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے
یہانتک کہ نماز پڑہنے بہی باہر نہ آسکتے تہے — حضرت عمر کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑہا

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

دیا کرین اور خلافت بہی اونکے سپرد کی تہی بعد ازان شام کے وقت سہ شنبہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشا کی اوس اٹہوارٔے مین جو جمادی الاخرہ کی آخر مین ہوتا ہے درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے فوت ہوئے اِس سے معلوم ہوا کہ کل خلافت اونہون نے دو برس تین مہینے دس رات کی اور عمر اونکے ترسیٹہہ ۶۳ برس کی تہی — خلیفہ اول کو اونکی بیوی اسما بنت عمیس نے غسل دیا تہا اور جس تابوت مین رسول اللہ صلعم اٹہائے گئے تہے اوسی تابوت مین حضرت ابابکر صدیق رض رکہے گئے — اور حضرت عمر نے اونکے جنازہ کی نماز مسجد نبوی مین پڑہائی پہر اونکی قبر کہودی اور سر اونکا پیغمبر خدا صلعم کے دونو مونڈہون کی طرف کرکے اونکو دفن کیا — حضرت ابابکر صدیق رض خوش قد ہلکے چہرہ کے تہے اور معروق الوجہ تہے یعنی رگین آپکے چہرہ پر نمودار رہتی تہین — آنکہین اندر کو بیٹہی ہوئین جبڑا باہر کو اٹہا ہوا تہا اور اونگلیون کے جوڑون پر بال ہی نہ تہے اور مہندی اور نیل کا خضاب کیا کرتی تہے

بیان خلافت عمر ابن الخطاب رض کا

حضرت عمر بن الخطاب رض بن نفیل — بن عبد العزی سے لوگون نے اوس سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابوبکر فوت ہوئے تہے بعد خلیفہ ہونے کے حضرت عمر رض نے یہہ خطبہ مین لوگون کو سُنایا کہ اے لوگو قسم ہے خدا کی میرے نزدیک تو تیر ضعیف ہے وہ ہے جو اپنا حق یا وے — اور ضعیف تر قوی ہے وہ ہے کہ حق اوسکا لیا جاوے اور اول ہی اول یہہ حکم صادر فرمائے — کہ خالد ابن الولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو جنش

خلافت عمر ابن الخطاب رضا کی

حبش اور شام کا سردار مقرر کرکے روانہ فرمایا ـــ حضرت عمر رض کا نام اول
امیر المومنین رکہا گیا تہا کیونکہ حضرت ابو بکر رض خلیفہ رسول اللہ صہ کہلاتے تہے
اونکو کسی نے امیر المومنین نہین کہا یہہ خطاب حضرت عمر رض سے جاری ہوا
بعد ازان ابو عبیدہ دمشق پر جاکے باب الجابیہ کی طرف اوترا اور خالد
شرق کی طرف سے باب توما پر اوترا ـــ اور عمرو بن العاص دوسری طرف
جاکر اوترا اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ستررات کے رہا آخر الامر
خالد نے اپنی طرف سے بزور شمشیر فتح کیا ـــ اور باشندگان دمشق نے دوسری
طرف سے نکل کر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور دروازہ کہول دیا حضرت ابو عبیدہ
اونکو امن دیکر اندر گئے اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات ہوئی پہر ابو عبیدہ
نے فتح دمشق کی خبر حضرت عمر کو لکہہ بہیجی واضح ہو کہ ملک عراق بہی حضرت
عمر رض ہی کے زمانہ مین فتح ہوا

اب شروع ہوا چودہوان ۱۴ برس ہجری

درمیان ماہ محرم ۱۴ سنہ ہجری کے حضرت عمر رض نے واسطے تعمیر بصرہ کے
حکم دیا چنانچہ نشان واسطے بنانے اس شہر کے اسی سال مین کئی گئے ـــ بعضے
کہتے ہین کہ پندرہوین سال مین حکم بنا بصرہ کا ہوا تہا ـــ اور اسی سال مین
قحافہ باپ حضرت ابوبکر رض کے فوت ہوئے انکی عمر ستانوین برس کی تہی
مگر انکے بیٹے ابو بکر رض کے مرنے کے بعد انکا انتقال ہوا

اب شروع ہوا پندرہوان ۱۵ برس ہجری نبوی صہ کا

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

٣٨٤ درمیان اسی سال یعنے ۱۵ھ ہجری کے شہر حمص بعد حصار کرنے مدت طویلہ کے
فتح ہوا تہا یہہ شہر بعد فتح دمشق کے مسلمانون کے ہاتہہ آیا جب یہہ فتح ہو چکا
اسوقت رومیون نے صلح چاہی چنانچہ ابو عبیدہ نے اونسے صلح اسطرح پر کرلی
جسطرح پر اہل دمشق سے کی تہی — پہر ابو عبیدہ حماۃ کی طرف گیا — قاضی
جمال الدین ابن واصل اپنی تاریخ مین جسسے ہمنے یہہ نقل کی ہے یہہ کہتا ہے کہ شہر
حماۃ درمیان زمانہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے ایک بڑا شہر تہا
اور کہتا ہے کہ ہمنے ذکر اس شہر کا ہمراہ اخبار داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے
درمیان اون کتب سلاطین کے پایا ہے جو یہودون کے پاس موجود ہین — اور
ایسا ہی وہ شہر یونانیون کے زمانہ مین تہا مگر زمانہ فتوح مین اور قبل اوس
زمانہ کے وہ شہر اور شیزر دونو چہوٹے تہے اور شہر حمص دار المملکت اون
بلاد کے تہا چنانچہ امرء القیس نے بہی اپنے قصیدہ مین اسکا ذکر کیا ہے — جبکہ
ابو عبیدہ حماۃ پر پہنچا اسوقت رومی لوگ جو اوسمین تہے طالب صلح ہوکر آئے
اور جزیہ دینا قبول کیا اور خراج زمین پر بہی مقرر کرکے صلح کرلی اور وہ جو انکا
بڑا عبادت خانہ تہا اوسکی جامع مسجد بنائی گئی — جسکو جامع السوق کہتے
ہین — پہر اسکی تجدید بہی درمیان خلافت مہدی کے جو خلفاء عباسیہ سے
گذرا ہے ہوئی تہی اور اسکی ایک تختی پر یہہ لکہا ہوا تہا کہ اس بازار کی پہر تجدید
ہوئی ہے خراج حمص سے — پہر ابو عبیدہ شیزر مین گیا اور وہان کے باشندون
سے صلح ہوگئی جیسے باشندگان حماۃ سے صلح ہوئی تہی — اور اسطرح پر
باشندگان معرۃ سے صلح ہوئی — پہلے زمانہ مین اوسکو معرۃ حمص کہتے تہے
— پہر معرہ نعمان ابن بشیر الانصاری کہنے لگے کیونکہ یہہ شہر معرۃ مع حمص کے
درمیان ایام خلافت معاویہ کے اس نعمان ابن بشیر کے پرگنات مین تہا — پہر ابو عبیدہ

عبیدہ لاذقیہ مین گیا اور اوسکو بہی بزور شمشیر فتح کیا — بعدازان جبلہ اور
اور انطرطوس فتح کیا — بعدازان ابوعبیدہ قنسرین کی طرف گیا جب اوس
جاے خالد ابن ولید اور ابوعبیدہ پہنچے اوسمین بہت رومی لوگ چہپے ہوے
بیٹہے تہے اونسے خوب لڑائی ہوئی مگر فتح مسلمانون کی رہی — آخرکار وہان
کے باشندون نے صلح منظور کی موافق صلح اہل حمص کے — ابوعبیدہ اور
خالد نے اونسے کہا کہ صلح منظور ہے مگر اس شہر کو ہم ویران کرینگے چنانچہ
یہی ہوا کہ وہ ویران کردیا گیا — بعدازان حلب — اور انطاکیہ — اور منبج
— اور دلوک — اور سرمین — اور تیزین — اور عزاز فتح کئے اور
ان اطراف سے شام پر غالب آگئے — پہر خالد مرعش کو گیا اوسکو فتح کیا
اور وہان کے باشندون کو جلاوطن کرکے تمام شہر ویران کردیا اور قلعہ الحدث
کو فتح کیا — جس سال مین یہہ شہر فتح کئے تہے (وہ پندرہوان سال بعضے کہتے ہین
سولہوان سال تہا) ہرقل بادشاہ شام سے الرہا کی راہ کو ہوکر
قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تہوڑے دور جاکر پہر شام کیطرف متوجہ ہوکر یہہ کہا السلام
علیک یا سوریا یہہ سلام رخصت کا ہے اب کوئی رومی تیرے پاس کبہی نہ اویگا
مگر خایف ولرزان ہان اگر کوئی کمبخت بچہ پیدا ہو اور کاشکہ وہ بہی نہ پیدا ہو
کیونکہ تو نے رومیون کے ساتہہ ایسا ہی کچہہ فتنہ برپا کیا ہے — پہر قیساریہ
— اور صبصطیہ فتح کیا اسی شہر مین حضرت یحیٰے بن زکریا عم کی قبر ہے اور نابلس
— اور لد — اور یافا یہہ سب شہر فتح کئے — اور بیت المقدس کا
مدت تک محاصرہ کئے رہا — انجام کار بیت المقدس والون نے ابوعبیدہ سے
کہا کہ مثل اہل شام کے ہمسے صلح کرلو بشرطیکہ عمر ابن الخطاب ہمسے صلح کرین
— ابوعبیدہ نے یہہ حال حضرت عمر رض کو لکہہ کر بہیجا چنانچہ حضرت عمر رض

خلافت عمر ابن الخطاب رضہ کی

۳۸۶ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ پر خلیفہ بنا کر آپ یہان تشریف لائے اور فتح
کیا واضح ہو کہ اسی سالمین یعنے ۱۵ سنہ ہجری مین حضرت عمر ابن الخطاب رض نے
منشی اور دیوان مقرر کئے اور انعام اور بخشش مسلمانون کے واسطے مقرر کئے
پہلے اسے کسیکو کچھ نہ ملتا تہا بجز مال غنیمت کے بعضے کہتے ہین سنہ ۲۰ ہجری مین مقرر
ہوئے اس تفصیل سے حضرت عباس چچا رسول اللہ کے لئے پچیس ہزار پہر جو
قریب تر رشتہ کا رسول اللہ سے تہا اوسکے لئے بہت عطا مقرر کئے — اور
اہل بدر کے واسطے پانچ ہزار اور جو شخص بعد اونکے تہا اصحاب حدیبیہ اور بیعت
رضوان تک چار ہزار پہر جو اونکے پیچھے تہا اونکے لئے تین ہزار — اور اہل
قادسیہ اور یرموک والون کو ایک ایک ہزار — اور اونکے جو پیچھے تہے اون کو
پانسو — پہر تین سو — پہر ڈہائی سو — پہر ڈیرہ سو — اسطرح پر تنخواہین
انعامون کی مقرر ہوئین مخفی نرہے کہ درمیان اسی سن
یعنے ۱۵ سنہ ہجری مین جنگ قادسیہ ہوئی تہی اس لڑائی مین سعد ابن ابی وقاص
عجمیون سے لڑا — اور اہل عجم کا سپہ سالار رستم تہا پہلوان تہا اس لڑائی
مین درمیان مسلمانون اور عجمیون کے بہت کشت خون ہوا اول روز — کو
یوم اغواث کہتے ہین — دوسرے روز جو لڑائی ہوئی وہ یوم عماس تہا
— تیسری رات لیلۃ الہریر کہلاتی ہے کیونکہ اس رات کو کلام نہین کرتے تہے
بلکہ وہ چپ چاپ تہے جب صبح ہوئی اسوقت لڑائی ہونے شروع کی اور
دوپہر تک کشت خون ہوتا رہا اور پہر ہوا تند یعنے آندہی چلی اسوقت سب
مشرکین غبار مین چھپ گئے اسی سبب سے کفار کو شکست ہوئی اور غبار رستم
کے تخت تک پہنچا چنانچہ رستم تخت پر سے کہڑا ہو گیا اور اون خچرون کے پیچھے چھپ
گیا جنہیں کسرے نے مال لاد کر واسطے خرچ کے بہیجا تہا جبکہ رستم پر حملہ ہوا اوسوقت

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

اوسوقت رستم بہاگا ــ اور ہلال ابن علقمہ نے دوڑکر پہر اوسکا پکڑ کر قتل کرڈالا ــ پہر عجم کے لشکر مین آکر بہت آدمی قتل کئے پہر سعد نے وہان سے کوچ کرکے دجلہ کی غرب کیطرف نہرشیر پر جاکے ایوان کسرے پر ڈیرا کیا ــ جب مسلمانون نے کسرے کے محل دیکہے بسبب عظمت کے بہت تعجب کیا اور کہا کہ یہی محل کسرے کے ہین جنکے فتح کا وعدہ رسول خدا صلعم نے کیا تہا

اب شروع ہوا سولوان سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال یعنے سنہ ۱۶ ہجری کے سعد نہرشیر پر چند ایام ماہ صفر کے کاٹکر ہمراہ سب مجاہدین کے دجلہ پار اوترا ایا ــ اور فارسی لوگ مداین سے حلوان کیطرف جو اونکے ہاتہہ آیا لیکر بہاگ گئے اور مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر جسکو پایا مار ڈالا ــ اوسجاے ایک محل سفید تہا اوسکا محاصرہ کیا اوس محل مین سعد رض فروکش ہوے اور محل کسرے کو جامع مسجد بنایا وہان نمازین پڑہنی شروع ہوگئین ــ جتنا مال سونا چاندی برتن کپڑے بیشمار ہاتہہ آئے اونکو ضبط کیا ــ ایک مسلمان کو ایک خچر پانی مین بہتا ہوا ملگیا اوس خچر پر کسرے کا تاج اور ٹیکا اور زرہ اور سوار اسکے اور اسباب پوشاک لدا ہوا تہا وہ سب اسباب مرصع بجواہر تہا ــ سوا اسکے اور اشیا ء جو مسلمانون کو اسجاے سے ہاتہہ آئے وہ بیشمار ہین سب کا لکہنا موجب طوالت ہے ــ چنانچہ ایک فرش کسرے کا ہاتہہ لگا تہا جو ساٹہہ گز لنبا اور ساٹہہ گز چوڑا تہا مسلمان لائے وہ بچہونا روضہ کے ہیئت پر تہا جواہرات سے اوسمین تصویرین کلیون اور شگوفون کی سونے کی ڈنڈیون پر بنی ہوئین ــ سعد نے وہ اپنے اصحاب سے ایکر

خلافت عمر ابن الخطاب رضہ کی

عمر رض کے پاس روانہ کر دیا حضرت عمر نے اوسکو قطع کر کے سب مسلمانون مین تقسیم
کر دیا — چنانچہ اوسمین کا ایک ٹکڑا جو حضرت علی ابن ابی طالب کے حصہ مین
آیا تہا وہ بیس ہزار درہم کو بکا تہا — سعد رض نے مداین مین قیام کر کے لشکر
مسلمانون کا جلولا پر روانہ کیا اوسجاے فارسی لوگ سب مجتمع تہے چنانچہ بیشمار
مقتول ہوے اور مسلمانون کی فتح ہوئی — اس لڑائی کا نام جنگ جلولا ہے
— اون ایام مین یزدگرد حلوان مین تہا وہ مسلمانون کی فتح کی خبر پا کر وہان سے نکلکر
چلا گیا مسلمانون نے حلوان کو بہی فتح کیا اور اوسپر بہی غالب آئے پہر مسلمانون
نے تکریت اور موصل فتح کی — بعد ازان ماسبذان بزور و زبردستی لیا اور
اسیطرح شہر قرقیسیا فتح ہوا درمیان اسی سنہ یعنے
سنہ ۱۶ ہجری مین جبلہ بن الایہم حضرت عمر ابن الخطاب رض کے پاس آیا تہا اور
بڑی شان و شوکت سے شہر مین داخل ہوا کیونکہ اوسکے آگے آگے کوتل گہوڑے
سائیس لئے ہوے چلے جاتے تہے اور سب اوسکے یار جامہ دیبا پہن رہے تہے بعد ازان
حضرت عمر رض اسی سال مین حج کو تشریف لے گئے اور جبلہ نے بہی حضرت عمر کے ساتہ
حج کیا ایسا اتفاق ہوا کہ جبلہ طواف کر رہا تہا کوئی شخص قوم فزارہ کا جبلہ کے کپڑے کو
چہو کر نکلا جبلہ نے ایک گہونسا اوسکی ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹہ گئی — وہ
فزاری حضرت عمر رض کے پاس فریادی ہو کر آیا — حضرت عمر رض نے جبلہ کی طلبی
کی اور کہا کہ فدیہ دے اپنی جان کا والا نہ حکم کرتا ہون کہ وہ بہی گہونسا ایسا ہی تیرے
مارے — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے مین بادشاہ ہون یہہ ایک بازاری
آدمی ہے — حضرت عمر رض نے ارشاد کیا کہ اسلام نے تم دونو کو برابر اور مستوی
کیا ہے درمیان حد کے یہہ نہین ہو سکتا کہ بادشاہ پر حد جاری نہو اور بازاری پر ہو
جبلہ نے کہا کہ مین تو یہہ خیال کرتا تہا کہ مسلمان ہو کر میری عزت زیادہ ہو جاویگی زمانہ

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

زمانہ جاہلیت سے ۔ حضرت عمر رض نے جواب دیا کہ یہہ بات جانے دو ایسی نہ سوچو ۔ جبلہ نے کہا کہ مین نصارا ے ہوجاتا ہون ۔ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر تو نصارا ے ہوجاویگا تو مین تیرا سر اوڑا دونگا جبلہ نے کہا کہ آج رات میری انتظار کیجے چنانچہ جب رات آئی جبلہ اپنے سوار اور گہوڑے اور گاڑی لدوا کر ملک شام کو چلدیا اور وہان سے قسطنطنیہ مین گیا اور پانسو سوار اوسکے اور پانسو آدمی اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے وہ سب لوگ بہی نصارا ے ہوگئے ۔ ہرقل کو بہت خوشی ہوئی اوسنے بہت اکرام اور اعزاز اونکا کیا مگر پہر جبلہ کو ندامت ہوئی اپنی فعل پر اور یہہ شعر کہے جنکا ترجمہ یہہ ہے (نصارا ے ہوگئے اشراف شرمندگی ایک گہونسیکی سے اور حالانکہ نہ تہا اوسمین کچہہ ضرر اگر مین صبر کرتا ۔ حفاظت کی مینے اپنے اوس گہونسے سے بسبب شان اور نخوت کے اور حالانکہ بدلا مینے اچہی آنکہہ کو کانی آنکہہ سے ۔ کاشکے میری مان نہ جنتی مجکو ۔ اور کاشکے رجوع کرتا مین طرف قول عمر رض کی) ۔ بعد ازان ایک قاصد حضرت عمر رض کا جو ہرقل کے پاس گیا اوسنے دیکہا کہ جبلہ بہت چین سے نعمت مین ہے اوسکے ہاتہہ جبلہ نے پانسو دینار حسان بن ثابت انصاری کے واسطے بہجوا ے وہ دینار حضرت عمر رض نے اوسکے پاس بہجوا دیے حسان ابن ثابت نے اوسکی مدح مین کئی شعر کہے ہین جنکا ترجمہ کچہہ ضرور نہین

اب شروع ہوا سترہوان سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اس سال کے شہر کوفہ کے تخطیط کے گئے یعنے بنیاد پڑی اور حضرت سعد رض نے آکر چہاونی وہان ڈالی ۔ اور اسی سال مین حضرت عمر رض نے عمر

خلافت عمر ابن الخطاب رضی کی

۲۹۰ باندہا اور بیس روز مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جن لوگون نے
اوسے بیعت نہ کی تہی اون کے گہر فروخت کرکے قیمت اوسکی بیت المال مین
داخل کی — اور ام کلثوم بیٹے علی اور فاطمہ کے سے نکاح کیا — اور اسی سال مین
مغیرہ ابن شعبہ پر جو واردات گذری — اوسکا حال یہہ ہے کہ مغیرہ کو حضرت
عمر رض نے بصرہ کا حاکم مقرر کردیا تہا — اور جس مکانمین مغیرہ رہتا تہا اوسمین
ایک کہڑکی تہی اوسکے مقابل ایک دوسرے مکان مین بہی کہڑکی تہی مغیرہ اپنی
کہڑکی مین بیٹہا ہوا تہا مگر وہ بند تہی اور دوسری کہڑکی مین ابوبکرہ غلام نبی صلعم
اور ایک بہائی اوس غلام کا مادر زاد مسمی زیاد — اور نافع ابن کلدہ — اور
شبل بن معبد یہہ چار شخص بیٹہے ہوئے تہے بسبب چلنے ہوا کے وہ کہڑکی کا ایک
کواڑ کہل گیا ان چارون نے مغیرہ کو دیکہا کہ وہ ام جمیل بیٹے ارقم سے جو قبیلہ عامر
ابن صعصعہ کے تہے جماع کر رہا ہے — اون چارون مردون نے یہہ لکہہ کر حضرت
عمر رض کو خبر دی اونہون نے مغیرہ کو معزول کیا اور ابا موسی الاشعری کو بصرہ
کا والی کیا اور گواہون کو طلب کیا جب وہ گواہ دربار حضرت عمر رض کے مین
حاضر ہوئے ابوبکرہ — نافع — شبل ان تینون نے مغیرہ پر زنا کرنی کی
گواہی دی مگر زیاد بن ابیہ نے اچہی صاف گواہی نہ دی — حضرت عمر رض
نے قبل گواہی دینے زیاد کے یہہ فرما دیا تہا کہ ایک آدمی سے مجکو امید
ہے کہ بسبب اوسکے ایک صحابی رسول اللہ صلعم کا جان سے شاید بچ جاوے
— اسلئے زیاد نے یہہ گواہی دی کہ مینے اوسکو دونو ٹانگون مین عورت کی
بیٹہے ہوئے دیکہا اور اوس عورت کے دونو پیر اوپر کو ایسے اوٹہے ہوئے
تہے جیسے دو کان گدہے کے کہڑے رہتے ہین اور اسکا سانس بہی چڑہ رہتا تہا
اور چوتڑ اوٹہہ رہے تہے ذکر کہڑا تہا اور سوا اسکے مین نہین جانتا حضرت عمر

خلافت عمر ابن الخطاب رضا کی

عمر رض نے فرمایا کہ تونے اسطرح بہی دیکہا جیسے سلائی سرمہ دانی مین جاتی ہے
اوسنے کہا نہین — پہر پوچہا کہ عورت کو پہچانتا ہے اوسنے کہا نہین لیکن ایسی
ہی عورت ہتی جیسے یہہ حاضر ہے یہہ اظہار حضرت عمر رض نے سُنکراون تین
گواہون کے حقمین یہہ حکم دیا جنہون نے زنا کی گواہی دی ہتی کہ اون پر حد قذف
کی جاری کی جائے — زیاد بہائی ابی بکرۃ کا مادرزاد تہا اوسنے پہر زیاد
سے کبہی کلام نہ کیٔ کیونکہ اوسپر حد قذف اوسکے اظہار سے عاید ہوئی تہی
اسی سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اس مُلک پر
ہرمزان مستولی ہورہا تہا یہہ شخص امرا کبار فارس سے تہا پہر مسلمانون نے
رام ہرمز اور تستر فتح کیا اور ہرمزان قلعہ مین محصور ہوگیا مسلمانون نے
اوسکا ہی محاصرہ کیا یہانتک کہ اوسنے کہا کہ مین صلح چاہتا ہون جسطرح سے
حضرت عمر رض ارشاد کرین گے چنانچہ مسلمانون نے اوسکو حضرت عمر رض
کے پاس بہیجدیا ہمراہ اوسکے اونہین مین سے انس بن ملک اور احنف بن قیس
بہی گئے جب یہہ لوگ مدینہ منورہ مین پہنچے اپنے لباس دیبا مذہب کے تن پر
آراستہ کئے اور سرپر اپنے تاج جو مرصع یاقوت اور جواہر سے تہا حضرت
عمر رض نے اور مسلمانون کے دکہلانے کو رکہا اور پوچہا کہ حضرت عمر رض کہان
ہین اونکو ڈہونڈہا وہ نہ ملے جب لوگون سے پوچہا انہون نے کہا کہ مسجد مین
ہون گے وہ مسجد مین آئے دیکہا کہ حضرت عمر رض سوتے ہین — وراذ بیٹہ
بیٹہ گئے — ہرمزان نے حضرت عمر رض کو سوتے ہوئے دیکہہ کر کہا کہ کہان ہے
وہ عمر لوگون نے کہا کہ یہہ ہین اوسنے کہا کہ نگاہبان اور دربان اسکے کہان ہین
ہین لوگون نے کہا کہ انکے نہ کوئی دربان نہ کوئی محافظ بسبب انبوہ — ادہو
حضرت عمر رض کی بہی آنکہہ کہل گئی آپنے ہرمزان کو دیکہا ارشاد کیا کہ حمد ہے

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۳۹۲ اوس خدا کو جسنے ذلیل کیا بسبب اسلام کے اس حبشیون کو پہر حکم کیا کہ اسکا لباس
اوتارلو چنانچہ اوسکا لباس سب اوتارا گیا اور موٹے کپڑے اوسکو پہننے کو ملے
— حضرت عمر رض نے اسسے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ کیسا حال دیکہا تونے انجام
غدر کا اور انجام خدا کے کام کا — ہرمزان نے کہا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت مین
جبکہ میدان کر دایا خدا نے ہمکو تم پر غالب کیا اسی نہج کے — بڑی دیر تک آپسمین کلام
رہے — ہرمزان نے پانی واسطے پینے کے مانگا پانی پیکر — پہر ہرمزان بولا
کہ مجکو یہہ خوف ہے ایسا نہو پانی پیتے ہی پیتے تو مجکو قتل کر ڈالے — حضرت عمر رض
نے ارشاد کیا کہ کچہہ خوف نکر جب تک کہ تو پانی نہ پی لے گا قتل نہ کرونگا جب
ہرمزان نے یہہ عہد کر لیا فوراً پانی کا برتن ہاتہہ مین لیکر زمین پر ڈالدیا وہ پیالہ ٹوٹ گیا
حضرت عمر رض نے اوسکے قتل کرنیکا ارادہ کیا — صحابہ نے عرض کی کہ آپ
فرما چکے ہین کہ جب تک تو پانی نہ پی لیوے گا تجکو کچہہ خوف نہین اور یہ معنے
امن کے ہین خلاف عہد نکیجے کیونکہ اسنے ابہی پانی نہین پیا ہے آخرکار یہہ ہوا کہ
ہرمزان مسلمان ہوگیا اور حضرت عمر رض نے اوسکے واسطے دو ہزار دینار مقرر
کئے درمیان سال اٹہارہ ہجری کے درمیان مدینہ اور حجاز کے بڑا قحط پڑا تہا مگر
حسن سعی اور تدبیر حضرت عمر رض کی بہت کام آئی کیونکہ حضرت عمر رض نے تمام
اطراف مین لکہہ بہیجا کہ مدینہ مین چونکہ قحط بہت شدت سے ہے تم لوگ ہمارے
مدد جو کچہہ ہوسکے کرو چنانچہ ابو عبیدہ ملک شام سے چار ہزار اونٹ اناج کے
لائے حضرت عمر رض نے وہ سب اناج مسلمانون مین تقسیم کر دیا یہانتک کہ مدینہ
مین گونہ ارزانی ہوگئی — مگر جبکہ قحط نے بہت ہی لوگون کو ستایا اوسوقت
حضرت عمر رض اپنے ہمراہ حضرت عباس رض کو لیکر شہر کے باہر نکلے اور نماز
استسقا کی ادا کی حضرت عباس نے دعا استسقا کی چاہی تہی وہ ایسے مستجاب ہوئی

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

مستجاب ہوئی کہ مراجعت نہ کرنے پائے تھے کہ بادل آپہنچے اور مینہ برسنے لگا اوسوقت لوگون کا یہہ حال تہا کہ حضرت عباس رض کے دامن بسبب برکت اور یمنیت کے چھوتے تہے اور آنکھون کے لگاتے تہے

اور درمیان اسی سال یعنے ۱۸ھ اٹھارہ ہجری کے ایک وبا جسکو طاعون عمواس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوئے — اسی وبا مین ابوعبیدہ بن الجراح جسکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح الفہری ہے فوت ہوئے صحابی بہی ایک اون دش اصحابون مین سے ہے جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہین — اوسکی وفات کے بعد معاذ ابن جبل انصاری اونکا خلیفہ مقرر ہوا وہ بہی اوسی وبا مین راہی ملک بقا ہوے — اونکے بعد عمرو بن العاص اوسکا خلیفہ ہوا اس وبا مین پندرہ ہزار آدمی فوت ہوئے یہہ وبا ایک مہینے کامل رہی اسی سبب سے دشمن مسلمانون کے اون کے ملکون پر طمع کرنے لگے تہے — پھر بصرہ مین بہی وبا جسطرح یہان پھیل رہی تہی پھیل گئی — اسی سال مین حضرت عمر رض ملک شام کو تشریف لیگئے اور جتنے آدمی وہان مرگئے تہے اونکی میراث تقسیم کرکے ماہ ذیقعدہ مین مراجعت کی

اب شروع ہوا سنہ ۱۹ انیس اور ۲۰ بیس ہجری

درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ عمرو بن العاص — اور زبیر بن العوام کی معرفت فتح ہوا — یہہ دونو شخص درمیان شہر عین شمس کے جو کہ قریب منطریہ کے ہے اوترے تہے اور اسمین اون مخالفین کے گروہ اکٹھے تہے چنانچہ وہ فتح کیا — اور عمرو بن العاص نے ابرہہ بن الصباح کو قرمان کیطرف

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۲۹۴ روانہ کیا اور اپنا خیمہ اوس مقام پر کیا جو بالفعل جامع عمرو درمیان مصر کے کہلاتا ہے
۔ اور مصرین نشان کرکے اپنے خیمہ کی جائے ایک بازار بنایا جو جامع عمرو بن العاص
مشہور ہے ۔ پہر اسکندریہ کی طرف متوجہ ہوا اوسکو بہی بعد جنگ وجدل کے بزور
فتح کیا اور اسی سال یعنے ۲۰ سنہ بیس ہجری مین بلال ابن
رباح موذن رسول اللہ صلعم کا فوت ہوا یہہ شخص غلام تہا حضرت ابی بکر صدیق
رض کا ۔ اور اسکے والدہ کا نام حمامہ تہا یہہ شخص اون لوگونمین سے ہے جو حبشہ
مین پیدا ہوئے ۔ اوسنے بعد مسلمان ہونے ابوبکر صدیق رض کے اسلام اختیار کیا تہا
۔ اور بعد انتقال سرور کائنات کے پہر اوسنے اذان نہین کی بلکہ ابوبکر
صدیق رض سے اوسنے سوال کیا تہا کہ مجکو جہاد کا حکم دیجے ابوبکر صدیق رض نے
فرمایا کہ تو میرے پاس قیام کرچنانچہ تا خلافت حضرت عمر و رض مقیم رہا ۔
بعد خلافت حضرت عمرو کے اوسنے کہا کہ مجکو جہاد کا حکم دیجے چنانچہ دمشق مین
اگر تا وفات اقامت اختیار کی اور باب صغیر کے پاس مدفون ہوا

اب شروع ہوا ۲۱ اکیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

اسی سالمین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی تہی عجمی لوگون کے ڈیڑہ
لاکہہ آدمی سلکے جمعیت کے ساتہہ تہے اور سپہ سالار اونکا فیرزان تہا ۔ بعد
وقوع جنگہاے شدید کے درمیان عجمیون اور مسلمانون کے یہہ ہوا کہ مسلمانون نے
عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار لشکر اہل عجم کا فیرزان بہاگ نکلا
جبکہ وہ ثنیہ الہمدان مین جو کہ ایک گہاٹی ہے درمیان پہاڑ کے سے پہنچا خچر بہرے
ہوئے شہید کے سامنے سے آتے دیکھہ کر طاقت گذرنے کی نہ پاکر لاچار گھوڑے

گہوڑے پر سے اتر کے پیدل پہاڑ مین بہاگ کر گیا — لیکن قعقاع نے پیادہ پا ہے اوسکا تعاقب کیا اور قتل کر کے چہوڑا — اوس روز مسلمانون نے یہہ کہا کہ اللہ تعالے نے اپنے نحی لفون کو شہد سے ہی مارتا ہے اور اسی سالمین دینور اور صیمرہ اور ہمدان — اور اصفہان فتح ہوئے — اور اسی سالمین خالد بن ولید فوت ہوا مگر اوسکے موضع قبر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین حمص مین مدفون ہوا — بعضے کہتے مدینہ مین

اب شروع ہوا بائیسوان ۲۲ سال ہجری نبوی صلعم کا

اس سال مین آذربیجان اور — ری اور جرجان — اور قزوین — اور زنجان — اور طبرستان یہہ ملک فتح ہوئے — اور اسی سالمین عمرو بن العاص شہر برقہ پر گیا وہان کے باشندون نے جزیہ دینے پر صلح کر لی — پہر طرابلس کی طرف جو عرب مین ہے وہان گیا اوسکا محاصرہ کیا اور فتح اوسکو بزور شمشیر کیا — اور اسی سالمین احنف بن قیس نے ملک خراسان پر جنگ کی اور یزدگرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آئے — پہر طرف مرو روذ کے گیا یزدگرد نے ترکستان کے بادشاہ کو اور بادشاہ صغد اور بادشاہ چین کو واسطے اپنی مدت کے لکہا — اور شکست پا کر یزدگرد تن تنہا جان بچا کر بہاگ گیا اوسکے لشکر نے خفیا اوسکا خزانہ تہا سب لوٹ لیا اور یزدگرد مع ترکیون کے چند آدمی ہمراہ لیکر فرغانہ مین تا زیست اپنے مقیم رہا اور لشکر اوسکا جہان جہان تہا دین رہا اور مسلمانون سے سب نے صلح کر لی — اور اسی سالمین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک بن النجار سے ہے فوت ہوا اسکی کنیت ابا منذر تہی یہہ ایک کاتب وحی رسول خدا صلعم کا تہا جسکو رسول خدا صلعم نے

ذکر حضرت عمر ابن الخطاب رض کے شہید ہونیکا

۲۹۶ یہہ ارشاد کیا تہا کہ اے ابی میرے بعد میری اُمت کو تعلیم دینا وہ سن تیس ۳۰ ہجری مین
درمیان خلافت حضرت عثمان رض کے فوت ہوا

اب شروع ہوا تیئسوان ۲۳ سال ہجری نبوی صلعم کا

بیان حضرت عمر ابن الخطاب رض کی شہید ہونیکا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ابو لولو نے جسکو فیروز بہی کہتے ہین حضرت عمر ابن
الخطاب رض کے درمیان نماز فجر کے پہلو مین زیر ناف خنجر مارا یہہ واقعہ چھٹی تاریخ ماہ
ذالحجہ کو درمیان سال مذکور کے ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز ذالحجہ کی سلخ کو وفات پائی
اور روز یکشنبہ ۲۳ھ مین مدفون ہوئے — انہون نے کل دس ۱۰ برس چھہ مہینے ۶ آٹھہ ۸ دن
خلافت کی قبر انکی پاس پیغمبر خدا اور ابو بکر صدیق رض کے ہے — بروقت وفات
کے حضرت عمر رض خلافت کے باب مین یہہ ارشاد کر گئے تہے کہ حضرت علی رض —
اور عثمان — اور طلحہ — اور زبیر — اور سعد — جس سے راضی ہون وہ شخص
امیر المومنین مقرر ہو — چنانچہ حضرت علی نے عبد الرحمن بن عوف سے درباب
خلیفہ ہونے کے کہا اوسنے انکار کیا — حلیہ حضرت عمر رض کا یہہ ہے کہ لنبا قد سفید
رنگ تہے شروع سر پر بال نہ تہے عمر پچپن ۵۵ برس کی پائی — بعضے کہتے ہین ساٹھہ ۶۰
برس کی — اور بعضے ترسیٹھہ ۶۳ برس کی تبلاتے ہین — اور فضیلت اور زہد اور
عبادت اور شفقت مین تمام مسلمانون پر حظ وافی رکھتے تہے — چنانچہ ایک روز
کا حال ہے کہ عمر رض عبد الرحمن بن عوف کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے
گہر مین نماز پڑہ رہے تہے — عبد الرحمن نے کہا کہ اے امیر المومنین آج رات کو

بیان حضرت عمر ابن الخطاب رض کے شہید ہونیکا

رات کو اسوقت آ نیکا کیا سبب ہے آپ نے ارشاد کیا کہ چند مسافر بازار میں اُترے ۹۷
ہوئے ہین مجکو یہ خوف ہے کہ شاید کے چور اونکا مال نہ چورا کر لیجاوین تو بہی میرے
ساتہہ چل تاکہ ہم سبکو نگہبانی کرین چنانچہ دونو بازار مین آئے اور ایک طرف کو
زمین پر بیٹھے باتین کر رہے تہے اونکے مال کی محافظت فرماتے رہے — اور حضرت
عمر رض ہی کا نام اول امیر المومنین رکہا گیا ہے اور اولا اسی شخص نے تاریخ نکالی —
اور سن ہجری کی تاریخ اسی نے مقرر کی اور رات کی نگاہبانی بہی حضرت عمر رض
ہی نکالی — اور امہات اولاد کی بیچ کی اونہون نے ممانعت کی — اور نماز
جنازہ لوگون کو چار تکبیرین پڑہنے اونہون نے سکہلائین قبل اونکے چار یا پانچ
یا چہہ تکبیر کہتے تہے اور امامت سے تراویح کے پڑہنے کا حکم بہی درمیان رمضان
مبارک کے انہون نے دیگر تمام اطراف و بلادین جاری کروایا — اور اول ہی
اول درّہ بہی اونہون ہی نے اٹہایا اور درّہ سے لوگون مارا — اور دیوانات
کی تدوین کی — اور ایک دفعہ بارہ پیوند زن کا پیجامہ پہن کر خطبہ پڑہا اور ایک
دفعہ درمیان کسی حج کے جب صحبان پر گذری جو کہ درمیان حضرموت کے طرف مکہ
کے ایک موضع واقع وہان جاکر لا الٰہ الا اللہ کہہ کر یہ فرمایا کہ دیتا ہے اللہ جسکو جو
چاہے اس جنگل مین درمیان ایک زمانہ کے اونٹ خطاب کے مین چرایا کرتا تہا
جب مین کوئی قصور کرتا تہا وہ مجکو ڈرایا کرتا تہا اور مارا کرتا تہا اب مینے وہ رتبہ پایا
کہ ایسا کسیکو میسر نہین ہوا میرے اور خدا کے درمیان اب کوئی نہین رہا واسطہ —
اور فضایل ان کے اتنے ہین کہ شمار سے باہر ہین

اب شروع ہوا چوبیسواں سال ہجری نبوی صلعم کا

بیان حضرت عمر رض کے شہید ہونیکا

۳۹۸ درمیان اس سال کے بعد وفات حضرت عمر رض کے اہل مشورت جمع ہوئے وہ لوگ یہہ تہے — حضرت علی رض — اور حضرت عثمان — اور عبدالرحمان بن عوف رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور عبد اللہ ابن عمر رض یہہ اسواسطے کہ حضرت عمر نے بروقت وفات کے یہہ کہدیا تہا کہ میرے بیٹے عبد اللہ کو بہی رائے مین شریک کرلینا گرچہ خلافت مین اوسکا کچہہ حصہ نہین ہے صرف رائے مین شریک رہے الغرض درمیان ان لوگون کے بہت گفتگو رہی یعنے تین دن گذر گئے آخرش تنگ ہوکر یہہ تجویز کی کہ اب چوتہا روز گذرنے نہ پاوے امیر المومنین مقرر کرلینا چاہئے اور اگر تم مین کچہہ اختلاف ہو تو جسکو عبدالرحمان خلیفہ کردے اوسکے ہمراہ تم بہی منقاد و تابع ہوجاؤ — یہہ حال سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس رض کے پاس گئے اور کہا کہ خلافت مجہسے گئی کیونکہ سعد عبدالرحمن کے مخالفت ہرگز نہ کریگا اسلئے وہ اوسکے چچا کا بیٹا ہے اور عبدالرحمان خسر ہی حضرت عثمان رض کا وہ دونو بہی مختلف نہ ہونگے بہر تقدیر یہی لوگ آپسمین ایک کو دوسرا خلیفہ کرلے گا — حضرت عباس رض نے فرمایا کہ مین آپکے مقدمہ مین نہین بولتا کیونکہ اب آپ مجہسے صلاح لینے آئے یعنے قبل وفات رسول اللہ صلعم کے تمسے نہین کہا تہا کہ باب خلافت مین اسوقت حضرت سے پوچہہ لو کہ خلافت کس سے متعلق رہے گی تو نے انکار کیا اور میرا کہنا نہ مانا بعد ازان جبکہ حضرت عمر رض نے تمکو بہی اہل مشورت مین مقرر کیا اوسوقت بہی مینے کہا تہا کہ تم اونکے صلاح کنندون مین داخل ہو مجکو یقین ہے کہ اس گروہ کو چین نہ آویگا جبتک کہ یہہ خلافت کا امر ہمسے نہ رفع کردین جب کوئی اور شخص ان پر مسلط ہوگا اوسوقت چین سے بیٹہین گے خدا کی قسم ان کے اوپر ایک شخص ظالم مسلط ہوگا — بعد ازان یہہ ہوا کہ عبدالرحمان نے آدمیونکو جمع کیا آپنے خلافت سے دست بردار ہوکر

بیان حضرت عمر رض کے شہید ہونیکا

ہو کر حضرت علی کو بلایا اور کہا کہ اے علی خدا کے عہد اور وعدہ کو لازم جانکر اوسکی
کتاب یعنی قران اور سنت یعنے حدیث رسول اللہ پر عمل کرنا اور دونون خلیفون کی
خصلت پر چلنا حضرت علی نے جواب دیا کہ مجکو بہی یہی امید ہی کہ اپنے علم اور طاقت
کے موافق عمل کرونگا ـــ پہر حضرت عثمان کو بلایا اور اوسنے بہی وہی حال
جو حضرت علی سے بیان کیا تہا سب کہا اور سر اپنا مسجد کی چہت کی طرف اٹہاکر
اور ہاتہہ حضرت عثمان کا پکڑ کر یہہ کہا کہ اے میرے خدا تو دانا اور بینا ہے
میرا گواہ رہ میںنے اپنی گردن کا بوجہہ عثمان کی گردن پر رکہدیا یہہ کہکر بعیت کرلی
ـــ اوسوقت حضرت علی نے ارشاد کیا کہ یہہ وہی اول روز ہے جس روز
کہ تمنے بظاہر دکہلانیکو سے ایسی باتین ظاہر کی نہین ـــ قسم ہے خدا کی حضرت
عثمان کو تونے اسواسطے والی کیا ہے کہ تا کہ خلافت تیری طرف عاید ہو اور
اللہ تعالے ہر روز جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ـــ عبدالرحمن کہنے لگا کہ اے علی تو
اپنے نفس پر کچہہ حجتہ اور راہ مت ٹہرا ـــ اسوقت حضرت علی رض یہہ فرماتے
ہوئے کہ قریب ہے وہ بہی مرجاویگا چلے گئے ـــ یہہ حال دیکہہ کر مقداد بن الاسود
نے عبدالرحمان سے کہا کہ قسم خدا کی تو نے حضرت علی رض کا اوسکو حق نہ دیا حالانکہ
یہہ شخص اون لوگونمین سے ہے کہ اس کا حق پورا دینا چاہئے اور اسکا انصاف کرنا
چاہئے تہا ـــ اوسنے جواب دیا کہ اے مقداد مینے بہی بہت کوشش اس امر کی
مسلمانونمین کی لیکن وہ نہ مانین تو کیا کرون ـــ مقداد بولا کہ مجکو بہت تعجب
آتا ہے قریش سے کہ انہون نے ایسے شخصکو منظور نہ کیا مین تو کبہی نہ کہونگا
میرے نزدیک کوئی مرد اسسے بہتر عدل اور علم مین نہین ہے عبدالرحمان نے کہا
کہ اے مقداد خدا سے ڈر ایسا نہ ہو کہ تو کسی فتنہ مین گرفتار ہو جاوے ـــ
پہر حضرت عثمان رض نے جب اپنے اقارب اور رشتہ دارون کو ملکون پر

خلافت حضرت عثمان رض کا .

۴۰۰ مسلط کیا اسوقت عبد الرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تیری کرتوت
ہین اوسنے کہا کہ مین اسی یہہ خیال نکرتا تہا لیکن اب مین اس سے کبھی کلام نکرونگا
چنانچہ عبد الرحمن حضرت عثمان رض کی جدائی ہی مین مرگیا ایک دفعہ بیمار پرسی کے
لئے حضرت عثمان رض گئے تہے وہ دیوار کی طرف چلاگیا اوراوس سے کلام نہ کئے
تاکہ قسم نہ ٹوٹ جاے

بیان خلافت حضرت عثمان رض کا

واضح ہو کہ تیسری تاریخ محرم ۲۴ ہجری مین حضرت عثمان ابن عفان بن ابی العاص
ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے بیعت لوگون نے کی والدہ ماجدہ اونکی کا
نام اروی بنت کریز بن ربیعہ ہے — جبکہ بیعت انسے لوگون نے کی اوس وقت
حضرت عثمان رض منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا پہلے حمد اللہ کی کی اور پہر کلمہ شہادت
ادا کیا بعدہ بند ہوگئے اور پہر یہہ کہا کہ اول ہر شئی کا سخت ہوتا ہے اور اگر مین جیتا
رہونگا تو بہت خطبہ سنوگے بعد ازان منبر سے نیچے اوترے اور جو لوگ حضرت
عمر کے وقت مین حاکم تہے انہین کو برس روز تک مقرر رکہا یہہ اسواسطے کہ وہ وصیت
کر گئے تہے کہ میرے عاملین کو برس روز تک معزول نکرنا — پہر مغیرۃ ابن شعبہ کو
جو حاکم کوفہ کا تہا معزول کیا اور سعد ابن ابی وقاص کواوسکی جاے مقرر کیا —
پہر اوسکو بہی معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو مادرزاد حضرت عثمان کا بہائی
تہا کوفہ کا حاکم کیا

اب شروع ہوا پچیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

خلافت حضرت عثمان رض کا

۴۰۱ اسی سال مین ابو ذر غفاری نے جسکا نام جندب بن جنادہ ہے وفات پائی یہہ صحابی
شام مین تہا معاویہ کو ہمیشہ بسبب جمع کرنے کے برا جانتا تہا اور یہہ آیت پڑہا کرتا تہا

ترجمہ وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین
معاویہ نے اس امر کا شکوہ حضرت عثمان کے پاس لکہہ کر بہیجا حضرت عثمان نے
اوسکو مدینہ مین بلوایا چنانچہ وہ مدینہ مین بہی لڑکر سب لڑکون کے سامنے یہی ذکر کرنے
لگا اور بہت برا کہتا تہا سونے چاندی کے جمع کرنیکو حضرت عثمان نے اوسکو ربذہ
مین بہیج دیا کہتے ہین کہ وہ ربذہ ہی مین مرا درمیان سنہ ۳۱ ہجری کے

اب شروع ہوا چہبیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اس سال کی حضرت عثمان ابن عفان نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کرکے
بجاے اوسکے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح العامری کو مقرر کیا یہہ شخص رضاعی بہائی
حضرت عثمان رض کا تہا اسی شخص کا خون رسول اللہ نے بروز فتح مکہ معظمہ کے
ہدر فرمایا تہا لیکن حضرت عثمان نے اوسکی جان بخشی کروادی تہی — اور حضرت
عثمان ابن عفان رض کے وقت مین افریقیہ فتح ہوئے — افریقیہ کا متولی عبداللہ
بن سعد بن ابی سرح مذکور تہا اور اوسکے محاصل مین سے پانچوان حصہ حضرت عثمان
رض کے پاس بہیجا کرتا تہا — پہر مروان بن الحکم نے پانچ لاکہہ دینار کو وہ پانچوان
حصہ خرید کیا یہہ امر بہی حضرت عثمان رض سے ایسا ہوا تہا کہ بسبب اسکے لوگون کو
عداوت ہوگئی تہی — بعد فتح افریقیہ کے حضرت عثمان رض نے عبداللہ بن نافع
بن الحصین کو یہہ حکم دیا کہ تو اندلس کی طرف جا چنانچہ اوسنے اوس طرف جاکر جہاد

خلافت حضرت عثمان رضہ کا

۴۰۲ خوداوسجائے حضرت عثمان رض کی طرف سے نائب ہوکر مقیم ہوا مگر عبداللہ بن سعد مصر کو مراجعت کر آیا

اب شروع ہوا ستائیسوان اور اٹھائیسوان سال ہجری نبوی کا

اسی سالمین حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اجازت لڑنے کی سمندرمین حاصل کی تہی جبکہ حضرت عثمان رض نے اوسکو اجازت دی دی اسوقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرہ قبرس کی طرف روانہ کیا — اور عبداللہ ابن سعد بہی مصر سے کوچ کرکے وہان جاپہنچا دونون نے مجتمع ہوکر وہان کے باشندون سے لڑائی کی مگر پہر سات ہزار دینار سالانہ پر بطور جزیہ کے صلح ہوگئی یہہ صلح بعد قتل اور گرفتار کرنے بہت باشندگان قبرس کے ہوئی تہی

اب شروع ہوا انتیسوان سال ہجری نبوی ص کا

درمیان اس سال کے حضرت عثمان رض نے موسی الاشعری کو شہر بصرہ کی حکومت سے معزول کرکے اپنے بیٹے عبداللہ بن عامر بن کریز کو اوسکی جائے حاکم کردیا پہر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے بسبب اسکے کہ اوسنے شراب پیکر حالت نشہ مین فجر کی نماز مسلمانون کو پڑہائی تہی اور دو رکعت کے چار رکعت پڑہ گیا تہا معزول کیا کہتے ہین کہ جب وہ چار رکعت پڑہ کر سلام پہر کر لوگون سے پوچہنے لگا کہ کیا تمہینے زیادہ پڑہی ابن مسعود نے کہا کہ ہم ہمیشہ تیرے ہمراہ زیادہ ہی پڑہتے ہین آج کے دن تک وہ شراب پیکر نماز پڑہایا کرتا تہا

اب شروع ہوا تیسواں[۳۰] سال ہجری نبوی صلعم کا

اسی سال مین حضرت عثمان رض کو یہہ خبر پہنچی کہ قران کے باب مین لوگون مین بہت
اختلاف ہے اہل عراق یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قران بہت صحیح ہے اہل شام کے
قران سے کیونکہ ہمارا قران ابوموسی اشعری کے قران کی نقل ہے — اور اہل
شام یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قران بہت صحیح ہے کیونکہ ہمکو مقداد بن الاسود کی معرفت
پہنچا اسیطرح پر اور ملکون مین بہی اختلاف تہا — حضرت عثمان رض نے سب
صحابہ سے مشورت لیکر یہہ بات ٹہرائی کہ لوگون کو اوس قران شریف کیطرف
برانگیختہ کیجی جو کہ درمیان خلافت ابی بکر صدیق کے لکہا گیا تہا اور وہ قران
رکہا ہوا درمیان خانہ حفصہ زوجہ نبی صلعم کی تہا اور جمیع قران جو سوا اوسکے
ہین سب جلا دئے جائین چنانچہ ایسا ہی کیا اور اوس قران کی نقلین کروا کے
اونٹ بہر کر شہرون مین بہجوا دئے — اور وہ لوگ جو حضرت عثمان رض کے
حکم کے بموجب قران شریف کے نسخون کے لکہنے پر مقرر ہوئے تہے یہہ ہین
زید بن ثابت — عبداللہ بن زبیر — اور سعید بن العاص اور عبدالرحمان بن
الحارث — بن ہشام المخزومی — مگر حضرت عثمان رض نے اونکو یہہ اجازت
دیدی تہی کہ جس کلمہ مین تمکو اختلاف ہو اوسکو قریش کی بولی مین لکہدو کیونکہ
قران شریف قریش کی زبان اور اونکے محاورہ کے موافق اوترا ہے اسی
سال مین مہر نبی صلعم کی حضرت عثمان رض کے ہاتہہ سے جاتی رہی تہی وہ مہر چاندی
کی تہی اوسمین تین سطرون مین محمد رسول اللہ صلعم لکہا ہوا تہا پیغمبر خدا صلعم وہ مہر
ان ناموں اور خطوط پر کیا کرتے تہے جو بادشاہان اطراف کے نام بہیجے جایا

خلافت حضرت عثمان رض کا

۴۰۴ کرتا ہے بعد از ان حضرت ابوبکر صدیق بہی اوسی سے مُہر کرتے رہے — پہر حضرت عمر رض دو وہی مہر کرتے رہے — بعد از ان حضرت عثمان رض دو ہی مُہر کرتے تہے یہانتک کہ درمیان ایک کوئے کے جسکو بیئرارلیس کہتے ہین گر پڑے

اب شروع ہوا اکتیسوان ۳۱ سال ہجری نبوی صلعم کا

بیان ہے ہلاک ہونے یزدگرد بن شہریار بن پرویز کا جو پچہلا بادشاہ ملک فارس کا تہا اسی سالمین یزدگرد ہلاک ہوا مگر اوسکے ہلاک ہونے کی صورت مین اختلاف ہے بعضے یہہ کہتے ہین کہ وہ مرو مین جاکر اوترا تہا وہان کے باشندون نے اوسپر غلبہ پاکر مار ڈالا — اور بعضے کہتے ہین کہ اہل ترک اوسے باغی ہوگئے تہے اونہون نے اوسکے مصاحبون کو مار ڈالا اور یزدگرد اکیلا بچ نکلا تہا وہ بہاگ پر ایک چکی رہنے کے گہر مین جا گہسا اوس چکی راہے نے اوسے مار ڈالا اور فارسی لوگ بہی اوسکے تعاقب مین تہے اوسکے پیر پر ڈہونڈہتے ہوئے اوسی چکی رامے کے گہر تک کہوج لیتے ہوئے جا پہنچے جب اوسنے اقرار کیا کہ مینے اوسکو مار ڈالا ہے اونہون نے اوسکو بہی مار ڈالا اور اسی سالمین اہل خراسان نے بغاوت اختیار کرکے ایک گروہ عظیم واسطے پیرخاش کے جمع کیا تہا مسلمان لوگ پہر وہان گئے دوسری دفعہ خراسان فتح کیا یہہ معاملہ بہی حضرت عثمان ہی کے وقت مین ہوا — اور اسی سالمین ابوسفیان بن حرب بن امیہ ابومعاویہ نے وفات پائی

اب شروع ہوا بتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

خلافت حضرت عثمان رض

درمیان اسی سال کے عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ جد اور مدرکہ بن الیاس
بن مضر سے ہے فوت ہوا — وہ مدرکہ کے پشت ہونے سے رسول اللہ کے ساتھ مجتمع
ہے نسب مین — اور بعضی روایت مین یہہ بھی آیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود مذکور
ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہے جنکے واسطے رسول خدا نے جنت کی گواہی
دی تھی — اور یہہ بھی روایت کی گئی ہے کہ حضرت نے اون دس مین سے ابو عبیدہ
بن الجراح کو خارج کرکے عبد اللہ مذکور کو اوسکی جاے عوض اوسکی مقرر کیا ہے
یہہ شخص جلیل القدر عظیم الشان صحابی ہے اور ایک قرا مین سے بھی ہے

اب شروع ہوا تینتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا ۳۳

درمیان اس سالکے ایک گروہ اہل کوفہ نے درباب حضرت عثمان رض کے یہہ کلام
کرنے شروع کئے کہ عثمان رض نے بہت لوگون کو اپنے کنبے اور اقربا دن سے ملکون
کے عامل مقرر کردئے ہین اور حالانکہ وہ لوگ صلاحیت حکومت کی نہین رکہتے ہے —
چنانچہ سعید ابن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان کو یہہ حال لکھہ بہیجا حضرت عثمان
رضی نے یہہ حکم صادر فرمایا کہ جن جن لوگون نے یہہ بات نکالی ہے اونکو معاویہ کے
پاس ملک شام مین بہیجدو اوسنے فورًا تعمیل حکم کی — اون لوگون مین الحارث بن ملک
جو اشتر النخعی معروف ہے اور ثابت ابن قیس النخعی — اور جمیل ابن زیاد —
اور زید بن صوحان العبدی — اور بہائی اوسکا صعصعہ — اور جندب ابن زہیر
— اور عروہ بن الجور اور عمرو بن الحمق یہہ لوگ تہے جب یہہ لوگ حضرت معاویہ
کے پاس گئے اونسے بہت مباحثہ رہا آخرش معاویہ نے انکو ڈرایا اور کہا کہ تم
ڈرتے نہین ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ فساد برپا ہوا اونہون نے کو دکر معاویہ کے ڈاڑہی

خلافت حضرت عثمان رض

۴۰۶ بگڑ لی معاویہ نے اس حرکت ناشایستہ کی خبر حضرت عثمان رض کو کر بہیجی — حضرت
عثمان رض نے درجواب اوسکے یہہ لکہا کہ ان لوگون کو سعید بن العاص کے پاس بہیجدو
— چنانچہ معاویہ نے سعید کے پاس بہیجدیئے اونہون نے اوسی طرح سے حضرت
عثمان رض کے بابت کلام کرنے شروع کئے اور اہل کوفہ بہی اونکے ہمراہ ہوگئے

۳۴
اب شروع ہوا چونتیسوان سال ہجری نبوی ھ کا

اسی سال مین سعید حضرت عثمان رض کے پاس آکر اون سے سب حال جو کچہ کہ اہل
کوفہ نے اوسکے ساتہہ کیا تہا بیان کیا کہ وہ لوگ یہہ چاہتے تہے کہ ابوموسی اشعری ہمارا
سردار ہو اسلئے حضرت عثمان رض نے ابوموسی اشعری کو کوفہ کا حاکم مقرر کردیا
— ابوموسی نے کوفیون کو خطبہ پڑہ کر سنایا اور حکم کیا کہ عثمان رض کی اطاعت کرو
سبنے منظور کیا — مگر تمام صحابہ مین اختلاف ر[illegible] کا ہوگیا چنانچہ بعضون نے
بعضون کو یہہ لکہا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے تم ہمارے پاس آؤ اور شکوہ اونہون نے
حضرت عثمان رض کا [illegible] کیا اور کوئی صحابی اونکا مانع نہوا وے لوگ جو حضرت
عثمان رض کے ثناکی تہے یہہ ہین زید بن ثابت — اور ابو اسید الساعدی اور کعب
بن مالک اور حسان بن ثابت اور سبب لوگون کے دشمن ہوجانے کا یہہ تہا کہ حضرت
عثمان رض نے حکم ابن العاص کو جسکو پیغمبر خدا نے جلا وطن کروا دیا تہا اور دونون
خلیفون کے وقت تک وہ نکالا ہوا رہا اوسکو بلا لیا تہا اور ایک سبب یہہ تہا
کہ انہون نے مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ محصول افریقہ کا جو پانچ لاکہ دینار سالیانہ
کی آمدنی تہی دیدئے تہے اسی باب مین عبدالرحمن کندی نے چند شعر کہے ہین جنکا
مضمون یہہ ہے (کہ قسم ہے خدا کی کوئی امر خدا تعالے نے لغو اور بیفایدہ نہین بنایا

خلافت حضرت عثمان رض

بنایا مگر تو نے ہمارے واسطے ایک فتنہ پیدا کیا ہے تاکہ ہمارے اور تیرے آدمین ۳۰ ھ

آزمایش کیجائے ۔ کیونکہ دو خلیفہ اول جو گذرے وہ ایک منار طریق ہدایت کا

بنا گئے تھے اور کبھی اونہون نے کوئی ایک درہم بھی فریب سے نہین لیا اور

کوئی درہم اپنی خواہش نفس مین صرف نہین کیا تو نے ایک ہین کو اپنا قرب عطا

کرکے خلاف سنت گذشتہ کے راہ اختیار کی اور مروان کو پانچوان حصہ جو

حق العباد تہا لوگون پر ظلم کرکے دیا اور اپنا کنبہ پالا (قول مترجم) ان اشعار کو تذکرہ

شعراء عرب مین مینے لکھا ہے) اور ایک سبب یہہ بھی تہا کہ باغ فدک جو میراث

بیوی فاطمہ رض کے تہا وہ مروان نے چھین لیا تہا یہہ ایک باغ رسول اللہ کا تہا

اوسکو جناب فاطمہ نے رسول اللہ صلعم سے میراث مین پایا تہا ۔ ابوبکر رض نے

روایت کی رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا صلعم کہ ہم گروہ ہین انبیاء کے

جو ہم چھوڑین اوسکا کوئی وارث نہین بلکہ وہ بیت المال کا حق ہے یعنے صدقہ

ہے ۔ وہ باغ فدک مروان کے قبضہ مین اور اوسکے بعد اوسکی اولاد کے تصرف

مین جبتک کہ عمر بن عبد العزیز حاکم ہوا رہا کیونکہ اوسنے اوسکے اہل و عیال سے

چھین کر پھر بیت المال مین ملا لیا تہا ۔ درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود

بھی فوت ہوا یہہ شخص بیٹا عمرو بن تعلب کا ہے مگر نسبت کیا جاتا ہے طرف اسود

بن عبد یغوث کے کیونکہ اسود مذکور نے ایام جاہلیت مین اسکو اپنا بیٹا کرلیا تہا

اسواسطے مقداد بن الاسود مشہور ہوگیا جبکہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ اُدْعُوْہُمْ لِاٰبَائِہِمْ

یعنے پکارو آدمیون کو اونکے باپ کے نام سے ۔ اسوقت سے مقداد بن عمر

کہنے لگے تہے ۔ اور جنگ بدر مین سوار اسکے اور کوئی گھوڑے پر سوار نہ تھا

موجب ایک روایت کے اور ہمراہ رسول اللہ کے اسنے بہت مشاہدہ کیا ہے

عمر اوسکی ستر برس کی تہی

خلافت حضرت عثمان رض

۳۵

اب شروع ہوا پینتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اِس سال کے ایک گروہ ملک مصر سے آیا تہا کہتے ہین کہ ایک ہزار آدمی
کی جمعیت تہی بعضے کہتے ہین کہ سات سو تہے بعضے پانسو بیان کرتے ہین — اور
اسطرح سے ایک گروہ کوفہ سے — اور اسطرح ایک گروہ بصرہ سے آیا —
مصر کے لوگ جو آئے تہے اونکی خواہش یہہ تہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
مسند خلافت پر بٹہلانا چاہئے اور کوفی یہہ چاہتے تہے کہ حضرت زبیر رض
کو خلیفہ بنا دین — اور بصرے والے یہہ آرزو رکہتے تہے کہ طلحہ کو امیرالمومنین
قرار دین — اپنی اپنی خواہشین لیکر داخل مدینہ ہوئے جبکہ پہلا جمعہ اون لوگون
کے داخل ہونیکے روز سے آیا — تو حضرت عثمان باہر گہر سے تشریف لائے
اور ہمراہ لوگونکی نماز پڑہی بعد فراغت نماز منبر پر تشریف لیجاکر خطبہ سنایا
اور اون گروہوان سے مخاطب ہوکر جو باہر کے آے ہوئے تہے یہہ ارشاد کیا کہ اے
لوگو سنو کہ اللہ بہی جانتا ہے اور باشندگان مدینہ بہی واقف ہین کہ تم لوگون کو
پیغمبر خدا صلعم نے لعنت کی ہے — چنانچہ محمد بن سلمہ الانصاری کہڑا ہوا اور اوسنے کہا
کہ مین گواہی دیتا ہون اِسبات کی واقعی یہہ لوگ ملعون ہین یہہ سنتے ہی اون
لوگون نے حملہ کیا اور سبکو جوش آیا چنانچہ اونہون نے آدمیون کے پتہر مارنے
شروع کئے حضرت عثمان رض کو لوگون نے مسجد سے اونکے گہر پہنچایا کیونکہ
ایک پتہر حضرت عثمان رض کے بہی ایسا سخت آکر لگا کہ منبر پر بیہوش ہوکر گر پڑے
اونکو لوگون نے اونکے گہرمین پہنچایا — اور ایک جماعت باشندگان مدینہ نے
حضرت عثمان رض سے مقابلہ کیا اون لوگون مین سعد بن ابی وقاص — اور حسن بن علی

خلافت حضرت عثمان رض

بن علی بن ابیطالب — اور زید بن ثابت — اور ابو ہریرہ بھی تھے — اس
اثنا مین حضرت عثمان رض نے ایک قاصد کی زبانی اونکے پاس یہہ کہلا کر بھیجا
کہ تم چلے جاؤ چنانچہ وہ مراجعت کر گئے جب یہہ گروہ لوگون کا ٹل گیا اوسوقت
حضرت عثمان رض مسجد مین تشریف لائے اور تین تیس[۳۳] روز تک ہمراہ لوگون کے
نماز پڑہی بعد ازان اونکو مسجد مین بہی آنے کی ممانعت بسبب خوف مفسدین کے
ہوگئی وہ جو سردار مصر کے گروہ کا عافقی تہا اوسنے امامت کروائی اور
لوگون کے ہمراہ نماز پڑہی — اور باشندگان مدینہ سب اپنے اپنے گہرون
مین بیٹھہ رہے — اور حضرت عثمان رض اپنے گہر مین چالیس دن تک بعضے
کہتے ہین پچاس دن تک محصور رہے — بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت
عثمان رض کے پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ
مروان کو عہدہ منشی گری سے موقوف کیجی — اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر
سے معزول فرمائے — حضرت عثمان رض نے مان لیا — حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے لوگون کو سمجہا کر ٹہا دیا اور وہ بات رفت و گذشت ہوگئی — بعد ازان
مروان پاس حضرت عثمان رض کے آیا اوسنے کہا کہ یہہ صلاح نیک نہین ہے —
آخر کار لاچار ہوکر ابن ابی سرح کو مصر سے موقوف کیا — اور محمد بن ابی بکر
صدیق رض حاکم مصر کا مقرر کر کے روانہ فرمایا — اور محمد کے ہمراہ ایک
گروہ مہاجرین اور انصار کا گیا — یہہ لوگ تا ہنوز راہ ہی مین تہے کہ ایک
غلام ناقہ سوار اونٹنی کدا تا ہوا چلا آتا دیکہا وہ اونسے راہ مین ملا انہون نے
پوچہا کہ کہان جاتا ہے اوسنے کہا کہ مصر کے حاکم کے پاس جاتا ہون انہون نے
کہا کہ مصر کا حاکم تو یہہ ہے یعنے محمد بن ابی بکر الصدیق — اوسنے جواب دیا کہ نہین
مین دوسرے عامل کے پاس جاتا ہون جو ابن ابی سرح ہے یہہ سنکر انہون نے

بیان شہید ہونی حضرت عثمان رض کا

۱۰ ۴ہ اوسکو پکڑ لیا اور تلاشی لی اوسکے پاس ایک نامہ نکلا اوسپر حضرت عثمان ابن عفان رض کی مہر تہی اور اوس نامہ مین یہہ لکہا ہوا تہا کہ جسوقت یہہ محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیون کے تیرے پاس آوے اور تجکو کہے کہ تو معزول ہے تو قبول نکرنا اور کوئی حیلہ کرکے اسکو قتل کرڈالنا اور اوس نامہ پر کچہہ عمل نہ کرنا جو یہہ اپنے ہمراہ لایا ہے اپنی حکومت کرتا رہ — یہہ نامہ دیکہہ کر محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیون کے جو مہاجرین اور انصار مین سے تہے مدینہ کیطرف مراجعت کر آئے اور سب صحابہ کو جمع کرکے وہ نامہ دکہلایا — اور حضرت عثمان رض سے بہی اسکا حال پوچہا انہون نے کہا کہ واقعی مہر تو میری ہے اور میری کاتب کا خط بہی ہے لیکن مینے یہہ لکہنے کو امر نہین کیا چنانچہ اس امر پر حلف اوٹہائی اوسوقت اون لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کردو آپ نے مروان کو بہی سپرد نکیا اس سبب سے اور زیادہ دشمنی اور کینہ لوگون کے دلون مین چہا گیا اور کوشش اونکے قتل کرنے مین کرنے لگے حضرت علی نے اپنے بیٹے امام حسن ع کو اور زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو اور طلحہ نے اپنے بیٹے محمد کو واسطے نگہبانی کے کہڑا کردیا اور کہا کہ سبکو اونکے پاس سے ہٹا دو کسیکو اندر گہر مین گہسنے نہ دو یہہ تینون شخص آدمیون کو روکتے تہے یہانتک کہ حضرت امام حسن ع زخمی بہی ہوگئے اور خون مین رنگے گئے — آخرکار یہہ ہوا کہ وہ لوگ دیوار پر چڑہکر حضرت عثمان رض کے ہمسایہ کے گہر مین پہنچے اونکے گہر مین جا کودے اونمین محمد ابن ابی بکر بہی تہے وہان جاکر اونکو شہید کیا بروقت شہادت کے جناب عثمان رض روزہ سے تہے اور قران شریف کی تلاوت کر رہے تہے یہہ واقعہ جانگداز اٹہارویں تاریخ ذی حجہ ۳۵ھ ہجری مین واقع ہوا انہون نے کل بارہ برس بارہ دن کم خلافت کی اور عمر مین اونکی اختلاف ہے کہتے ہین کہ چہتر برس کے تہے — اور بعضے کہتے ہین کہ بیاسی برس کے اور بعضے کہتے ہین کہ نوے برس کے بعضے اور کچہہ کہتے ہین — اور قرن اوز

خلافت حضرت علی رض

روز تک جنازہ پڑا رہا کیونکہ اون لوگون نے گاڑنے ندیا بعد از ان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حکم دیا کہ اسکو دفن کرو — حلیہ حضرت عثمان رض کا یہہ ہے بیچ کے راس کا قد تہا خوبصورت چیچک کے داغ چہرہ پر بڑی ڈارہی گندم گون اول دماغ پر بال نہ تہے اور ڈاڑہی کو کترو ایا کرتے تہے — دو بیٹیون پیغمبر خدا صہ سے نکاح کیا تہا اسی واسطے اونکو ذو النورین کہتے ہین — اور کاتب اونکے پاس مروان ابن الحکم بن العاص اونکے چچا کا بیٹا تہا — اور قاضی اونکا زید ابن ثابت تہا فضایل اونکی یہہ ہین کہ جیش العسرۃ کو بہت اونٹ مال کے انہون نے دئے تہے — اور جب صحابہ بین غزوہ تبوک مین بہت بہوکے تہے اوسوقت حضرت عثمان رض نے اناج موافق گذارہ لشکر کے خرید کرکے خچر لدوا کر بہیجے تہے جب وہ سامان پاس پیغمبر خدا صہ کے پہنچا تب حضرت نے اپنے ہاتہہ آسمان کی طرف بلند کرکے یہہ دعا فرمائی تہی کہ اے بار خدا مین راضی ہوا ہون عثمان سے تو بہی راضی ہو اوسسے اور شعبی روایت کرتا ہے کہ عثمان رض پیغمبر خدا صہ کے پاس اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال کر گئے تہے رسول اللہ صہ نے فرمایا کیونکر نہ حیا کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتے ہین اوس سے ملایکہ سبب مقتول ہونے حضرت عثمان رض کے فتنہ فساد کے دروازہ کہل گئے

بیان اخبار حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا

واضح ہو کہ نام ابو طالب کا عبد مناف ہے یہہ صاحب عبد المطلب کے بیٹے ہین جو رسول اللہ صہ کے عہد نبوت گذارتے تہے — اور والدہ حضرت علی رض کی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ہے پس مرتضے علی والدہ کیطرف سے بہی ہاشمی ہین اور اپنی والدہ کی طرف سے بہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض مقتول ہوئے اوسی روز

خلافت حضرت علی رض

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے بیعت کی مگر کیفیت بیعت مین اختلاف ہے بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ کے سب جمع ہوکر جنہین طلحہ رضہ اور زبیرؓ بہی تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور پوچہنے لگے کہ کسکو خلیفہ مقرر کرین ــ جناب علی مرتضی رضہ نے ارشاد کیا کہ میرے سے پوچہنے کی کچہہ حاجت نہین جسکو تم اختیار کرلوگے مین بہی اوسی پر راضی ہون سب نے یہہ عرض کی کہ ہم سوا سے آپکے کسیکو اختیار نہین کرتے چنانچہ یہہ کلام مکرر سہ کرر کئی دفعہ ہوے اور بیان کیا کہ آپ ہمارے نزدیک حقدار بہی زیادہ ہین اور سب مین مقدم زیادہ ہین بسبب سبقت ایمان کے اور آپ جیسا کوئی قریب رسول اللہ صلعم کا بہی نہین غرضیکہ طلحہ بن عبد اللہ نے اولاً جناب امیر سے بیعت کی مگر حضرت طلحہ رضہ کا چونکہ ہاتہہ ٹہنڈا ہوگیا تہا درمیان جنگ اُحد کے اور اول انہون نے حضرت علی رض سے بیعت کی اسواسطے حبیب ابن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون کیونکہ اول جس شخص نے بیعت کی وہ ہاتہہ سے ٹنڈا ہے یہہ امر بیعت تمام ہوتا ہوا معلوم نہین ہوتا ــ پہر بعضون کی بعد ازان حضرت زبیر رض نے بیعت کی ــ اور حضرت علی رض نے یہہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت کرنی چاہتے ہو تب تو مجہسے بیعت کرو اور اگر راضی نہین ہو تو مین تمسے بیعت کرون دونون نے کہا کہ نہین ہم تمسے بیعت کرتے ہین ــ ایک روایت یہہ ہے کہ بعد از بیعت کے دونو نے یہہ اظہار کیا کہ ہمنے تو اپنی جان کے خوف سے بیعت کرلی تہی پہر دونو بہاگ کر چار مہینے بعد بیعت حضرت علی رض کی مکہ کو چلے گئے مگر سعد ابن ابی وقاص رض کو لوگ وہان سے لائے حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ میری بیعت کرو اونسنے جواب دیا کہ جب سب آدمی بیعت کرلینگے اوسوقت کرونگا اور قسم ہے خدا کی کچہہ مجہسے آپ کسی نوع کا خیال بد نہ لائے حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ بہت بہتر اور اسی طرح سے

خلافت حضرت علی رض

طرح سے عبداللہ بن عمر نے بہی بیعت نہ کی اور انصار نے بہی بیعت نہ کی مگر چند شخصون
نے انمین سے بیعت کی وہ یہہ ہین حسان بن ثابت اور کعب بن مالک — اور
مسلمہ بن مخلد — اور ابو سعید الخدری — اور نعمان بن بشیر — اور محمد بن مسلمہ —
اور فضالہ بن عبید اور کعب بن عجرہ اور زید بن ثابت — ان لوگون کو حضرت
عثمان رض نے زکوٰۃ وغیرہ کے لینے پر متولی کرر کہا تہا — اور سعید بن زید
اور عبداللہ ابن سلام — اور صہیب بن سنان — اور اسامہ بن زید — اور
قدامہ بن مظعون — اور مغیرہ بن شعبہ نے بہی بیعت سے انکار کیا ان لوگون کا
نام معتزلہ رکہا گیا کیونکہ اعتزال بمعنی یکطرف شدن ہے جب یہہ لوگ بیعت سے
پہر گئے اور نہ کی اسوقت یہہ لقب پایا — نعمان ابن بشیر رض ملک شام مین
وہ کرتا خون آلودہ حضرت عثمان رض کا اپنے ہمراہ لیتا گیا تہا جب وہ کرتہ
معاویہ کے پاس پہنچا اوسنے وہ کرتہ منبر پر ڈالکر باشندگان ملک شام کو حضرت
علی رض کے مقابلہ اور مقاتلہ کے واسطے برانگیختہ کیا — چنانچہ اہل شام جسوقت
وہ کرتا خون کا بہرا ہوا دیکہی بہت غصہ ہوئے — سوار ہوگئے اور روایتین بہی
حضرت علی رض کی بیعت کے باب مین منقول ہوئی ہین ازانجملہ ایک یہہ ہے
کہ بعد حضرت عثمان رض کے مقتول ہونے کے پانچ روز تک مدینہ بدون خلیفہ
کے پڑا رہا — اور غافقی امیر مصر والون کا معہ اپنے ہمراہیون کے اس تلاش
مین رہا کہ کسی شخص کو خلیفہ بنادین جب کوئی اونکو نملا کیونکہ حضرت طلحہ رض اپنے
احاطہ مین تہے اور سعد — اور زبیر یہہ دونو شخص مدینہ سے نکل گئے تہے اور
بنی امیہ مین کوئی نہ تہا وہ بہاگ گئے تہے اسلئے سب مصری حضرت علی رض
کے پاس آئے آپنے انکو دہتکار بتلائی اور اسیطرح کوفی لوگ حضرت زبیر
رض کے پاس گئے — اور بصرہ والے حضرت طلحہ کے پاس اونہون نے بہی

خلافت حضرت علی رض

۱۴۱۴ اور اسے کلام نہ کئے — اور سبکے سب مجتمع اسباب مین مختلف تھے کہ کسکو خلیفہ
بنادین آخرش حضرت علی کی خدمت مین آئے اور کہا کہ ہم بیعت آپسے کرتے
ہین آپ بہی تو غور کیجئے کہ کیا حال ہو رہا ہے اسلام کا اور کس حادثہ مین ہم مبتلا
ہو رہے ہین حضرت علی رضی نے نہ مانا اسمین منت اور سماجت اور الحاح کرنا
شروع کیا اسوقت حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ یہہ بات اگر تمکو منظور ہو تو میرا
اختیار بالکل ہوگا یعنے جو چاہونگا سو کرونگا اگر تمنے میرے حکم کی اطاعت
نہ کی تو پھر مین بہی تم جیسا ہو جاونگا اس بات کے کہنے پر پھر الگ الگ ہوگئے
اور اس امر کی مشورت کر کے سبنے کہا کہ اگر طلحہ رض اور زبیر رض بہی اس
مشورہ مین داخل ہون تو بیعت مستقیم ہو جاوے — یہہ بات ٹہرا کر حکیم ابن جبلہ
کو بصریون نے حضرت زبیر رض کے پاس بہیجا اور اسکے ہمراہ چند آدمی
بہی کر دئے چنانچہ حضرت زبیر کو تلوار سے ڈرا کر بجبر لائے اونہون نے بجبر بیعت
کی — اور حضرت طلحہ کے پاس اشتر کو مع چند نفر کے بہیجا وہ انکو بہی لائے اور
جبتک بیعت نہ کی نہ چھوڑا — جب صبح ہوئی وہ دن جمعہ کا تہا سب آدمی مسجد
مین جمع ہوئے اور حضرت علی رض منبر پر چڑہے اور کہا کہ لوگو مجکو اس امر خلافت
سے باز رکہو سبنے کہا کہ یہہ ہمکو منظور نہین — چنانچہ اولا حضرت طلحہ نے بیعت
کی اور کہا کہ مین بیعت کرتا ہون جبرا اور ہاتھ حضرت طلحہ رض کا ٹنڈا تہا لوگون
نے کہا کہ یہہ امر تمام نہین ہوگا فال بد ہوئی جیسا کہ اول روایت مین ہم ذکر کر چکے
ہین — اور اہل مدینہ مین سے تمام مہاجرین اور انصار نے سوا ان شخصون کے
جنہون نے بیعت نہین کی جنکا نام اوپر گذرا سب نے بیعت کی یہہ روز جمعہ کا پچیسوین
تاریخ ذالحجہ کی تہی اور ۳۵ ہجری مین یہہ بیعت ہوئی — پھر حضرت طلحہ رض
— اور حضرت زبیر دونو مدینہ سے چلے گئے اور حضرت عایشہ رض سے جا ملے

خلافت حضرت علی رض

۱۵ھ

جا ملے وہ بیوی بارادہ حج تشریف لیگئین تہی اوس زمانہ مین کہ جب حضرت عثمان
رض اپنے گہر مین محصور تہے ۔ اور حضرت عایشہ رض بہی حضرت عثمان رض سے کچہہ
نفرت رکہتے تہے ہمراہ اور منکرین کے لیکن یہہ نہ جانتے تہے کہ انجام کار یہہ ہوگا
جو ہوا ۔ اور بروقت مقتول ہونے حضرت عثمان رض کے حضرت ابن عباس رض
مکہ مین تشریف رکہتے تہے پہر مدینہ مین بعد بیعت حضرت مرتضی علی کے تشریف لائے
اور حضرت علی رض کے مکان مین جسوقت تشریف لیگئے تو اونہون نے مغیرہ بن شعبہ
کو حضرت علی رض کے پاس سے نکلتے ہوئے دیکہا ۔ ابن عباس رض نے حضرت
علی رض سے پوچہا کہ مغیرہ کیا کہتا تہا ۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ پہلے تو
اسنے یہہ مشورہ تو دی تہی ۔ کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو ابہی آپ معزول نفرمائے
اور اپنی جاے پر اونکو مقرر رہنے دیجئے جبتک کہ بیعت نہ کرلین اور امر خلافت
مستحکم نہ ہو جاے مینے اسبات سے انکار کیا تہا آج پہر آیا اور اوسنے کہا کہ
جو آپکی راے عالی مین آوے وہ کیجئے وہی میری راے ہے ۔ ابن عباس
رض بولے کہ اولا تو آپکو اسنے نصیحت کی بات کہی تہی مگر دوسری دفعہ اسنے
ادہی سو جہائی اور بری نصیحت کی کیونکہ مجکو اسبات کا خوف ہے کہ شام کے
بادشاہ ذرے نہ پہر جائین ۔ اور باوجودیکہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے بہی میری
چہاتی نہین ٹہکتی کہ وہ آپسے نہ لڑین اگر مجہسے صلاح لیجئے تو مین یہہ صلاح دیتا ہون
کہ معاویہ کو ابہی آپ موقوف اور معزول عہدہ حکومت شام سے نہ کیجئے کیونکہ
اگر اوسنے آپکی بیعت کرلی تو پہر ہر ایک کو جسکو آپ چاہینگے اوکہڑ ڈالنا
معزول کر دینا کچہہ کام نہین رکہتا ۔ حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ قسم ہے
خدا کی اونکو تلوار کے مزے کے سوا کچہہ نہ دونگا ۔ اوسوقت مینے کہا کہ یا
امیر المومنین آپ مرد شجاع ہین صاحب راے نہین ہین حضرت علی نے جہنجلا کر کہا

خلافت حضرت علی رض

کہ تیری رائے جب مین نہ مانو تو تجکو میری اطاعت کرنی چاہئے مجھے اس بات سے کیا کام ہے ـــ ابن عباس فرماتے ہین کہ اوسوقت مینے کہا کہ جو آپکو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے ہم تو تابعدار ہین ـــ اور مغیرہ مدینہ سے نکل کر مکہ مین جا پہنچا

اب شروع ہوا چھتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

(۳۶)

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کرکے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا ـــ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ عمارہ بن شہاب کو جو کہ ایک شخص مہاجرین مین سے ہے کوفہ کا عامل مقرر فرمایا ـــ اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کی حکومت مرحمت ہوئی ـــ اور عبد اللہ بن عباس رض کو ملک یمن کا صوبہ کیا یہہ شخص مشہور سخاوت مین ہے ـــ اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا ـــ اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل کرکے روانہ فرمایا جبکہ یہہ شخص مقام تبوک کے پاس پہنچا اوسکے سامنے چند عرب سوار اوسکو راہ مین ملے اونہون نے پوچھا کہ تو کون شخص ہے اسنے کہا کہ امیر ہون شام کا سواونہون نے کہا کہ اگر تجکو سوا حضرت عثمان کے کسی اور شخص نے بہیجا ہے تو اولٹے پیر پہر جا بے اوسنے کہا کہ کیا تمنے سنا نہین حال حضرت عثمان رض کا اونہون نے کہا کہ ہان سن چکے ہین چنانچہ وہ اولٹا چلا آیا ـــ اور قیس بن سعد جو مصر پر متعین ہوئے تھے وہ جاتے ہی والی ہوگئے مگر ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی اور کہا کہ جبتک قاتل عثمان رض نہ مقتول ہوئے تب تک ہم کبھی اطاعت علی رض کی منظور نہ کرینگے ـــ اور عثمان ابن حنیف جب بصرہ مین گیا ـــ ایک فرقہ نے

خلافت حضرت علی رض

زبیدنے اطاعت منظور کی ایک نے مخالفت اختیار کی اور عمارہ جب کوفہ کو گیا
ـــ اوسکو طلحہ ابن خویلد الاسدی جسنے دعوہ نبوت کا درمیان خلافت ابو بکر صدیق کے
کیا تہا راہ مین ملا اوسنے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کا بدلا اور خون کا عوض لینا
چاہتے ہین وہ بہی حضرت علی رض کی خدمت مین مراجعت کر آیا ـــ اور کوفہ پر ابو
موسی اشعری اول سے حاکم تہا ـــ اور عبد اللہ یمن کو تشریف لیگئے وہان کا عامل
یعلی بن منبہ تہا عبد اللہ جاتے ہی عامل ہوگئے یعلی نے یہہ چالاکی کی کہ سب محصول کا
روپیہ اور جو موجود تہا سب لیکر مکہ کو بہاگ گیا اور حضرت عایشہ رض ـــ اور طلحہ
ـــ اور زبیر سے جاملا وہ سب مال اونکے سپرد کیا

بیان حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر رض کی جانیکا طرف بصرہ کی

جب حضرت عایشہ رض کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان رض نے شربت شہادت
پیا یہہ امر اونپر گران گذرا اور درپے تلاش قاتل حضرت عثمان رض کے درپئے
قصاص کے ہوئین اور حضرت طلحہ اور زبیر رض ـــ اور عبد اللہ بن عامر اور ایک
گروہ بنی امیہ کا سب مساعد اور مددگار حضرت عایشہ رض کے ہوئے اور ایک
لشکر عظیم جمع ہوگیا بعد مشورہ کے یہہ تجویز ہوئی کہ بصرہ پر جاکر اپنا غلبہ کر لینا چاہئے
ـــ اور معاویہ ملک شام مین علی رض سے سمجہ لیگا ـــ اتفاق سے عبد اللہ ابن عمر
بہی مدینہ سے مکہ مین آپہنچا تہا اوسے بہی اونہون نے کہا کہ آپ بہی ہمارے ہمراہ
چلئے اوسنے انکار کیا ـــ لیکن وہ سب انبوہ صحابہ کا ہمراہ حضرت عایشہ رض کے
بصرہ کو روانہ ہوا ـــ اور یعلی ابن منبہ نے حضرت عایشہ رض کو ایک اونٹ
جسکو عسکر کہتے تہے نذر کیا وہ اونٹ ایکسو دینار کی خرید تہا بعضے کہتے ہین کہ اسّی

۱۸ ۴ دنیار کو خریدا تہا چنانچہ حضرت عایشہ رض اوس اونٹ پر سوار ہوئین اور راہ مین
درمیان ایک جگہہ کے جسکو حواب کہتے ہین مقام کیا۔ وہانکے کُتے ان لوگون کو بہونکنے
لگے۔ حضرت عایشہ رض نے پوچہا کہ یہہ کونسا چشمہ ہے لوگون نے بیان کیا کہ اسکو
ماء حواب کہتے ہین حضرت عایشہ نے باآواز بلند غل مچانا شروع کیا اور کہا کہ انا للہ
وانا الیہ راجعون مینے سنا ہے رسول خدا صلعم سے آپ فرماتے تہے اوسوقت تمام
بیویان حضرت کی وہان موجود تہین کہ مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی بیوی
تم مین سے ایسی ہے کہ اوسکو حواب کے کُتے بہونکین گے۔ یہہ کہکر اپنے اونٹ
کے بازو مین ایک لکڑی کی چوٹ ماری اور اوسکو بٹہلایا اور حضرت عایشہ رض نے
کہا کہ مجہکو جانے دو قسم ہے خدا کی مین ہی ماء حواب والی ہون اون لوگون نے
حضرت عایشہ کا اونٹ ایکدن اور ایک رات بٹہلایا رکہا اور عبد اللہ بن زبیر نے
کہا کہ یا ام المومنین یہہ بات جہوٹ ہے اس چشمہ کا نام ماء حواب نہین ہے ہر چند
وہ یہہ کہتے تہے مگر حضرت عایشہ کو یقین نہوتا تہا غرضکہ وہان سے جلدی کوچ کرکے
بصرہ پر لڑائی کرکے اپنے قبضہ مین کرلیا اور عثمان بن حنیف کو وہانسے نکالدیا۔
اس جنگ مین عثمان ابن حنیف کے مددگارون مین سے چالیس آدمی مقتول ہوئے
اور عثمان ابن حنیف کو پکڑکر اوسکی ڈاڑہی اور بہوین نوچ کر قید کیا مگر پہر چہوڑ دیا

بیان سفر کرنی جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا طرف بصرہ کی

جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت عایشہ رض معہ طلحہ اور زبیر رض کے
بصرہ کی طرف کوچ کرگئے ہین اوسوقت حضرت علی رض بہی چار ہزار باشندگان
مدینہ اپنے ہمراہ لیکر بصرہ کی مہم پر تشریف لیگئے ان چار ہزار مین چار سو آدمی تو وہ تہے

خلافت حضرت علی رض

تھے جنھون نے حضرت علی رض سے بعیت نیچی ایک درخت کی نہی اور آٹھہ سو انصار
مین سے تھے — اور علم بردار اس لشکر کا محمد ابن حنیفہ رض آپکے بیٹے تھے اور میمنہ
لشکر پر حضرت امام حسن رض — اور میسرہ لشکر پر حضرت امام حسین رض اور سواروں پر
عمار بن یاسر — اور پیادون پر محمد ابن بکر الصدیق اور پیش خیمہ کا سردار عبداللہ
ابن عباس رض تھے یہہ سفر درمیان ربیع الاخر ۳۶ سنہ ہجری کے ہوا تہا جبکہ حضرت
علی رض مقام ذی قار پر پہنچے اوسوقت عثمان ابن حنیف اونکی خدمت مین حاضر
ہوئے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین آپنے مجکو ڈاڑہی سمیت بہیجا تہا اور مین امرد
ہوکر داڑہی بچوا کر آیا ہون حضرت علی نے ارشاد کیا کہ تجکو اسکے عوض صواب
اور بہلائی ملے گی — اور ارشاد کیا کہ مجھسے پہلے دو شخص ان لوگون پر والی
ہو چکے ہین اونہون نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیا پہر جب تیسرا
شخص اون پر والی ہوا اوسکے حقمین گفتگو کرتے رہے پہر مجھسے بعیت کی اور طلحہ
اور زبیر نے بہی اول بعیت کی مگر پہر برگشتہ ہو گئے مین تعجب کرتا ہون کہ یہہ لوگ
ابی بکر رض — اور عمر رض — اور عثمان رض سے تو متفق رہے اور علی سے
مخالف ہین اسکا کیا سبب ہے قسم ہے خدا کی یہہ دونو جانتے ہین کہ مین اون
لوگون سے جو اول گذرے کچھہ کم رتبہ کا نہین ہون

بیان جنگ جمل کا

واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کے ایک گروہ اہل کوفہ کا حضرت علی رض کے
ہمراہ ہوا — اور ایک گروہ حضرت عایشہ اور طلحہ او زبیر کے ہمراہ ہوا اور ایک
نے دوسرے پر چڑہائی کی اور نصف جمادالاخر سن مذکور مین درمیان ایک مقام

خلافت حضرت علی رض

۲۰ھ کے جسکو خبر یہہ کہتے ہین مقابلہ ہوا — لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زبیر رض کو
کہلا بھیجا کہ مجکو تمسے کچھہ کہنا ہے قبل از جنگ اور مقابلہ کے تم میرے سامنے آؤ
جسوقت کہ زبیر رض حضرت علی رض کے مقابلہ مین آئے اسوقت آپ نے
ارشاد کیا کہ اے زبیر تجکو وہ بھی یاد ہے کہ ایک روز تو ہمراہ رسول اللہ صلعم
درمیان بنی غنم کے گیا تہا پیغمبر خدا صلعم نے مجکو دیکھہ کر تبسم فرمایا تو نے یہہ کہا
تہا کہ حضرت انمین کونسی بات موجب ضحک اور ہنسی کے ہے پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد
کیا کہ اے طلحہ اسمین کوئی بات ہنسی کی نہین ہے تو اوسکو دوست رکہنا اسوقت
تو نے کہا کہ مین اوسے محبت رکہتا ہون رسول اللہ نے فرمایا کہ نہین تو اوسے مقابلہ
کریگا اور اوسپر ظلم کریگا اور تو نے یہہ کہا یا حضرت یہہ نہین ہوسکتا — زبیر
رض یہہ بات سنکر کہنے لگے کہ قسم ہے مجکو اب مین آپ سے ہرگز لڑائی نہ کرونگا
کیونکہ قول رسول مقبول کا اب مجکو یاد آگیا حضرت زبیر کے بیٹے نے اوسسے کہا
کہ اے باپ تو نے جو قسم حضرت علی رض سے نہ لڑنے کی کہائی ہے
اسکا کفارہ ادا کردے چنانچہ زبیر رض نے اپنے غلام مسمی مکحول کو آزاد کر کے
جنگ کی اور دو جانب سے لڑائی ہونے لگی اوسوقت حضرت عایشہ اوس
اونٹ پر جسکا نام (عسکر) ہے درمیان ہودہ کے سوار تہین اور بسبب اجتماع
وانبوہ آدمیون کے وہ اونٹ مثل ایک ٹیلہ کے دکہلائی دیتا تہا آخرکار
حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کو شکست ہوئی — اور مروان ابن الحکم نے
حضرت طلحہ رض کے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوگئے یہہ دونو حضرت عایشہ
کے ہمراہیون مین تہے یون کہتے ہین کہ مروان بن الحکم نے حضرت عثمان رض کے
قتل کا بدلا حضرت طلحہ سے لیا تہا کیونکہ اوسنے حضرت عثمان رض کے قاتلین کی
مدد کی تہی — اور زبیر رض مدینہ کیطرف بہاگ گئے اور وہ اونٹ کہ جسپر حضرت

خلافت حضرت علی رض

حضرت عائشہ سوار تہین اوسکی باگ پر بہت ہاتہہ قطع کیے گئے اور کہتے ہین کہ جانبین سے بہت آدمی شہید ہوئے جبکہ جنگ و جدل سامنے اُس اونٹ کے ہو چکا اوسوقت علی مرتضی نے ارشاد فرمایا کہ ذبح کر ڈالو اُس اونٹ کو چنانچہ ایک شخص نے ایک ہاتہہ اوسکے ایسا مارا کہ وہ گر پڑا — اور حضرت عائشہ رض اپنے ہودہ مین رات تک بیٹھی رہین — آخر کو محمد بن ابی بکر نے جو حضرت عائشہ رض کے بہائی ہین اونکو بصرہ مین درمیان مکان عبد اللہ بن خلف کے اوتارا — اور حضرت علی رض نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشون کو دیکہا اور اونکی نماز پڑہکر اونکو دفن کیا — جسوقت حضرت علی نے دیکہا کہ طلحہ رض بہی مقتول ہوگئے اوسوقت آپنے بحسرت فرمایا کہ انا اللہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی مجکو برا معلوم ہوتا ہے کہ مین قریش کو بچہڑا ہوا پاؤن اور حضرت طلحہ رض کے جنازہ کی نماز حضرت علی رض نے پڑہی — اور یہہ نقل نہین کی گئی کہ حضرت علی رض نے مقتولین جنگ صفین کے جو شام کے لوگ تہے نماز پڑہی یا نہ پڑہی مگر جنگ جمل والون کے جنازہ کی نمازین بیشک پڑہین — اور حضرت زبیر رض جنگ جمل سے بارادہ مدینہ کے تشریف لئے جاتے تہے جبکہ بنی تمیم کے چشمہ پر پہنچے اوسجا بے احنف بن قیس بیٹہا ہوا تہا — احنف کو لوگون نے خبر دی کہ یہہ حضرت زبیر آئے ہین — احنف نے کہا کہ دونون لشکرون کو بڑہا کر آپ چلا آیا ہے اوسجا بے عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب اوسکے کلام سنے وہ وہان سے اوٹہکر زبیر رض کے پیچہے ہو لیا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین اوسکو سوتا ہوا پاکر مار کر اونکا سر حضرت علی رض کے خدمت مین لے گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ مینے سنا ہے کہ رسول اللہ فرماتے تہے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے

یہہ شخص جنگ سے یکسو ہوکر باین ارادہ اسجا بے بیٹہا تہا تاکہ دریافت کرے کہ فتح کسکو ہوئی

خلافت حضرت علی رض

اسوقت عمرو بن جرموز مذکور نے یہہ شعر پڑہے جنکا ترجمہ یہہ ہے (لایا مین سر
زبیر کا حضرت علی رض کے پاس بامید انعام مگر اونہون نے بشارت دی
مجکو آگ کے قبل ظاہر ہونیکے پس بڑی ہے بشارت اور تحفہ اور میرے نزدیک
قتل زبیر اور گوز مارنا خچر یہ وڑی کا برابر ہے) — بعد ازان حضرت علی رض نے حضرت
عایشہ رض سے کہا کہ تم مدینہ مین جاکر اپنے گہر مین بیٹہو چنانچہ وہ بیوی رجب کا چاند
دیکہہ کر درمیان اسی سن کے تشریف لیگین اور بہت لوگون نے اونکی مشایعت
کی اور حضرت علی رض نے مایحتاج اور جو کچہہ اونکو چاہیے تہا سب مہیا کردیا اور
اپنے بیٹون کو ارشاد کیا کہ ایک منزل تک تم جاکر انکو پہنچا دو چنانچہ حضرت عایشہ
مکہ شریف کو تشریف لیگین اور اس سال کا حج ادا کرکے مدینہ کو مراجعت فرمائے
— کہتے ہین کہ تعداد مقتولین کی جو بروز جنگ جمل فریقین سے مارے گئے تہے دس
ہزار تہے — اور حضرت رض نے بصرہ پر عبد اللہ ابن عباس کو حاکم مقرر کیا اور آپ
کوفہ کو تشریف لیگئے وہان کا انتظام کرکے تمام عراق اور مصر اور یمن اور حرمین اور
خراسان سوا شام کے سبکا انتظام کرلیا اور ملک شام مین معاویہ تہا وہان کے باشندے
اوسکے تابعدار تہے — اسلئے حضرت علی رض نے جریر بن عبد اللہ البجلی کو باین ارادہ
بہیجا کہ معاویہ سے بیعت کا اقرار کروائے اور اسے یہہ کہے کہ جس بیعت مین سب مہاجر
اور انصار داخل ہو چکے ہین وہ بہی داخل ہو — چنانچہ حسب ارشاد حضرت علی رض
کے جریر معاویہ کے پاس گیا معاویہ نے بیعت کی کرنے مین درنگ کی یہانتک کہ عمرو
بن العاص فلسطین سے معاویہ کے پاس آگیا ان ایام مین عمرو بن العاص فلسطین مین تہا
— اوسنے آکر دیکہا کہ اہل شام سب متفق اسبات پر ہین کہ حضرت عثمان رض کے
خون کا عوض لینا چاہیے — عمرو مذکور نے اون لوگون سے کہا کہ تم حق پر ہو
اور معاویہ سے یہہ مشورت کی کہ حضرت علی رض سے مین اور تو دونو متفق ہوکر جنگ کرین

خلافت حضرت علی رض

کرین لیکن اسمین بہتر یہ ہے کہ جب تیری فتح ہو تو تجکو مصر کا حاکم کردیا اوسنے
منظور کیا اوسوقت مین متولی مصر قیس ابن سعد بن عبادہ حضرت علی رض کیطرف سے
تہا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین کہ ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی تہی
وہ لوگ ایک گانوین جسکو خربتا کہتے ہین اور قریب شہر مصر کے واقع ہے جا رہے
تہے ــ اور قیس مذکور تیز عقل تمام عربومین تہا اوسنے دیکہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ انسے
کچہہ تعرض نہ کرو اور لڑائی کرنی مناسب نہین تا کہ یہہ لوگ معاویہ سے نہ ملجائین ــ
اور معاویہ نے قیس مذکور چند خط اسطور سے لکہے کہ مین تجکو بہت بڑا اختیار اور اقتدار دونگا
تو مجسے ملجا اور متفق ہوجا اوسنے ہرگز نہ مانا ــ تب معاویہ نے ایک جہوٹا خط اوسکی
جانب سے بنا کر لوگون کے سامنے پڑہا اور یہہ لوگون کو جتلا دیا کہ قیس مذکور مجسے
ملا ہوا ہے چنانچہ اسیواسطے اوسنے اون لوگون سے جو اوسکے فرمان برداری سے
خارج ہوکر خربتا مین جا رہے ہین کچہہ تعرض نہین کیا اور کسی سے لڑائی نہین کی یہہ خبر حضرت
علی رض کے پاس پہنچی اونہون نے قیس مذکور کو مصر سے معزول فرما کر بجاے اوسکے
محمد ابن ابی بکر کو حاکم مصر کا مقرر کر دیا ــ وہ مصر کو پہنچے اور قیس مدینہ مین آیا اور حضرت
علی رض سے ملاقات کی اس سبب سے جنگ صفین پر بہی قیس مذکور نے سب حال اپنا
جو معاویہ کے ہمراہ گذرا تہا بیان کیا جب حضرت علی رض کو معلوم ہوا کہ یہہ شخص صحیح کہتا ہے
اور قیس مذکور حضرت علی رض اور حضرت امام حسن رض کے ہمراہ اسیطرح پر رہا تہا
یہانتک کہ خلافت معاویہ کو سپرد ہوئی ــ اور محمد ابی بکر جب مصر مین گئے اور اوسکے
متولی ہوئے اسوقت قیس نے اونکو یہہ وصیت کردی تہی کہ اہل خربتا سے تم متوجہ نہو
اونہون نے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی باشندگان خربتا کے پاس یہہ پیام
کہلا کر بہیجا کہ یا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیعت اختیار کرو اور نہین مصر کی زمین سے
نکل جاؤ اونہون نے یہہ جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرسکتے اور ہمکو ابہی مہلت دو دیکہین

کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اونسے انکار کیا اور نمانا

بیان جنگ صفین کا

جبکہ عمرو مذکور بالا معاویہ کے پاس گیا اور حضرت علی رض سے لڑنے کا ارادہ ہوا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے اوس وقت جریر بن عبد اللہ البجلی حضرت علی رض کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب حال اونسے کہا حضرت علی رض نے کوفہ سے معاویہ پر خروج کیا ــــ اور معاویہ اور عمرو شام کی فوج لیکر حضرت علی رض کی طرف چلے لیکن معاویہ دیر سے چونکہ چلتا تہا اسلئے دونو جانب کے لشکرون کا مقابلہ صفین مین ہوا لیکن ابہی کچہہ لڑائی نہ ہوئی تہی کہ سنہ ۳۶ ہجری پورا ہو چکا اور ہنوز لڑائی

اب شروع ہوا سینتیسوان سال ہجری نبوی ۳۷ کا

واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے دونو طرف کے لشکر صفین مین پڑے ہوئے تہے اور تمام ماہ محرم بہی گذر چکا تہا کہ لڑائی نہ ہوئی اور خط وکتابت جانبین سے آتے تہے مگر کچہہ انتظام نہ ہوا اور مراسلات سے کچہہ کار نہ نکلا المختصر ماہ صفر کے شروع ہوتے ہی جنگ ہونی شروع ہوئی اور بہت لڑائیان ہوئین کہتے ہین کہ نوّے لڑائیان صفین مین واقع ہوئین اور ایکسو دس روز جانبین کا قیام اوسجا رہا اور شام کیطرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے ــــ اور اہل عراق کے پچیس ۲۵ ہزار شہید ہوئے اور مقتولین مین چہبیس آدمی تو جنگ بدر کے تہے اور حضرت علی رض نے اپنے اصحاب سے تاکید یہہ کہہ رکہا تہا کہ جبتک طرف ثانی کو

کو لڑتا ہوا نہ دیکھو ہرگز نہ لڑنا اور بہاگتے کو قتل نہ کرو — اور اونکے مال مین سے
کچھہ نہ لو اور کسی کا ستر نہ کہولو — معاویہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ بہاگنے کا جنگ
صفین مین ہوگیا تہا لیکن مجکو ابن الاطنابہ کا ایک شعر یاد آگیا اسلئے مین ثابت دل
اور مستقیم ہوگیا اوس شعر کا ترجمہ یہہ ہے — انکار کرتی ہے ہمت میری
اور حیا میری اور متوجہ ہونا میرا اوپر شجاع طاقتور کے — اور دنیا مال
اوپر برے کار کے اور خریدنا حمد کا قیمت دیکر — اور قول میرا یہہ کہ جبکہ برانگیختہ
ہو اور جوشش زنی کرے نفس میرا وہ کار کر کیونکہ یا تیری تعریف ہوگی یا راحت
پاوے گا اوس رنج سے — اور عمار بن یاسر حضرت علی رض کے طرف ہوکر
خوب لڑے انکی عمر کچھہ اوپر نوّے برس کی تہی اسیواسطے حربہ اونکے ہاتہہ مین کانپتا تہا
اور فرماتے تہے کہ یہہ وہ علم ہے جسے ہمراہ رسول اللہ صلعم کے تین دفعہ لڑا ہون
اب یہہ چوتہی لڑائی ہے اور ایک دودہ کا پیالہ مانگا اور پیا اور کہا کہ سچ کہا ہے
اللہ اور اوسکے رسول صلعم نے کہ آج کے روز ملینگے مجہسے محمد صلعم اور اوسکے کنبے کو چہوڑینگے
اور کہا ہے رسول اللہ صلعم نے کہ آخیر رزق میرا دنیا مین دودہ آب آمیختہ ہے
اب مجکو معلوم ہوا کہ مین شہید ہونگا — روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر
جلد جلد باآواز بلند یہہ فرماتے تہے کہ ہم جنگ کرتے ہین تمسے تاویل قران پر جیسے طرح
کہ ہم لڑتے تہے تمسے بروقت نازل ہونے قران کے یعنے جیسا کہ تم انکار کرتے تہے
نزول قران کا حالت کفر مین اوسوقت ہم تمسے لڑے تہے اب ہم تمسے اسواسطے
لڑتے ہین کہ باوجود مسلمان ہونیکے تم نہین مانتے امر خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
مین اختلاف کرتے ہو اور عمار ندکو تا وقت شہادت لڑا کئے — اور ایک
حدیث صحیح و متفق علیہ مین یہہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا تہا کہ عمار ایک
فرقہ باغی سے لڑے گا — کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اسنے ایک نیزہ

اونکے مارا وہ زمین پر گر پڑے اور ایک اور شخص آکر اونکا سر کاٹ کر لیگیا اور دونو
جھگڑتے ہوئے عمرو اور معاویہ کے پاس آئے ہر ایک شخص ان دونوں مین سے بامید
انعام کہتا تہا کہ مینے اوسکو قتل کیا ہے معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونو جہنمی ہو
جب وہ دونو چلے اوسوقت معاویہ نے عمرو سے کہا کہ جیسا آج کے روز معاملہ دیکھنے
مین آیا ہے ایسا کبھی مینے نہین دیکھا کیونکہ لوگونکا یہہ حال ہے کہ وہ ہماری غرض کو
نہین جانتے اپنی جان امورات لاطایلہ مین خرچ کرتے ہین عمرو نے کہا سچ ہے
یہی بات ہے قسم ہے خدا کی تو جانتا ہے مین اگر آج کے روز سے بیس برس پہلے
مرجاتا تو خوب ہوتا جبکہ حضرت عمار مقتول ہوچکے اوسوقت
حضرت علی رض نے بارہ ہزار جوان منتخب کرکے معاویہ کے لشکر پر حملہ کیا اوسوقت
یہہ حالت ہوئی کہ تمام لشکر شام کی صفین شکستہ ہوگئین اور حضرت علی رض فرماتے
جاتے تہے کہ قتل کرونگا مین ان سبکو اور مجکو معاویہ بڑی آنکہہ والا پٹیل نہین دکھلائی
دیتا پہر آپ نے باواز بلند پکارکر کہا کہ اے معاویہ خلق اللہ کا کیون خون کروارہا ہے
آو ہم تم دونو لڑین اگر مین تجکو مار ڈالونگا میری خلافت رہی اور اگر تو نے مجکو مار ڈالا
تو بادشاہ ہوجاویگا — عمرو نے سنکر معاویہ سے کہا کہ تیرے چچا کے بیٹے نے
انصاف کی بات کہی ہے معاویہ نے کہا کہ کیا خاک انصاف کیا وہ جانتا ہے
کہ جو شخص اوس سے لڑا ہے وہ کبھی فتحمند نہین ہوا بلکہ اوسنے قتل ہی کر ڈالا ہے
— عمرو نے کہا کہ پہر لڑائی چھوڑے بہی نہین بنتی معاویہ نے کہا کہ مین تو خلافت
اپنے بعد چاہتا ہون پہر لیلۃ الہریر کو مشابہہ لیلۃ القادسیہ کے ایک لڑائی ہوئی
یہہ رات جمعہ کی تہی صبح تک لڑائی رہی روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رض نے
اس رات مین چارسو تکبیرین کہین اور عادت سے اونکی یہہ بات تہی کہ جب کوئی
مقتول ہوتا تہا تو ایک تکبیر کہا کرتے تہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چارسو آدمی

خلافت حضرت علی رض

آدمی مقتول ہوئے یہہ لڑائی روزجمعہ کے دوپہر دن تک ہوا کی — مگر اشتر خوب لڑا
یہانتک کہ لڑتے لڑتے مخالفین کے لشکر تک پہنچ گیا اور حضرت علی رض نے
آدمیونکی مدد اوسکو دی — جب عمرو نے دیکہا کہ معاملہ دگرگون ہے اور حضرت
علی رض کے مبارز غالب ہوئے جاتے ہین اوسوقت قران شریف نیزون پر
رکہکر باآواز بلند کہا کہ یہہ کلام اللہ ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے
جب اہل عراق نے دیکہا کہ قران شریف نیزون پر لٹکے ہوئے ہین اوسوقت حضرت
علی رض کی خدمت حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ آپ قران شریف کو نہین مانتے
— حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ تم اپنے حق اور صدق پر اپنے دشمنون سے
لڑے جاؤ — کیونکہ عمرو اور معاویہ اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک
بن قیس یہہ لوگ دیندار نہین ہین اور نہ صاحب قران ہین اونکو خوب جانتا ہون
تم اتنا نہین جانتے افسوس ہے کہ تم لوگ نہین سمجہتے اونہون نے فریب دینے کو
قران شریف نیزون پر بلند کئے ہین اون لوگون نے جواب دیا کہ آپ ہم کو
قران شریف سے منحرف کرتے ہین ہم تو نہین مانتے حضرت علی رض نے ارشاد
کیا کہ مین ان لوگون سے اسواسطے لڑتا ہون تاکہ یہہ دیندار ہو جاوین اور خدا کے
حکم کو مانین کیونکہ اونہون نے موافق حکم خدا کے عمل نہین کیا بلکہ نافرمانبرداری
کرتے ہین — اوسوقت مسعود بن فدک تمیمی — اور زید بن حصین الطائی جو اوس
گروہ مین موجود تہے جنکا لقب خارجی مقرر ہوا اونہون نے کہا کہ یا علی قران کو
ماننا چاہئے جب قران بیچ مین آگیا اوسوقت انکار نہ کیجے والا ہم مخالفین
کے حوالہ آپکو معہ آپکے ہمراہیون کے کردینگے اور جو حال حضرت عثمان ابن
عفان کا کیا ہے ویسا ہی آپکا کرینگے — حضرت علی رض نے جواب دیا
کہ اگر تمکو میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین مانتے تو جو تمہاری

رائے مین آیا ہے وہ کرو — انہون نے کہا کہ آپ ایک آدمی اپنا بہیج کر اشتر کو
بلوا لیجے چنانچہ ایک شخص کو حضرت علی رض نے اشتر کے پاس بہیجا اوسنے جا کر کہا
کہ جناب علی مرتضی تمکو بلاتے ہین — اشتر نے کہا کہ یہہ ساعت اس مقام سے
ٹلنے کی نہین ہے چنانچہ قاصد مراجعت کر کے حضرت علی رض کے پاس آیا اور
عرض کی کہ یہہ حال ہے اسی اثنا مین آوازین اور شور اشتر کے طرف سے برپا ہوئے
اوسی فرقہ باغیہ نے کہا کہ آپنے اوسکو جنگ کا حکم دے رکہا ہے اور آپ بلا نہین
لیتے — حضرت علی رض نے فرمایا کہ تم دیکہتے نہین ہو تمہارے روبرو مین قاصد بہیج چکا
ہون اور جو اوسکو مینے کہلا کر بہیجا ہے تم بہی سُنتے ہی تہے — فرقہ باغیہ کے لوگون نے
کہا کہ پہر آدمی اوسکے بلانے کو بہیجے تاکہ وہ آپکے پاس چلا آوے نہین تو آپکو ہم معزول
کر دین گے — قاصد اشتر کے پاس گیا اور جا کر سب حال سے مطلع کیا — اشتر نے
یہہ سنکر کہا کہ مین جانتا تہا کہ قران شریف اُٹہانا اختلاف ڈالدے گا اور یہہ مشورہ
کسی حرامزادہ کا ہے — چنانچہ اشتر حضرت علی رض کے پاس گیا اور کہا کہ انہون
نے فریب دیا اور سب فریب مین آگئے — اس فرقہ مین جو جنگ کرنے سے
باز رہے تہے چند قارے تہے اونہون نے معاویہ سے پوچہا کہ کسواسطے تمنے
قران شریف اُٹہائے ہین اوسنے کہا کہ ایک حکم اپنی طرف سے تم قایم کرو اور
ایک حکم ہم اپنا کہڑا کرتے ہین اور اون سے کہین کہ جو کتاب اللہ مین ہے تم دونو
منصف اوسپر عمل کر کے متفق ہو جاؤ جو وہ دونون منصف متفق ہو کر حکم کرین
وہ ہم بہی مانین اور تم بہی مانو — اوسوقت اشعث ابن قیس جو بڑا خارجی ہے
حاضر تہا اوسنے کہا کہ ہم تو ابی موسی اشعری سے راضی ہین — حضرت علی رض
نے ارشاد کیا کہ پہلے تو تم نے میرا عصیان کیا اب تو عصیان نہ کرو کیونکہ میری صلاح
ابا موسی اشعری کے منصف مقرر کرنے کی نہین ہے اونہون نے کہا کہ ہم اوسے

خلافت حضرت علی رض

اوسسے راضی ہین اور کسی سے نہین — حضرت علی رض نے فرمایا کہ وہ شخص ثقہ نہین ہے کیونکہ وہ مجسے جدا ہوکر اور آدمیون کو الگ کرکے بہاگ گیا یہانتک کہ امن دیا مینے اوسکو بعد کتنے مہینون کے — لیکن ابن عباس بہتر ہے اوس سے اونہون نے جواب دیا کہ ابن عباس آپکے چچا کا بیٹا ہے ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ آپسے اور معاویہ سے اوسکو نسبت برابر ہو — حضرت علی رض نے فرمایا کہ اشتر کو مقرر کرو اوسکو بہی اونہین نہ مانا لاچار ہوکر حضرت علی رض نے اونکا کہنا مانا اور ابا موسی منصف اودہر کا — اور عمرو بن العاص بن وایل معاویہ کیطرف سے مقرر ہوا یہہ دونو حکم حضرت علی رض کے سامنے حاضر ہوے اور اقرار نامہ اس معاملہ کے تصفیہ کا ہوگیا عبارت اوس اقرار نامہ کی یہہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ وہ اقرار نامہ ہے کہ جسپر فیصلہ کیا امیر المومنین علی رض نے اتنی ہی عبارت لکہنے پائے تہے کہ عمرو نے کہا کہ یہہ امیر تمہارے ہین ہمارے امیر نہین ہین — احنف نے کہا کہ لفظ امیر المومنین کا محو نہ کرو — اشعث بن قیس نے کہا کہ محو کیا جائے چنانچہ حضرت علی رض نے مان لیا اور کہا کہ ہان امیر المومنین کا لفظ نہ لکہو — یہہ کہکر حضرت علی رض نے کہا اللہ اکبر آجکے روز مشابہ ہوا مین درمیان سنت رسول کے کیونکہ قسم ہے خدا کی مین ہی جنگ حدیبیہ کے روز رسول کی طرف سے اقرار نامہ لکہنے بیٹہا تہا مینے محمد رسول اللہ لکہا تہا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین ہین آپ اپنا نام لکہیے اور اپنے باپ کا نام لکہہ دیجے اوسوقت پیغمبر خدا صلعم نے مجکو ارشاد کیا تہا کہ محو کردو مینے عرض کی کہ یا حضرت مجکو اتنی طاقت نہین کہ مین محو کرون آپنے ارشاد کیا کہ مجکو دکہلادو مینے دکہلایا آپنے اوسکو اپنے ہاتہہ سے مٹا دیا اور مجسے فرمایا کہ تجکو بہی ایسا ہی معاملہ پیش آویگا تو بہی یہی مانے گا — عمرو نے کہا کہ سبحان اللہ آپ ہمکو کفار سے تشبیہ دیتے ہین اور حالانکہ ہم مسلمان ہین حضرت علی رض نے

خلافت حضرت علی رض

۳۷ھ فرمایا کہ اسے نافرمان بردار کے بچے اب تک تو فاسقون کا سردار اور مسلمانونکا
دشمن نہین ہوا — عمرو نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایسے مین آپکی مجلس مین کبہی اونگا
حضرت علی رض نے فرمایا کہ مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیری صورت پر کدورت
سے اپنی مجلس مین پاک رکہون تجہ جیسون کو نہ بیٹھنے دون — بعدازان کاتب نے
وہ اقرارنامہ اسطرح پر لکہا کہ یہہ وہ اقرارنامہ ہے جو علی بن ابی طالب اور معاویہ
بن ابی سفیان قاضی علی کے نے جو اہل کوفہ پر مقرر ہے معہ اپنے ہمراہون اور قاضی
معاویہ کے نے جو اہل شام پر مقرر ہے معہ اپنے ہمراہون کے یہہ لکہا ہے کہ ہم دبتے
ہین حکم اللہ اور کتاب اللہ کو زندہ کرین گے وہ جو زندہ کیا خدا نے اور نہ مانے گے
وہ جو منع کیا خدا نے یہہ دو منصف (یعنے ابوموسیٰ الاشعری عبداللہ ابن قیس
— اور عمرو بن العاص) جو کچہہ خدا کے کتاب مین پادین گے اوسپر ہم عمل کرین
گے اور اگر کتاب اللہ مین نہ ملا اسوقت سنت عادلہ کیطرف رجوع کرین گے
— اور دونو منصفون نے حضرت علی رض اور معاویہ سے اور دونون لشکرون سے
وثیقہ اس مضمون کے لکہوائے کہ ہم کو اور ہمارے اہل وعیال کو کوئی نہ مار ڈالے
اور امت رسول اللہ صلعم ہماری مددگار ہو جو ہم ثابت کرکے مقرر کرین اوسکی تعمیل
جلد ہو — دونون منصفون نے اسکا فیصلہ رمضان شریف سال آیندہ پر رکہا اور یہہ
بہی اونکو اختیار رہا کہ اگر اور مہلت چاہین تو وہ بہی چاہین سے پہلے یہہ اقرارنامہ
چارشنبہ کے روز تیرہوین تاریخ صفر ۳۷ہجری کو قلمبند ہوا اور یہہ وعدہ
ٹہیرا کہ حضرت علی رض اور معاویہ بمقام دومۃ الجندل مین دونو درمیان رمضان
شریف کے اسمقام مین جو مقام اون دو حکمون کے واسطے مقرر ہوا تہا آکر
ملاقات کرین یہہ دونو مجتمع نہون اسجائے تو سال آیندہ مین درمیان اذرح
کے مجتمع ہون اسلئے حضرت علی رض طرف عراق کی تشریف لیگئے اور کوفہ مین آئی

آئے اور خارجی لوگ آپکے ہمراہ کوفہ مین نہ آئے وہین سے علیحدہ ہوگئے تہے پہر اسی سال مین حضرت علی رض نے موافق وعدہ کے چار سو آدمی کا سردار ابا موسیٰ اشعری کو مقرر کرکے روانہ کیا اونمین عبد اللہ ابن عباس بہی تہے اور حکم دیا کہ انکے ہمراہ نماز پڑہنا اور حضرت علی رض خود تشریف نہ لائے ــ اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا پیچھے سے آپ بہی آگرا ذرح بمقام ملگیا اونکے ہمراہ عبد اللہ ابن عمر ــ اور عبد اللہ بن الزبیر ــ اور مغیرہ ابن شعبہ تہے ــ وہ دونو حکم جو مقرر ہوئے تہے آکر آپسمین ملے عمرو نے ابا موسیٰ سے کہا کہ میرے نزدیک معاویہ کا خلیفہ ہونا بہتر ہے اونسنے کہا کہ یہہ کبھی نہ ہوگا تمام مہاجرین اولین کو چھوڑکر اوسکو مین خلافت کا والی بناؤن یہہ نہوگا ــ ابو موسیٰ نے عمرو سے کہا کہ عبد اللہ بن عمرو بن الخطاب کے نام خلافت مقرر کیجائے تو یہہ میرے نزدیک بہتر ہے اوسکا عمرو نے انکار کیا ــ پہر عمرو نے پوچھا کہ اب آپکی کیا صلاح ہے ابا موسیٰ نے کہا کہ اب یہہ تجویز ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ رض دونون کو خلافت سے موقوف کردو اور لوگون کی مصلحت اور مشورت پر یہہ امر ٹہرا دو جسکو مسلمان پسند کرین وہ خلیفہ مقرر ہو ــ عمرو نے کہا کہ یہہ رائے میری بہی پسند ہے سبحان اللہ کیا اچھی تدبیر آپ نے نکالی ہے ــ یہہ بات ٹہرا کر دونو لوگون کے سامنے آئے اوسجا بہت آدمی مجتمع ہو رہے تہے ابو موسیٰ نے کہا کہ ہم دونون منصفون کی رائے اسبات پر متفق ہوگئی ہے کہ جس امر مین بہترائی اس امت کی ہو وہ کرنا چاہئے ــ عمرو نے کہا سچ ہے ذرا آگے بڑہکر بیان کیجے جب وہ آگے آئے اوسجاے اونکو عبد اللہ ابن عباس ملے اونہون نے ارشاد کیا کہ اے ابا موسیٰ مجکو ظن غالب یہہ ہے کہ تو فریب مین آگیا اگر تمہاری دونو کی رائے ایک بات پر متفق ہوگئی ہے تو عمرو کو آگے کر اور کہہ کہ پہلے وہ

خلافت حضرت علی رض

 لوگون کو سنائے کیونکہ مین جانتا ہون کہ جب تو وہ راے بیان کردیگا پیچھے سے یہہ
بیتری مخالفت بالضرور کریگا وہ راے متفق علیہ نہ مانے گا — ابو موسی نے نہ مانا
اور کہا ناکہ ہم متفق ہو گئے ہین اور راے ہاری دونو کی ایک ٹھہر گئی ہے شکر ہے خدا کا
اور ثنا ہے اوسکی یہہ کہکر ابا موسی کہنے لگا کہ اے لوگو ہاری راے مین کوئی بہتر امر
اس امت کیواسطے سوا اوس امر کے جسپر راے ہم دونو کی متفق ہوگئی ہے اور کوئی
خیال مین نہین آتا وہ بات یہہ ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ رض دونو کو خلافت
سے برطرف کرو تم لوگ اس امت کے سب اسبابت کو قبول اور منظور کرو اور جس شخص کو
تم چاہو خلیفہ مقرر کرلو اور مینے تو علی رض اور معاویہ رض دونو کو بعیت سے خلع کیا اب تم
سب مانو اور جسکو چاہو پسند کرلو اور مناسب جانو کہ وہ لایق اس امر کے ہے اوسکو
خلیفہ تجویز کرلو یہہ کہکر ابو موسی علحدہ ہوئے عمرو بنضعت دویم اوسکے قایم مقام کھڑا
ہوکر اللہ کی حمد اور ثنا کرکے یہہ بیان کرنے لگا کہ اے لوگو تمنے سنا جو اس شخص نے کہا
اسنے اپنے صاحب کو یعنے امیر المومنین علی رض کو خلافت سے برطرف کیا اور مین بہی
اوسکے صاحب کو جیسا کہ اوسنے برطرف کیا برطرف کرتا ہون — اور مقرر کرتا ہون
اپنے صاحب کو یعنے معاویہ کو کیونکہ یہہ مقرر کیا ہوا عثمان رض کا ہے اور اونکے خونکا
طالب ہے اور سب آدمیون سے زیادہ حق رکھتا ہے اونکے قایم مقام ہونیکا —
ابو موسے نے اوسوقت خفا ہوکر بد دعا دی اور بیان کرنے لگے کہ اے عمرو تو نے مجھے
فریب کیا تو گناہ گار رہا — یہہ کہکر وہ تو سوار ہوکر مکہ کو چلے گئے بسبب حیا
صحابہ کے مدینہ کو نہ گئے — اور عمرو اور اہل شام طرف معاویہ کی چلے گئے اور معاویہ
کے خلیفہ ہونیکی تسلیم سینے کرلی اوسی روز سے حضرت علی رض کے ہر امر مین ضعف
ہو گیا اور معاویہ کو قوت اور توانائی حاصل ہوتی گئی — جبکہ خارجیون نے حضرت
علی رض کی بعیت خلافت کا انکار کیا اوسوقت آپ نے اونسے دعوی حق کا کیا

خلافت حضرت علی رض

گیا اونہون نے نہ مانا اور جو قاصد حضرت علی رض کا اوسکے پاس جاتا اوسکا سر کاٹ ڈالتے یہہ خارجی چار ہزار آدمی تہے حضرت علی رض نے اونکو وعظ اور پند کرنے شروع کیے اور جنگ و جدال سے مانع ہوئے لیکن یہہ پند سودمند نہ ہوئی اور ایک جماعت اونمین سے متفرق ہوکر عبد اللہ ابن واہب کے ہمراہ اوسی گمراہی اور تمردی پر رہا کی یہانتک کہ لڑکر سب مارے گئے اور حضرت علی رض کے اصحاب مین سے سوا سات آدمیون کے کوئی شخص شہید نہین ہوا اول یزید بن نویرہ ہے یہہ وہ شخص ہے جو پیغمبر خدا صلعم کے ہمراہ جنگ احد مین حاضر تہا — جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ کی طرف مراجعت فرمائی تب آپ نے لوگون کو معاویہ پر چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا لیکن اونکی ہمت پست ہوگئی تہی سبنے کہا کہ بالفعل ہم لڑتے ہوئے آئے ہین جب آرام کرین گے بعد تسکین اور اطمینان خاطر کے لڑین گے اسلئے حضرت علی رض کو تشریف لیجانے کوفہ کے بہت ضرورت ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۳۸ ہجری نبوی صلعم

اس سالمین معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کرکے مصر کی مہم پر روانہ کیا تہا جب اوسنے مصر پر چڑہائی کی اوسوقت محمد بن ابی بکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مدد طلب کی آپ نے اشتر کو اوسکی کمک کے واسطے روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریاے قلزم کے پاس پہنچا اوسجاے ایک شخص نے شہد مین زہر ملاکر اشتر کو کہلا دیا وہ مرگیا معاویہ خوشنود ہوا اور بطور طنز کہنے لگا کہ خدا کا لشکر شہد مین بہی ہے — اور عمرو مصر پر جا پہنچا اصحاب محمد ابن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن

اونکو شکست دی اوسوقت وہ لوگ تتر بتر ہوگئے اور محمد مذکور بہاگ کر خرتبا پر پہنچا تہا
کہ اوسکو بہی پکڑ لیا اور معاویہ ابن خدیج کے پاس حاضر کیا اوسنے اوسکو قتل کرکے
اونکے لاشہ کو مردار ونمین جسجا ے گہدسے مرسے ہوئے پڑسے تہے ڈالدیا اور آگ
سے اوسکا لاشہ جلاکر خاک سیاہ کیا اور عمرو مصر مین داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ
سے بیعت کی جب یہہ خبر عایشہ رض کو پہنچی کہ میرا بہائی محمد اسطرح پر مقتول ہوا بہت جزع
وفزع کیا اور ہر نماز کے بعد بد دعا معاویہ اور عمرو بن العاص کو دینی شروع کی تمام اہل
بیت اس بد دعا مین اونکے شریک تہے — اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
اونکے مقتول ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک
اوسکا حساب لینگے یہہ واقعہ ۳۸ھ مین گذرا پہر معاویہ نے
اپنے لشکر عاملین علی رض پر واسطے لوٹنے کے بہیجے چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو
عین التمر مین بہیجا اوسنے وہان جاکر جو اصحاب علی رض کا پایا اسکو لوٹا اور شکست دی
— اور سفیان بن عوف کو ہیت اور انبار — اور مداین کی طرف روانہ کیا اوسنے
وہان جاکر خوب ہاتہہ صاف کیا اور لوٹا اور جو مال پایا سب جمع کرکے معاویہ کی طرف
مراجعت کی — اور عبد اللہ بن مسعدہ الفزاری کو حجاز کیطرف روانہ کیا حضرت علی
رض نے بہی اوسپر سوار بہیجے دونو کا مقابلہ تیمہ مین ہوا اور اصحاب معاویہ کو شکست
ہوئی وہ بہاگ کر شام مین چلے گئے اور متواتر لوٹ کہسوٹ بلاد علی رض پر رہی اور
حضرت علی اس امر مین لوگون کو خطبہ بلیغہ پڑہکر سناتے تہے اور بہت کوشش
اور سعی اس امر مین کرتے تہے کہ یہہ لوگ معاویہ سے لڑنے کے واسطے طیار ہون لیکن
کسی کے دل پر بہی اثر نہوتا تہا کیونکہ لشکر اونکا پست ہمت ہوگیا تہا

اب شروع ہوا ۳۹ھ ہجری نبوی صلعم کا

خلافت حضرت علی رض

یہہ سال شروع بہی ہوگیا اور حال یہی رہا اسی سالمین عبد اللہ ابن عباس نے جو عامل بصرہ کا تہا زیاد کو ملک فارس پر بہیجا کیونکہ بسبب مقابلہ اور جنگ علی رض اور معاویہ کے اضطراب لاحق حال فارس کے ہوگیا تہا — حضرت زیاد وہان پہنچے اور خوب بند و بست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے یہہ کہا کہ سیاست نوشیروان سے آجتک ہمنے ایسا بند وبست نہین دیکہا جیسا کہ یہہ عربی کرتا ہے

اب شروع ہوا چالیسوان سال ہجری نبوی صلعم

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عراق مین تہے اور معاویہ ملک شام مین تہا اور ملک مصر بہی معاویہ کے قبضہ مین تہا اور حضرت علی رض دعاًبد پڑہتے تہے درمیان ہر نماز کے واسطے معاویہ اور عمرو بن العاص اور ضحاک اور ولید بن عقبہ اور ابو الاعور سلمی پر — اور معاویہ بہی حضرت علی رض پر ہر نماز مین بددعا کرتا تہا اور حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر پر بہی بددعا کیا کرتا تہا اسی سالمین معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز پر بہیجا تہا چنانچہ وہ مدینہ مین آیا او سجائے ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کی طرف سے عامل تہے وہ بہاگ کر حضرت علی رض سے جا ملے اور بسر نے مدینہ مین گہس کر خوب خونریزی کی اور زبردستی لوگون سے بیعت معاویہ کی کروائی — پہر یمن کو گیا اور ہزارہا آدمی وہان قتل کئے — مگر عبد اللہ بن عباس جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے یمن کے عامل تہے وہ جان بچاکر بہاگ گئے لیکن اوس ظالم نے حضرت عبد اللہ کے دو بیٹے صغرسن پکڑ کر ذبح کر ڈالے اسکا بہت رنج ہوا اون بچون کی مان یعنے عایشہ بنت عبد اللہ بن عبد المدان روتی ہتی اور چند شعر جو وہ پڑہتے تہے اوسکا ترجمہ

۴۳۶ھ بسبب اسکے کہ سوار رونے کے اور کچھہ فایدہ نہین بخشتا چھوڑ دیا گیا

بیان شہادت علی کرم اللہ وجہہ کا

راویان اخبار یون نقل کرتے ہین کہ تین شخص خارجی یعنے عبدالرحمان بن ملجم المرادی
اور عمرو بن بکر التیمی — اور برک بن عبد اللہ التیمی جسکو حجاج بھی کہتے ہین ایک مقام پر
جمع ہوئے اور اپنے بھائیون تیراندازون کا جو نہروان پر مقتول ہوئے تھے تذکرہ
کرنے لگے پھر یہہ کہا کہ اگر ہم اوس فرقہ گمراہ کو قتل کر ڈالتے تو تمام بلاد اور
اطراف مین چین ہو جاتا — ابن ملجم نے کہا کہ علی رض کو تو مین کافی ہون — اور
برک نے کہا کہ معاویہ کو مین قتل کر ڈالونگا — عمر ابن بکر نے کہا — کہ عمرو بن
العاص کو مین سمجھہ لونگا اور یہہ عہد ہو گیا کہ سنو بھائی ہم تینون مین سے جو جس کی
طرف جائے وہان سے بھاگے نہین اور اپنے ہمراہ ہر ایک زہر آلودہ تلوارین
لین اور وعدہ یہہ ہوا کہ سترہوین تاریخ ماہ رمضان سنہ کو ہر ایک شخص اپنی اپنی
جاے مین کار مفوضہ ادا کرے اور عبدالرحمان بن ملجم کے ساتھہ دو آدمی اور بھی
متفق ہو گئے تھے ایک کا نام وردان ہے یہہ شخص قبیلہ تیم الرباب سے ہی — دوسرا
شبیب بن اشجعی وہ تینون حضرت علی رض کے قتل کرنے کے ارادہ پر گئے حضرت
علی مرتضے رض واسطے نماز صبح کے تشریف لاتے تھے شبیب نے بڑھکر ایک
ضرب تلوار کی ماری اوسکی تلوار طاق پر لگی وہ بھاگ کر لوگونمین جا چھپا —
ابن ملجم نے آپکی پیشانی پر ایک ضرب ماری اور وردان بھاگ گیا مگر ابن ملجم پکڑا گیا
اور اوسکی مشکین باندہ کر سامنے حضرت علی رض کے حاضر کیا حضرت علی رض نے
امام حسن — اور امام حسین رض کو بلوایا اور فرمایا کہ وصیت کرتا ہون تمہین تقوی

بیان شہادت حضرت علی رض

تقوی اور پرہیزگاری کی اور دنیا کو نہ چاہنا اور جو شے تمسے چھینے جا دے اوسپر روتا نہیں پہر سوار کلمہ لا الہ الا اللہ کے اور کچھہ نہ بولنے پائے تہے کہ روح قبض ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون — اب حال برک کا سنئے اسنے اوسی رات کو ایک ہاتہہ تلوار کا معاویہ پر مارا وہ ہاتہہ چوتڑ پر پڑا مگر وہ پکڑا گیا جب اوسکو سامنے معاویہ کے حاضر ہوا کہنے لگا کہ مین آپکو خوشخبری سناتا ہون مجہے قتل نہ کیجئے اوسنے پوچہا کہ وہ کیا خوشخبری ہے اوسنے کہا کہ میرے ایک رفیق نے آج ہی کے روز حضرت علی رض کو قتل کیا ہے معاویہ نے کہا کہ کیا یہہ نہین ہو سکتا کہ علی رض اوسکو قتل کرڈالے اوسنے کہا کہ نہین ہو سکتا کیونکہ علی رض کے ہمراہ نگاہبان اور محافظ نہین ہین معاویہ نے اوسکو قتل کیا — اور عمرو بن بکر اس رات عمرو بن العاص کے واسطے گہات لگا کر بیٹہا وہ اوس روز نکلا ہی نہین اوسنے خارجہ بن ابی حبیبہ کو جو اسی کی شکل کا تہا حکم دیا کہ لوگون کو نماز پڑہاؤ چنانچہ خارجہ لوگون کو نماز پڑہانے کو آیا عمرو بن بکر نے اوسپر حملہ باین گمان کیا کہ یہہ شخص عمرو بن العاص ہے اور اوسکو قتل کرڈالا لیکن اوسکو بہی لوگون نے پکڑ لیا اور عمرو کے پاس حاضر کیا اوسنے پوچہا کہ کون ہے یہہ لوگون نے کہا کہ عمرو — پوچہا کہ قاتل کون ہوا لوگون نے کہا کہ خارجہ عمرو قاتل بولا کہ مینے تو ارادہ عمرو کے مارنے کا کیا تہا مگر بارادہ خدا خارجہ مارا گیا اسمین میرا کیا قصور ہے — جسوقت حضرت علی رض نے وفات پائی اوسوقت عبد الرحمن بن ملجم کو قید مین سے نکالکر حضرت عبد اللہ بن جعفر نے ہاتہہ اوسکے کاٹے — پہر پیر کاٹے اور آنکہونمین اوسکی گرم کرواکر سلائی پہردائی — اور زبان اوسکی کاٹی پہر اوسکا لاشہ جلادیا ایک خارجی مسمی عمران بن حطان لعنت اللہ نے اوس ابن ملجم علیہ اللعنۃ مذکور کا مرثیہ بہی کہا ہے (قول مترجم) مینے تذکرۃ الشعرا مین لکہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مین اختلاف ہے بعضے کہتے

بیان اوصاف حضرت علی رض

۸۳۴ ہین تریسٹھہ ۶۳ برسکی تہی اور بعضے ننسٹھہ برسکی بیان کرتے ہین اور بعضے اونسٹھہ ۵۹ اور تین
مہینے کم پانچ برس خلافت کے اور جمعہ کی صبح سترہوین تاریخ رمضان سنہ ۴۰ھ مین یہہ واقعہ
جان گزا گذرا تہا اور موضع قبر مین بہی اختلاف ہے بعضے کہتے ہین قریب مسجد کوفہ کے
قبلہ رُو مدفون ہوئے ہین — اور بعضے کہتے ہین کہ محل امارت مین دفن کئے گئے اور
بعضے کہتے ہین کہ امام حسن اونکے صاحبزادہ نے طرف مدینہ کی اونکو لیجاکر بقیع مین پاس
اونکی زوجہ فاطمہ کے مدفون کیا اور صحیح تر اور وہ جو ابن اثیر وغیرہ اوسکو معتمد سمجہتے ہین
وہ یہہ ہے کہ قبر اونکی نجف مین ہے اور یہی مشہور ہے اور آج کے روز تک زیارت
بہی وہان ہوتی ہے

بیان اوصاف علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا

آپ کا رنگ بہت گندم گون تہا اور آنکہین بڑی بڑی تہین اور پیٹ بڑا تہا پیشانی سر پر
کم بال تہے بڑی ڈاڑہی تہی اور چہاتی پر آپ کے بہت بال تہے اور کچہہ مایل بقصر قد تہا
یعنے میانہ قد خوبصورت تہے بڑہاپے سے کچہہ تغیر نہ آیا تہا — کثیر التبسم تہے یعنے
ہنستی پیشانی — اور دربان اونکا قنبر غلام تہا اور کوتوال آپکا معقل بن قیس الریاحی
تہا اور قاضی آپکا شریح تہا اوسکو قضا کوفہ کی حضرت عمر نے دی تہی چنانچہ کوفہ کا
وہ قاضی حجاج کے زمانہ تک رہا اور اول بیوی حضرت علی رض کی فاطمہ بنت رسول اللہ
ہے ان کے جیتے جی اور بیوی نہین کی اسی بیوی سے تین بیٹے آپکے امام حسن اور امام حسین
اور محسن پیدا ہوئے تہے مگر محسن چہوٹی ہی عمر مین فوت ہوگئے تہے — اور زینب
اور ام کلثوم جو بیوی عمر بن الخطاب کی تہی — پہر بعد مرنے فاطمہ رض کے حضرت
علی رض نے ام البنین بنت حزام کلابیہ سے نکاح کیا اوسے عباس اور جعفر اور عبداللہ

بیان اوصاف حضرت علی رض

عبد اللہ اور عثمان پیدا ہوئے یہہ چارون اپنے بہائی حسین رض کے ہمراہ کربلا مین
شہید ہوئے — سوائے عباس کے اور کسی نے انمین سے اپنے پیچہے نہین چہوڑا
— اور لیلی بنت مسعود بن خالد نہشلی تیمی سے بہی نکاح کیا اوس سے عبد اللہ
اور ابوبکر پیدا ہوئے — یہہ دونو بہی اپنے بہائی حضرت حسین رض کے ہمراہ
مقتول ہوئے — اور نکاح اسما بنت عمیس سے نکاح کیا اوسے دو بچے یعنے
محمد الاصغر اور یحیی پیدا ہوئے انکی نسل باقی نہین رہی — اور صہبا بنت ربیعہ
تغلبیہ سے بہی عمر اور رقیہ پیدا ہوئے عمر کی عمر پچاسی برس کی ہوئی اور اسنے نصف
میراث اپنے باپ حضرت علی رض کی پائی تہی یہہ عورت اول مقیدین مین
سے ہے جو بروقت حملہ کرنے خالد بن ولید کے عین التمر پر گرفتار آئے تہے
— یہہ عمر ابن علی رض ینبع مین فوت ہوئے اور اوسکی اولاد بہی ہے —
اور ایک عورت امامہ بنت ابی العاص بن الربیع بن عبد شمس بن عبد مناف
سے نکاح کیا تہا اس عورت کے والدہ زینب بنت رسول اللہ صلعم ہے اسے
محمد الاوسط پیدا ہوئے اسکے اولاد نہین ہوئی — اور خولہ بنت جعفر الحنفیہ سے
محمد الاکبر جو معروف ابن حنیفہ مین پیدا ہوئے اونسے اولاد بہی ہے — اور حضرت
علی رض کی بیٹیان ازواج متفرقہ سے بہت ہین ازانجملہ ام حسن — اور
رملۃ الکبری ام سعد بنت عروہ کے بشکم سے ہین — اور ام ہانی — اور
میمونہ — اور زینب صغری — اور رملہ صغری — اور ام کلثوم صغری —
ور فاطمہ — اور امامہ — اور خدیجہ — اور ام الکرام — اور ام سلمہ — اور
جعفر — اور جمانہ اور نفیسہ یہہ آپکی صاحبزادیان ہین پس تمام چو۱۴دہ بیٹون
ضرت علی رض کی ہے اور پانچ صاحبزادون سے نسل جاری ہوئی وہ یہہ
— حسن رض — اور حسین رض — اور محمد ابن الحنیفہ رض — اور عباس رض اور عمر رض

بیان فضایل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

واضح ہو کہ فضایل علی رض سے ایک یہہ ہے کہ پیغمبر خدا ص کے ہمراہ ہر امر کا مشاہدہ کیا اور آپکے بہائیون مین سے ہین اور سبسے اول مسلمان ہوئے اور پیغمبر خدا ص نے درمیان غزوہ خیبر کے ارشاد کیا کہ کلکے روز یہہ نیزہ وہ شخص اٹہاوے گا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور چاہتا ہے اللہ اوسکو اور رسول اللہ کا اوسکو اور ارشاد کیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے جسکا مین مولے ہون پس علی بہی اوسکا مولا ہے اور حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی کیا تو اس بات سے نہین راضی کہ تیرا رتبہ ہمراہ میرے ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا رتبہ حضرت موسے کے نزدیک تہا یعنے جیسا ہارون اوسکا بہائی تہا تو میرا بہائی ہے — اور پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ علی علم قضا جانتا ہے علم قضا کا وہ ہے جسمین تمام فقہ اور علم وکمال موجود ہون — بخلاف اوس قول کے جو حضرت نے زید کے حقمین فرمایا کہ یہہ فرایض خوب جانتا ہے — اور ابی کو کہا کہ یہہ قاری اچہا ہے — اور نہین دعوے کیا نبوت کا حضرت علی نے کبہی — ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب امیرالمومنین کے ایک ذرہ جاتی رہی آپنے ایک نصرانی کے پاس وہ دیکہی آپ اوسکو قاضی شریح کے پاس لے گئے اور کہا کہ اگر میرا مدعی علیہ مسلمان ہوتا تو مین اسکے برابر کہڑا ہوتا یہہ کہکر ایک جانب کو بیٹہہ گئے — اور کہا کہ یہہ ذرہ میری ہے — نصرانی نے کہا کہ نہین یہہ میری ذرہ ہے — قاضی شریح نے حضرت علی رض سے پوچہا کہ آپکے گواہ بہی ہین حضرت علی رض ہنستی جاتے تہے اور فرماتے تہے کہ نہین گواہ کوئی نہین — قاضی نے چہوڑدیا نصرانی ذرہ لیکر تہوڑی دور چلا تہا

دور چلا تہا کہ پہر کر آیا اور کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ یہہ جمیع احکام بنیون کے ہین
اور مسلمان ہوگیا اور اقرار کیا کہ ذرہ علی رض کی بروقت کوچ صفین کے گر پڑی
تہی حضرت علی رض اوسکے مسلمان ہونے سے بہت خوش ہوئے اور ذرہ بہی
اوسکو بخش دی اور ایک گہوڑا مرحمت کیا یہہ نصرانی حضرت علی رض کے ہمراہ
ہوکر خارجیون سے لڑا تہا اور شہید ہوا تہا — اور ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت
علی رض اپنی چادر مین کہجورین لے رہے تہے آپنے ایک درہم کو وہ خرید کین تہی
لوگون نے آپسے عرض کی کہ یا امیر المومنین ہم اوٹہا لین لائے ہین دیجئے آپ نے
فرمایا کہ نہین کُنبے دار کو آپ ہی اٹہانی چاہیئن — اور ایک خصلت آپ کی
یہہ تہی کہ جو بیت المال مین جمع ہوتا جمعہ کے روز تقسیم کر دیتے کچہہ اوس مین جمع
نرکہتے — چنانچہ ایک دفعہ آپ بیت المال مین تشریف لیگئے اور سونا
اور چاندی دیکہہ کر یہہ ارشاد کیا کہ اے سونے خالی کر گہر میرا اور اے چاندی
نکل بیت المال مین سے فریب اور غرور دے کسی اور شخص کو سوا ے میرے
مجہے کچہہ حاجت تمسے نہین ہے — ایک روز بہائی حقیقی حضرت علی مرتضی رض
کا یعنے عقیل ابن ابی طالب طالب عطا ہوکر آپ کی خدمت مین آیا آپ کے
پاس کچہہ نہ پایا اسواسطے اونکو چہوڑ کر حُبّ دنیا کے واسطے معاویہ سے جا ملا
اور جنگ صفین کے روز ہی معاویہ کے ہمراہ تہا — چنانچہ معاویہ نے بطور
ہنسی کے کہا کہ اے ابا یزید آج کے روز تو ہمارے ساتہہ ہے مناسب تہا تجکو
علی رض کے ہمراہ ہوتا کیونکہ وہ تیرا بہائی ہے عقیل نے کہا کہ جنگ بدر مین بہی تو مین
تمہارے ہمراہ تہا عقیل مذکور جنگ بدر مین ہمراہ مشرکین کے وہ اور اوسکا چچا عباس تہے

بیان اخبار امام حسن علیہ السلام کا

خلافت حضرت امام حسن ع

۲۴۴۳ واضح ہو کہ بروقت وفات علی ابن ابیطالب رض کے تمام مسلمانون نے اون کی بیٹے امام حسن علیہ السلام سے بیعت کی ۔ اور عبداللہ ابن عباس حضرت علی رض کی زندگی ہی مین بصرہ سے کچھ مال لیکر مکہ کو چلا گیا تھا اور درمیان عبداللہ مذکور اور علی رض کے خط وکتابت بہت ہو چکے تھے ۔ جبکہ امام حسن ع خلیفہ متولی خلافت کے ہوئے اوسوقت ابن عباس نے انکو لکھا کہ تم مضبوط اور قوی قصد واسطے جہاد دشمن کے ہو رہو ۔ اور اول حضرت امام حسن علیہ السلام سے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے بیعت کی اور کہا کہ دراز کر ہاتھ اپنا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور جنگ مخالفین پر حضرت امام حسن ع نے کہا کہ اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ص کے کیونکہ وہ دونو ثابت ہین ہر اور لوگون نے بیعت کی ۔ اور حضرت امام حسن ع ہر ایک مسلمان سے جو بیعت کرتا تھا یہہ شرط کرتے جاتے تھے کہ میرے مطیع اور فرمان بردار رہنا جسکو مین چھوڑ دون تم بہی درگذر کرنا اور جسے مین لڑون تم لڑنا اس امر کے بیان کرنے سے سب کو شک ہو گیا اور کہنے لگے کہ یہہ شخص تمہارا سر دار لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے

اب شروع ہوا اکتالیسوان سال ہجری نبوی ص

۴۱ھ

بیان ہے اسبات کا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت معاویہ کے سپرد کی کہتے ہین کہ قبل از وفات حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اونسے چالیس ہزار آدمیون نے اونکے لشکر سے بیعت کی تہی مرنے پر لڑو سامان معاویہ پر چڑہائی کا کیا تھا ۔ حضرت امام حسن ع نے اس لشکر کو آمادہ کر کے جنہون نے بیعت حضرت علی رض سے کی تہی کوفہ کو بارادہ جنگ معاویہ کے کوچ کر کے مداین تک

تک پہنچے — اور حضرت امام حسن ع نے مقدمۃ الجیش یعنے پیش خیمہ اپنا قیس بن سعد کو
دیا اور بارہ ہزار آدمی اونکے ہمراہ کئے — بعضے کہتے ہین کہ پیش خیمہ پر عبداللہ ابن عباس
مقرر ہوئے تھے پہر تقدیر جب مداین کے پاس پہنچے حضرت امام حسن ع کے لشکر مین
فساد برپا ہوا کہتے ہین کہ حضرت امام حسن ع کی بیوی کی طرف سے کچھہ جھگڑا ہوا آپ
ایک سفید محل مین درمیان مداین کی داخل ہوئی اور لشکر مین بغض اور حسد برپا ہوا جب
حضرت امام حسن ع نے دیکھا کہ لوگون کا یہہ حال ہے اوسوقت حضرت امام حسن ع
نے معاویہ کو ایک نامہ باین مضمون لکھا کہ اگر چند شرطین تم مان لو تو مجکو تمہاری اطاعت
منظور ہے معاویہ نے مان لین وہ شروط یہہ ہین ایک شرط امام حسن ع نے یہہ کی
تہی کہ جو روپیہ بیت المال کوفہ مین ہے مجکو دو اور دار ابجرد کا خراج جو فارس سے
آتا ہے وہ دیا کرو — اور حضرت علی رض کو برا نہ کہا کرو اوسنے سب شرطین مان لین
الا سب علی رض سے انکار کیا اور کہا علی رض کو گالی ہمیشہ دونگا جب امام حسن ع
نے دیکھا کہ یہہ شرط نہین مانتا لاچار یہہ کہا کہ جس مجلس مین مجکو یاد ہے سامنے حضرت
علی رض کو گالی نہ دو اوسنے منظور کیا اور کہا اچھا تمہارے سامنے نہ کہینگے لیکن
پہر اس شرط کو بہی پورا نہ کیا اور کہتے ہین کہ چار لاکھہ درہم اونکے پاس بہجواے
اور خراج دار ابجرد کا کچھہ نہ بہجوایا — پہر معاویہ کوفہ مین داخل ہوا لوگون نے اوسکی
بیعت اختیار کی اور حضرت امام حسن ع نے قیس بن سعد کو لکہا کہ تم معاویہ کی اطاعت
مان لینا پہر درمیان قیس اور عبداللہ بن عباس اور معاویہ کے درمیان خط وکتابت
جاری ہوئے اور آخر الامر یہہ ہوا کہ اون دونون نے بہی مع اپنے ہمراہیون کے
بیعت معاویہ کی منظور کی — اور یہہ شرط ہوگئی کہ ہمسے کبہی کسی خون یا مال کا مطالبہ
نہ کرنا معاویہ نے منظور کیا اس شرط کو پورا بہی کیا — اور حضرت امام حسن ع درمیان
مدینہ کے اپنے اہل بیت مین آگئے کہتے ہین کہ امام حسن ع نے امر خلافت درمیان

خلافت حضرت امام حسن ع

۴۴۴ ربیع الاول سنہ ۴۱ھ کے معاویہ کے سپرد کیا تھا اور بعضے ربیع الاخر اور بعضے جمادالاول
کہتے ہین بموجب قول اول کے حضرت امام حسن ع نے ساڑھے پانچ مہینے خلافت کی
اور بموجب قول ثانی کے کچھہ اوپر چھہ مہینے — اور بموجب قول تیسرے کے کچھہ اوپر
سات مہینے روایت کی ہے سفینہ نے کہ فرمایا ہے نبی ص نے کہ خلافت میرے بعد
تیس برس تک رہے گی پھر آوے گا ایک بادشاہ غصہ والا — اور بعد تیس برس کے
ایک دو روز ہوگا جسدن دست بردار ہو جاویگا خلافت سے حسن ع اور حضرت امام حسن ع
مدینہ مین رہنے لگے — یہانتک کہ اسی شہر مین درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۴۹ ہجری مین
فوت ہوئے اور پیدایش آپکی مدینہ کی ہے درمیان سنہ ۳ ہجری کے پیدا ہوئے تھے
یہہ بڑے تھے امام حسین ع سے ایک برس — اور حضرت امام حسن ع نے بہت نکاح
کئے ہین اور طلاق بھی بہت دئے ہین اور پندرہ بیٹے مذکر اور آٹھہ بیٹی مونث
آپ سے پیدا ہوے ہین اور اپنے جد رسول مقبول کے سر سے ناف تک مشابہہ تھے
اور حضرت امام حسین رض ناف سے قدم تک مشابہت رکھتے تھے — اور باعث
وفات جناب امام حسن ع کا وہ زہر تھا جو پلایا تھا اونکی بیوی جعدہ بنت الاشعث
نے کہتے ہین یہہ حرکت بیجا اوسنے بسبب اغوا معاویہ کے کی تھی بعضے کہتے ہین کہ یزید
ابن معاویہ کے بہکانے سے زہر دیا تھا کیونکہ اوسنے اوس سے وعدہ نکاح کرنیکا کر لیا تھا
چنانچہ اونکو زہر دیکر اوس سے کہا کہ مجھسے نکاح کرلے یزید نے انکار کیا اور نکاح نہ کیا
اور بر وقت وفات کے حضرت امام حسن ع یہہ وصیت کر گئے تھے کہ میرے دادا رسول اللہ
ص کے پاس مجھکو مدفون کرنا جب آپ فوت ہو گئے اوس وقت لوگون نے
چاہا کہ وہ وصیت بجا لاوین لیکن چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ کا
والی تھا اوسنے منع کیا اور قریب تھا کہ بسبب اس منع ہونیکے درمیان بنی امیہ
اور بنی ہاشم کے فتنہ برپا ہوتا اسلئے عایشہ رض نے ارشاد کیا کہ گھر میرا ہے مین اجازت

اجازت نہین دیتے اوسجائے دفن کرنے کی اسلئے بقیع مین آپکو مدفون کیا جب
معاویہ کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت امام حسن عم کا انتقال ہوا سجدہ شکر کا بجالایا اور خوش ہوا
— فضایل حسن بہت ہین ازانجملہ جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے یہہ ہے کہ نبی صم نے
ارشاد کیا کہ حسن عم اور حسین عم یہہ دو سردار ہین جوانان اہل جنت کے اور باپ
انکا اون دونون سے بہتر ہے — اور خاص امام حسن عم کے حق مین یہہ روایت ہے
کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ حسن عم میرا بیٹا سردار ہے اور صلح کروایگا خدا تعالے
بسبب اسکے درمیان دو گروہ مسلمانون کے — اور روایت ہے کہ پیغمبر خدا صم کہین کو
تشریف لیجاتے تھے اور امام حسن اور حسین عم کھیل رہے تھے اپنے گردن اپنی اون دونون کے
واسطے دراز کرکے اون دونون کو اوٹھا لیا اور فرمایا کہ کیا اچھی سواری ہے
جو اونٹ ہے ان دونون کا اور اچھے سوار ہین

بیان خلفاء بنی امیہ کا

خلفاء بنی امیہ چودہ ۱۴ ہین اول انمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور پچھلا خلیفہ مروان الجعدی
ان خلفاء نے کچھہ اوپر نوّے برس سلطنت کی ہے جسکے تخمیناً ہزار مہینے ہوتے ہین —
قاضی جمال الدین بن واصل ابن اثیر سے نقل کرتا ہے کہ اوسنے اپنی تاریخ مین یون لکھا ہے
کہ جبکہ حضرت امام حسن عم مدینہ کو کوفہ سے مراجعت کرکے تشریف لائے ایک شخص
آپکو راہ مین ملا اور اوسنے یہہ کلمہ جناب امام حسن عم کو مخاطب کرکے کہا کہ اے کالا منہہ
کرنے والے مسلمانون کے آپ نے یہہ سُنکر ارشاد کیا کہ مجکو ملامت نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صم
نے اپنے خواب مین دیکھا ہے کہ بنی امیہ مین سے ایک ایک شخص منبر خلافت پر
چڑہیگا یہہ انحضرت کو برا معلوم ہوا اوسوقت اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی

بیان خلافت معاویہ رض کا

۴۴۶ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ — وَإِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ترجمہ یہہ ہے + یعنے عطا کیا تمکو اے محمد صلعم حوض کوثر — اور اتارا ہمنے اوس قران کو درمیان لیلۃ القدر کے اور کہا جانتا ہے تو کہ کیا ہی لیلۃ القدر — لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینون سے

بیان اخبار معاویہ ابن ابی سفیان بن صخر بن حرب

ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کا والدہ اسکی ہند بیٹی عتبہ کی ہے اور کنیت اوسکی عبد الرحمن ہے — بیعت معاویہ کی اوس روز ہوی جس روز جانبین سے حکم جمع ہوئے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی رض کے بیعت کی گئی لیکن بیعت تامہ اوس روز لوگون نے کی جس روز امام حسن ع خلافت سے دست بردار ہوئے اور خلافت معاویہ کے سپرد کی جبسے ہمیشہ معاویہ خلیفہ رہا

اب شروع ہوا بیالیسواں ۴۲ اور تنتالیسواں ۴۳ سال ہجری نبوی صلعم کا

اسمین سالمین عمرو بن العاص بن وایل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہہ عمرو مذکور ایک شخص اون تین شخصون مین کا ہے جو ہجو کیا کرتے تہے رسول اللہ صلعم کی اور وہ عمرو بن العاص — اور ابو سفیان بن حرب — اور عبد اللہ بن الزبعری تہے — اور تین ہی شخص انکی مجیب نبی رسول اللہ صلعم کی طرف سے تہے — وہ یہہ ہین حسان بن ثابت

بیان خلافت معاویہ رض کا

ثابت — اور عبد اللہ بن رواحہ — اور کعب بن مالک — اور ملک مصر کا ۴۴ھ
خراج عمرو معاویہ کیطرف سے کہاتا بعد وضع تنخواہ لشکر اوسکے کے موافق اوس
شرط کے جو معاویہ سے ہوگئی تہی بروقت متفق ہونیکے جنگ علی رض پر

اب شروع ہوا چوالیسواں سال ہجری نبوی ص ۴۴

بیان ہے بہائی چارا کرنے معاویہ کا زیاد سے

اسی سالمین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبے مین ملا لیا تہا حال یہہ ہے کہ سمیہ
ایک لونڈی تہی حارث بن کلاہ ثقفی کی اوسنے ایک غلام رومی مسمی عبید سے
اوسکا نکاح کردیا تہا اوس غلام سے سمیہ نے ایک بچہ جنا وہ زیاد تہا یہہ شخص حقیقت
مین از روے شرع اوس حارث کا غلام ہوا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان
بہی ایام جاہلیت مین طرف طایف کی گیا تہا یہہ جاکر ایک کلال کے گہر جو شراب
بیچتا تہا اوترا اوس شراب فروش کو ابو مریم کہتے تہے وہ مسلمان ہوگیا تہا بعد اسکے
— ابوسفیان کو جب نشا ہوا اوسنے اوسے عورت کی خواہش کی ابو مریم نے
کہا کہ اگر چاہے تو سمیہ موجود ہے ابوسفیان نے کہا کہ اچہا اوسکو لاؤ گرچہ اوسکی
چہاتیان بڑی ہین اور پیٹ بڑا ہے — بہر تقدیر ابوسفیان نے اوسے صحبت کی
اوسکو حمل ہوگیا کہتے ہین کہ اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا اور جس سالمین کہ پیغمبر خدا ص
نے ہجرت کی اوس سالمین وہ زیاد کو جنی تہی — مگر زیاد جب جوان ہوا تو فصیح
اور بلیغ ہوا چنانچہ ایک روز زیاد ندکور مجلس عمرو بن الخطاب رض کی مین درمیان
اونکی خلافت کے حاضر ہوا تہا — اوسوقت عمرو بن العاص نے بطور تعریف یہہ

ذکر خلافت معاویہ رض کا

۴۴۸ کہا کہ اگر یہہ لڑکا کسی قریش کی اولاد سے ہوتا تو تمام عرب کو ایک لاٹھی ہانکتا وہان
ابوسفیان بہی حاضر تہا اوسنے حضرت علی رض ابن ابیطالب سے کہا کہ جس شخص کا یہہ
تخم ہے اوسکو مین جانتا ہون ــ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ پہر
کون مانع ہے اوسکو کنبے مین ملانے سے ابوسفیان بولا کہ اصلع سے ڈرتا ہون
مراد اوسکی اس لفظ سے عمر رض کی تہی اصلع اوسکو کہتے ہین جسکی پیشانی کے سر پر
بال نہون پس اسواسطے ڈرتا ہون کہ درہ سے میرا چمڑا نہ اوڑا دے ــ پہر جبکہ
وہ قضیہ گذرا جسمین گواہون کی گواہی مغیرہ پر بابت زنا کی طلب ہوئی اور حضرت عمر رض نے
اونکے کوڑے مارے اوراونمین ابوبکر بہائی زیاد کا مادرزاد بہی تہا اور زیاد نے
گواہی صریح نہ دی جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین اوس روز سے مغیرہ نے زیاد سے
بہت محبت اور دوستی کرنی شروع کی تہی ــ پہر جب حضرت علی رض خلیفہ ہوئے
تب آپ نے زیاد کو فارس پر متولی کیا اونکی ایام خلافت مین چین سے حکومت
کرتا رہا مگر جبکہ حضرت امام حسن عم نے خلافت معاویہ کے سپرد کردی تب زیاد نے
معاویہ کی بیعت اختیار نہ کی اور بغاوت اختیار کر کے رک گیا اور معاویہ کو اس امر
ہم کے پیش آنے سے یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو زیاد کسی شخص کو بنی ہاشم مین
ملا کر اپنے ہمراہ کرلے اور پہر لڑائی کرنی پڑے ــ اور مغیرہ ابن شعبہ معاویہ کیطرف
سے کوفہ کے والی تہے ــ جب یہہ حال مغیرہ نے دیکہا وہ معاویہ کے پاس درمیان
سنہ ۴۲ ہجری کے گیا معاویہ نے اوسکے سامنے زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس
مین باغی ہو بیٹہا ہے اطاعت نہین مانتا ــ مغیرہ نے کہا آپ مجکو اجازت دیجیے
مین جا کر اوسکو سمجہا دون معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکہو کہ مینے تمکو امن
دی کچہہ خوف نکرنا چنانچہ مغیرہ وہان گیا کیونکہ اون دونون مین دوستی کمال تہی
اوسنے اوسکو اپنے ہمراہ معاویہ کے پاس لا کر بیعت کروادی اور مغیرہ زیاد کا بہت اکرام

اکرام اور تعظیم کرتا تہا اوس روز سے جو اوسنے زنا کی گواہی نہ دی تہی — پہر جبکہ یہہ سال آیا تو معاویہ نے زیاد کو اپنے کنبہ مین ملا لیا اور لوگون کو گواہی کے واسطے بلوایا اور ایک مجمع ہوا اور ابو مریم شراب فروش جسنے سمیہ کو ابی سفیان کے پاس حاضر کیا تہا درمیان طایف کے وہ بہی گواہی کے واسطے مطلوب ہوا اوسنے گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابی سفیان سے ہے اور کہا کہ مینے بچشم خود دیکہا کہ سمیہ کی فرج سے ابی سفیان کی منی ٹپکتی تہی — زیاد نے کہا کہ تجکو گواہی کے واسطے بلایا ہے یا گالیان دینے آیا ہے — بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب مین ملا لیا یہہ اول واقعہ ہے جسمین خلاف شرع کیا گیا ہے کیونکہ قول صریح رسول اللہ کا اسطرح پر ہے کہ بیٹا واسطے عورت کے اور زانی کے واسطے پتہر ہے — یہہ امر لوگون پر بہت گران گذرا اور سب کو برا معلوم ہوا خصوصاً بنی امیہ کو کیونکہ زیاد ایک غلام عبید رومی کی اولاد سے صراحتہً تہا اب وہ امیہ بن عبد شمس کی نسب سے ہو گیا چنانچہ عبد الرحمن ابن حکم بہائی مروان کے نے چند شعر بہی اس معاملہ مین کہے ہین (قول مترجم مینے تذکرہ شعراء عرب مین لکہے ہین) پہر معاویہ نے زیاد کو بصرہ پر متصرف کر دیا اور خراسان اور سیستان بہی اوسکی مضافات سے کر دئے — سندہ اور بحرین اور عمان یہہ سب اوسکے متعلق ہو گئے — اسی سال مین ام حبیبہ بنت ابی سفیان زوجہ مطہرہ رسول مقبول کی فوت ہوئین

اب شروع ہوا سنہ ۴۵ ہجری نبوی صلعم کا

اسی سال مین زیاد بصرہ کو گیا اور وہان سلطنت کا خوب انتظام کیا اور سلطنت معاویہ کے واسطے موکد کی اور تلوار سونتی اور گمان کرنے والون سے مواخذہ کیا اور شبہ پر

خلافت معاویہ

۵۰ھ لوگون کو سزائین دین پہر سب آدمی اوس سے ڈر گئے اور کہتے ہین کہ مثل زیاد کے
بعد حضرت علی رض کے کسی نے اون کا سا خطبہ نہین پڑہا اور جبکہ مغیرہ سنہ ۵۰ ہجری مین
فوت ہوا اور یہہ عامل معاویہ کی طرف سے کوفہ پر تہا اوسوقت معاویہ نے زیاد کو
کوفہ کا حاکم کر دیا چنانچہ زیاد وہان گیا اور بصرہ پر اپنا خلیفہ سمرہ ابن جندب کو بنا کر چہوڑ گیا
یہہ شخص بہی زیاد ہی کی خاصیت رکہتا تہا یعنے خونریزی اور قتل کرتا تہا — اور زیاد کا
یہہ دستور تہا کہ چہہ مہینے کوفہ مین رہتا اور چہہ مہینے بصرہ مین یہہ وہ شخص ہے جسنے اول
اپنے آگے حربی اور علم لیجانے کی ترکیب نکالی اور پانسو آدمی اپنے محافظ مقرر کئے
وہ ہمیشہ اوسکے مکان پر پڑے رہتے تہے کبہی الگ نہ ہوتے تہے — اور معاویہ
اور تمام اوسکے عمال دعا کیا کرتے تہے عثمان ابن عفان رض کے واسطے خطبہ مین
بروز جمعہ گالیان دیا کرتے اور حضرت علی رض کو برا کہتے تہے — اور مغیرہ متولی
کوفہ جب سب علی رض کے معاویہ کی اطاعت سے کیا کرتا اوسوقت ایک شخص
حجر معہ اپنے ہمراہیون کے یہہ کہدیا کرتا تہا کہ یہہ لعنت تجہی پر ہوگی مغیرہ نے مدت تک
اوسکی برداشت کی مغیرہ اوس سے تجاوز کر جاتا تہا — جب زیاد وہان کا والی ہوا
اسنے حضرت عثمان رض کے واسطے دعا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر سب اور
تبرا کیا اور اون لوگونکا یہہ شیوہ تہا کہ حضرت علی رض کا نام علی رض نہ کہتے تہے
بلکہ ابوتراب کہا کرتے تہے اور حقیقت مین یہہ کنیت حضرت علی رض کو بہت پسند تہی
کیونکہ یہہ کنیت حضرت علی رض کی پیغمبر خدا صلعم نے مقرر کی تہی — اسوقت حجر موافق
اپنی عادت قدیم کے اوٹہکر حضرت علی رض پر ثنا کرنے لگا زیاد نے بعد سننے
اس گفتگو ناپسند کے اوسکو پکڑ کر قید کیا اور بیڑیان لوہے کی اور زنجیر لوہے کی پہنا کر
اور تیرہ ۱۳ آدمی اور اوسکے ہمراہ گرفتار ہوئے ان سبکو زیاد نے معاویہ کے پاس پکڑ کر
بہیجدیا چہہ آدمیون کے اونمین سے اونکے کہنے والون نے جان بخشی کروالی اور آٹہ ۸

خلافت معاویہ

آٹھہ گرفتار رہے اون مقیدین کو معاویہ نے واسطے گردن کشی اور قتل کے ایک گانو مسمی عذرا مین بہیجدیا (یہہ ایک گانو دیہات دمشق سے ہے) رضی اللہ عنہم — کہتے ہین کہ یہہ شخص حجر بڑا دیندار اور نمازی تہا ہرچند کہ حضرت عائیشہ صدیقہ رض نے حجر کی جان بخشی کے واسطے ایک قاصد معاویہ کے پاس بہیجا تہا مگر وہ بعد مقتول ہونے حجر کے پہنچا — قاضی جمال الدین بن واصل کہتا ہے — اور ابن جوزی بہی باسناد متصل حسن بصری رض سے روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ چار خصلتین معاویہ مین ایسی تہین کہ اگر اونمین سے ایک بہی ہوتی تب بہی خلق اللہ کو ہلاک کرتے — وہ یہہ ہین کہ خلافت اوسنے تلوار سے لی بدون مشاورت اور صلاح کے اور حالانکہ اور صحابہ اور صاحب فضیلت موجود تہے — اور خلیفہ کیا اوسنے اپنے بیٹے یزید کو — اور دائم الخمر اور نشہ باز تہا — اور حریر پہنتا تہا ڈہول طنبور وغیرہ بجواتا تہا — اور زیاد کو اپنی نسب مین ملالیا تہا حالانکہ یہہ بات صریح خلاف شرع اوسنے کی تہی کیونکہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا ہی کہ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحَجَرُ یعنے بیٹا زانیہ کا ہے اور زانی محروم ہے — اور قتل کیا معاویہ نے حجر ابن عدی اور اوسکے ہمراہیون کو افسوس ہے حجر کا اور اوسکے اصحاب کا جو مقتول ہوئے — روایت ہے شافعی سے وہ نسبت کرتے ہین اِسی روایت کی طرف ربیع کی کہ ربیع چار شخصون کی گواہی صحابہ مین سے نامقبول جانتا ہے وہ یہہ ہین — معاویہ — اور عمرو بن العاص — اور مغیرہ — اور زیاد —

اسی سالمین یعنے ۴۵ھ سنہ ہجری مین عبد الرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئے اور اہل شام سب اوسکی طرف میلان رکہتے تہے معاویہ نے ایک نصرانی مسمی اثال کے ہاتہہ زہر کہلواکر اوسکو مروا ڈالا

اب شروع ہوا ۴۶ھ سنہ اور ۴۷ھ سنہ ہجری صلعم

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

۴۵۴ اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر فوت ہوا اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے اسیواسطے اوسکو منقری کہتے ہین یہہ شخص نبی صلعم کے پاس قاصد بنی تیم کا ہوکر آیا تہا اور مسلمان ہوگیا تہا کہتے ہین کہ یہہ قیس مذکور بہت سے اخلاق پسندیدہ سے متصف ہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۸ ہجری ص

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

درمیان اسی سال کے یعنے سنہ ۴۸ مین معاویہ نے لشکر کثیر قسطنطنیہ پر ہمراہ سفیان بن عوف کے روانہ کیا اونہون نے وہان جاکر بلا در روم مین کہلبلی ڈالدی اور قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اس لشکر مین ابن عباس — اور عمرو بن زبیر اور ابوایوب انصاری بہی تہے — ابوایوب انصاری تو درمیان مدت حصار ہی کے فوت ہوئے اور قسطنطنیہ کی چار دیواری کے پاس مدفون ہوئے یہہ صحابی ہمراہ پیغمبر خدا ص کے جنگ بدر اور جنگ احد اور ہمراہ علی مرتضی رض کے جنگ صفین مین اور ماسوا اوسکے اور لڑائیون مین شامل ہوچکے تہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۹ اور سنہ ۵۰ ہجری نبوی ص

اس سال مین بلدہ قیروان کی بنا ڈالی گئی اور سنہ ۵۵ ہجری مین طیار ہوچکا تہا حال اوسکا یہہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا تہا یہہ صحابی صالحین مین سے ہی جب یہہ افریقہ پر گئے اونہون نے باشندگان افریقیہ کو قتل کیا کیونکہ اون

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

اون لوگون کا یہہ دستور تہا کہ جب وہان سی لشکر چلا جاتا پہر مرتد ہوجایا کرتے تہے اور وہان کے حاکمون کی رہنے کی جائے زویلہ اور برقہ تہی عقبہ کی راے مین یہہ آیا کہ اسجاے ایک شہر واسطے لشکر کے رہنے کے بنایا چاہیے اس لئے اونہون نے موضع قیروان اختیار کیا اس گانوین کہجورون وغیرہ کے درخت بہت انبوہ دار تہے اُنہون نے سب کٹواکر ایک شہر بنایا وہ شہر قیروان ہے اور اسی سنہ ۵۰ مین دحیہ الکلبی نے بیٹے دحیہ بن خلیفہ بن فروۃ بن فضالتہ نے جو منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہہ صحابی جنگ بدر مین حاضر نہ ہوا تہا — فرمایا ہے نبی صلعم نے کہ جبرائیل صورت مین مشابہہ دحیہ الکلبی کے آتا ہے

اب شروع سنہ ۵۱ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین سعید بن زید جو کہ ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہے فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۲ اور سنہ ۵۳ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین زیاد بن ابیہ درمیان ماہ رمضان کے بسبب خارش کے جو اوس کی اُنگلی مین ہوگئی تہی فوت ہوئے اور پیدائش ان کی سال ہجری تین مین ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۵۴ اور سنہ ۵۵ اور سنہ ۵۶ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین معاویہ نے سعید ابن عثمان ابن عفان رضہ کو خراسان پر حاکم کیا اونہون نے نہر جیحون کہود کر سمرقند اور صغد تک پہنچائی اور کفار کو شکست دیکر ترمذ تک

بیان جنگ قسطنطیہ کا

گئے اور اوسکو صلح کرکے فتح کیا — وہ لوگ جو اس جنگ مین اونکے ہمراہ مقتول ہوئے
ازانجملہ قثم ابن عباس بہی ہین یہہ بہی سمرقند کے پاس مدفون ہوئے اور انکے
بہائی عبداللہ بن العباس طایف مین شہید ہوئے تہے — اور فضل رض شام مین
اور معبد افریقیہ مین چنانچہ کہا گیا ہے کہ نہین دیکہین گئین قبرین بہائیونکی اتنی دور
جتنی دور اور فاصلہ پر ان بہائیون کی ہین یعنے حضرت عباس کی بیٹون کو رضی اللہ عنہم اجمعین
اسی سال مین معاویہ نے لوگون سے بیعت اپنے بیٹے یزید کی کروائی اور اپنا ولیعہد
کیا اور کہا کہ میرے پیچھے یہہ خلیفہ ہے چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی
چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ پر متولی تہا اوسنے چاہا کہ یزید کی بیعت
مدینہ کے باشندون سے بہی کرواوے حضرت امام حسین ع نے بیعت منظور نہ کی
— اور عبداللہ بن عمر — اور عبدالرحمان بن ابی بکر — اور عبداللہ بن زبیر
نے بہی بیعت اختیار نہ کی اون کے رُکنے سے اور لوگ بہی رُک گئے آخرکار معاویہ
خود بذاتہ ایک ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر حجاز مین آیا اور جناب عایشہ صدیقہ
علیہا السلام سے اس امر مین گفتگو رہی لیکن انجام کار معاویہ نے یزید کی بیعت سب سے
قبول کروائی — الا ان شخصون نے جنکا نام اوپر مذکور ہوا بیعت نہ مانی — روایت
بیان کیا کہ معاویہ نے اپنے بیٹے یزید سے ایک روز کہا کہ اے بیٹے مینے سب امورات کا
بندوبست کردیا ہے کوئی امر چہوڑا نہین اور کوئی شخص ایسا نہین رہا جسنے تیری بیعت
نہ کی ہو مگر اون چار شخصون نے بیعت نہین کی — یہہ بات سن رکہہ کہ عبدالرحمن
تو آدمی ہے اسکی ڈرتے رہنا آج اور آج کی کل — اور ابن عمر ایک شخص ہے
پارسا — اور حسین ع سے قرابت ہے اگر تو اوسپر فتح پاوے اور وہ تیرے
ہاتہہ لگ جاوے تو اوس سے درگذر کرنا — اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتہہ
لگے تو اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ضرور کرنا

اب شروع ہوا ۵۷ھ اور ۵۸ھ ہجری نبوی صلعم کا

بیان اسی سال کے امیر المومنین عائشہ صدیقہ رض بنت ابی بکر زوجہ مطہرہ رسولخدا صلعم کی عالم بقا کو نہضت فرما ہوئین اور انکا بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر بہی اسی سالمین فوت ہوا

اب شروع ہوا ۵۹ھ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین سعید ابن العاص بن امیہ رحلت فرمائے ملک عدم ہوئے یہہ شخص سال اول ہجری مین پیدا ہوئے تہے اور انکے والد عاص بن سعید نے بروز جنگ بدر ایک کا فر مارا تہا اور یہہ شخص سعید بنی امیہ مین بہت سخی تہا۔ اور اسی سالمین حُطَیّہ جنکا نام جرول ابن مالک تہا فوت ہوئے حُطَیّہ انکو بسبب اسکے کہ قد انکا چہوٹا تہا کہا کرتے تہے اول یہہ شخص مسلمان ہوا پہر مرتد ہوگیا اور پہر مسلمان ہوا اور اسی سالمین ابو ہریرہ رض فوت ہوئے اس صحابی کے نسب اور اسم مین اختلاف ہے یہہ اون لوگون مین سے جو ہمیشہ رسول اللہ صلعم کی خدمت مین رہا کرتے تہے اس صحابی سے روا تین بہت کی گئی ہین چنانچہ اسیواسطے بعضے آدمیون نے انکو تہمت تکذیب کی لگائی ہے بسبب کثرت روایات کے اور اکثر لوگ اونکی روایت کو صحیح کہتے ہین اوسمین کچہہ شک نہین لاتے

اب شروع ہوا ۶۰ھ ہجری نبوی صلعم

بیان وفات معاویہ کا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ماہ رجب مین معاویہ بن ابی سفیان فوت ہوئے
اور اونتیس ٢٩ برس تین مہینے ستائیس ٢٧ دن خلافت کرتا رہا اوس روز سے کہ خلافت
اوسکے سپرد ہوئی اور حسن بن علی رض نے بیعت کی عمر اوسکی پچہتر ٧٥ برس کی ہوئی —
بعضے کہتے ہین اٹھتر برس کی اور کوئی کچہہ اور کہتا ہے — جب معاویہ فوت ہو چکا
اوسوقت ضحاک بن قیس منبر پر اگر چڑہا اور اپنے ہاتہہ مین دونو کفن معاویہ کے
لئے ہوئے تہا پہلے معاویہ پر ثنا کی اور لوگون کو بتلایا کہ معاویہ مرگیا اور یہہ دونو کفن
اوسکے ہین — پہر ضحاک نے اوسکی نماز پڑہی اور یزید موجود نہ تہا یہہ ایک
گانون مین تہا جسکو حوارین کہتے ہین مضافات حمص سے لوگون نے لکہہ کر اوسکو بلایا
چنانچہ بعد دفن معاویہ کے آیا اور اوسکی قبر پر نماز پڑہی

بیان اخبار معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ اپنے باپ کے ہمراہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوا تہا اس سے پیغمبر
صلعم کا رکتابت کا لیا کرتے تہے — حضرت عمر رض عنہ نے اپنے ایام خلافت
مین اسکو شام کا عامل کردیا تہا چنانچہ چار برس ان کے سامنے حاکم رہا اور
حضرت عثمان رض نے اپنی تمام مدت خلافت مین اوسکو قایم رکہا چنانچہ بارہ ١٢ برس
ان کے ایام خلافت مین سرداری کرتا رہا اور چار برس تک حضرت علی رض سے
لڑکر شام پر متغلب رہا پہر تقدیر چالیس برس ملک شام کی سلطنت اوسنے کی اور

اخبار معاویہ

اوسکے خلق کا یہہ حال ہے کہ حلیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست ملک خوب جانتا تہا اور حلم
اوسکا غصہ پر اوسکے غالب تہا اور سخاوت بہی بہت کرتا تہا اقرباؤں کے ساتھہ سلوک
کرتا تہا کسر کبہی نہوتا تہا — ایک حکایت اوسکے حلم کی تاریخ قاضی جلال الدین بن دوالی
سے منقول ہے وہ یہہ ہے — کہ اروی بنت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک روز
معاویہ کے پاس تشریف لائین اور یہہ بڑہیا کبرسن تہی ان کو دیکہہ کر معاویہ نے کہا کہ مرحبا
اے خالہ آپ کیسی طرح پر ہین اوسنے کہا کہ اے بہانجے اچہی ہون پہر اوس بیوی نے
یہہ کہا کہ معاویہ تو نے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹے کے ساتھہ تو نے بہت برائی کی
اور اوسکی صحبت کو فراموش کیا اور اپنا نام تو نے وہ رکہا کہ تجکو زیبا نہ تہا اور بسبب
حق غیر ہوگیا — اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیون سے بہت رنج اور مشقت
اٹہا چکے ہین یہانتک کہ انتقال فرمایا نبی نے اوسکی سعی کی ہم شکر گذار ہین اور رتبہ
اوسکا بلند ہوا — پہر ہمپر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ کو دی ہمنے
اپنا حق چہوڑ دیا اور تم والی ہوگئی ہمپر اور حالانکہ ہم تم مین بمنزلہ بنی اسرائیل کے ہین
آل فرعون مین — اور علی ابن ابیطالب بعد ہمارے نبی کے بمنزلہ ہارون کے تہا موسی
سے — عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ اے بڑہیا گمراہ تیری عقل جاتی رہی ہمسی
نہ بول — اوس نیک بخت بیوی نے فرمایا کہ اے باغیہ کے بچے تو بہی کلام کرتا ہے
تیری ماں مکہ مین بغاوت و شقاوت کتنا کچہہ کر چکی ہے جسنے چاہا اوس سے فعل گرم کی
چنانچہ تیری نسب کا دعوی پانچ شخصون نے قریش مین سے کیا تہا اور اس امر کا سوال
تیری ماں سے کیا گیا اوسنے کہا کہ پانچون نے مجہسے صحبت کی ہے پہر تیری صورت
دیکہی گئی کہ کس کی مشابہہ ہے جسمین بہت ملتی ہو اوسکی نسب سے اسکو قرار دو پس
غالب ہوئی تجہپر مشابہت عاص ابن وایل کی اوسکی نسب مین تجکو ملا لیا — معاویہ
بولا کہ خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوات اب آپ اپنی حاجت فرمائی

خلافت یزید ابن معاویہ

۵۵ھ — اوس بڑہیا نے کہا کہ دو ہزار دینار چاہتی ہون مین اپنی کہجورون کے واسطے پانی جاری کرون گی جو فقرا ال حارث بن عبدالمطلب کی زمین مین ہین اور دو ہزار دینار اور تاکہ فقرا بنی الحارث کا نکاح کر دون — اور دو ہزار واسطے مددگاری شدت اور تکلیف زمانہ کے معاویہ نے چھ ہزار دینار دلوا دیے اوسنے لے لئے اور چلی گئی — معاویہ نے اول یہہ بات نکالی کہ اپنی زندگی مین یزید کی لوگون سے بیعت کروائی — اور دو دو تین پر نشان مقرر کئے — اور حجرے مسجد مین اول اسنے بنوائے ہین — اور خطبہ بہی بیٹھ کر اسنے پڑہا موافق قول بعضے کے — اور عبداللہ بن جعفر ابن ابی طالب اون لوگون مین سے ہے کہ جایز جانتا ہے سماع اور تارکا اور ساغر کا — اور وہ دیکہتی رہتے تہے اہل ربہ کو اور معاویہ بُرا جانتا تہا پہر چنانچہ ایک روز ابن جعفر معاویہ کے پاس آئے اور ہمراہ اونکے مسمی بدیح خادم تہا ابن جعفر نے بدیح کو کہا کہ گا اوسنے وہ شعر گایا جو معاویہ کو پسند تہا وہ یہہ ہے

یا لبنی اوقدی النارا ان من تہوین قد جارا
رب نار بت ارمقہا نقضم الہندی والغارا
واہا ظبی فاججہا عاقد فی للخصر زنارا

یہہ شعر سنکر معاویہ بہت خوش ہوے اور پیر زمین پر مارنے لگے ابو جعفر نے کہا کہ اے امیر المومنین بس کبہی اتنا خوش نہ ہو جئے معاویہ نے کہا کہ ابو جعفر ان الکریم یطرب — یہہ ایک مثل ہے اسکے معنے یہہ ہین کہ سخی لوگ خوش ہی ہوا کرتے ہین

بیان اخبار یزید ابن معاویہ کا

حضرت یزید ابن معاویہ خلیفہ ثانی ہے خاندان بنی امیہ سے اور اوسکی والدہ کا نام

خلافت یزید ابن معاویہ

نام میسون بنت بجدل کلبیہ ہے — جب اوسکا باپ مرگیا اوسکی خلافت کے بعد لوگون نے بیعت کی درمیان ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری کے جب یزید پلید خلیفہ ہوچکا اوسوقت اپنی عامل مدینہ کو یہہ کہلا بہیجا — کہ حسین ابن علی رض اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر سے کہو کر میری بیعت منظور کرین — ابن عمر نے یہہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید کی بیعت کرلین گے اوسوقت کیا مضایقہ ہے مین بہی کرونگا — اور اور امام حسین ع اور ابن زبیر یہہ دونو مکہ کو چلے گئے اور بیعت منظور نہ کی — مدینہ کے حاکم نے ایک لشکر ہمراہ عمرو بن زبیر کے جو عبد اللہ کا بہائی تہا روانہ کیا کیونکہ وہ اپنے بہائی عبد اللہ ابن زبیر کا دشمن جان تہا اور یہہ کہا کہ عبد اللہ سے مکہ مین جاکر لڑو عبد اللہ کو فتح ہوئی اور اسنے تمام جمعیت آدمیون کی جو اوسکے ساتہہ تہے سب بگاڑ دی اور اپنے بہائی عمر کو پکڑ کر قید کیا یہانتک کہ وہ اوسی قید مین مرگیا

بیان تشریف لیجانے جناب امام حسین ع کا کوفہ کو

اسی سال مین اہل کوفہ کے مکاتبات اور خطوط باین مضمون کہ آپ یہان تشریف لائے ہم آپسے بیعت کرین گے حضرت امام حسین ع کے پاس آنے شروع ہوئے اون ایام مین نعمان ابن بشیر انصاری کوفہ کا عامل تہا حضرت امام حسین علیہ السلام نے درمیان کوفہ کے اپنے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بہیجا تاکہ لوگون سے بیعت لین چنانچہ بروقت تشریف لیجانے حضرت مسلم بن عقیل کے آپ کے ہاتہہ پر جناب امام حسین ع سے تیس ہزار آدمیون نے بیعت کی بعضے اٹہائیس ہزار بیان کرتے ہین یہہ بات یزید کو بہت ناگوار گذری اور نعمان ابن بشیر کے سوء انتظامی جانکر اون کو معزول کیا اور بجائے اوسکی عبید اللہ ابن زیاد کو کوفہ کا والی مقرر کیا

خلافت یزید ابن معاویہ

یہ شخص پہلے اس سے بصرہ کا حاکم تھا پس کوفہ مین آیا اور دیکھا کہ لوگ بیعت خفیہ امام حسین ع
کی مسلم ابن عقیل رض کے ہاتھ پر کرتے ہین لوگون کو اسنے ڈرایا اور فریب دنیا شروع
کیا اور سب کو یزید علیہ اللعنت کی اطاعت پر انگیختہ کیا لیکن کچھ فایدہ نہوا اور حضرت
مسلم جسطرح پر کہ اپنے کار مین مصروف تھے اوسی طرح رشد ہ لوگ جو حضرت امام حسین ع
کی بیعت پر راضی ہوگئے تھے ہمراہ مسلم ابن عقیل کے عبید اللہ ابن زیاد کے گھر پر چڑھ گئے
اور اوسکو محاصرہ کرلیا اوسوقت عبید اللہ کے ہمراہ کل تیئیس ۲۳ آدمے تھے درمیان اوس
محل کے پھر عبید اللہ نے حکم دیا کہ تم سب لوگ اپنے گھر کو چلے جاؤ اور جو اطاعت
کریگا اوسپر انعام ہوگا اور جو نمانیگا اوسپر سزا نازل ہوگی سب چلے گئے یہانتک
نوبت پہنچی کہ ہر ایک کی مان بہن نے آکر کہا کہ تو چل آدمی بہت ہین لڑین گے چنانچہ
ہر ایک شخص یہہ کہتا تہا کہ لو صاحب ہم تو جاتے ہین ایک ہمارا نہونا کچھ ضرر نہین کرتا
سب آدمی مسلم رض کو چھوڑکر علیحدہ ہوگئے اور حضرت مسلم کے ہمراہ سوا تیس آدمیون کے
اور کوئی نہ رہا اوسوقت حضرت مسلم رض بھاگ کر چھپ گئے اسوقت منادی کرنے
والے نے ابن زیاد کے طرف سے یہہ منادی کی کہ جو کوئی مسلم رض کو پکڑکر لادیگا
اوسکو انعام سوا فق اوسکے دیت کے دیا جائے گا چنانچہ مسلم رض گرفتار کرکے حاضر
کئے گئے — جبکہ حضرت مسلم رض سامنے عبید اللہ کے حاضر ہوئے اوس کمبخت نے اونکو
اور حضرت امام حسین ع اور حضرت علی رض کو گالیان دین اور اوسیوقت اونکا سر اوڑا دیا
اور لاشہ اونکا محل سے نیچے پھنکوادیا — پھر ہانی ابن عروہ حاضر کیا گیا یہہ شخص بھی جناب
امام حسین عم کی طرف سے بیعت لوگون سے کرواتا تھا اوسکو بھی مار ڈالا اور دونون کے
سر کٹوا کر یزید بن معاویہ کے پاس بھجوادئے — حضرت مسلم ابن عقیل آٹھوین
تاریخ ذالحجہ سنہ ۶۰ ہجری کو شہید ہوئے — اور حضرت امام حسین عم نے مکہ سے
عراق کیطرف کوچ فرمایا اوسجا سے عبد اللہ ابن عباس آپکی تشریف لیجانے کو عراق

عراق کی طرف برا جانتے تھے چنانچہ حضرت امام حسین ع سے کہا کہ اے چچا کے بیٹے
آپ تشریف عراق کو لیجاتے ہین اور مجکو خوف آتا ہے کیونکہ وہ لوگ اہل غدر ہین
تم اسجاے تشریف رکھو کیونکہ تم سردار اہل حجاز کے ہو اور جو آپ کو سفر ہے کرنا
منظور ہے تو یمن کو تشریف لیجایے کیونکہ اوسجاے شیعان علی ہین اور چند قلعے اور
گہاٹیاں بچاؤ کی ہین ــ حضرت امام حسین ع نے ارشاد کیا کہ اے چچا کے بیٹے
مین جانتا ہون قسم ہے خدا کی تو بیشک ناصح مشفق ہے لیکن اب تو مین قصد کر چکا
جب آپ نے نہ مانا ابن عباس وہان سے چلے آئے اور آپ نے مکہ سے یوم الترویہ
سنہ ۶۰ مین خروج کیا اور حضرت امام حسین ع کے ہمراہ بہت لوگ عرب
کے جمع ہوگئے جسوقت آپکو یہہ خبر پہنچی کہ میرے چچا کا بیٹا مسلم بن عقیل رض شہید ہوئے
اور لوگ اونکے ہمراہ نہ ہوے سب الگ ہوگئے یہہ خبر حضرت امام حسین ع نے
اپنے ہمراہیون سے کی اور فرمایا کہ جو شخص اسوقت جانا چاہتا ہو چلا جاؤ جسکو جان
دینی میرے ساتھہ منظور ہو ساتھہ رہو یہہ سنتے ہی سب لوگ تتر بتر ہوگئے ــ جب
حضرت امام حسین ع اوس مکان پر پہنچے جسکو سرلف کہتے ہین اوسجاے حضرت کو
حُر سپہ سالار عبید اللہ ابن زیاد کا دو ہزار سوار ہمراہ لئے ہوئے ملا اور حضرت امام
حسین ع کے مقابلہ مین آکر ٹہرا دوپہر کے وقت ــ حضرت امام حسین ع نے ارشاد
کیا کہ مین فقط تمہارے خطوط پر عمل کرکے آیا ہون اگر تم کہو مین اسجاے سے چلا
جاؤن سپہ سالار ابن زیاد نے کہا کہ ہم کو آپکے چھوڑ دینے کا حکم نہین ہے ہم
آپکو کوفہ مین سامنے عبید اللہ بن زیاد کے لیجائینگے حضرت امام حسین ع نے
ارشاد کیا کہ اِس سے تو مرنا بہتر ہے یہی گفتگو رہی کہ حضرت امام حسین ع حُر کے ہمراہ چلے

اب شروع ہوا سنہ ۶۱ ہجری نبوی ص

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام کا

جبکہ جناب امام حسین ؑ ہمراہ حُر کے تشریف لیچلے تو اسی اثنا مین ایک نامہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس سے بنام حُر کے اس مضمون کا آیا کہ امام حسین ؑ کو معہ اونکے ہمراہیون کے ایسے جنگل مین اُتارنا جہان پانی نہو چنانچہ ایک موضع معروف کربلا مین آپکو اُتارا یہہ دن جمعرات کا دوسری تاریخ محرم سنہ ۶۱ ہجری کے تہے — اور صبح کو عمر بن سعد بن ابی وقاص چار ہزار سوار بہیجے ہوئے ابن زیاد کے واسطے جنگ امام حسین ؑ کے کوفہ سے لیکر آیا — حضرت امام حسین ؑ نے ارشاد کیا کہ یہہ چند باتین مین جو تم انمین سے کہو وہ مین کرون اگر کہو تو مین جہانسے آیا ہون چلا جاؤن — اور یا یزید ابن معاویہ پر سامان کرکے جاؤن — اور جو ہوسکے تو کسی گہاٹی پہاڑ کے پاس چلا جاؤن عمر نے یہہ سب حال ابن زیاد کو لکھہ بہیجا اور لکھا کہ ایک بات انمین سے امام حسین ؑ کو کہو اور جواب دو — یہہ دیکھہ کر ابن زیاد کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کچھہ نہین منظور ہم اور شمر بن ذی الجوشن کی زبانی عمر بن سعد کے پاس یہہ کہلا بہیجا کہ یا تو امام حسین ؑ سے جنگ کرکے اونکو قتل کر اور گہوڑون سے اونکا لاشہ روندوانا چاہئے اور اگر یہہ نہین مانتا تو تجکو معزول کرتا ہون اور سردار لشکر کا شمر مقرر ہوا — عمر بن سعد نے کہا کہ مین لڑتا ہون — مجکو انکار لڑنے سے نہین اسنے بارادہ جنگ شام کے وقت جمعرات کے روز نوین محرم سنہ ۶۱ ہجری مین خروج کیا اور حضرت امام حسین اپنے ڈیرہ کے سامنے بعد نماز عصر کے بیٹھے تہے جب آپکے قریب لشکر آگیا اوسوقت اپنے بہائی عباس کی زبانی کہلا بہیجا کہ ہمکو کل صبح تک مہلت دو اور ہمکو منظور ہے جو تمکو پسند ہے

بیان شہادت امام حسین ؑ

پسند ہے اونہون نے بہی مان لیا — حضرت امام حسین ؑ نے اپنے اصحاب کو ۴۶۳
ارشاد کیا کہ مینے تمکو اذن دیا تم آج کی رات چلے جاؤ جہان چاہو اپنے شہرون کو
پہر جاؤ — آپکے بہائی عباس بولے کہ یہہ ہمکو منظور نہین کہ آپکے بعد ہم جیتے رہین
یہہ ہمکو خدا نہ دکہلاوے — یہی آپکے بہائیون اور بہتیجون اور عبد اللہ ابن جعفر کے
بیٹون نے کہا — اور حضرت امام حسین ؑ اور تمام انکے اصحاب تمام رات
نماز پڑہتے اور دعائین کرتے رہے — جب صبح ہوئی عمر بن سعد اپنے یارون کو
لیکر سوار ہوا یہہ روز عاشورا تہا اسی سن مذکور کا — اور حضرت امام حسین ؑ
نے بہی اپنے اصحاب اور رفقا کو جو بتیس ۳۲ سوار اور چالیس پیادے تہے آمادہ
کیا — فرقہ باغیہ نے جناب امام حسین ؑ پر حملہ کیا اور لڑائی ظہر کے وقت تک رہی
اوسوقت حضرت امام حسین ؑ اور آپکے اصحاب نے صلوٰۃ خوب ادا کرکے
پہر جنگ مین مصروف ہوئے مگر امام حسین ؑ کو پیاس کا بہت غلبہ ہوا ہر چند کہ واسطے
پانی پینے کے آگے بڑہے لیکن اونپر پہر تیر بارانی ہونی شروع ہوئی چنانچہ
ایک تیر آپکے مونہہ پر لگا اور شمر نے پکار کر کہا کہ کیا ہو گیا لوگو تمکو کیا سوچ رہے ہو
اہل بیت کو قتل کرتے ہو — چنانچہ زرعہ بن شریک نے آپکے ایک تلوار
ہتیلیون پر ماری — دوسرے نے گردن پر ماری اور سنان بن انس نخعی نے ایک
نیزہ آپکے مارا اوسوقت جناب امام حسین ؑ زمین پر گر پڑے شمر نے اوترکر آپکو
ذبح کیا اور سر مبارک آپکا کاٹ لیا کہتے ہین کہ آپکا سر خولی نے کاٹا اور عمر ابن
سعد سے جاکر کہا عمر بن سعد نے ایک جماعت منافقین کو حکم دیا کہ حضرت امام حسین ؑ
کی چہاتی پر گہوڑے دوڑاؤ چنانچہ کمر اور چہاتی گہوڑون سے کچلوائی پہر وہ سر
اور عورتین اور بچے پکڑ کر عبید اللہ ابن زیاد کے پاس روانہ کیے — ابن زیاد نے
حضرت امام حسین ؑ کا سر دیکہہ کر ایک چہڑی اوس مردود نے آپکے مونہہ پر ماری

بیان شہادت امام حسین ع

— زید ابن ارقم جو وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ اوٹہا لے اس چہڑی کو قسم ہے خدا کی
مینے پیغمبر خدا ص کے دو نو ہونٹ ان دو نو ہونٹون پر دیکہے ہین یہہ کہکر وہ رو پڑا
— روایت کی گئی ہے کہ جناب امیرالمومنین امام حسین ع کے ہمراہ چار شخص اولاد علی
رض کی یعنے آپکے بہائی شہید ہوئے وہ یہہ ہین — عباس — جعفر — محمد —
ابوبکر — اور اولاد حسین ع سے بہی چار — اور چند شخص اولاد عبداللہ بن جعفر سے
شہید ہوئے — اور چند اولاد عقیل سے — پہر زیاد ملعون نے وہ سر مبارک
اور عورتون اور بچون کو گرفتار کرکے یزید لعین کے پاس بہیجدئے — یزید لعین نے
حضرت امام حسین ع کا سر اپنے سامنے رکہا اور عورتون اور بچون کو بلواکر حاضر کیا
اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ انکو روانہ کردو اور شخص اپنے محافظ اونکے ہمراہ کردئے
کردہ مدینہ مین اونکو پہنچا آدے چنانچہ وہ عورتین مدینہ کو روانہ ہوئین جب وہ اہل
وعیال حضرت امام حسین ع کے مدینہ مین پہنچے بنی ہاشم کی عورتین روتی پیٹتے اونسے ملین
اور خاص کر لڑکے عقیل بن ابی طالب کے بہت روتے تہے اور وہ نیچے یہہ کہتے تہے
اکہ کیا کہوگے تم اگر پوچہین گے نبی ص کہ کیا کیا تمنے حالانکہ تم آخر امت کے لوگ تہے
میری اولاد کے ساتہہ اور میری اہل سے کیا سلوک کیا بعد میرے اونمین سے بعضے تو
قید ہین بعضے بچہڑے پڑے ہین خون مین لتہڑے ہوئے — رسول اللہ فرماوین گے
کہ یہی جزا میری نصیحت کرنے کی تہی کہ میری اہل بیت سے یہہ سلوک کیا یہہ اشعار جنکا
ترجمہ یہہ ہے تذکرہ مین لکہہ چکا ہون) حضرت امام حسین ع کے سر مین اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین کہ مدینہ کو بہجوادیا اور اونکے والدہ فاطمہ رض کے پاس دفن کیا گیا
— اور بعضے کہتے ہین باب فرادیس کے پاس مدفون ہوا — اور بعضے کہتے ہین
کہ خلفاء مصر نے عسقلان سے قاہرہ کی طرف لیجاکر وہان دفن کیا اور اوسکے واسطے
مشہد بنایا جو مشہور بنام مشہد حسین ہے — اسیطرح پر آپ کی عمر مین بہی اختلاف

بیان شہادت امام حسین ؑ کا

اختلاف ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ پچپن برس چند مہینے کی عمر تہی ۔ اور گئے ہین حضرت ۶۵ھ
امام حسین ؑ نے پچیس۲۵ حج پیادہ سے چل کر کئی ہین اور ایک رات اور ایک دن مین
ایک ہزار رکعت پڑہتے تہے ۔ اور عبداللہ ابن زبیر ہمیشہ مکہ مین رہا وہ طاعت
یزید بن معاویہ مین داخل ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۶۲ اور سنہ ۶۳ ہجری نبوی ؐ

اس سال مین سب اہل مدینہ نے متفق ہو کر یزید کی بیعت چہوڑ دی اور انکے نائب عثمان
بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکالدیا ۔ یہہ حال سنکر یزید نے لشکر ہمراہ مسلم
بن عقبہ کے روانہ کیا ۔ اور اوسکو حکم دیا کہ اہل مدینہ سے لڑنا جب فتح ہو جاوے
اوسوقت لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہوا اور جو مال جسکے ہاتہہ
آوے لشکری آدمی لوٹ لین ۔ اور بعد تین روز کے اسطرح سے اقرار کروانا
کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہین یہہ اقرار کروا کے بیعت کروانا ۔ اور مدینہ سے
فراغت پا کر مکہ کو جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار شام کے لیکر مدینہ پر حرہ کی
طرف آکر پڑا ۔ اور اہل مدینہ کے مہاجرین اور انصار اوس سے لڑے اور ایک
خندق بنا کر جنگ کرنا شروع کیا ۔ اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث
بن عبدالمطلب رضہ شہید ہوئے مگر پہلے خوب لڑے اور بعد جنگ عظیم کے شہید ہوئے
اور اسطرح پر ایک جماعت اشراف اور انصار کی بہی مقتول ہوئی اور لڑائی خوب
رہی یہانتک کہ اہل مدینہ کو شکست ہوئی اور مسلم نے حکم دیا کہ تین روز تک قتل عام
ہوا اور جو مال پاؤ وہ لیلو اور عورتون سے مدینہ کی حرامکاری کرو ۔ منقول
ہے زہری سے کہ جنگ حرہ مین سات سو رئیس اشراف قوم قریش کے مہاجرین

محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

 اور انصار سے مقتول ہوئے — اور دس ہزار اشراف غلامون کے اور بے معلوم آدمی مقتول ہوئے یہہ جنگ ستائیسوین ذی الحجہ ۶۳ سنہ کو واقع ہوئی تھی پھر مسلم نے باقی ماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم یزید کے تابعدار اور غلام ہین جب یہان کی مہم سے فراغت پا چکا اوسوقت مکہ کو لشکر لیکر چڑہائی کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۴ ہجری نبوی ص

بیان محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

جب مسلم مدینہ کی مہم سے فارغ ہوا اوسوقت مکہ پر چڑہ گیا لیکن چونکہ مریض تھا دبل پہنچکے مر گیا — اور اوسکے قایمقام لشکر پر حصین ابن نمیر السکونی ہوا یہہ واقعہ درمیان ماہ محرم اسی سن کے واقع ہوا تھا — پس حصین مکہ پر گیا اور عبد اللہ ابن زبیر کو چالیس روز تک محاصرہ کرتے رہا یہانتک کہ اوسکو خبر پہنچی کہ یزید ابن معاویہ مر گیا جیسا کہ ہم ذکر کرینگے کہ بیت الحرام مین گو پیون سے پتہر پہنک چکا تہا اور آگ سے بہی جلا چکا تہا — جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مر گیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر کو کہا کہ میری راے یہہ ہے کہ ہم اپنی مقتولین کے خون کا دعوے کرین اور اگر تم میرے پاس آؤ تو ہم تمہاری بیعت کرین اور شام کو چلو — عبد اللہ ابن زبیر نے انکار کیا — اور حصین ملک شام کو کوچ کرکے گیا — مگر پیچہے سے ابن زبیر کو نہ متفق ہونے پر ندامت بہی ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کے بچے ہوئے مدینہ مین رہگئے تہے وہ سب ہمراہ حصین کے ملک شام کو گئے

بیان وفات یزید ابن معاویہ کا

وفات یزید ابن معاویہ کا

۲۶۷ واضح ہو کہ یزید ابن معاویہ درمیان حوارین کے جو کہ مضافات حمص سے ہے چودہوین
ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی اڑتیس ۳۸ برس کی تہی اور خلافت اوسنے
تین برس چہہ مہینے کی حلیہ اوسکا یہہ ہے رنگ گندم گون گٹہیلا بدن سپید چشم مونہہ پر
نشان چیچک کے ڈاڑہی خوبصورت ہلکی — قد کا لنبا تہا اوسنے چند لڑکے لڑکیان
اپنے پیچہے چہوڑین — والدہ اوسکی میسون بنت بجدل کلبیہ ہے وہ اپنی والدہ
کے ساتہہ اوسکے کنبے مین درمیان بادیہ بنی کلب کے رہا کرتا تہا علم فصاحت
اور فن شعر سے واقف تہا بادیہ بنی کلب ہی مین شعر بنانا سیکہا اوسکے وہان
پہنچنی کا باعث یہہ تہا کہ یزید کی والدہ میسون مذکور ایکروز یہہ شعر پڑہ رہی تہی ؎

للبس عباء وتقرّ عینی ⁂ احبّ الیّ من لبس الشفوف
وبیت تخفق الارواح فیه ⁂ احبّ الیّ من قصر منیف
وبکر یتبع الاطعان صعب ⁂ احبّ الیّ من بغل زفوف
وکلب ینبح الاضیاف دونی ⁂ احبّ الیّ من هرّ الدفوف
وخرق من بنی عمّی فقیر ⁂ احبّ الیّ من علج علیف

معاویہ نے کہا کہ اے بنت بجدل تو نے مجکو گو سالہ کاہ خور سے تشبیہ دی اگر تجکو
میرے گہر مین رہنا منظور نہین ہے تو جا اپنے کنبے مین رہ اسلئے وہ بنی کلب کے
جنگل مین جہان اوسکا ملک تہا جا رہے یزید کو بہی اپنے ساتہہ لیگئی اوسنے اپنے
نانا ہی کے گہر پرورش پائی

بیان اخبار معاویہ بن یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ ابن یزید ابن معاویہ تیسرا ۳ خلیفہ خاندان بنی امیہ کا ہے جب یز

بیعت کرنی لوگونکا عبد اللہ ابن زبیر سے

۶۸ھ ابن معاویہ فوت ہوگیا اوسوقت لوگون نے یزید کے بیٹے معاویہ کی درمیان چودہوین ربیع الاول سنہ مذکور کے بیعت اختیار کی یہہ شخص جوان اور دیندار تہا اوسکی خلافت کل تین مہینے رہی ــ بعضے کہتے ہین چالیس روز خلافت کرتا رہا بعد اسکے مرگیا اور عمر اوسکی اکیس برس کی تہی اور اخیر ایام زندگانی مین اسنے لوگون کو جمع کرکے کہا کہ مجہسے کار خلافت نہین ہوسکتا ــ اور نہ مجکو کوئی شخص مثل عمر بن الخطاب کے معلوم ہوتا ہے تاکہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کرون اور نہ مثل اہل شوری کے کوئی ہے اسلئے تمکو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ بنالو یہہ کہکر اپنے گہر مین جا گہسا اور چہپ گیا تا وقت وفات غایب رہا اور کہتے ہین کہ اوسنے یہہ وصیت کردی تہی کہ ضحاک بن قیس تا قایم ہونے کسی خلیفہ کے لوگون کو نماز پڑہایا کرے

بیان بیعت کرنے لوگون کا حضرت عبد اللہ ابن زبیر رض سے

جبکہ یزید ابن معاویہ مرگیا اوسوقت لوگون نے درمیان مکہ کے عبد اللہ بن زبیر کی بیعت کی ــ اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اسنے قصد کیا کہ مین بہی مکہ مین جاکر عبد اللہ بن زبیر کی بیعت کرون لیکن بہرہ ہمراہ اون لوگون کے جو بنی امیہ مین سے ملک شام کو جاتے تہے چلا گیا ــ کہتے ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ پر تہا یہہ لکہا کہ کوئی بنی امیہ مین سے وہان رہنے نہ پاوے اگر ابن زبیر ہمراہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا ــ یا بنی امیہ سے سازش کرلیتا تو ابن زبیر کو خلافت نصیب ہوجاتی لیکن تقدیر سے کچہہ چارہ نہین ہوسکتا ــ جسوقت عبد اللہ ابن زبیر کی مکہ مین بیعت ہوگئی اور عبید اللہ ابن زیاد والی بصرہ ملک شام کو بہاگ گیا اوسوقت تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر کی بیعت کری اور عراق ــ اور حجاز ــ اور یمن کے

بیان اخبار مروان بن الحکم کا

اور یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ایک مصر کو ایک شخص سکہ بھی وہان کے لوگون نے
اوسکی بیعت کر لی اور ضحاک ابن قیس نے بھی بیعت حقی ملک شام مین عبد اللہ
ابن زبیر کی کر لی تھی اور حمص مین نعمان ابن بشیر انصاری نے بھی اوسکی بیعت کی
۔ اور قنسرین مین زفر بن الحرث کلابی نے بھی بیعت کی قریب تھا کہ خلافت
بالکلیہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی ہو جائے یہہ شخص زاہد اور پارسا اور شجاع
تھا مگر دو عیب بھی تھے ایک بخل ۔ دوسرے ضعیف الرائے تھے

بیان اخبار مروان ابن الحکم کا

واضح ہو کہ بنی امیہ کا چوتھا خلیفہ مروان ابن الحکم ہے ۔ یہہ مروان مذکور
درمیان ایام خلافت حضرت ابن زبیر کے ملک شام مین قایم ہوا اور تمام
بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہو گئے اب ملک شام مین لوگون کے دو فریق ہو گئے ایک
فرقہ یمانیہ جو مروان کے ساتھہ ہو گئے تھے ۔ اور ایک فرقہ قیسیہ جو ضحاک
ابن قیس کے ہمراہ تھے اس فرقہ کے آدمی ابن زبیر کی بیعت کرتے جاتے تھے
اور بہت جھگڑے قصے معاملے ایسے اوسمین ہوا کئے کہ اونکی شرح بہت طویل ہے
انجام کار یہہ ہوا کہ فریقین کا مقابلہ درمیان مرج راہط کے بیچ شہر غوطہ کے
جو دمشق کا ایک شہر ہے ہوا اور لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی مین ضحاک نے
اور فرقہ قیسیہ پر حملہ تھا اور اونکو شکست فاحش ہوئی اور ضحاک بن قیس مقتول
اور ایک جماعت کثیر سوارون قیس کی مقتول ہوئی ۔ جب مروان نے دیکھا کہ
جنگ مرج مین قیس کو شکست ہوئی اسوقت مروان نے بآواز بلند کہا کہ خبردار کوئی
مرج نام ہے اوس روز کا جس روز مروان نے جنگ کی اور راہط ایک موضع ہے شرقی رود دمشق

بیان اخبار مروان

اوسکے تابع نہ ہونا اور مروان دمشق مین داخل ہوکر معاویہ ابن ابی سفیان کے گہرین اوترا اور سب آدمی وہان مجتمع ہوئے اور ام خالد بن یزید بن معاویہ سے بسبب خوف خالد کے نکاح کرلیا — جب فرقہ قیسیہ کی شکست ہوئی اور ضحاک کے مقتول ہونے کی خبر اہل حمص کو پہنچی وہان نعمان بن بشیر انصاری عامل تہا وہ اپنے اہل وعیال لیکر بہاگا اور اہل حمص نے نکلکر نعمان ابن بشیر کو قتل کرڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر مع اوسکی اہلخانہ کے حمص مین لے گئے — اور جب زفر ابن حارث حاکم قنسرین کو جو ابن زبیر کی طرف سے دعوے بیعت کرتا تہا ہزیمت اور شکست کی خبر پہنچی وہ قنسرین سے نکلکر قرقیس پر آیا اور اوسپر غالب ہوگیا — اور شام ملک مروان بن الحکم کا ہوگیا — پہر مروان نے مصر کی طرف خروج کیا اور اپنے سے پہلے عمرو بن سعید بن العاص کو بہیجا اوسنے مصر مین داخل ہوکر ابن زبیر کے عامل کو نکالدیا اور مروان بن الحکم کی بیعت باشندگان مصر سے کروائی — جب مروان مصر پر متصرف ہوچکا تب دمشق کو آیا اور تا اختتام سنہ ۶۴ ہجری کے مروان درمیان ملک شام اور مصر کے خلیفہ بالاستقلال تہا — اور ابن الزبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تہا — اسی سال یعنی ابن الزبیر نے کعبہ شریفہ کو ڈہاکر پہر تعمیر کی صورت حال یہہ ہے کہ دیوارین خانہ کعبہ کی بسبب ضرب گولون کے جہک گئین تہین اسلئے اوسکو ڈہاکر اور بنیاد اوسکی کہود کر اور پتہر اوسکی بنیاد مین رکہہ کر نئے سرسے تعمیر اوسکی کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۵ ہجری

بیان وفات مروان ابن الحکم کا

بیان وفات مروان

واضح ہو کہ مروان ابن الحکم اس طرح سے مرا کہ اوسکی بیوی ام خالد بن یزید بن معاویہ نے اوسکا گلا گھونٹ ڈالا اور پکار کر چیخے کہ ہاے میرا میاں مرگیا یہہ واقعہ تیسری تاریخ رمضان ۶۵ھ مین ہوا اور دمشق مین مدفون ہوا عمر اوسکی تریسٹھہ برس کی تہی مدت خلافت کے نو مہینے آٹھہ روز ہین

بیان کچھہ اخبار مروان کا

اسکے باپ کو نبی صلعم نے نکالدیا تہا وہ طایف مین چلا گیا تہا اور حضرت ابوبکر اور عمر رض ان دونون خلیفون کے وقت مین بہی نکالا ہی رہا ـــ مگر خلیفہ سیوم حضرت عثمان رض نے جیسا کہ ذکر ہو چکا پہر بلا لیا تہا ـــ مروان یہہ وہی شخص ہے جسنے حضرت طلحہ رض کو ایک تیر مار کر درمیان جنگ جمل کے شہید کیا تہا

بیان اخبار عبد الملک کا

واضح ہو کہ عبد الملک پانچوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہے جب مروان نے وفات پائی اوسوقت اوسکے بیٹے عبد الملک بن مروان کے درمیان تیسری تاریخ رمضان شریف ۶۵ھ کے لوگون نے بیعت کی اسکی خلافت درمیان ملک شام اور مصر کے منتقل ہوگئی ـــ کہتے ہین کہ جب نوبت خلافت عبد الملک کی آئی وہ بیٹہا ہوا قرآن شریف گود مین لے ہوئے پڑہ رہا تہا فوراً اوسکو بند کر دیا مخاطب بقرآن ہو کر کہا کہ یہہ آخر سے وعدہ تہا آپ سے

اب شروع ہوا ۶۶ سنہ ہجری نبوی صلعم

بیان خروج کرنی مختار عبید ثقفی کا

بیان خروج کرنے مختار بن ابی عبید ثقفی کا

درمیان اسی سال کے مختار مذکور نے شہر کوفہ سے واسطے انتقام خون حسین عم کے خروج کیا اوسکے ہمراہ بہت لوگ ہوگئے وہ کوفہ پر غالب آگیا اور اوسنے بہت لوگون نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم پر اور طلب انتقام خون اہل بیت پر بیعت کی — اور مختار فقط قاتلین حضرت امام حسین عم سے لڑا اور کہا کہ مجکو شمر بن ذی جوشن کو دو یہانتک کہ اوسپر فتح پائی اور قتل کیا — اور خولی الاصبحی کے گہر کو جا گہیرا اسنے حضرت امام حسین عم کا سر کاٹا تہا اوسکو بہی قتل کرکے گہر کو جلا دیا — پہر عمر بن ابی وقاص سپہ سالار لشکر کو جو حضرت امام حسین عم کے مقاتلین مین تہا اور اوسنے یہہ حکم کیا تہا کہ سینہ اور پیٹہ امام حسین عم کا گہوڑون سے روندا چاہئے اوسکو قتل کیا اور ابن عمر کو بہی قتل کیا اسکا نام حفص تہا اور دونو کے سر پاس محمد ابن حنیفہ کے درمیان حجاز کے بہجدئے یہہ واقعہ درمیان ذی الحجہ اسی سال کے گذرا — پہر مختار نے ایک تابوت بنوا کر یہہ ظاہر کیا کہ مین اسمین مخفی ہون وہ تابوت ایسا تہا جیسا بنی اسرائیل مین ہوتا ہے — جب مختار نے واسطے لڑائی عبید اللہ ابن زیاد کے لشکر روانہ کیا تہا تب اسوقت وہ تابوت بہی ایک خچر کی پیٹہ پر درمیان لڑائی کے موجود تہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۷ ہجری نبوی صلعم

بیان مقتول ہونے عبید اللہ بن زیاد کا

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے مختار مذکور نے لشکر آمادہ کرکے واسطے لڑائی عبید اللہ ۶۷ھ
ابن زیاد کے بہیجا وہ خود اول موصل پر غالب ہو چکا تہا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو
اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا جب مقابلہ جانبین کا ہوا خوب لڑائی واقع ہوئی
مگر ابن زیاد کے آدمی بہاگ گئے — اور عبید اللہ ابن زیاد بہی ابراہیم بن اشتر کے
ہاتہ سے درمیان اس معرکہ جنگ عظیم کے مقتول ہوا اوسنے سر اوسکا کاٹکر لاشہ پہونکدیا
— اور بعد شکست کے ابن زیاد کے آدمیون مین سے بہت سے بہاگتے ہوئے نہر
زاب مین ڈوب گئے — ابراہیم نے ابن زیاد کا سر ہمراہ اور سرون کے مختار کے
پاس روانہ کردئے اسطرح پر خدا تعالے نے حضرت امام حسین ع کا انتقام مختار کے
ہاتہ سے لیا اگرچہ مختار کی نیت بخیر نہتی پہر بہی یہہ کار نیک اوسنے بظاہر ظہور مین
آیا — اور درمیان اسی سال یعنے ۶۷ سنہ ہجری کی ابن زبیر نے اپنے بہائی مصعب کو
بصرہ پر حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب ابن ابی صفرہ کو خراسان سے بلایا وہ بہت
لشکر اور مال کثیر ہمراہ اپنے لیکر اوسکے پاس آیا اور دونون نے ہمراہ ہوکر مختار پر
واسطے لڑائی کے چڑہائی کی اور کوفہ مین پہنچے اور مختار کے ہمراہ بہی بہت لوگ
اکٹہے ہوکے مقابلہ پر آئے — اور شکست بعد جنگ عظیم کے مختار کو ہوئی — اور مختار
اپنے محل مین جا چہپا کچہری کی تہا درمیان کوفہ کے محصور ہوا مصعب نے کوفہ مین
گہسکر مختار کا محاصرہ کیا لیکن وہ حالت محاصرہ مین بہی لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا
— پہر مصعب نے سب اعوان مختار کو کہا کہ محل سے باہر آؤ وہ بموجب حکم مصعب کے
باہر آئے اور مکان خالی کردیا مصعب نے سبکے سر بحکم قتل بہیجے کی اور ہا دسکے
کہتے ہین کہ سات ہزار آدمی تہے جو مقتول ہوئے اور مختار درمیان ماہ رمضان ۶۷ سنہ
ہجری کے شہید ہوا عمر اوسکی ۶۷ سڑسٹہ برس کی تہی — اور اسی سال مین یعنے ۶۷ سنہ
ہجری مین بعضے کہتے ہین کہ ۶۷ اکسٹہ مین اور بعضے کہتے ہین کہ ۶۹ انتہر مین اور بعضے کہتے ہین کہ ۶۸ اڑسٹہ

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

۴۸ھ میں درمیان کوفہ کے ابو بحر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے وفات پائی یہہ ضحاک مذکور احنف کے نام سے مشہور تہا یہہ وہ شخص ہے کہ جسکے نام سے ضرب المثل حلم میں مشہور ہے — یہہ سردار اپنی قوم کا موصوف بعقل اور دانش اور صاحب علم اور ذی حلم اور ذکی آدمی تہا اسنے پیغمبر خدا صلعم کا زمانہ بہی پایا ہے الا صحبت نصیب نہین ہوئی — اور ایک دفعہ قاصد ہوکر حضرت عمر رض کے پاس درمیان اوئکی ایام خلافت کے آیا تہا مگر تابعین میں سے بڑے رتبہ کا یہہ شخص گذرا ہے اور ہمراہ حضرت علی رض کے جنگ صفین میں بہی تہا اور جنگ جمل میں دونو جانب مین سے کسی کی بہی طرف نہ تہا (احنف لقب کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ یہہ شخص لنبا راست قد دہنی طرف کو جہک کر چلا کرتا تہا) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ احنف مذکور درمیان خلافت معاویہ کے اشراف لوگون مین بطور ملاقات دربار معاویہ مین حاضر ہوا — اسی اثنا مین ایک شخص اہل شام کا بہی اوس محل مین آیا اور اسنے خطبہ پڑہ کر آخر خطبہ مین علی ابن ابیطالب رض پر لعنت کی سب لوگون نے اپنی سر نیچے جہکا لے کوئی نہ بولا مگر احنف نے معاویہ کی طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ یا امیر المومنین یہہ شخص تمام انبیا کو لعنت کرتی کی اگر آپکی مرضی پاسے تو بیشک یہہ سب نبیون پر لعنت کرے خدا سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو حضرت علی رض کا پیچہا اب تو چہوڑ دیو کیونکہ انہون نے اس جہان سے رحلت کی اب وہ اپنی قبر مین ہونگے وہان تو چین لینے دو اب تمکو اونکی لعنت کرنی سے کیا حاصل ہے اور قسم ہے خدا کی وہ شخص مبارک النفس اور مصیبت زدہ تہا — معاویہ نے کہا کہ اے احنف کیون آنکہون پر ٹہیکری رکہتا ہے مین قسم دیتا ہون تجکو خدا کی کہ تو بہی منبر پر چڑہ کر اگر ہماری خوشی چاہتا ہے تو علی ابن ابیطالب رض پر لعنت تجو کرنی کریا بجبر — احنف نے کہا کہ آپ مجکو معاف رکہئے اسمین آپکی خیر ہے اسوقت معاویہ بہت عر گڑ گڑایا اور منت و سماجت سے پیش آیا — تب احنف نے کہا

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

کہا کہ اے معاویہ مین انصاف سے کے کلمے کہتا ہون معاویہ نے کہا فرمائیے — احنف نے
یہہ کہا کہ حمد خدا کو لایق ہے اور درود ہو جیو اوپر رسول اوسکے کے — اے لوگو معاویہ
نے مجکو یہہ کہا ہے کہ لعنت کر علی رض پر سنو علی ابن ابیطالب رض اور معاویہ دونو جہگڑے
اور آپسمین لڑے اور ہر ایک شخص نے ان دونو مین سے یہہ دعوے کیا کہ خلافت حق
میرا ہے جب مین دعا کرون تم سب آمین کہنا — اب مین کہتا ہون — اے خدا لعنت کر تو
اور تیرے فرشتے اور لعنت کرین تیرے نبی صلعم اور تمام تیری پیدایش اوس شخص پر
جو ان دونونمین سے باغی ہوا اور لعنت کر گروہ باغی کو — اور اے خدا بہت لعنت کر
اوسپر — آمین کہو اے سامعین — یہہ کہکر معاویہ سے کہا کہ مین تو یہہ کلمے کہا کرتا ہون
گرچہ مارا ہی کیون نہ جاؤن اب مجہسے اور کچہہ پہر نہ کہلانا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین عبد اللہ ابن عباس درمیان طایف کے راہی ملک بقا ہوئے اور محمد ابن
حنیفہ طایف مین رہا کیے یہانتک کہ حجاج ابن یوسف مکہ مین آیا۔ یہہ عبد اللہ بن عباس رض
ہجرت سے تین برس پیشتر پیدا ہوئے تہے اور رسول اللہ نے اونکے واسطے دعا کی تہی
کہ اے خدا فقیہ کر اوسکو علم دین کا اور سکہلا اوسکو کلمہ اوز تاویل چنانچہ یہہ شخص
ایسا ہی عالم مثل اونکے دعا کی ہوا اوسکو حبر بسبب کثرت علم کے کہا کرتے تہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۹ اور سنہ ۷۰ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین وہ حال جو سن اکہتر تک گذرا ہے لکہا جاتا ہے

بیان قتل ہونے مصعب رض کا

بیان قتل ہونے مصعب ابن زبیر رض کا

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۱ ہجری کے عبدالملک نے سامان جنگ مہیا کر کے عراق کو
کوچ کیا ۔ اور ادہر سے مصعب نے بھی سامان کر کے اوسکا مقابلہ کیا اور دونو
طرف سے لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر افسوس ہے کہ اہل عراق نے عبدالملک سے
خفیہ سازش کر لی تھی مصعب رض کو چھوڑ کر اوس سے جا ملے مگر حضرت مصعب خوب
لڑے آخر کار مع اپنے فرزند دلبند کے اوپر دیر جاثلیق کے کنارہ نہر دجیل پر
شہید ہوئے ۔ عمر مصعب کی چھتیس ۳۶ برس کی تھی یہہ واقعہ درمیان ماہ جماد الاول
سنہ ۷۱ ہجری کے وقوع مین آیا ۔ مصعب رض قبل خلافت کے عبدالملک کا دوست
تھا اور مصعب رض کے بیویان دو تھین ایک سکینہ بنت الحسین رض ۔ اور عائشہ
بنت طلحہ ان دونو سے دفعتہً ایکبارگی نکاح کیا تھا بعد اس واقعہ کے عبدالملک
کوفہ مین گیا وہان کے باشندون نے اوس سے بیعت کی اور دونو عراق اسکے زیر حکم ہو گئے

اب شروع ہوا سنہ ۷۲ ہجری نبوی ﷺ

اس سنہ مین عبدالملک مذکور نے حجاج ابن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر مکہ مین بارادہ
لڑنے عبداللہ ابن زبیر کے بھیجا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جماد الاول سنہ ہذا مین
مکہ شریفہ کو روانہ ہوا اور طایف مین اوترا درمیان اوسکے اور اصحاب ابن
زبیر کے لڑائی ہوئی اسنے حملہ اصحاب ابن زبیر پر کیا انجام کار ابن زبیر
مکہ مین محصور ہوا اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولے مارے اور اس سال تمام

بیان قتل ہونے مصعب رض کا

سال تمام تک محاصرہ رہا ۔ ۔ ۔ ۷۴

پھر شروع ہوا ۷۳ سنہ ہجری نبوی صلعم

اور حجاج ابن یوسف حضرت ابن زبیر کا محاصرہ کئے رہا مگر ابن زبیر رض نے اپنے تئین سپرد کر دینے سے لڑنا بہتر جانا چنانچہ اوسنے جنگ کی اور جمادالاخر سنہ ۷۳ ہجری مین ہات ہتیہ لڑکر مقتول ہوا جب ابن زبیر مقتول ہوا اوسکی عمر تہتر برس کی تہی یہہ اول بچہ ہے جو مہاجرین مین سے بعد الہجرت پیدا ہوا ۔ اور نو برس خلافت کی کیونکہ اسکی بیعت لوگون نے سنہ ۶۴ مین بعد مرنے یزید بن معاویہ کے کی تہی اور یہہ شخص کثیر العبادت بہی تہا کہتے ہین کہ چالیس برس تک اپنی پیٹہہ پر سے چادر نہ اوتاری تہی اسی سال مین بعد مقتول ہونے ابن زبیر کے درمیان حجاز اور ملک یمن کے عبد الملک کی بیعت ہوئی اور سب آدمیون نے اوسکی اطاعت منظور کی ۔ اور درمیان اسی سال کے یعنے سنہ ۷۳ ہجری مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض فوت ہوئے ان کا واقعہ مقتول ہونے ابن زبیر سے تین مہینے بعد ہوا تہا اور عمر اوسکی ستاشی برس کی تہی

اب شروع ہوا ۷۴ سنہ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین حجاج نے کعبۃ اللہ کو ڈہا کر حجر اوسکی بنا مین سے نکالکر جسطور پر زمانہ نبی صلعم کے مین تہا اوسی طور سے تعمیر کی چنانچہ بیت الحرام کی تعمیر ابتک وہی موجود ہے اور حجاج امیر حجاز کا مقرر ہوا

بیان قتل ہونے مصعب کا

اب شروع سنہ ۷۵ ہجری نبوی صلعم

اسی سنہ میں عبد الملک نے طرف حجاز کی ایک پروانہ در باب ولایت عراق کے بھیجا کہ اوسکا بھی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور حجاج وہاں کے ایام ولایت میں ایک شخص مسمی شبیب خارجی نکلا اور اوسنے بہت لوگون کو اپنے ہمراہ لیکر حجاج کے ساتھہ لڑائی کی بعد جنگ کثیر کے مآل کار یہہ ہوا کہ جمعیت شبیب خارجی کے تفرقہ پڑ گیا اور اوسکے گھوڑے نے ایک پل پر سے اوسکو گرا دیا وہ نہر میں ڈوب گیا — اور اسیطرح حجاج پر عبد الرحمن بن اشعث نے بھی خروج کیا تھا یہہ شخص اولاً خراسان پر غالب ہوگیا اور پھر حجاج کی طرف گیا اور کوفہ پر غالب آگیا اور سب تابعون کو شکست دیکر تقویت حاصل کرکے عبد الملک نے حجاج کو ولایت شام سے بھیجکر تقویت اور کمک دی آخر کار عبد الرحمن کو شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہوگئی وہ بھاگ کر ترک کے بادشاہ کے پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبد الرحمن مذکور کے بادشاہ ترک کے پاس بھیجا اور کہدیا کہ اگر اوسکے سپرد کرنے مین تاخیر کیجیگا تو آپ طیار ہو رہنا مین بھی آتا ہون — ترکستان کے بادشاہ نے عبد الرحمن کو معہ اوسکے چالیس ہمراہیون کے پکڑ کر حجاج کے پاس بھیجدیا — مگر عبد الرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان پر سے اپنے تئین گرا کر مار ڈالا

ب شروع ہوا سنہ ۷۶ ہجری معہ حال تا بعد سنہ ۸۱ ہجری تک

بیان قتل ہونی مصعب کا

اسی سالمین ابو القاسم محمد بن علی بن ابیطالب جو کہ معروف ابن الحنیفہ ہین فوت ہوئے ۶۷۹

اب شروع ہوا سنہ ۸۲ ہجری نبوی ص

اس سال مین مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہہ صاحب بڑے سخی اور قوی مشہور تہے اور انکو حجاج نے خراسان کا والی کردیا تہا لیکن مہلب کور مرو الرود مین فوت ہوا اور اپنے پیچھے بیٹا اپنا یزید بن المہلب خلیفہ اپنا چہوڑا جب مہلب مذکور مرنے لگا اوسوقت اپنی اولاد کو بلا کر ایک دستہ تیرون کا منگوایا اور کہا کہ تم ان تیرون کو مجتمعۃً توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پہر پوچہا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ ہان توڑ سکتے ہین کہا کہ یہی حال تمہارا ہے یعنے اگر تم متفق رہوگے کوی غالب نہ آسکیگا اور اگر متفرق ہو جاوینگے تو ہلاک ہوگے — اسی سال یعنے سنہ بیاسی ۸۲ مین خالد بن یزید ابن معاویہ نے بہی وفات پائی یہہ شخص درمیان نبی امیہ کے سخاوت اور فصاحت اور عقل مین مشہور تہا

اب شروع ہوا سنہ ۸۳ نبوی ص

اس سالمین حجاج نے ایک شہر مسمی واسط بسایا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۸۴ اور سنہ ۸۵ ہجری نبوی ص

اس سن مین یعنے پچاسی ۸۵ مین عبد العزیز بن مروان مصر مین فوت ہوا

بیان وفات عبد الملک کا

۴۸۵

اب شروع ہوا سنہ ۸۶ ہجری نبوی صلعم

بیان وفات عبد الملک بن مروان کا

درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبد الملک بن مروان نے وفات پائی اور عمر اوسکی ساٹھ ۶۰ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکی اوسوقت سے کہ جب ابن زبیر شہید ہوئے اور سب آدمیون نے اوسکی بیعت کی تیرہ ۱۳ برس چار ۴ مہینے سات دن کم ہین اسکے مونہہ مین سے بدبو بہت آیا کرتی تہی اسواسطے اسکو ابو الذباب کہتے ہین اور بسبب صفت بخل کے اوسکو رشح الحجر بہی کہا کرتے تہے یہہ شخص بہت استوار عاقل فقیہ عالم دیندار تہا جب خلیفہ ہوا دنیا نی سب بہلا دیا اور دین داری جاتی رہی اور بدل کر اور ہی کچہہ ہوگئی

بیان خلافت ولید بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہہ چہٹا خلیفہ بنی امیہ مین کا ہے بعد وفات عبد الملک کے ولید کی بیعت لوگون نے درمیان نصف ماہ شوال اسی سنہ کے یعنی سنہ ۸۶ ہجری مین کی بسبب اوس عہد کے جو اوسکے باپ سے ہوگیا تہا اوسکو بنا مکانات و تعمیر کا بہت شوق تہا اور اوسکے کار سب مضبوط ہوگئے تہے اور اوسکے ایام مین فتوحات کثیر ہوئی ہین ازانجملہ جزیرہ اندلس ہے اور ماوراء النہر ہے اور اسی کے ایام خلافت مین خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا پہر خط وکتابت ترکون سے ہوئے اور مسلمہ بن عبد الملک نے درمیان بلاد روم کے خط وکتابت جاری کر کے اوسکو فتح کیا اور

بیان خلافت ولید بن عبدالملک کا

اور لوگون کو قید کیا — اور محمد ابن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا —
درمیان اسی سن یعنے سن چہیاسی[۸۶] کے ولید مذکور نے اپنے چچا کی بیٹے عمر بن
عبدالعزیز کو مدینہ کا والی کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دار امرون کے مکان مین
اترا اور دس فقیہ مدینہ کے جمع کئے وہ یہہ لوگ تھے عروہ ابن زبیر بن العوام
— اور عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابوبکر بن عبدالرحمان — اور ابوبکر بن سلیمان
— اور سلمان بن یسار — اور قاسم ابن محمد ابن ابی بکر الصدیق — اور
سالم بن عبداللہ ابن عمر بن الخطاب اور عبید اللہ بن عمر — اور عبداللہ بن
عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن زید — ان سبکو بلا کر عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مین
یہہ چاہتا ہون کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری راے کے نہ کیا
کرون — اور جو تمکو میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجہکو
بیباک بتلاؤ سب نے یہہ راے پسند کی

اب شروع ہوا سنہ ۸۷ اور سنہ ۸۸ ہجری کا

اس سال مین ولید نے عمر بن عبدالعزیز کو حکم دیا کہ رسول اللہ کی مسجد اور گہر
ہا کے ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کرو اور اون گہرون کی قیمت بیت المال
مین وضع کر دینی چاہئے چنانچہ سب اہل مدینہ نے مان لیا اور کاریگر اور مزدور
راج مزدور ولید کے پاس سے واسطے عمارت مسجد کے آئے اور عمر بن عبدالعزیز
اس امر سے الگ ہو گیا — اور اسی سال مین یعنے سنہ ۸۸ ہجری مین ولید مذکور نے
جامع دمشق کی تعمیر کی اوسکے بنانے مین بہت مال خرچ ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۸۹ اور مابعد سنہ ۹۳ ہجری تک

بیان خلافت ولید

۸۴ھ اسی سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۴ھ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر رض کو مقتول کیا بسبب اسکے کہ سعید نے حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمان بن اشعث کے تابع داری کی تھی اور حجاج سے ڈر کر بھاگا اور مکہ مین مقیم ہوا — حجاج نے ولید کے پاس قاصد بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ مین جا رہے ہین اونکو میرے پاس بھجوا دیجئے چنانچہ ولید نے حسب ایما اوسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القسری تھا یہہ حکم کر بھیجا کہ جن لوگون کو حجاج مانگتا ہے وہ اونکے پاس روانہ کر دے — اور حجاج نے سعید بن جبیر وغیرہ کو طلب کیا تھا اوسنے ان لوگون کو اوسکے پاس بھیجدیا اوسنے سعید ابن جبیر کا سر اوڑا دیا — یہہ شخص یعنے سعید بن جبیر بڑا عالم تھا درمیان تابعین کے اوسنے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے علم سیکھا تھا اور اوسی سے روایت کی ہے قران کی ابو عمر نے — اور احمد بن حنبل کہتے ہین کہ قتل کیا حجاج نے سعید بن جبیر کو اور حالانکہ کوئی شخص مثل اوسکے روی زمین پر عالم نہ تھا اور سب اوسکے محتاج تھے — اور اسی سال مین یعنے درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے سعید بن المسیب جو اور فقہاء کبار تابعین سے شمار کیے جاتے ہین فوت ہوئے — اور اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۹۵ ہجری مین علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب نے جو معروف حضرت زین العابدین ہین وفات پائی اور مدینہ مین فوت ہوئے اور بقیع مین مدفون ہوئے عمر اونکی اٹھاون برس کی تھی

اب شروع ہوا سنہ ۹۵ ہجری

بیان وفات ولید کا

بیان اسی سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی العراقین اور خراسان نے بہی وفات پائی عمر اوسکی چوّن ۵۴ برس کی تہی اور عراق پر بیس ۲۰ برس کے عرصے حکومت کرتا رہا — کہتے ہین کہ حجاج کی آنکہین چہوٹی اور آواز باریک نہایت فصیح تہے — کہتے ہین کہ جمیع مقتولین جو حجاج کے ہاتہہ سے مارے گئے ہین ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی ہین

اب شروع ہوا سنہ ۹۶ ہجری

بیان وفات ولید کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ جمادالاخر سنہ ہذا کے ولید بن عبد الملک بن مروان بہی فوت ہوا — اوسنے خلافت نو ۹ برس سات مہینے کی وہ مروان کے گہر مین فوت ہوا اور دمشق کے چہوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا — اور اوسکے چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز نے اوسپر نماز پڑہی اور عمر اوسکی بیالیس ۴۲ برس چہہ مہینے کی تہی — اس شخص کی ناک ہمیشہ بہا کرتی تہی اور بیٹے اوسکے [illegible] تہے اور اسی نے مسجد دمشق بنائی ہے اوسکی تعمیر کے واسطے کاریگر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے بلائی تہی — اوس مسجد کے پہلو پر ایک گرجا گہر تہا وہ نصارے کے سپرد کر دیا تہا بسبب اسکے کہ نصف شہر اونکے عمل مین تہا اور نصف مین جو بصلح لیا تہا مسلمانون کا عمل تہا اوس گرجا کو کنیسہ ماریحنا کہا کرتے تہے — ولید نے اوسکو ڈہا کر جامع مسجد مین ملا لیا — اور ولید بولنے مین غلطی کیا کرتا تہا — ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک اعرابی نے اپنے داماد کی شکایت کی

بیان اخبار سلیمان کا

۴۸ اوسکو ولید نے کہا کہ ما شانک یعنے کیا حال ہے تیرا لیکن چونکہ بفتح نون کہا تو اسکے
معنے یہہ ہوئے کہ کیا برائی ہے تجمین اعرابی نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشین یعنے پناہ
مانگتا ہون مین اللہ سے برائی کی سلیمان ابن عبد الملک نے کہا کہ امیر المومنین یہہ
کہتے ہین کہ ما شانک بضم نون یعنے کیا حال ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرے ختن نے
مجپر ظلم کیا ہے ولید نے کہا کہ من ختنک بفتح نون یعنے کسنے ختنہ کیا ہے تیرا اگر بضم نون
کہتا تو مراد ہوتی کہ کون داماد ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرا ختنہ کسی حجام نے کیا ہے
مین تو یہہ نہین کہتا سلیمان بن عبد الملک نے کہا کہ کون ہے داماد تیرا یعنے من ختنک
بضم نون اوسنے کہا کہ یہہ ہے اپنے مخاصم کی طرف اشارہ کر دیا — اور باپ اوسکا
عبد الملک بہت فصیح تہا اپنے بیٹے کی لکنت سے یہہ بہی نا مزد ہو گئے تہے اکثر بہی غیر
فصیح کہا کرتے تہے چنانچہ اوسنے کہا کہ اے بیٹے تو اس لایق نہین ہے کہ عرب
کی حکومت کرے کیونکہ تیری زبان مین لکنت بہت ہے اسلئے اوسکو گہر مین
بٹہا کر ایک معلم اوسکے لئے مقرر کیا جو اعراب صحیح سکہلا دے چنانچہ ولید نے ایک
مدت تک اوسنے سیکہا لیکن جیسے بیٹھے تہے اوس سے بدتر ہو کر نکلے یعنے کچہہ نہ آیا

بیان اخبار سلیمان بن عبد الملک بن مروان کا

ساتوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بہائی ولید مر گیا اوسوقت لوگون
نے اوسکی خلافت کی بیعت درمیان ہجا دالاخر سنہ ۹۶ ہجری کے کی تہی سلیمان
مذکور وقت وفات ولید کے درمیان شہر رملہ کے تہا جب اوسکو اپنے بہائی
ولید کے مرنے کی خبر پہنچی بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اچہی خصلت
سے پیش آیا اور سب کے ظلم اور جور کو اوسنے دور کیا اور اپنے چچا کے بیٹے

بیان وفات سلیمان کا

بیٹے عمر بن عبدالعزیز کو وزیر اپنا بنایا اسی سن میں مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۷ اور سنہ ۹۸ ہجری نبوی ص

درمیان ان سال کے سلیمان بن عبدالملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ قسطنطنیہ کے خروج کیا تہا اور مرج دابق پر اوتر کر حکم دیا کہ اسجا سے اقامت کرنی چاہیے جبتک فتح نہو چنانچہ قسطنطنیہ ہی پر مسلمہ نے موسم سرما پورے کیے اور لوگوں نے اوسجا کہیتے بوے اور کاٹے کہائے اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور کیے ہوئے پڑا رہا تہا تبتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا — اور اسی سال میں یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے جو کہ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے خراسان کا عامل تہا جرجان اور طبرستان فتح کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۹ ہجری نبوی ص

بیان وفات سلیمان بن عبدالملک کا

اسی سال میں درمیان ماہ صفر کے سلیمان ابن عبدالملک نے وفات پائی اوسنے خلافت دو برس اور آٹھ مہینے کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تہی اس شخص نے مقام دابق میں جو زمین قنسرین سے ہے وفات پائی مگر وہ بارادہ لڑائی آمادہ ہو رہا تہا کہ دشمن اجل نے اوسپر غلبہ پایا اون ایام میں اوسکا بہائی مسلمہ قسطنطنیہ پر اوترا ہوا

بیان اخبار عمر کا

تہا حلیہ سلیمان کا یہہ ہے کہ وہ رنگ کا گندم گون خوبصورت آدمی تہا مگر کچھ اوسکے مزمین کج بہی تہا اور خصلت اوسکی اچھی تہی عورتون کو بہت چاہا کرتا تہا اور کہاتا بہی بہت تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ حج کرنے گیا حجاز مین چونکہ گرمی بہت تہی اسلئے وہ طرف طایف کی واسطے طلب برودت کے گیا وہان اوسکے پاس انار لائے گئے اوسنے ستر انار کہائے پہر ایک بکرا منگوایا اور چہہ مرغیان وہ بہی کہا گیا — اور پہر منقی طایف کی اوسکے سامنے لائے اوسمین سے بہت منقے کہ ولنے کہا گیا اس اثنا مین اوسکو اونگہہ آئی سو رہا جب سو کر اوٹہا موافق عادت کے کہانا حاضر ہوا وہ بہی چٹ کر گیا اوسی روز بسبب بہت کہانے کے مرگیا — اور بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکے پاس ایک نصرانی دو توکنی بہرے ہوئے انجیر انڈے کے لیکر آیا وہ دالان کے اوپر اوترا ہوا تہا اوسنے ایک شخص کو حکم دیا کہ انڈون کے چہلکے دور کرتا جا وہ شخص انڈا چہیل چہیل کر دیتا تہا اور وہ ایک انڈا اور اوسپر ایک انجیر کہاتا جاتا تہا اسی طرح سے دونو توکنی خالی کر دئے اور پہر ہڈیون کے گودے مین شکر ملا کر کہائی اسلئے تخمہ کی بیماری ہو کر مرگیا عمر بن عبد العزیز نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی اوسنے دفن بہی کیا یہہ خلیفہ غیرت مند بہت تہا چنانچہ اوسنے سب مخنثون کو جو مدینہ مین تہے یہہ حکم دیا کہ اونکو خصی کر ڈالنا چاہئے چنانچہ اوسکے عامل نے جو ابوبکر بن محمد بن عمر انصاری تہا سبکو خصی کر ڈالا

بیان اخبار عمر بن العزیز کا

واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بیٹا مروان بن الحکم کا ہے اور وہ بیٹا ابی العاص بن امیہ کا اور وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہہ شخص آٹہوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ سے ہی والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بیٹی عاصم بن عمر بن الخطاب رض کی ہے اسکی خلافت کے

بیان موقوف کرنی سبّ علی رضہ کا منبر پرسی

کے واسطے سلیمان بن عبد العزیز نے حالت بیماری سخت مین درمیان دابق کے وصیت
کردی ہتی جب وہ مرگیا تب یہہ درمیان ماہ صفر سنہ ۹۹ کے خلیفہ ہوا اور لوگون نے
اوسکی بیعت کی

بیان موقوف کرنے عمر کا سبّ علی رض کا منبر پرسے

واضح ہو کہ جمیع خلفاء بنی امیہ کے حضرت علی رض کو ابتدا سنہ ۴۱ ہجری سے یعنی اوس
سال سے جسمین کہ حضرت امام حسن رض خلافت سے دستبردار ہوئی اول سال
ننانوین تک یعنی اخر ایام دولت سلیمان بن عبد الملک تک برا منبرون پر چڑہکر کہا
کرتے اور اون پر تبرا بہیجا کرتے سو جب عمر خلیفہ ہوا اسنے اس رسم بد کو موقوف
کیا اور اپنے تمام نایبون کو لکہا کہ اس رسم بد کو باطل کرین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑہا
اور آخر خطبہ مین یہہ آیت پڑہی کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ترجمہ یہہ ہے (اللہ تعالی حکم
فرماتا ہے اس بات کا کہ عدل وانصاف اور احسان لوگون پر کرو اور رشتہ دارون
اور حقدارون کا حق دو اور برے کلمے مونہہ سے نہ نکالو بغاوت اختیار نہ کرو اللہ
نصیحت کرتا ہے تمکو تا کہ تم یاد رکہو) اوس روز سبّ علی موقوف ہوگیا سب خطیبون نے
اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا اس کار خیر کے باعث کثیر بن عبد الرحمان خزاعی
نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱ اور سنہ ۱۰۱ ہجری نبوی صلعم

بیان وفات عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

بیان وفات عمر رض کا

۴۸۸ پوشیدہ نرہے کہ درمیان سال ایکسو ایک ہجری کے عمر بن عبد العزیز رض پچیسوین تاریخ
رجب کو دن جمعہ کے خناصرہ مین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوئے بعضے یہہ
کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوئے — قاضی جمال الدین
بن واصل مولف ایک تواریخ کا جس سے یہہ مین نقل کرتا ہون کہتا ہے کہ ظاہرا میرے
نزدیک دیر سمعان معروف بنام دیر بقرہ ہے جو کہ مضافات معرة النعمان سے ہے
قبر اوسکی وہان مشہور ہے — اور اکثر اہل ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص زہر کہا کر
مرا باعث اسکا یہہ کہتے ہین کہ بنی امیہ نے یہہ خیال کیا کہ اگر یہہ شخص مدت دراز تک جیتا رہا
تو ہمارے ہاتھہ سے سلطنت گئی کیونکہ بعد اسکے اوسکا ولی عہد جسکو وہ اس کار کے لایق جانیگا
مقرر کریگا اسلیے اونہون نے کچھہ درنگ نہ کی جلدی سے اوسکو شربت سم آمیز پلاکر مار ڈالا
پیدایش اسکی مصر کی ہے بموجب ایک قول کے اور ۶۱ سنہ ہجری مین پیدا ہوا خلافت کل
دو برس پانچ مہینے کی تھی عمر اوسکی چالیس برس چند مہینے کی ہوئی — اوسکے چہرے پر
چونکہ ایک داغ نیزہ کا تہا حالت صغرسن مین اسیواسطے اوسکو اشج کہا کرتے تہے
اور وہ پے نزدیک تابع خلفاء راشدین کا تہا

بیان یزید بن عبد الملک بن مروان کا

مخجب نرہے کہ یزید بیٹا ہے عبد الملک کا وہ مروان بن الحکم کا وہ ابی العاص کا وہ
امیہ کا وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہہ شخص نوان خلیفہ ہے اور ماں اوسکی عاتکہ بیٹی
یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی ہے اسکی بیعت خلافت بعد مرنے عمر بن عبد العزیز کے
درمیان ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری کی بسبب اوس وعدہ کے جو سلیمان بن عبد الملک نے
اوس سے کیا تہا کہ بعد عمر کے تو خلیفہ ہوگا ہوئے — اور درمیان ایام یزید بن عبد الملک

بیان یزید کا

۸۹ھ عبد الملک کے یزید بن المہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوسکے پاس بہت لوگ جمع ہوگئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے لڑائی کے بھیجا چنانچہ وہ لڑا اور یزید بن المہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ماری گئی یہہ لوگ کرم اور شجاعت مین بہت مشہور ہین

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۲ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاء سبعہ سے جو مدینہ مین تھے فوت ہوا — یہہ عبید اللہ مذکور بھتیجا عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے یہہ سات فقہاء وہ ہین جنسے علم فقہ اور علم فتوی کا پھیلا ہے اب ہم اونکو ترتیب وار بیان کرتے ہین — اول اونمین کا عبید اللہ مذکور ہے یہہ شخص بڑے علماء تابعین سے ہے اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے — اور دوسرا عروہ ابن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی ہے اس شخص کا باپ صحابہ عشرہ مبشرہ بالجنہ سے ہے — اور والدہ عروہ کی اسما بیٹی ابی بکر کی ہے یہی عورت ذات النطاقین سے مشہور ہے یہہ فقیہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے جو کہ والی خلافت تھا اس عالم نے درمیان سنہ ۹۳ ہجری کے اور بعضے کہتے ہین کہ چورانوے مین وفات پائی پیدا ایش اسکی سنہ ۲۲ ہجری مین ہوئی تھی — تیسرا فقیہ مدنی قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہے یہہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تھا باپ اوسکا محمد ابن ابی بکر ہے جو مصر مین مقتول ہوا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا — چوتھا فقیہ سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب قرشی ہے یہہ شخص علم حدیث اور فقہ کا جامع تھا اور زاہد اور عابد بھی تھا دو برس خلافت عمر رض سے گذر چکے تھے جب پیدا ہوا

بیان یزید بن عبد الملک کا

۴۹۰ اور سنہ ۹۱ — یا سنہ ۹۳ — یا سنہ ۹۴ — یا سنہ ۹۵ ہجری مین برسبیل اختلاف وفات پائی — پانچوان فقیہ سلیمان بن یسار غلام حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ جناب رسول اللہ صلعم کا ہے وہ روایت ابن عباس — اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے کرتا ہے اوسنے سنہ ۱۰۷ ہجری مین اور بعضے کچھہ اور بیان کرتے ہین وفات پائی — عمر اوسکی تہتر ۷۳ برس کی تہی — چھٹا فقیہ ابوبکر بن عبد الرحمان بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ المخزومی القرشی ہے اس شخص کی کنیت اور نام ایک ہے یہہ عالم سادات تابعین مین سے ہے اسکو راہب قریش کہا کرتے تہے دادا اوسکا الحارث ہے جوکہ بہائی ابوجہل بن ہشام کا تہا — اس ابوبکر مذکور نے درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے وفات پائی خلافت عمر ابن الخطاب مین پیدا ہوا — ساتوان خارجہ ابن زید بن ثابت انصاری ہے باپ اوسکا زید بن ثابت جو اکابرین صحابہ سے مشہور تہا جسکے حق مین رسولخدا صلعم نے ارشاد کیا تہا کہ زید بہت فرائض جانتا ہے — خارجہ مذکور درمیان سنہ ۹۹ ہجری کے فوت ہوا بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۱۰۰ ہجری مین درمیان مدینہ کے فوت ہوا ہے بہرتقدیر اوسنے حضرت عثمان ابن عفان کا زمانہ دیکہا ہے — یہی سات فقیہ فقہاء مدینہ کے مشہور ہین انہین سے فتوے اور علم فقہ پہیلا ہرچند کہ اونکے طبقہ مین اور بہی فاضل تہے لیکن مثل سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض وغیرہ کے اور لوگ ذکر نہین کئے گئے — سالم مذکور درمیان سنہ ۱۰۶ ہجری کے فوت ہوا بعضے اور سنہ بیان کرتے ہین یہہ بہی بڑے نامور علماء تابعین سے ہے ہرچند کہ اور مواضع مختلفہ مین وفات تابعین مذکورین کی بیان ہوئی ہے لیکن مینے مجتمعۃً واسطے ضبط اور یاد کے ذکر کر دیا ہے

اب شروع ہوا سال تین ۳ اور چار ۴ اور پانچ ۵ بعد ایکسو ۱۰۰ کے

بیان اخبار ہشام کا

اس سال یعنے ۱۰۵ھ میں پچیسویں تاریخ شعبان کو یزید بن عبد الملک نے وفات پائی ۱۹۴ھ
عمر اوسکی چالیسؔ برس کی تہی بعضے کچھہ اور بیان کرتے ہیں اور چار برس ایک مہینے
تک خلافت کی — یزید مذکور نے اپنے بہائی ہشام کو ولی عہد اپنا کر دیا تہا پہر
اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبد الملک کے واسطے وصیت کی تہی کہ وہ خلیفہ ہوے
یہہ یزید مذکور واہیات اور گانے بجانے اور خوشی میں رہتا تہا اوسکے پاس
دو عورتیں تہیں ایک مسماۃ حبابہ — دوسری سلامۃ القس اون دونوں پر مبتلا رہتا تہا
اور فریفتہ بہت تہا چنانچہ بعد حبابہ کے مرنے کے سترہ دن بعد آپ بہی بسبب فرط
عشق کے مرگیا اور سلامۃ القس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن عمار
بسبب عبادت کے قس کہلاتا تہا یہہ شخص فقیہ تہا ایک دفعہ سلامہ کے اوستاد کے
گہر پر گیا اور سلامہ کا گانا سُنا اور اوسپر عاشق ہوگیا اور وہ بہی اوسکی دیوانی ہوگئی
پہر باہم مجتمع ہوگئے اور سلامہ نے اوسکو کہا کہ میں تجکو چاہتی ہوں اوسنے کہا کہ میں
بہی تجپر مرتا ہوں سلامہ بولی کہ اگر کہو تو ایک بوسہ آپکا لوں اوسنے کہا کہ میں بہی یہی
چاہتا ہوں سلامہ بولی کہ پہر کون مانع ہے اوسنے کہا کہ پرہیز گاری اور تقوی فقد رکا
یہہ کہکر کہڑا ہوگیا اور چلا گیا اسیواسطے سلامۃ القس بسبب عبد الرحمان مذکور کے
نام رکہا گیا

بیان اخبار ہشام بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہہ دسواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ میں سے ہے عمر اوسکی بروقت خلیفہ ہونے کے
چونتیس برس کئی مہینے کی تہی اور بروقت وفات یزید بن عبد الملک کے
ہشام درمیان شہر رصافہ کے تہا اوسکے پاس قاصد آیا ... سوار
ہوکر دمشق کو گیا

بیان اخبار ہشام کا

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۶ اور مابعد اسکے ایکسو دس تک

اسی سال مین حضرت حسن بن ابی الحسن بصری رض نے وفات پائی ان حضرت کی پیدائش ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین ہوئی تہی اور یہہ بڑے نامور تابعین مین سے ہین اور اسین سال مین محمد ابن سیرین رض نے بہی انتقال کیا اسکے باپ کا نام سیرین تہا یہہ سیرین غلام انس بن مالک کا تہا — انس مذکور نے اسّی مکاتبت کر لی تہی کہ اگر اتنا روپیہ تو مجکو کما دے تو تو آزاد ہو جاوے گا چنانچہ اوسنے کما دیا اور وہ آزاد ہو گیا وہ سیرین خالد بن ولید کے گرفتار دن مین سے تہا اس محمد بن سیرین مذکور نے بہت صحابہ سے روایت کی ہے ازانجملہ ابوہریرہ — اور عبد اللہ بن عمر — اور عبد اللہ ابن زبیر وغیرہ رض ہین اور یہہ شخص بڑے نامور تابعینوں مین سے ہے اوسکو فن تعبیر خواب مین بڑی دست قدرت تہی

اب شروع سنہ ۱۱۱ اور سنہ ۱۱۶ ہجری نبوی صلعم تک

انہین سال مین باقر محمد بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رض جنکا اوپر ذکر آچکا بادیہ پیماے ملک بقا ہوئے بعضے اونکی وفات سنہ ۱۱۴ اور بعضے سنہ ۱۱۷ — اور بعضے سنہ ۱۱۸ مین بیان کرتے ہین ان حضرت کی عمر تہتر ۷۳ برس کی تہی اور انہون نے یہہ وصیت کی تہی کہ میرے ہی کُرتے کا جسمین نماز پڑہا کرتا ہون کفن دینا اور باقر انکو بسبب تبحر علوم کے کہا کرتے تہے — پیدایش انکی سنہ ۵۷ ہجری مین ہوئی ... بزرگوار حضرت امام حسین عم شہید ہوئے اوسوقت اونکی عمر تین ۳ برس کی

بیان اخبار مشام کا

برس کی تہی اُنکی وفات درمیان حمیمہ کے جوکہ ایک شہر ہے شہران کا وہان ہوئے ۹۳ہم
لیکن آپکا جنازہ وہان سے لیجاکر بقیع مین مدفون کیا گیا تہا

اب شروع ہوا ۱۱۷ہجری نبوی صلعم

درمیان اسی سال کے یا بموجب قول بعضونکے کہ سو بیس ۱۲۰ مین نافع رض غلام حضرت عبداللہ ابن عمر بن الخطاب رض کا فوت ہوا — انکو اونکے مولا عبداللہ رض نے کسی لڑائی مین زخم پہنچایا تہا — یہہ نافع مذکور بڑے تابعین مین سے گذرا ہے اپنے آقا عبداللہ اور ابا سعید الخدری سے بہت کچہہ اسنے سُنا اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے اسنے روایتین کی ہین — اہل حدیث کہتے ہین کہ امام شافعی حضر مالک ابن انس سے روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابی عمر سے یہہ گویا لڑے اور ایک سلسلہ سونے کا بسبب جلیل الشان ہونے ہر ایک راوی کے ان راویون سے ہے

اب شروع ہوا ۱۱۸ہجری اور ۱۱۹نبوی صلعم

ان سالونمین مسلمانون نے ترکستان کی ملکونمین لڑائی کی اور فتحمند ہوئے اور بہت کچہہ مال غنیمت لائے اور بہت ترکون کو قتل کیا اور خاقان سلطان ترک کو بہی مارڈالا اس لڑائی کا سپہ سالار مسلمانون مین سے اسد بن عبداللہ القسری تہا

اب شروع ہوا ۱۲۰ہجری نبوی صلعم

بیان اخبار ہشام کا

۱۲۰ اس سال مین ابو سعید عبد اللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قُرّا سبعہ سے ہے انتقال کیا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۱ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین مروان ابن محمد بن مروان نے (یہہ جزیرہ ارمینیہ پر تہا) صاحب السریر سے جہاد کیا چنانچہ صاحب السریر نے ہر سال ستر ہزار راس بطور جزیہ کے دینے مان لئے — انہین سالون مین مسلمہ ابن عبد الملک نے بلاد روم مین لڑائی کی اور وہان کے قلعہ فتح کئے اور مال لوٹ لایا — انہین سال مین نصر بن سیار نے بلاد ما ورار النہر پر جہاد کیا اور ترکستان کے بادشاہ کو مار ڈالا پہر فرغانہ مین جاکر بہت لوگون کو گرفتار کیا — اور درمیان سنہ ۱۲۱ ہجری کے یا بموجب ایک قول کے سنہ ۱۲۲ ہجری مین حضرت زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین خروج کرکے لوگون کو اپنی طرف بلایا چنانچہ بہت لوگون نے اونکی بیعت کی — اون ایام مین کوفہ کا والی جانب ہشام سے یوسف بن عمر الثقفی تہا اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی آپکے ایک تیر پیشانی مین بہت سخت آکر لگا ہر چند کہ لوگون نے گہر مین لیجاکر تیر کہنچا لیکن طایر روح اونکا روضہ جنت کو فوراً اوڑ گیا — جبکہ یوسف والی کوفہ کو آپکے شہید ہو جانے کی خبر پہنچی اونکی تا لاش کی اور لاشہ آپکا منگوا کر سر کاٹ کر ہشام بن عبد الملک کے پاس بہیجدیا اور لاشہ کو سولی دی ہشام نے اوس سر کو دمشق مین لٹکوا دیا جبتک ہشام زندہ رہا اتنی ہی مدت تک وہ لاشہ سولی پر لٹکا رہا جب ہشام مر گیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم کیا کہ اس لاش کو جلوا دو چنانچہ حسب الحکم اوسکی لاش جلائی گئی بروقت شہادت حضرت زید رض کے عمر آپکی بیالیس برس کی تہی

بیان وفات ہشام کا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۲ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین ایاس ابن معاویہ بن قرة المزنی جوکہ مشہور بفراست و ذکا تھے اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز کے مین بصرہ کے قاضی تھے فوت ہوے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۳ اور سنہ ۱۲۴ ہجری

اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ اسی سال مین محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر انکی تہتر برس کی تہی یہی مشہور بنام زہری ہین یہہ نسبت طرف زہرة بن کلاب کے ہے یہہ زہری بڈے بڈے عالم تابعین مین گنے ہے اونہون نے دس صحابہ کو دیکہا اور زہری سے بہت لوگون نے روایتین سے مثل مالک اور سفیان الثوری وغیرہ کے روایت لی ہے عادت زہری کے یہہ تہی کہ جب اپنے گہر مین بیٹہا کرتا تو کتابون کو اپنے گرد رکہتا اور ہر ایک کتاب کے مطالعہ مین مشغول رہتا اوسکی بیوی کہا کرتی کہ قسم خدا کی یہہ کتابین مجہ پر تین سوت کے ہونے سے زیادہ بہاری ہین

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۵ ہجری نبوی صلعم

بیان وفات ہشام کا

اسی سن مین ہشام ابن عبد الملک درمیان رصافہ کے چھٹی تاریخ ربیع الاول

بیان اخبار ولید بن یزید کا.

فوت ہوا ایام خلافت انیس[19] برس کچھ اوپر نو مہینے ہین بیماری اوسکو درد حلق کی تھی اور تھوڑی دیر اوسکی باقی جب ہشام مرگیا تو لوگون نے تھوڑا واسطے گرم کرنے پانی کے غسل میت کے لئے طلب کیا عباض منشی ولید نے تھوڑا بھی ندیا کیونکہ اوسنے ولید کو ملکیت سب کردیا تھا جو اوسکے پاس موجود تھا اور اوسپر مہر کردی تھی ہمسایونین سے اوسکے واسطے قمقمہ مانگ لائے (اوس مانگے ہوئے برتن مین پانی غسل کا گرم ہوا) رصافہ مین دفن کیا ہشام آنکھون سے بہت بھینگا تھا (اوسنے پیچھے اپنے چند بیٹے چھوڑے ایک اونمین کا ابو عبدالرحمان ہے جو اندلس مین جاکر اوسکا مالک ہوگیا جب کہ سلطنت بنی امیہ کے جاتی رہی تھی — اور ہشام استوار و مضبوط عقل کا غزیر العقل اور علم سیاست اور انتظام کا عالم تھا شہر رصافہ ہشام کا بنایا ہوا ہے چنانچہ اوسی کی طرف اوسکو منسوب کرکے رصافۂ ہشام کہتے ہین واقعہ مین وہ شہر رومیہ کا تھا لیکن خراب و ویران ہوگیا تھا اوسکی آب و ہوا بہت اچھی تھی یہہ شہر اسواسطے اوسنے بنایا تھا کہ خلفاء بنی امیہ وبا کے ڈرسے جنگلون مین بہاگ جایا کرتے تھے اسواسطے ہشام نے رصافہ اختیار کیا کیونکہ وہان کی زمین اچھی تھی وہان دو محل بنائے اوسمین ایک دیر مشہور ہے

بیان اخبار ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان کا.

واضح ہو کہ یہہ گیارہوان[11] خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہے بعد وفات ہشام مذکور کے ولید بن یزید بن عبدالملک کے پاس نامے لوگون کے پہنچے — ولید ایک جنگل مین تھا ازرق کے ہشام سے ڈرتا ہوا رہا کرتا تھا اور ولید کے یار اور وہ خود نشہ حالین پینے ہوئے تھے اون پر بہت تنگی تھی اسی اثنا مین ہشام کے مرنے

بیان مقتول ہونے ولید کا

مرنے کی خبر سنکر خوش ہوا اور تیسری تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۵ ہجری کو بروز چارشنبہ
ولید کی بیعت ہوئی لگر ولید نے شراب پینے اور راگ سنتا اور عورتون سے صحبت
کرنی شروع کی اور لوگون پر خراج بہت بڑہایا پہر اہل شام پر سے بڑہا دیا اور
جو اوسسے سوال کیا جاتا تہا کبہی نہین کہتا تہا (تمام ہوئی نقل تاریخ قاضی جمال الدین
بن واصل کی اسجائے تک اب ہم شروع کرتے ہین اسجائے سے نقل تاریخ
ابن اثیر کامل سے) اسی سال مین یعنے سنہ ۱۲۵ ہجری مین قاسم بن ابی بزہ مشہور قاری نے
وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۶ ہجری نبوی صلعم

اسی سالمین ولید بن یزید بن عبدالملک نے خالد بن عبداللہ القسری کو یوسف بن عمر کی
حوالہ کیا یہہ عامل اوسکی طرف سے عراق پر تہا اسنے خالد مذکور کو عذاب دیکر قتل کیا

بیان مقتول ہونے ولید بن یزید کا

اسی سالمین ولید مقتول ہوا حال اسکا یہہ ہے کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبدالملک
نے جسکو یزید ناقص کہا کرتے تہے درمیان جمادالاخر سنہ ۱۲۶ ہجری کے بسبب کثرت
عشق اور لہو ولعب اور شرب خمر اور ہمصحبتی فساق کے مار ڈالا بات یہہ تہی کہ جب
اوسکا فسق و فجور حد سے تجاوز کر گیا تو یہہ امر تمام رعیت اور لشکر پر گران گذرا اور
ہشام کے اور ولید کے چچازاد بہائیون نے بہی بہت ایذا اوٹہائی تہی سلئے اوسکو نسبت
بکفر کیا اور کہا کہ یہہ شخص اپنے باپ کے جورون پر چڑہتا ہے یہہ بات مشہور کرکے یزید
نے اپنی بیعت لوگون سے کروائی چنانچہ یمن کے آدمی سب اوسکی طرف ہوگئے ہرچند

بیان مقتول ہونے ولید کا

۱۲۶ھ عباس بن ولید بن عبد الملک نے اس بات سے اوسکو منع بہی کیا اور تہدید بہی کی لیکن یزید نے یہہ بات اپنے بہائی سے پوشیدہ رکہی اور زیر بار جنگل دمشق مین رہا کرتا تہا جب اوسکا کار بخوبی انجام ہوگیا دمشق کو اوسنے پوشیدہ کوچ کیا اپنے ہمراہ سات آدمی لئے اوس جنگل سے دمشق چار روز کا راہ تہا وہ بجرود پر جو ایک منزل دمشق سے ہے آ اترا اور رات کے وقت دمشق مین گیا وہان کے اکثر باشندون نے اوسکی بیعت کی ولید کی طرف سے جو دمشق کا عامل عبد الملک بن محمد بن الحجاج تہا وہ وبا کے زور سے ڈر کر ایک گانو مین جو بنام قطن مشہور تہا جا اوترا تہا اسلئے یزید نے بے خوف دمشق مین ظہور کیا اور اوسکے ہمراہ تمام لشکر اور رعیت ہو گئی — اوسنے دو سو سوار واسطے پکڑنے عبد الملک مذکور عامل ولید کے جو دمشق پر مقرر تہا قطن پر بہیجے اوہنون نے اوسکو پکڑ لیا اور امن دینے کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے ایک لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کے پکڑنے کیواسطے طیار کر کے بہیجا اس لشکر کا سپہ سالار عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تہا جب یزید بن ولید نے دمشق مین ظہور پکڑا اوس وقت بعضے ولید کے غلامون نے اوسکے پاس آکر یہہ خبر دی کہ ولید مقام اغدق مین ہے جو کہ مضافات عمان سے ہے اسلئے ولید نے بجرہ پر آکر نعمان بن بشیر کے محل تک پہنچکر عبد العزیز کے اوپر آ پڑا اون دونون مین لڑائی ہونے لگی — اور عباس ابن ولید بن عبد الملک جو بہائی یزید مذکور کا تہا وہ چاہتا تہا کہ اپنے باپ ولید کے ہمراہ ہوکر اوسکی کمک کرون اور بہائی پر چڑہائی کرون — لیکن عبد العزیز نے منصور بن جمہور کو عباس پے بہیجا اور زبردستی سے اوسکو پکڑ کر عبد العزیز کے پاس حاضر کیا اوسنے کہا کہ اپنے بہائی کے بیعت کر جبراً اوسنے بہی بیعت کی عبد العزیز نے ایک نیزہ کہڑا کر کے یہہ مشہور کیا کہ یہہ نیزہ عباس کا ہے اوسنے امیر المومنین یزید کے بیعت کر لی ہے اس جہنڈے کے کہڑے ہونے سے ولید کے ہمراہی بہت متفرق ہوگئے

بیان اخبار یزید بن ولید کا

ہو گئے لیکن ولید اپنے ہمراہی ساتھ لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی کی دی اور خوب لڑا مگر اوسکے ہمراہی سب بہاگ گئے جب وہ اکیلا رہ گیا لاچار ایک محل مین گہس کر دروازہ بند کر لیا لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسمین گہس کر مار ڈالا اور اوسکا سر کاٹ لائے اور اوسکے بیٹے یزید ابن ولید کے پاس بہیجا یزید نے اپنے باپ ولید کا سر کٹا ہوا دیکہہ کر سجدہ شکر ادا کیا اور اوس سر کو ایک نیزہ پر رکہوا کر تمام دمشق مین پہروایا یہہ شخص اٹہائیسوین جمادالاخر سنہ ۱۲۶ ہجری کو مقتول ہوا اوسنے ایک برس تین مہینے خلافت کی عمر اوسکی بیالیس برس کی تہی بعضے اور کچہہ بیان کرتے ہین ولید بنی امیہ کے جوانون اور ظرفا مین شمار کیا جاتا ہے مگر دائم الخمر اور لہو و لعب اور سماعِ غنا مین ڈوبا ہوا تہا

بیان اخبار یزید ابن ولید بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہہ بارہوان خلیفہ بنی امیہ مین کا ہے اٹہائیسوین تاریخ جمادالاخر سنہ ۱۲۶ ہجری کو یزید الناقص مسند خلافت پر بیٹہا — اور وجہ تسمیہ یزید ناقص کے یہہ ہے کہ وہ عشر جو ولید نے خراج مین رعیت پر بڑہا دیا تہا وہ اوسنے ناقص اور کم کر دیا تہا اور جو خراج ہشام کی وقت مین مقرر تہا وہی سابق دستور رہنے دیا اسلئے اسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مارا گیا اور یزید مسندِ خلافت پر بیٹہا اوسوقت اہل حمص اوسسے بغی ہو کر اوسکے بہائی عباس کے گہر پر چڑہائی کی اور اوسکا مال سب لوٹ لیا اور اوسکی حرم کو چہین لیگئے اور ارادہ کیا کہ یزید سے چلکر دمشق پر لڑئیے اسلئے یزید نے لشکر آمادہ کر کے اونکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا جانبین کا مقابلہ ثنیتہ العقاب مین ہوا یہہ لڑائی بہت بہاری ہوئی مگر حمص والون کو شکست

بیان اخبار یزید بن ولید کا

 ہوئی اور یزید اون پر غالب آیا اون سے ہی بیعت کروائی — پہر ایک اور یہہ
گل کہلا کہ باشندگان فلسطین نے یزید مذکور کے عامل پر تاخت لاکر فلسطین سے
نکالدیا اور یزید بن سلیمان بن عبد الملک کو اپنا سردار بنا لیا اوسنے سبکو یزید ناقص
کی لڑائی کے واسطے فراہم کیا سب نے مان لیا یزید کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے
ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا اور سرداران فلسطین کو
کچہہ ڈرایا کچہہ منایا غرضیکہ اونکو بہی اوسنے توڑ لیا جب سلیمان لشکر لیجاکر پڑا سب
الگ الگ ہوگئے مگر لشکر نے یزید بن سلیمان بن عبد الملک کا تعاقب کرکے اوسکو
لوٹا — پہر سلیمان بن ہشام بن عبد الملک طبریہ مین جاکر اوترا اور یزید ناقص کے
نام سے بیعت کروائی — وہان سے کوچ کرکے آرملہ مین آیا وہان کے باشندون سے
بیعت کروائی — بعد ازان یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کردیا اور
منصور ابن جمہور کو اوسکا عامل مقرر کیا — اور عراق کے ساتھہ خراسان بہی ملادیا
— یہہ حال دیکہہ کر نصر بن سیار درمیان خراسان کے باغی ہوگیا اوسنے نامنظور کیا
— پہر یزید ابن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق سے معزول کیا اور وہان کا والی
عبد اللہ عمر بن عبد العزیز مقرر ہوا اور اسی سال یعنے سنہ ۱۲۶ ہجری مین مروان بن محمد
یزید سے پہر بیٹہا — اسی سال مین یزید ناقص مذکور بیسوین تاریخ ذیحجہ عالم بقا کو
کوچ کیا اسنے پانچ مہینے بارہ ۱۲ روز خلافت کی اور دمشق مین مرا عمر اوسکی چہیالیس
برسکی تہی — بعضے کہتے ہین تیس برسکی اور بعضے اور کچہہ کہتے ہین بہرکیف گندم
گون طویل القامت چہوٹا سر خوبصورت آدمی تہا — جب یزید ابن ولید مرگیا
اوسکے بعد اوسکا بہائی ابراہیم جو تیرہوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے مسند پر
بیٹہا مگر اسکی سلطنت تمام نہ ہونے پائی کیونکہ کبہی وہ امیر تصور کیا جاتا تہا اور کبہی ایک
شخص مثل رعایا کے اسطور پر چار مہینے رہا بعضے کہتے ہین ستر روز خلافت غیر

بیان بعیت کرنی مروانکا

غیر مستقل کی — اسی سال مین عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق فوت ہوا اور اسی سال مین ابو جمرہ یار ابن عباس کا بہی فوت ہوا

اب شروع ہوا ۱۲۷ سنہ ہجری نبوی ص

اس سال مین مروان ابن محمد بن مروان بن الحکم امیر دیار خبیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم ابن ولید کو خلافت سے دور کرے جب وہ قنسرین کے پاس پہنچا سب وہان کے باشندے اوسکے ہمراہ ہوگئے اور ساتہہ ہولئی — جب حمص کے پاس پہنچا وہان کے باشندون نے بہی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہوگئے — جبکہ مروان دمشق کے پاس آگیا اوسوقت ابراہیم نے اوسکے لڑنے کے واسطے لشکر ہمراہ سلیمان ابن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا لیکن اسکے لشکر مین ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی تہے اور مروان بن محمد کے لشکر مین اسّی ہزار جوان تہے دن چڑہتے ہی لڑائی شروع ہوئی عصر کے وقت تک خوب جم کر لڑائی ہوئی اور بہت آدمی جانبین کے کہیت رہے مگر ابراہیم کا لشکر سہ اوسکے سپہ سالار سلیمان ابن ہشام کے دمشق کی طرف بہاگ گیا اور ابراہیم کے پاس جا ملا اونہون نے دونون بیٹے ولید بن یزید کے جو قید خانہ مین قید تہے مار ڈالے پہر ابراہیم وہان سے بہاگ کر چہپ گیا اور سلیمان بن ہشام نے بیت المال پر ہتیا دئی خوب مال لوٹا اور اپنے ہمراہیون اور سپاہ کو تقسیم کر کے دمشق سے نکلا

بیان بعیت مروان بن محمد بن مروان ابن الحکم کا

یہہ خلیفہ چودہوان نبی امیہ کا سب سےپچہلا ہے اسی سال مین یعنے درمیان ۱۲۷ سنہ ہجری کے

بیان بیعت کرنے مروان کا

۵۰۲ مروان مذکور کی درمیان دمشق کے بیعت کی گئی جب کہ وہ مستقل ہوگیا تب اپنے
گھر مین جو حران مین تھا گیا اور ابراہیم بن ولید کو جسکی خلافت جاتی رہی تھی اور
سلیمان ابن ہشام کو طلب کیا ان دونون نے مروان سے عرض کی کہ اگر ہماری جان
بخشی ہو تو ہم حاضر ہون چنانچہ اونکو امن دیا گیا وہ دونو اوسکے پاس گئے سلیمان
مع اپنے اہل بیت اور بہائیون کے حاضر ہوا اور مروان بن محمد کی بیعت کی —
اسی سال مین اہل حمص مروان سے باغی ہوگئے چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا وہان
کے باشندون نے شہر کے دروازہ بند کرلئے اسنے شہر کا محاصرہ کیا لیکن
پھر دروازے کھولدئے اور مطیع ہوگئے مگر پھر ادنمین لڑائی ہوگئی اسی لڑائی مین
بہت اہل حمص مارے گئے اور شہرپناہ بھی حمص کی کچھہ ڈہے گئی اور ایک گروہ کو
سولی ہوئی جب حمص فتح ہوچکی اوسوقت یہہ خبر آئی کہ اہل غوطہ باغی ہوگئے ہین
انہون نے یزید بن خالد القسری کو اپنا متولی کرلیا ہے اور دمشق کا محاصرہ
کر رکھا ہے اسلئے مروان نے دس ہزار سوار ہمراہ ابی الورد بن الکوثر اور عمر
بن الصباح کے کرکے روانہ کئے اونہون نے دمشق پر پہنچکر باشندگان غوطہ پر
حملہ کیا لیکن وہان کے باشندے بھی نکلے اور لڑے مگر آخرکار اونکو شکست ہوئی
لشکر ظفر پیکر نے جو مال پایا خوب لوٹا اور مزہ کو مع چند اور گانو کے جلاکر خاک
سیاہ کرڈالا — اس بات کو کچھہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اہل فلسطین باغی ہوگئے اونکا
سردار ثابت بن نعیم مقرر ہوا — جب مروان نے صورت حال اسطور پر دریافت
کی فوراً ابی الورد کو لکھا کہ فلسطین پر جاؤ چنانچہ وہ گیا اور طبریہ پر شکست دیکر فلسطین
پر لڑائی کی ثابت ابن نعیم کو شکست ہوئی اور اوسکے معاون اور یار سب بھاگ
گئے ابو الورد نے تین بچے اوسکے پکڑکر مروان کے پاس بھیجدئے اور اطلاع
فتح کی کی پھر مروان قرقیسیا مین گیا اوسنے سلیمان بن ہشام بن عبدالملک نے مروان

بیان بیعت کرنے مروانکا

مروان مذکور سے بغاوت اختیار کرکے ستر ہزار آدمی اہل شام کے اور ایک ۵۰۳
لشکر قنسرین کا اپنی مدد کو لیکر مستعد جنگ ہوا ادہر سے مروان نے بہی قرقیسیا سے
کوچ کیا دونوں کی ملاقات قنسرین مین ہوئی اور خوب لڑائی ہوئی لیکن سلیمان
بن ہشام کو شکست ہوئی اور اوسکا لشکر بہی بہاگ گیا مروان کے سوارون نے
بہاگتون کو قتل کیا اور جو بچ گئے اونکو گرفتار کیا چنانچہ سلیمان کے لشکر سے تیس ہزار
آدمی سے زیادہ مقتول ہوئے پہر سلیمان حمص کو گیا وہان کے باشندے اوسکے
ہمراہ ہو گئے اور جو بہگوڑون مین سے بچے تہے وہ بہی اکٹھے ہو گئے مروان یہہ
خبر پاکر وہان بہی گیا اور شکست ثانی دی مگر سلیمان تدمر کی طرف بہاگ گیا
اور اہل حمص مروان سے پہر باغی ہو گئے چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ
کئے رہا پہر طالب امان ہوئے اوس حاکم کو جو سلیمان کی طرف سے تہا مروان کے
سپرد کر دیا اوسوقت اوسنے اونکو امن دی — اسی سال یعنے سنہ ۱۲۷ ہجری مین
محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبداللہ بن اسحاق غلام الحضری کا
جو عبد شمس کے دوستون مین سے تہا اوسکی کنیت ابو بحر ہے اور وہ درمیان علم نحو
اور لغت کے امام تہا فوت ہوا کہتے ہین کہ یہہ شخص فرزدق شاعر کو منسوب
بغلطی کرتا تہا اسنے فرزدق کی ہجو کی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۸ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو طرف عراق کی خارجیون سے
لڑنے کے واسطے روانہ کیا تہا اور خراسان مین نصر بن سیار حکومت کرتا تہا اس
شہر مین بسبب مدعیون بنی العباس کے فتنہ برپا ہو رہا تہا اسی سال مین عاصم بن

بیان بیعت کرنے مرو الکا

ھ ابی اغوذ صاحب قراءت فوت ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۹ ہجری نبوی ﷺ

اسی سال مین بنی العباس نے درمیان خراسان کے لوگون کو جمع کرنا شروع کیا
کہ ابو مسلم خراسانی ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی طرف مختلف طور پر
تہا وہ چاہتا تہا کہ بنی العباس کو ریاست ملے ابراہیم بنام امام مشہور تہا ابو مسلم
خراسان مین واسطے اطلاع اخبار اور موقع پانے کے آتا جاتا تہا جب یہہ برس آیا
ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سے بلایا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا پھر ابراہیم نے
ایک قاصد اونکے پاس بہیجا کہ میرے پاس تمام مال جو تیرے پاس موجود ہو ہمراہ
مسمی قحطبہ کے بہیجدے اور تو اپنے کام مین مشغول ہو وہ جو مینے لکہا ہے اوسپر
عمل کر اوس نامہ مین شہر قومس لکہا پایا ابو مسلم نے حکم مانکر جو کچھہ اوسکے پاس تہا
ابراہیم کے پاس ہمراہ قحطبہ کے بہیجدیا اور ابو مسلم خراسان کو چلا آیا جب مرو کے
پاس گیا اوسنے بنی العباس کی دعوت کا اظہار کیا یعنے لوگون سے کہا کہ بنی العباس
دعوے خلافت کا رکہتے ہین سب نے مان لیا اور ایک قاصد بلاد خراسان مین بہیجا
اوسنے وہان جا کر اس امر کا اظہار کیا مگر یہہ شخص خفیہ اور پوشیدہ بہت محنت پہلے
کر چکا تہا اور پوشیدہ سب آدمی لوگ اوسکے ہمراہ ہوگئے تہے چنانچہ اس سال مین اسبات
کا اظہار کردیا اور درمیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو بنی امیہ کی
طرف سے تہا بہت مکاتبات جنکی شرح موجب تطویل ہے گذر چکے تہے پہر
جاری ہوئے ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت
کرتے تہے قتل کرڈالا اور جو اونکے پاس پایا لوٹ لیا اور ابو مسلم نا شندگان

بیان بیعت کرنے مروانکا

باشندگان خطو نبیہ سے تہا جوکہ سوادِ کوفہ سے ہے اور بیس ابن منقل العجلی کے سے بہی ایک فرمان لیا اوسنے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو امیر مقرر کیا کیونکہ تمام لوگ توخیفہ اس امر کے مستدعی تہے — پہر جبکہ محمد فوت ہوئے اونکا بیٹا ابراہیم امام بن محمد اوسکا والی رہا پہر امیہ اولاد محمد سے والی ہوتی رہی — جبکہ نصر بن سیار نے دیکہا کہ ابومسلم بہت قوی ہوگیا اوسنے مروان ابن محمد کو اس امر کی اطلاع کی اور کیفیت حال سے ماہر کیا اور یہہ لکہا کہ وہ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے واسطے لوگوں کو ترغیب دیتا ہے — اور امام ابراہیم معہ اہل بیت اپنے کے شتراۃ مین جوکہ شام کا ایک گانو ہے جسکو حمیمہ کہتے ہین رہا کرتے تہے یہہ گانو شوبک سے ایک دن کی منزل پر ہے درمیان اوسکے اور وادی موسیٰ کے جوکہ شوبک سے قبلہ رو واقع بغرب ہے اور وہ مقام جو شوبک سے مغرب کی جہتہ اور قبلہ کی طرف ہے اوسکو الشتراۃ کہتے ہین — جب مروان کو یہہ خبر پہنچی اپنے عامل کو جو بلقار پر تہا یہہ لکہا کہ ابراہیم ابن محمد مذکور کو میرے پاس بہیجدو چنانچہ اوسنے اوسکو پکڑ کر باندہ کر اور گرفتار کرکے اوسکے پاس بہیجدیا مروان نے اونکو حران مین قید کیا یہانتک کہ وہ قید ہی مین جان بحق ہوئے انکی پیدایش درمیان ۸۲ھ کے ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۰ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین ابومسلم شہر مرو مین آیا اور محل شاہی مین درمیان ربیع الآخر کے آکر اوترا اور نصر بن سیار مرو سے بہاگ گیا پہر قحطبہ امام ابراہیم کے پاس آیا اور اسکے پاس ایک نیزہ امام ابراہیم کا تہا ابومسلم نے قحطبہ کو اپنی بخشش جمیع کا سردار مقرر کیا اور [illegible]

بیان بیعت کرنے مروانکا

۵۰۶ اور اسی سالمین یعنے درمیان سنہ ۱۳۰ ہجری کے اور بعضے کہتے ہین کہ ایکسو چہتیس ۱۳۶ ہجری کے ربیعۃ الرای بن فروخ فقیہ باشندہ مدینہ کا فوت ہوا اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے اور اسی سے حضرت امام مالک رض نے علم سیکہا ہے

اب شروع سنہ ۱۳۱ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین نصر بن سیار نے درمیان ساوہ کے قریب الرے کے وفات پائی اسکی عمر پچاسی برسکی تہی ـــ اور اسی سالمین ابو حذیفہ واصل بن عطا الغزال المعتزلی فوت ہوا اسکی پیدایش سنہ ۸۰ ہجری کے ہے یہہ شخص حضرت حسن بصری رض سے علم پڑہتا تہا پہر اوسنے اس مسئلہ مین علیحدہ ہوکر مخالف ہوگیا وہ کہتا تہا اصحاب کبار مسلمین سے نہ مسلمان تہے نہ کافر تہے بلکہ اونکا رتبہ بین بین کا تہا اسی واسطے اسکے ہمراہی اور وہ خود بنام معتزلہ مشہور ہین ـــ واصل ابن عطا قوم کا جولاہا نہ تہا بلکہ وہ سوت کاتنے والیون کو سوا واسطے ذکر کہتا تہا تاکہ معلوم کرے کہ کون سے عورت عفیفہ ہے تاکہ صدقہ اوسکے واسطے بہیجا دے ـــ اور اسی سالمین یعنے سنہ ۱۳۱ مین مالک بن دینار ایک غلام جو غلامون مین اسامہ بن لوی القرشی سے تہا فوت ہوا یہہ شخص عالم زاہد عابد مشہور تہا

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۲ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین قحطبہ بہت لشکر خراسان سے لیکر یزید ابن ہبیرہ امیر عراق کا طالب ہوکر گیا یہہ مروان پچہلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تہا وہ فرات کو طے کر گیا اور دونو مقابل آئے مگر ابن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ گم ہوگیا بعضے کہتے ہین ڈوب

بیان بیعت کرنے مروانکا

ڈوب گیا بعضے کہتے ہین کہ لاش اوسکی پائی گئی تہی وہ مقتول ہوگیا تہا مگر اوسکے بعد بیٹا ۲۰۵ھ
اوسکا حسن بن قحطبہ اوسکے قایم مقام ہوا — اسی سال مین ابو العباس السفاح کی بیعت
ہوئی نام اوسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہے یہہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول
کے یا بموجب قول بعضے کے ربیع الاٰخر مین درمیان کوفہ کے خلیفہ ہوا بعد اوسکے بہائی کے
کے حُمیمہ سے اوسکی بیعت ہوئی واضح ہو کہ انکے جانیکا سبب حُمیمہ سے اور مقام کا اسحاق
یہہ تہا کہ ابراہیم امام نے والی خلافت کا اپنے بہائی السفاح کو کردیا تہا — اسلئے ابو العباس
السفاح اپنی اہل بیت سمیت جنمین اونکا بہائی ابو جعفر منصور وغیرہ تہا درمیان ماہ صفر
کے کوفہ کی طرف گئے اور ربیع الاول تک چہپے رہے پہر ظاہر ہوئے اور لوگون نے
اونکی خلافت کی تسلیم کی اور اونکے بہائی امام ابراہیم رض کی تعزیت کے ماتم پرسی کرکے
یہہ صاحب جمعہ کی صبح بارہوین تاریخ ربیع الاول کو سنہ ہذا مین کوفہ مین داخل ہوئے
یعنے درمیان ۱۳۲ہجری کے بعد ازان مسجد مین گئے خطبہ پڑہا اور لوگون کو نماز پڑہائی
پہر منبر پر دوسری دفعہ چڑہے اور اونکا چچا داود بن علی بہی منبر پر چڑہے انہون نے
نیچے کہڑے ہو کر خطبہ پڑہا اور لوگون کو اطاعت کی طرف برانگیختہ کیا پہر السفاح
اوترے اور اونکے چچا داود بن علی آگے اونکے تہے یہانتک کہ محل مین داخل ہوئے
اور اپنے بہائی ابو جعفر کو مسجد مین بٹہلایا کہ میری بیعت کے واسطے لوگون کو کہو اور
بیعت کرواؤ پہر سفاح مع لشکر حمام اعین کو گئے اور اپنا خلیفہ کوفہ پر اور اوس نواح
کی زمین پر اپنے چچا داود بن علی کو مقرر کرگئے ان ایام مین دربان السفاح رض کا عبد اللہ
بن بسام تہا — پہر السفاح رض مذکور نے اپنے چچا عبد اللہ ابن علی بن عبد اللہ بن
عباس کو شہر زور کو بہیجا اور باشندے وہان کے یقین کرتے تہے کہ ہم بنی العباس
کی اطاعت کرینگے اوس شہر مین بنی العباس کی طرف سے ابو عون عبد الملک
بن یزید الازدی تہا — اور اپنے بہائی عیسی بن موسی بن محمد کو طرف حسن بن قحطبہ کی

بیان شکست دینی مروانکا

روانہ کیا وہ ابہی ابن ہبیرہ کا محاصرہ کیے ہوئے مقام واسط مین پڑا تہا — اور یحی بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید ابن قحطبہ بہائی حسن کے درمیان مدائن کے روانہ کیا اور چند مہینے السفاح نے درمیان لشکر کے قیام کرکے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین درمیان محل امارت کے جا اوترا یہہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے

بیان شکست دینی مروانکا قتل ہونی تک زاب مین اور بیان ہے اوسکی اخبار کا

واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف پچہلا خلیفہ ہے خلفار بنی امیہ کا اسکو مروان الجعدی اور حمار الجزیرہ بہی کہا کرتے تہے وہ حران مین تہا وہانسے بعزم گرفتاری ابوعون عبد الملک بن یزید الازدی کے جو کہ بنی العباس کیطرف سے شہرزور پر غالب ہوگیا تہا چلا جب مقام زاب پر پہنچا اوسنے اوتر کر ایک خندق کہدوائی اور اسکے ساتہہ ایک لاکہہ بیس ہزار جوان جنگی تہا — ادہرسے ابوعون بہی شہرزور سے جتنے آدمی اوسکے ہمراہ تہے لیکر زاب کی طرف چلا اور پیچہے اوسکے السفاح بہی لشکر لیکر آیا اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تہے ازانجملہ سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی — اور چچا السفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس تہا جیسا کہ ذکر ہوا جبکہ عبد اللہ بن علی سامنے ابوعون کے آئے — ابوعون اپنے خیمہ کے پردہ سے باہر نکل آیا اور اوسکو مع اوسکی جو اوسمین تہا خالی کر دیا — پہر مروان نے ایک پل زاب پر بنا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بہی مروان کی طرف نکلا اونکی دہنی طرف ابوعون اور بائین طرف ولید بن معاویہ کو کیا گو لشکر مین عبد اللہ کے بیس ہزار آدمی تہے بعضے اسّی ہی کم بتلاتے مگر غرضکہ

بیان شکست دینے مروانکا

غرضکہ جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر مروان کے لشکرین ۵۰۹
کاہلی اور سستی ایسی ہوئی کہ جو وہ چاہے تہا وہ نہ ہوتا تہا یہانتک کہ اوسکو شکست
ہوئی اور بہاگا بہت آدمی مروان کے بہاگتے ہوئے ڈوب بہی گئے غرق ہونیوالون
مین سے ابراہیم ابن الولید بن عبد الملک بن مروان المخلوع بہی ہے وہ آجکے
ہمراہ مروان حجاز کے تہا — اور عبد اللہ بن علی السفاح کی طرف فتح کی خبر
لکہی لشکری لوگ مروان کے ہتیار جو ڈال گئے تہے اونکے ہاتہہ آئے یہہ شکست
مروان کو زاب پر ہفتہ کے روز گیارہوین جمادالآخر ۱۳۲ہجری کو ہوئی تہی
جبکہ مروان زاب پر سے شکست کہا کر موصل پر آیا وہان کے باشندون نے بہت
گالیان اوسکو دین اور کہا کہ شکر ہے اللہ کا جسنے اہل بیت ہمارے نبی کے سے
تجہکو شکست دلوائی وہ وہان سے کوچ کرکے حران مین آیا اسجائے کچہہ اوپر بیس روز
قیام کیا یہانتک السفاح کا لشکر آپہنچا مروان اپنے اہل بیت اور گہوڑے وغیرہ
اسباب لیکر حمص کو بہاگ گیا — اور عبد اللہ ابن علی رض حران مین آپہنچا —
اوسوقت مروان حمص سے بہاگ کر دمشق کو گیا — پہر دمشق سے بہاگ کر
فلسطین کو گیا اور السفاح نے اپنے چچا عبد اللہ بن علی کو لکہا کہ مروان سے بیعت
کرواؤ اسلئے عبد اللہ اوسکے پیچہے ہی چلا یہانتک کہ دمشق تک پہنچا اور اوسکا
محاصرہ کیا اور چارشنبہ کے روز پانچوین رمضان شریف کو ۱۳۲ہجری کو
بزور شمشیر اوسمین گہس گئے عبد اللہ بن علی نے دمشق کو فتح کرکے پندرہ روز تک
وہان قیام کیا پہر دمشق سے کوچ کرکے فلسطین پر آیا اوسکے پاس ایک نامہ السفاح کا
آیا اوسمین لکہا تہا کہ اپنے بہائی صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو مروان کے
تعاقب مین چہوڑ دو چنانچہ صالح ماہ ذیقعدہ اسی سالمین گئے یہانتک کہ نیل مصر مین
پہنچے اور مروان اونکے آگے بہاگا جاتا تہا یہانتک کہ ایک گرجا مین شہر بوصیر

بیان شکست دینے مروانکا

کے جا گھسا وہان سے پکڑا گیا یہ شہر مضافات مصر سے ہے اور اصحاب مروان
کے بھاگ گئے اور مروان کے آنکھہ کی ٹپتلی مین ایک نیزہ کا کوچہ لگا وہ مقتول ہوا
ایک باشندہ کوخہ کا اوار ہیجا پھرتا تہا اوسنے اوسکا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور
ستائیسوین تاریخ ذالحجہ ۱۳۲ ہجری کو مقتول ہوا — جبکہ اوسکا سر سامنے صالح بن علی
بن عبداللہ بن عباس کے حاضر کیا گیا آپنے ارشاد کیا کہ اوسکو جھاڑ ڈالو بروقت
جھاڑنے کے زبان اوسکی نکل پڑی اوسکا ایک بلی موجود تھی وہ اوٹھا کر
لیگئی وہ سر صالح نے السفاح کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ خدا تعالےٰ اسنے مصر
واسطے تمہارے بزور شمشیر فتح کیا اور فاجر جوری کو خدا نے ہلاک کیا کیونکہ وہ اپنے
سزا کو پہنچا جیسا اوسنے ظلم کیا تہا ویسی سزا پائی اور یہی مقولہ اوس بلی کا ہے
جو اوسکی زبان کہیں پہر تی ہے کہ اللہ تعالےٰ کافر سے انتقام لیتا ہے — بعد ازان
صالح مذکور ابا عون کو مصر مین ٹھہرا کر شام کی طرف مراجعت کر آئے — جب وہ
سر السفاح کے پاس درمیان کوفہ کے پہنچا سجدہ شکر ادا کیا جب مروان مارا
گیا دونو بیٹے اوسکے عبداللہ اور عبیداللہ حبشہ کی زمین کی طرف بھاگ گئے حبشی
اونسے لڑے چنانچہ عبیداللہ مقتول ہوا مگر عبداللہ مع چند اپنے ہمراہون کے بچ گیا
خلافت مہدی تک وہ جیتا رہا اوسکو نصر بن محمد بن الاشعث عامل فلسطین نے پکڑ کر
مہدی کے پاس بھیجدیا بعد مقتول ہونے مروان کے اوسکی عورتین اور بیٹیان
صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کے سامنے حاضر کی گئین اونکے باب مین حکم ہوا
کہ حران مین انکو بھیجو اور جب وہ عورتین وہان گئین اور مروان کے محل دیکھے بہت
روئین عمر مروان کی باسٹھہ برسکی تہی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس ساڑھے
نو مہینے اوسکی کنیت ابا عبدالملک ہے مان اوسکی ام ولد کردیہ تہی اور لقب اوسکا
حمار اور جعدی تہا کیونکہ وہ مذہب کی تعلیم سے پایا تہا اور وہ قران اور قضا و قدر کے

بیان اونلوگونکا جو بنی امیہ مین سی مقتول ہوئی

کے مخلوق ہونے کا قایل تہا حلیۂ مروان کا یہہ ہے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم ۵۱۱
مذکور سفید رنگ بزرگ چشم سر کلان ریش انبوہ دار چو تہا ہی سفید رکہتا تہا اور
شجاع استوار تہا مگر جب مدت اوسکی زندگی کی پوری ہوئی وہ استواری اوسکے
کچہہ کام نہ آئی یہہ سب سے پہلا خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے

بیان اون لوگون کا جو بنی امیہ مین سے مقتول ہوئے

واضح ہو کہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کو اسفاح نے امن دی تہی اور جان بخشی
کی تہی مگر سدیف شاعر نے اسفاح کے پاس آکر چند شعر اوسکے قتل کرنیکے
باب مین پڑہے وہ سُنکر اسفاح نے حکم دیا کہ اچہا سلیمان کو مار ڈالو فی الفور
مارا گیا اور عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے پاس چند بنی امیہ مین سے آجمع
ہوئے تہے کہتے ہین کہ قریب نوّے آدمیون کے تہے جب وہ دسترخوان پر کہانا
کہانے کو حاضر ہوئے اوسوقت شبل بن عبد اللہ غلام بنی ہاشم عبد اللہ عم سفاح
کے پاس حاضر ہوا اور چند شعر اونکے قتل کے باب مین اوسنے پڑہے عبد اللہ نے
حکم دیا کہ انکو مار ڈالو چنانچہ اوسی وقت اونکو ذبح کر دیا گیا اونکا خون بہتا تہا
اور لوگ کہانا کہانے جاتے تہے اور اون کے مرنے کے وقت خرخر کی آوازین
سنتے تہے اور کہاتے تہے یہانتک کہ سب مارے گئے اور عبد اللہ نے حکم دیا
کہ بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑ کر دمشق سے مردون کو بہی پہینکدو چنانچہ معاویہ بن
ابی سفیان سے اور یزید ابن معاویہ کی قبر اور عبد الملک ابن مروان کی قبر اور ہشام
بن عبد الملک کی قبر اکہڑوا کر پہینک دی گئین مگر مردون کو اونہین صحیح سالم پایا
حکم دیا کہ انکو سُولی دو پہر حکم کیا کہ جلوا ڈالو چنانچہ آگ سے وہ لاشین جلائے

بیان اونلوگونکا جو بنی امیہ مین سے مقتول ہوئی

۵۱۲ گئین اور جس شخص کو اولاد بنی امیہ مین سے پایا اوسکو قتل کیا کوئی شخص خلفاء بنی امیہ مین سے نہ بچا مگر چند لڑکے دودہ پیتے یا جو اندلس کی طرف بہاگ گئے تہے وہ بچ گئے اور اسطرح سلیمان ابن علی بن عبد اللہ بن عباس نے بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کرکے راہ مین اونکی لاشین ڈلوا دین کتون نے اونکو پہاڑ ڈالا اور جو بنی امیہ مین سے رہ گیا تہا اوسنے جب یہہ حال دیکہا کسی ملک کو نکل گیا اور پہاڑون مین چہپ گئے

تمام ہوئی جلد دوسری ۲ ابوالفدا کی

شروع ہوئی جلد تیسری

بیان سلطنت عباسیہ کا

اسی سال مین ابو الورد بیٹے کوثر نے اطاعت بنی عباس کی موقوف کی یہہ مروان بیٹے
محمد کے یارون مین سے تہا مگر اوسکا مطیع ہوا تہا جب عبد اللہ بیٹا عباس کا ابو الورد
پاس گیا تو وہ قنسرین مین معہ لشکر عظیم تہا تب اونمین بڑی لڑائی ہوئی اور دونو طرف
کے آدمی بہت مارے گئے لشکر ابو الورد کا شکست پاکر بہاگا لیکن ابو الورد قایم رہا
یہانتک کہ مارا گیا جب عبد اللہ بیٹے علی نے ابو الورد کی لڑائی سے فراغت پائی
تو باشندے وہان کے امن مین ہوئے اور نئے سر سے عباسیون سے بیعت کی پہر عبد اللہ
بیٹا علی کا دمشق مین گیا اوسوقت اہل دمشق بہی سرکش تہے یاران عبد اللہ بیٹے علی کو
انہون نے لوٹ لیا جب عبد اللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بہاگ گئے اوسنے
اونکو امن دیا — اسی برس مین سفاح نے اپنے بہائی یحی بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ
بیٹے عباس کو موصل کا حاکم کیا اوسوقت اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکالدیا
تہا جب یحیے نے موصل مین جاکر قرار پایا تو گیارہ ہزار آدمی وہان کے اوسنے مارکر
اونکی عورتون اور لڑکون کے قتل کا حکم دیا یحیے پاس اوسوقت چار ہزار زنگی تہے
ایک عورت موصل کی رہنے والی کہڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عرب کے عورتون کو
کہ حبشیون سے نکاح کرتی ہین اوسکے اس کلام نے اوسکے دل مین اثر کیا سب زنگیون کو
جمع کرکے اوسنے قتل کیا — اسی برس مین سفاح نے اپنی بہائی ابو جعفر منصور کو
جزیرا اور آذربیجان اور ارمینیہ پر حاکم کرکے بہیجا اور اپنے چچا داود کو مدینہ اور
مکہ اور یمن اور یمامہ کا حاکم کیا — کوفہ اور متعلقات کا حاکم اپنے بہائی عیسے بیٹے
موسے بیٹے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو کیا — اور شام پر اوسکا چچا عبد اللہ

ذکر سلطنت عباسیہ کا

۵۱۴ بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا حاکم تہا اور مصر پر ابو عون بیٹا یزید کا اور خراسان اور جبل پر ابو مسلم حاکم تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۳ ہجری

اس برس مین حکومت چاہی بادشاہ رُوم نے ملطیہ او قلیقلا پر کہ نام اوسکا قسطنطین تہا، اسی برس مین سفاح نے اپنے چچا سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو حاکم بصرہ اور معلقات دجلہ اور بحرین اور عمان کا کیا — سلیمان بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس نے اہواز پر عمل کرنا چاہا اسی برسمین سفاح کا چچا داود بیٹا علی کا مدنیہ مین موا سفاح نے اوسکی جگہہ زیاد بیٹے عبد اللہ حارثی کو حاکم کیا اسی برسمین سفاح نے اپنے بہائی یحیی کو موصل سے معزول کیا کیونکہ اوسنے اہل موصل کو بہت قتل کیا تہا اور وہانکا حاکم اپنے چچا اسمعیل کو کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۴ ہجری

اس برسمین سفاح حیرہ سے انبار مین گیا ماہ ذی الحجہ مین یہہ انبار کا رہنے والا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۵ ہجری

اس برسمین یحیی سفاح کا بہائی فارس مین مرگیا جسے سفاح نے موصل سے موقوف کرکے فارس کا حاکم کیا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۶ ہجری

ذکر مرنے سفاح کا

اسس برسمین ابو مسلم نے چاہا کہ سفاح مجھے بلا وے اور اجازت حج کی دے چنانچہ ۵۱۵
اوسنے اوسے اجازت دی تب ابو مسلم معہ ابو جعفر کے حج کو گیا ابو جعفر امیر حاجیونکا تہا

ذکر مرنے سفاح کا

اسس سال مین سفاح عارضہ چیچک سے ماہ ذی الحجہ مین فوت ہوا عمر اوسکے تینتیس ۳۳
برسکی تہی مدت اوسکی بادشاہت کے قتل مروان سے چار برس تہے اور آٹھ
مہینے پہلے مرنے مروان سے اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی تہی سفاح دراز قد پتلی ناک
گورا خوبصورت ڈاڑہے ہتا اسکے جنازہ کی نماز اسکے چچا عیسے بیٹے علی نے پڑہوائی
اور انبار عتیقہ مین دفن کیا

بیان خلافت منصور کا

یہہ دوسرا خلیفہ بنی عباس کا تہا سفاح نے بوصیت ولی عہد کیا تہا بعد اسکے اپنے
بہتیجے عیسے بیٹے موسے بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو اس عہدنامہ پر
مہر کرکے کپڑے مین باندہ کر عیسے بیٹے موسے کے پاس بہیجا چونکہ وقت مرنے سفاح
کے ابو جعفر حج کو گیا تہا تو عیسے بیٹے موسے نے لوگون سے اوسکی بیعت لی اور
واسطے اطلاع دہی اس بیعت اور مرنے سفاح کے قاصد ابو جعفر کے پاس بہیجا
اوسوقت ابو مسلم بہی حج مین ابو جعفر پاس تہا اوسنے اور سب لوگون نے اوسکی
بیعت کی

پہر شروع سنہ ۱۳۷ ہجری

بیان قتل ہونے ابومسلم کا

اسی برس مین ابوجعفر حج سے کوفہ مین آیا اور اہل کوفہ کو نماز جمعہ کی پڑہائی اور خطبہ پڑہا
پہر انبار کو گیا وہان مقیم رہا اسی برس مین منصور کے چچا عبد اللہ بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے
عباس نے اپنی خلافت پر بیعت لی ابوجعفر کے ساتہہ ابومسلم بہی حج سے آیا تہا
ابوجعفر نے اوسکو معہ لشکر اپنے چچا عبد اللہ بیٹے علی پر بہیجا عبد اللہ نصیبین مین تہا
اون دونون مین کئی مرتبہ لڑائی ہوئی طرح طرح کے مکر ابومسلم نے اس لڑائی مین کئے
آخر کو عبد اللہ بیٹا علی کا معہ اپنے یارون کے جمادی الآخر اس برس کی مین عراق کیطرف
بہاگا ابومسلم اوسکے لشکر پر مستولی ہوا یہہ خبر منصور کو لکہی

بیان قتل ہونے ابومسلم خراسانی کا

بسبب دشمنی کے کہ ان دونون مین ہوئی منصور نے بعد بہاگنے عبد اللہ اپنے چچا کے ابومسلم کو
خراسان سے معزول کرکے حاکم مصر اور شام کا کیا لیکن ابومسلم نے اوسکو قبول نکرکے
ارادہ جانے خراسان کا کیا اوسوقت منصور انبار سے مداین کو گیا تہا اوسنے ابومسلم کو
لکہا کہ میرے پاس آؤ ابومسلم نے آنے سے عذر کئے جب بہت نامہ وپیغام گئے آئے
تب ابوجعفر پاس آیا مداین مین معہ تین ہزار آدمی کے اور باقی لشکر حلوان مین چہوڑا
جب ابومسلم منصور پاس آیا تو ہاتہہ چوم کر رخصت ہوا دوسرے روز منصور نے چوکیدارون کو
ٹہرکی کے پیچہے بیٹہا کر حکم دیا کہ جسوقت آواز ہاتہہ سے ہاتہہ مارنے کی بلند ہو تم نکل کر ابو
مسلم کو قتل کرنا اور ابومسلم کو بلایا جب وہ آیا ابومسلم نے اوسکے گناہ گنتی شروع کی
ابومسلم اونکا عذر کرتا تہا جب منصور نے ہاتہہ پر ہاتہہ مارا فوراً نگہبان نکلے اور ابومسلم کو
قتل کیا یہہ قتل اس برس کے شعبان مین ہوا ابومسلم نے اوسکی بدولت ساتہہ ہزار قیدی
قتل کئے تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۸ ہجری

ذکر امویہ کا اندلس مین

اس برس مین قسطنطین بادشاہ روم نے بلاد اسلام پر خروج کرکے ملطیہ کو زبردستی لیا ۱۳۸ھ
اور فصیل اوسکی ڈھائی لیکن وہان کے باشندونکو قتل سے معاف رکھا اسی طرح کی واردات
اس برس مین ہوئین اسی برس مین منصور نے مسجد حرام کو بڑا کیا

پہر شروع سنہ ۱۳۹ ہجری نبوی صلعم

ذکر ابتدای دولت امویہ کا اندلس مین

اس برس مین عبدالرحمن بیٹا معاویہ بیٹے ہشام بیٹا عبدالملک بیٹا مروان بیٹا حکم کا اندلس مین
داخل ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی امیہ جب مارے گئے تو باقیماندہ چہپ گئے عبدالرحمن
مذکور بہاگ کر اسی برس مین حاکم اندلس کا ہوا اسی برس مین منصور نے اپنے چچا عبداللہ
بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس پر فتح پاکر اوسکو نیست ونابود کیا عبداللہ جبکہ ابومسلم
سے بہاگا تہا چہپا رہتا تہا جیسے ہمنے ذکر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۰ ہجری نبوی صلعم

اس برس مین منصور نے اپنے بہتیجے عبدالوہاب بیٹے ابراہیم امام کو اور حسن بیٹے قحطبہ کو
ستر ہزار فوج سے ملطیہ کی بنانے کے واسطے بہیجا اونہون نے اوسکو چہہ مہینے بنایا بادشاہ
روم سو لاکہہ فوج کے ہمراہ جیحان سے اوترکے اون دونون پر آیا چونکہ مسلمان بہت جمع
ہوگئے وہ بہاگ گیا اسی برس مین منصور حج کرکے متوجہ بیت المقدس اور رقہ اور ہاشمیہ
کوفہ کا ہوا اسی سال مین منصور نے مصیصہ کی فصیل بنائی اور مسجد جامع بنانے کا حکم دیا
اور وہان ہزار آدمی لشکر کے رکہے نام اوسکا معمورہ کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۱ ہجری نبوی صلعم

ذکر دولت امویہ کا

۵۱۸ اسی سن میں راوندیہ نے منصور پر خروج کیا راوندیہ ایک قوم اہل خراسان سے مذہب
ابی مسلم خراسانی پر ہے قایل ہیں تناسخ کے کہتے ہیں کہ روح آدم ؑ کی عثمان بیٹے
نہیک میں ہے اور قایل ہیں کہ خدا خلیفہ ابو جعفر منصور ہے جو کہلاتا پلاتا ہے جب یہ لوگ
ظاہر ہو کر محل منصور تک آئے تو اونکے سرداروں کو کہ دو سو تہے قید کیا اس امر سے وہ
لوگ بہت خفا ہوئے اور ایک جنازہ بنا کر گویا کہ وہ جنازہ کے ساتہ جاتے ہیں دروازہ
قیدخانہ تک پہنچے وہاں تابوت پہینکا اور قیدخانہ کا دروازہ توڑ کر اپنے سرداروں کو
نکالا اور منصور کی پکڑنے کا قصد کیا اوسوقت وہ قریب چہہ سو مرد کے تہے لوگوں نے
غل مچایا اور دروازہ شہر کا بند کر دیا منصور بہی پیادہ نکلا لوگ جمع ہوئے معن بیٹا زایدہ کا کہ
منصور سے چہپا رہتا تہا آیا اور راوندیہ سے منصور کی آگے لڑا منصور نے اسیواسطے اوسکا
قصور معاف کیا اوسدن سب راوندیہ مارے گئے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۲ ہجری نبوی ص

اس برس میں چچا منصور کا سلیمان بیٹا علی کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۳ ہجری اور سنہ ۱۴۴ ص

اس برس میں گرفتار کئے منصور نے اولاد حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب سے گیارہ مرد اور
قید کیا اونکو اسی برس میں جان بحق ہوا عبداللہ بیٹا شبرمہ کا اور عمر بیٹا عبید معتزلی زاہد کا
اور عقیل بیٹا خالد صاحب زہری کا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۵ ہجری ص

اسی برس میں ظاہر ہوا محمد بیٹا عبداللہ بیٹا حسن بیٹا حسین بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا

ذکر بنا ئے بغداد

طالب کا وہ حاکم مدینہ کا ہوا اہل مدینہ اوسکے تابع ہوئے منصور نے اپنے بھتیجے عیسیٰ بیٹے موسیٰ کو اوسکے پاس بھیجا جب وہان پہنچا تو محمد بیٹے عبد اللہ نے اپنے واسطے خندق کھودی جہانکہ خندق کھودی تھی رسول اللہ صلعم نے احزاب مین پھر اودن دو نو مین لڑائی ہونے لگی یہانتک کہ محمد بن عبد اللہ مذکور معہ گھوڑوں اور یارون کے مارا گیا اور جو سلامت رہا وہ بھاگا محمد فربہ گندم گون دلاور بہت روزہ رکھنے والا نماز گذار تھا لقب اسکا مہندی اور صاحب نفس ذکیہ تھا جب محمد قتل ہوا تو عیسیٰ بن موسیٰ مدینہ مین چند روز رہا پھر وہان سے آخر ماہ رمضان مین عمرہ کے لئے مکہ کو گیا

ذکر بنای بغداد

اس برس مین منصور نے بغداد کا بنانا شروع کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ وہ برا جانتا تھا رہنی ہاشمیہ کو جسے اسکے بھائی نے حوالی کوفہ مین بنایا تہا جبکہ خروج کیا تہا اوسپر راوندیہ نے اور ہمسائیگی اہل کوفہ کو بھی برا جانتا تھا کیونکہ اونسے نڈر نہ تہا جب ارادہ مقرر کرنے کسی موضع کا اپنی سکونت کے واسطے کیا تو بغداد سے بہتر نپایا اوسی کو بنانا شروع کیا

پھر شروع ہوا ۱۴۵ سنہ ہجری م

ذکر ظہور ابراہیم علوی کا

اس برس کے ماہ رمضان مین ظاہر ہوا ابراہیم بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسین بیٹا علی بیٹا ابی طالب بھائی نفس ذکیہ کا کہ پوشیدہ تہا ایک شہر سے دوسرے شہر مین بھاگتا پھرتا تہا منصور اوسکے پکڑنے کی تدبیر مین تہا جب وہ بصرہ مین

ذکر بنائے بغداد

۵۲ آیا تو اپنے بہائی محمد بن عبد اللہ کی بیعت لوگون سے کروائی لیکن وہ اوسکے
پہنچنے سے پہلے قتل ہو چکا تہا مدینہ مین لوگون نے بیعت کی اونہین سے مرہ العیشی اور
عبد الواحد بن زیاد اور عمر بن سلمہ ہجیمی اور عبد اللہ بن یحیی رقاشی تہے سوائے انکے
اور فقیہون اور صاحبان علم نے بہی بیعت کی یہانتک کہ چار ہزار شمار کیے گئے
اوسوقت امیر بصرہ سفیان بن معاویہ تہا جب اوسنے ابراہیم پر اجماع خلق دیکہا دار الامارہ
مین نہہ ہوا مع اپنے گروہ کے ابراہیم نے دار الامارہ کو گہیر لیا سفیان نے
امان طلب کی ابراہیم نے امان دی جب ابراہیم قلعہ مین داخل ہوا تو بوریہ پر کہ وہان
بچہا تہا اور ہوائے تند سے اولٹ گیا تہا بیٹہا آدمی ہوا سے اوڑنے لگے ابراہیم
نے کہا کہ ہم نہین اوڑنے کے اور اوسی اولٹے ہوئے پر بیٹہا رہا ابراہیم نے بیت المال
سے دو ہزار درہم پاکر قوت پکڑی پچاس پچاس اپنے یارون کے لیے مقرر کیے اور
آپ زینب بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کے گہر گیا جسکی طرف بنی عباسی
منسوب ہین — اہل بصرہ کو امن دیکر حکم دیا کہ کوئی اونکا متعرض نہو جبکہ حکومت بصرہ
ابراہیم پر مستقر ہوئی تب ایک گروہ کو واسطے حاصل کرنے حکومت اہواز کے بہیجا
اور ہارون بیٹے سعد عجلی کو مع ستر ہزار فوج کے واسطہ کی طرف بہیجا عجلی نے اوسپر
فتح پائی ابراہیم بصرہ مین ہمیشہ عاملون اور لشکرون کی تفریق کرتا تہا یہانتک کہ خبر
قتل اپنے بہائی محمد بیٹے عبد اللہ کے سنے تین دن پہلے عید الفطر سے پہر ابراہیم نے
کوفہ کی جانے پر اپنا قصد مضبوط کرکے بصرہ سے چلا مع ایک لاکہ فوج کے
یہانتک کہ احمرا مین کہ سولہ فرسخ کوفہ سے ہے پہنچا — منصور نے عیسی بن موسی کو
حجاز سے بلاکر سردار اوس لشکر کا جو کہ مقابل ابراہیم بیٹے عبد اللہ کے نہا کیا ان دونو
مین بڑی لڑائی ہوئی آخر کو لشکر عیسی بن موسی کا بہاگا لیکن دوسری لڑائی مین یاران
ابراہیم بہاگے گروہ خود کہڑا رہا تہوڑے سے آدمیون سے کہ وہ چہہ سو تہے دفعۃً ابراہیم

ذکر بنائے بغداد

ابراہیم کے حلق پر تیر لگا اوسنے پشت گاہ پر تکیہ کر کے کہا جو ہمنے چاہا تہا خدا نے
نہ چاہا — اور یک بارو ن سنے جمع ہو کر اوسے اوتارا لشکر عیسی بن موسی نے یہہ حال
دیکہہ کر حملہ کیا اور اونکی جمعیت کو متفرق کیا اور ابراہیم کا سر کاٹ کر عیسی کے پاس
لائے اوسوقت عیسے نے سجدہ شکر خدا تعالے کرکے اوس سر کو منصور پاس بہیجا
— قتل ابراہیم پچیسوین [25] ذیقعدہ ۱۴۵ھ ہجری مین ہوا عمر اوسکی اڑتالیس برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۶ ہجری

اس برس ابن منصور نے شہر ابن ہبیرہ سے بغداد کی طرف واسطے پورے کرنے اوسکی
عمارت کے کوچ کیا اور اپنے یاروں سے اور زین سے خالد بن برمک تہا محل کسری اور
مدائن کے توڑنے کا اور بغداد مین اوسکا ملبا لیجانے کا مشورہ کیا خالد بن برمک نے کہا
یہہ مناسب نہین کیونکہ یہہ نشانیوں مسلمین سے ہے منصور نے یہہ سنکر کہا اے خالد
تو نے اپنے بہایوں عجمی کی رعایت کی اور محل سفید کے توڑنے کا حکم دیا جب اکٹہا
اوسکی توڑ ہی جو روپیہ کہ اوسکے توڑنے مین صرف ہوا اوسے زیادہ کا مال اوس مین سے
نہ نکلا اسلیئے اوسکا توڑنا موقوف کیا تب خالد نے کہا مین نہین جانتا کہ تو موقوف
کریگا کیونکہ مشہور ہوگا کہ جو پہلے بادشاہون نے بنایا تہا اوسے تو توڑ بہی نہ سکا
منصور نے اوسکی طرف توجہ نکر کے توڑنا موقوف کیا — اور دروازے شہر
واسط کے لیجا کر بغداد مین لگائے منصور نے بغداد کو گول اسلیئے بنایا کہ سب لوگ
بادشاہ سے برابر قربت رکہیں اور محل کو اوسکے بیچ مین اور مسجد جامع محل کے پاس بنائی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۷ ہجری

بیان وفات امام جعفر

۵۲۲ اس برس مین منصور نے اپنے بھتیجے عیسے بیٹے موسی بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو ولی عہدی سے موقوف کرکے اپنے بیٹے مہدی محمد کی بیعت کروائی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۸ ہجری

اس برس مین پیدا ہوا فضل بیٹا یحیے بیٹا خالد بیٹا برمک کا اور اسی برس مین حاکم موصل کیا منصور نے خالد بن برمک کو پیدائش فضل کی پیدائش رشید سے سات دن پہلے ہے اوسکو رشید کی ماخیزران نے دودہ پلایا

بیان وفات امام جعفر صادق علیہ السلام

اس برس مین وفات پائی امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقر بیٹے امام زین العابدین علی بیٹے امام حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب علیہم السلام نے امام جعفر صادق ایک بارہ اماموں مین سے ہین موافق راے امامیہ کے پانچ امام انسے پہلے علی بیٹے ابی طالب کے پھر بیٹے اونکے حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر تھے پھر جعفر صادق کہ جنکا ذکر ہے باقیون کا ذکر بھی خدا نے چاہا تو کرین گے ہم اونکا نام جعفر صادق اونکے سچ بولنے کے باعث سے تہا انحضرت سے کلمات مین صنعہ کیمیا اور زجر اور فال مین ہے پیدائش اونکی سنہ ۸۰ھ مین اور وفات سنہ ۱۴۸ھ مین مدینہ مین ہوئی اور بقیع مین مدفون ہوے ماں انحضرت کے بیٹی قسم بیٹے محمد بیٹے ابوبکر صدیق کے تہے — اسی برس مین وفات پائی محمد بیٹے عبد الرحمن بیٹے ابی لیلی قاضی نے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۹ ہجری

اس برس مین ابو مسلم بیٹا قتیبہ کاری مین وہ مرد مشہور عظیم القدر تہا — اسی برس مین

بیان وفات امام جعفرؑ

مین جان بحق ہوا عیسے بن عمر ثقفی جسسے خلیل نے نحو پڑہے ہے — اسی برسمین موا کہمس بن حسن ۲۲۳ د تیمی بصری

پہر شروع ہوا ۱۵۰ہجری ؁

اس برسمین عبد الرحمن اموی نے فصیل قرطبہ کی بنا ئی — اسی برسمین موا جعفر بیٹا ابو جعفر منصور کا — اسی برسمین موا امام ابو حنیفہ نعمان بیٹا ثابت بیٹا زوطا کا زوطا غلام تہا تیم الله بیٹی تغلبہ کا زوطا ہر کا مل سے تہا اور اہل بابل سے بہی کہا ہے اور اہل انبار سے ہی کہتے ہین یہہ وہ ہی کہ لگی تہی جسے غلامی لیکن آزاد کیا گیا — بیٹا اسکا ثابت مسلمان تہا اسماعیل بیٹا حماد بیٹا ابو حنیفہ مذکور کہتا ہے کہ ہمین کوئی غلام نہ تہا روایت ہے کہ ثابت باپ ابو حنیفہ کا بچپین مین علی بن ابیطالب پاس گیا اون حضرت نے دعا کی کہ تجہین اور تیری اولاد مین برکت ہو نسب ابو حنیفہ مین مختلف قول ہین بعض نے کہا کہ وہ نعمان بیٹا ثابت بیٹا نعمان بیٹا مرزبان کا تہا اسکے دادا نعمان بیٹے مرزبان نے علی بن ابیطالب کو مہرجان+ کے دن فالودہ بہیجا حضرت نے اوسکو دعا دی ابو حنیفہ کے وقت مین چار صحابہ یعنے انس بن مالک عبد الله بن ابی اوفی کوفہ مین سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین ابو طفیل عامر بیٹے واثلہ کے تہے لیکن اون سے ملاقات نہین ہوئی اور نہ کچہہ اونسے اونسے پڑہا یہہ جو اوسکے اصحاب کہتے ہین کہ اوسنے جماعت صحابہ سے

+ مہرجان ایک خلاصہ الکرہی مذہب اہل فرس کا اسمین یہہ تہا کہ اس دن اپنی بادشاہ لوگوں کا تیل ملتے تہے اور کپڑی رنگا رنگ قصب وغیرہ کے پہناتے تہے برکت کیو اسطے اور سر پر اوسکے وہ تاج رکہتے تہے جس پر صورت آفتاب کی بنی ہوئی تہی بعد جو پہلے وہان جاتا اپنے ساتہہ قسم میوہ جات سے لیجاتا نوشیروان اور اردشیر اس دن خزانہ نکالنے کا حکم کرتے تہے اور فرش زچہا بچہاتے تہے اور موافق مرتبہ ہر شخص کے خلعت دیتے تہے ۱۲

بیان وفات امام جعفر

۵۲۴ ملاقات کی اور پڑہا اوسنے یہہ از روے روایت کے ثابت نہین ہوتا ابو حنیفہ عالم عامل زاہد پرہیزگار تہا ابو جعفر منصور نے اوسکے واسطے قضات تجویز کی ہتی لیکن اوسنے انکار کیا وہ خوبصورت میانہ قد تہا اور دراز قد بہی لکہاہے وہ حسن تقریر مین سب سے بہتر تہا شافعی کہتاہے کہ مالک سے کسینے پوچہا کہ تونے ابو حنیفہ کو دیکہا تہا اوسنے کہا ہان وہ ایسا شخص مقرر تہا کہ اگر مین اوسکو کہتا کہ ایک چیز کو سونا بنا دے تقریر سے تو وہ ثابت کر دیتا دلیل سے بڑی رات تک وہ نماز پڑہتا تہا یہانتک کہ نماز صبح وضوی عشا سے اوسنے پڑہی چالیس برس لکہاہے کہ اوسنے ساتہہ ہزار ختم قران اوس جگہہ کیا جہان وفات پائی لیکن کم عربیۃ کے ساتہہ مطعون تہا ولادت اوسکی سنہ۸۰ ہجری مین ہوئی اور لکہاہے کہ سنہ۶۱ مین اور وفات بغداد کے قید خانہ مین قید اسواسطے کیا تو اختیار کرے قضا کو لیکن اوسنے قبول نکیا اور لکہاہے کہ وہ پیدا ہوا جس دن شافعی پیدا ہوا یعنے اس برس کے رجب مین اور جمادی الاولی مین بہی لکہاہے قبر اسکی بغداد مین مشہور ہے زوطا ضم زا ر نقطہ دار اور واو ساکنہ اور فتح طا رہملہ سے ہے اسی برس مین محمد بن اسحاق صاحب مغازی فوت ہوا اور لکہاہے کہ وفات محمد بن اسحق مذکور کی سنہ۱۵۰ مین ہوئی وہ حدیث مین ثقہ تہا اہل علم کے نزدیک بخاری نے اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیاہے لیکن وہ روایت اسسے نہین کرتا اور مسلم نے بہی اوسے سواے ایک حدیث باب رجم کے روایت نہین کی وجہ نروایت کرنے بخاری کی طعن مالک بیٹے انس کا ہے وفات ابن اسحق کی بغداد مین ہوئی اسی برس مین مقاتل بیٹا سلیمان بلخی مفسر جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا سنہ۱۵۱ ہجری ھ

اس برس مین حاکم سندکیا منصور نے ہشام بیٹے عمر تغلبی کو پہلے سند پر عمر بیٹا حفص بیٹا عثمان بیٹا قبیصہ بیٹا ابی صفرہ کا حاکم تہا اوسے موقوف کرکے حاکم افریقہ کیا عمر مذکور

بیان وفات امام جعفرؑ

مذکور ملقب بہزار مرد تہا اسی برسمین منصور نے رصافہ اپنے بیٹے مہدی کے واسطے بنایا یہہ شہر بغداد کے شرق مین واقع ہے وہان تہوڑا لشکر اپنا بہیجا اسی برس مین مر گیا معین بیٹا زایدہ کا بست مین کہ سجستان مین ہے منصور نے جسے بنایا اور گردہ خارجیون نے قتل کیا دفعۃً اوسکے گہر پر ہجوم کیا وہ حجامت کرتا تہا جب وہ مر گیا تو اوسکی جگہہ اوسکا بہتیجا یزید بیٹا زایدہ شیبانی حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۲ ہجری

اس برس مین لڑا حمید امیر خراسان کابل پر

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۳ اور سنہ ۱۵۴ ہجری نبوی صلعم

اس برس مین ابو عمر بیٹا علا بیٹا عمار کہ اولاد حصین تمیمی مازنی بصری سے تہا کوفہ مین فوت ہوا نام اسکا اسکی کنیت ہی ہی وہ سنہ ۶۸ مین پیدا ہوا اور سنہ ۶۹ مین بہی لکہا ہے وہ بہی سات قاریون مین سے تہا کلام اللہ کو سب سے بہتر جانتا تہا اس برسمین منصور نے شام مین جا کر لشکر وہانکے خارجیون کے لڑائی کو بہیجا — اسی برسمین اشہب طامع بہی راہی ملک بقا کا ہوا اسی برسمین وہب بیٹا وردکی زاہد کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۵ ہجری صلعم

اس برسمین منصور نے کوفہ اور بصرہ کی فصیل اور خندق بنائی اور چاہا اسی خرچ بنانے میں کہ جسمین رعیت کا مال صرف ہو حسب شمار چاہا تو پانچ پانچ درہم کی تقسیم کا حکم دیا جب چالیس چالیس جمع آئی تو شاعر نے یہہ شعر کہا اے قوم حاضر ہو تم اوس چیز کو جو ملا ہمکو ہمارے امیر مومنین سے تقسیم پانچ کی ہمین اور جمع ہوتا چالیس ہمارے کا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۶ ہجری

اس برس مین موا حمزہ بیٹا حبیب بیٹا عمارہ کوفی کہ مشہور زیات تہا وہ بہی ساتہہ قاریون
مین سے تہا اسی سے کسائی نے قرارت سیکہی وہ کوفہ سے حلوان مین تیل اور حلوان
سے کوفہ مین بکری اور جوز لیجاتا تہا اسی لئے اوسکو زیات کہتے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۷ ہجری

اس برسمین انتقال کیا اوزاعی فقیہہ جسکا نام عبد الرحمن بیٹا عمر بیٹا محمد کا تہا
عمر اوسکی ستتر برس کی تہی کنیت اوسکی ابو عمرو وہ رہنے والا بردست کا تہا وہین
فوت ہوا اور بعلبک مین پیدا ہوا سنہ ۸۸ مین وہ خضاب مہندی کا کرتا تہا وہ شام
کے رہنے والونکا امام تہا لکہا ہے کہ اوسنے ستر ہزار مسئلہ کا جواب دیا قبر اوسکی
اوس قریہ مین ہے جو دروازہ بیروت پر ہے جسکا نام حنتوس ہے اوس قریہ کے رہنے
والے نہین جانتے اوسکو لیکن وہ کہتے مین کہ یہہ قبر کسی نیکبخت کی ہے — اوزاعی منسوب
طرف اوزاع کے جو بطن ہے ذوکلاع سے اور لکہا ہے کہ بطن ہمدان سے اسکا
واد ابجد ضم ای شناہ اور سکون دار مہملہ اور کسرہ میم اور دال مہملہ کے تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۸ ہجری

ذکر وفات منصور کا

منصور عبد اللہ بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تہا وفات اوسکی اس
برس مین چوبیسوین ذیحجہ کو بیر میمونہ مین ہوئی یہہ بغداد سے حج کے لئے مع اپنے

ذکر وفات منصور کا

سو اپنے بیٹے مہدی کے نکلا تہا وہان منصور نے مہدی سے کہا کہ مین ذالحجہ مین پیدا ہوا
اور اسی مہینے مین حاکم ہوا اب گمان کرتا ہون کہ اسی مہینے مین مرونگا اسی برس مین
باعث میرے حج کرنے کا یہی تہا چاہیے لازم ہے کہ پرہیز کرے بعد اون
چیزون سے جو تجہسے متعلق ہوئی ہین بابت سلطنت کے سبطرحکی اوسکو وصیت کر کے
وداع کیا پہر رونے لگے پہر حج کو گیا وہان بیر میمونیہ مین احرام باندہے ہوئے
مر گیا تاریخ مذکور مین بیماری اوسکے پیٹ کی تہی عمر اوسکی تریسٹہہ برس کی تہی مدت
بادشاہت اوسکے بائیس[22] برس تین مہینے کچہہ کمتر تہی منصور گندم گون ضعیف پچکے ہوئے
گال تہا حمیمہ مین پیدا ہوا حجون مین کہ راہ مکہ سے ہے مدفون ہوا منقول ہے کہ اوسکا سر
احرام باقی رکہا جب دفن کیا تو سر اوسکا کہلا تہا جو وارد ہے کہ حج مین گذرے آدمی
سے یہہ ہے کہ خلیفہ منصور گرد بیت کے راتکو پہرتا تہا ناگاہ سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے
اے اللہ تجہسے شکوہ کرتا ہون پہیلنے بغاوت و فساد سے زمین پر اور حائل ہونے
طمع سے حق اور صاحب حق مین منصور یہہ سنکر طرف مسجد کی نکل کر اوسے بلایا اور پوچہا
کہ یہہ کیا کہتا ہے اوسنے کہا اے سردار مومنون کے اگر مجہے پناہ دے تو تجہے خبر
باتون کی اصل اصول سے خبر دون تب اوسنے امن دیا تو وہ کہنے لگا وہ شخص جسمے طمع
عارض ہوئی یہانتک کہ حق اور صاحب حق مین حائل ہوا تو ہے اے سردار مومنون کے
منصور نے کہا افسوس تجہہ پر مجہے کیونکر طمع عارض ہے سب زرد و سفید کہتا مہیا زمانہ کا
میرے قبضہ مین ہے اوسنے کہا اللہ نے تجہے نگہبان آدمیون اور انکے مال کا کیا ہے
اور تونے اونہین ادہر پیچہے مین پردہ گچ اور آئینہ کا بنایا اور دروازہ لوہے کے
لگائے اور چوبدارونکو مع ہتیار کے وہان بٹہا کر حکم دیا کہ کسی کو آنے ندین مگر فلان
فلان کو مظلوم اور ملول ہوکے بہی محتاج وہان سے آنے کا حکم نہین اور کوئی شخص
ایسا نہین کہ جسکا حق اسکے مال مین نہو یہہ لوگ دیکہتے ہین کہ تونے اونہین اپنے سے

ذکر وفات منصور کا

جمع حاصل کیا ہے اور رعیت پر تنگی کرکے مال جمع کرتا ہے اور اونہین نہین دیتا جسے چاہتا ہے
دیتا ہے یا جمع کرتا ہے کہین کی یہہ لوگ کہ یہہ شخص وہ ہے جسنے چوری خدا کی کی ہم اسکے
چوری کیون نکرین اسنے ہمارے واسطے رعایا کا نفس قید کیا یہہ لوگ باریاب آپسین
ایکا کرکے جس چیز کو چاہین گے تجھہ تک پہنچا وینگے اور جسے چاہین گے نہ پہنچا دین گے
جبکہ عاملونکا حال یہہ ہوگا تو معاملات رعایا کے خراب ہون گے یہہ خبر جب شہرت
پاویگی تو سب لوگ عاملون سے خوف کرین گے اور عامل ظلم رعیت پر کرین گے
پہر رعایا مین جو صاحب قدرت ہین وہ اپنے سے کم پر ظلم کرین گے اسیطرح سے بلاد
اللہ کے ظلم سے پر ہوئے ظلم کرنے اور فساد کرنے سے یہہ قوم تیری بادشاہت مین
منتشر ہوئی اور تو غافل ہے اگر کوئی فریاد سے آوے تو آنے نہ دینگے اگر وہ اپنا
حال تجہسے ظاہر کرنا چاہے تو تو بہی اسکو منع کریگا کیونکہ تونے ایک شخص واسطے فیصلہ قضایا
کے مقرر کیا ہے مظلوم جب اوس پاس جاوے گا وہ اوسکو دفع کریگا اور جب تیرے
آگے فریاد کرین تو مار کہاوے گا تاکہ اور ون کو تنبہ ہو تو اوسکو دیکہتا ہے اور
منع نہین کرتا اب تباکر اسلام کہان رہا — اگر تو اپنے بیٹے کے واسطے مال جمع
کرتا ہے تو اللہ اوسکو ماں کے پیٹ مین ساقط کریگا اوسکا مال مین حصہ نہوگا کوئی خزانہ
نہین کہ اوسکے نیچے ہاتہہ بخیل کا نہو کر وہ نگہبان اوسکا ہے — اعد الطفال پر ایسا
مہربان ہے کہ آدمیونکی بہی زینت اوسپر ہوتے ہے تو کسی کا دینے والا نہین بلکہ اوسکے
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے — اگر تو مال کو بندوبست ملک اور قوت
سلطنت کے لئے جمع کرتا ہے تو اللہ نے تجھے حال بنی امیہ کا دکہایا ہے کہ اونکو سونے چاندی
جمع کئے ہوئے نے کچھہ فائدہ دیا اور نہ سپاہ گہوڑے ہتیار کچھہ کام آئے اللہ نے
جو چاہا سو کیا — اگر تو اجتماع مال واسطے حصول مرتبہ کے جو اس سے بڑا ہو کرتا ہے تو قسم
خدا کی جس مرتبہ پر کہ تو ہے ایسے کوئی مرتبہ بڑا نہین ہان ایک مرتبہ ہے مگر اوس تک جب

تک جب پہنچے گا کہ مرتبہ موجود کے خلاف ہو

ذکر اولاد منصور کا

کہ وہ مہدی محمد ہی کیونکہ جعفر اکبر اپنے باپ کی زندگی مین نوت ہوا اور اولاد منصور سے سلیمان عیسے یعقوب جعفر اصغر صالح مسکین تھے منصور خلوت مین بڑا خوش خلق تہا

ذکر خلافت مہدی محمد کا

مہدی محمد بیٹے منصور کے کہ وہ تیسرا خلیفہ عباسیونکا تہا ذی حجہ مین باپ کے مرنے اور لوگون کی بیعت کرنے کی خبر اوسکو پہنچی اسواسطے کہ قاصد گیا بغداد سے مکہ کو گیارہ دن مین بعد معلوم ہونے خبر انتقال کے اہل بغداد نے بیعت اسکی کی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۹ اور سنہ ۱۶۰ ہجری ۴

اس برس مین مہدی نے حکم کیا پہیرنے نسب آل زیاد کا کہ معاویہ بیٹے سفیان نے عبید رومی سے ملایا تہا — اونکو قریش اور دیوان قریش اور عرب سے نکال کر ثقیف کی طرف پہیرا اسی برسمین مہدی نے حج کیا اور لوگونکو مال بہت دیا اور مسجد رسول صلعم کو دراز کیا اور حملہ بلخ سے مکہ تک گیا اسی برسمین داود طائی زاہد فوت ہوا کہ یاران ابوحنیفہ سے تہا اور عبد الرحمن بیٹا عبد اللہ مسعود مسعودی کا راہی ملک بقا کا ہوا اور اسی برسمین خلیل بیٹا احمد بصری نحوی اوستاد سیبویہ کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۱ ہجری

اس برسمین حکم کیا مہدی نے جاسے محکم مکہ کے رستے مین بنانے کا اور نئی کرنے ایمال

ذکر اولاد منصور کا

۵۴ اور برک کا اور کہودنے کوں کا اور چہوٹا کرنا منبروں کا شہر دنین اور برابر منبر نبی صلعم
کے زمانے کا اُسی برس مہدی نے بچہلے بیٹے خالد برمک کو اپنے بیٹے ہارون کے
ساتہہ کیا اور ہادی کے ساتہہ ابان بیٹے صدقہ کو کیا ـــ اسی برس مین سفیان ثوری
نے انتقال کیا ـــ پیدائیش اوسکی ۹۷ سنہ مین تہی ـــ اسی سال مین ابراہیم بیٹا ادہم
بیٹا منصور کا فوت ہوا ـــ جاے پیدائیش اسکی بلخ تہی ـــ شام مین جا کر منزل گاہ
بنائی گروہ بکر بن وایل سے ہے ابراہیم بیٹا بیسار کہتا ہے کہ مینے ابراہیم ادہم سے پوچہا
کہ ابتدا تیری کیونکر تہی کہ زاہد بنا اوسنے کہا اسکے پوچہنے سے نہ پوچہنا بہتر ہے لیکن مین اوسکے
پیچہے پوچہتا تہا آخر کو اوسنے کہا کہ باپ میرا بادشاہ خراسان تہا میری طبیعت شکار
دوست تہی ایکدن مین سوار تہا اور کتا میرا شکار پر چلا ناگہان مینے آواز پیچہے سے سُنی
کہ اے ابراہیم تو نے اسواسطے تجہے نہین پیدا کیا اور نہ یہہ تجہے حکم کیا اوسوقت خوف
سے بدن کی بال میرے کہڑے ہو گئے داہین بائین جو دیکہا تو کسی کو نپایا تب مینے لعنت کی
شیطان پر اور گہوڑے کو حرکت دی پہر قربوس زین سے سُنا کہ اے ابراہیم اسواسطے نہین
پیدا کیا تجہے اور نہ یہہ حکم دیا تجہے جب یہہ سُنا تو پہرا اور یہہ کہا کہ افسوس ڈرانے والا
خدا کی طرف سے مجہہ پاس آیا قسم خدا کی اب مین نافرمانی خدا کی نکرونگا پہر اپنے
اہل و عیال کی طرف متوجہ ہوا یہانتک کہ عراق مین گیا پہر شام مین گیا پہر طرطوس مین آیا
پہر اجارہ چاہا مجہے ایک باغبان نے باغکو ـــ باغ مین مین بہت دن رہا ـــ حتی المقدور
اپنکو چہپاتا اور آدمیون سے بہاگتا تہا اوتنا ہی مشہور ہوتا تہا ـــ ابراہیم بیٹا
ادہم کا اپنے ہاتہہ کی مزدوری سے کہاتا تہا جیسے کہیتی کاٹنے یا باغ کی نگہبانی کرنے
یا مٹی کہودنے اللہ اوسکو رحمت کرے

پہر شروع ہوا ۱۶۳ سنہ ہجری کا

ذکر مقنع خراسانی کا

اسس برس مین مہدی آمادہ لڑائی کا ہوا خراسان اور غیر خراسان سے لشکر جمع کرکے ۱۳۱ ھ
بردان اوتار کر وہان سے گیا — اپنے بیٹے موسی ہادی کو بغداد پر خلیفہ کیا —
اور اپنے بیٹے ہارون رشید کو اپنے ساتھہ لیگیا — جب مہدی حلب مین
پہنچا تو اوسنے سنا کہ اسس نواح مین قوم زنادقہ ہین اون سبکو جمع کرکے قتل کیا
اور اونکی کتابین پہاڑ ڈالین — اپنے بیٹے ہارون کو مع لشکر لڑائی پر چھوڑکر
آپ جیحان کو گیا — ہارون نے شہر روم مین بہت شورش کرکے بہت
فتحین حاصل کرکے سلامت اور فتح مند پھر گیا

ذکر مقنع خراسانی کا

اسس برس مین مقنع خراسانی مارا گیا کہ نام اوسکا عطا تہا — حالات اوسکی یہہ تہا
کہ وہ ایک مرد جادوگر خیال کرواتا تہا آدمیونکو صورت چاند کی طلوع ہوتی ہوئی
اور دو مہینے کے رستے سے وہ چاند دکہاتا تہا — اسی چاند کی طرف ابن سنا ئیکہ
نے اپنے قول مین کہ مضمون اوسکا یہہ ہے اشارہ کیا لازم جان تو اسس امر کو کہ چاند مقنع کا
طالع نہین جادو ن سے بلکہ میرے چاند کے دیکھنے سے طالع ہے جو سبکو علی العموم
روشن کرتا ہے — مقنع نے کرنے دعوے خدائی کا کیا تہا جماعت کثیر اوسکی
مطیع ہوئی — وہ کہتا تہا اللہ گہس گیاہی آدم علیہ مین پہر نوح علیہ پہر اور نبیون مین
کہ بعد تہے یہانتک کہ مجہہ مین بہی ہے — ماوراء النہر مین رستاق کش سے ایک
قلعہ بنا کر کہ نام اوسکا سنام تہا وہان سکونت کی — جب آدمیون نے بلوا کرکے
اوسس قلعہ مین اوسے گہیرا تب اوسنے اپنی عورتون کو زہر پلا کر مار ڈالا پہر آپ بہی
زہر پی کر مرگیا اسی سال مین خدا کی لعنت اوسپر ہو جو مسلمان اوسکے قلعہ مین
گہس آئے اور وہان کے سبکو قتل کیا خواہ تابع خواہ متعلق — ابتدا مین وہ

ذکر مقنع خراسانی کا

۵۳۲ جہوٹا اہل مرو سے تہا اور بدصورت کانڑا جہوٹا تہا کتا دہ رُو نہ تہا بلکہ ایک سونے سکا مونہہ بنا یا تہا اوسی مونہہ پر چڑہائے رہتا تہا مقنع اوسے اسواسطے کہتے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۴ ہجری

اس برس مین منصور کا چچا عیسے بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا جان بحق ہوا عمر اوسکی اٹہتر برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۵ ہجری

اس برس مین مہدی نے اپنے بیٹے ہارون رشید کو مع بہت لشکر کے واسطے لڑائی روم کے خلیج قسطنطنیہ پر بہیجا ــــ وہ روم کو قتل اور لوٹ کر پہر آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۶ ہجری ص

اس برس مین مہدی اپنے وزیر یعقوب بیٹے داؤد بیٹے طہمان پر قابض ہوا جو پہلی وزارت مہدی سے نصر بیٹے سیار کے واسطے لکہتا تہا جب معطل اور بیکار رہوا تب مہدی سے ملا اور منصب وزارت پر قایم ہوا سب کام اس سے متعلق ہوئے جب یہہ وزارت کے کام پر قادر ہوا تو دشمن رشک سے درپئے اسکے خرابی کے ہوئے یہانتک کہ اوسے پکڑ اور قید کیا اور خلافت رشید تک قید رہا جب نذ ہا ہوا تب چہوڑ دیا وہ مکہ مین گیا ــــ یار مہدی کے اس پاس آنکر شراب پیتے تہے اور مہدی اونکو منع کرتا تہا جب نہ مانا تو مہدی نے تنگ ہوکر اوسکو قید کیا اسی حال مین بشار بیٹے برد نے شعر کہا کہ مضمون اوسکا یہہ ہے ــــ اے بنی امیہ تکدر ہوئے

ذکر مرنے مہدی کا

۵۲۴ مکدر ہوئے تم ہمیشہ ہو غفلت تمہاری اس بات سے کہ خلیفہ یعقوب بیٹا داود کا سے
خراب ہوئی خلافت تمہاری اے قوم پس عوض حال کرو خلیفہ خدا سے دفتِ بیٹے نخچے
اور عود بجنے کے — اس برس مین ڈاکہ بڑا ای مہاجنون نے مکہ اور مدینہ اور یمن مین
حجرا اور اونٹ کی اس برس مین بشار بن برد شاعر زندقہ پر مارا گیا وہ اندھا تھا
کہ پیدا ہوا تھا صاف آنکہین — نوے [۹۰] برس کی عمر مین وہ قتل ہوا بشار فضل گرتا آگ کو
زمین پر فضیلت دیتا تہا اور راے شیطان کو صواب جانتا تہا کہ نہ سجدہ آدم کو
مین لعنت خدا کی اوسپر

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۷ ہجری م

اس برس مین فوت ہوا عیسے بیٹا [بوڑہا] محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بہتیجا سفاح اور منصور کا —
یہہ وہ شخص تہا جسکے لئے وصیت کی تہی سفاح نے خلیفہ ہونے کے بعد منصور کے
منصور نے اوسکو موقوف کر کے اپنے بیٹے مہدی کو حاکم کیا — عمر عیسے بیٹے
موسے مذکور کی پینسٹھ [۶۵] برس کی تہی — اس برس مین وسیع کیا مہدی نے مسجد
حرام اور مسجد نبی صلعم کو

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۸ ہجری

ذکر مرنے مہدی کا

اس برس مین فوت ہوا مہدی محمد بیٹا عبد اللہ منصور بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا
عباس کا ماسبذان مین بائیسوین [۲۲] محرم کو — مدت اوسکے خلافت کی دس برس
اور ایک مہینا تہا — عمر اوسکی تینتالیس [۴۳] برس کی تہی جوزا کے نیچے دفن کیا اوسکے
بیٹے رشید نے اوسپر نماز پڑہی — جب مہدی کچہری کرتا تو کہتا کہ قاضیون کو بلاؤ

ذکر بادشاہت ہادیکا

۴۳۵ اگرچہ اونکے بلانے سے کچھہ فائدہ نہین لیکن ہ ونکی حیاسے گناہ نکرونگا

ذکر بادشاہت ہادی کا

جو چوتہا بادشاہ عباسیونکا تہا — موسے ہادی گرگان مین اہل طبرستان سے لڑتا تہا کہ لشکر مہدی نے اوسکی خلافت پر بیعت کی جس دن کہ مہدی نے وفات پائی یعنے بائیسوین[22] محرم سنہ ۱۶۹ ہجری کو — جب رشید سو لشکر مہدی کے بغداد مین پہنچا پہر آتے تہے اسندان سے جب ہی بیعت ہادی کی لی گئی — لکہا رشید نے سبکو مرنا مہدی کا اور بیعت اپنا ہادی کا — جب ہادی کو خبر مرنے اپنے باپ مہدی کی اور بیعت کی گرگان مین پہنچی حکم کوچ کا دیا اور ڈاک مین روانہ ہوکر بیس[20] دن مین بغداد مین داخل ہوا اور اپنا وزیر ربیع کو بنایا

ذکر ظاہر ہونی حسین بیٹے علی بیٹے حسن بیٹے حسن بیٹے علی بیٹے ابیطالب کا

اس برس مین حسین مذکور ظاہر ہوا مدینہ رسول صلعم مین — اسکے ساتہہ گروہ رشتہ دارونکا تہا جن مین سے حسن بیٹا محمد بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب اور عبداللہ بیٹا اسحق بیٹا ابراہیم بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تہا — عبداللہ مذکور بیٹا عاملہ کا تہا — جب حسین مذکور نے مضبوطی پائی تو اوسمین اور ہادی کے عامل مین جسکا نام عمر بیٹا عبدالعزیز بیٹا عبداللہ بیٹا عبداللہ بیٹا عمر بیٹا خطاب کا تہا مدینہ پر لڑائی ہوئی — عمر مذکور بہاگا اور سب لوگون نے حسین مذکور سے کتاب خدا اور سنت پیغمبر صلعم پر واسطے مرتضے کے کہ آل محمد صلعم سے تہا بیعت کی حسین اور اوسکے یارون نے گیارہ روز مین سامان درست کرکے ہفتہ کے دن چوبیسوین ذی قعدہ کو نکلے جب حسین مکہ مین پہنچا تو ایک گروہ بندگان مکہ کا اسسے آملا — اس برس مین جماعت بنی عباس اور

ذکر ظاہر ہونے حسین کا

اور اونکے دوستون نے حج کیا تہا اونمین سے سلیمان بن ابی جعفر منصور اور محمد بیٹا سلیمان بیٹا علی اور عباس بیٹا محمد بیٹا علی کا تہا اور سوا انکے اور لوگ بہی تہے جنہون نے حج کیا تہا یہہ سب اوس سے آملے — ترویہ کے دن حسین مذکور سے لڑائی ہوئی حسین مذکور مارا گیا اور یار اوسکے بہاگ گئے اوسکا سر کاٹ کر دونون شخصون مذکورون نے عباس کے آگے حاضر کیا — اور اور بہی زیادہ سو سردارون اہل مدینہ اور اوسکے یارون کے اوسکے ساتہہ تہے ازانجملہ سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کا بہی سر تہا — اور جو لوگ بہاگے تہے وہ حاجیون مین مل گئے — نام اس جگہہ کا جہان لڑائی ہوئی فخ ہے جو مکہ سے طایف کی طرف واقع ہے یہہ شہر ایسا مشہور ہے کہ شاعر نمیری نے بہی اپنے شعر مین کہا ہے جسکا مضمون یہہ ہے — خوشبو مشک کی دے قبیلہ نعمان کا اگر چلے اونمین زینب عورتون شرمگین مین چلینگے فخ مین پہر مقام کرینگے راتکو لبیک کہتے ہوئے واسطے اللہ کے عمرہ باندہی والیان — اور بعضے شاعرون نے اونکے فخ مین قتل ہونیمین شعر کہا ہے جسکا مضمون یہہ ہے — البتہ روتا ہون مین بلند آواز سے حسین اور حسن پر اور علی بیٹے عاتکہ پر کیونکہ دیکہا مین اوسے کہ اونکو کفن نہین اور سے فخ مین صبح کو نہ مثل وطن کے بہاگے ہون مین سے ادریس بیٹا عبداللہ بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا ڈاک واضح غلام بیٹے عباس پر بیٹہہ کر مصر مین آیا واضح مرد شیعہ تہا ادریس کو ڈاک مذکور پر سوار کرکے مغرب کو لیگیا یہانتک کہ زمین طنجہ مین پہونچا — جب ہادی نے یہہ سنا تو واضح کو گردن مارا اور ادریس اس شہر مین رہا یہانتک کہ رشید نے شماخ نامی غلام بنی ہاشم کو بہیجا اوسنے زہر سے ادریس کو مارا — جب ادریس فوت ہوا تو اوسکی ایک حرم حاملہ تہی وہ بیٹا جنی کہ نام اوسکا بہی ادریس رکہا باپ کے نام پر — جب تک وہ بڑا ہوا وہین رہا پہر اس بلاد کی

ذکر خلافت رشید کا

۲۳۶ د ملک مین آیا — جب حسین کا سر حسہ باقی سردن کے ہادی پاس آیا تو بسبب خفگی
کے اونکو انعام نہ دیا — حسین مذکور شجاع اور کریم تہا یہانتک کہ یہہ جب مہدی
پاس آیا تہا تو مہدی نے چالیس ہزار دینار اوسے دے تہے اوسنے بغداد دکوفہ
مین سب بانٹ دئے جب کوفہ سے نکلا تو کچہہ اوڑہنے کو بہی پاس نہ تہا سوا
پوستین کے کہ اوسکے نیچے کرتا بہی نہ تہا — اس برس مین فوت ہوا مطیع بیٹا اماس کا
کہ شاعر تہا — اسی برس مین فوت ہوا نافع بیٹا عبد الرحمن بیٹا ابو نعیم کا کہ قراء سبعہ مین سے
تہا — نافع سے دو راوی روایت کرتے ہین یعنی ورش اور قنبل — نافع باب
قراۃ مین پیشوا اہل مدنیہ کا تہا سب اہل مدنیہ اسکے قراۃ کے طرف رجوع کرتے تہے
اور اسمین شمار کئے جاتے تہے — وہ قایم فراج اور بہت سیاہ رنگ تہا — مالک نے
اوسکے سامنے قران پڑہا تہا — یہہ نافع بیٹا عبد الرحمن مقری کا غیر ہے اوس نافع
کا جو غلام تہا عبد اللہ بیٹے عمر محدث کا یہہ جاننا ضرور ہے اس برس مین فوت ہوا ربیع بیٹا
یونس جو بدار منصور کا اور غلام اوسکا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۰ ہجری

اس برس مین موسی ہادی بیٹا محمد مہدی بیٹا عبد اللہ منصور کا فوت ہوا پندرہوین تاریخ
رات جمعہ کو — یہہ ایک برس تین مہینے بادشاہ رہا — عمر اوسکی چہبیس ۲۶ برس کی تہی
— کہتے ہین کہ اوسکی ما خیزران نے اوسکو قتل کیا اسطرح سے کہ لونڈیون کو
حکم دیا کہ اوسکے مونہہ کو ایسا دبا رکہین کہ دم بند ہو جاوے انہون نے ایسا ہی کیا چونکہ
وہ مریض تہا مرگیا — اوسکو عیسے باذ کبری مین اوسکے باغ مین دفن کیا وہ گوران ڈیل
گورا تہا اور اوپر کا ہونٹ اوسکا موٹا تہا — اسکے سات بیٹے اور دو بیٹیان تہین

ذکر خلافت رشید بیٹے مہدی کا

ذکر خلافت رشید کا

جو پانچوان بادشاہ عباسیونکا تہا اس ۱۷۰؁ھ مین ہارون بیٹے محمد مہدی نے بیعت خلافت
رشید پر کی جس رات کو ہادی مرگیا — اسکی اور ہادی کی ماں خیزران ام ولد یعنے
لونڈی تہی — رشید رے مین آخر ذی حجہ ۱۴۸؁ھ مین پیدا ہوا تہا جب ہادی
عیسے باد مین فوت ہوا نماز جنازہ اسکی رشید نے پڑہی پہر بغداد کو گیا — اس
برس کی ماہ شوال مین امین محمد بیٹا رشید کا زبیدہ سے پیدا ہوا — اور وزیر کیا
رشید نے یحیے بیٹے خالد کو اور سب کام اوسپر سونپے اس برس مین جدا کیا رشید
نے تمام ثغور کو جزیرہ اور قنسرین سے اور ایسے علیحدہ شہر مقرر کرکے نام اسکا
عواصم رکہا — اور فرح خادم ترکی کو حکم دیا بنانے طرسوس کا اور اوسکے آباد
کرنیکا اس برس مین حکم دیا عبد الرحمن داخل اموی حاکم اندلس کو بنانے مسجد قرطبہ کا
اور سو ہزار دینار اوسے دئے — وہ رہنے والا کینہ کا تہا

پہر شروع ہوا ۱۷۱؁ھ ہجری ھ

اس برس مین عبد الرحمن اموی حاکم اندلس کا مرگیا قرطبہ مین کہ داخل مشہور ہے واسطے
داخل ہونے اوسکے کے بلاد مغرب مین — وہ عبد الرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام
بیٹا عبد الملک بیٹا مروان بیٹا حکم بیٹا ابی العاص بیٹا امیہ بیٹا عبد الشمس بیٹا عبد مناف
کا تہا وفات اسکی ربیع الآخر مین ہوئی پیدایش اسکی دمشق مین ۱۱۳؁ھ مین ہوئی
مدت حکومت اندلس کے تینتیس ۳۳ برس تہے کیونکہ یہہ حاکم اندلس کا ۱۳۹؁ھ مین
ہوا تہا — جب یہہ فوت ہوا تو بعد اسکے اسکا بیٹا ہشام بیٹا عبد الرحمن کا
حاکم ہوا عبد الرحمن سرخ و سفید کل لگا دراز قد نحیف کانڑا تہا — بنی امیہ نے
اسکو بڑی خواہش سے مشرق سے بلایا تہا

پہر شروع ہوا ۱۷۲؁ھ ہجری ھ

ذکر خلافت رشید کا

۵۴۸ اس برس مین فوت ہوا رباح کہ کنیت اوسکی ابو یزید لخمی زاہد تہی شہر قیروان مین
یہہ مقبول الدعا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۳ ہجری

اس برسمین خیزران رشید کے ماموئے — اسی برسمین رشید نے حج کیا اور احرام
بغداد سے باندہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۴ ہجری

اس برسمین گیا یحیے بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا دیلم
کی طرف اور وہان متحرک ہوا — اسی برسمین پیدا ہوا ادریس بیٹا ادریس بیٹا
عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا — یہہ وہی ادریس بیٹا عبد اللہ
مذکور کا ہے جو بسلامتی بہاگا تہا جب اسکے گہر والے مارے گئے تہے ترویہ کے دن
مکہ مین جیسا ہمنے ذکر کیا سنہ ۱۶۹ مین — جب مرا ادریس کا باپ کہ ادریس اول تہا
تو اوسکی ایک لونڈی حاملہ تہی وہ بعد مرنے ادریس کے بیٹا جنی ربیع الآخر مین اس
برسکے — سوا اسکے کوئی بیٹا اوسکا نہ تہا اوسکا نام ادریس رکہا موافق اوسکے
باپ کے نام کے اور وہین رہا یہانتک کہ بڑا ہوا اور بلندی پائی ملک پر

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۶ ہجری نبوی صلعم

اس برسمین ظاہر ہوئی حکومت یحیے بیٹے عبد اللہ بیٹے حسن بیٹے حسن بیٹے ابیطالب
کی دیلم مین اور شوکت پکڑی اوسنے پہر رشید نے بہیجا اوسکی طرف فضل بیٹے
یحیے کو مع لشکر بہارے کے تب نامہ لکہا اوسکے پاس فضل نے متضمن امان کا اور

ذکر خلافت رشید کا

اور جو کچھہ کہ چاہے تب جواب لکھا یحیے بیٹے عبد اللہ نے اسکو اور قسم رشید کی او سپین د۳۹
چاہی اور یہہ کہ رشید کے ہاتہہ کا لکھا ہوا ور ارا کین سلطنت کی او سپر گواہی ہو اوسنے
ایسا ہی کیا جب آیا یحیے بیٹا عبد اللہ کا بغداد مین تو گرامی رکھا اوسکی رشید نے اور
بہت مال اوسے دیا پہر اوسے بند کیا یہانتک کہ قید مین مرگیا — اسی برس مین اوٹہا
فتنہ دمشق مین مضریہ اور یمانیہ مین اوسوقت دمشق مین عبد الصمد بیٹا علی کا تہا ر د سا
اوسپر جمع ہوئے اور کوشش کی اونہون نے وقوع صلح مین — پہر بنی القین آئے
اور صلح کے باب مین کلام کیا — اونہون نے جواب دیا — پہر یمانیہ آئے اور
صلح کے کلام کئے — اونہین کہا جاو ہمارے پاس سے — تب گئی یمانیہ بنی قین
پاس اور چہہ سو آدمی اونکے قتل کئے — بنی قین نے مدد چاہی قضاعہ اور سلیح
لیکن اونہون نے مدد نکی پہر اونہون نے قیس سے مدد چاہی اونہون نے قبول کی اور
اونکے ساتہہ گئی عوا ایکتک جو زمین بلقار سے ہے اور یمانیہ سے آٹہہ سو آدمی
قتل کئے آپسمین بڑی لڑائی ہوئی — پہر رشید نے عبد الصمد کو دمشق سے موقوف
کرکے ابراہیم بیٹے صالح بیٹے علی کو وہانکا حاکم کیا — یمانیون اور مضریون مین دو برس
تک لڑائی رہی سبب لڑائی کا یہہ تہا کہ ایک شخص قین کا ایک چکی بلقا مین پیسنے کے
واسطے لایا اتفاقاً اوسکا گذر چار دیواری ایک شخص پر پڑا کہ وہ قبیلہ لخم یا جذام سے
تہا اس چار دیواری مین خربوزہ کہیرا وغیرہ اسکے بوئے تہے اوسنے کہانا شروع
کیا مالک نے جو یہہ دیکہا اوسکو گالیان دینی شروع کین آخر کو نوبت زد و کوب
کی پہنچی اوسوقت ایک گروہ یمانیون کا وہان جمع ہوا اور قینی کو مارا — مضریون نے
یہہ دیکہہ کر اوسکی مدد کی اور ایک مرد یمانیون کا مار ڈالا یہی فتنہ کا باعث ہوا اسی
برس مین فرح بیٹا فضالہ کا اور صالح بیٹا بشر قاری کا فوت ہوا یہہ روایت
ضعیف ہے اس برس مین نعیم بیٹا میسرہ نحوی کوفی کا مرگیا

ذکر خلافت رشید کا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۷ ہجری م

اس برس مین عبداللہ بیٹا ابی شریک کا کہ زمان مہدی مین حاکم قضا تہا اور ہادی نے
معزول کیا تہا کوفہ مین فوت ہوا یہہ عالم منصف حق پہچاننے والا حاضر جواب تہا
ایک دن اسکے آگے معاویہ بیٹے ابی سفیان کے حلم کا ذکر ہوا شریک نے کہا وہ
شخص حلیم نہین جو تلف کرے حق کو اور لڑے علی ابن ابیطالب ع سے پیدایش اسکے
بخارا مین سنہ ۹۵ ہجری مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۸ اور سنہ ۱۷۹ ہجری م

اس برس مین مالک بیٹا انس بیٹا عامر بیٹا عمر بیٹا حرث کا کہ اولاد ذوالاصبع سے تہا مرگیا
اسی واسطے اسکو اصبحی کہتے ہین نام ذوالاصبح کا حرث تہا کہ بیٹا عوف کا تہا اولاد
یعرب بیٹے قحطان سے پیدایش امام مذکور کی سنہ ۹۵ ہجری مین ہوئی اسنے قراۃ نافع
بیٹے نعیم سے سیکہی اور زہری کو سنا اور ربیعہ الرای سے تحصیل علم کیا شافعی کہتا ہے
کہ محمد بیٹے حسن نے مجہہ سے پوچہا کہ ابو حنیفہ اور مالک مین کونسا شخص زیادہ عالم تہا
مینے کہا انصاف سے کہون اوسنے کہا ہان کہتا ہے شافعی نے کہا مینے کہ قسم ہے تجہے
اللہ کی کہ زیادہ عالم قران ہمارا صاحب تہا یا تمہارا اوسنے کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب
کہتا ہے وہ پہر پوچہا قسم دیتا ہون مین تجہے اللہ کی کہ کون عالم سنت زیادہ تہا کہا
قسم خدا کی تمہارا صاحب کہتا ہے پہر پوچہا مین نے تجہے قسم ہے خدا کی کون
زیادہ اقوال صحابہ سے واقف تہا کہا خدا کی قسم تمہارا صاحب تب شافعی نے
کہا اب کوئی چیز سواے قیاس کے باقی نرہا اور قیاس بہی انہین اشیا پر ہوتا ہے
ــ مالک جعفر بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس پاس جو چچا ابی جعفر منصور

منصور کا تہا کیا — اوسنے کہا کہ تیری اس بیعت مین ایمان نہین کیونکہ بیعت زبردستی کرنے والے کی واجب نہین ہوتی — جعفر اس کلام سے خفا ہوا اور مالک کو بلاکر ننگا کرکے خوب کوڑے مارے اور دونو ہاتہہ اوسکے ایسے کہنچے کہ شانے اوتر گئے اسے بڑا صدمہ اوسے پہنچا لیکن وہ بعد اس زدوکوب کے ہمیشہ بلند مرتبہ ہوتا گیا — مالک مذکور مدینہ مین جان بحق ہوا اور بقیع مین دفن ہوا یہہ بہت گورا سرخ سفید دراز قد تہا — اسی برس مین مسلم بن خالد زنگی فوت ہوا شافعی مالک سے پہلے اسکا مصاحب تہا اوسنے علم فقہہ اسسے پڑہا — یہہ سفید رنگ تہا لیکن سرخی بہت غالب تہی اسیلئے اسکو زنگی کہتے ہین اس ۱۷۹ سنہ مین سید حمیری شاعر مرگیا جسکا نام اسماعیل بیٹا محمد بیٹا یزید بیٹا ربیعہ بیٹا مفرغ کا تہا — لقب اسکا حمیری اوسکے نام سے بہی زیادہ مشہور ہے یہہ شخص شعر بہت کہتا تہا اور شیعہ تہا اکثر صحابہ کے حق مین طعن کرتا تہا — اہل بیت کی مدح اور عایشہ ام مومنین کی ہجو اکثر کرتا تہا — اسی قبیل سے ہے قصیدہ اوسکا جو عایشہ کے جانے مین بصرہ کی طرف واسطے لڑائی علی علیہ السلام کے لکہا ہے اوسمین سے ایک شعر ہے کہ مضمون اوسکا یہہ ہے — گویا کہ عایشہ اپنے کام مین سانپ ہے چاہتی ہے اپنی اولاد کو کہا جاوے اسی طرح عایشہ اور حفصہ کی ہجو مین بیتین ہین کہ مضمون اونکا یہہ ہے — ایک ان دونو مین ایسی ہے کہ جسنے عیب رکہا اوسکی حدیث کو اور دوسرے نے نہایت سرکشی کی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۰ ہجری

اس برسمین فوت ہوا ہشام بیٹا عبد الرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام بیٹا عبد الملک حاکم اندلس کا مدت اسکی امارت کی سات برس سات مہینے تین دن تہے عمر

بیان سیبویہ نحوی کا

۱۴۵ھ اسکی انتالیس برس چار مہینے کی تھی — بعد اسکے اسکا بیٹا حکم بیٹا ہشام کا حاکم ہوا
اوسپر خروج کیا اوسکے چچاؤن سلیمان اور عبد اللہ نے کہ دونو بیٹے عبد الرحمن کے
تھے — یہہ دونون عدوہ مین تھے ایک مدت انہین لڑائی رہی آخرکار حکم اپنے
چچا سلیمان پر فتح مند ہوا سنہ ۱۸۲ مین اوسکو قتل کیا — جب یہہ بات اوسکے دوسرے
چچا نے سنی خایف ہوکر سنہ ۱۸۶ مین حکم سے صلح کی — جس زمانے مین کہ حکم اپنے
چچاؤن سے لڑتا تھا زنگیون نے فرصت پاکر قصد شہرون اسلام کا کیا — سنہ ۱۹۵
مین شہر برشلونہ کو لیلیا اسی سنہ مین جعفر بیٹے یحیی کے بیٹے حامد نے شام مین جاکر فساد
کہ وہان برپا تھا فرو کیا اسی برس مین رشید نے بسبب نافرمانی رعایا کے فصیل موصل
کی اکھیڑی اسی سنہ ۱۸۰ مین

بیان سیبویہ نحوی کا

سیبویہ نحوی بیضا مین کہ ایک قریہ شیراز کا ہے فوت ہوا لیکن بعضے کہتے ہین سنہ ۱۷۷ ابتا
یہہ واردات ہوئی نام سیبویہ کا عمر بیٹا عثمان بیٹا قنبر کا تھا — یہہ بڑا عالم متقدمین اور
متاخرین مین تھا سب نحو کی کتابین اسکے کتاب کے آگے زاید ہین یہہ شاگرد خلیل بیٹے
احمد کا تھا عمر اسکی چالیس سے زیادہ تھی — بعضون نے کہا ہے کہ یہہ سنہ ۱۶۱ مین بصرہ مین
انتقال کیا — بعضون نے سنہ ۱۹۸ مین لکھا ہے — ابو الفرج جوزی کہتا ہے کہ سیبویہ
سنہ ۱۹۴ مین فوت ہوا عمر اسکی بتیس برس کی تھی — موضع وفات اسکا شہر ساوہ تھا
— خطیب بغداد ابی درید نے ذکر کیا ہے کہ سیبویہ شیراز مین جان بحق ہوا مین اوسکی
قبر ہے سیبویہ ایک شعر اکثر پڑھتا تھا کہ جسکا یہہ مضمون ہے جب شفا پاتا ہے درد سے
گمان کرتا ہے کہ نجات پائی لیکن اوسے ایسا درد ہے کہ وہ قاتل اوسکا ہے سیبویہ

ذکر وفات موسی کاذم کا

کی بعضے یہہ کہتے ہین کہ وہ ایسا خوب صورت تہا کہ رخسارے اوسکے گویا دو سیب تہے — اسمین اور کسائی مین مباحثہ ہوا تہا جو مشہور ہے اس قول مین کہ گمان کرتا ہون مین کاٹنا بچہو کا سخت زیادہ ہے بہڑ کے کاٹنے سے خلیفہ نے کسائی کی مدد کی سیبویہ اسے بہت غمگین ہو کر عراق کو چہوڑ کر شیراز کی طرف گیا وہین وہین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۱ ہجری ص

اس برس مین رشید نے قلعہ روم سے لڑکے قلعہ صفصاف کو فتح کیا اس برس مین عبد اللہ بیٹا مبارک مروزی کا ماہ رمضان مین جان بحق ہوا عمر اوسکی ترسیٹہہ برس کی تہی — اسی برس مین مروان بیٹے ابی حفصہ شاعر نے وفات پائی وفات اسکی سنہ ۱۰۵ مین ہوئی اسی برس مین ابو یوسف قاضی نے انتقال کیا جسکا نام یعقوب بیٹا ابراہیم کا تہا اولاد سعد بیٹے حبتہ سے سعد کو صحابی تہا انصاری — یہہ سعد بیٹا بحیر کا تہا لیکن مشہور اپنے ماحبتہ کے نام سے تہا — ابو یوسف بڑے ہارون ابو حنیفہ سے تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۲ ہجری

اس برس مین جعفر طیالسی محدث جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۳ ہجری

ذکر وفات امام موسی کاذم علیہ السلام

ذکر وفات یونس نحوی کا

۱۸۳ھ اس برس مین وفات پائی موسی کاظم ع بیٹے جعفر صادق ع بیٹے محمد باقر ع بیٹے علی
زین العابدین بیٹے حسین بیٹے علی بیٹے ابیطالب نے بغداد مین قید خانہ رشید مین
— رشید نے اون حضرت کو ابن شاہک پاس قید کیا تہا — ابن شاہک کی بہن
قید خانہ مین خدمت ان حضرت کی کرتی تہی حکایت ہے اس عورت سے کہ موسی ع
مذکور جبکہ نماز عشا سے فراغت ہوتے تہے تو خدا کی تعریف کرتے تہے اور دعا مانگتے
تہے یہانتک کہ رات گہٹنے لگتی تہی پہر نمازین پڑہتے تہے یہانتک کہ صبح ہو جاتی تہی
پہر نماز صبح پڑہ کر بیٹہتے تہے جڑہتے دن تک پہر آرام فرما کر زوال سے پہلے بیدار
ہوتے تہے پہر وضو کر کے نمازین پڑہتے یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہکے ذکر خدا تعالی مین
مصروف ہوتے یہانتک کہ مغرب کی نماز پڑہتے پہر درمیان مغرب اور عشا کے نمازین
پڑہتے یہی عادت وفات تک رہی علیہ و علی ابائہ التحیۃ والسلام — لقب اونکا
کاظم اسواسطے تہا کہ وہ نیکی اوس شخص سے کرتے تہے جو اونسے برائی کرتا — امام
موسی کاظم ساتوین امام بارہ اماموں مین سے تہے موافق مذہب امامیہ کے — انکے
باپ جعفر صادق ع کا ذکر سنہ ۱۴۸ مین گذرا اور انکے دادا محمد باقر ع کا ذکر سنہ ۱۱۶ مین
— پیدائش موسی مذکور کی سنہ ۱۲۹ مین اور وفات آنحضرت کی اسی سنہ ۱۸۳ مین پندرہوین
رجب کو بغداد مین ہوئی قبر مبارک اونکی بہت مشہور ہے — اوسپر مشہد بڑا غرب
کی جانب بغداد کے بنا ہے اور باقی ائمہ اثنا عشر کا حال ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی

ذکر وفات یونس نحوی کا

اس برس مین فوت ہوا یونس بیٹا حبیب کا کہ مشہور نحوی تہا یہہ شاگرد ابی عمر بیٹے علا کا
تہا — عمر اوسکی ایک سو ایک برس کی تہی سیبویہ اوسے روایت کرتا ہے یونس

ذکر لڑائی برامکہ کا

۵۴۵

یونس کے لئے نحو مین مذہب اور قیاس کہ اوسمین کوئی اسکا شریک نہین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۴ ہجری

اس برس مین رشید حاکم مین اور مکہ فوت ہوئے کہ متعلقات بربری سے ہین — اور داود بیٹا یزید بیٹا یزید حاتم مہلبی حاکم سند کا ہوا — اور یحیی حرسی حاکم جبل کا اور مہروبہ رازی طبرستان کا اور ابراہیم بیٹا اغلب افریقہ کا — یہہ پہلے موصل پر تہا — عامل اسکا یزید بیٹا مزید بیٹا زاہد شیبانی کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۵ ہجری

اس برسمین چچا منصور کا عبد الصمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا فوت ہوا — جو نزدیکی عبد مناف سے یزید بیٹے معاویہ کو تہے وہی اسے تہے — اون دونوکے وفات مین فاصلہ ایکسو بیس برس سے زیادہ تہا — اسی برسمین موا یزید بیٹا مزید بیٹا زایدہ شیبانی کا — وہ بہتیجا معن بیٹے زایدہ کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۶ اور سنہ ۱۸۷ ہجری

ذکر لڑائی برامکہ کا

اس برسمین فوت ہوا رشید برامکہ مین اور مارا جعفر بیٹے یحیی کو اگرچہ سبب وقوع اس لڑائی مین بہت اختلاف ہے اکثر یہہ کہتے ہین یہہ لڑائی عباسہ رشید کی بہن کے سبب سے ہوئی کیونکہ رشید نے اپنی بہن کا نکاح جعفر سے کیا تہا تاکہ گہورنا حلال ہوجاوے لیکن یہہ شرط کی تہی کہ اوسکے پاس نہ جانا جعفر نے اوسے جماع

ذکر لڑائی برامکہ کا

۱۸۷ کیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی بلکہ بعض نے کہا کہ رشید نے قید کیا یحیے بیٹے عبداللہ
بیٹے حسن بیٹے حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کو جعفر پاس اوسنے اوسے چھوڑ دیا
— اور بعضون نے کہا کہ جب امر برامکہ عظیم ہوا اور اونکی بزرگی مشہور ہوئی اور آدمیون
نے اونسے محبت کی تو بادشاہون نے اونکے قتل مین صبر نکیا — اور بعض نے اور
کچھہ بھی کہا ہے — قتل جعفر کا انبار مین غرہ صفر اس برس مین وقت آنے رشید
کے حج سے ہوا — بعد قتل کرنے جعفر کے یحیے اور اوسکے بیٹے کو معہ تمام اسباب کے
گھیر لیا اور جو کچھہ مال و اسباب برامکہ مین تہا لیلیا — تمام شہرون مین منادی کی کہ اونکا
اور اونکے وکیلونکا مال ضبط کرین — سر اور دھڑ جعفر کا بغداد مین بہیجکر حکم دیا کہ اسکے
سر اور دھڑ کے ٹکڑے کو پل پر لٹکا دین اور دوسرے ٹکڑے کو دوسرے پل پر
— کچھہ متعرض نہوا رشید محمد بیٹے خالد بیٹے برمک اور اوسکے بیٹے سے اور نہ اوسکے
اسباب سے کیونکہ وہ اور اوسکا بیٹا اپنے بہائی یحیے بیٹے خالد بیٹے برمک کا
شریک نہ تہا عمر جعفر کی سینتیس برس کی تہی سات برس یہہ وزیر رہا — اس معاملہ مین
رقاشی نے شعر کہے ہین اور بعضون نے کہا کہ یہہ شعر ابو نواس نے کہے ہین کہ
مضمون اونکا یہہ ہے — اب ہم اور ہماری اونٹنیان آرام مین ہوئین قید ہوا وہ شخص
کہ ہمین تکلیف آنے جانے کی دیتا تہا کہو ہمارے سواریون سے کہ تم رات کے چلنے
سے محفوظ ہوئین اور قطع کرنے رستہ سخت سے دوڑ کر کہو آرزون کو کہ پہنچی تم جعفر پاس
اب بعد اسکے مصیبت نہین دیکہنی کی کہو بخششونکو بعد برمکی کی کہ کبھی نہین دیکہنی کی اور
کہو مصیبتونکو ہر دن نئی ہوئی تو تلوار برمکی ہندی کو کہ کاٹتی ہے تلوار ہاشمی ہندی کو
— اسی برس مین معزول کیا روم نے اپنی بادشاہزادی کو جسکا نام ایرنی تہا
اور نقفور کو بادشاہ بنایا اور اسکے طرف سے رشید اور ہارون کو لکہا پیچھے حمد
خدا اور نعت رسالت پناہ صلعم کی معلوم ہو کہ بادشاہزادی کہ مجھسے پہلے تہی اوسنے

ذکر ابو مسلم معاد کا

اوسنے تجھے بمنزلہ رخ کے بنایا تہا اور آپ مثل پیادہ کے تہی اوسنے تمام مال تیرے پاس بہیجا ہے یہہ امر محض حماقت اور ضعف عقلی اوسکی سے سرزد ہوا لازم کہ بمجرد دیکہنے میرے نامہ کے سب اسباب پہیر دی والّا ارادہ لڑائی کا ہو جب رشید نے اوس نامہ کو دیکہا غضب ہو کر پشت نامہ پر لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ جواب ہے ہارون امیر مومنین سے نیقفور روم کی کتی کی طرف ت سنے تمام تیرا خط پڑہا اے بیٹے کافرہ کی تیرے خط کا جواب وہی ہے جو تو مناسب جانے نہ جو مین لکہون — رشید نے اوسی دن کوچ کرکے ہرقلہ مین بہکراد سکو فتح کیا اور خوب لوٹا اور خراب کیا تب نیقفور نے لاچار ہو کر کچہہ خراج دینے پر صلح کی رشید نے بہی قبول کیا اسی برس مین فیا مین مضریہ اور یمانیہ کے شام پر فتنہ برپا ہوا — رشید نے بندیعہ خط کے مصالحہ کروایا اسی برس مین فضیل بیٹے عیاض زاہد نے وفات پائی پیدایش اسکی سمرقند مین تہی وہان سے مکہ مین جاکر وفات پائی

ذکر ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی کا

اسی برس مین ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی فوت ہوا یہہ وہ ہے کہ جسے کسائی نے علم نحو پڑہا تہا یہہ زمان یزید بن عبد الملک مین پیدا ہوا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۸ ہجری

اس برس مین عباس بن احنف شاعر نے وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۹ ہجری

اس برس مین ابو الحسن بیٹا علی بیٹا حمزہ بیٹا عبد اللہ بیٹا فیروز کا جو مشہور کسائی ہے

ذکر ابو مسلم معاذ کا

۱۸۷ رے مین فوت ہوا یہہ بہی سات قاریون مین سے تہا اور نحو اور لغت کا امام تہا بعضون نے لکہا ہے کہ یہہ ۱۸۹ھ مین راہی ملک عدم کا ہوا اسکو کسائی اس لیے کہتے ہین کہ جب وہ کوفہ مین حمزہ بیٹے زیات پاس آیا تو چادر مین لپٹا ہوا تہا بعض نے لکہا ہے کہ اوسنے حج اور احرام چادر مین کیا تہا — اسی برسمین رشید رے مین گیا چار مہینے وہان رہا پہر عراق مین پہر آیا اور آخر ذی الحجہ مین داخل بغداد ہوا وہان رہا اور جعفر کی لاش کے جلانے کا حکم دیا — اوسکی لاش پل پر سولی پر کہنچی ہوئی تہی — رشید یہہ کہتا تہا خدا کی قسم مین یہہ جانتا ہون کہ کوئی شہر مشرق و مغرب مین بغداد سے بہتر نہین یہہ دار السلطنت بنی عباس کا ہے لیکن مین اہل نفاق کے ملک مین رہنے سے پرہیز کرتا ہون وہ ہادیون کے دشمن اور اہل نفاق کے دوست ہین اگر یہہ باعث نہوتا تو کبہی بغداد سے نجاتا اس برسمین فوت ہوا محمد بن حسن شیبانی فقیہہ یار ابو حنیفہ کا — باپ اسکا حسن ساکن حرستا تہا جو دمشق سے متعلق ہے وہان سے عراق کا سفر کرکے واسط مین آیا وہان بیٹا اسکا محمد بن حسن مذکور پیدا ہوا اور پرورش کوفہ مین پاکر مصاحب ابو حنیفہ کا ہوا فقیہہ ابو یوسف سے بڑے چند کتابین مثل جامع صغیر جامع کبیر فقہہ ابی حنیفہ مین تصنیف کین

پہر شروع ہوا ۱۹۰ سنہ ہجری

اس برسمین رشید نے مع ایک لاکہہ پنتیس ہزار آدمی کے ہرقلہ پر جا کر تین روز تک اوسکا محاصرہ کیا آخر کو شوال اس برسمین اوسکو فتح کرکے اسکے رہنے والوکو بردہ بنایا اور لشکر کو بلاد روم مین بہیجکر صفصاف اور ملقونیہ کو فتح کرکے لوٹنا اور جلانا شروع کیا — نیقفور نے اپنی رعایا اور اپنی اولاد اور اپنی طرف سے جزیہ

ذکر مرنے رشید کا

خزیہ دینا قبول کیا اسی برس مین اہل قرس نے عہد شکنی کی تب معتوق بن یحیی کہ عامل تہا
کنارہ مصر اور شام کا تہا اوسے لڑا اور اونکے بندے پکڑے — اسی برس مین
فضل بن سہل جو قید تہا مامون کے ہاتہہ پر مسلمان ہوا اسی برس مین اسد بیٹے عمر
بیٹے عامر کوفی صاحب ابی حنیفہ نے وفات پائی اسی برس مین یحیے بن خالد بیٹے
برمک کا کہ رقہ مین قید تہا محرم مین انتقال کیا عمر اوسکی ستتر برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۱ اور سنہ ۱۹۲ ہجری

اس برس مین رشید نے رقہ سے خراسان مین جا کر بغداد مین اوترا اور روان سے
کوچ کرکے پچیسوین شعبان کو نہروان مین آیا اور امین کو بغداد پر خلیفہ کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۳ ہجری

اس برس مین فوت ہوا فضل بیٹا یحیے بیٹا خالد بیٹا برمک کا جو قید رقہ مین تہا
— عمر اسکی پینتالیس برس کی تہی — یہہ شخص ایسا خوب صورت تہا کہ مثل اوسکی
عالم مین نہ تہا

ذکر مرنے رشید کا

اسی سنہ ۱۹۳ مین رشید ستائیسوین جمادی الاخرہ کو طوس مین پہنچکر مواہبہ جیبی کرسفر
کیا تہا بیمار تہا لیکن گورگان مین شدت مرض ہوئی — تب اپنے بیٹے مامون کو مرو کیطرف
بہیجا — اور اپنی قبر جس گہر مین رہتا تہا کہود وائی اور اس گہر مین ایک گروہ کو کہا
جو قران خوان تہے رشید ایک طرف قبر کے بیٹہا ہوا سے واویلا کرتا تہا جب موت
قریب آئی بیہوشی اوسپر طاری ہوئی جب اوسے آرام پایا تو فضل ابن ربیع اور

ذکر خلافت امین کا

در اسماعیل بن صبیح اور مرورو حین اوسکے جنازہ پر آئے — یہہ تئیس ۲۳ برس دو مہینے اٹھارہ دن بادشاہ رہا عمر اسکی سنتالیس ۴۷ برس پانچ مہینے پانچ دن کی تہی وہ خوب صورت گورا اکڑ بڑی بال والا تہا — اسکی اولاد مین امین زبیدہ سے تہا اور مامون لونڈی سے کہ نام اوسکا مرجل تہا — اور قسم موتمن اور معتصم محمد اور صالح اور ابو سلیمان محمد اور ابو علی محمد اور ابو محمد جسکا نام ابو محمد محمد تہا یہہ سب لونڈیون سے تہے اور بیندرہ بیٹیان تہین — رشید ہر دن اپنے مال مین سے ہزار درہم تصدق کرتا تہا — اسنے امین کو اپنا ولی عہد کیا بعد اسکے مامون کو اور ان دونون مین ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکہکر کعبہ شریف مین رکہدیا تہا اور اپنے بیٹے قسم کو کہ جسکا لقب موتمن تہا مامون کے بعد ولی عہد کیا — اوسکے بحالی برطرفی کا اختیار مامون کو دیا اگر چاہے بحال رکہے اگر چاہے موقوف کرے

ذکر خلافت امین کا

کہ چہٹا بادشاہ عباسیونکا تہا — جس رات رشید فوت ہوا اوسکی صبح کو اوسکے بیٹے امین کی خلافت پر اوسکے لشکر نے بیعت کی — مامون اوس ہنگام مین مرو مین تہا — صالح ابن رشید نے ایک خط متضمن وفات رشید کا اپنے خادم رجا کے ہاتہہ امین پاس بہیجا اوس خط کے ساتہہ انگوٹہی خلیفہ کی اور چادر اور درخت کی ٹہنی بہیجی — جب وہ بغداد مین امین پاس پہنچا تب امین کی خلافت پر بیعت ہوئی اور قصر خلافت مین گیا — پہر زبیدہ اوسکی ماں کہ جسکے پاس خزانہ رشید کا تہا رقہ سے آئے اور اپنے بیٹے امین کو خزانہ انباز مین تبایا — امین کے ساتہہ تمام سردار بغداد کے تہے اسی برس مین نیقفور بادشاہ روم کا ترجان کی لڑائی مین مارا گیا یہہ سات برس بادشاہ رہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۴ ہجری

ذکر خلافت امین کا

۱۰ اسی برس مین پہر گئی باشندے حمص کے اپنے عامل اسحق بیٹے سلیمان سے اور حمص کو چہوڑکر سلیمہ مین گئے یہہ حال دیکہہ کر امین نے اوسکو معزول کیا – اوسکی جگہہ عبداللہ بیٹے سعد حرسی کو حاکم کیا – اوسنے اہل حمص کو یہانتک قتل کیا کہ امان مانگنے لگے تب اوسنے امان دی – اسی برسمین شفیق بلخی زاہد لڑائی کولان مین جو بلاد ترک سے ہے مارا گیا ۵۵۱

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۵ ہجری

اس برس مین خارج کیا امین نے خطبہ مین سے نام مامون کا – چونکہ اونکے باپ نے ولی عہد اول امین کو کیا تہا اور بعد اسکے مامون کو جیساکہ بیان کیا اسواسطے اس برس تلک خطبہ اون دونو کا پڑہا جاتا تہا – امین نے مامون کو خطبہ سے موقوف کرکے اپنے بیٹے موسے بن امین کو داخل کیا – لقب اوسکا ناطق بحق رکہا – موسیٰ اوس زمانہ مین بچا تہا پہر امین نے لشکر واسطے لڑائی مامون کے تیار کرکے علی بیٹے عیسےٰ بیٹے ماہان کو اوسکا سردار کرکے خراسان کو بہیجا – مامون کی طرف سے طاہر بن حسین معہ تہوڑے سے لشکر کے رے مین رہتا تہا علی بیٹے ماہان نے پانچ ہزار لشکری لیکر رے سے ملا – جب دونو لشکر مقابل ہوے تب طاہر نے بیعت امین کی توڑکر خلافت مامون پر بیعت کی اور علی بیٹے عیسے بیٹے ماہان خوب لڑا آخرکار لشکر امین کا بہاگا اور علی بیٹا عیسے بیٹا ماہان کا مارا گیا – جب اوسکا سر طاہر پاس آیا تو اوسنے اوس سر کو معہ فتحنامہ کے مامون پاس خراسان مین بہیجا – اسی برس مین ابو نواس حسن شاعر بیٹا ہانی کا فوت ہوا عمر اوسکی اونسٹہہ ۵۹ برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۶ ہجری

ذکر خلافت امین کا

۵۵۲ اسی برس مین امین نے لشکر کو ہمراہ احمد بن مزید اور عبد اللہ بن احمد بن قحطبہ کے کہ ان
ہر ایک کے ساتہہ بیس ہزار سوار تہے واسطے لڑائی طاہر کی حلوان مین پہنچا
جب یہہ دونو خانقین مین پہنچے آپس مین مخالف ہوکر خانقین سے پہر آئے بے اسکے کہ طاہر
سے ملاقات بہی ہو — طاہر نے سبقت کرکے حلوان مین پہنچا وہان ہرثمہ نامہ اور مدد لشکر
مامون کے اوسے ملا — اوس خط مین لکہا تہا کہ سونپ دے تو شہرون اور اوسکے
متعلقات کو ہرثمہ پر اور خود متوجہ اہواز کا ہو — اوسنے بمجرد دیکہنے اس مضمون کے
اوس حکم کی تعمیل کی — ہرثمہ حلوان مین رہا — مامون کو جب قتل ہونا امین اور بہاگنے
لشکر امین کا یقین ہوا حکم کیا کہ میرا خطبہ پڑہین ساتہہ امیر مومنین ہونے کے اور خطاب
میرا امیر مومنین کرین — معین کیا اوسنے واسطے فضل بن سہل کے جانب مشرق دینے
جبل ہمدان سے تبت تک طول مین اور بحر فارس سے بحر دیلم اور گرگان تک عرض مین
اور نام اوسکا ذوالریاستین رکہا ریاست حرب کی اور قلم کی — حسن بیٹے سہل کو خراج
کی کچہری کا حاکم کیا — یہہ سب اسی برس مین ہوا — طاہر اہواز پر حاکم ہوا پہر واسط پر
پہر مداین پر اور صرصر مین اوترا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۷ ہجری

اس برس مین طاہر اور ہرثمہ نے دونون لشکرون کے ساتہہ جنگجوئی مین بغداد کا کیا تہا
امین کو گہیر لیا اور بغداد کو جلایا اور لوٹا — اور بغداد مین غلہ لیجانے کو منع کیا یہانتک
کہ وہان بہت گرانی ہوئی — اسی محاصرہ اور سختی حال مین برس گذر گیا اسی برس مین
انتقال کیا ابراہیم بن اغلب عامل افریقہ کا جسکی حکومت کا حال سنہ ۱۸۴ مین گذرا
— بعد اسکے مرنے کے اسکا بیٹا ابو العباس عبد اللہ بیٹا ابراہیم بیٹا اغلب کا
حاکم افریقہ کا ہوا

ذکر غلبہ طاہر کا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۸ ہجری

ذکر غلبہ طاہر کا بغداد مین

بعد بڑی لڑائی کے منادی کی کہ جو شخص کہ اپنی گہر مین بیٹھے وہ محفوظ ہے امین بے
اپنی ما اور اولاد کو لیکر شہر منصور مین گیا وہان قلعہ بند ہوا ــ رعایا اور خواجہ سراؤن
نے اوسکے لشکر کو متفرق کردیا ــ طاہر نے محاصرہ کرکے دروازہ قلعہ کے توڑنے
کا ارادہ کیا جب توڑنے لگے تب امین نے امان چاہی ہرثمہ سے اور چاہا کہ مطلع
کرے کہ کیا قباحت ہے طاہر پاس آنے مین لیکن اوسنے انکار کیا ــ جب
ہفتہ کی رات پندرہوین محرم سنہ ۱۹۸ ہجری کی تو امین بعد عشا آخر کے نکلا اوسوقت
اوسکے سفید کپڑے سیاہ چادر تہی تب ہرثمہ نے اوسکو کہلا بہیجا کہ مین مستعد تیری
حفاظت پر نہین اور ڈرتا ہون اسے کہ غلبہ کرین مجہہ پر لازم مجہے یہہ ہے کہ شب
آیندہ تک قیام کرے ــ تب امین نے نہ مانا اور کہا اسی رات نکلونگا ــ امین
نے اپنے دونو بیٹون کو بلاکر گلے لگایا اور بوسے لئے اور رو دیا ــ پہر آیا سوار ہوکر
کنارہ دریا تک وہان کشتی ہرثمہ کی ملی امین اوسمین گیا ــ تب ہرثمہ نے اوسکو
گلے لگایا اور ہاتہہ پانو چومے ــ پہر حملہ کیا یاران طاہر نے کشتی ہرثمہ پر یہانتک
کہ ڈبو دیا اوسکو تب ملاح نے ہرثمہ کو دریا سے نکالا ــ لیکن امین جب پانی مین
گرا تو کپڑے اوسکے پہٹ گئے اسی حال مین یاران طاہر نے امین کو گرفتار کیا وہ
سوائے عمامہ اور ازار کے برہنہ تہا ــ طاہر نے اوسے گرفتار کرکے حکم کہرین
قید کرنیکا دیا ــ آدہی رات کو ایک گروہ عجم سے اوسے قتل کردیا ــ
سر اوسکا لیکر طاہر پاس گئے اوسنے اوس سر کو بغداد کی برجون مین سے ایک برج

ذکر غلبہ طاہر کا

۵۵۴ پہر کہا — اہل بغداد یہہ سب معاملہ دیکھتے تہے — پہر اوس سر کو مامون کے بہائی
پاس معہ فتح نامہ اور جادر ادر شاخ کے بہیجا — طاہر نے دن جمعہ کے مدینہ مین
داخل ہو کر نماز جمعہ کی پڑہائی اور خطبہ مامون کا پڑہا — امین مذکور چہبیسوین [۲۶] محرم
سنہ ۱۹۸ ہجری مین قتل ہوا خلافت اوسکی چار برس آٹہہ مہینے کچہہ دن تہی عمر اوسکی
اٹہائیس برس کی تہی — یہہ مرد دراز بال چہوٹی انکہین بڑی ناک دراز قد تہا — یہہ
لذات دنیاوی اور شراب پینے مین بہت مستعد تہا یہانتک کہ تمام شہرون سے گانے
والون کو لکہہ کر بلاتا اور اونکے واسطے تنخواہ واسطے اوقات گذاری کے اپنے بہائی
اور گہر کے لوگون سے پوشیدہ مقرر کرتا — اور مال کثیر اپنے مصاحبون کو اور خواجہ سراون
اور عورتون کو دیا اور پانچ کشتیان شیر کی صورت اور ہاتہی کی اور سانپ اور گہوڑے
اور عقاب کی صورت بنوا کر دجلہ مین ڈالین اور اونکی بنوانے مین بہت روپیہ صرف
کیا چنانچہ ابن نواس نے اس باب مین شعر کہا ہے جب مارا گیا امین تو جمع ہوئے
مامون کے بادشاہت پر تمام مشرق سے مغرب تک — یہہ ساتوان بادشاہ
عباسیونکا تہا — اوسنے حسن ابن سہل برادر فضل کو متعلقات جبال اور عراق
اور فارس اور اہواز اور حجاز اور یمن پر حاکم کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۹ ہجری

اس برس مین ابن طباطبا علوی کہ نام اوسکا محمد ابن ابراہیم بیٹا اسماعیل بیٹا ابراہیم بیٹا حسن
بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تہا ظاہر ہوا کوفہ مین — وہ مشہور برضا تہا
— اہل کوفہ اوسپر جمع ہوئے — حسن ابن سہل نے زہیر بن المسیب العرفی کو
معہ دس ہزار لشکر کے بہیجا لیکن ابن طباطبا نے شکست دی اور بیخ کنی کی اونکی

ذکر غلبہ طاہر کا

اوسکی — یہہ واقعہ جمادی الاخر اسی برس کے مین ہوا جب غرہ رجب کا ہوا تو ۵۵۵
محمد بن طبا طبا دفعتہ فوت ہوا زہر دیا تہا اوسے ابو السرایا نی اسواسطے کہ خلافت پر
قایم بالذات ہو کیونکہ وہ جانتا تہا کہ جب تک ابن طبا طبا ہے میرا حکم نہین چلنے کا
— پہر حاکم ہوا ابو السرایا بصرہ اور واسط پر اور اوسمین اور لشکر مامون مین بہت
لڑایان ہوئین کہ لکہنا اونکا موجب درازی کلام کا تہا — اسی برسمین فوت ہوا
باپ طاہر کا جسکا نام حسین بن مصعب تہا خراسان مین — اور مامون نے
اوسکے باپ کی تعزا داری مین خط لکہا — اسی برسمین انتقال کیا عبد اللہ بن نمیر ہمدانی
کوفی جسکی کنیت ابو ہاشم تہی وہ باپ محمد بن عبد اللہ بن نمیر شیخ بخاری کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۰ ہجری

اس سال کے محرم مین ابو السرایا کوفہ سے بہاگا معہ آٹہہ سو سوار کے بعد گہیر لینے
ہرثمہ کے — ہرثمہ نے کوفہ مین داخل ہو کر اوسکے باشندون کو امن دیا ابو السرایا
بہاگ کر جیوہ مین گیا وہان سب یار اسکے متفرق ہو گئے تب حماد کندغوش نے
اوسپر فتحمند ہو کر اوسکو معہ اوسکے لوگون باقی ماندہ کے گرفتار کیا — اون
قیدیونکو نہروان مین حسن بن سہل پاس لایا — اوسنے ابا السرایا کو قتل کیا
اور سر اوسکا مامون پاس بہیجا — مدت درمیان خروج ابی السرایا کے
اور اوسکے قتل کے دس مہینے تہے — اسی برسمین ابراہیم بیٹے موسی بیٹے عیسے
بیٹے جعفر بیٹے محمد علوی نے ظاہر ہو کر یمن مین گیا — اسوقت عامل وہان کا مامون
کی طرف سے اسحق بن موسی بیٹا عیسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تہا،
یہہ ابراہیم بیٹے موسی علوی مذکور سے بہاگا اور ابراہیم یمن پر حاکم ہوا اوسکا
نام جزار رکہا تہا اسلئے کہ یہہ کشت و خون بہت کرتا تہا اسی برس مین ہرثمہ بعد

ذکر غلبہ طاہر کا

فراغت کرنے کے مہم ابوالسرایا سے کوفہ سے مامون کی طرف روانہ ہوا اثنا راہ مین
خط مامون کا متضمن جانیکا طرف شام اور حجاز کی اسکے پاس پہنچا ـــ لیکن اسکو راہ
دکہانے والے اور کثرت نصیحت نے اسپر کہا کہ مامون پاس آوے اور مخالفت
اوسکے کہنے کی کرے ـــ اوسمین اور حسن مین دشمنی تہی پس حسن بن سہل نے پوشیدہ
لشکر مامون کو برانگیختہ کیا ہرثمہ پر ـــ ہرثمہ نے گمان کیا کہ اوسکا قول مقبول ہے حسن
بن سہل کے حق مین ایا مامون پاس مرو مین ذی قعدہ سنہ ۲۰۰ھ مین جب دربار مامون مین
ہرثمہ حاضر ہوا تو اوسکو مارا اور قید کیا اور درپے اوسکے قتل کا رہا قید خانہ مین اور
کہتے ہین کہ مرا اسی برس مین حکم کیا مامون نے اولاد عباس کی شمار کرنے کا جب گنا تو
تینتیس ہزار مرد عورت شمار مین آئے ـــ اسی برس مین روم نے اپنے بادشاہ
لیون کو قتل کرکے بجاے اوسکی میخائیل کو بادشاہ بنایا ـــ اسی برس مین معروف
کرخی زاہد فوت ہوا جو صاحب کرامات تہا یہہ ابو معروف نصرانی تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۱ ہجری

اسی برس مین شدت بدمعاشون بغداد کی رعایا پر بہت ہوئی یہانتک کہ رستہ لوٹنے
لگے اور عورتون اور لڑکون کو علانیہ گرفتار کرنے لگے اور گانو والون کو زبردستی
لوٹنے لگے رعایا ان کے افعال سے بڑی بلا مین گرفتار ہوئی تب چند جگہہ کے آدمی
بغداد مین خالد بن دریوس پر جمع ہوئے اور جو شورہ پشت کہ اونکو ملا اونہون نے
اوسے گرفتار کیا اور اونکو تنبیہ کی اوسکے بعد سہل بن سلامہ انصاری اوسکی جگہہ
قایم ہوا جو اہل خراسان سے تہا اسنے بہی دور کیا سرکشون کو اسپر بہت لوگ بغداد
کے جمع ہوئے ـــ اسنے اپنی گردن مین کلام اللہ لٹکایا تہا اور نیکیون کے ساتہہ حکم
کرتا تہا اور برائی سے منع کرتا تہا ـــ لوگ اسکے کہنے پر عمل کرتے تہے سہل مذکور

ذکر غلبہ طاہر کا

۵۵۷ مذکور وہان چھبیسوین [۲۶] شعبان تک رہا اور ابن الدیوس کا قیام وہان اسسے پہلے تیرہ [۱۳] دن تہا — اسی برس مین مامون نے علی الرضا بیٹے موسے کاظم بیٹے جعفر صادق بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب ع کو ولی عہد مسلمانون کا اور خلیفہ اپنے بعد کیا اور لقب کیا اونکا رضا آل محمد صلعم سے — اور لشکر کو حکم سبز پوشی اور ترک سیاہ پوشی کا دیا اور سب ملکو مین یہہ امر لکھہ بہیجا — یہہ اٹہائیسوین [۲۸] شعبان اس برس مین ہوا — بنی عباس پر یہہ امر نہایت گران ہوا — بڑی جلنی والے اسّے منصور اور ابراہیم دو نو بیٹے مہدی کے تہے — اور بعضے اہل بغداد بیعت سے باز رہے — اور کوشش کرنے والا واسطے نہ لینے بیعت علی بن موسی کے بغداد مین عیسی بیٹا محمد بیٹا خالد کا تہا — اس برس مین ماہ ذی الحجہ مین لوگون نے بیعت ابراہیم بن مہدی کی خلافت پر بغداد مین کی اور مامون کی بیعت توڑی اسواسطے کہ اون پر بہت گران گذرا حاکم کرنا مامون کا حسن بن سہل کو اور خلافت کو بنی عباس سے نکالکر آل علی بن ابیطالب مین کرنا پہر ظاہر کیا عباسیون نے مخالفت پچیسوین ذی الحجہ کو اسطرح کہ مقرر کیا ایک شخص جمعہ کے دن کہے کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ بلاون مامون کو اور بعد اوسکے ابراہیم بن مہدی کو اور مقرر کیا دوسرے کو کہ جواب دے اوسے کہ ہم نہین راضی مگر یہہ کہ مہدی کی خلافت پر بیعت کرو اور اوسکے پیچہے اسحق بن موسے انہادی؟ اور مامون کی بیعت کہو سب نے ایسا ہی کیا لوگ مسجد سے متفرق ہوئے اور نماز جمعہ پڑہی — اسی برس مین عبداللہ بیٹا ابراہیم بیٹا اغلب کا جو حاکم افریقہ کا تہا فوت ہوا اور بعد اوسکے اوسکا بہائی زیاد اللہ بیٹا ابراہیم کا حاکم ہوا — اسی برس مین فتح مند ہوا عبداللہ بیٹا خردادبہ کا حاکم طبرستان پر جبال طبرستان مین اور شہریار بیٹا شہریار بیٹا شروین کا وہان سے اوتارا اور ابالیلی بادشاہ دیلم پاس گیا

ذکر بیعت ہونیکا مہدی پر

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۲ ہجری

ذکر بیعت ہونیکا ابراہیم بیٹے مہدی پر

بیعت کی ابراہیم کی خلافت پر اہل بغداد نے محرم اس برس کے مین اور لقب مبارک کا اوسکو دیا بعد بیعت توڑنے مامون کے ـــ متولی بیعت کا مطلب بیٹا عبد اللہ بیٹا مالک کا تہا ـــ حاکم ہوا ابراہیم کوفہ پر اور لشکر کشی کی مداین پر ـــ اور عامل جانب غربی بغداد کا عباس بیٹا موسی ہادی تہا اور جانب شرقی پر اسحاق بیٹا ہادی کا ـــ جب اسحق مذکور حاکم ہوا تو شکست مند ہوا سہل بن سلامت پر جو نیکی کی ساتہہ حکم کرتا تہا اور برائیون سے منع کرتا تہا اور بیخ کنی کی تہی جسنے فساق کی ـــ جب لشکر سہل کا متفرق ہوا تو اسحق نے اوسکو گرفتار کر لیا اور ابن مہدی پاس مداین مین اوسے بہیجا اوسنے اوسے مارا اور قید کیا

ذکر جانی مامون کا عراق مین اور قتل کرنا ذوالریاستین کا

اس برس مین مامون مرو سے عراق کو گیا اور خراسان پر اپنا خلیفہ غسان بیٹے عباد کو کیا ـــ اور سبب اسکی جانے کا پیدا ہونا فتنہ کا بیعت ابراہیم بیٹے مہدی پر عراق مین تہا ـــ جب مامون سرخس مین آیا تو حملہ کیا چار ادمیون نے فضل بن سہل پر اور قتل کیا حمام مین دوسری شب شعبان اس برس مین یعنے سنہ ۲۰۲ مین عمر اوسکی ساٹہہ برس کی تہی ـــ انعام دیا مامون نے دس ہزار دینار اونکو جو اوسکو گرفتار کرے تب عباس بیٹے ہیثم دینوری نے اونکو قید کیا اور لایا اونکو مامون پاس جب آئے

ذکر جانے مامون کا عراق مین

آئے تو کہنے لگے کہ تونے ہین حکم اوسکے قتل کا دیا تہا تب اوسنے حکم اونکی گردن ۵۵۹
مارنے کا دیا اور مامون راہی عراق کا ہوا — جب ابراہیم بن مہدی کو اور
مطلب کو جنہنے بیعت ابراہیم کے لی تہی اورا ورون کو خبر آنے مہدی کی پہنچی
تو اظہار بیماری مطلب کرکے بغداد کی طرف چلا اور باطن مین کوشش کرتا تہا مامون
کی بیعت لینے پر اور ابراہیم کی بیعت توڑنے پر — جب یہہ خبر ابراہم کو مدائن
مین پہنچی تو حکم اوسکے لوٹنے کا دیا پس گہر اوسکے قرابتیون کے لٹ گئے اور
نہ پہنچے مطلب پاس یہہ اس برسکے صفر مین ہوا — اسی برس مین نکاح کیا
مامون نے بوران بیٹی حسن بیٹی سہل سے اور نکاح کیا اپنے بیٹے کا علی بیٹے
موسی الرضا علیہ السلام سے — اس برس مین فوت ہوا ابو محمد یزیدی جسکا نام
یحیی بیٹے مبارک بیٹا مغیرہ مقری صاحب ابی عمرو بن علا کا تہا — اوسکو یزیدی
اسلئے کہتے ہین کہ وہ مصاحب یزید بیٹے منصور کا تہا جو ماموں تہا مہدی کا اور
تعلیم کرتا تہا اوسکے بیٹے کو —

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۳ ہجری

صفر مین اس برسکے علی بیٹا موسی الرضا نے وفات پائی اسطرح کہ انگور نوش
کئے تہے مزہ مین زیادہ کہا گئے تب دفعۃً انتقال فرمایا طوس مین نماز اون پر
مامون نے پڑہی اور اپنے باپ رشید کے پاس اونکو دفن کیا پیدایش آنحضرت
کی مدینہ مین تہی سنہ ۱۴۸ مین جب حضرت نے انتقال فرمایا تو مامون نے اہل بغداد
کو بواسطہ خطوط کے خبر انتقال آنحضرت کے پہنچائے اور لکہا کہ تمنے سرکشی
مجہسے کی تہی جسکے سبب وہ مرا — علی مذکور کو علی الرضا کہتے تہے وہ آٹھوین

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد کا

۵۶ امام بارہ امامون مین سے تھے موافق مذہب امامیہ کے وہ علی رضا بیٹے موسی کاظم جسکا ذکر سنہ ۱۸۳ مین گذرا بیٹے جعفر صادق بیٹے محمد باقر بیٹے زین العابدین علی بیٹے حسین بیٹے علی ابیطالب کے تھے — علی رضا مذکور باپ محمد جواد نوین امام کے تھے جسکا ذکر آوے گا انشاء اللہ تعالے — اس برس مین اہل بغداد نے ابراہیم بیٹے مہدی کی بیعت توڑی اور مامون کی خلافت پر بیعت کی — ابراہیم سے لشکر اوسکا متفرق ہوا جب اوسنے یہہ حال دیکھا تو لاچار ہوکر بدھ کی رات پندرہوین تاریخ اس برس کے پوشیدہ ہوا — حمید نے کہ ایک سردار مامون کا تھا اوسکے گھر کو گھیر لیا لیکن اوسکو گھر مین نہ پایا اسیطرح ابراہیم چھپا رہا یہانتک کہ مامون بغداد کی طرف آیا — زمانہ بادشاہت ابراہیم کا ایک برس گیارہ مہینے کچھہ دن تھے اس برس کے آخر ذی حجہ مین مامون ہمدان کی طرف پہنچا اور خراسان اور ماوراء النہر مین بڑی بلائین اور سختیان تہین اور ستّر روز تک ایسا ہی رہا — اسنے شہر کو خراب کیا اور بہت آدمیون کو قتل کیا — بزرگ اون شہرونکا بلخ اور گرگان اور فاریاب اور طالقان تھا اسی برس مین حسن ابن سہل سوداے فوت ہوا اور اوسکی عقل جاتی رہی یہانتک کہ بیڑی پہنائی اور مقید کیا — سردارون لشکر حسن ابن سہل نے یہہ حال مامون کو لکھا

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا آخر تک

اگرچہ لایق یہہ تھا کہ اس ذکر کو دراز کرکے ہم برسون مین بیان کرتے لیکن ہمنے جو جمع کیا اسکو تو واسطے یاد رکھنے کے کیونکہ اگر متفرق بیان کرتے تو اوسکا جمع کرنا اور یاد کرنا دشوار ہوتا — اب ہم کہتے ہین کہ عبارت تاریخ یمنی سے کہ تاریخ یمن کی ہے واضح ہوتا ہے

ذکر ابتداے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا

ہوتا ہے کہ ابتدا اوسکی اس برس مین تہی کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی آل
زیاد سے کہ جسکے باپ کا نام معلوم نہین تہا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بیٹا عبداللہ
بیٹا ابراہیم بیٹا زیاد کا تہا ساتہہ ایک گروہ بنی امیہ کے جسکو مامون نے فضل بن سہل
ذوالریاستین کے سپرد کیا تہا اور بعض نے لکہا ہے کہ وہ بہائی فضل کا حسن بن
سہل تہا ــ جبکہ مامون کی حکومت مین یمن مین خلل پڑا تو ابن سہل نے محمد ابن زیاد
مذکور کے مامون سے آگے بہت تعریف کی اور اشارہ کیا کہ اسکو امیر کر کے یمن پر
بہیج تب مامون نے محمد بن زیاد مذکور کو معہ لشکر کے بہیجا ــ ابن زیاد نے سنہ ۲۰۳
مین حج کر کے یمن مین گیا عرب مین اور اسمین بڑی لڑائیان ہوئین آخر کو اسنے تہامہ کو
فتح کیا اور یمن مین اسکا قدم استوار ہوا ــ اسنے سنہ ۲۰۴ مین شہر زبید کو بنایا
اور نشان اوسکی فصیل کا بنایا اور اپنے غلام جعفر کو معہ بیش قیمت تحفہ کے مامون
پاس بہیجا جعفر معہ ان تحفون کے عراق مین آیا اور سنہ ۲۰۵ مامون کی خدمت مین
پیشکش کیا اور سنہ ۲۰٦ مین جعفر معہ لشکر مامون کے کہ دو ہزار سوار تہے پہر آیا تب حکومت
ابن زیاد نے قوت پائی اور سب اقلیم یمن کا مالک ہوا اور جعفر مذکور نے جبال کو
لیلیا اور گہیرا اوسمین شہر جسکا نام مذیخرہ ہے اور جو شہر کے جعفر کے تہے اونکا
نام مخلاف جعفر ہے یعنے گروہ بڑا یہہ جعفر صاحب عقل سے تہا اسکے باعث دولت
بنی زیاد کو یہانتک ترقی ہوئی کہ لوگ مثل کرنے لگے کہ ابن زیاد بسبب اپنے جعفر کے ہے
ــ محمد ابن زیاد اسی طرح سے رہا مرتے دم تک بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا ابراہیم
بن محمد پہر بعد اوسکے زیاد ابن ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوئے اسکی مدت بادشاہت
بہہ دراز نہوئی بعد اسکے اسکا بہائی ابو الجیش اسحق بیٹا ابراہیم کا بادشاہ ہوا
اسکی بادشاہت لمبی اور عمر دراز ہوئی سنہ ۳۷۱ مین اسنے انتقال کیا یہہ ایک چہوٹا بچا
چہوڑ کر راہی ملک عدم کا ہوا اوسکے نام مین اختلاف ہے بعض نے زیاد کہا ہے

ذکر ابتداے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا

۵۶۲ اور بعض نے اور کچہہ ہے مالک نے اوسے پرورش کیا اوسکی بہن ہوی جسکا نام ہند
بہی ابی الجیش تہا — معین اوسکا اس پرورش مین غلام ابی الجیش کا تہا جسکا نام
رشد تہا — رشد مذکور مرتے دم تک ولی اوسکا رہا بعد اسکے مرنے کے غلام رشد
مذکور کا حسین بن سلامۃ اسکی جگہہ قایم ہوا سلامہ مذکورہ ماحسین کی تہی — حسین
مذکور عقلمند پرہیزگار نہایت مرتبہ کا تہا یہہ مرتے دم تک وزیر ہند کا اور اوسکے
بہائی کا رہا — بعد مرنے ابو الجیش کے ملک مین اس لڑکے پر جو آل زیاد سے
تہا مقرر ہوا حکم رواے اوسکی طرف سے اوسکی پہوپہی اور ایک غلام غلامون
حسین بن سلامہ سے جسکا نام مرجان تہا کرتے رہے — مرجان مذکور کے دو
غلام تہے کہ اوسکے امر مین بہت دخل رکہتے تہے ایک کا نام قیس دوسرے کا
نام نجاح تہا نجاح مذکور نے کوشش بہت کی بادشاہون زبید مین اسکا ذکر ہم
کرینگے انشاء اللہ تعالے قیس و نجاح غلامون مرجان مین باب وزارت مین لڑائی
ہوئی لیکن قیس ظالم اور نجاح عادل تہا اور سردار اونکا مرجان پاسداری نجاح کی کرتا تہا
اور پہوپہی لڑکے کی رعایت نجاح کی کرتی تہی قیس نے مرجان کی آگے اس امر کا
شکوہ کیا — مرجان نے بادشاہ ابراہیم پر کہ جسکا بعض نے عبد اللہ نام کہا ہے
اور پہوپہی لڑکے پر قابض ہو کر دونون کو قیس کے سپرد کیا — قیس نے ابراہیم
اور اوسکے پہوپہی پر دیوار مین نبایین اور قید کیا یہانتک کہ وہ دونو مرے — ابراہیم
مذکور پچہلا بادشاہ یمن کا تہا بنی زیاد کی اولاد سے — ابراہیم اور پہوپہی اوسکی
سنہ ۴۰۷ھ مین قید ہوئی پس مدت بادشاہت بنی زیاد کی یمن مین دو سو چار برس
ہین — کیونکہ وہ بادشاہ ہوئے تہے مامون کی پیشگاہ سے سنہ ۲۰۳ھ مین اور زوال
اونکی بادشاہت کا سنہ ۴۰۷ھ مین ہوا — اونکی بادشاہت اونکے غلامون کے غلام
کو پہنچی کیونکہ مالک ملک کا نجاح مذکور ہوا جسکا ہم ذکر کرین گے اگر چاہا اللہ نے

ذکر آنے مامون کا بغداد کیطرف

نے — قیس نے ابراہیم اور اوسکی پہوپہی کو قتل کر کے مالک حکومت کا ہوا ٥٦٣
— لیکن یہہ امر نجاح کو بہت برا معلوم ہوا اسنے ہرکارے گورے سے مدد چاہی
اور زبید قیس کے مقابل ہوا — قیس و نجاح مین بہت لڑائیان ہوئین آخر لڑائی
مین دروازہ زبید پر قیس مارا گیا ماہ ذی قعدہ سنہ ۴۱۲ھ مین — نجاح نے اوسکے
سردار مرجان سے پوچھا کہ ہماری تیرے آقا پر کیا گذری اوسنے کہا کہ وہ اوس
دیوار مین ہین تب نجاح نے ابراہیم اور اوسکی پہوپہی کے مردے نکلوا کر اون پر
نماز پڑہکر دفن کیا اور اونکا مقبرہ بنایا اور اون دونو کی جگہہ مرجان اور لاش
قیس کو رکہکر دونو پر ویسے دیوار بنائی نجاح یمن کا بادشاہ اور مالک تخت وچتر کا
ہوا اور اپنے نام کا سکہ مارا اسکو ہم سنہ ۴۲۱ھ مین بیان کرینگے اگر خدائے
بزرگ نے چاہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۴ھ ہجری

ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

اسی برس مین مامون بغداد مین آیا اوسکے آنے سے فتنہ فرو ہوا مامون اور اوسکے
لشکر کا لباس وقت داخل ہونے بغداد کے سبز تہا اور آدمی بہی لباس
سبز ہی پہنکر اوس پاس جاتے تہے اور لباس سیاہ کو پہاڑتے تہے یہہ
آٹہہ روز تک رہا پہر جب بنی عباس اور سرداروں خراسان نے اس امر مین
گفتگو کی تب اوسنے سبز کو ترک کر کے پہر سیاہ پہنا

ذکر مرنے شافعی کا

ذکر مرنے شافعی کا

۴۵۶۴ اس سنہ ۲۰۴ مین شافعی فوت ہوا وہ محمد بٹیا ادریس بٹیا عباس بٹیا عثمان بٹیا سایب
بٹیا عبید بٹیا عبد یزید بٹیا ہاشم بٹیا مطلب بٹیا عبد مناف کا تہا — یہہ شافع
وہ ہے جسکی طرف نسبت دئے جاتے ہین شافعی شافع نے بچپن مین نبی صلعم سے
ملاقات کی باپ اسکا سایب مسلمان ہوا تہا بدر کے روز — شافعی بہائی
رسول صلعم کا نسبی عبد مناف مین شریک تہا — ہاشم بیٹے عبد المطلب بیٹی
عبد اللہ سے شفا کے چچا کے بیٹے یعنے ہاشم بیٹے عبد مناف کی بیٹی ہوسب تہی
وہ ہاشم سے حاملہ ہوکر عبد یزید کو جو دادا شافعی کا تہا جنی اس صورت مین شافعی
چچا کا بٹیا نبی صلعم کا تہا اور پہوپہی کا بٹیا بہی تہا کیونکہ شفا بیٹے عبد المطلب کی
بہی جو دادا رسول صلعم کے تہے — شافعی سنہ ۱۵۰ ہ مین غزہ مین پیدا ہوا صحیح یہی ہے
اگرچہ کہا گیا ہے کہ اور جا سے پیدا ہوا — شافعی نے علم مالک بن انس اور مسلم
بن خالد زنجی سے اور سفیان بن عیینہ سے پڑہا اور حدیث سنی اسماعیل ابن علیہ اور
عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی اور محمد بن حسن شیبانی وغیرہ سے شافعی کہتا ہے
کہ مینے نو برس کی عمر مین قران حفظ کیا اور دس برسکی عمر مین موطا کو حفظ کیا
اور پندرہ برسکی عمر مین مالک پاس گیا اور کہا ہے کہ مینے علی بن ابیطالب ع
کو خواب مین دیکہا پس سلام کیا مجہپر اور مصافحہ کیا مجہسے اور اپنی انگوٹہی کو میری
انگلی مین پہنائی اور بیان کیا مجہسے کہ میری ساتہہ مصافحہ کرنے سے عذاب سے
رہان ہوگی اور انگوٹہی پہنانے سے نام تیرا مثل نام علی علیہ السلام کی بزرگی مین
مشہور ہوگا شافعی نے محمد بن حسن کے ساتہہ رقہ مین مناظرہ کرکے بند کیا اوسکو
— شافعی شعرون کا حافظ تہا اصمعی کہتا ہے کہ مینے دیوان ہذلیین کو محمد بن ادریس
شافعی سے پڑہا اور ابو عثمان مازنی کہتا ہے کہ مینے اصمعی کو کہتے سنا کہ مینے دیوان
شنفری شافعی سے مکہ مین پڑہا — احمد بن حنبل کہتا ہے کہ مین ناسخ و منسوخ

ذکر مرنے شافعی کا

و منسوخ حدیث کا نہین جانتا تہا جب تک کہ بیٹہا تہا شافعی پاس — شافعی ۵۶۵
بغداد مین دو مرتبہ آیا ایک مرتبہ ۱۹۵ھ مین دوسرے مرتبہ ۱۹۸ھ مین — مباحثہ
کیا اسنے بشر مریسی معتزلی کے ساتہہ بغداد مین اور حفص فرد کے ساتہہ مصر مین
حفص نے کہا قران مخلوق ہے اور اسپر دلیل لایا اور ان دونون مین بحث
ہونے لگی یہانتک کہ کفر ثابت کیا اوسکا شافعی نے — جو دلیلین کہ شافعی
نے بیان کین تہین اونمین سے ایک یہہ ہے جسے ابو یعقوب البویطی نے روایت
کی ہے — یعقوب مذکور کہتا ہے کہ شافعی نے کہا کہ اللہ نے پیدا کیا مخلوقات
کو کلمہ کُن کے ساتہہ اب اگر کُن ہی مخلوق ہو تو لازم آئے مخلوق پیدا ہو
مخلوق سے — شافعی کے بہانجے نے کہا کہ میرے باپ نے مجہسے روایت
کی ہے کہ شافعی جوانی مین نجوم ہی دیکہتا تہا اور جس چیز کے دریافت کرنے کا
قصد کرتا اوسکو معلوم کر لیتا تہا ایکدن شافعی بیٹہا تہا اور جورو اوسکی پہرتی
تہی اسنے دیکہہ کر کہا کہ تو کانڑی بیٹی جنےگی اوسکی فرج پر تل سیاہ ہوگا وہ
اتنی مدت مین مرے گی جب وہ جنی تو جیسا اوسنے کہا تہا ویسی ہی لڑکی ہوئی
اور مری تب شافعی نے عہد کیا کہ پہر نجوم نہ دیکہونگا اور نہ کتابین نجوم کی جو
اوس پاس تہین دفن کر دین شافعی علم کلام کو برا جانتا تہا علما اور طلبا سے اور
اسکے بہت شعر نادر ہین — اسی برس مین فوت ہوا حسن ابن زیاد لولوی فقیہہ کہ
دوستان ابوحنیفہ سے تہا اور ابو داؤد سلیمان بیٹا داؤد طیالسی کا جو صاحب
مسند ہے جان بحق ہوا پیدایش اوسکی ۱۳۳ھ مین تہی — اسی برس مین نضر بن
شمیل بن خرشہ بصری نحوی خراسان مین جاکر مرگیا — جبکہ وہ بصرہ سے بارادہ
مسافرت نکلا تو اوسکے وداع کی واسطے تین ہزار آدمی سرداران بصرہ سے
نکلے تہے نضر نے اونکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ قسم خدا کی اگر مجہکو ایک پیمانہ باقلی کا

ذکر مرنے شافعی کا

ملتا تو ہی مین تجھسے مفارقت نکرتا اور یہان سے نہ جاتا اون سبھون نے یہہ سنا لیکن کوئی ۵۶۶
خا من اسکا نہوا تب اوسنے وہانسے نکل کر مرو مین کہ متعلقات خراسان سے ہے
قیام کیا وہان وہ مالدار اور مصاحب مامون خلیفہ کا ہوا وسی سے رزق پاتا ۔
ایک روز نضر مامون پاس بیٹھا تھا مامون نے کہا کہ مجھے حدیث نقل کی ہے ہشیم
نے مجالد سے اوسنے شعبی سے اوسنے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا ہے رسول صلعم نے
جبکہ نکاح کرے ایک مرد عورت کو اوسکے قرض اور جمال کے واسطے تو اوسمرد کا
فقر بند ہوگا اور لفظ سداد کو جو اس حدیث مین ہے فتح سین سے پڑھا تب نضر نے اوس
حدیث کو کسرہ سین سداد سے پڑھا ۔ مامون یہہ سنکر اسکی طرف مخاطب ہوا اور پوچھا
کہ یہہ جو تو نے پڑھا یہہ موافق کسکے لحن کے ہے اوسنے کہا ہشیم کے (یہہ بہت غلطی
کرنے والا تھا) تب امیرالمومنون نے اوسکے لفظ کا تتبع کیا اور پوچھا کہ ان دونومین
کیا فرق ہے اوسنے کہا کہ سداد بفتح بمعنی قصد کرنے قرض کے ہے اور قصد کرنے
رشتہ اور ترشش روئی کے ہے اور سداد بکسر بمعنی نفقہ اور خرچ کے اور ہر چیز کے
جسسے بند کی جائے ایک شے اور اسکی سند مین بیت عبد اللہ بن عمر بن عمرو بن عثمان
بن عفان مشہور عرجی شاعر کے پڑھے جو مشہور ہے تب مامون نے حکم کیا کہ اسکو
پچاس ہزار درہم انعام دین ۔ نضر یارون خلیل بن احمد سے تہا ۔ نضر فتح
نون اور سکون ضاد معجمہ اور راء کے ہے اور شمیل ضم شین سے اور خرشہ فتح خا معجمہ
سے اور عرج فتح عین مہملہ اور سکون را اور جیم سے زمین سخت ہے مکہ اور مدینہ مین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۵ ہجری

اسی برس مین عامل کیا مامون نے طاہر بن حسین کو مدینہ سلام مشرقی ضلع پر اوسنے تمام
مشرق کا بندوبست کیا اسی برس مین یعقوب بن اسحق بن زید بصرے مقری موا

ذکر مرنے شافعی کا

ہوا وہ بہی ساتون قاریون مین سے تہا اوسکی قرات مین ایک روریت مشہور ہے کہ قرارة اوسنے پڑہی سلام بن سلیمان طویل کے آگے اور سلام نے عاصم بن ابی النجود کے آگے اور عاصم نے عبدالرحمن سلمی کے آگے اور عبدالرحمن نے علی بن ابیطالب کے آگے علی نے رسول اللہ صلعم کے آگے پڑہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۶ ہجری

اس برس مین حاکم بن ہشام صاحب اندلس چھبیسوین[۲۶] ذی الحجہ کو فوت ہوا شروع حکومت اوسکی صفر سنہ ۱۸۰ مین تہی عمر اوسکی باون ۵۲ برسکی تہی اوسکے انیس[۱۹] بیٹے بعد مرنے کے تہے جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عبدالرحمن ابن الحکم اوسکے ملک پر حاکم ہوا — اسی برس مین ہوا محمد بن مسیر معروف بقطرب نحوی اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی یہہ ہمیشہ قبل صبح کے سیبویہ پاس واسطے پڑہنے کے جاتا اوسے قبل صبح کے سیبویہ نے کہا تو نہین ہے مگر قطرب یہہ ایسا مشہور ہوا کہ اوسکا لقب ہوگیا اسی برس مین انتقال کیا ابو عمرو اسحاق شیبانی لغوی نے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۷ ہجری

اس برس مین موا طاہر بن الحسین جمادی الاولی مین بخار سے — اسنے جمعہ آخر کو جو نماز پڑہی تو مامون کی دعا کو ترک کیا اور قصد کیا کہ اوسکی بیعت کو فسخ کرے لیکن مرہی گیا — طاہر کا نرڈا تہا اور لقب اوسکا ذوالیمینین تہا یعنے صاحب دو داہنے ہاتہہ کا چنانچہ بعضے شعرا نے کہا ہے — اے صاحب دو داہنے ہاتہہ کے اور ایک آنکہہ کے ایک انکہہ ناقص ہے اور ایک ہاتہہ زاید ہے اسی برس مین فوت ہوا بشیر بن عمرو زاہد فقیہہ وہ غیر ہے بشر الحافی کا — اسی برس مین فوت ہوا

ذکر مرنے شافعی کا

٥٦٨ محمد بن عمر بن واقد واقدی — عمر اوسکی ستتر برس کی تہی یہہ بہت جانتا تہا جہاد کرنے
والون کو اور اختلاف علما کو لیکن حدیث مین ضعیف تہا — تصنیفات اوسکے کتنے ہی ہین
اور ماموں بہی اوسکے بڑی عزت اور اکرام کرتا تہا اور رعایت اور پاس بہت رکہتا تہا
وہ حاکم قضا تہا بغداد کی شرقی جانب مین — اسی برس مین فوت ہوا محمد بن عبداللہ
بن عبداللہ عتبی کہ مشہور ابن کناسہ تہا یہہ بہانجا ابراہیم بن ادہم کا تہا — یہہ عالم
عربیت اور شعر اور تاریخ کا تہا — اسی برس مین جان بحق ہوا ابو زکریا یحیی بن زیاد بن عبداللہ
کہ مشہور ہوا فرا دیلمی کوفی سے یہہ نحو مین اور لغت مین اور فنون ادب مین سب کوفیون سے
غالب اور زبردست اعلم عالم تہا بلکہ امام تہا ان چیزون مین — جاحظ کہتا ہی کہ مین
بغداد مین سنہ ٢١٤ مین گیا جبکہ ماموں بہی وہان گیا تہا فرا اوس زمانہ مین میرے پاس
آتا تہا اس ارادہ پر کہ مجہسے علم کلام مین کچہہ پڑہے لیکن اوسکی طبع مناسب نہوی
اوسکے ماموں نے فرا کو اپنے لڑکونکے واسطے معلم مقرر کیا — فرا کی بہی تصنیفات ہین
اونہین سے کتاب حدود اور کتاب معانی اور کتاب نہی وغیرہ ہین یہہ شخص مکہ کے راستہ
مین فوت ہوا عمر اوسکی تریسٹہہ برس کی تہی — فرا پوستین نہین بناتا تہا اور نہ اوسے
بیچتا تہا بلکہ یہہ لقب اوسکا اسواسطے ہوا کہ وہ چیرتا تہا کلام کو

پہر شروع ہوا سنہ ٢٠٨ ہجری

اس برس مین جان بحق تسلیم ہوا فضل ابن ربیع

پہر شروع ہوا سنہ ٢٠٩ ہجری

اس برس مین میخائیل بادشاہ روم کا فوت ہوا بادشاہت اوسکی نو برس تک
تہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا جسکا نام توفیل تہا — اسی برس مین

ذکر مرنے شافعی کا

برس مین فوت ہوا ابو عبیدہ محمد بن حمزہ لغوی یہہ میل طرف خوارج کی بہت رکھتا تھا ۲۰۹ھ
عمر اوسکی ننانوین برس کی تہی یہہ علم کا ذخیرہ رکھتا تہا لیکن باوجود اس فضیلت کے
جب شعر پڑہتا تو توڑکر پڑہتا اور موزون نہ پڑہ سکتا تہا اوسکی تصنیفات مین سے
قریب دو سو کتاب کے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۰ ہجری

اس برس مین فتح پائی مامون نے ابراہیم ابن محمد بن عبد الوہاب پر یہہ نبیرہ تہا
ابراہیم امام سے — وہ مشہور ابن عایشہ تہا اسنے ایک جماعت سردارون سے
کوشش کی تہی واسطے بیعت ابراہیم بن مہدی کے — تب اوس جماعت کو گرفتار
کیا بعد اوسکے ابن عایشہ کو سولی دی وہ اول عباسی تہا جو سولی دیا گیا پہر اوسے
اوتار کر اور کفن دے اور نماز پڑہ کر دفن کیا — اس برس کے ربیع الاخر مین
حارس اسودنی ابراہیم بن مہدی کو بسبب بہاگنے کے دو عورتون کے ساتہہ عورت
کے لباس مین قید کیا جب مامون کے آگے اوسے لائے تو اوسنے اوسے قید کیا
اور بعد چند روز کے چہوڑ دیا بعض نے کہا ہے کہ اوسکی شفاعت حسن بن سہل نے
کی اور بعض نے کہا کہ اوسکے بیٹے بوران نے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ مامون نے
خود اوسکو معاف کیا — اس برس مین آیا مامون بوران بیٹی حسن بن سہل پاس حسن
بن سہل مقیم تہا فم صلح مین مامون نعد اوسے وہان گیا اور آیا بوران پاس بوران کی
دادی نے ہزار دانہ موتی کے کہ بہت بیش قیمت تہے اوسپر سے تصدق کئے اور
روشن کی ایک شمع عنبر کی جسکا وزن چالیس من کا تہا — حسن بن سہل نے نام جاگردون
کے رقعون کے نام پر لکہہ کر سردارون پر تقسیم کئے جو رقعہ جسکے ہاتہہ آیا اوسے
جاگیر جو اوس رقعہ مین لکہی تہی دی مین کہتا ہون سنہ ۲۰۳ مین گذر اہے کہ حسن بن سہل

ذکر مرنے شافعی کا

... کی عقل بسبب سودے کے جاتی رہی تہی اور اسی واسطے قید ہوا تہا کہ وہ اسکے بعد اچہا ہوگیا تہا اور اپنے گہر کو پہر آیا تہا لیکن یہہ ذکر نہین کیا اسی برس مین موسیٰ بیٹے مہدی کی پیدایش اوسکی سنہ ۱۶۰ مین تہی شوہر اوسکا موسے بیٹا عیسے بیٹے موسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۱ ہجری

اسی برس مین حکم کیا مامون نے کہ منادی پکاری کہ مین بری الذمہ ہون اوس شخص سے جو معاویہ کو نیکی سے یاد کرے یا اوسکو بزرگی دے کسی اصحاب رسول اللہ صلعم پر اسی برس مین فوت ہوا ابو عتاہیہ شاعر اسی برس مین جان بحق ہوا ابو الحسن سعید بن مسعدہ اخفش نحوی بصری — معنے اخفش کے چہوٹی آنکہون والا کم بینائی ہے — یہہ عربی بن بصریون مین امام تہا اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی تہی لیکن یہہ سیبویہ سے عمر مین بڑا تہا — کہا اسنے کہ سیبویہ نے کوئی چیز اپنی کتاب مین بے میرے دکہائے نہین لکہی — اخفش کی کتنی ہی تصنیفات ہین — اسی نے زیادہ کی ہے عروض مین ایک بحر جسکا نام خبب ہے — تین شخص مسمی باخفش ہین پہلا تو اخفش بڑا ہے وہ ابو الخطاب عبد الحمید رہنے والا ہجر کا ہے یہہ بہی نحوی تہا دوسرا اخفش اوسط وہ سعید بن مسعدہ امام مذکور ہے تیسرا اخفش چہوٹا جسکو بہی ہے وہ علی بن سلیمان بن فضل ہے اور یہہ بہی نحوی تہا اور فوت ہوا سنہ ۳۱۵ مین اور کہتے ہین سنہ ۳۱۶ مین اسی برس مین عبد الرزاق صناعی محدث جان بحق ہوا وہ مشایخ احمد بن حنبل سے ہے اور شیعہ تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۲ ہجری

اس برس مین ظاہر کیا مامون نے قول قران کے مخلوق ہونے کا اور علی بن ابیطالب

ذکر مرنے شافعی کا

ابیطالب کی فضیلت کا تمام ہی بر پر اور کہا کہ وہ بہترین خلایق ہے بعد رسول اللہ ١٨١ ه
صلعم کے ۔ اسی برسمین محمد بن یوسف جو مشایخ سے بخاری کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ٢١٣ ہجری

اس برسمین مامون نے اپنے بیٹے عباس کو حاکم جزیرا ور ثغور اور عواصم کا کیا اور اپنے
بہائی اسحق معتصم کو شام و مصر کا حاکم کیا اور غسان بن عباد کو سند کا حاکم کیا ۔
اسی برس مین فوت ہوا ابراہیم الموصلی مغنے یہہ پہلے کوفی تہا لیکن موصل مین گیا تہا
جب وہان سے آیا تو موصلی مشہور ہوا ۔ اس برسمین موئے علی بن جبلہ شاعر اور
ابو عبد الرحمن مصری محدث ۔ اس برسمین اور کہا گیا ہے سنہ ٢١٨ مین ابو محمد عبد الملک
بن ہشام بن ایوب الحمیری مصر مین فوت ہوا یہہ ابن ہشام وہ ہے جسنے ابن اسحاق
کے واسطے جمع کیا حصلت رسول اللہ صلعم کو لڑایون اور سافرتون سے اور اسکے
اراستگی اور شرح سہیلی نے کی ہے اور ابن ہشام مذکور اہل مصر سے ہے اور اصل
اوسکی بصرہ تہی

پہر شروع ہوا سنہ ٢١٤ ہجری م

اس برسمین عامل کیا مامون نے عبد اللہ بن طاہر کو خراسان پر ۔ اسی برسمین صلاحیت
پائی حال ابی دلف نے مامون کے سبب سے ۔ ابو دلف اصحاب امین سے
تہا جب مامون پاس آیا تو بہت خایف تہا لیکن مامون نے اوسپر اکرام کیا اور
اوسکا مرتبہ بلند کیا ۔ اس برسمین اور کہتے ہین سنہ ٢١٣ مین ادریس بن ادریس
بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابیطالب مغرب مین راہی ملک عدم کا ہوا
اور اوسکی جگہہ اسکا بیٹا محمد بن ادریس فلس اور بربر پر حاکم ہوا بہائی اسکا قسم بن

ذکر مرنے شافعی کا

۵۷۲ اور سین طنجہ اور اوسکے متعلقات کا اور صنہاجہ اور عمارہ کا حاکم اسکا بہائی عمر ہوا اور
حاکم ہوا اہوازیا سلیب کا بہائی اوسکا داؤد اور دوسرا بہائی اوسکا یحیے شہر داری
اور متعلقات اوسکے کا حاکم ہوا اور باقی بہائی اوسکے ملک بربر پر ریاست کرتے تہے
ذکر باقی گذرے ہونکا سنہ ۳۰۷ مین کرینگے اگر چاہا اللہ تعالے نے — اس برسمین
وفات پائی ابو عاصم بن مخلد شیبانی جو حدیث مین امام ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۵ ہجری

اس برسمین مامون نے قصد لڑائی روم کا کیا اور منبج اور انطاکیہ اور مصیصہ اور طرسوس
سے ہوکر اوس طرف سے ماہ جمادی الاول مین شہرون روم مین پہنچا اور وہان کے
قلعون کو فتح کرکے پہر آیا اور متوجہ دمشق کا ہوا — اسی برس مین ابو سلیمان دارانی
زاہد دریا مین اور مکی ابن ابراہیم بلخی جو مشایخ بخاری کا ہے اور ابو زید سعید نحوی لغوی
جسکی عمر ترانوین برسکی تہی فوت ہوئے اور اسی برسمین ابو سعید اصمعی لغوی بصری ہوا
مادر لکہا ہے کہ سنہ ۲۱۶ مین اور سنہ ۲۱۷ مین بہی لکہا ہے — نام اصمعی کا عبد الملک
بن قُریب بن عبد الملک بن صالح تہا — عمر اسکی قریب اٹہاشی برسکی تہی اور
اصمعی منسوب ہے اپنے دادا اصمع کی طرف یہہ امام تہا اخبار اور نوادر اور لغت مین
اسکی دس کتابین مین اونمین سے کتاب خلق الانسان اور کتاب الاخباس اور
کتاب الانوار اور کتاب الصفات اور کتاب المیسر والقداح اور کتاب الفرس
اور کتاب الابل اور کتاب الاشتار الجزیرہ العرب اور کتاب النبات اور سوا اسکے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری

سمین مامون نے شہرون روم مین جاکر بعد قتل و قمع کے چند قلعون کو فتح کرکے

ذکر قران مجید کے باب مین

فتح کرکے دمشق پھر آیا پھر یہان سے اسی برس کے ذی الحجہ مین مامون مذکور ۲۱۶ھ
مصر کو گیا — اسی برس مین فوت ہوئی ام جعفر کے زبیدہ بغداد مین

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۷ ہجری

اس برس مین پھر آیا مامون مصر سے شام مین اور بلاد روم مین داخل ہوکر لولوۃ مین
تین مہینے دس دن رہا پھر بارادہ پھر آنے کے کوچ کیا وہان پیغام صلح بھیجا بادشاہ
روم نے لیکن صلح نہوئی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۸ ہجری

ذکر اوس خبر کا جو قران مجید کی باب مین ہوا

اسی برس مین کہلا بھیجا مامون نے اسحق بن ابراہیم عامل بغداد کو کہ قاضیون اور گواہون
اور اہل علم کا امتحان لے جو شخص کہے کہ قران مخلوق اور نو پیدا ہے اوسے چھوڑدے
اور جو اوسکا انکار کرے اوسے مجھے آگاہ کرتا کہ مجھے اوسکی راے معلوم ہو —
اوسنے بموجب حکم کے بغداد کے عالمون کو جمع کیا اور تین قاضی القضاۃ بشر بن ولید
کندی اور مقاتل اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد اور عبر انکی تھے جبکہ آگے
حاکم نے نامہ مامون کا پڑھا پھر بشر بن ولید کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو کیا کہتا ہے
قران کے باب مین اوسنے کہا قران کلام خدا ہے تب اوسنے کہا مین تجھسے
یہہ نہین پوچھتا یہہ بتا کہ آیا وہ مخلوق ہے اوسنے کہا اللہ ہر شئے کا پیدا کرنیوالا
ہے حاکم بغداد نے پوچھا کہ قران بھی شئے مین داخل ہے اوسنے کہا ہان پھر
حاکم نے پوچھا کہ قران مخلوق ہوا اوسنے کہا وہ خالق نہین پھر حاکم نے کہا مین تجھسے

ذکر قران مجید کے باب مین

یہہ نہین پوچہا یہہ تہا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا جو مینے تیرے آگے بیان کیا اوس سے
بہتر مین نہین بیان کرسکتہا تب اسحق نے لکہنے والے کو حکم دیا کہ جو اسنے کہا لکہہ پہر
اسنے اور دون سے پوچہا لیکن اونہون نے بہی ایسا ہی کچہہ جواب دیا جیسا بشر نے دیا
تہا پہر احمد بن حنبل سے پوچہا تو قران مین کیا کہتا ہے اوسنے کہا وہ کلام خدا ہے
حاکم نے پوچہا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا کلام خدا ہے مین اسمین زیادہ نہین کہہ سکتا
اوسنے پوچہا کہ معنی سمیع بصیر کے کیا ہین تب احمد نے کہا اللہ ایسا ہے جیسا اوسنے
اپنی نفس کی تعریف کی ہے اوسنے پوچہا کہ اسکے کیا معنے ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا
جو اوسنے اپنا وصف کیا ویسا ہی ہے پہر قتیبہ اور عبد اللہ بن محمد اور عبد المنعم بن ادریس
نواسہ وہب بن منبہ اور اونکے گروہ سے پوچہا اونہون نے جواب دیا کہ قران
مجعول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمنے گردانا اوسے قران عربی اور قران محدث
ہے بدلیل قول خدا تعالے کے وہ چیز کہ آئے اونکو ذکر سے خدا اونکے سے محدث ہے
اسحاق نے پوچہا جو شی کہ مجعول ہے وہ مخلوق ہے اونہون نے کہا ہان اوسنے کہا
پس قران بہی مخلوق ہے اونہون نے کہا ہم قران کو مخلوق نہین کہہ سکتے لیکن وہ مجعول
ہے تب ہر شخص کا مقولہ لکہہ کر مامون کے پاس بہیجا مامون نے اوسکے جواب مین
لکہا اسحق بن ابراہیم کو کہ طلب کر تو قاضی القضاۃ اور ابراہیم بن مہدی کو اگر وہ دونو
قران کے خلق ہونے پر گویا ہون تو بہتر ورنہ اونکی گردن مارے اور سوا اون دونو
کے جو خلق قران پر قایل نہوا وسکو پابجولان کرکے میرے پاس بہیجدے تب اسحاق نے
اونکو جمع کرکے حکم مامون کا سنایا تب بشر اور ابراہیم اور سب وہ لوگ جو حاضر ہوے
تہے سب قایل خلق قران کے ہوئے مگر چار آدمی کہ وہ احمد بن حنبل اور قواریری اور
سجادہ اور محمد بن نوح منصروب یہہ قایل بخلق قران نہوے تب اسحاق نے حکم
کیا کہ ان کو بیڑیان پہنا دین پہر بعد اوسکے اونسے پوچہا تب سجادہ اور قواریری

ذکر مرنے مامون کا

جواب دیا خلق قران سے تب چھوڑ دیا اون دونو کو اور احمد بن حنبل اور محمد بن نوح
مضروب نے اپنے قول پر اصرار کیا تب بھیجدیا اونکو طرسوس مین سے پھر نامہ مامون کا
آیا اوسمین لکھا تھا کہ مینے سنا ہے کہ بشر بن ولید اور اوسکے ہمراہیون نے
جواب دیا ہے ساتھہ تاویل کرنے ایہ کریمہ کے جو عمار بن یاسر کے حق مین اللہ
نازل کی ہے وہ یہہ ہے من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان لیکن حقیقت مین اونھون نے
تاویل مین خطا کی ہے کیونکہ اللہ نے اس ایہ سے ارادہ کیا ہے اوس شخص کا جو
معتقد ایمان کا اور ظاہر کرنیوالا شرک تھا اور نہین ہے یہہ ایہ اوس شخص کی حق مین
جو معتقد شرک اور مظہر ایمان ہوچاہے کہ اونکو طرسوس مین بھیجدے تو رہین
وہان جب تک امیر المومنین بلاد روم کو جاے تب اسحق نے اونکو گرفتار کرکے بھیجدیا
جب یہہ لوگ رقہ مین پہنچے تو مرنے مامون کے خبر سنکے بغداد مین پھر آئے

ذکر مرض مامون اور اوسکی موت کا

اسی ۲۱۸ھ مین تیرہوین جمادی الاخر کو مامون بیمار ہوا باعث اس بیماری کا سعید
بن العلاف نے یہہ کہا ہے کہ ایک روز مامون نے مجھے بلایا اوسوقت مامون
اور اوسکا بھائی کنارہ نہر بدندون پر پانی مین پانو ڈالے بیٹھے تھے مجھسے
پوچھا اوسنے کہ کیا چیز کہا کر اس صاف اور میٹھی پانی کو ہم پیوین مینے کہا امیر المومنین
ہے خوب جانتا ہے تب اوسنے کہا کھجور ان باتون مین تھی ہی کہ چانک خچر ڈاک
معہ پالان کے جسمین کچھہ کھانی کی چیز تھے آئے تب مامون نے غلام کو کہا دیکھہ
اگر اسمین رطب ہون تو لیا ــ خادم گیا اور معہ ایک برتن کے جسمین رطب
تحفہ تھین پھر آیا اوسنے شکر خدا کا کیا اور ہم سب متعجب ہوے اور اوسنے اور مینے

ذکر اخبار سیر ماموں کا

کہا یا اوس کہجوروں مین سے اور اوسکے بعد اوس نہر مین سے پانی پیا جب وہان سے ۲۶۵
کہڑے ہوئے تو کوئی ایسا باقی نرہا کہ بخار مین مبتلا نہوا اور معتصم عراق مین آنے تک
بیمار رہا ۔ ماموں نے وقت بیماری کے اپنے بہائی معتصم کو اپنے بیٹے عباس
کے سامنے تقوی خدا کی اور رعایا پر اچھی حکومت کرنی کی وصیت کی پہر معتصم
سے کہا تجہہ پر ہے عبد اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا چاہیے کہ حق خدا کو قایم رکہہ
اور بندگی خدا کی اختیار کر اور گناہ کو ترک کر کیونکہ نیسے ریاست کو تجہہ پر مقرر کیا
اوسنے کہا قسم خدا کی ہان پہر ماموں نے کہا یہہ چچا کی بیٹی اور اولاد امیر المومنین مین انکی
تربیت اچھی کر اور انکے گناہون سے درگذر اور ہر برس انکو اپنے پاس بلا یہہ کہکر
ماموں اٹہارویں رجب کو اسی برس مین فوت ہوا ۔ عباس اسکے بیٹے اور معتصم
اسکے بہائی نے اوسکی لاش طرسوس مین لیجا کر طبان غلام رشید کے گہر مین اوسے
دفن کیا ۔ نماز اوسپر معتصم نے پڑہائی بادشاہت ماموں کی بیس[۲۰] برس پانچ مہینے
تیس[۲۳] دن تہے سوائے اون دنون کے جسمین بلائے گئے اسکی خلافت پر جب اوسکا
بہائی امین محمد کہرا ہوا تہا بغداد مین ۔ پیدایش اسکی پندرہوین ربیع الاول ۱۷۰ھ
مین تہی اور کنیت اوسکی ابو العباس تہی ۔ یہہ مرد میانہ قد گورا خوبصورت بڑی گہری
ڈاڑہی والا تہا ۔ لکہا ہے کہ گندم گون بہگا تنگ پیشانی تہا رخسارہ پر اوسکے ایک
تل سیاہ تہا

ذکر بعضی اخبار اور سیرت ماموں کا

دمشق مین مال ماموں کا بہت خرچ ہو گیا یہانتک اوسپر تنگی ہوئی سب اسکا
شکوا معتصم کے آگے کیا اوسنے کہا اے امیر مومنین شکوہ کرتا ہے تو مال کا وہ پورا
ہو جائے گا جمعہ کے بعد ۔ معتصم نے بابت خراج اپنے ملک کے تیس[۳۰] لاکہہ اوس

ذکر بادشاہت معتصم کا

اوس پاس بہیجدئے یہہ مال جب مامون پاس آیا تب مامون نے یحیے بن اکثم سے
کہا نکال تو اس مال کو کہ دیکہوں مین جب اوسنے نکالا تو دیکہا کہ اچہی طرح سے مہیا کیا
گیا ہے تب مامون نے اوسکو امر عظیم تصور کیا اور سب لوگ خوش ہوئے اور متعجب
ہوئے ــــ مامون نے ابو محمد سے کہا یہہ بری بات ہے کہ ہم تو مال مین تصرف
کرین اور ہمارے یار نا امید پہرین ــــ پہر محمد بن رواد کو بلایا اور کہا رکہہ واسطے
فلانے کے اولاد کی ایک لاکہہ اور فلانے کی اولاد کے لئے مثل اوسکا اور فلانے کے
اولاد کے لئے مثل اوسکا اسطرح چوبیس لاکہہ اونہین بار برداری پر لادکر بانٹدیے
ــــ مامون شعر بہی کہتا تہا ــــ مامون سادات کیطرف میل بہت رکہتا تہا اور
احسان کیا کرتا تہا چنانچہ فدک کو اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کو پہیر دیا اور
دیا وہ محمد بن یحیے بن الحسن بن الحسن بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابیطالب کو کہ وہ اوسکو
حق دارون پر تقسیم کرے جو اولاد فاطمہ سے ہون مامون فاضل اور جامع علوم تہا

ذکر بادشاہت معتصم کا جو آٹہوان عباسیونکا تہا

معتصم کی خلافت پر بیعت ابی اسحق محمد بن ہارون الرشید نے بعد مرنے مامون کے لی
جب بیعت ہوئی تو لشکر نے شور کیا اور کہا کہ عباس بن مامون کی بیعت کرنی چاہیے
معتصم نے یہہ حال دیکہہ کر عباس پاس نامہ بہیجا عباس نے اوس نامہ کو دیکہہ کر
لشکر سے پکار کر کہا کہ مینے اپنے چچا کی بیعت کی تب لشکر شور و غل سے باز رہا ــــ
معتصم معہ عباس ابن مامون کے بغداد کو گیا اور غرہ ماہ رمضان کو داخل بغداد ہوا اسی
برس مین بشر بن عیاث مریسی نے انتقال کیا جو قایل خلق قران کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۹ ہجری

ذکر بادشاہت معتصم کا

٥٧٨ اس برس مین بلایا معتصم نے احمد بن حنبل کو اور اوسے پوچھا خلق قران مین لیکن اوسنے اقبال خلق قران کا نکیا تب اوسکو کوڑے لگوائے یہانتک کہ بیہوش ہوگیا اور جلد پہٹ گئی پہر قید کیا — اس برس مین ابو نعیم فضل تیمی کہ مشائخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا پیدایش اوسکی ١٣٠ سنہ مین ہوئی یہہ مرد شیعہ تہا

پہر شروع ہوا ٢٢٠ سنہ ہجری

اس برس مین معتصم سامرّا کے بنانے کے لئے قاطول مین گیا اور بغداد مین اپنے جگہہ اپنے بیٹے واثق کو خلیفہ کیا — اسی برس مین معتصم نے اپنے وزیر فضل بن مروان کو جو تمام امور کا مالک تہا موقوف کیا اور اوسکی جگہہ محمد بن عبد الملک زیات کو مقرر کیا — اس برس مین وفات پائی محمد جواد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام نے یہہ بہی امامیہ کے نزدیک بارہ اماموں مین سے ہین انکے جنازہ کی نماز واثق نے پڑہائی — عمر اون حضرت کی پچیس برس کی تہی — بغداد مین اپنے دادا موسیٰ بن جعفر کے پاس مدفون ہوئے — محمد بن جواد نوین امام ہین بارہ مین سے انکے باپ علی الرضا کا حال ٢٠٣ سنہ مین گذرا اور باقیون کا حال ہم آگے بیان کرین گے انشاء اللہ تعالے

پہر شروع ہوا ٢٢١ سنہ ہجری

اس برس مین قاضی قزوان احمد بن محرز جان بحق ہوا یہہ عالم عامل زاہد تہا اسی برس مین ادم بن ابی اناس عسقلانی جو بخاری کا مشائخ ہے اوسکی صحیح مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا ٢٢٢ سنہ اور ٢٢٣ سنہ ہجری نبوی

۲۲۳ھ

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنے عباس بن مامون کا اور قید ہونا اوسکا اور مرنا اوسکا

اسی برس مین توفیل بادشاہ روم نے مع لشکر عظیم کے خروج کرکے زبطرہ مین پہنچکر
قتل کیا اور لوٹا اور جو مسلمان آگے آیا اوسے مارا جب معتصم کو یہہ خبر پہنچی اور سنا
کہ ایک عورت ہاشمیہ جو روم کی قید مین ہے وامعتصماہ کہکے روتی ہے برا معلوم ہوا
اسکو اور اوسے وقت اپنے لشکر کو جمع کرکے ستائیسوین جمادالاولی اس برس کے
مین اسنے کوچ کیا — رستے مین سنا کہ عموریہ پیدایش کی جاے نصرانی کے ہین
اور قسطنطنیہ سے اوسے بزرگ جانتے ہین اور اونمین سے کسو نے تعرض نہین کیا ابتداے
اسلام سے — معتصم نے جہاز سلاح کی لکڑی سے کہ پہلے نہ تھی اور خیمہ ادوری
کے تیاری اور کوچ کرکے نہر پر جو دریا سے قریب اور طرسوس سے ایک دن کی
مسافت پر ہے اوترا اور اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کیے ایک ٹکڑا افشین حیدر بن کاوس
کے ساتھہ میمنہ پر رکھا دوسرا فرقہ اشناس کے ساتھہ میسرہ پر اور ایک فرقہ معہ
معتصم کے درمیان مین اور فاصلہ ہر ہر فرقہ مین دو فرسنخ کا رکھا — معتصم نے حکم
کیا کہ قریون کو جلا دین اور شہرون روم کو خراب کرین لشکر نے ایسا ہی کیا بحدیکہ
عموریہ پاس سبسے پہلے اشناس پہر معتصم پہر افشین پہنچی اور عموریہ کو گھیر لیا اور
اس لشکر کا اوپر چھٹی رمضان اس برس مین ہوا — منجنیق سے لڑائی ہونے لگی
— مسلمانون اور روم مین بڑی لڑائی ہوئی کہ اوسکا بیان موجب طول کا ہوتا ہے
آخر کو مسلمانون نے دیوار قلعہ کو کئی جاے سے ضرب منجنیق سے توڑ کر شہر پر ہجوم

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنا مامون کا

کیا اور رعایا کو قتل کیا اور لوٹا لوگ ہر طرف سے گرفتار ہو کر معتصم کے پاس آئے
اور حکم کیا کہ عموریہ کو ڈھا دین اور جلا دین معتصم وہان پچیس ۲۵ روز رہا پھر کوچ کر کے
ثغور مین آیا اثنا راہ مین اوسکو خبر پہنچی کہ عباس بن مامون سے ایک گروہ سردارون
نے بیعت کی ہے اور اوسکا ارادہ یہہ ہے کہ خلافت کو چھین لے تب معتصم نے عباس
بن مامون کو بلا کر گرفتار کیا اور افشین خیدر کے سپرد کیا جب منبج مین پہنچا تو عباس نے
کھانا کھایا لیکن اسے پانی نہ دیا یہانتک کہ مر گیا منبج مین اوسپر نماز اوسکے بعضے بھائیون
نے پڑھی معتصم اپنی مسافرت کو کم کر کے سامرا مین پہنچا — اسی سنہ ۲۲۳ مین بادشاہ
افریقہ زیادۃ اللہ بن ابراہیم بن الاغلب فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بھائی ابو عقال
اغلب بن ابراہیم حاکم ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۴ ہجری

اس برس مین ابراہیم بن مہدی ماہ رمضان مین جان بحق ہوا نماز جنازہ معتصم نے
پڑھائی اسی برس مین ابو عبید قاسم بن سلام امام لغت فوت ہوا اوسکی عمر سڑسٹھ ۶۷ برس کی تھی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۵ ہجری نبوی

اس برس مین ابو دلف اور علی بن محمد مداینی مشہور راہی ملک عدم کا ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۶ ہجری نبوی

اس برس مین معتصم نے افشین خیدر بن کاوس پر خفا ہو کر قید کیا یہانتک کہ وہ مر گیا
قید مین بعد مرنے کے اوسکو سولی پر چڑھایا اور اوسکی لاش کو جلایا افشین وہ
شخص تھا جو بابک مجوسی سے بیس ۲۰ برس تک لڑا جو حاکم جبال طبرستان پر تھا ۔ بڑی

ذکر وفات معتصم کا

بڑی لڑائی ہوئی کئی مرتبہ لشکر معتصم کا بہاگ گیا تب معتصم نے اوس لڑائی کے ۵۸۱
واسطے افشین مذکور کو بلایا تہا یہہ آنکر مدت دراز تک لڑا آخر کو افشین فتحمند
ہوا اور شہر بابک البذ کا اسنے لے لیا اور بابک کو مقید کرکے معتصم پاس حاضر کیا
اوسنے اوسے قتل کیا اس برس مین فوت ہوا ابو ہذیل محمد بن عبد اللہ کہ امام گیارہ
بصری کہ شیخ ہے معتزلہ کا عمر اسکی زیادہ سو سے تہی اس برس مین فوت ہوا
ابو عقال اغلب بن ابراہیم بن الاغلب بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بہائی
ابو العباس محمد بن ابراہیم حاکم ہوا بادشاہت اغلب کی دو برس نو مہینے تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۷ ہجری

ذکر وفات معتصم کا

اس برس مین جان بحق ہوا ابو اسحق محمد معتصم بن ہرون رشید اٹہارویں ربیع الاول کو
سامرہ مین مدت بادشاہت اوسکی آٹہہ برس آٹہہ مہینے اور دو دن تہے پیدائش
اوسکی سنہ ۱۷۹ ہ آٹہواں بادشاہ تہا اولاد بنی عباس سے جب وفات پائی
تو آٹہہ بیٹیاں اور آٹہہ بیٹے چہوڑے وہ گورا سرخ ڈاڑہی والا تہا کہ دراز ی
ڈاڑہی کی میانہ کی کئی تہی رنگ اوسکا مایل بسرخی تہا خلفاؤن سے اول اسی کے
لقب کی طرف لفظ اللہ اضافت کیا گیا — وہ خوش خلق تہا لیکن جب غضب مین
آتا تو کچہہ قتل کرنے سے کچہہ خوف نکرتا — حکایت ہے کہ معتصم ایکدن کہ مینہ
برستا تہا رنیے یاردن سے جدا ہوا چلا جاتا تہا دیکہا کیا ہے کہ ایک بڈہا گدہے کو
کہ کانٹون سے لدا ہوا ہے لیجاتا ہے ناگاہ گدہا دلدل مین پہنس گیا اور بوجہہ
اوسپر سے گر پڑا بڈہا منتظر کہڑا تہا کہ کوئی آدے تو اسے اٹہوادن معتصم نا بہ

ذکر بادشاہت واثق کا

جب اوس پاس آیا تو اوسکے گدہے کو نکالا اور بوجہہ اوسپر اوٹہا کر لادا پہر اوسکے مصاحب بہی آملے تب معتصم نے حکم کیا کہ گدہے والے کو چار ہزار درہم دو — ابن ابی داؤد کہتا ہے کہ معتصم نے اپنے ہاتہہ سے ایک کروڑ درہم تصدق کئی

ذکر بادشاہت واثق معتصم کے بیٹے کا

یہہ نوان بادشاہ عباسیونکا تہا واثق باللہ یہ ہارون بن معتصم نے جس دن کہ باپ نے انتقال کیا اٹہارویں ربیع الاول پنجشنبہ کے دن ۲۲۷ سنہ مین بیعت کی واثق کی ماں لونڈی رومیہ ہی نام اسکا قراطیس تہا — اسی برس مین نوفیل بادشاہ روم کا ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکی زوجہ تذدورہ اور اوسکا بیٹا میخایل بن نوفیل بادشاہ ہوئے —

ذکر فتنہ دمشق کا

جب معتصم راہی ملک بقا کا ہوا قیسیہ نے دمشق مین جاکر فساد برپا کیا اور اپنے سردار کو گہیر لیا واثق نے یہہ حال دیکہہ کر اونپر لشکر بہیجا کہ سردار اوسکا رجا بن ایوب تہا اوسنے لڑائی کی تب قیسیہ مرج راہط مین جمع ہوئے وہان ڈیڑہ ہزار آدمی کے قریب مارے گئے اور باقی بہاگے اور حکومت دمشق کی روبصلاح لائے اسی برس مین بشر بن حارث زاہد جو مشہور حافی تہا ربیع الاول مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۸ ہجری

اسی برس مین کتنے ہی مکانون کو مثل جزیرہ صقلیہ کے مسلمانون نے فتح کیا حاکم صقلیہ کا محمد بن عبد اللہ بن اغلب تہا جو ملک صقلیہ سے شہر بلرم مین رہتا تہا یہہ اپنے

ذکر فتنہ دمشق کا

اپنے شہر سے نکلا نہین لیکن لشکرون اور سردارون کو مہیا کر کے بہیجا تہا وہ فتح
کرتے اور لوٹتے تہے زوجہ اسکی صقلیہ مین اُنیس برس رہی اور سنہ ۲۲۷ بن رجب
کے مہینے مین فوت ہوئی یہہ ہم ذکر کرین گے اگر خدا تعالے نے چاہا — اس
برس مین ابوتمام حبیب بن اوس طائی شاعر فوت ہوا اسی برس مین واثق نے
اشناس کو تاج اور موتیون کی لڑی دی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۹ ہجری

اس برس مین واثق نے کاتبون کو گرفتار کر کے اونپر مال کثیر مقرر کیا اس
برس مین خلف بن ہشام بزار نے وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۰ ہجری

اسی برس مین عبد اللہ بن طاہر جو امیر خراسان کا تہا نیشاپور مین فوت ہوا
عمر اوسکی اڑہتالیس برس کی تہی اوسکی جگہہ واثق نے اوسکے بیٹے طاہر بن
عبد اللہ کو عامل کیا — اسی برس مین مجوس نے دریا کی طرف سے نواح شہر
اندلس سے شہرون مسلمانون پر خروج کیا — مسلمانون سے اور اون سے
اندلس مین کئی لڑائیان ہوئین آخر کو مسلمان بہاگے اور مجوسی اونکو مارتے
چلے آئے یہانتک کہ اسبیلیہ مین داخل ہوئے اور لشکر عبد الرحمن اموی صاحب
اندلس کا اونسے ملا پہر مسلمان ہر طرف جمع ہوئے تب مجوسی اپنے گہوڑون پر
چڑہ کر اپنے شہر کو بہاگے اسی برس مین اشناس ترکی بعد مرنے عبد اللہ بن
طاہر کے نو دن کے فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۱ ہجری

ذکر موت واثق کا

۲۳۱ اس برس مین مخارق مغنی جان بحق تسلیم ہوا اور ابو یعقوب یوسف بن یحیے البویطی فقیہہ صاحب شافعی کا فوت ہوا یہہ بہی بہت ہوا تہا اوس آزمایش مین جو قران کے باب مین ہوئی تہی لیکن یہہ قایل اوسکے مخلوق ہونے کا تہوا۔ بویطی ایک مرد صالحون مین سے تہا۔ بویطی منسوب ہے بویط کی طرف جو ایک قریہ مصر کا ہے اس برس مین محمد بن زیاد جو مشہور ابن اعرابی کوفی ہے موا یہہ صاحب لغت تہا۔ اسکا باپ غلام سندی تہا علم اسنے فضل جبی صاحب مفضلیات سے پڑہا اس ابن اعرابی کے چند تصنیفات ہین اوسمین سے کتاب النوادر اور کتاب الانوار اور کتاب تاریخ القبایل اور غیر اسکے ہین پیدایش اسکی اوس رات مین ہے جسمین ابو حنیفہ فوت ہوا ۱۵۰ھ مین۔ اعرابی منسوب اعراب کی طرف بولتے ہین رجل اعرابی جبکہ وہ بدوی ہو اگرچہ عرب سے ہو اور رجل عربی بولتے ہین منسوب الی العرب کو اگرچہ بدوی ہو اور رجل عجمی اور عجم بولتے ہین جبکہ اوسکے زبان مین عجمہ ہو گو کہ وہ عرب سے ہو اور رجل عجمی منسوب عجم کیطرف ہے اگرچہ فصیح ہو محمد بن عزیز سجستانی نے اپنی کتاب تفسیر غرایب قران مین ایسا ہی ذکر کیا ہے

شروع ہوا سنہ ۲۳۲ ہجری

ذکر موت واثق باللہ کا

واثق باللہ ابو جعفر ہارون بن معتصم باللہ اسی برس مین چوبیسوین ذیحجہ کو مرض استسقا سے فوت ہوا اطبا نے اسکا علاج یہہ تجویز کیا تہا کہ تنور گرم مین بیٹہا وین جب تنور گرم مین بیٹہایا تو تخفیف معلوم ہوئی تب تنور سے اوسے

ذکر بادشاہ متوکل جعفر کا

اوسے نکالکر تنور کو پہر گرم کیا اور اوسمین پہلے دن سے زیادہ بیٹہایا اوسکو بخار
عارض ہوا تب وہان سے اوسے نکال کر ہودج مین بیٹہایا چنانچہ اوسمین مرگیا
ہارو نے مین اوسکو دفن کیا جب مرض واثق سخت ہوا تو نجومیون کو اوسنے
طلب کیا اونہون نے اوسکے زایچہ ولادت پر نظر کرکے حکم کیا کہ یہہ آب جیسے
پچاس برس تک زندہ رہیگا لیکن وہ بعد اونکے کہنے کے سواے دس روز
کے بجیا — یہہ گورا مایل بسرخی تہا اور بائین آنکہہ مین سفیدی تہی بادشاہت اوسکی
پانچ برس اور نو مہینے کچہہ دن رہی عمر اوسکی بتیس برس کی تہی — واثق سادات
کی عزت اور اکرام بہت کرتا — اوسنے حرمین مین یہانتک مال بانٹا کہ اوسکے
زمانے مین وہان کوئی مانگنے والا نرہا جب اوسکے مرنے کی خبر اہل مدینہ نے سُنی
تو اونکی عورتون نے یہہ مقرر کیا کہ ہر رات بقیع مین جاکر اوسکو روتی تہین اوسکے
احسان یاد کرکے — واثق بہی مثل مذہب اپنے باپ معتصم اور چچا مامون کے
آزمایش لوگونکی قران کے باب مین کرتا تہا اور اونسے اقرار خلق قران کا کرواتا تہا
اور اس امر کا کہ خدا آخرت کو بینا انکہون کے ساتہہ نہوگا

ذکر بادشاہت متوکل جعفر بن معتصم کا جو دسوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جب واثق نے انتقال کیا تو امراے دولت نے ارادہ بیعت محمد بن واثق کا
کرکے اوسے ٹوپی اور زرہ سیاہ پہنائی — وہ ایسا چہوٹا لڑکا تہا کہ ڈاڑہی
موچہہ بہی نہ تہی پہر اونکی نزدیک اوسکا بادشاہ ہونا خلاف مصلحت معلوم ہوا
تلاش کرتے تہے کہ اور کسکو بادشاہ کرین اور اولاد عباس مین سے ایک ایک
کو خیال مین لاتے تہے آخر کو متوکل کو لاکر احمد بن ابی داود نے اوسکو عمامہ اور
لباس شاہی پہناکر اوسکے آگے زمین بوسی کرکے کہا تجہہ پر سلام ہو اے امیر المومنین

ذکر پکڑے زیات کا

۵۸۶ — تب اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی جس روز کہ واثق فوت ہوا یعنی چوبیسوین ذی الحجہ سنہ ۲۳۲ مین عمر متوکل کی وقت بادشاہ ہونے کے چھبیس برسکی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۳ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

اس برسکے صفر مین متوکل نے محمد بن عبد الملک زیات کو گرفتار کرکے قید کیا اور سب مال اوسکا ضبط کیا پہر اوسکو لکڑی کے تنور مین کہ جسمین لوہے کی سلاخین اسطرح پر لگین تہین کہ مونہہ اونکا تنور مین تہا اور آدمیکو بیٹہنے اور حرکت کرنے ندیتی تہین ڈالدیا اوس تنور مین محمد بن زیات ایک مدت رہا آخر کو انیسوین شب ربیع الاول اس برسمین انتقال کیا طریقہ اسطرح کے تنور بنانے کا ابن زیات نے نکالا اور اسمین ابن اسباط مصری کو عذاب کرکے اوسکا مال چھینا تہا — ابن زیات مذکور دوست تہا ابراہیم صولی کا ایسا کہ جب عہدہ وزارت پر سعین ہوا تو اوس سے ایک لاکہہ درہم ڈنڈ کے لئے تب صولی نے شعر کہا کہ مضمون اونکا یہہ تہا مین تیرے آگے زمانہ کی مذمت کرتا تہا اب تیرے باعث سے زیادہ مذمت کرنے لگا تجھکو مینے جاے پناہ سمجہتو ٹکا بنایا تہا لیکن اب تیرے ہاتہہ سے امان چاہتا ہون — اسی برسمین متوکل نے اپنے بیٹے منتصر کو حاکم حرمین اور یمن اور طایف کا کیا — اسی برس مین ابو ذکریا یحیے بن معلق بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ جو مشہور صاحب طرح و اتعدیل تہا فوت ہوا یہہ امام اور حافظ تہا — لکہا ہے کہ یہہ رہنے والا ایک قریہ کا تہا جو متصل انبار کے ہے جسکا نام نقیا ہے امام احمد بن حنبل اسّے بہت صحبت رکہتا تہا

رکہتا تہا اوران دونون نے بالاتفاق علم حدیث کا پڑہا ۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ یحیے بن معین مذکور اوس گروہ سے ہے جو روایت کرتے ہین امام شافعی سے پیدایش یحیے بن محمد مذکور کی ۱۵۸ھ مین اور وفات ۲۳۳ھ ماہ ذیقعدہ مین ہوئی اور ذی الحجہ مین بہی لکہا ہے

پہر شروع ہوا ۲۳۴ھ ہجری

اس برس مین محمد بن مبشر کہ بغداد کے معتزلون مین سے تہا راہی ملک عدم کا ہوا اور ابو خیثمہ زہیر محدث اور علی بن عبداللہ بن جعفر کہ مشہور ابن مدینی حافظ اور امام ثقہ تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۳۵ھ ہجری

اس برس مین سامرہ مین محمود بن فرح نے ظاہر ہوکر دعوے نبوت کا کیا اور ذوالقرنین جانا ستائیس آدمیون نے اوسکی متابعت کی جب اوسکو اور اوسکے یارون کو متوکل پاس لائے تو متوکل نے اپنے یارون کو حکم کیا کہ اوسکو سیلی مارو تب ہر ایک نے دس دس سیلیان مارین اور پہر ایسا مارا کہ مرگیا اور اوسکے یارونکو قید کیا ۔ اسی برس مین فوت ہوا حسن بن سہل عمر اوسکی نوّے برس کی تہی اسنے دوا پیکر بہت قیام کیا تہا نانت کہ مرگیا اس برس مین ابراہیم بن اسحاق موصلی جو گانے والا تہا مرگیا ۔ اسی برس مین سریج بن یونس بن سریج حابن بحق ہوا اسی برس مین اور لکہا ہے کہ آنیوالے سال مین عبدالسلام بن رغبان جو شاعر مشہور دیک الجن تہا فوت ہوا یہہ شیعہ تہا عمر اسکی ستر برس کچہہ مہینے کی تہی

پہر شروع ہوا ۲۳۶ھ ہجری

ذکر بگڑنے زیارت کا

۵۸۹ اس برس مین حکم دیا متوکل نے ڈہانے قبر حسین بن علی بن ابیطالب کا اور روضہ مبارک کے گرد کے مکان ڈہا دیئے لوگون نے اس حرکت بد سے اوسے منع کیا متوکل علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور اوسکے اہل بیت سے بہت بغض وعداوت رکہتا تہا اوسکے مصاحبون مین عبادہ مخنث تہا اوسکی پیشانی پر بال نہ تہے وہ اپنے پیٹ پر کرتے کے نیچے تکیا باندہ کرسر برہنہ کرتا تہا اور ناچتا یہہ کہہ کر کہ امیر المسلمین آیا بڑے پیٹ والا جسکی پیشانی پر بال نہین یعنے علی علیہ السلام متوکل یہہ دیکہکر ہنستا اور شراب پیتا ایکدن منتصر کے سامنے بہی اوسنے ایسا ہی کیا منتصر نے یہہ حال دیکہکر کہا اے امیر المومنین علی تیرے چچا کا بیٹا ہی تجہے لایق ہے کہ آپ جو چاہے سو کہے لیکن ایسے کتّی کو اجازت ایسے کام کی ندے متوکل نے دونون کو حکم دیا کہ گاوان کلمات کو جنکا مضمون یہہ ہے غیرت کے جوان نے واسطے چچا کی بیٹی اپنی کے ہو سردار جوانون کا ہے ماکے آزاد ہونے مین یہہ ہمنشینی اون لوگون سے جو دشمنی علی علیہ السلام کی ساتہہ مشہور نہی بیشتر رکہتا تہا مثل ابن جہم شاعر اور ابی السماط اور لادمروان بن ابی حفظہ سے جو غلامون نبی امیہ سے تہا — یہہ اگرچہ اور خلفا سے سیرت مین اچہا تہا لیکن مذمت علی علیہ السلام نے تمام اوسکی نیکیان محو کردین تہین — اسنے لوگونکو قایل ہونے خلق قران سے منع کیا اس برس مین منصور بن مہدی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۷ ہجری

اس برس مین محمد بن عبد اللہ حاکم صقلیہ نے انتقال کیا اوسکی جگہہ عباس بن فضل بن یعقوب بن نزارہ جزیرہ صقلیہ پر حاکم ہوا اس برس مین بہت فتوح ہوئین قصریانہ جو دار الملک صقلیہ کا ہے مفتوح ہوا — پہلے بادشاہ سرقوسہ مین رہتا تہا جب

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

جب مسلمانون نے بعضے جزیرہ کو لیا تو بادشاہ قصریانہ مین نگہبانی کیواسطے رہنے لگا — عباس نے اوسکو اسی برس کے پنجشنبہ پندرہوین شوال کو فتح کیا اور جب ہی اوسمین مسجد بنوائی اور منبر نصب کیا اور خطبہ اور نماز جمعہ پڑہی اس برسمین حاتم اصم زاہد جو مشہور بلخی تہا فوت ہوا یہہ حقیقت مین گونگا تہا مگر نام اسکا یہہ اسواسطے ہے کہ ایکدن عورۃ نے انکر اتسے کوئی مسئلہ پوچہا اوسوقت اوس عورت کا گوز نکل گیا تب وہ شرمندہ ہوئی اس شخص نے کہا بلند آوازسے کہہ تب وہ عورت بگمان اسکے کہ اسنے آواز گوز کی نہین سنی خوش ہوئی اور اونکا یہہ نام مشہور ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۸ ہجری

اس برسمین عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک الاموی صاحب اندلس ربیع الاخر مین انتقال کیا پیدایش اوسکی سنہ ۱۷۶ مین ہوئی مدت بادشاہت اوسکی اکتیس برس تین مہینے تہے یہہ گندم گون لمبا بڑی ڈاڑہی والا تہا خضاب مہندی کا کرتا تہا پچیس ۲۵ بیٹے چہوڑ کر فوت ہوا لیکن بعد اسکے محمد بن عبد الرحمن حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۹ ہجری

اس برسمین محمود بن غیلان مروزی جو مشایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۰ ہجری

اس برسمین امام شافعی نے انتقال کیا نام اوسکا محمد اور کنیت ابو عثمان تہا

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

۵۹۰ یہہ قاضی جزیرہ کا تہا اپنے باپ اور ابن عینہ سے روایت کرتا ہے شافعی کا ایک بیٹا محمد نامی اور بہی تہا جو مصر مین سنہ ۲۳۱ مین فوت ہوا - اس برس مین ابو ثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیان کلبی فقیہہ بغدادی صاحب امام شافعی کا فوت ہوا اوسی منقول مین اقوال قدیمہ - یہہ اہل راے کے مذہب پر تہا جبکہ شافعی عراق کو گیا تو اس پاس بہی گیا اسنے پیروی اوسکے مذہب کی کی اور پہلا مذہب چہوڑ دیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۱ ہجری

اس برس مین امام احمد حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس کہ منسوب سعد بن عدنان کیطرف ہے ربیع الاول مین انتقال کیا - بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ابراہیم حربی اوسے روایت کرتے ہین - یہہ شخص مجتہد پرہیزگار زاہد راست گو تہا شافعی نے کہا کہ جب مین بغداد مین گیا تو وہان کسی کو مینے احمد بن حنبل سے متقی زیادہ پرہیزگار زیادہ اور فقیہہ زیادہ نہین دیکہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۲ ہجری

اس برس مین ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب امیر افریقہ کا جان بحق ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا احمد بن محمد مذکور حاکم ہوا اسی برس مین قاضی یحیے بن اکثم بن محمد بن قطن اولاد اکثم بن صیفی تمیمی سے حاکم عرب کا فوت ہوا یحیے مذکور عالم فقہ کا تہا یہہ اصحاب شافعی سے تہا اور کتنے ہی فنون مین امام تہا - یہہ بد صورت تہا - یہہ وہ شخص ہے جسنے مامون کو حلت متعہ سے باز رکہا اسیطرح کہ جو علما کہ مامون کے وقت مین تہے ان مین سے ابو عینا بہی تہا اون سب سے کہا کہ صبح کو تم سب خلیفہ پاس آؤ اگر کچہہ وجہ اوسکی قول مین پائی جاے تو بولو

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

تو بولو اور نہین تو چپ ہو رہو جبتک مین اون ابو عینا کہتا ہی ہم گے مامون پاس ۵۹۱
وہ مسواک کرتا تہا اور کہتا تہا دو متعہ تہی عہد رسول اللہ صلعم مین اور عہد ابی بکر مین
اور مین اونسے منع کرتا ہون — اسے منع کرنے والے تو کون ہے کہ منع کرتا ہے
اوس چیز کو جو جناب رسول اللہ صلعم نے کی یہہ سب خاموش سُناکئے یہانتک
کہ یحیے بن اکثم آیا تب مامون نے کہا تجہے بتاتا ہون ایک چیز کو اسنے کہا وہ
ایسا ہے جیسا حلال ہونا زنا کا اے امیر مومنین — مامون نے اوسے کہا
یہہ زنا ہے اوسنے کہا ہان پہر مامون نے پوچہا یہہ تو کہان سے کہتا ہے اوسنے
کہا کلام اللہ اور حدیث پیغمبر سے اللہ تعالے فرماتا ہے تحقیق فلاح پائی
مومنون نے اوسکے قول تک وہ لوگ کہ اپنے فرجون کی حفاظت کرتے
ہین مگر اپنی جورون پر اور اون عورتون پر جنکو مول لیا ہے وہ لوگ غیر ملامت
کئے گئے ہین جو شخص طلب کرے سوائے اسکے پس وہ لوگ پہرنے والے ہین
اے امیر مومنین زوجہ متعہ کی آیا ملک یمین ہے اوسنے کہا نہین پہر کہا آیا وہ ایسی
زوجہ ہے کہ وارث ہوتی ہے اور وارث کرتی ہے اوسنے کہا نہین پہر اوسنے
کہا زہری نے یہہ روایت کی ہے عبداللہ حسن بیتی محمد بن حنفیہ نے اپنے باپ
سے اونہون علی بن ابیطالب علیہ السلام سے کہ فرمایا انہون نے یہہ کہ فرمایا رسول
اللہ صلعم نے مجہسے کہ منادی کردون ممانعت متعہ کی اور حرام ہونے اون دونوکے
بعد جایز ہونے اون دونوکے یہہ سُنکر مامون نے کہا آیا یہہ محفوظ ہے زہری سے
اوسنے کہا ہان اوسے ایک جماعت نے اسّے روایت کیا ہے اونمین سے مالک ہے
تب مامون نے کہا استغفر اللہ اب مبادرت چاہیئے ہے حرمت متعہ پر اور اوسکے
منع پر یحیے بن اکثم مین کوئی عیب نہ تہا بجز اسکے کہ وہ متہم لونڈے بازی مین تہا اسی
واسطے اوسکے حق مین چند اشعار کہے گئے ہین جنکا مضمون یہہ ہے ہم تمنا کرتے ہے

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

۵۹۲ کہ عدل کو ظاہر دیکہین لیکن اس امید کے بعد ہمکو ناامیدی حاصل ہوئی کیونکہ صلاح پائی دنیا اور اہل دنیا جبکہ مسلمانونکا قاضی القضاۃ نواطہ کرے —

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۳ ہجری نبوی

اس برس مین ماہ ذیقعدہ مین متوکل دمشق کیطرف گیا اسی برسمین انتقال کیا ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول صولی نے اسی برسمین حرث ابن اسد محاسبی زاہد فوت ہوا یہہ وہ ہے جسے احمد بن حنبل نے واسطے علم کلام کے آراستہ کیا تہا لیکن چھپایا واسطے تعصب عامہ کے احمد کے ساتہہ اس پر سوائے چار شخص کے کسی نے نماز نہین پڑہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۴ ہجری

اس برس مین متوکل صفر کے مہینے مین داخل دمشق ہوا وہان رہنے کا ارادہ کرکے کچہہ بان ملک کی وہان طلب کین پہر آب ہواے دمشق کی متوکل نے بری جانکر سامرہ کی طرف رجوع کی دمشق مین کل ایک مہینا کچہہ دن رہا — اسی برسمین خفا ہوا متوکل بختیشوع طبیب پر اور اوسکا مال چھین کر بحرین کیطرف نکالا اسی برسمین قتل کیا متوکل نے ابو یوسف یعقوب کو جو مشہور ابن سکیت سے مصنف کتاب اصلاح المنطق کا جو لغۃ مین ہے — یہہ لغت مین اور علم ادب مین امام تہا — باعث اسکے قتل کا یہہ تہا کہ متوکل نے اسے پوچہا کہ تو میرے دونو بیٹون معتز اور مؤید کو دوست رکہتا ہے یا حسن اور حسین کو — ابن سکیت نے اوسکے بیٹونسے چشم پوشی کرکے تعریف حسن اور حسین علیہما السلام کی کرنے لگا تب متوکل نے اپنے غلامون کو حکم دیا کہ اسکا پیٹ پہاڑین بعد اسکے اسے گہر لیگئے

لیگئے وہان دوسرے دن فوت ہوا — اور لکہا ہے جب متوکل نے ابن سکیت سے پوچہا اپنی اولاد حسن حسین کی محبت سے تو اسنے کہا خدا کی قسم قنبر جو غلام علی کا تہا وہ تجہسے بہتر تہا اور تیری اولاد سے تب متوکل نے کہا کہ اسکی زبان گدی سے کہینچو لوگون نے اوسکے کہنے پر عمل کیا تب وہ اسی وقت رجب سنہ مذکور مین فوت ہوا — عمر اوسکی اٹہاون برسکی تہی سکیت بکسر سین مہملہ و تشدید کاف بروزن فعیل سے اسم ہے کثیر السکوت اور خاموش کا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۵ ہجری

اس برس مین انتقال کیا ذو النون مصری نے ذیقعدہ کے مہینے مین اور ابو علی حسین بن علی کہ مشہور کرابیسی ہے جو صاحب شافعی کا تہا جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۶ ہجری

اس برس مین متوکل جعفری مین گیا اور اوسکا بنانا شروع کیا تہا سنہ ۲۴۵ مین اور مال کثیر جو زیادہ حصر سے تہا اوسکے بنانے مین صرف کیا اوس جگہہ کو پہلے ماحوزہ کہتے تہے — اس برس مین دعبل بن علی الخزاعی شاعر فوت ہوا پیدایش اوسکی سنہ ۱۴۸ مین تہی یہہ بہی شیعہ مذہب تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۷ ہجری

ذکر قتل متوکل کا

اسی برس مین ایک گروہ نے متوکل کو وقت خلوت کے بشراکت اوسکے بیٹے

ذکر بیعت منتصر کا

۵۹۴ منتصر اور نیا صغیر شرابی کے قتل کیا مجلس شراب مین اور اوسکے ساتھہ اوسکا وزیر فتح بن خاقان بہی قتل ہوا یہہ قتل بدہ کی رات چھبیسوین ۲۶ رمضان کو واقع ہوا مدت اسکی بادشاہت کے چودہ برس دس مہینے تین دن تہے عمر اسکی قریب چالیس برس کے تہے — یہہ گندم گون نیلے گال تہا

ذکر بیعت منتصر کا جو گیارہوان ۱۱ بادشاہ عباسیونکا تہا

جب بدہ کا دن ہوا یعنے دن اوس رات کا جسمین متوکل قتل ہوا سب خلقت اور سردار اور لشکر جعفری مین آئے اوسوقت احمد بن خضیب نے اونکے پاس جاکر نامہ منتصر کا پڑہا اسمضمونکا کہ فتح بن خاقان نے متوکل کو قتل کیا تہا مین نے اوسکو مارا یہہ سنکر سب نے منتصر کی بیعت اوسی دن کی جس رات کو متوکل مارا گیا تہا — اس برس مین عباس صاحب صقلیہ فوت ہوا تب لوگون نے اوسکے بیٹے عبداللہ بن عباس کو حاکم کیا — پہر آیا خفاجہ بن سفیان افریقیہ سے امیر ہوکر صقلیہ پر اور لڑائی ہوئی اور سنہ خریر صقلیہ کو فتح کیا — بعد اوسکے لشکر مین سے ایک شخص اوسکو قتل کرکے بہاگ گیا ۵۲ مین جب خفاجہ قتل ہوا تو حاکم بنایا رعایا نے اوسکے بیٹے محمد بن خفاجہ کو پہر اوسکے بادشاہت پر محمد بن احمد بن زغلب صاحب قیروان بہی مقرر ہوا اور محمد بن خفاجہ حاکم صقلیہ کا رہا سنہ ۲۵۷ تک پہر اوسکے خواجہ سراون نے اوسکو قتل کیا اور بہاگ گئے پہر لوگون نے اونکو گرفتار کرکر قتل کیا اسکو ہم بیان کرینگے انشاءاللہ تعالے — اسی برس مین ابو عثمان بکر بن محمد مازنی نحوی کہ امام عربیہ مین تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۸ ہجری

ذکر موت منتصر کا

اس برس مین منتصر باللہ محمد بن جعفر متوکل ہفتہ کے دن پچیسوین [۲۵] صفر سامرہ مین عارضہ درد گلو سے جان بحق تسلیم ہوا تین روز کُل بیمار رہا — عمر اوسکی پچیس برس چھہ مہینے کی تہی بادشاہت اوسکی چھہ مہینے دو دن رہی — وہ بڑی آنکھہ والا دراز بینی چھوٹا قد ڈراونی صورت بڑی ڈاڑہی والا تہا اور صاحب عقل اور صاحب انصاف تہا — لوگونکو حکم زیارت قبر حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام اسنے دیا اور سادات امن مین ہوئے اور اسکے باپ کے وقت مین ڈرتے تہے

ذکر بادشاہت مستعین احمد بن محمد معتصم وہ بارہوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جب منتصر فوت ہوا تو سب کبراے دولت مثل بغا کبیر اور بغا صغیر اور اتامش اتراک اور محمد بن خصیب کے مستعین کی بادشاہت پر جمع ہوئے اور متوکل کی اولاد مین سے کسی کو بادشاہ کرنا برا جانا کیونکہ اونہون نے متوکل کو قتل کیا تہا — یہانتک کہ اون سب نے مستعین کی بیعت اتوار کی رات چوبیسوین [۲۴] ربیع الاول کو کی — عمر مستعین کی اوس زمانہ مین اٹھائیس برس کی تہی کنیت اسکی ابوالعباس تہی — اسی برس مین خبر وفات طاہر بن عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان کے ماہ رجب مین مستعین کو پہنچی تب مستعین نے اوسکے بیٹے محمد بن طاہر کو خراسان پر حاکم کیا اسی برس مین بغا کبیر فوت ہوا مستعین نے موسی بن بغا کو اوسکی جگہہ کیا اسی برس مین اہل حمص نے کیدر پر بلوا کرکے اپنے عامل کو

۵۹۶ نکال دیا — اسی برس مین یعقوب بن لیث صفار سجستان سے سفر کر کے ہرات مین آیا
اسی برس مین محمد بن علا ہمدانی کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے تہا انتقال کیا

پہر شروع ہوا ۲۴۹ سنہ ہجری

اس برس بیچ مسلمانون اور روم مین لڑائی ہوئی یہانتک کہ سردار لشکر کا عمر بن عبد اللہ اقطع کہ مسلمانون مین بڑا شجاع تہا مارا گیا اور تمام مسلمان بہاگے اور بہت مارے گئے اہل روم نے تعاقب کر کے ثغور جزیرہ تک لوٹا — اسی برس مین شکر شاکریہ اور عامہ نے بغداد مین ترکون پر بلوہ کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ ترک امورات سلطنت مین ایسے غالب ہوئے تہے کہ جس خلیفہ کو چاہتے تہے قتل کرتے تہے اور جس کو چاہتے تہے بادشاہ کرتے تہے کچہہ رعایت مسلمانون کی اور دیانت نرہی تہی — پہر سامرہ مین لڑائی ہوئی اور قیدخانہ کو فتح کر کے قیدیونکو چہوڑ دیا یہہ حال ترکون نے دیکہہ کر سامان حرب درست کر کر عامہ کی بہت آدمیون کو قتل کیا تب فتنہ فرو ہوا — اسی برس مین موالی اور اتامش مین نااتفاقی ہوئی یہانتک کہ اتامش کو قتل کیا اور اوسکے گہر مین سے اسباب بہت ضبط کیا کیونکہ مستعین نے اتامش اور اسکی باپنے والدہ مستعین کو اور شاہک خادم کو بیت المال مین مطلق العنان کیا تہا یہہ جتنا چاہتے تہے مال لیجاتے تہے بخلاف اورون کے — اتامش کو اسی باعث سے کہ مختار مال کا تہا قتل کیا — اسی برس مین علی بن جہم شاعر فوت ہوا — اسی برس مین ابو ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا مرگیا بعد اسکے مرنے کے زیادۃ اللہ بن محمد اسکی جگہہ ہوا جسکی کنیت ابو محمد تہی

پہر شروع ہوا ۲۵۰ سنہ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

اسی برس میں یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ۷۹۶ھ
جسکی کنیت ابوالحسین تھی کوفہ مین ظاہر ہوا اور بہت لوگون کو اپنے ساتھ کرکے
کوفہ پر حاکم ہوا یہہ حال دیکھہ کر محمد بن عبد اللہ طاہر نے اوسپر لشکر بھیجا یحییٰ
بھی اپنی جمعیت سے نکلکر مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو یحییٰ مارا گیا اور اوسکا
لشکر بھاگ گیا اور تھوڑے لوگ مارے گئے تھے کہ محمد نے اوسکا سر کاٹکر
مستعین پاس بھیجا — پھر اسی برس میں حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن زید بن الحسین
بن الحسن بن علی بن ابیطالب طبرستان مین معہ جمعہ کثیر ظاہر ہوا — اسی برس مین
اہل حمص نے اپنے عامل فضل بن قارن بھائی مازیار پر حملہ کرکے اوسے قتل کیا
مستعین نے یہہ سنکر موسیٰ بن بغا الکبیر کو اودہر بھیجا اور نے اونسے حمص اور رستن
کے درمیان مین لڑائی کرکے حمص کو فتح کیا اور اونکو بھگایا اور وہانکی رعایا کو
قتل کیا اور حمص کو جلایا — اسی برس مین زیادۃ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن اغلب
حاکم افریقیہ فوت ہوا اسکی بادشاہت ایک برس چھہ مہینے رہی اسکے بعد
بادشاہ ہوا اسکا بھتیجا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد مذکور — اسی برس مین
خلیع شاعر جسکا نام حسین بن ضحاک تھا راہی ملک عدم کا ہوا اسکے اشعار اور
اخبار مشہور ہین پیدایش اسکی ۱۶۲ھ مین ہوئی تھی

پھر شروع ہوا ۲۵۱ھ ہجری

اسی برس مین بغا صغیر اور وصیف نے متفق ہوکر باغر ترکی کو قتل کیا — ترک نے
بلوہ کرکے مستعین اور بغا صغیر اور وصیف کو کہ سامرہ کے قلعہ مین تھے گھیر لیا بغا
صغیر اور مستعین اور وصیف وہانسے بھاگکر بغداد مین آئے اور وہان مستعین
نے قرار پکڑا

ذکر بیعت معتز باللہ کا

اسی برس مین بعد جانے مستعین کے بغداد مین ترکون نے خوف کرکے معتز باللہ بن متوکل کو
جو قید مین تھا نکالکر اوسکی بیعت کرکے جتنا مال مستعین اور اوسکی ماکا سامرہ مین تھا
اوسکے قبضہ مین دیا اور لشکر پر تقسیم کیا پھر معتز نے اپنے بھائی احمد طلحہ بن متوکل
کو جسکا نام موفق تھا تیئسوین[۲۳] محرم کو معہ پچاس ہزار ترک کے واسطے لڑائی مستعین
کے بھیجا مستعین بغداد مین قلعہ بند ہوکر خوب لڑا — اراکین دولت بغداد مین مستعین
کی بیعت توڑنے پر متفق ہوئے اور باہم عہد واثق کیا — اسی برس مین فوت ہوا
سری سقطی زاہد

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۲ ہجری

ذکر خلع مستعین اور بادشاہت معتز کا

یہہ تیرھوان بادشاہ عباسیونکا تھا جبکہ معتز اور مستعین مین امورات مرقومہ بالا ظہور
مین آئے تو مستعین احمد بن محمد معتصم نے اپنی بیعت لوگون سے اوٹھائی اور معتز باللہ
بن متوکل بن معتصم کی بیعت کے خطبہ معتز کا بغداد مین جمعہ کے روز چوتھی محرم اس
سال کے پڑھا گیا اور تمام اہل بغداد سے معتز کی بیعت لے کر مستعین معہ اپنے
عیال کے رصافہ سے قصر حسن بن سہل کیطرف گیا اور اوسی چادر اور شاخ
اور انگشتری طلب کی مستعین چاہتا تھا کہ مکہ معظمہ مین رہون لیکن ممانعت کے مکہ
مین جانے سے لاچار ہوکر اوسنے بصرہ مین مقام کیا معتز نے ایک جماعہ کو اوسپر

ذکر بادشاہت معتز کا

اوسپر موکل کیا اور نکالا اوسے واسط کی طرف پہر معتز نے قتل مستعین کا حکم دیا
اور محمد بن طولون کو بہی یہہ لکہہ بہیجا احمد بن طولون نے اوسکو منع کیا مستعین کے
قتل سے اور احمد بن طولون معہ مستعین کے قاطول کی طرف گیا اور اوسکو حاجب
سعید بن صالح کے سپرد کیا سعید نے اوسکو ایسا مارا کہ مرگیا پہر اوسکا سر معتز پاس
بہیجدیا اوسنے اوسکے دفن کا حکم دیا — مدت بادشاہت مستعین کے خلع بیعت
تک تین برس نو مہینے کچہہ دن تہے عمر اوسکی چونتیس ۳۴ برس کی تہی — اسی برسمین
عیسی بن شیخ کو رملہ پر حاکم کرکے اوسکا نایب جسکا نام ابوالمعتز نہاد ہان بہیجا
— یہہ عیسی بن شیخ شیبانی تہا اور وہ عیسے بن شیخ بن سلیک اولاد جساس
بن مرہ بن ذہل بن شیبان سے تہا — جبکہ فتنہ ترکونکا عراق مین پہیلا تو
ابن شیخ مذکور دمشق اور اوسکے عاملون پر غالب ہوکر وہ جو کہ شام سے خلیفہ
پاس خراج بہیجتے تہے موقوف کرکے آپ مالک ہوا — اسی برسمین محمد بن بشار بصری
اور محمد بن مثنی ابن بصری جو مشایخ اور مسلم بخاری سے ہین صحیح مین فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۳ ہجری

اس برسمین بلوہ کیا لشکر نے واسطے تنخواہ چار مہینے کے جب وصیف نے اونکو نہ دیا
تو اوسپر حملہ کرکے اوسے قتل کیا معتز نے تمام کار وصیف کا بغا شرابی کو دیا اسی
برسمین محمد بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین فوت ہوا — اسی برسمین یعقوب متعلقات
ہراۃ اور بوشنج کا مالک ہوا جبکہ اوسنے قوت پکڑی تو امیر خراسان وغیرہ اوسے
خوف کرنے لگے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۴ ہجری

ذکر وفات علی نقی کا

۶۰۰ اسی برس مین منتصر بن متوکل اوس برس مین بغا صغیر شرابی مارا گیا رات کو اسطرح سے کہ اپنے یارون اور لشکر
مین سے یہہ مع دو غلامون کے بارادہ کشتی مین بیٹہنے کے نکلا نگہبان جو پل پر تہے
اونہون نے معتز کو اسکی خبردار کیا اوسنے اوسکے قتل کا حکم دیا تب قتل کیا اونہون
نے اور اوسکے سر کو معتز پاس بہیجا

ذکر وفات علی نقی

اسی برسکے جمادی الاخرین علی زکی نے جنکو علی ہادی اور علی نقی کہتے ہین وفات
پائی وہ بہی بارہ امامون مین سے تہے امامیہ کے نزدیک یہہ علی زکی بیٹے محمد
الجواد کے تہے جنکا ذکر سنہ ۲۲۰ مین گذرا ــ جب سنا متوکل نے کہ اونکے پاس
کتابین اور سلاح ہین تب لشکر ترکو نکا اونکے گرفتار کرنے کے واسطے رات کو بے
خبر بہیجا لشکر نے جا کر آنحضرت کو گہیر لیا اور دیکہا کہ اپنے گہر مین دروازہ بند کئے
ہوئے بیٹہے ہین جب اندر گئے تو اونکو زرہ بالونکی پہنے ہوئے قبلہ رو پایا اور آیات
قرآن متضمن وعد وعید کی خوش آوازی سے پڑہ رہے تہے اور نیچے سوا ریگ
اور کنکر دن کے کچہہ فرش نہ تہا لوگ اوسی طرح اونکو اوٹہا کر متوکل پاس لائے
متوکل اوسوقت شراب پیتا تہا اور ہاتہہ مین اسکے کاسہ شراب کا تہا ــ جب
متوکل نے اونکو دیکہا تو تعظیم کرکے اپنے ایک طرف اونکو بٹہایا اور کاسہ شراب کا
اونکو دینے لگا تب انہون نے فرمایا اے بادشاہ مخمور نہین ہوا گوشت میرا اور
خون میرا کبہی مجہہ کو اسسے معاف رکہہ تب اوسنے معاف کیا اور فرمایش شعر پڑہنے
کی کی آپ نے فرمایا مجہے شعر کم آتے ہین ــ جب متوکل نے زیادہ اصرار کیا
تو شعر پڑہے کہ مضمون اونکا یہہ تہا ــ اہل دنیا چوٹی پہاڑ پر یعنے بلندی پر شب باش
ہوتی تہے اور آدمی اونکے نگہبانی کرتے تہے لیکن اون بلندیون نے اونکو بے نیاز

ذکر وفات علی نقی کا

سب لے نیاز نکیا ــ اترے اپنے رہنے کی جاے سے بعد عزت کے اور سپرد ہوے
گڑہی کو کہ اونکی گرمی سے وہ خشک ہوا جاتا ہے جبکہ قبر مین دفن ہو چکے تو آواز
دی اونکو آواز دینے والے نے کہان ہین وہ سردار تمہارے اور تاج اور لباس
وہ منہہ کہان ہین جو انعام دیتے تہے اب پہاڑی جاتے ہین پردہ اور تاج پہر پوچہی
گئی قبر وقت پوچہی کی ان موہون سے کہ کیڑی اونکو کہانے ہونگے مدت تک تمنے
زمانے مین کہایا پیا اب بعد بہت کہانے کے تم ایسے ہوے کہ تم کو کہاتے ہین
ــ متوکل یہہ سنکر بہت رویا اور شراب کے اوٹہانے کا حکم دیا اور پوچہا
کہ اے ابو الحسن ایا تیرے ذمہ کچہہ قرض ہے آپنے فرمایا ہان چار ہزار دینار
اوسنے چار ہزار دینار دیے اور اونکو بعزت تکریم اونکے مکان پر بہیجدیا
پیدایش انحضرت کی ماہ رجب ۲۱۴ سنہ مین ہوی اور ۲۱۳ سنہ مین بہی لکہا ہے ــ
اور وفات اونکی پچیسوین ۲۵ جمادی الاخر ۲۵۴ سنہ مین سامرہ مین ہوی ــ علی مذکور کو
عسکری بہی کہتے ہین اسواسطے کہ اپ رہنے والے سر من راے کے تہے جسکو
عسکر کہتے ہین کیونکہ وہان لشکر رہتا تہا علی مذکور دسوین امام تہے بارہ مین سے
یہہ باپ بہی حسن عسکری کی اور حسن عسکری گیارہوان امام بارہ اماموں مین سے تہے
ــ اسطرح کہ حسن بن علی جنکا ذکر ہے بیٹے محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی کاظم
بن جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب
ولادت حسن عسکری کی ۲۳۰ سنہ مین اور وفات اونکی ربیع الاولی اور لکہا ہے جمادی الاولی
۲۶۰ سنہ مین سر من راے مین ہوی اپنے باپ علی الزکی مذکور پاس دفن ہوے
حسن عسکری مذکور یہہ باپ ہین محمد منتظر صاحب سرداب کے ــ محمد منتظر
وہ بارہوین ۱۲ امام ہین موافق مذہب امامیہ کے ــ اونکو قاسم مہدی حجہ بہی
کہتے ہین پیدایش اونکی ۲۵۵ سنہ مین ہے ــ شیعہ کہتے ہین وہ ایک کہڑی مین

جو اوسکے باپ کے گہر مین سرمن راے مین تہا نسر لیگئے اوسکے ایہہ حال دیکہتی تہی
لیکن وہان سے پہر نہ نکلا عمر اوسکی نو برس کی تہی یہہ سنہ ٦٥ مین ہوا اگرچہ اسمین
اختلاف بہی ہے — اسی برس مین احمد بن رشید چچا واثق کا فوت ہوا اسی برس مین
احمد بن طولون مصر پر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ٢٥٥ ہجری

اسی برس مین یعقوب بن لیث صفاری کرمان کا حاکم ہوکر فارس پر بہی در حکمرانی کی
اور شیراز پر جاکر رعایا کو امان دی خلیفہ کو لکہا کہ تو میری اطاعت قبول کر نامہ
اس مضمون کا معہ تحفہ گران قیمت کے کہ اوسمین دس باز سفید اور سو سیر مشک تہا بہیجا

ذکر خلع کرنے معتز اور اوسکے مرنے کا

اسی برس مین بیعت معتز بن جعفر متوکل بن محمد المعتصم بن ہارون رشید کی بدہ کے دن
ستائیسوین رجب کو ٹوٹی معتز کے نام مین اختلاف ہے بعض نے محمد کہا ہے
اور بعض نے زبیر — کنیت اوسکی ابو عبد اللہ تہی اور بعض نے اسکے سوا بہی
لکہی ہے پیدایش اسکی سرمن راے مین ماہ ربیع الاخر سنہ ٢٣٢ مین ہوئی ما اوسکی
قبیحہ لونڈی تہی موت اوسکی شعبان کی دوسری تاریخ ہوئی سبب اسکی موت
کا یہہ تہا کہ ترکون نے اپنے کہانے کیواسطے اوس سے مال طلب کیا لیکن
معتز پاس اوسوقت کچہہ نہ تہا کہ اونکو دیتا پہر ترکون نے کم کرکے پچاس ہزار
دینار طلب کئے اسوقت معتز نے اپنی ما قبیحہ سے پوچہا کہ تیرے پاس ہو تو دے
اوسنے کہا میرے پاس کچہہ نہین تب ترکون اور مغربیون اور فرغانیون نے
اتفاق اوسکی بیعت توڑنے پر کرکے اوسکے دروازہ پر آئے اور کہا کہ ہمارے

ذکر بادشاہت مہتدی کا

کہ ہمارے پاس آ اوسنے عذر کیا کہ میرے کل دوا پی تھی سو اوسنے عمل کیا ہے اگر تمہیں کچھ ضرورت ہو تو بعضے میرے پاس آو اوسوقت ایک گروہ نے وہان جاکر معتز کو کہینچتے ہوئے دروازہ حجرہ تک لائے اور گرزون سے اوسکو مارا کرتا اوسکا پہاڑکر دہوپ مین کہڑا رکہا کہ مارے گرمی کے ایک پانو رکہتا تہا دوسرا اوٹہاتا تہا بعضے اوسے ٹہوکر مارتے تہے اور وہ ہاتہ سے روکتا تہا پہر حجرہ مین اوسے بند کیا اور ابن ابی الشوارب قاضی کو مع ایک جماعت کے بلاکر گواہی اوسکی بیعت توڑنے پر دی پہر معتز کو ایسے شخص کے سپرد کیا کہ اوسکو عذاب دیتا تہا کہانا پانی بند کیا تین دن تک پہر ایک گڑہے مین بند کرکے اوسپر گچ کیری کی یہانتک کہ وہ فوت ہوا تب اوسے سامرہ مین منتصر پاس دفن کیا بادشاہت اوسکی ابتداے ایام بیعت سامرہ سے خلع تک چار برس ساتہ مہینے ساتہ دن کم تہی عمر اوسکی چوبیس[۲۴] برس تیئس[۲۳] دن کی تہی وہ گورا سیاہ بال والا تہا ــــ

ذکر بادشاہت مہتدی کا

جو چودہوان[۱۴] بادشاہ عباسیونکا تہا ستائیسوین[۲۷] رجب دن بدہ کے اسی برس محمد بن واثق کی خلافت پر بیعت کی گئی اور لقب مہتدی باللہ ہوا کنیت اوسکی ابو عبد اللہ تہی ما اوسکی قرب رومیہ تہی اسی برس کے رمضان مین قبیحہ معتز کی ما کہ جسکی اوسکا بیٹا قتل ہوا تہا پوشیدہ رہتی تہی ظاہر ہوئی قبیحہ کا بہت مال بغداد مین تہا اسکے لاکہہ دینار زمین مین مدفون تہے ایک تہیلی زمرد انڈے برابر کی اور ایک تہیلی موتی انڈے برابر کی ایک تہیلی یاقوت سرخ کی بقدر پیمانہ کے نکلی یہہ سب کہدکر صالح بن وصیف پاس گیا اوسنے جب اس مال پر نظر کی تو کہا

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

٦٠٤ کہ برا حال کرے اللہ قبیحہ کا کہ بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے واسطے قتل کروایا اور اسقدر مال اوس پاس تہا ۔۔ متوکل نے اوسکا نام قبیحہ بسبب اوسکے حسن و جمال کے ضد پر رکہا تہا جیسے حبشی کا نام کافور رکہتے ہین پہر لگی اور بد دعا دیتی تہی صالح بن وصیف کو یہہ کہکر کہ ہماری پردہ دری کی اور اولاد کو قتل کیا اور مال چہینا اور شہر بدر کیا اور ہمسے برا کام کیا

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

اسی برس مین پہلا خروج بادشاہ زنگ علی بن محمد بن عبد الرحیم کا ہوا جسکا نسب عبد القیس سے ہے اسطرح کہ جمع ہوئے اوسپر زنگی سباخ کے رہنے والے جو بصرہ کیطرف رہتے تہے اسنے دعوی کیا کہ مین علی بیٹا محمد بیٹا احمد بن عیسی بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ہون جب اسپر لوگ جمع ہوئے تو دجلہ سے عبور کرکے دیناری مین اوترا ۔ اسی پہلے بادشاہ زنگ سامرہ مین مستنصر کے پاس تہا تعریف اونکی اپنی شعرون مین کہتا تہا پہر اوسنے ٢٤٩ھ مین سامرہ سے کوچ کرکے احسا مین بنا اختیار کیا پہر ٢٥٤ھ مین بصرہ کو جاکر خروج کیا ۔ لشکر اسکا درمیان مین لوٹ کیواسطے منتشر ہوا اور تو بگری سے اسی برس مین خفاجہ بن سفیان امیر صقلیہ کا فوت ہوا اور اوسکا بیٹا محمد اوسکے بعد اوسکی جگہہ حاکم ہوا اسی برس مین محمد بن کرام مصنف مقالہ کا جو تشبیہ مین ہے انتقال کیا موت اوسکی شام مین ہوئی ہر چند رہنے والا سجستان کا تہا اسی برس مین عبد اللہ بن عبد الرحمن دارانی صاحب مسند ذی الحجہ مین فوت ہوا عمر اوسکی پچہتر برس کی تہی اسی برس مین ابو عمران عمرو بن بحر جاحظ صاحب تصانیف مشہورہ فوت ہوا یہہ نہرل بہت نادرہ کہا کرتا تہا خلفا کا دوست اور ندیم تہا اسنے علم نظام متکلم سے پڑہا جاحظ ابن زیات کے سبب سے متعلق ہوا تہا جب ابن زیات مارا گیا تو وہ قید ہوا لیکن پہر چہوٹا ۔ جاحظ کہتا تہا مین

ذکر بیعت توڑنے مہدی کا

مین متوکل پاس گیا اوسکے بیٹے کی تعلیم کے لئے جب سامنے اوسکے سامنے مین گیا تو مجھی ٦٠٥
نالایق جانکر دس ہزار درہم دیکر پھیر دیا جاحظ نے بہت کتابین تصنیف کین ہین
اون مین سے کتاب بیان وتبیین ہے جسمین نظم ونثر جمع کیا ہے اور کتاب
الحیوان اور کتاب الغلمان اور کتاب فرقون اسلامیہ مین ہین ــ یہہ بڑی آنکھون
والا تہا جیسے مفہوم اسکے نام کا ہے ــ مبرد کہتا ہے کہ مین جاحظ پاس اوسکے
مرض مین گیا جب اوسکی خبر پوچھی تو اوسنے کہا کیا حال ہوگا اوس شخص کا جسکا آدہا
دہڑ مفلوج ہو نہین ہیلتا جسکو ہیلانا چاہون اور دوسرا آدہا منقرس ہے اگر مکہی اوپر
اوڑے تو رنج ہو اور باوجود اسکے نوے سے بڑہ گیا ہو پہر شعر پڑہے کہ مضمون اونکا
یہہ ہے تو امید کرتا ہے کہ رہون بڑہاپے مین جیسا جوانی مین تہا یہہ نہین ہوسکتا
جہوٹہی بات جانتا ہے تیرا نفس کپڑا پرانا مثل نئے کے نہین ہوتا ــ روایت
کی ہے کہ وہ بسبب گرنے کتابون کے مرا ــ اوسکی عادت یہہ تہی
کہ کتابون کو کہڑی چنتا اپنے گرد مثل دیوار کے اور بیچ مین آپ بیٹہتا اتفاقاً وہ
اوسپر گرین چونکہ بیمار تہا مرگیا محرم اس سال مین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۶ ہجری

اس برسمین جمع کیا موسی بن بغا نے اپنا لشکر واسطے قتل صالح بن وصیف کے ہرچند
وہ بہاگا اور چہپا لیکن موسی نے اوسے پکڑ کر قتل کیا

ذکر بیعت توڑنے مہتدی اور اوسکے مرنے کا

اس برسمین پندرہوین رجب کو بیعت توڑی محمد مہتدی بن ہارون کے واثق بن
معتصم [illegible] رات رجب کو سبب اسکے مرنے کا یہہ تہا کہ اوسنے

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۶ قصد کیا تہا قتل موسی بن بغا کا جبکہ موسی بعض خوارج سے لڑنے گیا تہا مہتدی نے
بایکیال کو کہ سرداروں ترک سے تہا لکہا کہ تو موسی بن بغا کو قتل کرکے اسکی جاے
ہو بایکیال نے موسی کو اس امر سے مطلع کیا یہہ دونو قتل مہتدی پر متفق ہوکر سامرہ
مین گئے بایکیال جب مہتدی پاس آیا تو مہتدی نے اوسے گرفتار کرکے قتل کیا اور
واسطے لڑائی موسی کے ترک جو مہتدی کے لشکر مین تہے وہ سب اوسے جدا ہوکر
موسی سے جا ملے مہتدی اس امر سے ضعیف ہوکر بہاگا اور قلعہ بند ہوا لیکن اونہون نے
اوسے گہیر کر پکڑا اور خصیہ اوسکے کاٹے تب وہ مرگیا اور مقبرہ منتصر مین دفن کیا
مدت بادشاہت مہتدی کے گیارہ مہینے پندرہ دن تہے عمر اسکی اڑتیس برس کی
تہی یہہ گندم گون تو ندوالا چہوٹا قد بڑی داڑہی والا تہا پیدائش اسکی قاطول
مین ہوئی یہہ مرد پرہیزگار کثیر العبادت تہا چاہتا تہا کہ مین بنی عباس مین ایسا ہون
جیسا عمر بن عبد العزیز بنی امیہ مین

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

یہہ پندرہوان بادشاہ عباسیون کا تہا جبکہ مہتدی بعد خلع کے مارا گیا تو امراے
دولت نے ابو العباس احمد بن متوکل کو قید سے نکال کر بیعت کی لقب اوسکا معتمد علی اللہ
ہوا اسنے اپنا وزیر عبد اللہ بن یحیے بن خاقان کو کیا اس برس مین بادشاہ زنگ نے
ابلہ کو بعد لڑائی کے یکلخت کئی رعایا کو قتل کیا اور شہر کو جلایا چونکہ وہ شہر
لکڑی کا بنا ہوا تہا آگ اوسمین جلد لگی پہر عباد ان پر بے جدال و قتال حاکم ہوا
پہر اہواز کو بزور تلوار اپنے قبضہ مین لایا اس برس مین عیسے بن شیخ شام سے معزول
ہوا اوسنے زمان حکومت مین خراج دینا بغداد سے موقوف کیا تہا جیسا ہمنے ذکر
کیا پہر حاکم کیا عیسی کو ارمنیہ پر اور شام کا حاکم اماجور کو کیا اماجور وہان جاکر بعد

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

بعد جدال و قتال کے لشکر عیسے سے فتح مند ہو کر شام کا حاکم مستقل ہوا اس برس مین امام ۶۰۷
محمد بن اسماعیل بخاری جعفی صاحب مسند صحیح کا فوت ہوا یہہ واسطے طلب حدیث کے
مشہورون مین گیا پیدایش اسکی سنہ ۱۹۴ مین تیرہوین شوال کو ہوئی بخاری نے کہا ہے
کہ مین حفظ کرواتا تہا حدیث کو جبکہ دس برس کا تہا لکہنے والون کو جب بارہ برس کا
ہوا تصنیف کیا مینے قضایا صحابہ اور تابعین اور اقوال اونکے اور کتاب تاریخ اسوقت
نزدیک قبر رسول اللہ صلعم کے تہا — اور کہا اوسنے کہ مینے نکالا حدیث صحیح کو غیر
صحیح سے چہہ لاکہہ اور مینے اپنی کتاب مین نہین داخل کی مگر جو کہ میرے نزدیک صحیح
تہے — ایک مرتبہ یہہ بغداد مین وارد ہوا تب اہل حدیث نے کوشش کرکے
سو حدیث کے متن اور سندون کو بدل کے دس آدمیون کو مقرر کرکے ایک
ایک شخص کو بخاری پاس بہیجا اور حدیث مذکور اوسے لیکن بخاری نے اون سب
حدیثون مین یہہ کہا کہ مین نہین جانتا انکو جب سب پوچہہ چکے تو اوسنے کہا کہ حدیث
اول تو اسطرح ہی اور جو اصل تہے وہ بیان کی اور دوسرے اسطرح ہے اسیطرح
سبکے حقیقت بیان کی — بخاری اور امیر بخارا مین مناقشہ واقع ہوا جسکا نام
خالد تہا خالد نے یہہ مقرر کیا کہ جو شخص کہتا کہ بخاری قایل ہے مخلوق ہونے
افعال عباد کا اور مخلوق ہونے قران کا اوسی زمین مین کاڑتا تب بخاری نے اوسے
تبرا کیا اور برا جانکر وہان سے کوچ کرکے قریہ خرتنک مین کہ سمرقند سے دو فرسخ
تہا اپنے قریبون پاس آیا اور وہین عید فطر کی رات اس برس مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۷ ہجری

اس برس مین زنگیون نے بصرہ کو لیکر خراب کیا اور اوسکے رہنے والونکو قتل کیا
اسی برس مین مالک ہوا یعقوب متعلقات بلخ کا پہر کابل مین جاکر وہانکا حاکم ہوا

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۸ اور تحفہ خلیفہ پاس بہیجا اوسمین بت اوس شہر کے تہے اس برسمین قصد کیا حسن بن زید علوی حاکم طبرستان نے گورکان کا اور لیلیا اوسکو اسی برسمین خفاجہ امیر صقلیہ سنے اپنے غلام کو قتل کیا جیسے ذکر ہوا اوپر سنہ ۲۴۷ مین اور حاکم کیا محمد بن احمد اغلبی حاکم افریقیہ کو صقلیہ پر اس برسمین احمد بیٹا یعقوب کا عباس بن فرج ریاشی لغوی جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۸ ہجری

اس برس مین بہیجا معتمد نے اپنے بہائی موفق ابو احمد کو واسطے لڑائی زنگ کے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۹ ہجری

اس برسمین حاکم ہوا یعقوب صفار نیشاپور پر اس برسمین موا محمد بن موسی بن شاکر جو اون تینون بہائیون مین سے تہا جنکی طرف منسوب ہے حیل بنی موسی جو مشہور ہین نام اون دونون بہائیون کا احمد اور حسین تہا یہہ حاصل کرنے علوم قدیمہ مین صاحب ہمت تہے ہندسہ اور حیل اور موسیقی مین کمال رکہتے تہے جب مامون کو پہلی کتابون سے دریافت ہوا کہ تمام زمین کا دور چوبیس ہزار میل کا ہے تو اسنے بارادہ تحقیق مقرر کیا بنی موسی مذکورون کو اسکے لکہنے پر پوچہا کہ زمین ہموار کونسی ہے تب لوگون نے سخت زمین سنجار اور نرم زمین کوفہ کو بتایا مامون نے اونکے ساتہہ ایک گروہ کیا جنکے قول پر اعتماد تہا یہہ سب زمین سنجار مین گئی اور بلندی قطب شمالی کی دریافت کر کے وہان ایک میخ گاڑی اور اوسمین ایک رسی لمبی باندہی اور اوس رسی کا سرا پکڑ کر قطب شمالی کی طرف سیدہے گئے اور اپنی دانست مین کجی نکی اسی طرح سے جہان رسی ہو چکتی تہی وہان میخ گاڑتے اور اوسمین اور رسی باندہتے مثل پہلی رسی کے یہانتک کہ اسم [illegible] جانے مین پہنچکر [illegible] سے بلندی قطب شمالی کی زیادہ ہونے لگی

لگی اسیطرح ایک درجہ تحقیق ہوا جب اونہون نے اوسکو ناپا تو چہاسٹھ میل اور
دو تہائی میل کی ہوئی پہر جہانسے پہلے ناپنا شروع کیا تہا گئی اور میخ مین رسی
باندہ کر جنوب کی طرف گئے لیے گئے اور پہلی طرحسے رسیان باندہین یہانتک
کہ ایسی جاے پہونچے کہ گہٹنے لگے وہان بلندی قطب شمالی کی ایک درجہ تب
اوسکو ناپا تب وہ چہاسٹہ میل اور دو تہائی میل کی ہوئے تب اونہون نے مامون
پاس آکر بیان کیا تب مامون نے چاہا کہ اسکو اور جاے بہی تحقیق کرے تب اونکو
زمین کوفہ کی طرف بہیجا وہان بہی اوسی طرحسے پیمایش کی لیکن حساب دونو موافق
ہوئے وہانسے پہر کر مامون سے بیان کیا تب اوسکے نزدیک صحیح ہوئی اس پیمایش
کی اور پہلی کتابون کی پہر ضرب کیا میلون مذکور کو تین سو ساٹہ مین جو درجہ آسمان کے
ہین تو حاصل چوبیس ہزار میل ہوئے کہ وہ دور زمین کا ہے مین کہتا ہون کہ ابن خلکان نے
اور اور مورخون نے ایسا ہی نقل کیا ہے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ پانا زمان مامون میں ایک
حصہ درجہ کا چہاسٹھ میل اور دو تہائی میل کا غیر صحیح ہے کیونکہ یہہ حصہ درجہ کا
موافق راے قدما کے ہے اور مامون کے زمانہ مین حصہ درجہ کا چھپن میل تہا
یہہ علم ہیئت مین بہی تحقیق ہو چکا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۰ ہجری

اس برسمین قتل کیا منجور حاکم حمص کو عرب نے اور حاکم وہانکا بکتمر کو کیا اسی برس مین
مالک بن طوق تغلبی رحبہ مین فوت ہوا رحبہ کو اسنے بنایا تہا اسیلئے اوسکی طرف
منسوب ہوتا ہے یعنے بولتے ہین رحبہ مالک اسی برسمین حسن بن علی بن محمد بن علی
بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب جو مشہور عسکری ہتے
فوت ہوئے یہہ بہی بارہ اماموں مین سے ہین موافق مذہب امامیہ کے یہہ باپ

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانے کا

محمد منتظر کے ہین جو سرمن راے کے غار مین ہین موافق اونکے مذہب کے پیدایش انکی سنہ ۲۳۲ مین ہوئی جیسے گذرا سنہ ۲۵۴ مین اس برس مین حسن بن صباح زعفرانی فقیہہ جو شافعی کے یارون بغدادی سے تہا فوت ہوا اس برس مین حنین بن اسحق طبیب عبادی جسنے کتابین حکماریونان کی عربی کی طرف نقل کین اور بہت زبردست عالم تہا براہی ملک علوم کا ہوا اسنے کتاب اقلیدس اور کتاب بطلیوس کو جو مجسطی ہے عربی کیا اور اونکو اصلاح دیکر تنقیح کیا ــ عبادی کسر عین مہملہ اور فتح بار موحدہ کے منسوب ہے طرف عباد حیرہ کی جو کئی قبیلے ہین قبایل مین سے جنہون نے نازل کیا حیرہ کو یہہ لوگ نصاری تہے انکی طرف خلق کثیر منسوب ہے ازانجملہ عدی بن زید عبادی ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۱ ہجری

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

ماورار النہر مین ابتدار اونکی بادشاہت کا اسی برس مین حاکم کیا نصر بن احمد بن اسد بن سامان نے صداۃ بن عثمان بن طغاث بن نوشترو بن بہرام چوبین کو ــ بہرام چوبین وہ ہے جسکا ذکر اخبار کسرے پرویز مین گذرا ــ اسد بن سامان کے چار بیٹے نوح احمد یحیے الیاس تہے یہہ چارون وقت مرنے مامون رشید کے خراسان مین تہے ــ مامون نے اولاد اسد بن سامان کو اکرام کیا اور سب سے پہلے اونکو حاکم کیا جب مامون خراسان سے عراق مین آیا تو خراسان پر غسان بن عباد کو خلیفہ اپنا کیا غسان مذکور نے احمد بن اسد کو فرغانہ کا حاکم کیا سنہ ۲۰۴ مین اور یحیے بن اسد کو شاش کا معہ اشرسنہ کے اور الیاس بن

ذکر بادشاہت نصر کا

بن اسد ہرات کا حاکم ہوا اور نوح بن اسد سمرقند پر حاکم ہوا جب طاہر بن حسین
خراسان پر حاکم ہوا تو اوسنے اونکو بدستور رکھا اسمین نوح بن اسد فوت ہوا
بعد اوسکے الیاس ہرات مین جان بحق ہوا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا محمد بن الیاس
حاکم ہوا احمد بن اسد کے ساتھہ بیٹے تھے نصر — یعقوب — یحیے — اسد — اسمٰعیل
— اسحق — حمید — پہر احمد بن اسد نے انتقال کیا تب نصر اوسکا بیٹا اوسکی جاے
حاکم ہوا اسماعیل اپنے بہائی نصر کی بہت خدمت کرتا تہا یہانتک کہ نصر نے
اوسکو حاکم بخارا کیا اسی سنہ ۲۶۱ مین بعد اسکے سعی کرنے والون نے نصر اور اسماعیل
مین ایسا فساد کروایا کہ نوبت لڑائی کی سنہ ۲۷۵ مین ہوئی اور اسماعیل اپنے بہائی
نصر پر غالب آیا جب اوسے گرفتار کرکے اسماعیل پاس لائے تو یہہ استقبال کو
گیا اور زمین بوسی کی اور اوسکی جگہہ اوسے بہیجا اسماعیل بخارا مین رہا — یہہ
ایک مرد نیک اہل علم کا دوست تہا اور اونکی بزرگی کرتا اسیواسطے یہہ ہمیشہ
بادشاہ رہا اور اسکی اولاد بہی بادشاہ ہوئی اور مدت دراز تک بادشاہت
اسکی اولاد مین رہی جیسی ہم ذکر کرینگے انشاءاللہ تعالے اسی برس مین
اہل برقہ نے نافرمانی احمد بن طولون کی کی تب احمد مذکور نے اونپر لشکر بہیجکر گہیر لیا
برقہ کو اور فتح کرکے ایک گروہ رئیسونکا گرفتار کیا اس برس مین محمد بن احمد بن محمد
بن ابراہیم بن اغلب صاحب افریقہ کا جمادی الاولی مین فوت ہوا بادشاہت
اسکی دس برس پانچ مہینے پندرہ روز رہی اسکے بعد اسکے بہائی ابراہیم بن
احمد بن محمد حاکم ہوا ابراہیم نے بعد چندے صقلیہ مین جاکر بہت بڑی فتحین کین
اور راہ خدا مین جہاد کیا جیسا حق جہاد کا تہا آخر کو ہفتہ کی رات انیسوین ۱۹ ذیقعدہ
کو سنہ ۲۸۹ مین صقلیہ مین بعارضہ ضرب کے موا رحم کرے اللہ اوسپر اوسکا جنازہ
افریقہ مین لیجاکر قیروان مین دفن کیا بادشاہت اسکی پچیس ۲۵ برس رہی یہہ نہایت

ذکر بادشاہت نصر کا

عقل مند تہا ــ متنال تہا سب اسنے تصدق کیا اسی برسمین حسن بن عبد الملک بن ابی
الشوارب قاضی القضاۃ جو اولاد عتاب بن اسید سے تہا وہ اسید جسے نبی صلعم نے حاکم
مکہ کا کیا تہا ــ اسید بفتح ہمزہ اور کسرہ سین مہملہ اور سکون یا ر شناۃ کے اور دال
کے ہے اسی برسمین ابو یزید بسطامی زاہد جسکا نام طیفور بن عیسے بن سروبیان تہا
فوت ہوا سروبیان بعد مجوس ہونے کے ایمان لایا اسی برسمین ابو الحسن مسلم
بن حجاج نیشاپوری صاحب مسند صحیح مرگیا ــ یہہ ملکون مین واسطے حدیث سننے
کے گیا مسلم کہتا ہے کہ مینے اس مسند صحیح کو تین سو ہزار حدیث سنی ہوئی سے تصنیف
کیا جب بخاری نیشاپور مین گیا تو وہان مسلم ملا اور جب مسئلہ خلق لفظ کا پیش آیا
تو تمام آدمی اوسسے جدا ہوئے مگر مسلم بخاری سے کہتا تہا مجھے چھوڑ کہ مین
تیرے پانو چومون اے استاد استادون کے اور سردار محدثون کے اور طبیب
حدیث کے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۲ ہجری

اس برس مین خبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات واسط کی بہیجکر قتل کیا
اور جلایا اور لوٹا اسی برس مین عمر بن شیبہ نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۳ ہجری

اس برسمین حاکم ہوا یعقوب صفار اہواز پر اس برسمین جان بحق ہوا اماجور مقطع دمشق
مین اور احمد بن طولون مصر سے دمشق کی طرف گیا پہر حمص مین پہر حماۃ پہر حلب
اور ان سبکا مالک ہوا پہر احمد بن طولون انطاکیہ مین گیا اور سیما طویل حاکم انطاکیہ
کو پیغام اطاعت کا دیا اوسنے انکار کیا تب احمد اوسسے لڑکر انطاکیہ پر حاکم
ہوا زبردستی اور سیما بعد بڑی لڑائی کے مارا گیا پہر احمد نے طرسوس مین جاکر وہان

ذکر بادشاہت نصر کا

دہان رہنے کا ارادہ کیا واسطے جہاد کے لیکن اسکے رہنے سے وہان نرخ مہنگا ہوا
اور اناج صرف ہوگیا یہہ حال دیکھہ کر شام مین پہر آیا — اسی برس مین چین مین ایک
خارجی مجہول النسب اور اسم نے خروج کیا اور لشکر کثیر سے ارادہ شہر خانقو کا
کہ چین مین ہے کیا وہ شہر فصیل دار ہے اور ایک نہر بڑی اسمین ہے اور اسمین
عالم مسلمانون اور انصاری اور یہود و مجوس وغیرہ کے اہل چین سے بہت ہین
اوسکو محاصرہ کرکر فتح کیا اور وہان کے باشندے بیشمار مارے اور بہت سے
شہرون چین پر حاکم ہوا بعد اسکے بادشاہ چین کی لڑائی سے وہ مارا گیا اور
لشکر اوسکا ایسا بہاگا کہ پہر جمع نہوا اسی برس مین ابراہیم بن احمد بن محمد اغلبی حاکم
افریقیہ نے بنانے شہر رقادہ سے فراغت پاکر وہان رہنے لگا اور اسکا بنانا
شروع کیا تہا سنہ ۲۶۳ مین اسی برس مین قبیحہ ماں معتز کی فوت ہوئی — اسی برس مین
ابو ابراہیم مزنی صاحب شافعی کا جان بحق ہوا — اسی برس مین یونس بن عبد الاعلی
بن موسی جو اصحاب شافعی سے تہا مصر مین راہی ملک عدم کا ہوا پیدایش اسکی
سنہ ۱۹۰ مین ہوئی یونس مذکور نے شافعی کے شعر روایت کرتا ہے اور کہتا ہے
اوسنے کہ مینے سنا شافعی کو کہتا تہا ساتہہ قول رضا ناس کے ارزو تہی کہ نہہ
پائی جاوی بے بس تو اوسمین اپنے ذات کی صلاح باب دنیا یادین مین دیکہے تو
لازم پکڑ اوسکو — عبد الرحمن مولف تاریخ مصر کا جو مشہور ہے پوتا یونس
مذکور کا تہا اسطرح کہ عبد الرحمن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی مذکور

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۵ ہجری

اس برس مین زنگ نے نعمانیہ کو فتح کرکے جلایا اور لوٹا پہر جرجرایا مین گئے
شہر والے بغداد مین گئے

ذکرت موت یعقوب صغار

ذکر موت یعقوب صغار

اسی برس مین یعقوب بن لیث الصفار انیسوین شوال کو بیچ لشکرکشی سابور کے جو
متعلقات اہواز سے ہے فوت ہوا مرض اوسکا درد قولنج تہا حکما نے حقنہ اوسکا
تجویز کیا لیکن حقنہ نکیا — معتمد نے اس پاس قاصد مع نامہ کے بہیجا تہا اور صلح چاہی
تہی جب یعقوب بیمار تہا اسنے قاصد کو سامنے بلواکر اوسکے سامنے تلوار اور روٹی
خشکار کی اور پیاز رکہی اور رسول سے کہا کہ خلیفہ سے تو کہہ کہ اگر مین مرا تو آرام پایا
مجہسے اگر اچہا ہوا تو مجہمین اور تجہہ مین سوا اس تلوار کے نہین اور اگر تو نے
مجہے شکست دیکر فقیر کیا تو کہا دنگا یہہ روٹی اور پیاز — یعقوب نے فتح کیا
تہا رخج کو اور قتل کیا تہا اوسکے بادشاہ کو اور اختیار وہان کے رعایا کا اوسکے
ہاتہہ دیا تہا — بادشاہ رخج سونے کے تخت پر جلوس کرتا تہا اور دعوے
خدائی کا رکہتا — یعقوب دانا عقلمند تہا اور ابتداے امر مین یہہ چاندی بناتا تہا
اسی واسطے اسکو صفار کہتے ہین — صالح بن نصر کنانی کہ اہل سجستان سے تہا
اسکا بچپن کا یار تہا اور مشہور تہا کہ یہہ احسان کرتا تہا لڑائی خوارج مین جب صالح
جان بحق ہوا تو اسکی جگہہ درہم بن حسین کو حاکم کرکے یعقوب نے درہم سے وہی
کیا جیسے صالح سے کرتا تہا لیکن درہم امور لشکر کو انصرام نکرسکتا تہا جبکہ ضعف اور
عجز درہم کا دریافت ہوا تو لوگ یعقوب صفار کو بر جمع ہوئے اور اپنی مہمات کا
اوسے مالک کیا جب یہہ درہم نے سنا تو بے جہگڑے حکومت اوسکو سونپ
پہر مستعد ہوا یعقوب حکومت پر یہانتک کہ قوی ہوئے اوسکے شوکت اور حاکم
شہر ملکا ہوا جیسے گذرا اسکا ذکر کئے جاے جب یعقوب فوت ہوا تو اوسکا
بہائی عمر بن لیث حاکم ہوا اور خلیفہ کو اسنے لکہا کہ مین تیرا مطیع ہون تب موفق نے

ذکر موت یعقوب صفار

موفق نے اوسکو خراسان اور اصفہان اور سجستان اور سند اور کرمان پر حاکم کیا ۶۱۵
احمد اوسکو خلعت حکومت کا دیا اسی برسمین ابراہیم بن ہانی بن اسحاق نیشابری فوت ہوا
یہہ منجملہ ابدال تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۶ ہجری

اس برس مین اہل حمص نے اپنے حاکم عیسے کرخی کو مارا اس برسمین رعایا اون شہرون کی
جو تحت حکومت خلیفہ کی تہی بسبب تغلب سردارون اور لشکر کے رنج اور مصیبت مین
رہے کیونکہ اونکو خوف کسی کا نہ تہا جو چاہتے تہے سو کرتے تہے کوی اونکا مانع
اور مزاحم نہ تہا اسلئے کہ موفق تو مصروف تہا زنگیون کی لڑائی مین اور خلیفہ معتمد
سواے امور سلطنت کے اور چیزون مین مصروف تہا اور عاجز تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۷ ہجری

اس برس مین خلیفہ کے بہائی موفق اور خبیث حاکم زنگ مین کئی لڑائیان ہوئین
جنکا ذکر موجب طول ہے آخر کو زنگیون نے اہواز پر فتح پائی اور اوسپر حاکم ہوئے
پہر موفق شہر بادشاہ زنگ پر گیا لیکن وہ شہر نہایت مضبوط تہا نام اوسکا
مختارہ تہا موفق نے اوسکو گہیر لیا تب اوسکی رعایا نکلی اور امن چاہا اور باقیماندہ
نے محافظت سے ضعیف ہوکر اوسکو سونپ دیا — اسی برسمین حسن بن عباس نے
صقلیہ کا حاکم ہوکر سردارون کو ہر طرف بہیجا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۸ اور سنہ ۲۶۹ ہجری

اسی برسمین مخالفت کی لولو غلام احمد بن طولون نے اپنے مولا احمد بن طولون

ذکر موت یعقوب صفار

سکے اوسوقت مین لولو کی زیر حکومت حلب اور حمص اور قنسرین اور دیار مصر جزیر
سے تہا اسنے موفق کو لکہا کہ میرے پاس آ اسی برس مین معتمد نے حکم لعن کرنے
احمد بن طولون کا منبر پر دیا کیونکہ اوسنے خطبہ موفق کو قطع کرکے اوسکے نام کو خطبہ
سے موقوف کیا تہا ـ معتمد نے یہہ امر لاچار ہوکر کیا تہا اسواسطے کہ خواہش خلیفہ
کی ابن طولون پر نہی اور معتمد کے واسطے کوئی امر نہ تہا بلکہ اسکے بہائی موفق کیواسطے
تہا معتمد نے ملنا چاہا تہا ابن طولون سے مصر مین تاکہ خفگی کرواے اوسمین اور اپنے
بہائی موفق مین ـ بعد اوسے یہہ کہا اوس زمانہ مین جبکہ اسکا بہائی زنگ کی لڑائی
مین مصروف تہا ـ تب اسحاق بن کنداج نے جو عامل موصل کا تہا اون سرداروںکو
جو اسکے ساتہہ تہے گرفتار کرکر بغداد مین بہیجا اور سبقت کی معتمد کی طرف پہرنے مین
یہہ اوسکو ممکن نہوا کہ مخالفت کرے بعد گرفتار ہونے اوسکے سرداروں کے تب
سامرہ مین پہر آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۰ ہجری

اس برس مین صاحب زنگ مارا گیا اوسپر لعنت خدا کی ہو جو اور بہت ہمراہی اوسکے
مارے گئے بادشاہ زنگ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہایا آدمیون کے آواز تعریف
کے ساتہہ بلند ہوئی اور موفق اپنی جاے مع اوسکے سر کے آیا ـ رعایا مین سے
بہت آدمی متفق ہوکر واسطے امان کے اسکے پاس آئے تب اوسنے امان دی پہر
سر خبیث کا بغداد مین بہیجا ـ خروج بادشاہ زنگ کا بدہ کے دن چہبیسوین
رمضان سنہ ۲۵۵ مین ہوا اور مارا گیا ہفتہ کے دن دوسری صفر سنہ ۲۷۰ پس فاصلہ
اونمین چودہ برس چار مہینے چہہ دن ہوئے اسی برس مین حسن بن زید علوی حاکم طبرستان
کا رجب کے مہینے مین راہی ملک عدم کا ہوا بادشاہت اوسکی انیس برس آٹہہ

ذکر مرنے احمد کا

آٹھ مہینے کچھ دن تھے اوسکی جاے اوسکا بہائی محمد بن زید حاکم ہوا

ذکر مرنے احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا

بعد اوسکے جانے کے طرسوس مین اور پہر آنے کے وہان سے - جب انطاکیہ مین گیا تو وہان بہنیس کا دودہ بہت پیا اوسکے پیٹ مین خلل ہوا وہ رہا یہانتک کہ ذرب ہوکر مرگیا اوسکی جو عمر ۲۶ چہبیس برسکی تہی یہہ شخص دانا عقلمند تہا یہہ وہ شخص تہا جسنے قلعہ یافا بنایا اسے پہلے وہان قلعہ نہ تہا اور مصر اور قاہرہ مین مسجد جامع بنائین جو اوسکے ساتہہ مشہور ہے وہ مسجد بہت بڑی ہے اوسکے بعد اوسکا بیٹا خمارویہ حاکم ہوا اسی برس مین محمد بن اسحاق بن جعفر صاغانی اور داود بن علی اصفہانی امام اصحاب ظاہر کا فوت ہوا پیدایش اسکی سنہ ۲۰۲ مین تہی یہہ امام مجتہد پرہیزگار زاہد تہا یہہ اور اسکے اصحاب ظاہر کہلاتے تہے کیونکہ یہہ ظاہر آثار اور اخبار کو لیتے تہے اور تاویلات سے پرہیز کرتے تہے داود شریعت مین قیاس کو جایز نہین جانتا تہا پہر جب اوسکی طرف مضطر ہوا تو اوسکا نام دلیل رکہا - اوسنے بہت احکام خلاف ایمہ اربعہ کے مقرر کئے ازانجملہ یہہ ہے کہ کہتا تہا ظروف چاندی سونے مین پینا فقط حرام ہے اور کہانا اور وضو کرنا اور اور فایدے اوسے جایز ہین کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کہ ظروف چاندی سونے مین پئے تو نہین آواز کرتی کی اوسکے پیٹ مین مگر آگ جہنم کی ایسی مخالفت بہت ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۲ اور سنہ ۲۷۳ ہجری

اسی برس مین محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام اموی حاکم اندلس سلخ صفر کو مرگیا - عمر اوسکی قریب ۶۵ پینسٹھ برسکے تہی مدت حکومت اوسکے ۳۴ چونتیس برس گیارہ

ذکر مرنے احمد کا

۲۱۸ تھے کیونکہ وہ حاکم سنہ ۲۳۸ مین ہوا — اوسنے تنتیس بیٹے چھوڑے جب وہ فوت ہوا
تو اوسکے بعد اوسکا بڑا منذر بن محمد حاکم ہوا منذر پر بیعت تین رات بعد مرنے باپ کے
ہوئی — اسی برسمین ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی مصنف کتاب سنن کا مرگیا
اسنے حج کا قصد کیا تھا معتمد نے اوسکو گرفتار کرکے قید کیا اور قید ہی مین انتقال کیا
اسی برسمین یہہ وہ شخص ہے کہ خارج کیا اسنے بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے پھر بخاری
نے اسی انکی اسنے قبول کی — اسی برسمین حافظ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی مشہور
مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا یہہ حدیث بہت جاننے والا تھا اور سب متعلقات
حدیث کو خوب جانتا تہا — عراق اور شام اور مصر اور رے مین واسطے طلب
حدیث کے گیا اسکی تصنیفات مین سے ایک تفسیر بہت بڑی قران کی ہے اور
ایک تاریخ ہے کہ خوب لکھا ہے اوسمین اسکی کتاب حدیث من جملہ صحاح
ستہ ہے پیدایش اسکی سنہ ۲۰۹ مین ہوئی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۷۴ اور سنہ ۲۷۵ ہجری

اس برسمین قید کیا موفق نے اپنے بیٹے معتضد کو اور قید ہی مین رکھا یہانتک کہ موفق
مرض موت مین گرفتار ہوا جب چھوٹا اسی برسمین ابوسعید حسین بن حسن بن عبداللہ
سکری نحوی لغوی جو مشہور ہے اور صاحب تصانیف تہا فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۷۶ ہجری

اس برسمین عبدالملک بن محمد رقاشی نے انتقال کیا اور اسی برسمین عبداللہ
بن مسلم قتیبہ مصنف کتاب ادب الکاتب فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۷۷ ہجرے

ذکر وفات موفق باللہ کا

اس برس مین ابو احمد طلحہ موفق باللہ بن جعفر متوکل راہی ملک بقا کا ہوا اوسکے پانون
درد فیل سوا تہا اوسنے طول کھینچ کر بہت تکلیف دی ایکدن کہنے لگا کہ میری کچہری
مین سو ہزار آدمی رزق پانے والے ہین مگر اونمین کوئی مجہسا بدحال نہین موت
موفق کی بدھ کے دن بائیسوین صفر اس برس کے مین ہوئی ہے موفق کے ولیعہدی پر
بیعت ہوئی ہے بعد مفوض بن معتمد کے جب یہہ فوت ہوا تو سردارون نے
جمع ہوکر اسکے بیٹے ابو العباس معتضد بن موفق کے ولیعہد ہونے پر بعد مفوض کے
بیعت کی اور اسکے باپ کے یارون نے جمع ہوکر اسکو حاکم اوس چیز کا کروایا
جسپر اسکا باپ حاکم تہا

ذکر ابتداے حال قرامطہ کا

اسی برس مین آئے سواد کوفہ مین ایک قوم جو مشہور قرامطہ ہین جس شخص نے
کہ اس قوم کو اپنے مذہب مین ملایا وہ ایک قریہ مین سواد کوفہ سے بیمار ہوا تب
اوسکو ایک مرد قریہ نے جو کرمیتہ مشہور تہا بسبب سرخی آنکہون کے اور وہ نبطیہ
مین نام سرخی چشم کا ہے جبکہ شیخ قرامطہ اچہا ہوا تو اس مرد کے نام پر نام رکہا گیا
پہر تخفیف کرکے قرمط کہنے لگے اسنے شہری اور جنگلی آدمیون مین سے اوس قوم کو
جنکو عقل اور دین نتہا اپنے دین کی طرف دعوت کی اونہون نے اوسکا دین
قبول کیا نامہ اسنے جو قوم کی طرف بہیجا تہا وہ اسطرح لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
فرج بن عثمان رہنے والا قریہ نصرانہ کا کہتا ہے کہ مین دعوت کرتا ہون مسیح کی
طرف سے جو کلمہ ہے اور وہی مہدی تہا وہی احمد بن محمد بن حنفیہ تہا وہی جبرئیل تہا

ذکر ابتدائے حال قرامطہ کا

۶۲۸ اب مسیح صورت نبا ہے انسان کی اور مجھے کہا ہے کہ تو دعوت کرنے والا ہے اور حجت ہے اور ناقہ صالح اور خو عیسی ہے اور یحیی بن ذکریا اور روح القدس ہے اور بنایا اوسکو کہ نماز چار رکعتین ہین طلوع شمس سے پہلے اور دو رکعتین ہین غروب سے پہلے اور اذان ہر نماز کی یہہ ہے کہ موذن کہے تین مرتبہ اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان ادم رسول اللہ اور اشہد ان نوحاً رسول اللہ اور اشہد ان عیسی رسول اللہ اور اشہد ان محمد الرسول اللہ اشہد ان محمد بن الحنفیہ رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ اتوار کا دن ہے اس دن تعطیل چاہے اور ہر نماز مین استفتاح جو احمد بن محمد بن حنفیہ پر نازل ہوئی ہین وہ اسیطرح ہے الحمد للہ وکلمتہ وتعالی باسمہ المنجد لاولیایہ وباولیایہ قل ان الاہلہ مواقیت للناس ظاہرہا لیعلم علم السنین والحساب والشہور والایام وباطنہا لاولیار الدین عرفوا عبادی سبیلے اتقونی یا اولی الالباب وانا الذی لا اسأل عما افعل وانا العلیم الحکیم وانا الذی ابلو عبادی وامتحن خلقی فمن صبر علی بلائے ومحنتے واختبارے ادخلتہ جنتے واخلدتہ فی نعمتی ومن زال عن امری وکذب رسلی اخلدتہ مہانا فی عذابی واتممت اجلی واظہرت امری علے السنہ رسلی وانا الذی لم یعل جبار الا وضعتہ ولا عزیز الا ذللتہ ولیس الذی اصر علی امرہ ودام علے جہالتہ وقال لم نبرح علیہ عاکفین وبہ موقنین اولیک ہم الکافرون پہر رکوع کری اور اوسکی شریعت مین روزہ برس مین دو دن مہرجان اور نیروز مین تہا اور شراب حرام اور خمر حلال تہی اور جنابت سے غسل کرنا ضرور نہ تہا لیکن وضو مثل وضو نماز کے ہے تہا اور ہر صاحب کچلی اور ناخن کا کہانا درست تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۹ ہجری

اس برس مین معتضد نے اپنے بیٹے مفوض کو ولیعہدی سے موقوف کیا اور اپنے بہتیجے

بہتیجے معتضد کو اپنے بعد ولی عہد کیا

ذکر وفات معتمد کا

اس برس مین احمد معتمد علی اللہ بن جعفر متوکل بن معتصم انیسوین[19] رجب کو بغداد مین فوت ہوا باعث مرنے کا یہہ ہوا کہ اوسنے کنارہ ندی پر بیٹھہ کر بہت کہاپی گیا تہا رات کو مرگیا — معتضد نے قاضیون اور سرداروں کو بلایا اونہون نے اوسے دیکہکر سامرہ مین لیجا کر دفن کیا عمر معتمد کی پچاس برس چھ مہینے کی تہی مدت بادشاہت اوسکی تئیس[۲۳] برس اسکی خلافت مین اسکا بہائی موفق ایسا محیط تہا اور اوسنے ایسے اسپر تنگی کی تہی کہ تین سو دینار کے اسکو حاجت ہوئی لیکن اوسوقت اوسے میسر نہوی اوسوقت اوسنے شعر متضمن شکایت ابنای روزگار کا پڑہا

ذکر خلافت ابی العباس احمد معتضد باللہ کا

یہہ سولہوان[۱۶] بادشاہ عباسیونکا تہا جس رات کہ معتمد فوت ہوا اوسکے صبح کو ابی العباس احمد معتضد باللہ ابن موفق ابی احمد طلحہ بن متوکل کی خلافت پر بیعت ہوئی — اسی برس مین نصر بن احمد سامانی نے انتقال کیا — اوسکی جاے ماوراء النہر مین اوسکا بہائی اسمٰعیل بن احمد بن اسد بن سامان ہوا — اسی برس مین حسین بن عبد اللہ مشہور ابن جصاص مصر سے نسعہ تحفہ گران قیمت کے خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر کی طرف سے واسطے تزویج معتضد کی خمارویہ کی بیٹی سے روانہ ہوا اسی برس مین ابو عیسے محمد بن عیسی بن سودہ ترمذی سلمی ترمذ مین ماہ رجب مین عالم بقا کو دوڑا یہہ امام تہا حافظ تہا اسکی پانچ تصنیف ہین جامع کبیر حدیث مین یہہ اندہا تہا لیکن اون اماموں مین سے تہا جنسے اقتدا حدیث مین کرتے ہین اور شاگرد محمد بن اسمٰعیل بخاری کا تہا

ذکر نوروز معتضدی کا

 اور بعض شبخونوں مین اوسکا شریک تہا شل قیتہ بن سعید اور علی بن حجر کی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۰ ہجری

اس برسمین جعفر بن معتمد فوت ہوا یہہ وہ شخص تہا جسے لقب مفوض نے اور خلعت اوسکے باپ نے دیا تہا اور معتضد نے حاکم کیا جیسے ذکر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۱ ہجری

اس برسمین معتضد ماردین مین گیا وہان کا حاکم اسکے آنے سے بہاگ کر حمدان مین آیا اور اپنے بیٹے کو وہین چہوڑ آیا معتضد نے اوسے لڑکر پہر ماردین کو دی اسی برسمین طغج بن جف عامل دمشق کا طرسوس سے بلاد روم مین آیا خمارویہ کی طرف سے اور فتح کیا اور بندی بکڑی اسی برسمین عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الدنیا صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۲ ہجری

ذکر نوروز معتضدی کا

اس برسمین حکم کیا معتضد نے لینے خراج کا نوروز معتضدی مین واسطے آسانی خلقت کے نوروز خزران کے بنیسے مین جو رومی مہینون سے ہے ہوتا ہے جبکہ آفتاب آخر جوزا مین پہونچتا ہے

ذکر قتل خمارویہ کا

ذکر قتل خمارویہ کا

اس برس مین خمارویہ بن احمد بن طولون مارا گیا اسطرح کہ خدمتگارون مین سے کسینے
اوسکو اوسکے فرش پر ماہ ذی الحجہ مین دمشق مین ذبح کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ کسینے
خمارویہ سے کہا کہ تیری ہر ایک لونڈی نے ایک ایک خوجہ کو اپنا دگڑا بنایا ہے
خمارویہ نے یہہ سنکر چاہا کہ بعض لونڈیون کو سزا دیوے لیکن سب خادمون نے
اجتماع اور اتفاق اسکے قتل پر کرکے جنہون نے اونکو تہمت اس امر کا کیا تہا
اونمین سے بیس نفر سے زیادہ قتل کئے اور حیلہ خمارویہ کو بہی قتل کیا تب
اوسکے سردارون نے جیش بن خمارویہ پر بیعت کی ہر چند یہہ لڑکا تہا اسی برس مین
ابو حنیفہ احمد بن داود دینوری مصنف کتاب نبات کا فوت ہوا اسی برس مین
حارث بن ابی اسامہ نے انتقال کیا جسکے واسطے مسند ہے اسی برس مین
ابو العینا محمد بن قاسم جو روایت اصمعی سے کرتا ہے جان بحق تسلیم ہوا یہہ اندہا
اور صاحب لطایف اور اشعار کا ہے یہہ ظرافت سے ایسا حاضر جواب اور
ذکی تہا کہ کوئی مثل اسکے نہ تہا پیدایش اسکی سنہ ۱۹۱ مین ہوئی اور چالیس برس
کی عمر مین اندہا ہوا لقب اسکا ابو العینا اسطرح سے ہوا کہ ایکدن اسنے ابو زید
سے پوچہا کہ تصغیر لفظ عین کی کیا آتی ہے اوسنے کہا عیینا اے ابو عیینا یہی
لقب اوسکا ہوگیا — متوکل کے سامنے اسکے ندیم ہونے کا مذکور ہوا تہا
اوسنے کہا کہ اگر یہہ اندہا نہوتا تو البتہ اسکے لایق ہوتا ابو عینا نے یہہ سنکر کہا
کہ اگر مجہے چاند دیکہنے سے معاف رکہے تو مین لایق منادمت کے ہون

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۳ ہجری

اس برس مین طغج بن جف امیر دمشق نے جیش بن خمارویہ کو دمشق مین بہیجا اور لشکر

ذکر قتل خمارویہ کا

۲۲۴ جیش مذکور کا اوسکے لڑکپن کے باعث اور ارزال کے قریب اور باپ کے سرداروں
کے دور ہونے کے سبب سے مختلف ہوا آخرکار اوسکو قتل کرکے گھر اور شہر
کو لوٹا اور جلایا اور اوسکے بھائی ہارون بن خمارویہ کو اوسکے جای مسند خلافت پر
بٹھایا — جیش بن خمارویہ نو مہینے کل بادشاہ رہا — اسی برس مین بحتری شاعر
جسکا نام ولید بن عبادہ تھا منبج مین یا حلب مین فوت ہوا پیدایش اوسکی
سنہ ۲۰۶ مین ہوئی اسی برس مین علی بن عباس مشہور ابن رومی شاعر نے انتقال کیا
اسی برس مین معتضد نے حکم کیا کہ جو سہام مواریث سے بچے وہ ذوی الارحام
کو ملے اور دفتر مواریث کا موقوف کیا — تاریخ قاضی شہاب الدین بن ابی الدم
سے یہہ منقول ہے کہ اسی برس مین معتضد نے حکم لکھنے طعن کا معاویہ اور اوسکے
باپ اور بیٹے کے حق مین اور اوسکے لعن مباح ہونے مین دیا اور اوس حکمنامہ مین
بعد حمد خدا اور صلوۃ نبی کے یہہ لکھا تھا کہ جب ہمارے پیغمبر کو خدا نے رسول
کیا تو سب سے زیادہ اونکی مخالفت مین بنی امیہ تھے اور بنی امیہ مین سبسے
زیادہ ابوسفیان بن حرب تھا اور اوسکے دوست جو بنی امیہ سے تھے فرمایا
اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین والشجرۃ الملعونۃ مفسر سب متفق ہین کہ مراد
اوسسے بنی امیہ ہین — نبی صلعم نے ایکدن دیکھا کہ ابوسفیان کو آتے ہوئے
کہ معاویہ کھینچتا ہے اوسے اور یزید معاویہ کا بھائی ہنکاتا ہے اوسے تب آپنے
فرمایا لعنت خدا کی کھینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر — منقول ہے
کہ معاویہ نے کہا اے بنی عبد مناف لو تم اوسکو لیا کرو کالیس وہان بہشت اور
دوزخ نہین ہے — اور رسول صلعم نے ایکروز واسطے روبرو لکھنے کے بلایا
بسبب کھانا کھانے کے لکھنے مین دیر کی تب نبی صلعم نے فرمایا اللہ اوسکا پیٹ
سیر نکرے — جب سے کبھی سیر نہوتا تھا — وہ کہتا تھا کہ مین طعام کو سیر ہوکر نہین

ذکر قتل خمارویہ کا

۱۲۵ | ہین چھوڑتا بلکہ تہک کر چھوڑ دیتا ہون اور یہہ بہی منقول ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جبکہ تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو قتل کرو اسیطرح کی حدیثین اوسمین بہت تہین اور حکم کیا کہ یہہ شہرون مین پہرایا جاے اور معاویہ پر برسر منبر لعنت کرین تب لوگون نے کہا کہ اسسے فرامی سید ون کو ہوجاےگی اور سادات ہمیشہ بادشاہون پر خروج کرتے رہے ہین بیشک کہ لوگون مین اس سے فتنہ برپا ہونگے یہہ سُنکروہ اسے باز آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۴ ہجری

اس برس مین منجمون نے لوگون کو خبر دی کہ بہت شہر ولایتین بسبب کثرت بارش اور شدت نہرون کے ڈوب جاینگی تب لوگون نے محافظت کی لیکن اس سال مینہ کم ہوا اور چشمے نیچے ہوگے یہانتک کہ بغداد مین کئے مرتبہ نماز استسقا پڑہی اسی برس مین حکومت ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی مصر مین بگڑ گی سردار اسمین ایسے مخالف ہوے کہ بندوبست بادشاہت کا ٹوٹ گیا اوسکی طرف سے دمشق پر طغج بن جف حاکم تہا اس برس مین اسحاق بن موسے اسفراینی فقیہہ شافعی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۵ ہجری

اس برس مین معتضد نے آمد مین جاکر اوسے بی لڑائی لیا حاکم اوسکا محمد بن احمد بن عیسی بن شیخ پہر معتضد نے قنسرین مین جاکر شہر مذکور کو لیلیا اور عواصم کو سردارون ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر سے لیا ہارون نے معتضد سے چاہا تہا کہ ان شہرون کو مجہسے لیلے اس برس مین ابراہیم بن اسحق جو سردار محدثون کا بغداد مین تہا جان بحق تسلیم ہوا

ذکر قتل خمارویہ کا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۶ ہجری

اس برس مین ایک شخص قرامطہ کا ظاہر ہوا بحرین مین جو مشہور ابی سعید جنابی تہا
اور جمع کثیر قرامطہ کرکے ایک گروہ قطیعت اور ان قریون مین قتل کیا اسی برس مین
مبرد جسکا نام ابو العباس محمد بن عبد اللہ بن زید تہا فوت ہوا یہہ نحو اور لغت
مین امام تہا اسکے تصنیفات مین سے بہت کتابین مشہور ہین ازانجملہ کتاب
کامل اور روضہ اور مقتضب وغیرہ ہین اسنے ابو العثمان مازنی سے پڑہا تہا
نفطویہ وغیرہ اسکے شاگرد تہے پیدایش اسکی سنہ ۲۱۰ مین ہوئی مبرد اوسکا لقب
ہے جو اسم سے بہی زیادہ مشہور ہوا ہے وجہ شہرت یہہ کہتے ہین کہ یہہ اپنے
یارون مین بیٹہا تہا ناگاہ حاکم شرطہ نے اسکو مصاحب کیواسطے طلب کیا
لیکن مبرد نے اوس پاس جانا کردہ جانا ۔ جب قاصد نے اسکے طلب مین مبالغہ
کیا تو وہ کوزون مین جو پانی ٹہنڈا کرنے کے لئے تہے گہس کر چہپ رہا جب قاصد
صاحب شرطہ کا اس گہر مین ڈہونڈنے کو آیا تو مبرد کو نپایا جب وہ ڈہونڈہ کر
چلا گیا تو صاحب خانہ جسکا نام ابو حاتم سجستانی تہا تالی بجا کر کوزون پر آواز
کرتا تہا کہ اے مبرد اے مبرد لوگون نے یہہ سنا تو بولنے لگے یہانتک کہ لقب
ہوگیا ابو العباس کا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۷ ہجری

اس برس مین اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر کا امیر خراسان کو قتل وغارت
کرکے خراسان پر حاکم ہوا نام حاکم خراسان کا عمرو بن لیث صفار تہا پہر اوسکو معتضد
پاس بغداد مین بہیجا اوسنے اوسے وہان قید رکہا یہانتک کہ مارا گیا سنہ ۲۸۹ مین

ذکر مرنے معتضد کا

مین قید خانہ ہی مین — اسی برس مین محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کا خراسان مین ۶۲۷
کیا صفار کے لٹنے کی خبر سنکر تو وہان حاکم ہوا تب اوسمین اور لشکر اسماعیل سامانی مین
لڑائی سخت ہوئی لشکر علوی کا بہاگا اور علوی زخمی ہوا انہی زخمون سے بعد چند
دن کے فوت ہوا بیٹا اسکا زید اس دفعہ مین گرفتار ہوا تہا اوسے اسماعیل پاس
بہیجا اسماعیل نے اوسکا اکرام کیا اور وسعت دی اوسکے قید مین — محمد بن زید
ادیب فاضل شاعر خوش سیرت تہا اللہ اوسپر رحم کرے اسی برس مین علی بن
عبد العزیز بغوی نے مکہ مین وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۸ اور سنہ ۲۸۹ ہجری

اس برس مین طغج بن جف امیر دمشق اور قرامطہ مین لڑائیان ہوئین

ذکر مرنے معتضد کا

اسی برس مین بائیسوین ۲۲ ربیع الآخر کو ابو العباس معتضد بن طلحہ موفق بن جعفر متوکل بن محمد
معتصم بن ہارون رشید فوت ہوا اوسکو محمد بن طاہر کے گہر مین رات کو دفن کیا
پیدایش اوسکی ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۴۲ مین ہوئی بادشاہت اوسکی نو ۹ برس
نو ۹ مہینے تیرہ ۱۳ دن رہی — اولاد اوسکے بیٹون مین ایک علی مکتفی اور جعفر مقتدر
اور ہارون تہے اور گیارہ ۱۱ بیٹیان تہین جب معتضد کی موت قریب ہوئی تو اشعار
پڑہے — معتضد فربہ مہیب تہا اوسکے خوف اور دبدبہ سے لوگ ڈرتے تہے
اور اوسسے دادخواہی بسبب خوف کے نکرتے تہے وہ عقلمند اور نیکبخت تہا قاضی
ابن اسحق نے نقل کی ہے کہ مین ایک روز معتضد پاس جو گیا تو دیکہا اوسکے سرہانے

۶۲۸ جوان عورتین رومی جنکے منہہ صبح کی مانند تھے بین اونکو دیکھنے لگا جب مین کہڑا ہوا تو مجھے معتضد نے کہا کہ بیٹھ مین بیٹھا تمین لوگ جو مجتمع تھے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا اے قاضی خدا کی قسم مینے اپنے ازار بند کو حرام پر کبھی نہین کہولا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہہ وقت مرنے معتضد کے رقہ مین تہا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اسے لکہا اور اسکی بیعت لی جب یہہ خبر اسکو پہنچی تو اسنے بہی بیعت اپنے پاس والون سے لی اور بغداد کیطرف جاکر بائیسوین جمادی الاول کو اوسمین داخل ہوا اسی برس مین ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا جیسے سنہ ۲۶۱ مین ہمنے لکہا ہے بیہ اوسکے عبداللہ بیٹا ابراہیم حاکم ہوا پہر عبداللہ قتل ہوا حال اسکا سنہ ۲۹۶ مین ہم لکہینگے اگر خدا نے چاہا عبداللہ کا قتل شہر تونس مین ہوا یہہ شخص عادل نیک خصلت تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۰ ہجری

اس برس مین شوکت قرامطہ کی ایسی بڑہی کہ انہون نے دمشق کو اوسکے حاکم طغج بن جفت کے لشکر کو شکست دیکر گہیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحیے کو جو شیخ کر مشہور ہے قتل کیا جب یہہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جاے اوسکا بہائی حسین قایم ہوا اور اسنا احمد تہا اور ظاہر کیا بدبختی کو اپنے منہہ پر اور گمان کیا کہ وہ نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچہہ مال اوسکو دیکر صلح کی پہر حمص مین جاکر وہان غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبرون پر پڑہوایا اور نام رکہا گیا مہدی امیرالمومنین اور ولی عہد اپنے چچا کی بیٹی کو کرکے اوسکا لقب مدثر رکہا اس گمان پر کہ یہہ وہ مدثر ہے جو قران مین ہے پہر حماۃ اور معرہ وغیرہ

ذکر غلبہ مکتفی کا مصر اور شام پر

وغیرہ مین جا کر اونکی رعایا کو مع لڑکون اور عورتون کے قتل کرکے سلمیہ مین گیا اوسکو ۶۲۹
بے لڑائی لیکر وہانکی رعایا کو مع لڑکون مکتب کے جلا یا جبکہ حکومت قرمطی صاحب
شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی نے بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اوترا اور لشکر
اونکی طرف بہیجا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۱ ہجری

چوبیسوین ۲۴ محرم اس سال کے لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ قرمطی مین ایک مکان میں
جو حماۃ سے بارہ میل ہے لڑائی ہوئی قرامطہ بہاگی لشکر خلیفہ اونکو قتل کرتے
ہوئے پیچہے گئے صاحب شامہ مع چچا کے بیٹے مدثر اور غلام رومی کے بہاگا
لیکن لوگون نے اوسے ایک جنگل مین گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ مین حاضر کیا
وہ اونکو لیکر بغداد مین گیا اور اونکو وہان قتل کرکے سر صاحب شامہ کا شہر مین
تشہیر کیا کتاب شریف عابدین یہہ لکہا ہے کہ تنعم مین یہہ لڑائی واقعہ ہوئی اونہون نے
کہا ہے کہ وہ ایک قریہ ہے شہر دن معرۃ سے اخذہ کے راہ پر حماۃ سے
حلب تک اسی برسمین ابو العباس احمد بن یحیی بن زید معروف ثعلب بغداد مین مرا
یہہ کوفیون کا نحو اور لغۃ مین امام تہا اور ثقہ تہا دلیل مین اور صالح تہا پیدایش اوسکی
سنہ ۲۰۰ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برسمین مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتھہ کرکے دمشق پر غالب آیا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

۶۲۸ جوان عورتین رومی جنکے منہہ صبح کی مانند تہے مین اونکو دیکہنے لگا جب مین کہڑا ہوا تو مجھے معتضد نے کہا کہ بیٹھ مین بیٹھا تمین لوگ جو مجتمع تہے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا اے قاضی خدا کی قسم مینے اپنے ازار بند کو حرام پر کبہی نہین کہولا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہہ وقت مرنے معتضد کے رقہ مین تہا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اسے لکہا اور اسکی بیعت لی جب یہہ خبر اسکو پہنچی تو اسنے بہی بیعت اپنے پاس والون سے لی اور بغداد کیطرف جاکر بائیسوین جمادی الاول کو اوسمین داخل ہوا اسی برس مین ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا جیسے سنہ ۲۶۱ مین ہمنے لکہا ہے بعد اوسکے عبد اللہ بن ابراہیم حاکم ہوا پہر عبد اللہ قتل ہوا حال اسکا سنہ ۲۹۶ مین ہم لکہین گے اگر خدا نے چاہا عبد اللہ کا قتل شہر تونس مین ہوا یہہ شخص عادل نیک خصلت تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۰ ہجری

اس برس مین شوکت قرامطہ کی ایسی بڑہی کہ انہون نے دمشق کو اور اسکے حاکم طغج بن جف کے لشکر کو شکست دیکر گہیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحیے کو جو شیخ کر شہور ہے قتل کیا جب یہہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جاے اوسکا بہائی حسین قایم ہوا اور مسمی با حمد تہا اور ظاہر کیا بدبختی کو اپنے منہہ پر اور گمان کیا کہ وہ نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچھہ مال اوسکو دیکر صلح کی پہر حمص مین جاکر وہان غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبرون پر پڑہوایا اور نام رکہا گیا مہدی امیر المومنین اور ولی عہد اپنے چچا کی بیٹے کو کرکے اوسکا لقب مدثر رکہا اس گمان پر کہ یہہ وہ مدثر ہے جو قران مین ہے پہر حماۃ اور معرہ وغیرہ

ذکر غلبہ مکتفی کا مصر اور شام پر

وغیرہ مین جاکر اونکی رعایا کو مع لڑکون اور عورتون کے قتل کرکے سلمیہ مین گیا اوسکو ۶۲۹
بے لڑای لیکر وہانکی رعایا کو مع لڑکون مکتب کے جلایا جبکہ حکومت قرمطی صاحب
شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی نے بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اوترا اور لشکر
اونکی طرف بہیجا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۱ ہجری

چوبیسوین (۲۴) محرم اس سال کے لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ قرمطی مین ایک مکان پر
جو حماۃ سے بارہ میل ہے لڑای ہوئی قرامطہ بہاگی لشکر خلیفہ اونکو قتل کرتے
ہوئے پیچہے گئے صاحب شامہ مع چچا کے بیٹے مدثر اور غلام رومی سے بہاگا
لیکن لوگون نے اوسے ایک جنگل مین گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ مین حاضر کیا
وہ اونکو لیکر بغداد مین گیا اور اونکو وہان قتل کرکے سر صاحب شامہ کا شہر مین
تشہیر کیا کتاب شریف عابدین مین یہہ لکہا ہے کہ تمع مین یہہ لڑائی واقعہ ہوئی تہی مین
کہتا ہون کہ وہ ایک قریہ ہے شہرون معرۃ سے اخذہ کے راہ پر حماۃ سے
حلب تک اسی برس مین ابو العباس احمد بن یحیی بن زید معروف ثعلب بغداد مین موا
یہہ کوفیون کا نحو اور تشبیہ مین امام تہا اور ثقہ تہا دلیل مین اور صالح تہا پیدایش اوسکی
سنہ ۲۰۰ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برس مین مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتہہ کرکے دمشق پر غالب آیا

اخبار قرامطہ کا

۲۹۲ اور یہانتک گیا کہ قریب مصر کے پہنچا حاکم اوسکا ہارون بن خماردیہ تہا اسکے اکثر سردار جدا ہوکر لشکر خلیفہ سے ملے لیکن ہارون اونہی باقیماندہ سے نکلکر محمد بن سلیمان سے کئی مرتبہ لڑا آخرکار لشکر ہارون مین باہم دشمنی ایسی ہوئی کہ نوبت [illegible] رخون کی پہنچی ہارون نے سوار ہوکر ارادہ فتنہ کے فرد کرنے کا کیا تہا کہ [illegible] نے اوسے نیزہ مارا کہ مرگیا بعد اوسکے اوسکا چچا شیبان قایم حکومت [illegible] اوسنے محمد بن سلیمان سے امان چاہی محمد نے اوسے امن دیا پہر شعبان رات کو [illegible] بہاگا کہ اوسکا نشان نہ ملا تب محمد بن سلیمان نے مصر پر غالب ہوکر بنی طولون کو [illegible] فتار کیا وہ قریب دس مرد کے تہے اور اونکا مال ضبط کیا اور اونکو قید کرکے [illegible] ادکو بہیجا اور فتح نامہ مکتفی پاس روانہ کیا یہہ اس برسکے صفر مین ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۳ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ کا

اس برس مین بعد غالب ہونے لشکر خلیفہ کے مصر پر اور فارغ ہونے محمد بن سلیمان کے [illegible] مصر مین ایک خارجی خلنجی نامی نے خروج کیا جب اوسنے قوت [illegible] پائی تو احمد بن کیغلغ عامل دمشق کا اوسکی طرف گیا قرامطہ نے دمشق [illegible] عامل دیکھکر قصد اوسکے لینے کا کرکے وہان کے لوگون کو قتل کیا اور لوٹا [illegible] طبریہ کو پہر اطرافت کوفہ مین گئے تب مکتفی نے لشکر مع سرداران خاص کے مثل [illegible] وصیف بن صوارتکین ترکی اور فضل بن موسی بن بغا اور بشر خادم افشینی اور [illegible] [illegible] اوسپر بہیجے جب باہم لڑائی ہوئی تب لشکر خلیفہ نے شکست پائی اور اون سرداروں مین سے جمع کثیر مارے گئے اور قرامطہ نے اشیاء کثیرہ لوٹکر قوت

اخبار قرامطہ کا

۶۳۱ وفات پائی اسی برس مین عبد اللہ بن محمد ناشی شاعر اور نصر بن احمد حافظ فوت ہوئے
اسی برس مین زندیق احمد بن یحیے بن اسحق جو مشہور ابن راوندی ہے جان بحق تسلیم ہوا
اسنے بہت کتابین کفر مین مناظرہ اور مناقضہ شریعت مین تصنیف کین از انجملہ فضیحۃ المعتزلہ ہے
اور کتاب اللامع اور کتاب فرند اور کتاب زمردہ وغیرہ ہین اور ان سب کا
علما نے جواب لکہا ہے خواہ معارض قران شریف کے نہین خواہ اور کفریات
مین اور اوسکی وجہ فساد کو بدلیل قوی ثابت کیا ہے بعض اوسکے اقوال سے
یہہ ہے لعنت ہو جو اوسپر خدا کی کتاب زمردہ مین ... پاتا ہون کلام اکثم بن صیفی کو
بہتر خدا کی اس قول سے انا اعطیناک الکوثر اور کہا ہے کہ انبیا نے طلسمات سے
تہے کہ عوام خلق کو اوسکے سبب کہینچا جیسے مقناطیس لوہے کو کہینچتا ہے اور یہود
اور نصاری کی طرف سے کتاب مناقضہ دین اسلام کے لئے بنائی اور یہود کی
طرف سے لکہا کہ موسی بن عمران نے فرمایا ہے کہ نہین نبی میرے بعد اور کتاب
فرند مین لکہا تہا کہ مسلمان اپنے نبی پر دلیل قران لاتے ہین جسکے ساتہہ نبی نے
غلبہ چاہا لیکن عرب اونکا معارضہ نکرسکے پس مسلمانون سے کہا جاوے کہ اگر کوئی
فلاسفہ مین سے پہلا حکیم دعوے کرے جیسا تم دعوے قران کے باب مین کرتے
ہو تو بطلمیوس کے صدق پر دلیل قایم ہوگی کیونکہ اقلیدس نے دعوے کیا ہے
کہ تمام خلق مثل اوسکی کتاب کے لکہنے سے عاجز ہین تو اس دلیل سے نبوت
اسکی ثابت ہوگی اور اوسنے کہا ہے کہ قول خدا تعالے ان کید الشیطان کان ضعیفا
کون ضعف تہا آدم کو تو جنت سے نکالا اوسکے ایسے قول بہت ہین لیکن ہم نے
اوسکے لکہنے سے اعراض کیا ــ موت اسکی لعنت ہو اسپر اللہ کی رحبہ مالک
بن طوق مین ہوئی لکہا ہے کہ عمر اسکی چہتیس برس کی تہی ــ اسکے اخبار اور تاریخ
وفات قاضی شہاب الدین ابی الدم حموی کی تاریخ مین بہی مینے پڑہی دیکہی ہے

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

۶۳۲ اور تاریخ شمس الدین ابن خلکان مین مینے دیکھا کہ اسکی وفات سنہ ۲۴۵ مین ہوئی اور بعض نے کہا کہ سنہ ۲۵۰ مین واللہ اعلم بالصواب

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۴ ہجری

اس برس مین قرامطہ نے عراق کی رستے سے حاجیون کو پکڑکر سب کو قتل کیا بیس[۲] ہزار مقتول شمار مین آئے اونکا اسباب بہت لیا سردار قرامطہ کا زکرویہ تہا یہ خبر سنکر مکتفی نے اونپر لشکر بہیجکر قتل کیا قرامطہ بہاگے شکست پاکر اور بہت آدمی انکے مارے گئے زکرویہ ملعون زخمی گرفتار ہوا اور سات دن کے بعد راہی ملک عدم کا ہوا لشکر مع اوسکے سرکے بغداد مین آیا اور اوسکے سرکو تشہیر کیا اسی برس مین محمد بن نصر مروزی سمرقند مین فوت ہوا اسکی تصنیفات بہت ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۵ ہجری

اس برس مین صفر کے مہینے مین اسمٰعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر اور خراسان کا جان بحق تسلیم ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو نصر احمد بن اسمٰعیل حاکم ہوا مکتفی نے اوسکو اطاعت کے واسطے لکہا

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

اٹہارہوین شب ذی قعدہ اس برس کو مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد باللہ ابی العباس احمد بن موفق باللہ ابی احمد طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم محمد بن ہرون رشید نے انتقال کیا بادشاہت اسکی چھہ[۶] برس چھہ مہینے اونیس[۱۹] دن رہی عمر اوسکی تینتیس[۳۳] برس کی تہی میانہ قد خوبصورت ہلکا گندم گون خوش پیشانی اور بال بڑی ڈاڑہی والا تہا

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ کا

والا تہا ماں اسکی ام ولد ترکیہ کی تہی نام اوسکا جیجک تہا بیماری اسکے کئی مہینے رہی ۲۳۳
یہہ محمد بن طاہر کے گہر مین دفن ہوا

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن معتضد باللہ کا

اسکی ماں ام ولد تہی نام اوسکا شغب تہا یہہ اٹہارہوان بادشاہ عباسیون کا تہا
اسکی خلافت پر بیعت اسی روز ہوئی جس روز مکتفی فوت ہوا عمر مقتدر کی دن بیعت
۱۳ تیرہ برس کی تہی

ذکر فوت منذر اموی صاحب اندلس کا

اسی برس مین فوت ہوا منذر بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن
جو داخل تہا مغرب بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان مین جب منذر
نے انتقال کیا تو اوسکے بہائی عبد اللہ بن محمد پر واسطے امارت کے بیعت ہوئی
یہہ سترہوین صفر اس برسکے ہوئی اسی برسکے محرم مین ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر
ترمذی فقیہ شافعی محدث راہی ملک بقا کا ہوا یحیے بن بکیر مصری اور یوسف
بن عدی اور کثیر بن یحیی وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد بن کامل
وغیرہ روایت کرتے ہین پیدائش اسکی سنہ ۲۰۰ مین اور لکہا ہے سنہ ۲۱۰ مین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۶ ہجری

ذکر خلع مقتدر اور بیعت ابن معتز کا

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

۲۹۶ھ اس برس میں سرداروں اور قاضیوں نے مقتدر سے خلع کر کے عبداللہ بن معتز کی بیعت
کی اور اوسکا لقب مرضی باللہ رکہا اس امر سے گہر کے غلاموں مین سے جو مقتدر
کی طرف تہے اور جو ابن معتز کی طرف تہے لڑائیان ہوئین آخر کو عبداللہ بن معتز
بہاگ کر چہپا اور اوسکے یار بہی جدا ہوئے پہر گرفتار ہوا عبداللہ بن معتز اور دو رات
قید رہا آخر کو پہانسی دیکر قتل کیا اور ظاہر یہہ کیا کہ وہ نکسیر پہوٹ کر فوت ہوا
لاش اوسکی اوسکے ورثا کو دی پیدایش عبداللہ بن معتز کی تیسوین شعبان سنہ ۲۴۷ھ مین
ہوئی تہا یہہ شاعر فاضل تہا اسکے اشعار اور تشبیہات مشہور ہین شاگرد یہہ مبرد کا تہا
غلبہ اور بادشاہت اسکی ایکدن رہی وقت بادشاہ ہونے کے اسنے کہا تہا پہنچا وقت
ظہور حق اور باطل ہونے باطل کا اسکے کلمات ربع بہت ہین یہہ اپنے مذہب مین
ہوسن اور کمر بستہ طالب علم اور شعر پڑہنا مشہور حلقا مین یہہ تہا کہ وہ اپنے
نفس کو لایق خلافت نہین جانتا تہا بلکہ آرام طلب ایسا تہا کہ اسکو حاکم خلافت قوم
نے کیا تہا جس قوم نے اسے خوار کیا بعد بیعت کے — علی بن محمد بن بسّام نے اسکا
مرثیہ کہا ہے کہ مضمون اوسکا یہہ تہا واسطے اللہ کے ہے بہلائے تیری کافی تہا مجہے
عوض ملک کے تہوڑا سا علم اور ادب اور حسب نہین ہے یہہ امر کہ اگر نہوتا ملک
تو تجہین نقصان ہوتا کیونکہ تو نے پایا ہے بیشتر ادب کا رو روایت یہہ بہی ہے
کہ وہ کہتا تہا کہ مجہے اللہ نے حاکم اسواسطے کیا ہے کہ تمام اولاد طالب کو فنا کرون
یہہ خبر جو اولاد علی عا کو پہنچی تو انہون نے بد دعا دی

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ بن عبداللہ بن ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب کا
از افریقیہ

اس برس کے غرہ رمضان کو ابو نصر زیادۃ اللہ بن عبداللہ بعد قتل اپنے باپ کے

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

۲۹۵ کے جو زیادہ اللہ کے اتفاق سے ہوا تہا حاکم ہوا توضیح اسکی یون ہے کہ زیادۃ اللہ
کو اسکے باپ عبداللہ نے شراب پینے پر قید کیا تہا سو زیادۃ اللہ نے تین خادم
صقالبی کو جو اسکے باپ کے خادم تہے قتل پدر پر متفق کیا اونہون نے عبداللہ کو
قتل کرکے اوسکا سر زیادہ اللہ پاس قیدخانہ مین لائے جب زیادت اللہ
حاکم ہوا تو اونکو قتل کروایا باوجودیکہ اونسے قتل کروایا تہا جب بادشاہ ہوا
یہہ افریقیہ پر متوجہ لذات اور صحبت مسخرونکا ہوا اور معاملات مملکہ کو بالکل
چہوڑ دیا اور اغالبیہ مین سے جو اسپر قادر تہے اسکے چچا اور بہائی اون سبکو
قتل کیا اور زمان حکومت زیادۃ اللہ مین کام ابی عبداللہ شیعہ کا جو مغرب مین
لوگون کو دعوت طرف سادات بنی فاطمہ کی کرتا تہا خوب بنا زیادت اللہ
نے یہہ حال دریافت کرکے اوسپر تمام لشکر کہ چالیس ہزار آدمی تہے سعہ
ابراہیم کے جو بنی اغلب سے تہا اور وہ اوسکے چچا کی اولاد تہا بہیجا تب ابو
عبداللہ شیعہ نے اونکو شکست دی جب زیادت اللہ نے بہاگنا لشکر کا اور
ضعیف ہونا مقابلہ ابی عبداللہ شیعہ سے دریافت کیا تو جتنا اس سے ہوسکا مال
جمع کرکے اپنے ملک کو چہوڑ کر شرق کی طرف گیا جب مصر مین پہنچا تو وہان نوشیری
عامل تہا اوسنے حال اسکے آنے کا مقتدر کو لکہا پہر زیادۃ اللہ وہان سے رقہ
مین گیا وہان خط مقتدر کا متضمن پہر آنے کا مغرب مین واسطے لڑائی ابو عبداللہ
شیعہ کے پہنچا اور نوشیری عامل مصر کو واسطے مدد کے لشکر اور مال کے ساتہہ
بہت تاکید لکہی یہہ حال دیکہہ کر زیادۃ اللہ مصر مین آیا نوشیری نے اسے کہا
کہ تو حمامات کیطرف نکل تو مین تیرے پاس لشکر اور مال مین سے جو ضرور ہوبہیجون
جب یہہ نکلا تو نوشیری نے درنگ کی یہانتک کہ کئی مقام وہان ہوئے آخر کو
اسکے لوگ متفرق ہوئے اور زیادت اللہ کہ عادت شراب اور راگ سننے کی رکہتا تہا

ذکر ابتداے دولت سادات کا

۲۳۶ اوسکو بیماری عارض ہوی کہ بال ڈاڑہی کے گر پڑے تب زیادت اللہ نے نوشیری سے مایوس ہوکر قدس کیطرف واسطے رہنے کے گیا لیکن رملہ مین پہنچ کر مرگیا اور وہین دفن ہوا۔ مغرب مین بنی اغلب مین سے کوی باقی نرہا بنی اغلب کی بادشاہت بارہ[۱۱۲] برس تقریباً رہی کیونکہ اوپر گذر چکا کہ رشید نے ابراہیم بن اغلب کو حاکم افریقیہ کا کیا تہا ۱۸۴ھ مین اور اللہ ہی ایسا ہے جسکے ملک کو زوال نہین

ذکر ابتداے دولت سادات بنی فاطمہ کا

اسی ۲۹۶ھ مین خلفاء سادات کی افریقیہ مین ابتدا ہوی اور قطع ہوی انکی بادشاہت ۵۶۷ھ مین جیسا ہم لکہین گے اگر اللہ نے چاہا پہلا خلیفہ سادات کا ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن میمون بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب تہا اور لکہا ہی کہ یہہ عبید اللہ بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب تہا علما نے اسکی صحت نسب مین اختلاف کیا ہے جو لوگ کہ قایل اسکی امامت کے ہین وہ کہتے ہین کہ نسب اسکا صحیح ہے اسمین شک نہین کرتے اور اکثر علماء سادات اپنا سا نسب بیان کرتے ہین گواہ اسکے صحت کا مقولہ شریف رضی کا ہے کہ نہین مقام میرا خواری پر باوجودیکہ میرے پاس کلمات کاٹنے والے اور دم گرم ہے دشمنون کے شہرون کو مین لباس ذلت پہناتا ہون کیونکہ خلیفہ مصر مین اسوقت سید ہی ایسا سید کہ باپ اوسکا باپ میرا اور مولا اوسکا مولا میرا ہے جبکہ کوسے دور ڈالا مجہپر ستم کرنا چاہنے میری رگ اوسکی رگ سے الفت دی ہے دونو سیدون محمد اور علی نے — اور بعضے کہتے ہین کہ نسب اسکا صحیح نہین بلکہ شکستہ ہے — اور انہین سے بعض نے مبالغہ کرکے اوسکے نسب کو یہودیون مین کیا ہے کہتے ہین وہ کہ مہدی کا نام عبید اللہ تہا بلکہ نام اوسکا سعید بن احمد بن عبد اللہ قداح بن میمون بن دیصان تہا

ذکر ابتداے دولت سادات کا

۶۳۷ تہا اور بعض نے کہاہے کہ عبیداللہ بن محمد تہا — اور کہتے ہین کہ اسکے نسب مین سعید
بن حسین ہین یہہ سعید بن حسن جب سلمیہ مین آیا تو اسکی مجلس مین ایک روز ذکر عورتون کا
ہوا حضار مجلس نے ایک یہودی کی جورو کے جو سلمیہ کا لوہار رہتا اور جورو کو چھوڑکر
مرگیا تہا بہت تعریف اوسکی سامنے کی تب حسین بن محمد بن احمد بن عبداللہ قداح
مذکور نے اوسے تزویج کی اوس عورت کا ایک بیٹا یہودی سے تہا حسین نے
اوسکو تعلیم کیا اور بہت دوست رکہتا تہا سواے اسکے اور کوئی اولاد اسکے نہ تہی
تب ولی عہد اپنا اسے ابن حداد یہودی کو کیا اور اسکو بیٹے کی طرح اسرار بتاے
اور مال کثیر اور علامات اسکو دیا تب لوگون مین اوسکا بیٹا مشہور ہوا — کلام
مورخون کے بہت مختلف ہین اور زیادہ اختلاف ہے عبیداللہ قداح بن میمون
بن دیصان مین لیکن ہم مختصر اسکو لکہتے ہین — مورخون نے لکہاہے کہ ابن
دیصان مذکور مصنف کتاب میزان کا نصرۃ زندقہ مین اظہار تشیع آل محمد کرتا تہا
میمون بن دیصان کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا جسکو عبداللہ قداح کہتے ہین اسواسطے
کہ یہہ علاج آنکہون کا کرتا تہا اور قدح کرتا تہا اسنے اپنے باپ میمون سے علم تاویلات
کا سیکہا تہا اوسکے باپ نے اوسکو مطلع کیا اون بہیدون پر جو ال نبی سے نسب
ملانے مین نکالتے ہین پہر عبداللہ قداح اطراف کرج اور اصفہان سے اہواز
اور بصرہ اور سلمیہ کی طرف جو زمین حمص سے ہے جاکر لوگونکو گہر کی طرف دعوت
کرنے لگا بعد اسکے عبداللہ قداح فوت ہوا اور اسکے جائی اسکا بیٹا احمد اور بعض
نے کہاہے محمد قایم ہوا اوسکا مصاحب رستم بن حسین بن حوشب بن زادان نہ ہی کوفہ
کا رہنے والا ہوا احمد نے رستم کو حکم کیا کہ یمن مین شیعون پاس جاکر لوگون کو مہدی
آل محمد کی طرف دعوت کرے جب رستم بن حوشب نے یمن مین جاکر بموجب حکم
کے شیعون کو دعوت طرف مہدی کی کی تو اونہون نے قبول کیا — عبداللہ

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبد اللہ کا

۲۴۸ شیعی جو اہل صغاما اہل کوفہ سے تہا ابن حوشب کے یمن مین آنے اور دعوت کرنے سے مطلع ہوکر ابن حوشب پاس صنعا سے آنکر اوسکا بڑا یار تہا ابو عبد اللہ شیعی صاحب علم اور عقل تہا اسکے آنے سے پہلے ابن حوشب نے دعوت کرنے والون کو مغرب کی طرف بہیجا تہا اور اہل کتامہ نے اوسکی دعوت قبول کی تہی جب ابن حوشب نے علم ابو عبد اللہ کا دریافت کیا تو اوسکو مغرب کیطرف بہیجا اہل کتامہ پر اور اوسکے ساتہہ تمام مال بہیجا ابو عبد اللہ شیعی جو حسین بن محمد بن ذکریا کا بیٹا تہا مکہ مین گیا جب حاجی مکہ مین آئے تو اہل کتامہ عرب مین جانے کے واسطے مجتمع ہوئے ابو عبد اللہ نے اونکو مطیع اختیار کیا کر اونکے ساتہہ ارض کتامہ مین جو مغرب سے ہے گیا وہان پندرہوین ربیع الاول ۲۸۰ھ کو مع اہل کتامہ کے بہیجا اہل بربر سب طرف سے جمع ہوکر اوس پاس آئے اور اسکی حکومت مین ترقی ہوئی نام اسکا اونکے نزدیک ابو عبید اللہ مشرقی تہا یہہ خبر ابراہیم بن احمد اغلبی امیر افریقہ کو جب پہنچی تو اوسنے سنتے ہی چاہا کر اوسکی حکومت کو حقیر اور کم کرے پہر ابو عبد اللہ تاہرت مین گیا وہان اسکے نشان زیادہ ہوئے ہر طرف سے قبیلہ اسکے پاس آنے لگے یہی حال رہا یہانتک کہ ابو نصر زیادت اللہ اور ملکوں بنی اغلب پر حاکم ہوا زیادت اللہ کا چچا جو احول مشہور تہا مقابل ابو عبد اللہ شیعی کے لڑتا تہا جبکہ زیادۃ اللہ بادشاہ ہوا تو اپنے چچا احول کو بلا کر قتل کیا تب تمام شہر ابو عبد اللہ کے واسطے خالص ہوگئے

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبد اللہ کا ابو عبد اللہ شیعی کی ساتہہ

دعوت کرنیوالے مغرب مین محمد والد مہدی کی طرف سے لوگونکو دعوت کرتے

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبد اللہ کا

۶۳۹ کرتے تھے اور محمد سلیمہ مین تہا جب محمد نے انتقال کیا تو اپنا وصی اپنے بیٹے عبید اللہ
مہدی کو کیا اور دعوت کرنیوالون کے حال سے اوسے مطلع کیا ظہور اسکا زمان
مکتفی مین ہوا جب مکتفی نے طلب کیا تو عبید اللہ اور اوسکا بیٹا ابو القسم محمد جو بعد مہدی
کے حاکم ہوکر قایم لقب ہوا بہاگ کر متوجہ مغرب کے ہوئے عبید اللہ مہدی مصر مین
لباس تجار مین آیا عامل مصر کا اس وقت مین عیسے نوشری تہا خلیفہ نے اوسکو
تلاش عبید اللہ مہدی کے واسطے لکہا تہا مہدی بہاگنے مین کوشش کرکے
طرابلس غرب مین آیا — زیادت اللہ اوسکا متوقع تہا اور سب عاملون کو
اوسکے گرفتار کرنے کو لکہا تہا جب یا دین طرابلس مین بہی نرہسکا سجلماسہ مین آکر
وہان ٹہرا حاکم سجلماسہ کا نام یسع بن مدار تہا مہدی نے وہان اظہار کیا کہ مین مرد
تاجر ہون اس شہر مین تجارت کے واسطے آیا ہون اتنے مین خط زیادت اللہ کا
یسع کے پاس آیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ وہ شخص ہے جسکی طرف ابو عبد اللہ شیعی
دعوت کرتا تہا یہہ سنکر یسع نے عبید اللہ مہدی کو گرفتار کیا اور قید کیا اوسکو
سجلماسہ مین جبکہ زیادۃ اللہ کا اپنے چچا احول کو قتل کرنا اور بہاگنا زیادت اللہ کا
اور غالب ہونا ابو عبید اللہ شیعی کا افریقہ پر جیسے ہمنے اوپر لکہا ہے وقوع مین
آیا تو عبد اللہ شیعی ماہ رمضان ۲۷۶ھ مین رقادہ سے سجلماسہ مین گیا اور خلیفہ اپنا
اپنے بہائی ابو العباس اور ابازاکے کو افریقہ پر حاکم کیا جب سجلماسہ کے قریب
آیا تو وہان کا حاکم یسع نکلکر لڑا جب اسنے اپنا ضعف دیکہا تو راتکو بہاگ گیا —
ابو عبد اللہ شیعی نے سجلماسہ مین داخل ہوکر مہدی اور اوسکے بیٹے کو قید خانہ سے
نکالا — اون دونوکو سوار کراکر چلا اور سب سردار قبایل اونکے آگے جاتے
تہے اور عبد اللہ شیعی مہدی کی طرف اشارہ کرکے لوگونسے کہتا تہا کہ مولا تمہارا
یہہ ہے — مہدی شدۃ خوشی سے روتا تہا یہانتک کہ خیمہ مین جو انکے واسطے

ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی کا

یہہ بہاگا تہا کہ وہان قرار پا کر یسع حاکم سجلماسہ کی طلب کا حکم دیا جب اوسکو سامنے لائے تو قتل کیا مہدی سجلماسہ مین چالیس روز رہا وہان سے افریقیہ کو گیا — رقادہ مین ربیع الآخر سنہ ۲۹۷ مین پہنچا — وہان دفترون کو ترتیب دیا اور مال کو جمع کیا اور عاملونکو تمام شہر مغرب پر بہیجدیا — جزیرہ صقلیہ پر حسن بن احمد بن جعفر کو عامل کیا — اسی سبب ملک مہدی کے ملک بنی اغلب اور بنی مدار کا جو مالک بادشاہت سجلماسہ کے تہے زایل ہوا — بنی مدار کا آخر یسع تہا جنکے اکیسوتیس برس تک بادشاہت رہی — بنی رستم کو زوال تاہرت مین ہوا انکی بادشاہت اکیسو ساٹہہ ۱۶۰ برس تک رہی

ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی اور اوسکے بہائی ابو العباس کا

جبکہ مہدی کی بادشاہت نے مضبوطی پائی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود انتظام دیا — ابو عبد اللہ اور اوسکے بہائی ابو العباس کے واسطے زمان مہدی مین کوئی حکم نہوتا کیونکہ وہ خود انصرام کرتا تہا — چونکہ ترک عادت بلاے سخت ہے یہہ اُنکو ناگوار معلوم ہوا ابو العباس اپنے بہائی ابو عبد اللہ شیعی کو ملامت کرتا تہا اور کہتا کہ تونے بادشاہت اپنی مین سے نکال کر غیر کو سونپی ہرچند ابو عبد اللہ اوسکو اس قول سے منع کرتا تہا یہانتک کہ مہدی کو خبر پہونچی کہ وہ سرداران قبایل سے یہہ کہتا ہے کہ یہہ مہدی وہ نہین جسکی طرف ہمنے تمہین بلایا تہا — مہدی نے یہہ سنکر اون دونون کو بلا کر قتل کیا ابو الاثیر نے کامل مین قتل ابو عبد اللہ شیعی کو سنہ ۲۹۶ مین لکہا ہے لیکن مینے دیکہا تاریخ قیروان مین کہ وہ نیمہ جمادی الاولی سنہ ۲۹۷ مین قتل ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۷ ہجری

ذکر مرنے عبداللہ کا

اس برس مین ابوالقاسم جنید بن محمد صوفی جو امام تہا راہی ملک عدم کا ہوا اسنے
۹۴۱
فقہ ابی ثور صاحب شافعی سے پڑہی اور تصوف سری سقطی سے اخذ کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۹ ہجری

اس برس مین مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کرکے اوسکے گہر کو لوٹ لیا اور اوسکی حرم کو بے پردہ کیا اور عہدہ وزارت کا ابو علی محمد بن یحیی بن عبید اللہ بن خاقان کو دیا خاقان مذکور بیقرار تہا اوسکی اولاد اوسپر حکومت کرتی تہی پس یہہ حال ہوا کہ جسی جو رشوت پاتا تہا اوسی کی سعی کرتا نوبت یہانتک پہنچی کہ ایک حکومت پر تہوڑے سے زمانہ مین کتنے حاکم ہوئے یہانتک کہ ماہ کوفہ پر بیس روز کے عرصہ مین سات عامل ہوئے تو اوسوقت کسی شاعر نے کہا وزیر رقاعہ مین ایسا کامل ہے کہ ہر ساعت بکال و بر طرف ہوتا ہے جبکہ اوس پاس رشوت دینے والے آتے ہین تو وہ سب سے بہتر اوسکو جانتا ہے جو روپیہ والا ہے ــ بادشاہ باوجود اسکی عورتون اور خادمون کے کہنے پر حکم کرتا ہے غلامون نے خروج کیا عاملون نے اطراف وجوانب کے لینے کا قصد کیا اسی برسمین ابوالحسن محمد بن احمد بن کیسان نحوی جو عالم نحو کا تہا بصری اور کوفیون کے ہوا اسی برسمین اسحاق بن حنین طبیب فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۰ ہجری

اسی برسمین مقتدر نے خاقان کو وزارت سے موقوف کرکے علی بن عیسی کو وہانکا حاکم کیا

ذکر مرنے عبداللہ صاحب اندلس کا

ذکر قتل احمد سامانی کا

۶۴۴ اس برس مین عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم طرید رسول ربیع الاول مین فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس کی تہی یہہ گورا سرخ بال والا میانہ قد تہا بالونکو سیاہ خضاب کرتا تہا بادشاہت اسکی پانچ برس گیارہ مہینے رہی اسکے گیارہ بیٹے تہے اونمین سے ایک محمد مقتول تہا اسکو اسکے باپ عبداللہ مذکور نے حد مار کر قتل کیا یہہ باپ عبدالرحمن ناصر کا تہا جب عبداللہ نے انتقال کیا تو عبداللہ کا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول بن عبداللہ مذکور حاکم ہوا عبدالرحمن نے اپنے چچاؤن اور باپ کے چچاؤن کو حاضر کیا لیکن کوئی اسکا مخالف نہوا یہہ وہ عبدالرحمن ہے جو بعد مین ناصر نامی ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۱ ہجری

ذکر قتل احمد سامانی کا

اسی برس مین امیر احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر مارا گیا اسطرح کہ غلامون نے جمع ہوکر اوسکو تخت پر رات کو ذبح کیا اور جمعہ کی رات تیسوین جمادی الاخر مین بہاگے یہہ جنگل مین شکار کے واسطے گیا تہا بخارا مین لیجا کر دفن کیا ان غلامون کو بہی گرفتار کرکے قتل کیا بعد امیر کے اسکا بیٹا ابو الحسن نصر بن احمد اٹہہ برس کے سن مین حاکم ہوا

ذکر قتل سردار قرامطہ کا

اسی برس مین ابو سعید حسن بیٹا بہرام کا جو بزرگ قرامطہ کا تہا اوسکے خادم نے اوسکو حمام مین قتل کیا اوسکو وہان قتل کرکے ایک اور شخص کو سردار دلان

ذکر باقی حوادث کا

سرداروں میں سے بلا کر کہا کہ تجھے سردار بلاتا ہے جب وہ داخل حمام ہوا تو اوسے ۶۴۳
بھی قتل کیا اسیطرح چار آدمی مارے پھر جب اس حال سے لوگ واقف ہوئے
تو اوسیر بلوا کر کر قتل کیا — ابو سعید جنابی نے اپنے بیٹے سعید اکبر کو اپنا ولی عہد
کیا تہا وہی بعد اوسکے حاکم ہوا لیکن وہ بند و بست اچھا نکر سکا اس سبب سے
اوسکا چھوٹا بہائی ابو طاہر سلیمان اوسپر غالب ہوا یہہ شخص زبردست شجاع حاکم
مستقل تہا جب ابو سعید مارا گیا ہی تو وہ ہجر او رحسا اور قطیف اور تمام بلاد بحرین پر
حاکم تہا

ذکر باقی حوادث کا

اسی برس مین سعید مہدی نے مع اپنے بیٹے ابی القسم محمد کے دیار مصر پر لشکرکشی
کر کے اسکندریہ اور فیوم پر غالب ہوا یہہ حال دیکھہ کر مقتدر نے مونس غلام کو
مع لشکر کے بہیجا اوسنے اونکو دیار مصر سے نکال دیا اور پہر مغرب مین چلے آئے
اسی برس مین قاضی ابو عبد اللہ محمد بن احمد سقری ثقفی نے انتقال کیا —
اسی برسمین محمد بن یحیے بن بندہ حافظ مشہور مصنف تاریخ اصفہان کا فوت ہوا
یہہ بہی ثقہ حافظوں مین سے تہا اور اوس خاندان مین سے تہا جسمین سے جماعت
علما نکلی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۲ ہجری

اس برس مین مقتدر نے حسین بن علی بن عبد اللہ مشہور ابن حصاص جوہری کو پکڑ کر
اوس سے چالیس ہزار دینار کا اسباب لیا — اس برسمین سعید مہدی نے لشکر
ساتہہ حباشہ مقدم کے دریا کے رستے سے بہیجکر اسکندریہ پر غالب ہوا اور
مقتدر نے ساتہہ مونس خادم کے لشکر بہیجا ان دونوں مین مابین مصر اور اسکندریہ
کے چار لڑائیان ہوئین اور مغاربہ شکست پاکر اپنے ملک کی طرف پہر آئے اور

ذکر بنا ر مہدیہ کا

۲۴۷ طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اسی برس میں تمام ہوئی تاریخ ابوجعفر طبری کی
اور اسی برس میں اور بعضون نے لکہا ہے اسے پہلے برس مین علی بن احمد بن منصور شاعر
بوسامی مشہور تہا فوت ہوا یہہ زبردست شعرا مین سے ہے اور ہجو بہت کرتا ہے
یہانتک کہ اپنے باپ بہائی اور گہر والون کی بہی ہجو کی ہی اور قسم بن عبید اللہ
معتضد کے وزیر کے حق مین کہا تہا اور اسی کی شعر ہین متوکل کے حق مین جب اوسنے
قبر حسین بن علی علیہ السلام کو ڈہایا اور آدمیون کو زیارت سے منع کیا جنکا مضمون یہہ ہے
کہ قسم خدا کی اگر بنی امیہ نے قتل کیا تہا نواسی نبی اپنے کو مظلوم پس تحقیق
تیرے باپ کی اولاد نے بہی یہہ دیا ہے کیا کہ اوسکی قبر کو اوکہاڑا افسوس اپر
اگرچہ یہہ شریک اوسکے قتل مین نہ تہے لیکن متابعت بنی امیہ کی کی جبکہ اون حضرت
کی ہڈیان بوسیدہ ہوئین

پہر شروع ہوا ۳۰۳ سنہ ہجری

ذکر بنا ر مہدیہ کا

اسی برس مین مہدی نے موضع مہدیہ کو جو ایک جزیرہ ہے دریا کے کنارہ اور جنگل
سے ایسا ملا ہے جیسا ہاتہہ پہونچے سے پسند کر کے بنانا شروع کیا اوسکی فصیل
مضبوط اور دروازے ایسے بڑے بنائے کہ ہر ایک سو قنطار کا تہا اوسکا بنانا

قنطار مثل ۸۰ رطل یا ۱۰۰ رطل یا چالیس اوقیہ زر یا ہزار اوقیہ کا ہے یا دو صد دینار کا یا ہزار دو صد
اوقیہ کا یا ستر ہزار دینار یا اسی ہزار درہم یا سو رطل زر سے یا چاندی سے یا ہزار
دینار یا ایک چرسا بیل کا پر زر سے یا سیم سے

ذکر بنا ر مہدیہ کا

بنانا ہفتہ کے روز شروع ہوا اس برس کی پانچوین ذی قعدہ کو جب یہہ بن چکا ۶۴۵
تو مہدی نے کہا اب مین امن مین ہوا محافظت سادات سے اس برس مین روم
نے تنور جزیرہ جاکر لوٹا اور بندی پکڑی اس برس مین ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب
نسادی مصنف کتاب سنین کا مکہ مین فوت ہوا اور درمیان صفا مروہ کے دفن ہوا
یہہ امام حافظ محدث تہا پہہ نیشا پور مین گیا پہر عراق مین آیا پہر شام و مصر مین گیا
وہان سے دمشق مین آیا وہان اوسکی آزمایش معاویہ کے مقدمہ مین کی اور اوسے
چاہا کہ فضایل معاویہ مین کوی حدیث روایت کرے وہ اوسے باز رہا اور کہا کہ معاویہ
سر دار ہوکر راضی نہوا کہ اب فضیلت چاہی ــ کہتے ہین کہ اسے بڑا سلوک کرکے
مکہ مین بہیجا وہان وہ فوت ہوا ــ اس برس مین ابو علی محمد بن عبد الوہاب
جبائی معتزلی نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۴ ہجری

اس برس مین سید ناصر حاکم طبرستان کا جان بحق تسلیم ہوا عمر اسکی اوناسی برس کی
تہی اسکو اطروش کہتے تہے نام اسکا حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن
علی بن ابیطالب تہا یہہ مالک طبرستان کا سنہ ۳۰۱ مین ہوا اس برس مین یوسف بن حسین

بن علی رازی صاحب ذی النون مصری کا فوت ہوا وہ صاحب قصہ غار کا تہا
ساتہہ اوسکے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۵ ہجری

اس برس مین موا ابو جعفر محمد بن عثمان عسکری جو مشہور ستان تہا اور مشہور عمری
رئیس امامیہ ہی تہا یہہ شخص دعوی کرتا تہا کہ مین امام مہدی علیہ السلام پاس حاضر
ہوا تہا ــ اسی برس مین ایلچی پادشاہ روم کے بغداد مین آئے اونکے حاضر ہونے

ذکر روانہ کرنے سید مہدی نے اپنے بیٹے قایم کی ساتہہ لشکر مصر پر

۲۹۶ کے وقت لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور گہر کو ہتیارون اور اسباب سے آراستہ
کیا اوسوقت تمام لشکر صف بستہ [illegible] ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار تہا دوسو سوار پیدل تہے
اور غلام کو بہی کمر بستہ کہڑے ہوئے اور خواجہ سرا بہی ایسے ہی آراستہ ہوئے
کل خادم سات ہزار تہے اونمین سے چار ہزار گورے اور تین ہزار حبشی تہی اور
سات سو جہاز تہے اسیطرح آراستہ ہوئے اور کشتیان اور بجرے تمام زیب
زینت سے دریا مین ڈالی اور محل بادشاہی کو بہی بہت زینت سے آراستہ کیا
اڑتیس ہزار پردے جنمین سے ساڑہ بارہ ہزار دیبای زرکش کے پڑے تہے اور
بائیس ہزار نمدے تہے اور سو شیر شیر کی رکہنے والے پکڑے کہڑے تہے اسباب
زینت مین سے ایک درخت چاندی سونے کا تہا جسکے اٹہارہ شاخین اور
ہر شاخ اور لکڑی پر جانور اور چڑیان چاندی سونے کی بیٹہی تہین اوسکے پتے بہی
چاندی سونے کے تہے اوسکی شاخین خوبصورتی سے ہلتین اور جانور آواز کرتی
ایلچی جب مقتدر پاس آیا تو یہہ عظمت جسکا بیان باعث طول کا ہے دیکہی وزیر
اسمین اور بادشاہ مین واسطہ ہوا اسکا کلام بادشاہ سے عرض کرتا اور بادشاہ
کیطرف سے جواب اسکو لا دیتا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۶ ہجری

اس برس مین بغداد کے تہانہ پر نجح طولونی مقرر ہوا اسنے نہرون مین فقہا مقرر کیے
اسواسطے کہ پولس والون کا عمل اونکے فتوے پر ہو لیکن اس سے دبدبہ بادشاہت
کا کم ہوا چور اور قضاقون نے طمع دنیوی سے خراب رستون مین لوگون کے کپڑے
اوتارنے شروع کیے اور فتنہ بہت پہیلا

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کا اپنے بیٹے قایم کی ساتہہ لشکر افریقیہ کی مصر پر

ذکر روانہ کرنے مہدی کا اپنے بیٹے قایم کے ساتھہ لشکر مصر پر

اس برس مین مہدی نے لشکر کثیر اپنے بیٹے قاسم باللہ کے ساتھہ کرکر مصر پر بھیجا اسنے ۶۴۷
اسکندریہ مین پہنچ کر اپنا دخل کرلیا پھر وہان سے جیزہ مین گیا اور اشمونین اور اکثر صعید
کا مالک ہوا ــ مقتدر نے مونس خادم کو اوسپر بھیجا جب یہہ مصر مین پہنچا تو اسمین
اور قایم مین کئی لڑائیان ہوئین اسی کشتیان افریقہ سے اسکندریہ مین واسطے
مدد قایم کے بھیجین مقتدر نے بھی طرسوس سے پچیس ٢٥ کشتیان واسطے لڑائی کشتیون
قایم کے روانہ کین جب دونو طرف کی کشتیان رشید پر اکر ملین تو اسمین لڑائی
ہونے لگی اور جنگل مین دونو لشکرون مین لڑائی ہوتی تھی آخر کار لشکر مہدی کا
اور اسکی کشتیان شکست پاکر افریقہ مین پھر آئین اور بہت لوگ مارے گئے
اور قید ہوئے اسی برس مین قاضی محمد بن خلف بن حیان الضبی جو مشہور وکیع تھا
فوت ہوا یہہ شخص عالم تواریخ کا تھا اسکی اچھی تصنیفات ہین اسی برس کے
جمادی الاولی مین امام ابو العباس احمد بن سریج فقیہہ شافعی فوت ہوا یہہ شخص
بڑا عالم شافعیہ کا تھا اور امام مسلمانون کا تھا اسکو باز اشہب کہتے تھے شیراز
مین مالک قضا کا تھا تصنیفات اسکے چارسو مین اسی کے سبب مذہب شافعی
زمانہ مین مشہور ہوا ــ اسکے زمانہ مین لوگ کہتے تھے کہ خدا نے عمر بن عبدالعزیز کو
سنہ ١٠٠ مین ظاہر کیا کہ اوسنے سنہ کو زندہ اور بدعت کو مارا پھر خدا نے بندون پر
احسان کرکے شافعی کو پیدا کیا کہ اوسنے سنت کو ظاہر کیا اور بدعت کو چھپایا
اب احسان خدا نے کیا سنہ ٣٠٠ مین بسبب پیدا کرنے ابن سریج کے کہ اسنے ہر سنت کو
قوی اور ہر بدعت کو ضعیف کیا ــ اسکا دادا سریج مشہور مرد صالح تھا

پھر شروع ہوا سنہ ٣٠٧ ہجری

ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

کتاب مغرب مین اور اخبار اہل مغرب مین یون لکھا ہے کہ سلطنت ادارسہ سادات کی اس برس مین منقطع ہوئی مین کہتا ہون کہ ہمنے اخبار سادات کو محمد بن ادریس تک سنہ ٢١٤ مین لکھا ہے اور محمد جب حاکم ہوا تو اسنے اپنے اکثر شہرون کو اپنے بھائیون پر بانٹ دیا تھا جیسے اوپر سنہ مذکور مین ذکر ہوا اور اسنے اپنے بھائی عمر کو صنہاجہ اور غمارہ دیا تھا اور محمد مذکور امام تھا اوسکی تاریخ وفات کی ہمی نہین پہنچی جب محمد نے انتقال کیا تو اوسکا بھتیجا علی بن عمر مذکور بن ادریس بن ادریس مالک ہوا لیکن امامت علی مذکور کی ایسی ڈگمگاتی رہی کہ کوئی امر تمام نہوا آخر کو خلع کیا بعد اسکے اسکا بھتیجا یحیے بن ادریس بن عمر بن ادریس حاکم ہوا یہہ یحیی اخیر بادشاہ سادات ادریسیہ کا تہا فاس مین سلطنت سادات کی سنہ ٣٠٧ مین منقطع ہونے اسطرح کہ فضالہ بن جیوس اسپر غالب آیا پہر ادارسہ مین سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس نے ظاہر ہوکر ارادہ پہر لینے سلطنت کا کیا لیکن ازبسکہ انکا ادبار اور دولت مہدی عبد اللہ کا اقبال تہا دو برس تک بادشاہ رہا مگر کچھہ کام بن نپڑا یہانتک کہ اونکی بادشاہت تمام بلاد مغرب سے جاتی رہی اور سر دار ادارسہ اور اوسکی اولاد سب مقید ہوکر مہدی مذکور پاس گئی مگر جو کوئی پہاڑ مین چہپ رہا تہا وہ بچ رہا یہانتک کہ بعد سنہ تین سو چالیس کے ادریس اولاد محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس سے پیدا ہوا تب امامت پہر اس گہر مین آئی پہر عبد الملک بن منصور بن ابی عامر برعدوہ پر غالب ہوکر ان شہرون مین خطبہ بنی امیہ کا پڑہا جب عبد الملک اندلس کی طرف گیا تو اوسکی حکومت برعدوہ مین

ذکر قتل حسین کا

مین بگڑ گئی اور فاس پر بنو ابی العافیہ زناتیون پر غالب ہوئے یہانتک کہ یوسف بن تاشفین
امیر مسلمانون کا ہو کر حاکم ان شہرون پر ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۸ اور سنہ ۳۰۹ ہجری

ذکر قتل حسین بن منصور حلاج کا

حسین بن حلاج صوفی اپنا زہد اور تصوف ظاہر کرتا تہا اور اپنی کرامات لوگون کو
دکہاتا اسطرح کہ میوے جاڑے کے گرمی مین اور گرمی کے جاڑے مین نکالتا
اور ہاتہہ ہوا مین لنبا کر کے لوگون کو پر درہم سے دکہاتا جن پر لکہا ہوتا قل ہو اللہ
احد اور اونکو درہم قدرتی کہتا اور لوگون کو بتاتا کہ تمنے یہہ کہایا اور یہہ کیا اپنے
گہر مین اور بتا دیتا تہا جو دین ہو اسی امر سے بہت لوگ اوسپر فریفتہ ہوئے اور
اعتقاد کرتے تہے کہ اسمین حلول کیا ہے اور ایسے لوگ اسکے مقدمہ مین مختلف تہے
جیسے حضرت عیسے کے باب مین مختلف ہین بعضے کہتے کہ اسمین جبرئیل گہسا ہے بعضے
کہتے یہہ ولی ہے اور یہہ جو ظاہر ہے یہہ اسکی کرامات ہے بعضے کہتے کہ یہہ بازیگر
نجومی جادوگر جہوٹا ہے یہہ شخص خراسان سے عراق مین اور پہر مکہ مین گیا وہان ایسے
جا بیٹہے رہا کہ چہت نہتی ہمیشہ روزہ رکہتا اور پانی سے افطار کر کے تین نوالے
روٹی کے کہاتا اور سوا اسکے کچہہ اور نہ کہاتا پہر حسین بغداد مین آیا تب حامد
وزیر نے مقتدر سے عرض کی کہ حلاج کو مجہے دے اوسنے حکم کیا کہ لے لے حامد
اوسکو اپنی مجلس مین بلاتا اور باتین کرواتا لیکن کوئی امر خلاف شرع اوسے نپاتا
تاکہ اوسے قتل کرے اور اسی واسطے وہ کوشش کرتا تہا حامد پاس اوسکو ایک
مدت گذری جسکا بیان موجب طول ہے آخر کار وزیر نے اوس پاس ایک کتاب

ذکر قتل حسین کا

۱۵۰ دیکہی اوسمین لکہا تہا کہ انسان اگر ارادہ حج کا کرے لیکن قدرت نرکہتا ہو تو اپنے
گہر مین سے ایک گہر جدا کرے جو نجاست سے پاک ہو اوسمین کسی کو جانے نہ دے
جب حج کے دن آوین تو اوسکے گرد پہرے اور جو کچہہ حاجی مکہ مین کرتے ہین وہان
کرے پہر تیس یتیم کو جمع کرکے اچہا کہانا موافق مقدور کے پکا کر اوس گہر مین
اونہین کہلا دے اور اونکو پوشاک دے اور ہر یتیم کو سات درہم دے جب
ایسا کرے تو اوس شخص کی مانند ہوگا جسنے حج کیا تب وزیر نے اس کتاب کے
پڑہنے کا ابو عمر کے آگے حکم دیا تب قاضی نے اوسسے پوچہا یہہ تو کہان سے لایا
اوسنے کہا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری کی تصنیف ہے قاضی نے کہا اے
مباح الدم تو جہوٹا ہے مین نے اوس کتاب کو مکہ مین سنا ہے لیکن یہہ اوسمین
نہین اوسوقت وزیر نے قاضی ابو عمر سے چاہا کہ اپنے خط مین یہہ جو کہا تہا
یعنے مباح الدم ہونا اسکا لکہے لیکن قاضی نے اوسکو دفع کیا پہر وزیر نے اوسکا
قتل لازم جانکر مباح الدم ہونا حلاج کا لکہا پہر جتنے کہ حاضر تہے سب نے لکہا
جب حلاج نے یہہ سنا تو کہا کہ میرا خون تمہین حلال نہین کیونکہ میرا دین اسلام ہے
اور مذہب میرا سنت ہے اور میری اس مین کتابین موجود ہین ــــ اور وزیر نے
لکہکر خلیفہ سے اوسکے قتل کا حکم چاہا اور فتوے اوس پاس بہیجا تب مقتدر نے
اوسکے قتل کا حکم دیا وزیر نے پہلے اوسے ہزار کوڑے لگوائے پہر ہاتہہ کٹوائے
پہر پانو کٹوائے پہر قتل کیا اور اوسکی لاش کو آگ سے جلایا اور سر کو بغداد پر
نصب کیا اسی برس مین ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطا صوفی کہ بڑے مشائخون
اور علماء سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن ہرون طبیب حرانی بہی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۰ ہجری

ذکر قتل حسین کا

اس برس مین ابو جعفر محمد بن جریر طبری بغداد مین راہی ملک بقا ہوا پیدایش اوسکی
سنہ ۲۲۴ مین نواح طبرستان مین ہوئی یہہ حافظ قران جاننے والا قراتون کا عالم
معانی کا اور مجتہدون مین سے تہا مقلد کسی کا نہوا اور فقیہہ عالم صحابہ کے قول
سے اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا اوسکی تاریخ مشہور ہے جو اول
زمانہ سے آخر سنہ ۳۰۲ تک ہے اور ایک کتاب اوسکی تفسیر مین ہے کہ کسینے
ویسی نہین لکہی اور اصول فقیہہ اور فروع مین بہت کتابین ہین جب یہہ فوت ہوا
تو تعصب کیا اسپر عامہ نے اور متہم کیا اسکو ساتہہ رفض کے باعث اسکا سوا
اسکے نہ تہا کہ اوسنے ایک کتاب مین اختلاف فقہا کا لکہا تہا مگر اوسمین احمد بن حنبل کو
نذکر کیا جب اوسنے اسکا سبب پوچہا تو اوسنے کہا کہ احمد بن حنبل فقیہہ نہ تہا
وہ البتہ محدث تہا یہہ کلمہ حنبلیون کو سخت معلوم ہوا یہانتک کہ کثرت بغداد کو
خیال نکر کر اوسکو جیسا چاہا برا کہنے لگے اسی برس کے ذی الحجہ مین ابوبکر محمد بن
سری ابن سہل نحوی جو مشہور ابن سراج تہا انتقال کیا یہہ بہی مشہور اماموں مین سے
تہا اسنے ابو العباس مبرد سے پڑہا اور اوسے ایک گروہ نے کہ جسمین سے ابوسعید
سیرافی اور علی بن عیسے رمانی اور اور لوگ تہے علم نحو حاصل کیا جوہری اوسے
صحاح مین کئی جاے نقل کرتا ہے تصنیفات اسکی کتنے ہی مشہور ہین یہہ شخص باوجود
ان فضایل کے راء کو غین پڑہتا ایک روز اسنے اپنے کلام کو راء سے بار کیا
لوگون نے اوسکو غین سے لکہا اوسنے کہا غین سے نہین بلکہ غین سے اسیطرح
مکرر سنہ کرر کہتا سراج نسبتہ عمل سروج کی طرف ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ اسکے
وفات سنہ ۳۱۵ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۱ ہجری

ذکر قتل حسین کا

۶۵۲ اس برس مین قرامطہ رات کو بصرہ مین آئے اور سردار انکا ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید
جنابی تہا اور دیوارون پر سے شہر مین آنکر اوسکے عامل کو قتل کیا اور سترہ دن تک
وہان رہ کر قتل اور لوٹ رکہی اس برس مین ابو محمد احمد بن محمد بن محمد بن حسین جریری کہ صوفیہ
کے مشہور مشایخون مین سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن سری زجاج نحوی مصنف
کتاب معانی قران کا فوت ہوا اور اسی سال مین محمد بن زکریا رازی طبیب مشہور فوت ہوا
یہہ شخص جوانی مین عود بجاتا تہا جب ڈاڑہی نکالی تو کہا کہ بجانا ڈاڑہی موچہون والے
سے اچہا نہین معلوم ہوتا یہہ کہکر اوسکو ترک کیا اور متوجہ مطالعہ کتب طب اور فلسفہ
کا ہوا عمر اسکی چالیس برس سے زیادہ ہوئی جس علوم کا کہ اسنے شوق کیا اوسمین
نہایت کو پہنچا علم طب اور فلسفہ مین اپنے وقت کا امام تہا اسنے طب مین کتابین
لکہین جنمین سے حاوی تیئس جلد کی ہے اور منصوری جو مختصر بہت فائدہ مند ہے یہہ
کتاب واسطے بادشاہون ماوراء النہر کے اسنے تصنیف کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۲ ہجری

اس برس مین ابوطاہر نے حاجیون قرمطی کو گرفتار کرکے اونسے مال کثیر لیا اور اکثر
کو بہوکہا پیاسا مارا اس برسمین مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کیا
لوگون نے عتاب سلطانی دیکہہ کر اوسکے قتل مین سعی کی تب اوسنے حکم اوسکے قتل
کا دیکر اوسے اور اوسکے بیٹے محسن کو قتل کیا عمر ابن فرات کی اوسوقت اکہتر برس کی
تہی اور بیٹا اوسکا تینتیس برس کا مقتدر نے بعد اسکے ابوالقسم خاقانی کو وزیر بنایا
اس برسمین ابوطاہر قرمطی نے کوفہ مین جاکر بزور تلوار اوسمین اپنا دخل کیا اور
رعایا کو قتل کرکے اسباب بہت لیکر چہہ روز وہان رہکر جس روز دن کو وہان آیا
تہا اوسی روز رات کو وہان سے اپنے لشکر مین آیا اور اسباب اور مال مین سے

مین سے جو کچھہ کہ اسسے ہوسکا وہان سے لا دلایا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۳ ہجری

اس برس مین عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی راہی ملک بقا ہوا اسکی ایکسو ساٹہہ برس کی تہی اسی برس مین علی بن محمد بن بشار زاہد فوت ہوا

پہر شروع سنہ ۳۱۴ ہجری

اس برس مین مقتدر نے یوسف بن ابی الساج کو نواحی مشرق دیکر حکم کیا کہ واسطے مین جاکر قرامطہ سے لڑے یوسف مذکور آذربیجان مین تہا وہان سے واسطے لڑائی قرامطہ کے واسط مین گیا اسی برس مین نصر بن احمد سامانی رے پر حاکم ہوا اور بیمار ہوکر وہان سے چلا گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۵ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ اور قتل ابی ساج کا

اس برس مین قرامطہ جب کوفہ مین پہنچے تو یوسف بن ابی الساج واسطے سے معہ چالیس ہزار لشکر کے وہان پہنچا قرامطہ اسوقت ایک ہزار پانسو آدمی تہے جسمین سے سات سو سوار آٹہہ سو پیادے تہے ابو ساج نے ان کی جمعیت قلیل دیکہکر کمال حقارت سے کہا کہ فتح نامہ خلیفہ کو لکہہ بہیجو یہہ سب میرے دست قدرت مین ہین جب باہم لڑائی ہوئی تو قرامطہ نے لڑائی اوٹہالی اور لشکر خلیفہ کی شکست ہوئی یوسف بن ابو ساج سردار لشکر کا اسیر ہوکر ابو طاہر قرمطی کے ہاتہہ سے مارا گیا ابو طاہر نے انکا اسباب بہت لوٹ کر حاکم کوفہ کا ہوا مقتدر نے

ذکر حکومت مرداویج کا

۶۵۴ یہہ حال سُنکر مونس خادم کو سعہ بہت لشکر کے قرامطہ پر بہیجا لیکن بہت آدمی تو وہان پہنچنے سے پہلے بہاگ گئے اور باقیاندہ نے لڑکر شکست پائی اس معاملہ سے بغداد والے ایسے قرامطہ سے ڈرے کہ بہاگڑ ہوگئے قرامطہ اکثر بہاگے ہوئے شہرون کو لوٹ کر بہت لوٹ لیکر ہجرین پہر آئے اسی برس مین عبد الرحمن ناصر بن محمد اموی حاکم اندلس نے باشندون طلیطلہ پر بعد ایک مدت کے محاصرہ کے فتحیاب ہوکر اوسکی بہت عمارتون کو ڈہایا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۶ ہجری

اس برس مین قرامطہ نے رحبہ مین جاکر بندی پکڑا اور لوٹ مچاکر پہر رقہ مین آئے وہان بہی لوٹ کر اور بندی پکڑکر سنجار مین داخل ہوئے وہانکی رعایا نے اونکو اوتارا اور اونسے امان چاہی تب انہون نے امان دیکر جبال وغیرہ شہرون کو لوٹ کر ہجرین پہر آئے اسی برس مین مقتدر نے علی بن عیسے اپنے وزیر کو گرفتار کرکے عہدہ وزارت کا ابوعلی بن مقلہ کو دیا

ذکر ابتدائے حکومت مرداویج کا

سنہ ۳۱۵ مین گورگان پر حاکم اسفار بن شیرویہ تہا جسکے سردارون مین سے ایک بڑا سردار مرداویج بن زیار دیلم سے تہا مرداویج نے اکثر لشکر سے سازش کرکے مخفی بیعت لیکر اسفار سے لڑنے کو نکلا اسفار تاب لڑائی کی نلاکر بہاگا مرداویج نے لوگ اسکی تلاش کو بہیجے جب وہ پکڑا آیا تو قتل کیا اسی برس مین مرداویج ملکونکا مالک ہونے لگا پہلے قزوین لیا پہر رے اور ہمدان وکنکور و دینور و یزدجرد وقم وقاشان واصفہان وجرباذقان لئے ایک سونے کا تخت اسکے لئے بنایا تہا کہ اوسپر جلوس کرتا اور لشکر تمام صف بستہ دور کہڑے رہتے یہہ کیسی

ذکر خلع مقتدر کا

یہہ کسی سے بات نکرتا مگر اون چوبدارون سے جنکو اسی واسطے مقرر کیا تہا پہر ملک ٦٥٥
طبرستان کا ہوا اس برس مین دمشق کو رومی لشکر سے گہیر لیا رعایا نے صلح چاہی
اونہون نے صلح کو اس شرط پر قبول کیا کہ منبر جامع مسجد کا اوکہیڑ کر اوسکی جاے
صلیب نبا دین رعایا نے بہی اسکو غنیمت جانکر منبر کی جاے صلیب نبایا پہر
ہرلیس مین گیا وہان بہی ایسا ہی کیا ـــ واضح ہو کہ دمشق خلیج قسطنطینہ کے شرقی
شہرون کے نایب کا نام ہے اس برس مین یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم
اسفراینی جسکے لئے مسند و مخرج صحیح مسلم پر ہے جان بحق تسلیم ہوا کنیت اسکی ابوعوانہ
حافظ تہی حدیث سننے کو یہہ شہرون مین گیا مسلم بن حجاج صاحب صحیح وغیرہ ایمہ
حدیث کو اسنے سُنا

پہر شروع سنہ ۳۱۷ ہجری

ذکر خلع مقتدر کا

اس برس مین برخواست کیا مقتدر باللہ کو خلافت سے اسواسطے کہ لشکر اور
سردار اوسسے بسبب شرکت عورتون اور غلامون کے امور سلطنت مین اور
برباد کرنے مال اور اسباب کے اوسسے بدمزا ہورہے تہے اور مونس خادم کے
بدمزگی باعث قوی ہوا کہ سب لشکر مونس کے مونس ہوکر خلیفہ کے گہر پر چڑہ گئے
مقتدر کو مع اوسکی ما اور خالہ اور اولاد اور خاص لونڈیون کے گہر سے نکال کر
مونس کے گہر مین اونکو مقید کیا اور چاہا کہ مقتدر کی خلع پر گواہ ہووین جب قاضی
ابوعمرو نے گواہی دی کہ اسنے اپنے نفس کو خلع کیا تب اوسکے بہائی محمد بن معتضد
سے بیعت کرکے اوسکا لقب قاہر باللہ رکہا اور ایک قبر کی مٹی مین سے جسے مقتدر
کی ما نے نبایا تہا سات لاکہہ دینار نکالے

ذکر پہر خلیفہ ہونے مقتدر کا

ذکر پہر خلیفہ ہونے مقتدر کا

سترہوین محرم اتوار کے دن کہ مقتدر کی خلع سے تیسرا دن تہا سب لوگ محل بادشاہی
مین حاضر ہوئے کہ وہ جاے فراخ پر ہو گئے کیونکہ وہ روز جلوس اور آرائش کا تہا
لیکن مونس نہ آیا اور سپاہی لوگ سب مسلح آئے اور حق بیعت کا مانگتے تہے جب
غل اور شور انکا بلند ہوا تب قاہر نے یارک کو اونکی دلجمعی کے لئے بہیجا جب اونہون نے
اونکے ہاتہون مین ننگی تلوارین دیکہین تو خوف کہا کر پہر آیا سپاہیون نے اوسکے
پیچہے آن کر محل مین اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب پہر سب
جمع ہو کر قاہر پر آئے تو وہ بہاگ کر چہپ رہا سب لوگ اوس سے جدا ہوئے
کوئی شخص محل مین باقی نرہا پہر لوگون نے مونس خادم کے گہر جا کر مقتدر کو وہان سے
نکالا یادون نے وہان سے اوسے اپنے گردن پر سوار کر کے محل مین داخل کیا
مقتدر نے اپنے بہائی قاہر پاس امان کا پیغام بہیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ مین جانتا ہون
کہ تیرا کچہہ قصور نہین اودہر اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنے ماپاس اوسکو قید
کیا کہ وہ اوسکو آرام سے رکہتی تہی مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا
واضح ہو کہ پہر پانا خلافت مقتدر کا بسبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے بواسطہ
سو رفقت لشکر کے کی تہی

ذکر اون چیزون کا جو قرامطہ نے مکہ مین کیا اور حجر اسود کا لینا

اسی برس مین ابو طاہر قرمطی ترویہ کے دن مکہ مین آیا اور حاجیون کو کہ مکہ مین سلامت
پہنچے تہے وہان لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف مین داخل

ذکر اون چیزونکا جو قرامطہ نی مکہ مین کیا

داخل ہوکر حجراسود کو رکن سے اوکھیڑ کر ہجر مین لیگیا امیر مکہ ابن محلب اور اوسکے رفیقونکو ۶۵۰
قتل کیا اور دروازہ دہانکا اوکھیڑ کر ایک شخص کو واسطے اوکھیڑنے پرنالہ کے
چڑہایا وہ اوپر سے گرکر مرگیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم مین ڈلوایا اور
باقیون کو مسجد حرام اور جہان قتل ہوے تہے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا
اوتار کر اپنے رفیقون پر تقسیم کیا اس برس مین سبب تفسیر قول خدا تعالے کے عسی
ان یبعثک ربک مقاما محمودا حنابلہ وغیرہ مین فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمین لشکر اور
رعایا سب شریک تہی اور آپسمین لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اسکی
یون تہی کہ ابوبکر مروزی حنبلی اور اوسکے رفیقون نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالے
کے یہہ ہین کہ خدا تعالے نبی صلعم کو اپنے ساتہہ عرش پر بٹہا دیگا دوسرے
گروہ نے کہا کہ وہ سواے شفاعت کے اور کچہہ نہین بسبب اس اختلاف کے
لڑنے لگے اس برسمین محمد بن جابر بن سنان حرانی پیدایش بتانی حاسب مشہور نجومی
صاحب زیج صابی فوت ہوا اسکی رصدین یقینے ہین رصد اسنے شروع کی
سنہ ۲۶۴ سے سنہ ۳۰۶ تک اور کواکب ثابتہ کو اپنی زیج مین واسطے سنہ ۲۹۹ کے
ثابت کیا ہے اسکی زیج کے دو نسخہ ہین دوسرا چہاپہ ہے واضح ہو کہ بتانی
بفتح باے موحدہ سے اور بعض نے کسرہ بہی پڑہا ہے منسوب بتان کی طرف
جو ایک مکان ہے عمل حران مین اس برسمین نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور خبزارزی
شاعر مشہور فوت ہوا یہہ شخص ادیب پرگو ناخواندہ ایسا تہا کہ ہجی بہی نہ لکہتا تہا
اوسکے اشعار بہت فایق ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۸ ہجری

اس برسمین ڈرنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ جبر روز سے

ذکر اون چیزونکا جو قرامطہ نے مکہ مین کیا

۲۵۸ مقتدر کو پہر خلیفہ کیا تہا بہت برخود غلط ہوئے تہے قول و فعل مین اونمین اور لشکر مین لڑائی ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخر کار پیادہ یا متعلقات در سط کو بہاگے وہان جا کا حاکم ہون کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برسمین اور لکہا اسے لکی ہوئی برس مین ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشار مشہور ابن علاف ضریر نہروانی فوت ہوا یہہ سو برس کا تہا یہہ ناظم اتی الہر کا تہا یہہ قصیدہ بڑا جو مشہور ہے اسکے بنانے مین اختلاف ہے بعضون نے لکہا ہے کہ اسکے ایک بلی تہی کہ ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تہا اوسکا یہہ مرثیہ لکہا ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ مرثیہ ابن معتبر کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اوسکا ذکر نہ کرسکا تو بلی سے تعبیر کیا احمد کہا ہے کہ علی بن عیسے کے لونڈی ابوبکر بن علاف کے غلام کو چاہتے تہے جب علی بن عیسے اسے مطلع ہوا تو اون دونون کو قتل کیا تب ابوبکر مولائے غلام نے یہہ قصیدہ لکہا اور اوسے کنایہ بلے کر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۹ ہجری

اس برس مین مقتدر نے لشکر واسطے لڑائی مرداویج کے روانہ کیا دونو لشکر نواحی ہمدان مین جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پاکر بہاگا اور مرداویج تمام بلاد جبل پر حاکم ہوا اور لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پہر مرداویج نے اصفہان پر لشکر بہیجکر سوار لے لیا اسی برس کے ذی الحجہ مین مونس اور مقتدر مین وحشت زیادہ ہوئی

ذکر او

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری

اس برس مین ابوطاہر قرمطی مقتدر سے خفا ہوکر موصل مین گیا اور مقتدر اوسکے پیچہے تہے وہان لوٹا اور مسجد حرام تک مال پر قابض ہوا اور بنی حمدان کے امیرونکو

ذکر قتل مقتدر کا

امیر ونکو لکہا کہ مونس کو موصل مین گرفتار کرنا اور لڑنا وہان کے امرا نے یہہ حال دیکہکر ۹۵۹
اوسے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہوکر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر جمع
ہوکر مونس پاس آئے مونس نے موصل مین نو مہینے اقامت کی

ذکر قتل مقتدر کا

جب مونس پاس لشکر سب طرف سے فراہم ہوئے تب یہہ بغداد کو چلا پہلے تکریت
مین آیا پہر باب شماسیہ مین مقتدر نے اپنا ضعف لشکر کا پہر جانا خیال کرکے
ارادہ واسط کا کیا لیکن جو لوگ اس پاس باقی رہے تہے وہ مانع ہوئے اور
مونس کی لڑائی پر مستعد ہوئے مقتدر یہہ حال دیکہکر لاچار مونس سے لڑنے کو
نکلا مقتدر پاس فقیہہ اور قاری تہے جنکے پاس قران پہلے ہوئے تہے وہ چادر
اوڑہے ٹیلے پر جاکر کہڑا ہوا رفیقون نے اوسکو مشورہ آگے بڑہنے کا دیا
جب وہ آگے بڑہا تو رفیق سب بہاگ گئے مقتدر یہہ حال دیکہکر قوم مغاربہ سے
جا ملا اور اونسے کہنے لگا افسوس تیرے مین خلیفہ ہون اونہون نے کہا ہم تجہے
پہچانتے ہین اے کمینہ تو خلیفہ شیطان کا ہے یہہ کہکر ایک شخص نے اوسکو ایک
تلوار ماری کہ وہ زمین پر گرا تب اوسکو ذبح کیا مقتدر بڑہیا حرام زادی کا بیٹا تہا
جب اوسکو قتل کرکے اوسکے سر کو لکڑی پر چڑہایا تو تکبیرین کہتے جاتے
تہے اور مقتدر کو لعنت کرتے تہے جو کچہہ مقتدر پہنے تہا ازار تک لیلیا پہر وہین
گڑہا کہود کر اوسے دفن کیا اور سر اوسکا مونس پاس رشیدیہ مین لے گئے مونس
کہ لڑائی مین حاضر نہ تہا جب مقتدر کو اس حال سے دیکہا تو اپکو مارے
اور رویا مقتدر نے زمانہ خلافت مین بادشاہت کو خراب کردیا تہا عورتین اور

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

غلام حکم کرتے تہے ور خرچی بہت ہوتی تہی اسکی مدت سلطنت چوبیس برس گیارہ مہینے چہہ دن تہے عمر اسکی اٹہتیس برس کی تہی

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

یہہ اونیسواں بادشاہ عباسیونکا تہا مونس نے چاہا کہ ابو العباس مقتدر کا بیٹا بادشاہ ہو لیکن ابو یعقوب اسحق بن اسمٰعیل نوبختی نے کہا کہ یہہ لڑکا ہے اور بادشاہ ایسا چاہیے کہ اپنے اور ہمارے تدبیر کرسکے یعقوب بن اسحق نے اسکے بادشاہ کرنے مین گویا اپنی موت آپ ڈہونڈی کیونکہ قاہر نے اوسکو قتل کیا جیسے ذکر ہوگا — جب یہہ مشورہ ہوا تو قاہر باللہ محمد بن معتضد کو بلاکر اٹہائیسوین شوال کو سب نے بیعت کی قاہر نے مقتدر کی ماکو بلاکر پوچہا کہ مال کہاں ہے اوسنے سب چیز کا جو اوس پاس زیور و پوشاک سے تہا اقبال کیا تب اوسے خوب مارا باوجودیکہ وہ بیماری استسقا کی رکہتی تہی پہر اوسکے پانو باندہکر لٹکایا اوسنے قسم کہائی کہ مین سوائے اشیائے مذکورہ کے کچہہ نہین رکہتی — ابو علی بن مقلہ کو اپنا وزیر بناکر موقوف کیا اور پہر بحال کیا اور چند عاملون پر قابض ہوا اس برس مین قاضی ابو عمرو محمد بن یوسف کہ فاضل تہا اور ابو الحسن بن صالح فقیہہ شافعی کہ عابد تہا اور ابو نعیم عبد الملک فقیہہ جرجانی مشہور استر استرابادی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۱ ہجری

اس برس مین شغب مقتدر کی ماموئے اور اپنے قبر مین جو رصافہ مین بنائی تہی دفن ہوئے اس برس مین مونس اور قاہر مین نزاع ہوئی منشا اوسکا یہہ تہا کہ مونس نے بلیق جو بدار کو داروغہ محل بادشاہی کا کیا تہا اوسنے قاہر پر ایسی تنگی کی کہ

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

۹۲۱ کہ کسی عورت کو بلے دریافت سے گئے کہ یہہ کون ہے جاننے نہ دیتا تہا قاہر نے پوشیدہ ایک گروہ کو بلیق حاجب اور مونس کے پکڑنے پر متفق کیا اور طریف سبکری جو بڑے سرداروں مین سے تہا وہ بہی اسے ملگیا

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

اس برس مین پہلی شعبان کو قاہر باللہ نے بلیق چوبدار اور اوسکے بیٹے اور مونس کو گرفتار کر لیا کیونکہ یہہ سب قاہر کے خلع اور احمد بن مکتفی کے بادشاہ کرنے پر متفق ہوئے تہے ابن مقلہ وزیر بہی اسمین شریک تہا قاہر نے طریف سبکری اور گروہ ساجیہ کو متفق کرکے ابن بلیق کے پکڑنے کا ارادہ کیا ساجیہ کو ستون پر بٹہایا ابن بلیق اپنے گروہ کو لیکر خلیفہ پر بلوہ کا ارادہ کرکے وہان آیا اور ظاہر یہہ کیا کہ مین قرامطہ کے واسطے جمع کرتا ہون ہرچند اوسکا قصد خلیفہ کا گرفتار کرنا تہا لیکن اوسکو قاہر کے سامان کی خبر نہ تہی جب وہ محل مین داخل ہوا تو گرفتار ہو گیا جب اوسکے باپ بلیق کو یہہ خبر پہنچی ہرچند کہ وہ بیمار گہر مین پڑا تہا سوار ہو کر محل پر آیا وہان بہی گرفتار ہوا بعد اسکے قاہر نے مونس کو بلایا لیکن وہ نہ آیا تب قاہر نے قسم کہائی کہ تجہے امن ہے مین چاہتا ہون کہ بلیق اور اوسکے بیٹے کا متفق ہونا خلع پر دریافت کرون اگر جہوٹ ہو تو اونہین چہوڑ دون جب اسنے قسمونکا تار باندہا تو وہ آیا اوسے بہی گرفتار کیا اور ابو علی بن مقلہ کو وزارت سے موقوف کرکے ابو جعفر محمد بن قسم بن عبید اللہ کو وزیر کیا پہر ابو احمد بن مکتفی کو بہت تلاش سے بلوا کر اوسپر دیوار بنوائی کہ وہ مرگیا

ذکر قتل مونس اور بلیق اور اوسکے بیٹے کا

ذکر سلطنت بنی بویہ

۳۲۲ جب قاہر نے تینون مذکورون کو گرفتار کیا تو مونس کے دوستون نے کہ اکثر لشکر تہا
غل اور شور مچایا اور چاہا کہ مونس کو چہڑا دین تب قاہر ابن بلیق پاس گیا اور اوسکو
ذبح کرکے اوسکا سر طشت مین رکہا تینون قیدیون کو جدا جدا قید کیا تہا پہر وہ
طشت مع سر کے اوسکے باپ بلیق پاس بہیجا وہ مجرد دیکہنے کے سر پیٹتا روتا نکلا
پہر اوسکو بہی قتل کرکے دونون کا سر مونس پاس بہیجا مونس نے جب دونو سر دیکہے
کلمہ شہادت پڑہا اور اوسکے قاتل کو لعنت کی پہر اوسکو بہی قتل کرکے تینون سرونکو
شہر مین تشہیر کیا اور منادی یہہ ندا دیتا تہا کہ جو امام سے خیانت کرے اوسکی
یہہ جزا ہے پہر اون سرونکو جہان اور سر تہے رکہوایا بموجب عادت کے پہر
قاہر نے ابو جعفر وزیر کو موقوف کرکے خصیبی کو وزارت دی پہر طریف سبکری کو
جو بڑا سردار تہا اور اسکے ساتہہ مونس کے گرفتار کرنے مین شریک تہا گرفتار
کرلیا اگر یہہ شریک نہوتا تو اونہین گرفتار نہ کرسکتا

ذکر ابتدائے سلطنت بنی بویہ کا

بویہ ایک شخص متوسط الحال دیلم مین تہا کنیت اسکی ابو شجاع تہی جب سلطنت بنی بویہ
نے ترقی پکڑی تو لوگ کہنے لگے بویہ بن فناخسر بن تمام بن کوہی بن شیرزیر اصغر
بن شیرکندہ بن شیرزیر اکبر بن شیرازشاہ بن شیرفنہ بن لستان شاہ بن شیرفردز
بن شیرزیک بن سسنا بن بہرام جور الملک بن یزدجرد ملک اور باقی نسب انکا
ہمدوشیر بن بابک تک اخبار بادشاہان فارس اکاسرہ مین گذرا بویہ کے تین
بیٹے تہے عماد الدولہ ابو الحسن علی اور رکن الدولہ حسن اور معز الدولہ ابو الحسین احمد
یہہ سب ماکان بن کالی دیلمی پاس رہتے تہے جب اسفار بن شیرویہ اور مرداویج

ذکر سلطنت نبی بویہ

۲۹۳ مرداویج دیلم کے اون شہرون پر جنکا ذکر ہو چکا قابض ہوئے تو ماکان بن کالی
دیلمی طبرستان کا حاکم ہوا بویہ کے یہہ تینون بیٹے اوسکے لشکر کے سردار تہے جب
مرداویج ملک ماکان بن کالی کا جو طبرستان مین تہا حاکم ہوا تو ماکان طبرستان سے
گیا اور دامغان پر حاکم ہوا پہر وہان سے شکست پاکر نیشاپور مین بہاگ کر آیا
تینون بیٹے بویہ کے اوسکے ساتہہ رہے کبہی جدا نہوئے جب انہون نے دیکہا
کہ ماکان مرداویج کی لڑائی کی طاقت نہین رکہتا اور عاجز ہے تب انہون نے کہا
کہ ہمارے ساتہہ ایک گروہ ہی اور بہت تنگ ہے مناسب یہہ ہے کہ ہم تجہسے
جدا ہون تاکہ خرچ تیرا کم ہووے جب پہر تو بادشاہ ہوگا ہم چلے آوینگے اوسنے
کہا اچہا تب وہ تینون اوسے جدا ہو کر مرداویج پاس گئے یہہ حال دیکہکر ایک گروہ
سرداروں ماکان کا بہی انکا تابع ہوا مرداویج نے بہت اونسے سلوک کیا عماد الدولہ
علی بن بویہ کو کرج کی حکومت دی عماد الدولہ نے کرج مین قوت پکڑی اور جمعیت
اسکی زیادہ ہوئی مرداویج نے اپنے چند سردارون کو واسطے وصول زر کے
کرج پر بہیجا جب وہ وہان گئے عماد الدولہ اونسے بہت نیکی سے پیش آیا اور
اونکو اپنے سے بلایا اون سبہون نے اسکی اطاعت قبول کی مرداویج یہہ سنکر ابن
بویہ پر بہت خفا ہوا ابن بویہ مذکور نے اصفہان کا قصد کرکے وہان کے حاکم ابن
یاقوت سے لڑائی کی اوسکی شکست ہوئی اور ابن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا اس لڑائی
مین ابن بویہ کے ساتہہ نو سو مرد تہے اور ابن یاقوت پاس دس ہزار جب ابن
بویہ نے نو سو سے دس ہزار کو شکست دی تو اسکا رعب سب پر چہا گیا اور ہیبت
اسکی سب پر غالب ہوئی مرداویج نے ابن بویہ پاس پیغام صلح بہیجا لیکن اوسنے عذر
کیا اور اس پاس نہ آیا ابن بویہ نے اصفہان مین دو مہینے اقامت کی اور تمام
مال اوسکا جمع کرکے ارجان کو کوچ کر گیا ارجان مین ابن یاقوت کہ نام اوسکا ابوبکر

ذکر سلطنت بنی بویہ

تہا بہاگ کر گیا تہا اسکے آنے کی خبر سنکر بے لڑائی وہان سے بہاگا ابن بویہ ارجان پر بہی ماہ ذی الحجہ سنہ ۳۲۰ مین حاکم ہوا پہر ابن بویہ نوبندجان پر ربیع الآخر سنہ ۳۲۱ مین حاکم ہوا پہر عماد الدولہ نے اپنے بہائی رکن الدولہ کو کازرون وغیرہ فارس کی عملداری پر بہیجا اوسنے سب مال وہان نکال لا پہر اون سے وہ ہوا جو ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے اس برس مین ابوبکر محمد بن حسین بن درید لغوی شعبان مین فوت ہوا یہہ سنہ ۲۲۳ مین پیدا ہوا تہا یہہ شاگرد ابی حاتم سجستانی اور ابی الفضل ریاشی وغیرہ کا تہا یہہ فاضل شاعر تہا قصیدہ مقصورہ جو مشہور مقصورہ ابن درید ہے اسنے نظم کیا نحو اور لغت مین اسکی بہت کتابین ہین اونمین سے کتاب جمہرہ ہے اور کتاب خیل بہی اوسی کی تصنیف ہے ابن درید شراب پینے اور عود سننے پر میلان رکہتا تہا ازہری کہتا ہے مین ابن درید پاس گیا تو مینے اوسے نشہ مین پایا پہر مین اوس پاس نگیا ابن شاہین کہتا ہے کہ ہم جب ابن درید پاس جاتے تو شرماتے تہے نبد ہا ہوا عود دیکہہ کر اور شراب دیکہہ کر عمر اسکے نوّے ۹۰ سے زیادہ تہی اس برس مین ابو ہاشم بن علی جبائی متکلم معتزلی نے انتقال کیا پیدایش اسکی سنہ ۲۴۷ مین ہتی اپنے باپ سے اسنے علم حاصل کیا اور ایسی محنت کی کہ باپ سے بہتر ہوا ابو ہاشم کہتا ہے کہ میرا باپ مجہسے بارہ برس بڑا تہا ابن ہاشم اور ابن درید ایک ہی روز راہی ملک بقا کے ہوئے لوگ اوس روز کہتے تہے کہ آج علم کلام اور علم لغت مدفون ہوا یہہ دونون بغداد مین مقبرہ خیزران مین دفن ہوئے اس برس مین محمد بن یوسف بن مطر فربری مرگیا اسکی پیدایش سنہ ۲۳۱ مین ہوئی یہہ وہ شخص ہے جسنے صحیح بخاری سیکہی گئے اور دس دس بار بخاری سے اسنے سنا تہا فربر فا اور دو راون سے بے نقطہ اور بار موحدہ سے بخارا کے قریون مین سے ایک قریہ ہے ابن اثیر نے اپنی تاریخ کامل مین بہی لکہا ہے

ذکر خلع قاہر باللہ کا

لکھا ہے لیکن قاضی شمس الدین ابن خلکان نے لکھا ہے کہ قبر کنارہ جیحون پر واقع ہے
اسی برس مین ابو جعفر بن محمد بن سلامہ ازدی طحاوی فقیہہ حنفی مصر مین فوت ہوا
ریاست اصحاب ابو حنیفہ کی اسپر مقرر ہوئی اور غلبہ پایا بہت کتابین فایدہ
مند اسنے تصنیف کین ازانجملہ احکام القران اور اختلاف العلما اور معانی الاثار
ہین اور اوسکے ایک تاریخ بڑی ہے پیدایش اسکی ۲۳۳ سنہ مین تھی

پہر شروع ہوا ۳۲۲ سنہ ہجری

اس برس مین عماد الدولہ شیراز پر حاکم ہوا

ذکر خلع قاہر باللہ کا

اس برس کے جمادی الاولی مین قاہر بسبب ظاہر کرنے عذر کی طرف سرداروں کے
اور خلاف کرنے اوس قسم کے جو باب امان مین اونکے قاتلون کے کہائی تہی
خلع کیا گیا ابن مقلہ قاہر سے پوشیدہ سردارون سے سازش رکہتا اور اونکو اوسکے
خلع پر اغوا کرتا کبہی عجمی کی صورت بنتا اور کبہی کسی کا بہیس بدلتا اسنے منجمون کو
سو دینار دیے کہ وہ سردارون کو قاہر سے ڈراوین اور سیما سردار کے خواب
کی تعبیر دینیے والونکو بہی ایسا ہی کچہہ دیا تاکہ جب سیما اونکے سامنے کوئی خواب
بیان کرے تو ایسی تعبیر دینگے وہ قاہر سے خایف ہو اوں لوگون نے ایسا ہی
کیا سیما کہ سردار ساجیہ کا تہا قاہر سے ڈر کر قاہر کے گرفتار کرنے پر متفق ہوا
اور سب جمع ہوکر قاہر پر آئے قاہر نے اوس رات شراب خواری بہت کی
تہی اوس وقت نشیمن پڑا تہا جب اونہون نے گہر کو گہیر لیا تو یہہ ہر چند
مست تہا لیکن بیدار ہوا اور بسبب بند ہونے دروازون کے بہاگ کر حمام مین

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

۶۶۶ جا کر چھپا لوگ اوسے ڈہونڈکر گرفتار کرکے جہان طریف سبکری تہا وہان لائے اور طریف کو وہان سے نکالکر قاہر کو اوسکی جا سے قید کیا اور دونون آنکہین قاہر کی نکالین اسکی بادشاہت کُل ایک برس چہ مہینے آٹہہ دن تہی

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

وہ بیسوان[۲۰] بادشاہ عباسیون کا تہا جب قاہر قید ہوا تو ابو العباس احمد بن مقتدر اور ہارون اوسکی دونون قید تہے لوگون نے اوسے نکالکر تخت پر بیٹہایا اور بادشاہت اوسپر سونپی اوسکا نام راضی باللہ رکہا بیعت اسکی خلافت پر بدہ کے دن چہٹی[۶] جمادی الاولی ۳۲۲ ھ مین ہوئی سیما سردار نے ابن مقلہ کے وزیر کرنیکو عرض کیا تب راضی باللہ نے اوسے وزیر کیا اور قاہر کے خلع پر چاہا کہ گواہ کرین لیکن وہ باز رہا گوکہ قید مین تہا اور اندہا تہا

ذکر سید مہدی حاکم افریقہ کی مرنے اور اوسکے بیٹے قایم کے بادشاہ ہونے کا

اسی برس کے ربیع الاول مین مہدی عبید اللہ سید بنی فاطمہ مہدیہ مین فوت ہوا اوسکے بیٹے قایم ابو القسم محمد نے اوسکا مرنا برس روز تک واسطے تدبیر کار کے چہپایا عمر اسکی تریسٹھہ[۶۳] برس کی ہوئی بادشاہت اسکی چوبیس[۲۴] برس ایک مہینے بیس روز رہی جب اسکے بیٹے قایم نے اوسکا مرنا ظاہر کیا تو سب نے اوسکی بیعت کی اور حکومت اوسپر معین ہوئی

ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور بعضے

ذکر شلمغانی کے قتل کا

٦٦٧

عجایب اوسکی مذہب خبیث کا

اس برس مین محمد بن علی شلمغانی مقتول ہوا شلمغان ایک قریہ نواحی واسط مین ہے جسکی
طرف یہہ منسوب ہے اسنے ایک مذہب نکالا تہا جسکا مدار خدا کے حلول کرنے پر
تہا اور تناسخ پر اور تشیع پر کہتے ہین کہ حسین بن قسم بن عبید اللہ جو وزیر مقتدر
کا تہا وہ بہی مذہب مین اسکا تابع ہوا اور ابو جعفر اور ابو علی یہہ دونو بیٹے بسطام
بن ابی عون کے اور احمد بن محمد بن عبدوس بہی اسکے پیرون مین سے تہے پہلے
محمد شلمغانی اور اوسکے یار اپنے مذہب کو چہپاتے تہے لیکن ماہ شوال سنہ ۳۲۲
مین ظاہر کیا تب ابن مقلہ وزیر نے اونکو گرفتار کیا شلمغانی نے اپنے مذہب سے
انکار کیا اوسکے معتقد اوسے خدا جانتے تہے جب اوسے قید کرکے معہ ابن عون
اور ابن عبدوس کے راضی پاس لائے تو اوسنے دونون سے کہا کہ شلمغانی کی
گردنیان مارو دونون نے انکار کیا جب اسنے زبردستی کہا تو ابن عبدوس نے
اپنا ہاتہہ اوسکی گردن پر مارا اور ابن ابی عون نے بہی ہاتہہ بڑہایا اوسے مارنے
کو لیکن اسکا ہاتہہ کانپا اسوقت اسنے شلمغانی کی ڈاڑہی اور سر چومکر کہا الٰہی میرے
اور سردار میرے اور رازق میرے لوگون نے یہہ سنکر شلمغانی سے کہا کہ تو تو
کہتا تہا کہ مین دعوے خدائی کا نہین کرتا اوسنے کہا کہ مینے کبہی دعوے خدائی
کا نہین کیا اور ابن ابی عون کے کہنے سے مجہے کیا اسوقت اون دونو کو وہان سے
پہیر دیا اور شلمغانی کو کئی مرتبہ فقہا کے روبرو بلوایا آخر کو فقہا متفق ہوئے
اسکے خون کے حلال ہونے پر تب ابن شلمغانی اور ابن ابی عون کو اس برس کے
ذی قعدہ مین سولی دیکر آگ مین جلایا اوسکا مذہب یہہ تہا کہ خدا ہر شے مین
گہستا ہے جس قدر کہ وہ شی اوٹہا سکے اور اللہ تعالے نے ضد کو واسطے دلیل

ذکر باقی حوادث کا

ہونے کے مفسد و دبر پیدا کیا ہے پس آدم اور شیطان کہ دونو آپسمین ضدین انین خدا گھٹتا ہے اور مذہب اوسکا یہہ تہا کہ دلیل حق کی حق سے بہتر ہے اور یہہ کہ ضد شے کے مشابہہ شے سے قریب زیادہ ہوتی ہے اور یہہ خدا اسلے بدن انسانی مین داخل ہوکر قدرت اور عجز ظاہر کیا جسسے دریافت ہوا کہ یہہ خدا ہے اور یہہ کہ خدا نے نوح اور اونکے شیطان مین جمع ہوئے تہے بعد اوسکے جدا ہوئے پہر صالح اور اونکے شیطان مین جسنے ناقہ کے پاؤن کاٹے جمع ہوئے پہر جدا ہوئے پہر جمع ہوئے ابراہیم اور اونکے شیطان نمرود مین بعد اونکے پہر جدا ہوئے اسیطرح ہارون اور فرعون مین پہر سلیمان اور اونکے شیطان مین پہر عیسی اور اونکے شیطان مین پہر جدا ہوئے خوارجون مین پہر جمع ہوئے علی بن ابیطالب اور اونکے شیطانون مین اور اونکا مذہب یہہ تہا کہ جسکی طرف لوگ محتاج ہون وہ خدا ہے اور اونکا مذہب ہے کہ موسی اور محمد صلعم کو خاین کہتے ہین اسواسطے کہ ہارون اور علی نے موسی اور محمد کو بہیجا تہا انہون نے خیانت کی اور یہہ کہ علی نے کتنے برس اہل کہف کے جو ساڑہے تین سو تہے موسے کو چہوڑ دے تہے جب وہ مدت گذری تو بادشاہت پہر آئی اور نماز روزہ کا ترک کرنا عبادت تہا اور سب عورتون کو حلال سمجہتے تہے اور مباح جانتے تہے جماع کرنا عورتون سے جو اوسکے صاحب رحم ہین اور یہہ کہ فاضل کو لازم ہے مفضول سے نکاح کرے تو کہ نور اوسمین آوے اور یہہ کہ جو اسے باز رہے گا بشرطیکہ قایل تناسخ کا ہو وہ دور ثانی مین عورت بنیگا تمام ہوا یہہ مقالہ مقالہ نصریہ مین

ذکر باقی حوادث کا

اسی برس مین اسحق بن اسمعیل نوبختی کو قاہر نے خلع سے پہلے قتل کیا نوبختی مذکور

ذکر قتل ہونے مرداویج کا

مذکور ہی نے مشورہ اسکے خلیفہ کرنے کا دیا تہا اس برس مین دمستق نے بلاد اسلام ٦٦٩
مین جاکر ملطیہ کو ایک مدت محاصرہ کرکے بے لڑائی فتح کیا وہان کے رہنے والونکو
نکالکر اونکی جائے امن مین اونہین بہیجا یہہ واقعہ جمادی الاخر کے چاندرات کو
ہوا رُوم نے مسلمانون سے افعال بد کرنے شروع کئے اکثر شہر اونکے قبضہ
مین آئے ہتے اس برس مین ابو نعیم فقیہہ جرجانی استرآبادی اور ابو علی محمد
روزباری صوفی فوت ہوئے اس برس مین حسین بن عبد اللہ نساج صوفی رہنے والا
سامرکا جو ابدال سے تہا اور محمد بن علی بن جعفر کتانی مشہور جو جنید کے یارون
مین سے تہا راہی ملک بقا کے ہوئے

پہر شروع ہوا ۳۲۳ سنہ ہجری

ذکر قتل ہونے مرداویج بن زیار کا

اس برس مین مرداویج دیلمی حاکم بلاد جبل وغیرہ کا مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا
کہ اس برسمین اوسکا دن پیدایش کا جب آیا تو حکم کیا کہ لکریان اس کثرت
سے جمع کرو کہ پہاڑ اور ٹیلے چہپ جاوین اور نکلکر دو ہزار پرند جانور جنگل صفہان
سے جمع کرکے اونکے پانوپر رال لگائی تاکہ یہہ سب روشن ہون تولد کی رات
اور ایک دسترخوان بڑا جسپر ہزار گہوڑے اور دو ہزار سر بیل کے اور بکریان
اور حلوی بہت بنوایا جب یہہ بنا اور تیار ہوا اوسے دیکہکر اور حقیر سمجہہ کر اپنے
ارکان دولت پر خفا ہوا یہہ شخص اون ترکون پر جو اسکی خدمت مین رہتے تہے
بہت غضب رہتا تہا جبکہ وہ دسترخوان اور روشنی آگ کی ہو چکی اور صبح کو
اصفہان مین جانے کا ارادہ کیا لشکر خدمت کے واسطے جمع ہوا از بسکہ گہوڑے

ذکر حنابلہ کے فتنون کا

۶۷۰ خیمہ کے پاس کثرت سے تھے اونکی آوازین بہت بلند ہوئین ایسے کہ وہ شمشکر خفا ہوا
پوچھا کہ یہہ گھوڑے کسکے ہین جو ایسے پاس ہین لوگون نے عرض کی کہ ترکون کے اونسنے
حکم دیا کہ ان گھوڑون کے زین ترکون کی پشت پر باندہو اور ایسی طرح شہر مین داخل
ہون پہر جب حکم ایسا ہی کیا مرداویج ایسا بدصورت تہا کہ دیلم اور ترک اسکو برا جانتے
تھے اس حرکت سے غصہ ترکون کا زیادہ ہوا جب مرداویج نے اصفہان کی طرف
کوچ کیا تو بہت غصہ تہا حکم دیا اپنے نگہبانون کے افسر کو کہ آج میرے ساتھہ مت آ
اور کسی اور کو بہی اپنے ساتھہ آنے کو حکم ندیا اور حمام مین داخل ہوا ترکون نے
فرصت غنیمت جان کر اوسپر ہجوم کرکر حمام مین قتل کیا مرداویج نے زمان بادشاہت
مین جبر اور فساد بہت کئے اپنے یارون کے واسطے کرسیان چاندی کی اور
اپنے لئے ایک تاج مرصع کا شکل تاج کسرے کے بنوایا جب یہہ مارا گیا تو بعد اسکے
اسکا بہائی وشمگیر بن زیار حاکم ہوا

ذکر حنابلہ کے فتنون کا بغداد مین

اس برس مین حنابلہ نے لوگون پر شدت کی کہ سردارون اور رعایا پر خاک ڈالتی اور
جبکہ شراب پاتی گرا دیتی اور گانے والی کو مارتے اور اوسکے سازون کو توڑتے
اور خرید فروخت چلنے پہرنی مین اعتراض کرتے صاحب شرطہ نے یہہ حال دیکھکر
اونکو منع کیا اور حکم کیا کہ تم مین سے کوئی امام بنکر نماز نہ پڑہائے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم
پکار کر نہ کہے لیکن اونکو کچھہ مفید نہوا پہر راضی نے فرمان متضمن منع اور زجر کا اعتقاد
تشبیہ سے لکہا از انجملہ یہہ تہا کہ تم لوگ کبہی گمان کرتے ہو کہ صورتین تمہاری منہ
کی جو بری ہین اوپر صورت رب العالمین کے ہین اور ہیئتہ تمہاری اوسکی ہیئتہ پر
ہے اور کہتے ہو تم اوسکے بال گہونگہر والے ہین اور آسمان پر چڑہنے اور دنیا مین

ذکر بادشاہت اخشید کا

مین اوترنے کے تم قایل ہوا اور عدد کی جسمین تمہارے مذہب مین قباحت آتی ہے
مین قسم کہاتا ہون بڑی قسم کہ اگر تم حنفی نہوگے تو مین تلوار تمہاری گردنون پر اور
آگ تمہاری گہرون اور محلون مین لگادونگا

ذکر بادشاہت اخشید مصر کا

اس برس مین اخشید یعنی محمد بن طغج بن جف مصر پر راضی کی طرف سے حاکم ہوا اخشید
مذکور اسکے پہلے رملہ کا حاکم تہا سنہ ۳۱۶ مین مقتدر کی طرف سے وہان سنہ ۳۱۸ برس تک
رہا جب نامہ مقتدر کا متضمن حاکم کرنے دمشق کا اوس پاس پہنچا تو وہان گیا اور
وہان کا حاکم ہوا اوسوقت مصر کا متولی احمد بن کیغلغ تہا جب راضی بادشاہ ہوا
تو اسنے احمد بن کیغلغ کو معزول کیا اور اخشید کو مصر کا حاکم کرکے اکثر بلاد شامیہ
بہی اسکے ساتہہ ضم کئے اخشید شام سے مصر مین جاکر بیہ بدہ کے روز تیسوین رمضان
سنہ ۳۲۳ کو حاکم مستقر ہوا

ذکر قتل ابی العلا بن حمدان کا

ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان موصل اور دیار ربیعہ کا امیر ناصر الدولہ حسن بن
عبد اللہ بن حمدان تہا اسمین سے پہلے موصل پر ابو ناصر الدولہ مذکور ہوا نام اوسکا
عبد اللہ اور کنیت ابو الہیجا تہی مکتفی نے اوسکو وہان حاکم کیا تہا ابو الہیجاء مذکور
بغداد مین مارا گیا قاہر کی لڑائی مین جبکہ گرفتار کیا گیا تو اوسکا بیٹا ناصر الدولہ مذکور
موصل مین نایب اوسکا تہا اسی طرح اس برس تک رہا بعد اسکے اسکے چچا ابو العلا
بن حمدان نے ذمہ اس امر کا کیا کہ مین اپنے بہتیجے کے قبضہ سے خلیفہ کی کچہری مین

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۱۴۰ جو مال ہے بہیجونگا یہہ اقرار کرکے ابو العلا موصل مین گیا وہان اسکے بہتیجے ناصر الدولہ
نے اوسکو قتل کیا جب یہہ خبر خلیفہ کو پہنچی لشکر معہ وزیر ابن مقلہ کے واسطے لڑائی
ناصر الدولہ کے بہیجا جب یہہ موصل مین پہنچا ناصر الدولہ بہاگا ہرچند ڈہونڈا لیکن
اوسے نہ پایا ابن مقلہ موصل مین ایک مدت رہا جب پہر بغداد مین آیا تو ناصر الدولہ
نے موصل مین پہر آکر خلیفہ کو ایک خط متضمن اپنے صفائی اور ضامن ہونے اوس
مال کے جو بہیجا تہا لکہا خلیفہ نے اس شرط پر قبول کیا

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

اس برس مین سید قایم حاکم مغرب لشکر کا افریقیہ سے بحر کو لیگیا اور شہر جنوہ کو
فتح کیا اہل سردانیہ سے لڑائی ہوکر سلامت پہر آئے اس برس مین عماد الدولہ
بن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا وہ اور وشمگیر دونو اسمین بلاد اصفہان اور ہمدان اور قم
اور قاشان اور کرج اور رے اور کنکور اور قزدین وغیرہ پر لڑتے تہے اس برسمین
لشکر نے شورش کرکے دار الوزارت مین نقب لگائی وزیر اور اوسکا بیٹا غربی
جانب بہاگا پہر یہہ راضی ہونے کے اونکو وہان رکہا اس برسمین ابراہیم بن محمد
بن عرفہ مشہور ابن نفطویہ نحوی واسطے نے انتقال کیا اسکی تصنیفات بہت ہین یہہ
اولاد مہلب بن ابی صفرہ سے تہا پیدایش اسکی ۲۴۴ھ مین ہوئی

پہر شروع ہوا ۳۲۴ھ ہجری

اس برس مین حجریہ اور مظفر بن یاقوت نے وزیر ابن مقلہ کو قید کیا جسوقت وہ
موافق عادت کے دار الخلافہ مین آیا اور خلیفہ کو اسسے آگاہ کیا اوسنے بہی نیک
جانا پہر علی بن عیسے کی وزارت پر اتفاق کیا لیکن اوسنے نہ قبول کی تب اوسکے بہائی

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

بہائی عبدالرحمن بن عیسیٰ کو وزیر کرکے اوسے گرفتار کرلیا اور ابو جعفر محمد بن قاسم ۳۲۳
کرخی کو حاکم کیا اس برس مین موقوف کیا ابن رایق نے خراج دنیا واسط اور بصرہ کا
اور بریدی نے خراج اہواز اور وہان کے عاملونکا موقوف کیا اس امر سے بغداد
مین مال کی تنگی ہوئی ابو جعفر اسکے بند وبست سے عاجز ہوکر معزول ہوا اسکی
وزارت تین مہینے پندرہ دن رہی پہر سلیمان بن حسین کو وزیر کیا ہمیشہ اوسکی
موقوفی کے ارادہ مین تہے خلیفہ نے محمد بن رایق کو واسط مین لکہا کہ آنکر امور ات پر
قایم ہو اور سرداری لشکر کی اوسکو دی اور حکم کیا کہ منبر پر خطبہ اوسکا پڑہا جاوے
ابن رایق بغداد مین اس برس کے آخر ذی الحجہ مین آیا ابن رایق نے ساجیہ کو
گرفتار کیا تہا بغداد مین آنے سے پہلے حجریہ یہہ دیکہکر خوفناک ہوئے اور
اسکے بغداد مین داخل ہوتے ہی وزارت موقوف ہوگئی تمام امور کو رایق ہی
ملاحظہ کرتا عاملون نے تغلب کرنا شروع کیا سوائے بغداد کے خلیفہ پاس کچہہ
نرہا اوسمین بہی حکم ابن رایق کا تہا خلیفہ حکم نکرسکتہا اور باقی اطراف کا یہہ حال
ہوا کہ بصرہ تو ابن رایق کے قبضہ مین اور خورستان بریدی پاس فارس عمادالدولہ
بن بویہ کے ہاتہہ مین کرمان ابی علی محمد بن الیاس پاس رے اصفہان جبل رکن الدولہ
بن بویہ کہ بید قدرت مین تہے اور ید اور شمگیر بن زیاد مرداویج کا بہائی دونو
اوسپر لڑتے تہے دیار بکر اور مصر اور ربیعہ بہی حمدان کے زیر حکم ہوا مصر اور شام
اخشید محمد بن طغج کے تحت حکومت مغرب اور افریقیہ سید قایم بن مہدی کے
تصرف مین اندلس عبدالرحمن بن محمد ملقب بناصر پاس خراسان ماوراء النہر زیر
حکم نصر بن احمد سامانی کے طبرستان جرجان دیلم پاس بحرین یمامہ ابی طاہر قرمطی
کی حکومت مین آئے اس برس مین محمد بن رایق نے فضل بن جعفر بن فرات کو
جو خراج مصر اور شام پر تہا بلایا یہہ بغداد مین آتے ہی ابن رایق اور خلیفہ

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۲۷۴ کی طرف سے وزیر ہوا اس برس مین خلیفہ نے محمد بن طغج کو سند مصر اور وہان کے
عاملون کے شام تک دیکر بن کیغلغ کو مصر سے معزول کیا اس برس مین عضد الدولہ
ابو شجاع فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بویہ اصفہان مین پیدا ہوا اس برس مین
جحظ برمکی جواولاد یحیی بن خالد بن برمک سے تہا اور بڑا عالم علوم وفنون تہا فوت ہوا
اسی برس مین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن مفلس فقیہہ ظاہری صاحب تصانیف مشہورہ
کا راہی ملک بقا کا ہوا اور عبد اللہ بن محمد فقیہہ شافعی نیشا پوری بہی فوت ہوا
پیدائیش اوسکی سنہ ۲۳۰ھ مین واقع ہوئی یہہ جلیس ربیع اور مزنی اور یونس کا
تہا جو اصحاب شافعی کے تہے اور یہہ امام تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۵ ہجری

اس برس مین محمد بن رایق نے علی راضی کو حکم کیا کہ میرے ساتہہ واسط مین واسطے
لڑائی ابن یزیدی کے چل اوسنے قبول کرکے وہان گیا ابن رایق نے لشکر حجریہ
مین سے بعضون کو گرفتار کرلیا ابن یزیدی نے خایف ہوکر جو کچہہ یہہ کہتے تہے قبول
کرکے صلح کی جب راضی اور ابن رایق بغداد کو بعد صلح کے پہرے ابو عبد اللہ بن
یزیدی نے عہد شکنی کرکے اپنے عہد وپیمان سے پہر گیا تب ابن رایق نے لشکر معہ
بجکم اوسپر بہیجا دونون مین لڑائی ہوئی ابن یزیدی عماد الدولہ بن بویہ پاس شکست
پاکر گیا اوسکو طمع عراق کی دیکر ہزیمت دنیا خلیفہ کا اوسے بہت آسان ظاہر
کیا اس برسمین عامل صقلیہ سالم بن راشد نے جو سید قایم کی طرف سے عامل تہا
نافرمانی کی اور بد خصلت ہوکر ظلم کرنے لگا اسلئے رعیت جرجنت کی جو کہ ایک
بلدہ جزیرہ صقلیہ کا ہے اوسسے پہر گئے اور اپنے حال کی اطلاع قایم کو لکہہ بہیجی

ذکر ہاتھہ کاٹے جانی ابو علی بن مقلہ کا

بہیجی اوسنے لشکر آراستہ کرکے وہان روانہ کیا اوس لشکر نے جرجنت کا محاصرہ کیا ۶۲۵
اوسوقت باشندگان جرجنت نے بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد چاہی اوسنے اونکی
کمک دی یہہ حصار تا سنہ ۳۹ تک رہا کیونکہ اس سال مین بعض وہان کے رہنیوالے
جہان سینگ سمائے چلے گئے اور باقی جو رہے امان کے خواہان ہوئے اونہون
نے بڑے بڑے امیرون کو اونمین سے گرفتار کرکے ایک کشتی مین سوار کرکے افریقیہ
کی طرف واسطے ملاحظہ سلطان قایم کے روانہ کئے جب وہ کشتی سمندر مین پہنچ گئی
اوسوقت سپہ سالار لشکر سلطان قایم کے حکم دیا کہ انکو غرق کردو چنانچہ ایک
سوراخ کشتی مین کردیا گیا فوراً وہ کشتی ڈوب گئی — اور اسی سال مین عبد اللہ بن محمد
الخزار نحوی جسکی تصنیفات علم قرات اور قران مین مشہور مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۶

اس سال مین معز الدولہ بسبب حکم اپنے بہائی عماد الدولہ بن بویہ کے طرف اہواز
اور اون شہرون کے جاکر مستولی ہوا سبب اسکا صرف انا مسمی یریدی کا طرف
عماد الدولہ کی تہا جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین

بیان ہاتہہ کاٹی جانے ابو علی بن مقلہ کا

پوشیدہ نرہے کہ ابو علی بن مقلہ کے ہاتہہ کاٹے جانے کا یہہ سبب تہا کہ اوسنے
علی ابن رابق کے پکڑوانے مین اور اوسکے جای مسمی بجکم کے قایم کرنے مین
سعی کی تہی — ابن رایق کو اوس امر کی خبر ہوگئی — اسلئے راضی باللہ نے واسطے
اپنے رایق کے اوسکو قید کرلیا جبتک وہ قید مین رہا درمیان راضی — اور ابن

بیان مستولی ہونی بجکم کا شہر بغداد پر

۳۲۶ رایق کے خط وکتابت کی آمد ورفت درباب ابن مقلہ کی رہی آخرش یہہ ہوا
کہ اونہون نے ابن مقلہ کو درمیان ماہ شوال کے قیدخانہ سے نکالکر اوسکے ہاتہہ
کاٹے اور پہر علاج بہی اوسکا کیا گیا چنانچہ وہ اچھا ہوگیا اور پہر عہدہ وزارت پر
بحال ہوا چونکہ اوسکے ہاتہہ کٹ گئے تہے اسلئے اپنے کٹے ہوئے ٹنڈ پر قلم مقید ہوا لیتا
اور احکام لکہا کرتا — لیکن بعد ایک عرصہ کے ابن رایق کو خبر ہوئی کہ وہ مجکو اور
راضی کو بد دعائین دیا کرتا ہے حکم دیا کہ اوسکی زبان بہی کٹوائی جائے چنانچہ زبان
اوسکی کاٹی گئی اور اول قید سے اور زیادہ تشدد اور مشقت قید ہوا اور کوئی آدمی
اوسکی خدمت کو بہی مقرر نہوا اسطرح سے بہت تکلیف اوٹہاکر قیدخانہ ہی مین
درمیان ماہ شوال سنہ ۳۲۸ ہجری مین مرگیا بعد مرجانے کے اوسکا لاشہ بادشاہ
کے گہر مین دفن کیا گیا بعد ازان اوسکے رشتہ دارون نے اوسکا لاشہ مانگا وہان
سے اوکہیڑکر اونکے حوالہ کیا گیا — اونہون نے اپنے گہر مین دفن کیا — پہر اوسکی
بیوی نے وہان سے بہی اوکہڑواکر اپنے گہر مین لیجاکر دفن کیا — یہہ بات عجایبات
سے ہے کہ یہہ شخص تین دفعہ عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا — اور تین ہی بادشاہون
کی وزارت بدین تفصیل کی کہ اول سلطان مقتدر کا وزیر ہوا — پہر سلطان قاہر
کا — پہر سلطان راضی کا — اور تین ہی اوسنے سفر کئے دو دفعہ طرف شیراز
کی ایک دفعہ طرف موصل کی اور بعد مرجانے کے تین ہی دفعہ تین جائے گاڑا گیا

بیان مستولی ہونے بجکم کا شہر بغداد پر

اسی سال مین بجکم نے شہر واسطے طرف بغداد کی غرہ ذیقعدہ کو کوچ کیا — ابن رایق
نے بہی اوسکے مقابلہ کو لشکر آراستہ کیا تہا لیکن بجکم نے اوسکو بہگا دیا جب بجکم

بیان مستولی ہونی بجکم کا شہر بغداد پر

بجکم بغداد کے قریب جا پہنچا اوسوقت ابن رایق عکبرا مین بہاگ کر جا چہپا اور بجکم
تیرہوین تاریخ ذی القعدہ کو بغداد مین داخل ہوا سلطان راضی نے اوسکو خلعت
دیکر امیرالامرا مقرر کیا — ابن رایق نے ایک برس دس مہینے چہہ دن امارت
کی — یہہ بجکم وزیر ماکان بن کالی دیلمی کا غلام تہا اگرچہ ماکان نے اوسکو وزیر سے
لے لیا تہا پہر وہ ماکان سے مع بعضی رفیق کے جدا ہوکر مرداویج سے ملا پہر مرداویج
کے قاتلون مین سے ہوا بعدہ عراق مین جاکر ابن رایق کی خدمت مین جاکر
منسوب بخدمت ہوا یہانتک کہ اوسکے نشان پر رایقی لکہا گیا ابن رایق نے
اہواز پر اوسکو بہیجا وہان جاکر ابن بریدی کو موقوف کرکے آپ حاکم ہو
جب ابن بویہ اہواز پر حاکم ہوا بجکم واسط مین گیا پہر بغداد مین جاکر ابن رایق
کو معزول کرکے آپ حاکم ہوا وہانکا اور محل بادشاہی کا اسی برس مین
قرامطہ کے آپسمین فتنہ اور فساد ہوکر حال ابتر ہوا اور ہجر مین رہنے لگے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۷ ہجری

اس برس مین بجکم اور راضی موصل مین گئے ناصرالدولہ بن حمدان وہان سے بہاگا
آخرکار مال وہان سے لیکر ناصرالدولہ سے صلح کی پہر خلیفہ اور بجکم بغداد مین آئے
ابن رایق نے کچہہ لشکر بغداد سے جمع کرکے خلیفہ کے پہنچنے سے پہلے ظہور پایا تہا
خلیفہ اور بجکم اس امر سے خایف ہوئے اور حال مقتضی اسکا ہوا کہ حران اور
رہا اور قنسرین وعواصم پر حاکم ہو ابن رایق وہان جاکر حاکم ہوا اس برس مین
امیہ بن اسحق نے عبدالرحمن اموی سے شنترین مین نافرمانی کی اور جلالقہ سے
لڑائی ہوئی مسلمانون نے شکست پائی لیکن دوسری لڑائی مین جلالقہ بہاگی

ذکر ابن رایق کی غلبہ پانیکا شام پر

۶۷۸ اور بہت کشت وخون ہوکر امیہ مذکور نے عبد الرحمن اموی سے امان چاہی اوسنے
امان دی اس برس مین عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی صاحب جرح وتعدیل اور عثمان
بن خطاب باپ دنیا کا مشہور الشیخ ایسے شخص کہ باب مین مشہور ہے کہ حضرت علی
بن ابیطالب سے ملا اسکا صحیفہ بہی روایت کیا گیا ہے ہرچند صحت نہین اکثر محدثون
نے روایت کی ہے کہ ہم نے وہ صحیفہ دیکہا ہے مگر روایت ضعیف ہے اس برسمین
محمد بن جعفر شہریار فاین فوت ہوا یہہ بہت کتابون مشہور کا مصنف ہے مثل اعتلال
قلوب وغیرہ کے اس برس مین علی معتزل جسکا نام عبد اللہ بن احمد بن محمود اور کنیت
ابو القاسم بہی مرگیا یہہ صاحب مقالہ کا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۸ ہجری

ذکر ابن رایق کے غلبہ پانے کا شام پر

اس برس مین ابن رایق نے شام پر غلبہ پاکر دمشق اور حمص پر حکومت پائی
اور بدر نایب اخشید کو معزول کیا پہر عریش تک پہنچکر ارادہ مصر کے شہرون کا
کیا اخشید نے یہہ حال دیکہکر خروج کیا آپسمین بڑی لڑائی ہوئی آخر کو ابن رایق
دمشق کو بہاگا اخشید نے اوسکے پیچہے لشکر بہیجا جب لڑائی ہوئی تو اخشید کا
لشکر بہاگا اور بہائی بہی مارا گیا تب ابن رایق نے اخشید کے بہائی کی تعزیت
مین خط لکہکر مع اپنے بیٹے مزاحم کے اوس پاس بہیجا اور لکہا کہ تیرا بہائی میری
حکم سے قتل نہین ہوا اگر تو چاہے تو میرے بیٹے کو اوسکے بدلے قتل کر اخشید نے
اوسکے بیٹے مزاحم کو خلعت دیکر اوسکے باپ پاس بہیجا اخشید مصر مین اور ابن رایق
شام مین رہنے لگے اسی برس ابن عسکری تغر مین مارا گیا اسی برسمین محمد کلینی جو منسوا

ذکر مرنے راضی باللہ کا

پیشوا امامیہ کا تہا اور محمد ابن احمد جو ابن شنبوذ مقری مشہور ہے اور ابو محمد مرتعش مشایخ ۶۷۹ صوفیہ کا تہا ان سب نے وفات پائی اور ابو بکر محمد بن قاسم جو انباری مشہور ہے اور کتاب الوقف والابتدا کا مصنف تہا اور نحو اور علم ادب مین امام مشہور ہی اسی برس مین موا یہہ ثقہ تہا پیدائش اسکی ۲۷۱ھ مین ہوئی تہی اسی برس مین ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب قرطبی موا یہہ مولے تہا ہشام بن عبد الرحمن کا جو اندلس اموی مین تہا ابو عمر احمد عالم جلیل القدر تہا اور کتاب عقد جو نہایت نفیس ہے اسنے تصنیف کی پیدائش اسکی سنہ ۲۴۶ مین ہوئی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۹ ہجری

ذکر مرنے راضی باللہ احمد بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد باللہ ابو العباس احمد بن موفق طلحہ کا

چھہ برس اور دس دن اسنے بادشاہت کی بتیس برس کی عمر اسکی تہی استسقا کی بیماری سے یہہ موا یہہ شخص شاعر اور ادیب تہا ادیبون اور فاضلون کو دوست رکہتا تہا اور سخی بہی تہا سنان بن ثابت صابی طبیب راضی کے جلیسون اور ہمنشینون مین سے تہا اور راضی گندم گون گال پچکا تہا اسکی مان ظلوم نام ام ولد تہی یہہ آخر اون خلیفون کا تہا جنکے شعر مشہور ہین اور جنہون نے منبرون پر بہت خطبہ پڑہا اگرچہ اسکے بعد والون نے بہی خطبہ پڑہے ہے مگر بسبب کمی کے اونکا اعتبار نہین اور آخر اون خلیفون کا تہا جو ہمنشینون مین بیٹہتے تہے اور اونکی خرچ اخراجات خزانہ باورچی خانہ وغیرہ باترتیب اور بند و بست تہے جیسے پہلے خلیفاؤن کے تہے

ذکر خلافت متقی للہ کا

ذکر قتل ماکان کا

۶۸۰ وہ اکیسوان[۲۱] خلیفہ عباسیونکا تہا جب راضی فوت ہوا تو بادشاہت ابوعبداللہ
کوفی کے آنے پر واسط سے موقوف رہی بحکم بہی واسط ہی مین تہا دار الخلافہ
لوگون نے گہیر لیا اتنے مین خط بحکم کا معہ آنے عبداللہ کوفی کے جو کاتب بحکم تہا
پہنچا اوسمین لکہا تہا کہ چاہیے یہہ ہی کہ ابو القاسم سلیمان وزیر راضی پاس سب وزیر
اور اہلکاران کچہری اور سادات اور قاضی اور عباسی اور تمام شہر جمع ہوکر مشورہ
کرین اور کوفی بہی اوسمین شریک ہو کہ کس شخص کو خلیفہ کرین بعد اجتماع کے سب
ابراہیم بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر پر متفق ہوئے اور اوسکی خلافت پر بیعت
کی بیسوین ربیع الاول کو اسنے القابون مین سے متقی باللہ پسند کیا جب اسپر
بیعت ہو چکی تب خلعت اور نشان بحکم پاس واسط مین پہنچا بحکم نے متقی کہ خلیفہ
ہونے سے پہلے دار الخلافہ سے فرش اور اسباب اچہا منگوا لیا تہا سلامہ طولونی
متقی کا چوبدار رہوا اور سلیمان بن حسن وزیر راضی کا برائے نام اسکا وزیر ہوا اور سب
کاروبار کوفی بحکم کا کاتب کرتا تہا

ذکر قتل ماکان بن کالی کا

جب ماکان حاکم جرجان کا ہوا تب سامانیہ کے سردارون مین سے ایک شخص نے
جسکا نام ابو علی بن محمد بن مظفر بن محتاج تہا ساتہہ لشکر خراسان کے اسکا قصد کیا
تب ماکان جرجان سے بہاگ کر طبرستان مین گیا وہان رہنے لگا ابو علی بن محتاج
نیشاپور جرجان سے رے مین واسطے حکم کرنے کے گیا وہان وشمگیر بن زیار بہائی
مرداویج کا تہا تب وشمگیر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلایا جب ماکان بن
کالی طبرستان سے آیا اور وشمگیر کے حال کا شریک ہوا وہ دونون ملکر ابو علی بن

ذکر قتل بجکم کا

٦٨١ بن محتاج سے لڑے دفعتہً ایک تیر عرب کی طرف سے آکر ماکان کے سر مین لگا کہ خود کو توڑ کر پیشانی سے نکل کر پیچھے سے نکل گیا اور ماکان مرکر گرا اور دشمگیر طبرستان کی طرف بہاگا اور علی بن محتاج رے کا حاکم ہوا

ذکر قتل بجکم کا

اس برس مین بجکم مارا گیا اسطرح کہ اسنے ابو عبد اللہ بریدی پر لشکر واسطے لڑائی کے بہیجا تہا پہر واسط سے گیا تب خبر لشکر کی فتحیاب ہونے کی اور بریدی کے بہاگنے کی اوسے پہنچی یہہ خبر سنکر قصد واسط مین پہر آنے کا کیا راہ مین شکار کرتا پہرتا تہا ناگاہ نہر خور پر پہنچا وہان سُنا کہ یہان اکرد مین مالدار اور صاحب ثروت یہہ سنکر اوسکے آنکہین طمع سے بہت گئین اور اونپر تہوڑے سے لوگ لیکر چڑہ گیا لڑائی ہونے لگی تب ہمراہی بجکم کے بہاگ گئے اور ایک لڑکا آکر اوسے بجکم کے پیچھے چپکے سے آیا اور بجکم کی کمر مین نیزہ مارا مگر اوسے پہچانا نہین بجکم مرگیا متقی کو جب بجکم کے مرنے کی خبر گئی اوسکے گہر کی ضبطی کرکے بہت مال کہ اکثر دفینہ مین تہا لیا بریدی بجکم کے مرنے کی سُنکر ایسے خوش ہوئے کہ حساب سے باہر ہے دو برس آٹہہ مہینے کچہہ دن یہہ امیر رہا بریدی بعد مرنے بجکم کے بغداد پر مستولی ہوئے چند روز حکومت کی آخر کار رعایا نے اونکو بدسیرتی کے باعث نکالدیا اور وہان کی کورتکین تہوڑی مدت حاکم رہے ابن رایق نے شام سے بغداد مین جاکر ابو الحسن احمد بن علی بن مقاتل کو اپنا خلیفہ شام مین کیا جب ابن رایق بغداد مین گیا وہان کورتکین سے لڑائی ہوئی آخر کار ابن رایق کورتکین پر فتحیاب ہوا اور کورتکین بہاگے بعدہ ابن رایق نے کورتکین کو پکڑ کر قید کیا متقی نے رایق کے بیٹے کو سرداری امرای بغداد کی دی اسی برس مین متی بن یونس حکیم فیلسوف اور بختیشوع بن یحیی طبیب فوت ہوئے

بریدی کی بغداد پر حاکم ہونیکا احوال

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۰ ہجری

بریدی کے بغداد پر حاکم ہونے کا احوال اور ابن رائق کی قتل ہونیکا

اس برس میں بریدی نے عود کر کے بغداد پر حکومت اس حال سے ابن رائق اور خلیفہ متقی کا
موصل کی طرف بھاگا بریدی نے بغداد کو لوٹ لیا اور نہایت ظلم اور تعدی اوسنے
رعایا پر ہوا کہ جسکی حد نہیں ابن رائق اور متقی نے تکریت میں جا کر ناصر الدولہ بن حمدان کو
واسطے کمک کے بلایا اور موصل میں چلے گئے ناصر الدولہ دوسرے رستے سے چلا
متقی نے اپنے بیٹے ابو منصور اور ابن رائق کو اوس پاس بھیجا ناصر الدولہ نے
اونکی بہت تعظیم کی اور خلیفہ کی بیٹے پر دینار قربان کئے جب ابن منصور اور ابن رائق
وہان سے اوٹھنے لگا ناصر الدولہ نے اپنے یارون کو ابن رائق کے قتل کرنیکا
حکم دیا اونہون نے اوسے قتل کیا پھر ابن حمدان متقی پاس گیا اوسنے اسکو خلعت
دیکر امیر الامرا کیا یہہ معاملہ شعبان کے چاندرات کو اسی برس میں ہوا اور اوسکے
بھائی ابو الحسن علی کو خلعت دیکر سیف الدولہ لقب کیا ابن رائق پیر کے دن
تیسوین تاریخ رجب کی اسی برس میں قتل ہوا یعنے سنہ ۳۳۰ میں جب اخشید صاحب
مصر کو قتل ابن رائق کی خبر پہنچی تب دمشق میں جا کر اوسپر مسلط ہوا جب متقی
اور ناصر الدولہ بغداد میں گئے ابن بریدی وہان سے بھاگا لوگون نے اسمین لٹس
کردی ابن بریدی نے بغداد میں تین مہینے بیس روز قیام کیا متقی بغداد میں معہ بنی حمدان
اور لشکر کثیر کے اسی برس کے شوال میں داخل ہوا جب ناصر الدولہ بغداد میں مستقر
ہوا تھا تو اسنے دیناروں کی درست کرنے کا حکم کیا تھا دینار دس درہم کے تھے
پھر دینار تیرہ درہم کو بیچے گئے اسی برس میں ابو بکر محمد بن عبد اللہ مجالی فقیہہ شافعی

بریدی کی بغداد پر حاکم ہونیکا احوال

شافعی مارا گیا پیدایش اسکی سنہ ۲۳۵ مین ہوئی اسی برس مین ابو الحسن علی بن اسمٰعیل ۳۲۴
بن ابی بشیر اشعری فوت ہوا پیدایش اسکی سنہ ۲۶۰ مین بغداد مین ہوئی اور
مشرعة الروایا مین وہ دفن ہوا بعد دفن کے اسکی قبر پہر کہود دی گئی اس خوف
سے کہ مبادا حنابلہ اوسے کہود کر جلا دین کیونکہ انہون نے کئی مرتبہ یہہ قصد کیا تہا
مگر بادشاہ نے اونہین منع کیا وہ اولاد ابوموسے اشعری سے ہے مدت دراز
تک یہہ موافق مذہب معتزلہ کے علم کلام پڑہتا رہا پہر معتزلہ کے مخالف ہوکر
مذہب بین بین اسنے اختیار کیا اور ابو علا جبائی سے مقدمہ وجوب اصلح علی اللہ مین
مناظرہ کیا جبائی نے بموجب قواعد اپنے مذہب کے ثابت کیا اشعری نے
پوچہا تو کیا کہتا ہے اس مسئلہ مین کہ تین لڑکی تہی اونمین سے ایک کو اللہ نے بلوغ
سے پہلے مار ڈالا اور دو باقیون مین سے ایک ایمان لایا دوسرا کافر ہوا اوس
چہوٹے کے مار ڈالنے مین کیا سبب تہا جبائی نے کہا اوسکے مار ڈالنے مین
یہہ سبب تہا کہ اگر وہ حد بلوغ کو پہنچتا تو کفر اختیار کرتا اسو اسطے اوسکا مار ڈالنا
اوسکے حق مین مصلحت تہی اشعری نے پوچہا کہ دو باقیون مین سے ایک کو زندہ رکہا
اور وہ کافر ہوا جبائی نے کہا اوسکو واسطے پہنچانے حد بلوغ کے جو بڑا مرتبہ
انسانیہ کا ہے زندہ رکہا کیونکہ لڑکا اور حیوان مکلف نہین مگر جب بالغ ہو تب اوسنے
کہا کہ جس لڑکے کو خدا نے قبل بلوغ مار ڈالا تہا اوسے بہی مرتبہ اعلے تک پہنچانی کو
کیون نہ زندہ رکہا جبائی نے کہا یہہ وسوسہ ہی اشعری نے کہا یہ وسوسہ نہین
کرتا مگر شیخ کا گدہا پل پر اڑتا ہے یعنی قطع کیا اس کلام کو پہر اشعری نے اپنا مذہب
ظاہر کیا اور ایسی تقریر کی کہ اوسکے کلام سب کلامون مین مشہور مین اسا درجہ پر
کہ زمین کے مطابق اونکا ذکر ہے اور علماے حنابلہ اوسکے کفر پر حکم کرتے
تہے اور اوسکے مذہب والون کے خون کو حلال جانتے تہے مگر یہہ اونکی جہالت

ذکر مرنے نصر بن احمد سامانی کا

۶۸۳ باعث تہا ابو علی جبائی معتزلی شوہر ابو الحسن اشعری کے ماں کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۱ ہجری

اس برس مین ناصر الدولہ نے بغداد سے موصل مین جاکر دیلم اور اوسکے محل کو لوٹا اوسکا بہائی سیف الدولہ واسط مین تہا ترکون اور اوسکے لوگون نے اوسپر شعبان مین شب خون مارا سیف الدولہ ابو الحسن علی وہان سے بہاگ کر اپنے بہائی ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان سے جا ملا پہر سیف الدولہ نے بغداد مین آکر لشکر کے دینے کے واسطے متقی سے مال طلب کیا تاکہ توزون اور ترکون کو بغداد مین آنے سے منع کرے متقی نے چار لاکہ دینار اوسے بہیجے اوسنے اپنے لشکر مین تقسیم کئے جب توزون بغداد پر آے سیف الدولہ وہانسے بہاگا اور پچیسوین ۲۵ رمضان اسی برس کے توزون بغداد مین داخل ہوئے توزون ضم تاے مثناۃ اور سکون واو اور ضم را اہملہ اور پہر واو دوسرے اور اوسکے بعد نون یہہ اسم ترکی ہے مشتق ہے اسمار باطیہ سے جسکے معنے کاسہ شراب کے ہین کیونکہ کاسہ شراب کا نام ترکی مین تردو ہے تا اور را پر ضمہ اور دونو واو مین ساکنہ

ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کی مرنی کا

ابو سعید نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا اسی برس مین راہی ملک بقا ہوا مرض اسکا جسے مو اسل تہی تیرہ ۱۳ مہینے یہہ بیمار رہا مدت حکومت اسکے تیتیس ۳۰ برس اور تینتیس ۳۳ دن تہی عمر اسکی بتیس ۳۲ برس کی تہی یہہ حلیم خوشخلق اور سخی تہا

ذکر مرنے نصر بن احمد سامانی کا

اور سنی تہا جب نصر بن احمد نے انتقال کیا تو اسکا بٹیا نوح بن نصر حاکم ہوا شعبان کے ۶۸۵
مہینے مین آدمیون نے اسکی بیعت کی زیر حکومت اسکے ملک خراسان اور ماورالنہر تہا
اس برس مین شاہ روم نے متقی سے مندیل طلب کی اس گمان سے کہ حضرت
مسیح نے اوسے اپنے منہہ سے چہوا تہا پس انکی منہہ کی صورت اوسمین بن گئی تہی
اور یہہ مندیل بیعۃ الرہا مین ہے اور اگر مندیل آجاوے تو بہت سے مسلمان
جو قید مین اونہین چہوڑ دیوینگے متقی نے قاضیون اور فقیہون کو بلاکر اس باب
مین فتوے طلب کیا علمانے آپسمین اختلاف کیا بعض نے کہا کہ اس مندیل کو
دیکر مسلمان قیدیون کو چہوڑانا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ مندیل قدیم سے
مسلمانون کے شہر مین رہی ہے اور ملک روم نے کبہی طلب نہین کی اسکا
دینا اب بہی مناسب نہین اس گروہ مین علی بن عیسی وزیر بہی تہا اوسنے کہا کہ خلاصی
مسلمان قیدیون کی اس مندیل کے رکہنے سے بہتر ہے بادشاہ نے یہہ سنکر
حکم دیا کہ مندیل دیدو اور قیدیون کو لے آؤ اونہون نے قیدیون کو چہوڑ دیا
اس برس مین محمد بن اسمٰعیل فرغانی صوفی استاد ابوالدفاف کا جو علما مین بہت
مشہور ہے فوت ہوا اور اسی برس مین سنان بن ثابت بن قرہ بہی عارضہ ذریب
سے جو امراض جگر مین سے ہے مرگیا ہرچند یہہ بڑا طبیب تہا لیکن جب اجل قریب
پہنچی کچہہ فایدہ نہوا

پہر شروع ہوا ۳۳۲ہ ہجری

اس برس مین متقی بغداد سے بخوف توزون اور ابن شیرزاد کی ناصرالدولہ پاس
موصل مین گیا سیف الدولہ متقی سے ملنے کو بطریق استقبال کے تکریت تک آیا
بعدہ ناصرالدولہ بہی تکریت تک آیا اور خلیفہ کو موصل مین لے گیا خلیفہ اور نو

ذکر متقی کی بغداد مین جانے اور اوسکی بیعت توڑنیکا

۶۸۲ حمدان نے رقہ مین رہنا اختیار کیا جب متقی پر فریادی ہونا بنو حمدان کا اور مفارقت اوسکی ظاہر ہوئی تب توزون کو صلح کے مقدمہ مین لکھا تاکہ پھر بغداد مین داخل ہون تب زبان خلایق سے یہہ نکلا جسکا ترجمہ کچھہ ضرور نہین اسی برس مین ابو طاہر قرمطی سردار قرامطہ کا جدری مین فوت ہوا ۔ اس برس مین بغداد مین قحط عظیم تہا ۔ اس برس مین ناصر الدولہ بن حمدان بن محمد بن علی بن قاتل قنسرین اور حمص اور عواصم پر حاکم ہوا بعد اسکے اسی سنہ مین حسین بن سعید بن حمدان اوسکے چچا کا بیٹا اوسپر حاکم ہوا

پھر شروع ہوا ۳۳۳ سنہ ہجری

ذکر متقی کے بغداد مین جانی اور اوسکی بیعت توڑنیکا

متقی نے اخشید حاکم مصر کے پاس اپنا حال لکھا اخشید نے مصر سے حلب مین جاکر رقہ مین نزول کیا اور متقی پاس آکر اوسکو بہت تحفہ تحایف دیکر کہا کہ میرے ساتھہ چل مصر یا شام مین اوسنے قبول نکیا پھر اوسنے کہا کہ رقہ مین رہا کر اور توزون سے ڈرایا اوسنے یہہ بہی نکیا پہلے ہمنے لکھا ہے کہ متقی نے توزون کو صلح کے باب مین لکھا تہا توزون نے قسم کہاکر صلح کی اس سبب سے متقی چھبیسوین محرم کو بغداد مین آیا اخشید مصر مین پھر آیا جب متقی ہیت مین آیا تو واسطے تازہ کرنے قسم کے توزون کو لکھا توزون اسکے آنے کی خبر سنکر خلیفہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور سندیہ مین اوسے ملا اور اوسپر پہرے معین کرکے مضربہ مین اوتار ا اور اوسکی دونون آنکھون کو اندہا کیا متقی اور اسکے ہمراہی نوکر چاکر فریاد وزاری کرنے لگے توزون نے اونکی آواز بند کرنیکا

ذکر بادشاہت مستکفی باللہ کا

کرنیکا حکم دیا کہ مبادا اوسکی آواز ظاہر ہوا ور توزون متقی کو بعد اندھا کرنے کے بغداد مین
لیگیا مدت بادشاہت متقی باللہ ابراہیم بن جعفر مقتدر بن معتضد کے تین برس
پانچ مہینے بیس دن تہے ما اسکی لونڈی خلوب نامی تہی

ذکر مستکفی باللہ کی بادشاہت کا

یہہ بائیسوان بادشاہ عباسیون کا تہا جب توزون نے متقی کو گرفتار کیا تو مستکفی
باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی باللہ علی بن معتضد احمد بن موفق طلحہ بن متوکل جعفر
بن معتصم محمد بن رشید ہارون کی بیعت کی اور اوسکو سندہ یہ مین لا یا سب خلقت
نے اوسکی بیعت کی جس روز کہ متقی کی بیعت ٹوٹی اوسی روز بیسنے ماہ صفر اس
برس کے مستکفی باللہ پر بیعت ہوئی

ذکر خروج کرنے ابی یزید خارجی کا قیروان مین

اس برس مین ابو یزید کی شوکت بسبب لشکرون کے شکست دینے کے بڑہ
گئی ابو یزید قبیلہ زناہ مین سے تہا اسکے باپ کا نام کنداد رہنے والا شہر توزر کا
جو شہرون قسطیلیہ سے تہا ابو یزید اوسکے ہان توزر مین لونڈی کی پیٹ سے
پیدا ہوا پہر تاہرت مین گیا اور نکاریہ مذہب ہوا یہہ فرقہ اہل مذہب کو کافر
اور اونکے مال اور خون کو حلال جانتے ہین وہان جاکر اہل شہر کو دعوت
کی اون سب نے اطاعت قبول کی فوج بڑہ گئی تب قسطیلیہ کو اسی برس مین
گہیر لیا ابو یزید ند کور ٹہگنا بد صورت تہا اور جبہ صوف کا پہنتا اسنے فتح

ذکر بادشاہت مستکفی باللہ کا

۶۸۹ کی کرکے سیسنہ بھی لیا وہان کے عامل کو لوٹ لیا پھر اربس کو فتح کیا تب قایم نے لشکر رقادہ اور قیروان کی محافظت کیواسطے بھیجا ابویزید نے اونکو شکست دیکر تونس پر پھر قیروان اور رقادہ پر حکومت حاصل کی پھر ابویزید قایم کیطرف متوجہ ہوا قایم نے اوسکے آنے کی خبر سنکر لشکر تیار کیا دونوں مین لڑائی خوب ہوئی آخرکار لشکر قایم کا بھاگا ابویزید نے جاکر قایم کو مہدیہ مین ماہ جمادی الاولی مین اسی برس کے گھیر لیا اور بہت تنگی اوسپر کی گرانی غلہ کی بلکہ ندیبا قوت کا اختیار کا اور خوب طرحسے اوسے گھیرے رہا آخرکار اسی برس مین نکلکر مہدیہ سے ماہ صفر سنہ ۳۳۴ مین روانہ ہوکر قیروان مین گیا اور قایم جب فوت ہوا تو اوسکا بیٹا اسماعیل منصور حاکم ہوا اون ملکون پر جنکا آگے ذکر ہوگا منصور لشکر درست کرکے آپ قیروان مین گیا اور قیروان کو اوسے سنہ ۳۳۴ مین چھین لینا چاہا سنہ ۳۳۵ تک باہم لڑائی رہی آخرکار منصور نے ابی یزید کو شکست دی ماہ ربیع الاول سنہ ۳۳۵ مین اوسکے پیچھے روانہ ہوا اور شہر کا غلبہ مین اوسے پایا ابویزید وہان سے اور جاے بھاگا یہانتک کہ طبنہ سے جاملا پھر وہان سے بھاگ کر بربر کے پہاڑ سے جاملا نام اوس پہاڑ کا برزال ہے منصور اسیطرح اوسکے پیچھے جاتا تھا یہانتک کہ اوسکے لشکر پر بہت سختی ہونے لگی یعنے ایک نان جو کی ڈیرہ دینار کو اور ایک پیالہ پانیکا ایک دینار کو ہاتھہ آنے لگا تب منصور شہرون صنہاجہ کی طرف پھرا ایک جاے پہنچا اوسکا نام قریہ عمرہ تھا وہان منصور علوی امیرزیری صنہاجی نزدیک پہونچا وہ دادا بادشاہون بادیس کا تھا اسکا ذکر ہم آگے کرینگے اگر خداتعالی چاہا منصور نے اوسکی بہت تعظیم کی منصور بہت بیمار ہوا پھر اچھا ہوکر مسیلہ مین گیا دوسری رجب سنہ ۳۳۵ مین ابی یزید پر کچھہ لوگ بربر نے جمع ہوئے تھے اور منصور پہلے مسیلہ مین گیا جب منصور مسیلہ مین آیا ابویزید اقلیم زنگیون مین گیا پھر

ذکر حاکم ہونی سیف الدولہ کا

پہر وہانسے کتامہ پہاڑ پر چڑہ گیا اور زنگیون کی ملک کا قصد موقوف کیا منصور دسوین ۶۸۹
شعبان کو وہان گیا اور لڑائی بہی شعبان مین ہوئے بہت لوگ ابو یزید کے مارے
گئے اور بہاگے منصور اونکے پیچہے روان ہوا پہلی رمضان کو وہان بہی لڑائی ہوئی
آخر کو ابو یزید بہاگا مال اسکا لوٹ لیا آخر کو قلعہ کتامہ مین جو بہت مضبوط ہے
قلعہ بند ہوا منصور نے اوسے گہیر لیا بعد ایک مدت کے منصور نے وہ بے لڑائی
لے لیا اور ابو یزید قلعہ کے ایک جانب سے جو بہت بلند تہا کودا لوگون نے
اوسے گرفتار کرکے منصور پاس بہیجا منصور نے خدا کی درگاہ مین سجدہ شکر
کیا اور لوگون نے بہی تکبیر اور تہلیل بہت کی ابو یزید قید خانہ مین زخمی قید رہا
وہین یکم محرم سنہ ۳۳۶ مین مرا اس مردہ کی جلد اوتار کر اوسمین بہس بہر منصور
نے سب شہرون مین اس فتح کا حال اور مارے جانا ابو یزید کا لکہا خدا لعنت کرے
اوسپر منصور وہان سے مہدیہ کی جانب پہرا اور ماہ رمضان سنہ ۳۳۶ مین
وہان داخل ہوا اسی سنہ ۳۳۳ مین مستکفی قاہر محل سے ابن طاہر کے گہر مین جا رہا
قاہر پر کمال تنگی اور سختی اور مفلسی تہی کہ ایک جبہ روئی کا لپیٹے رکہتا تہا اور پانون
مین لکڑی کے کہڑانو ہوتی

ذکر حاکم ہونے سیف الدولہ کا شہر حلب اور حمص پر

اسی برس مین جب متقی رقہ سے بغداد مین گیا اور اخشید وہانسے مصر مین گیا جیسے
ہمنے ذکر کیا سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان حلب مین گیا
وہان یانس مونسی حاکم تہا سیف الدولہ نے وہان جاکر حلب یانس سے لیلیا پہر
حمص مین جاکر وہانکا بہی بندوبست کیا وہان سے دمشق مین گیا چندے اوسکو گہیرے

ذکر تورونکی مرنے کا

۶۹۰ رہا آخر کار وہان سے کوچ کیا اخشید سیف الدولہ کے آنے کی دمشق مین خبر سنکر مصر سے شام مین آیا دونون لشکر قنسرین مین ملے لیکن دونون مین سے کوئی دوسرے پر فتح یاب نہوا سیف الدولہ جزیرہ کی طرف پہرا اور اخشید دمشق کی طرف مگر جب اخشید دمشق مین پہر آیا تو سیف الدولہ نے حلب مین جاکر بندوبست کرلیا اہل روم اسکے حلب لینے سے خروج کرکے حلب کے متصل آئے سیف الدولہ نے نکلکر اونکو بہگایا اور فتحیاب ہوا اون پر

پہر شروع ہوا ۳۳۴ سنہ ہجری

ذکر تورون کے مرنے کا

اس برسکے محرم مین تورون بغداد مین فوت ہوا سرداری اوسکی دو برس چار مہینے اونیس ۱۹ روز رہی بعد اسکے مرنے کے لشکر نے متفق ہوکر ابن شیرزاد کو اپنا امیر بنایا یہہ ہیت مین تہا صفر کی چاندرات کو بغداد مین آیا اور مستکفی سے عہد وپیمان چاہا بواسطہ خط کے تب مستکفی نے قاضیون کے سامنے اوسکے واسطے قسم کہائی اور امیر الامرائے اوسکی عنایت کی

ذکر معزالدولہ بن بویہ کے بغداد پر غلبہ پانیکا

معزالدولہ کو جب اہواز مین مرنے تورون کی خبر پہنچی تو بغداد کو روانہ ہوا ہنوز قریب بغداد کے پہنچا تہا کہ مستکفی با بغداد اور ابن شیرزاد کہ تین مہینے کچہہ دنکا سردار تہا روپوش ہوئے حسن بن محمد مہلبی معزالدولہ کا یار بغداد مین آیا ترک وہانسے موصل مین گئے اوسوقت مستکفی ظاہر ہوکر مہلبی کے ہمراہ ہوا اور ظاہر کیا

ذکر مستکفی کی بیعت توڑنیکا

۲۹۱ ظاہر کیا کہ مین ترکون کے خوف سے چھپا تہا جب وہ گئے تو مین ظاہر ہوا اور مجھکو
معز الدولہ کے آنے سے بہت خوشی ہوئی معز الدولہ بارہوین جمادی الاول اسی
برس مین بغداد مین آیا اور مستکفی کے ساتہہ بیعت کی اور متفق ہوا مستکفی نے
اوسکے باب مین قسم کہائی اور خلعت دیا اور خطاب معز الدولہ کا دیا اوسی روز
اور حکم کیا کہ درہم اور دینار پر القاب بنی بویہ کی ضرب ہوا کرین معز الدولہ
مونس کے گہر مین اترا اور اپنے یارون کو رعایا کے گہر اوتارا اس سبب سے
لوگون کو بہت تکلیف ہوتی تہی اور معز الدولہ نے یہہ مقرر کیا کہ ہر روز پانچہزار
درہم بہدست منشی کے مستکفی پاس واسطے اخراجات کے بہیجدیتا

ذکر مستکفی کی بیعت توڑنے اور مطیع کی بادشاہت کا

اسی برس مین بائیسوین جمادی الاخر کو مستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی
علی بن معتضد بن موفق کی بیعت توڑی گئی باعث اسکا یہہ تہا کہ معز الدولہ مع لشکر
اور لوگون کے بسبب آنے ایلچی حاکم خراسان کے خلیفہ کے گہر پر آیا معز الدولہ کو
کرسی پر بیٹہنے کا حکم دیا اسی عرصہ مین دو نقیب دیلم کے آئے اونہون نے
مستکفی باللہ کے ہاتہہ پکڑے گمان یہہ ہوا کہ انکا ارادہ ہاتہہ چومنے کا ہے
مگر اون دونون نے خلیفہ کو تخت پر سے کہینچ لیا اور اوسکے عمامہ کو اوسکی گردن مین
ڈالا معز الدولہ یہہ دیکہہ کر وہان سے چلا گیا خلقت مضطرب ہوئی مستکفی پیادہ پا
معز الدولہ کے گہر آیا وہان مقید ہوا اور خلیفہ کا گہر اب لٹا کہ کچہہ باقی نرہا کل بادشاہت
مستکفی کی ایک برس چار مہینے تہے جب بادشاہت مطیع پر معین ہوئی تو مستکفی
کو بہی اوسے دیا اوسنے اوسکی آنکہین نکلوا ڈالین مگر زندہ رکہا جب تک زندہ

ذکر لڑائی ناصر الدولہ کا

۶۹۲ رہا قید رکہا اسکی ماں لونڈی غصن نام تہی جب مستکفی گرفتار ہوا مطیع للہ کی بیعت کے وہ تیئسواں ۲۳ بادشاہ عباسیونکا تہا اسکا نام مفضل بن مقتدر تہا بیعت اسکی بادشاہت پر جمعرات کے دن بارہوین تاریخ جمادی الاخرہ اس برس کے ہوئے یعنے سنہ ۳۳۴ مین بادشاہت مین اوبار زیادہ ہوا حکومت ذرا باقی نرہی نواب معز الدولہ نے عراق تمام دیدیا خلیفہ کے زیر حکومت بجز اوس چیز کے جو معز الدولہ نے واسطے رفع حاجات کے دیا تہا باقی نرہا

ذکر لڑائی ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ کا

اسی برس مین ناصر الدولہ بغداد مین گیا معز الدولہ نے اوسے لڑنے کو لشکر روانہ کیا مگر وہ لشکر او سے روک نہ سکا یہانتک کہ ناصر الدولہ سامرہ سے بغداد مین دسوین رمضان کو آیا معز الدولہ نے مطیع کو اپنے ساتہہ لیکر تکریت مین جاکر اوسے لوٹا کیونکہ وہ ناصر الدولہ کا تہا پہر مع خلیفہ بغداد مین آیا اور غرب کی جانب ڈیرا کیا اور ناصر الدولہ شرقی طرف اوترا ہوا تہا اس عرصہ مین مطیع کا خطبہ بہی بغداد مین نہین پڑہا گیا دونون مین بغداد پر لڑائی بڑی ہوئی آخر کار ناصر الدولہ مع لشکر بہاگا معز الدولہ جانب شرقی پر بہی مسلط ہوا بعد اسکے خلیفہ کو اوسکے محل کیطرف محرم سنہ ۳۳۵ مین روانہ کیا اور معز الدولہ بغداد مین رہا اور ناصر الدولہ عکبرا مین ٹہرا پہر موصل مین گیا پہر معز الدولہ اور ناصر الدولہ مین محرم ۳۳۵ مین صلح ہوئی

ذکر مرنے قاسم علوی اور حاکم ہونے منصور کا

ذکر اخشید کے مرنے کا

اسی برس مین قایم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی عبید اللہ صاحب مغرب نے تیرہوین ۶۹۳
شوال کو انتقال کیا اوسکی بعد حکومت پر اوسکا بیٹا اسماعیل بن محمد جسکا لقب منصور
باللہ تہا قایم ہوا اسنے اپنے باپ کا مرنا ابو یزید خارجی کے خوف سے چھپایا اور
اور مرتی کو پوشیدہ رکہا جب تک کہ ابو یزید کی امر سے فرصت منصور نے پائی
جیسا ہمنے ذکر کیاہے پہر خلیفہ کو دیدیا اور تمام ملک دولت ضبط کرلی

ذکر اخشید کے مرنیکا اور سیف الدولہ کی دمشق پر حاکم ہونیکا

اسی برس مین اخشید مصر سے دمشق مین جاکر فوت ہوا یہہ محمد بن طغج حاکم مصر اور
دمشق تہا پیدایش اسکی ۲۶۸ سنہ مین بغداد مین ہوئی اخشید نے روانگی مصر سے
پہلے اپنے گہر مین ایک رقعہ پایا اوسمین یہہ لکہا تہا کہ تمنے قدرت پاکر نافرمانی
کی اور مالک ہوکر سختی اختیار کی اور جتنے تم پر فراخی ہوئی اوتنی ہی تمنی تنگی کی
اور فراخ رزق ہوکر بندون کے رزق مین تنگی کی اور ہمیشہ درپے آرام زمان حیات
کے رہے فکر آخرت کا کیا خواہشون مین مشغول اور لذتون کو جمع کرتے رہے
نشانہ نہی تم تیرون صبح کے جو بہت توڑنے والے ہین علی الخصوص اگر تیرانکلین
اون دلون سے جنہین زخمی کیا تو نے اور اون سینون سے جنہین دکہایا تو نے اور
اون بدنون سے جنہین نگار کیا تو نے اگر تم غور کرو جو حق غور کا ہے البتہ آگاہ
ہوجاو تم اما نہین جانتے تم کہ اگر دنیا عقلمند کے واسطے باقی رہے تو جاہل کو ہرگز
نہ پہنچے اور اگر مرنے والے کے ساتہہ ہمیشہ رہے تو باقی ماندہ کو ہرگز نہ پہنچے صاحب
ملک کے واسطے یہی کفایت کرتاہے کہ جب اوسکا ملک جاتا رہتاہے تو عالم کو
خوشی حاصل ہوتی ہے یہہ امر نہین ہوسکتا کہ سارے لوگ جو منتظر ہین مرجاوین

ذکر اخشید کے مرنیکا

۶۹۱ کوئی باقی نرہے اور جس چیز کا انتظار کرتے ہین وہ باقی رہے جو چاہو کرو ہم صبر کرنیوالے ہین اور ظلم کرو ہم اللہ سے فریاد چاہتے ہین اور اپنی قدرت اور زور سے تو محکم ہے ہم اللہ سے محکمی چاہتے ہین وہ ہمین کافی ہے اور اچھا وکیل ہے اخشید اس رقعہ کو سنکر فکر مین ہمیشہ رہا یہانتک کہ دمشق مین آن کر فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو القاسم ابو جور جسکے تفسیر محمود ہی حاکم ہوا اور کافور جو اخشید کا غلام حبشی تہا وہ بسبب چھوٹا ہونے ابو جور کے حکم رانی کرتا کافور اخشید کے مرنے کے بعد مصر کی طرف چلا سیف الدولہ دمشق مین آیا اور وہان کا بندوبست کرکے وہین رہنے لگا اتفاقاً سیف الدولہ ایک روز سوار ہوا اوسکے ساتھ شریف عقیقی بہی تہا سیف الدولہ نے کہا یہہ زمین ایک ہی شخص کے لایق ہے عقیقی نے کہا یہہ بہت قومون کے لایق ہے سیف الدولہ بولا اگر قاعدے بادشاہی یہان جاری ہون تو یہہ جنگلی بنجا دین عقیقی نے اہل دمشق کو اسے خبردار کیا اونہون نے کافور کو لکھہ کر بلایا جب وہ آیا تو سیف الدولہ کو وہان سے نکالا سیف الدولہ وہان سے حلب مین گیا اور کافور مصر مین گیا اور دمشق پر بدر اخشیدی کو حاکم کیا ایک برس وہ حاکم رہا پہر مظفر بن طغج حاکم ہوا اس برس مین بغداد مین قحط سالی ہوئی اسقدر کہ دیکھا ایک آدمی نے ایک لڑکا بہونتا ہے کہانے کے واسطے اور بہت آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اس برس مین علی بن عیسی بن جراح وزیر نوّے برس کا ہوکر فوت ہوا اسی برس مین عمر بن حسین خرقی حنبلی اور ابو بکر شبلی صوفی راہی ملک بقا ہوئے باپ شبلی کا چوبدار معتضد کی بہائی کے بارگاہ کا تہا اور شبلی بہی چوبداری بارگاہ کی کرچکا تہا لیکن پہر توبہ کرکے فقیرون کی صحبت اختیار کی پرہیزگاری اور تقوی مین اپنے زمانہ کا یکتا ہوا شبلی مالکی مذہب تہا اسنے موطا حفظ کی اور حدیث کی کتابین پڑہین اوسکے حق مین جنید کہتا ہے

ذکر اخشید کے مرنیکا

کہتا ہے کہ ہر قوم کے واسطے تاج ہی شبلی قوم کا تاج ہے اسی برس مین محمد بن عیسی ۶۹۵
مشہور ابو موسی فقیہہ حنفی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۵ ہجری

اس برس مین ابو بکر صوفی جو ادب اور اخبار کا عالم تہا فوت ہوا یہہ ابو العباس ثعلب
وغیرہ روایت کرتا ہے اور دار قطنی وغیرہ اوسے روایت کرتے ہین اس صوفی کے
تصنفات مشہور ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۶ ہجری

اس برس مین منصور علوی نے حکومت جزیرہ صقلیہ کی حسن بن علی بن ابی الحسین
کلبی کو دی یہہ مضمون تاریخ جزیرہ صقلیہ مین جو تصنیف ہے صاحب تاریخ قیروان
نے لکہا ہے حسن بن علی جزیرہ صقلیہ مین لڑتا تہا اور فتح کرتا تہا یہانتک کہ منصور
نے انتقال کیا اور معز حاکم ہوا حسن نے صقلیہ پر اپنے بیٹے ابو الحسین احمد بن حسن
کو خلیفہ اپنا کیا حسن بن علی صقلیہ پر پانچ برس اور قریب دو مہینے کے حاکم رہا
حسن صقلیہ سے افریقیہ مین سنہ ۳۴۲ مین گیا جب افریقیہ مین پہنچا معز نے اوسکے بیٹے
احمد بن حسن کے حاکم ہونے کیواسطے صقلیہ پر لکہا اور احمد حاکم مستقل اوسکا ہوا
اور سنہ ۳۴۷ مین احمد بن حسن صقلیہ سے آیا تیس آدمیون سردار جزیرہ کے
اوسکے ساتہہ معز پاس آئے اور بیعت کی معز نے اونکو خلعت دیکر پہر صقلیہ ہی کو
روانہ کیا اور سنہ ۳۵۱ مین خط معز کا امیر احمد پاس صقلیہ مین پہنچا اوسمین حکم
شمار کرنے لڑکونکا جو جزیرہ مین رہتے تہے تہا اور اونکے ختنہ کرنے کا اور

ذکر اخشید کے مرنیکا

۶۹۶ انکے لباس دئیے جس روز کہ معز کے گھر لڑکا پیدا ہوا امیر احمد نے پندرہ ہزار لڑکے
شمار کرکے لکھا احمد نے پہلے اپنے بیٹے اور بھائی کا چاندرات ربیع الاول کو ختنہ
کیا پھر سب خاص و عام نے ختنہ کیا اونکو خلعت ملے معز نے ایک لاکھ درہم اور
پچاس اونٹ تحفے کے بھیجے وہ سب لڑکون ختنہ کئے ہوؤن پر بانٹ دیا اور
سنہ ۳۵۲ مین امیر احمد نے طبرمین کو فتح کرکے وہان سے قیدیون کو کہ سب ایکہزار
سات سو اور قریب ستر آدمی کے تھے معز پاس بھیجا اور سنہ ۳۵۳ مین
معز نے لشکر عظیم صقلیہ پر بھیجا سردار اوسکا حسن بن علی بن ابی الحسین باپ امیر احمد
کا تھا وہان رومیون سے اور اونسے بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون کو اللہ نے فتح دی
اور دس ہزار آدمی سے زیادہ کفار کے مارے گئے مسلمانون کے ہاتھ مال اور
ہتیار بہت لوٹ مین آئے ازانجملہ ایک تلوار تھی اوسپر لکھا تھا یہ تلوار ہندی
ہے وزن اوسکا ایک سو ستر مثقال کا ہے اکثر اسے رسول اللہ صلعم کے آگے مارا ہے
حسن بن علی اوسے معز کے پاس لیگیا اور اسیطرح قیدی اور ہتیار بھی اوس پاس
لیگیا حسن اس فتح کے بعد وہانسے چلا اور صقلیہ مین اپنے محل مین مقیم ہوا اوسکو ایک
مرض ہوا کہ ذی قعدہ سنہ ۳۵۳ مین فوت ہوا عمر اوسکی ترپین برس کی تھی سنہ ۳۵۸
کے آخر مین معز نے امیر احمد کو صقلیہ سے بلایا وہ مع اپنے تمام مال اور قبیلے اور اولاد
کے وہان گیا احمد صقلیہ مین سولہہ برس نو مہینے امیر رہا روانگی کے وقت اپنے باپ
حسن بن علی کے غلام کو کہ یعیش نام رکھتا تھا احمد نے اپنا خلیفہ کیا جب احمد افریقیہ
مین آیا معز نے ابو القاسم علی بن حسن بن علی امیر احمد کے بھائی کو اوس جزیرہ کا
امیر کیا نیابتاً احمد کی طرف سے ابو القاسم صقلیہ مین پندرہوین شعبان سنہ ۳۵۹
کو پہنچا اور سنہ ۳۵۹ مین امیر احمد معز پاس لشکر مین آیا معز نے اوسے مصر کو روانہ
کیا وہ طرابلس کے قریب پہنچکر بیمار ہوکر مرگیا اور سنہ ۳۶۰ مین معز نے ابو القاسم

ذکر اخشید کے مرنیکا

۶۹۷ ابو القاسم کو لکہا کہ تجہے حاکم مستقل کیا صقلیہ مین اور اوسکے بہائی احمد کی ماتم
پرسی کی اور سنہ ۳۶۶ مین ابو القاسم وعدے سے ارض کبیرہ تک لڑا جب
ابرحہ مین پہنچا تو دیکہا کہ اسکے لشکر نے بیل اور بکریان بہت جمع کین مین یہہ بہت
ناگوار اوسکو معلوم ہوا اونسے کہا کہ تمنے اپنے تئین بہت بوجہل کیا اور یہہ امر
لڑائی کو مانع ہوتا ہے اور حکم کیا کہ انکو ذبح کرکے بانٹ دو اس منزل کا نام
مناخ البقراح تک اسیواسطے مشہور ہے مال اور اسباب لوٹ کا ارض کبیرہ
مین دفن کیا پہر شہرون کو خراب کیا اور صقلیہ مین فتحمند پہر آیا ابو القاسم سنہ ۳۷۲
تک ہمیشہ لڑتا رہا بعدہ اوسمین اور فرنگیون مین لڑائی ہوئی ابو القاسم اسمین شہید
ہوا اسیواسطے وہ شہید مشہور ہے قتل اوسکا محرم سنہ مذکور مین ہوا صقلیہ پر
یہہ بارہ برس پانچ مہینے کچہہ روز حاکم رہا بعد اسکے شہادت کے اسکا بیٹا جابر
بے اجازت خلیفہ کے وہانکا حاکم ہوا جابر تدبیر مضبوط رکہتا تہا اور ۳۷۳ مین
جعفر بن محمد بن حسن بن علی بن ابی الحسین عزیز خلیفہ مصر کی جانب سے امیر صقلیہ پر ہوا
جابر اس امر سے بہت غمگین ہوا جعفر مذکور عزیز بادشاہ مصر کا ہم وطن اور قرابت
جدی رکہتا تہا عزیز کا ایک وزیر تہا ابن کلس نام وہ جعفر سے عزت رکہتا تہا
جب ابو القاسم شہید ہوا ابن کلس نے جعفر کے امیر ہونیکا اشارہ کیا
عزیز نے بموجب اوس اشارہ کے اوسے روانہ کیا ہرچند کہ وہ اس حکومت کو
برا جانتا تہا جعفر صقلیہ پر امیر رہا یہانتک کہ سنہ ۳۷۵ مین مرگیا بعد اسکے
اوسکا بہائی عبد اللہ بن محمد حسن بن علی بن ابی الحسین امیر وہانکا ہوا عبد اللہ بہی
امیر زندگی بہر رہا آخر سنہ ۳۷۹ مین فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابو الفتوح
یوسف بن عبد اللہ حاکم ہوا یہہ شخص خوش سیرت تہا بعد امیر تہا ہی کہ عزیز صقلیہ مصر نے
انتقال کیا اور حاکم بادشاہ ہوا یوسف کے چچا کے بیٹے کو وزیر کیا وہ حسن

ذکر عماد الدولہ کے مرنیکا

۶۹۸ بن عمار بن علی بن ابی الحسین یہا حسن تو وزیر مصر مین ہوا اور اوسکے چچا کا بیٹا صقلیہ مین امیر ہوا سنہ ۳۰۰ مین یوسف بن عبد اللہ ابو الفتوح پاس آیا فریادی اوسنے اوسکی داہنے جانب کاٹی جعفر بن یوسف اسکا بیٹا حاکم کی طرف سے حکومت نامہ لاکر باپ کی زندگی مین حاکم ہوا اور تاج الدولہ لقب پایا ایک مدت حاکم رہا جب صقلیہ کی رعایا پر ظلم کرنے لگا اونہون نے سرکشی اختیار کرکے اوسے گہیر لیا محل مین یوسف اوسکا باپ باوجود مفلوج ہونے کے کجاوہ مین بیٹہکر آیا اور خلقت کو اوسے دور کیا اور وعدہ کیا کہ مین جعفر کو معزول کرونگا بموجب وعدہ کے اوسے موقوف کرکے اوسکی جاے تاید الدولہ احمد اکحل بن یوسف جعفر کے بہائی کو حاکم کیا اکحل محرم سنہ ۴۱۵ مین حاکم ہوا اور سنہ ۴۲۷ مین اوسے قتل کیا بعد اوسکے قتل کے اوسکے بہائی حسن صمصام الدولہ کو امیر کیا اسکے زمانہ مین اہل جزیرہ کے آپسمین اختلاف ہوا اور خوارج نے اوپر ایسا غلبہ پایا کہ فرنگیون کو دیا جیسے ہم اگے بیان کرینگے اگر خدا نے چاہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۷ ہجری

اسی برسمین معز الدولہ موصل مین فوت ہوا ناصر الدولہ موصل سے نصیبین مین آیا کہ اخبار سے معلوم ہوا کہ لشکر خراسان کا معز الدولہ کے شہرون پر آتا ہے یہہ سنکر پہر گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۸ ہجری

ذکر عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کا

اسی برسمین عماد الدولہ ابو الحسن بن بویہ شیراز مین جمادی الآخر مین فوت ہوا مرض اسے

ذکر عماد الدولہ کے مرنیکا

اسے یہہ تہا کہ اسکے گُرد مین قرحہ تہا اس سبب سے اوسے بیماریان متواتر آتی
کوئی عماد الدولہ کا بیٹا نہ تہا جب یہہ مرنے کے قریب پہنچا تو اپنے بہائی رکن الدولہ
کو اوسنے لکہا کہ اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بہیجدے تا کہ اوسے اپنا ولی عہد کرون
اور وارث ملک کا بناؤن یہہ معاملہ مرنے سے ایک برس پہلے ہوا عضد الدولہ
بموجب طلب عماد الدولہ کے اپنے چچا کی خدمت مین گیا عماد الدولہ نے اوسے
اپنی زندگی مین اپنی جاے امیر کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ عضد الدولہ کی اطاعت
کرین جب عماد الدولہ فوت ہوا تو عضد الدولہ فارس مین رہا لشکر اوسے مخالف
ہوا رکن الدولہ اسے خبردار ہوکر رے سے اوس پاس آیا اور عضد الدولہ
کے واسطے قاعدہ معین کیا جب رکن الدولہ شیراز مین گیا پہلے اپنے بہائی
کی قبر پر اصطخر مین گیا روتا تہا اور کلمات حسرت کہتا تہا اوسکے ساتہہ لشکر بہی
اسی حال سے تہا تین روز قبر پاس رہا آخر سردارون نے پوچہا کہ شہر کب
تشریف لیچلو گے تب شہر کی طرف رجوع کی عماد الدولہ حالت حیات مین امیر الامرا
تہا جب وہ راہی ملک بقا ہوا تو اوسکا بہائی رکن الدولہ امیر الامرا ہوا اور
معز الدولہ عراق مین بمنزلہ اون دونو کے نایب کے تہا اسی برس مین مستکفی جسکی
بیعت توڑکر قید کیا تہا اور اندہا ہوگیا تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ٣٣٩ ہجری

اسی برس مین وزیر معز الدولہ کا محمد صیمری مرگیا معز الدولہ نے ابو محمد حسن مہلبی کو
وزیر بنایا اسی برس مین سیف الدولہ نے بلاد روم مین جاکر غلبہ پایا اور لوٹا
اور خونریزی کی جب وہان سے قصد پہرنیکا کیا اہل روم نے اوسیر کمال

ذکر او رحادثون کا

۷۰۰ سختیان کین کراوسکے ہمراہی اور لشکرین سے بہت آدمی مرگئے اور سیف الدولہ نجات
پاکر بذات خود تھوڑے دنین نکلا اسی برس مین قرامطہ نے حجراسود کو جو ۳۱۷ مین
لیا تہا پہر مکہ مین رکہدیا اون پاس یہہ حجراسود بائیس برس رہا

ذکر او رحادثون کا

اس برس مین ابو النصر محمد بن طرخان فارابی فیلسوف مرگیا یہہ ترکی نژاد تہا پیدایش
اسکی فاراب مین جسکو اب اُطرار کہتے ہین ہوئی لفظ اُطرار مین ہمزہ کو پیش اور طاء
مہملہ کو سکون اور دونون رار مہملہ کے درمیان الف ہے یہہ بڑے شہرون مین سے
ہے فارابی اپنے شہر سے بغداد مین آیا اور وہ مشہور ترکی زبان تہا مگر کتنی زبان
جانتا تہا زبان عربی اسنے وہان سیکہی پہر علوم حکمیہ علی ابی بشر متی بن یونس حکیم سے
جو منطق مین مشہور رہے پڑہی فارابی ایک مدت اسی طور پر رہا پہر شہر حران مین گیا
اور علی ابی حیا حکیم نصرانی سے پڑہا کیا پہر بغداد مین گیا اور علوم فلسفہ اور ارسطو کی
کتابین اور علم موسیقی حاصل کیا اور بغداد مین بہت کتابین تصنیف کین پہر دمشق
مین گیا مگر وہان رہا نہین مصر مین چلاگیا پہر دمشق مین آیا وہان سیف الدولہ بن حمدان کی
زمانہ حکومت تک رہا سیف الدولہ اوسے نیکی کرتا تہا اسنے اپنی وضع صورت
ترکون ہی کی رکہی اوسے بدلا نہین ایک روز فارابی سیف الدولہ پاس دمشق
مین گیا فضلاء دمشق بہی اوسوقت حاضر تہے مگر کلام فارابی کا کلام بلندی پر
اور اونکے کلمات پستی پر رہے آخرکار وہ سب چپ ہوئے اور فارابی کی باتونکو
لکہنے لگے فارابی اکیلا رہتا اور مجمع مین جانے سے پرہیز رکہتا دمشق مین جب تک
رہا سوائے حوض اور باغ کے کہین نہین گیا زہد ہی سب آدمیون سے زیادہ تہا

ذکر زجاج نحوی کا

زیادہ تھا سیف الدولہ نے چار درہم روز اوسکے مقرر کر دیے تھے اسنے اوسی پر قناعت کی دمشق مین ہمیشہ رہا یہانتک کہ وہین سنہ ۸۰ مین انتقال کیا دروازہ صغیر کے باہر دفن ہوا

ذکر زجاج نحوی کا

اس برس مین زجاجی نحوی ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحق یار ابراہیم بن سری زجاج کا فوت ہوا اوسکی یارانے کے باعث زجاج کے ساتھہ نسبت اور شہرت پائی یہہ اپنے وقت کا امام تھا اسنے جملہ نحو مین تصنیف کے اسی برس مین ابو اسحق ابراہیم بن احمد بن اسحق المروزی فقیہہ شافعی مصر مین مر گیا ریاست عراق کی بعد ابن سریج کے اسی کی طرف منتقل ہوئی اسنے بہت کتابین تصنیف کین اور مختصر مزنی کی شرح

پھر شروع ہوا سنہ ۳۴۱ ہجری

اس برس مین یوسف بن وجیہہ صاحب عمان خشکی اور تری کے رستے بصرہ مین گیا اور قرامطہ کی مدد سے اوسے گھیر لیا بہت لوگ قرامطہ کے اسکے مددگار ہوئے اور وہین رہے جب مہلبی وزیر معز الدولہ کا اون پر لشکر لیکر آیا تب وہ وہان سے کوچ کر گئے

ذکر منصور علوی کے مرنیکا

اس برس مین منصور باللہ علوی ابو طاہر اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابو القسم

ذکر امیر نوح کی مرنیکا اور اوسکی بیٹے عبد الملک کی حاکم ہونیکا

۷۰۲ محمد بن مہدی عبید اللہ پہلی شوال کو فوت ہوا بادشاہت اوسکی سات برس
سولہ روز رہی عمر اوسکی اونتالیس برسکی تہی یہہ خطبہ پڑہنے والا فصیح تہا اپنی
طبیعت سے اسنے خطبہ بنایا ہے حال اسکی شجاعت کا ابویزید خارجی کی لڑائی
مین گذرا اسنے اپنے بیٹے ابو تمیم معد بن منصور اسماعیل کو ولی عہد اپنا کیا اسکا نام
معز لدین اللہ ہوا جس روز اسکا باپ مرگیا اوسی روز اسکی خلافت پر بیعت
ہوئی یعنے یکم شوال اسی برس مین ساتوین ذی الحجہ تک تدبیر امور مین مصروف
رہا بعدہ اہلکارون کو اپنے پاس آنیکا حکم دیا سب اہل کار آئے اور سلام
کیا عمر معز کی اوس وقت تک چوبیس برسکی تہی اسی برس مین اہل روم نے
شہر سروج کو لیلیا اور وہان لوٹا اور بندی پکڑی اور مسجدون کو توڑ ڈالا اسی
برس مین ابو علی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نحوی محدث نے انتقال کیا
یہہ مبرد کا یار تہا پیدائش اسکی ۲۴۷ھ مین ہوئی یہہ مرد ثقہ تہا

پہر شروع ہوا ۳۴۲ھ اور ۳۴۳ھ

ذکر امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل کے مرنی اور اوسکے بیٹے عبد الملک کی حاکم ہونیکا

اسی برس مین امیر نوح بن نصر سامانی ربیع الآخر مین فوت ہوا حکومت اوسکی
۳۳۱ھ مین ہوئی لقب اسکا امیر حمید تہا یہہ خوش خصلت خوش اخلاق تہا
بعد اسکے مرنے کے عبد الملک بن نوح اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول
مین سیف الدولہ بن حمدان رومیون سے لڑا بعد بڑی لڑائی اور قتل اور قمع کے کہ

بیان اون خبرونکا جو درمیان عبدالرحمن اور اموی کی ہوئین

کہ دونو طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فتحیاب ہوا۔ اسی برسمین ۷۰۳
معز الدولہ نے سبکتگین کو معہ لشکر شہر روزبہ بہیجا لیکن وہ پہر آیا اور فتحیاب ہوا
اس برسمین محمد بن عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا ۳۴۴ سنہ ہجری

اس برس مین ابو علی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول کیا تہا خراسان سے موا بسبب معزولی کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ بن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مرگیا

بیان اون خبرون کا جو اس برس مین معز علوی اور عبدالرحمن اموی صاحب اندلس کی درمیان ہوئین

اس برسمین عبدالرحمن ناصر اموی نے کشتیان بہت بڑی کہ کسو نے ایسی نہین بنائین تیار کرکے اسباب تجارت کا بہر کے بلاد شرق کی طرف روانہ کین اور عیوض اون اشیا کے وہان کے تحفہ چیزین لگوائین درمیان راہ کے ایک کشتی مین اوسمین ایلچی صقلیہ کا تہا جو معز علوی پاس جاتا تہا اوسکے پاس خطوط بہی تہے اندلس کی کشتی والون نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہہ خبر معز کو پہنچی تب لشکر اندلس پر بہیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بریہ مین پہنچے سب کشتیون کو جلادیا اور بڑی کشتیون کو اسکندریہ سے پہیرتے ہوئے چہین لیا اونمین

بیان ان خبرونکا جو درمیان عبدالرحمن اور اموی کی ہوئین

۳۰۷ گا نی والی لونڈیان اور اسباب عبدالرحمن کا تہا بعد اسکے لشکر معز کا بربر چڑہ گیا اور قتل اور لوٹس کرکے صحیح سالم مہدیہ مین آئے جب یہ امیر ہوا عبدالرحمن نے لشکر بلاد افریقیہ پر روانہ کیا جب وہان پہنچا تو لشکر معز کا انکی طرف متوجہ ہوا ایک لڑائی کہا کر اندلس مین پہر آئے

پہر شروع ہوا ۳۴۵ سنہ ہجری

اس برسمین سیف الدولہ بن حمدان بلاد روم مین گیا وہان لوٹ مار کرکے قلعی فتح کئے پہر اذنہ مین پہر آیا وہان چندے رہا پہر حلب مین گیا ۔ اسی برس مین ابو عمر محمد بن عبد الواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت ہوا مطرز مذکور لغت کے اماموں مین مشہور ہے ایک مدت ابو العباس ثعلب کی رفاقت مین رہا اس سبب سے یہہ عرف اسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہین پیدایش اسکی ۲۶۱ سنہ مین ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت و مزید حفظ کے سبب فضلا اوسکے زمانہ کے اکثر نقل لغت مین جہٹلاتے تہے اور کہتے کہ اگر جانور اوڑتا ہے تو ابو عمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجہسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان معنے کرادہ کچہہ بہی وہ کہتے اور از بسکہ وہ بسبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تہا چنانچہ لغت مین تیس ہزار ورق لکہہ ڈالے اس کثرت تصنیف کے سبب کذب کی طرف منسوب ہوا

پہر شروع ہوا ۳۴۶ سنہ ہجری

اس برسمین سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا حسان

ذکر معز کے لشکر کا

حسان حاکم ہوا مزربان کا بہائی ونشوذان نام تہا اسنے اپنے بہائی کے اولاد ۴۰۵
مین فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپسمین لڑائی ہوئی اور منشوذان اونکے چچا نے
جواراده کیا تہا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کی حوادث مین یہہ بیان کیا ہے
کہ دریا اسّی ہاتہہ کم ہوگیا اور جنگل کی چیر اوسمین ظاہر ہوئی باوجودیکہ اومین
پہاڑ پہلے معلوم نہوتے تہے — اس برس مین ابو العباس محمد بن یعقوب اموی
نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا یہہ حدیث مین عالی استاد تہا ہم صحبت ربیع
بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہہ بخاری امین کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۷ ہجری

ذکر معز کے لشکر کے اطراف مغرب مین جانیکا

اس برس مین ابی الحسن جوہر معز کے غلام کا ایسا مرتبہ بڑہا کہ مرتبہ وزارت پر
پہنچا اور معز نے اوسے مع لشکر کثیر اطراف مغرب مین بہیجا وہ پہلے تاہرت
مین پہر وہان سے ماہ جمادی الاخر مین فاس مین گیا حاکم فاس کا احمد بن بکر
تہا اوسنے اسکے آنے کی سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہان پہنچا
اور جدال و قتال کیا لیکن اوسپر فتحیاب نہوا آخر کو جوہر وہان سے کوچ کر کی
بحر محیط کی طرف گیا اوسکے سب شہروں مین پہرا پہر وہانسے فاس مین آیا اور
اوسکو لے لڑائی لیلیا جوہر کے ساتہہ زیری بن مناد صنہاجی تہا اور یہہ دونو
امارت لشکر مین شریک تہے فتح فاس کی رمضان سنہ ۳۴۸ مین ہوئی اسی
برسمین ابو الحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپور مین مرگیا یہہ صوفیون مین مشہور تہا
اسی برس مین ابو الحسن محمد جو اولاد ابو الشارب قاضی بغداد سے تہا فوت ہوا

ذکر معزکے لشکر کا

۰۰ پیدائش اوسکی سنہ ۲۹۲ مین ہوئی تہی اور ابو علی حسین بن علی نیشاپوری اور ابو محمد
عبد اللہ فارسی نحوی کہ جسنی نحو مبرد سے پڑہی تہی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۸ ہجری

اس برس مین ابو بکر بن سلیمان فقیہہ حنبلی نجاد مشہور مرگیا عمر اوسکی پچانوین برس کی تہی
اور جعفر بن محمد جلدی صوفی جو جنید کی یار نین تہا فوت ہوا اس برس مینہہ برسنا
موقوف ہوا اور اکثر شہرونمین نرخ گران ہو گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۹ ہجری

اس برس مین اولاد مرزبان کی آپسمین مخالفت واقع ہوئی لوگ مضطر ہوکر اونکی چچا
وہسوذان کی مدد پر مستعد ہوئے اور اوسکو صلح نامہ لکہہ بہیجا اور خود بہی اوس پاس
گئے تب وہ اونکے ساتہہ آیا اور حسان اور ناصر اپنے بہتیجون اور دونون کے
ماؤن کو گرفتار کیا اور پہر اونکو قتل کیا — اسی برس مین سیف الدولہ بن حمدان لشکر
کثیر لیکر روم سے لڑا وہان فتحیاب ہوکر قتل اور لوٹ کرچلا یا پہر خرشنہ مین آیا
وقت پہرنے کے رومیون نے اوسپر تنگی کرکے جوکچہہ کہ یہہ لوٹ کر لیگیا تہا
پہیر لیا اور اوسکا اسباب بہی چہین لیا بہت اوسکے یارون کو قتل کیا سیف الدولہ
ہمراہ تین سو آدمیون کے وہان سے نکل آیا راہ شناسون نے بروقت اسکے
پہرنے کے منع کیا تہا کہ اس رستہ مت جا لیکن اوسنے قبول نکیا سیف الدولہ
خودرائی اور ہٹ کو دوست رکہتا تہا اور کسی سے مشورہ نکرتا کہ مبادا کوئی کہے

ذکر حاکم خراسان کے مرنی کا

کہتے کہ یہہ غیر کی رائے پر چلتا ہے اس برسمین قریب دو لاکہہ ترک کے مسلمان ہوئے ۔۔۔ اسی برسمین حجاج مصر حج سے پہر کر ایک جنگل مین رات کو رہا ناگہان رات کو رد آئی اور اونکو معہ اسباب اور بار برداری کے لیجا کر دریا مین ڈالا ۔۔ اسی برس مین یا اس برسکے قریب ابوالحسن بتناتی یعنے منسوب تبانت کی طرف فوت ہوا عمر اوسکی ایکسو تیس برسکی تہی اسکی کرامات مشہور ہین ۔۔ اس برس مین انوجور بن اخشید حاکم مصر راہی ملک عدم کا ہوا بہائی اوسکا اوسکی جگہہ ہوا

پہر شروع ہوا ۳۵۰ سنہ ہجری

ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

اس برسمین گیارہوین شوال جمعرات کے روز امیر عبد الملک بن نوح سامانے کو گہوڑے نے گرایا عبد الملک زمین پر گرکر مرگیا خراسان مین اسکے مرنے کے بعد فتنہ عظیم برپا ہوا اوسکی جاے اوسکا بہائی منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن احمد بن اسد بن سامان مقرر ہوا

ذکر صاحب اندلس کے مرنیکا

اس برسمین عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل رمضان مین فوت ہوا یہہ پچاس برس چہہ مہینے امیر رہا عمر اوسکی تہتر برسکی تہی یہہ گورا میش چشم خوبصورت تہا اندلس کے حاکم جو اموی تہے اونمین سے اسی نے لقب خلیفہ کا پہلے پہل پایا یہہ مشہور امیر المومنین

ذکر صاحب اندلس کی مرنیکا

۲۰۸ تہا خطبہ مین اونکو امیر اور خلیفہ کے بیٹے پڑہتے تہے عبدالرحمن ہی اسیطرح ستائیس[27] برس امارت مین رہا مگر جب خلفا کا ضعف عراق مین اور ظہور خلفاء علویون کا افریقیہ مین دیکہا اور اونکے امیرالمومنین ہونے کی خبر سنی اوسوقت حکم کیا کہ مجہے ناصر لدین اللہ کہین اور خطاب امیرالمومنین کا دیا اسکی مالونڈی مدنہ نام تہی جب یہہ فوت ہوا پہر اسکے اسکا بیٹا حکم بن عبدالرحمن اسکی جاے ہوا لقب اوسکا منتصر ہوا عبدالرحمن گیارہ بیٹے چہوڑکر مرگیا اس برسمین ابوالعباس عبداللہ بن حسن بن ابوالشوارب قاضی القضاۃ ہوا اور ہر برسمین دولاکہہ درہم اداکرنا لازم اپنے اوپر کیا پہلے پہل یہی قضا کا ضامن ہوا یہہ معز الدولہ بن بویہ کے زمانہ مین ہوا اسسے پہلے یہہ سنا نگیا تہا اسکے بعد حسبہ اور شرطہ کا بغداد مین ضامن ہوا۔ اس برسمین ابوشجاع فاتک رومی مرگیا اخشید حاکم مصر نے اسکو رملہ مین اوسکی سردارسے لیا تہا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا یہہ رفیق کافور کا تہا جب اخشید فوت ہوا اور کافور کا بیٹا زنانک دوست فاتک کا ہوا یہہ جوانمرد اوس ضلع کا تہا دہان گیا اور دہان رہا بسبب ناموافقت دہان کے سردارون کے مرض اوسکا زیادہ ہوا تب مصر مین جبراً پہر آیا اوسی مرض کے سبب کافور اوسسے ڈرتا تہا اور اوسکی خدمت کرتا تہا جب یہہ مصر مین تہا متنبی نے اسپاس آکر اسکے حکم سے فاتک مذکور کی تعریف مین قصیدہ لکہا کہ جسکے شعرون کا مضمون لکہنا موجب طول ہے اور جب وہ فوت ہوا تو متنبی نے ایک قصیدہ نبابر اسکے مرثیہ کے لکہا کہ مضمون اوسکا بہی باعث مسبوقی سے ترک کیا گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۱ ہجری

اسس برس مین رومنے بہراہی دمشق کے زربہ کو لے لڑائی سے لیا اور بعض کو دہان

ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

وہان قتل کیا اور اکثرون کو امان دی

ذکر روم کے غلبہ پانیکا حلب پر اور وہانسی اونکا پھر آنا بی

اس برس مین اہل روم شہر حلب پر سوا اوسکے قلعہ کے مستولی ہوئے دمستق
بہی اوس طرف گیا تہا سیف الدولہ کو یہہ حال بعد اوسکے وہان پہنچنے کے معلوم
ہوا اوس حال مین لشکر کو جمع نکر سکا جتنے آدمی اسکے پاس تہے اونہین سے خروج
کیا اور دمستق کے ساتہہ لڑائی ہوئی جب بہت لوگ اسکے مارے گئے تب
سیف الدولہ اپنے باقی ماندہ کو لیکر بہاگا دمستق نے فتحیاب ہوکر اوسکے گہر مین
سے کہ شہر حلب سے باہر دارین نام تہا تین سو بدرہ درہمون کے پائے اور ایک
ہزار چار سو خچر سیف الدولہ کے ہٹرے اور ہتیار لا انتہا ہاتہہ آئے اہل روم
نے قلعون کو لیکر شہر کو گہیر لیا اور دیوار کو توڑ کر اہل حلب سے خوب لڑے
روم جوشن پہاڑ تک پہر آئے پہر اہل حلب اور شرطہ کے پیادہ مین لڑائی ہوئی
بسبب اسکے کہ اونہون نے شہر دن مین لوٹ ڈالدی تہی اس سبب سے
آدمی جمع ہوئے اور دیوار فصیل پر کوئی باقی نرہے روم نے دیوار خالی پاکر
ہجوم کیا اور دروازہ کہول کر حلب مین قتل عام کیا دس ہزار لڑکا لڑکی کا اسباب
لوٹا اور قتل کیا اور جب اسباب لادنے سے بچ رہا دمستق نے حکم دیا کہ اوسکے
پہونک دو دمستق نو روز وہان رہا پہر اپنے شہر مین پہر گیا قرلون وغیرہ کے
لوٹنے کا حکم نہین دیا بلکہ حکم دیا کہ کہیتیان کرین اسواسطے کہ وہ لوگ جو وہان
رہنے کے لایق ہین وہان پہر آجاوین ـــ اس برس ابن رکن الدولہ نے ابن بویہ
جرجان اور طبرستان کا حاکم ہوا ـــ اسی برس مین عوام شیعہ نے معز الدولہ کے

ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

۷۱۰ حکم سے مسجدون پر کتبے اس صورت کے لکہہ کر لگائے کہ لعنت خدا معاویہ بن ابی
سفیان پر اور لعنت خدا ہو جو اوس شخص پر جسنے فاطمہ کے فدک کو چہین لیا اور اوس
شخص پر لعنت ہو جو جسنے حسن کو اونکے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنے سے
منع کیا اور لعنت خدا ہو جو اوس شخص پر جسنے ابوذر غفاری کو تشہیر کیا اور لعنت
خدا کی اوس پر ہو جو جسنے ابو العباس کو شوری سے نکالا جب رات ہوئی تب وزیر
مہلبی نے معزالدولہ سے عرض کی کہ اسجاے یہہ لکہنا چاہئے کہ لعنت خدا کی ہو جو
اون لوگون پر جنہون نے آل رسول اللہ پر ظلم کیا اور کسی کا نام لکہنا مناسب
نہین مگر معاویہ کا نام لکہنا البتہ ضرور ہے اونسے ایسا ہی کیا — اسی برس کے
ذی قعدہ مین لشکر مسلمانون کے صقلیہ مین گئے اور طبرمین کو فتح کیا طبرمین سب
قلعون مین بلند تر و محکم تہا سات مہینے پندرہ روز اسکا محاصرہ رہا طبرمین کا نام معزیہ
یعنی منسوب معز علوی کی طرف رکہا گیا — اس برس مین روم نے قلعہ دلوک کو
مرعش اور قلعون کے جو متصل اس سے تہے بزور تلوار لیا اس برس مین روم نے
ابو فراس حرث بن سعید بن حمدان کو منبج مین قید کیا وہین رہتا تہا — اس برس مین
ابو بکر محمد بن حسن نقاش مقری مصنف کتاب شفاء الصدور کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۲ ہجری

اس برس مین مہلبی وزیر ابو محمد مرگیا تیرہ ۱۳ برس تین ۳ مہینے یہہ وزیر رہا یہہ سخی دانا
صاحب فضل تہا — اسی برس مین دسوین محرم کو معزالدولہ نے لوگون کو حکم
کیا کہ اپنی دوکانون کے دروازے بند کرین اور اظہار نوحہ کرین اور عورتون کو
اس طرح نکالین کہ بال پراگندہ ہون مونہہ سیاہ ہون کپڑے پہٹے ہوئے اور

ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

اور اپنے مونہہ پر طمانچے مارتی ہوں واسطے مصیبت حسین بن علی علیہما السلام کے لوگوں نے ۷۱۱
بموجب حکم کے ایسا ہی کیا اور سنی منع نکرسکے کیونکہ شیعہ بہت تھے اور بادشاہ
اونکی طرف تہا اسی برس مین ابن ابی شوارب قضاے معزول ہوا اور جو کچھہ
اسنے ضمان مقرر کی تہی باطل ہوئی اس برس مین روم نے اپنے بادشاہ کو قتل
کرکے غیر کو اپنا بادشاہ کیا ابن شمشقیق دمستق ہوا اس برسکی اٹھارہ دین
ذی الحجہ کو معزالدولہ نے حکم کیا کہ جیسے عید کے روز خوشی اور زینت بالاعلان
کرتے ہین ویسے ہی آج بتقریب عید غدیر خم کی کرین اور باجے وغیرہ بجائے جاوین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۳ ہجری

اس برس مین معزالدولہ موصل اور نصیبین پر حاکم ہوا ناصرالدولہ جو وہانکا حاکم تہا
اسکے آگے سے بہاگا پہر ان دونوں مین اتفاق ہوا اور ناصرالدولہ نے تہوڑے
مال پر معزالدولہ کو راضی کرکے موصل لیلیا معزالدولہ وہان سے بغداد مین آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۴ ہجری

اس برس مین بادشاہ روم مصیصہ مین گیا اور اوسکو محاصرہ کرکے ہفتہ کے دن
تیرہوین رجب کو بعد تلوار کے لڑائی کے اوسکو فتح کیا وہانکی رعایا کو قتل
عام کیا پہر باقیماندہ کو گرفتار کرکے روم مین لے گیا ساکن وہانکے قریب دو لاکھہ
آدمیون کے تہے پہر طرسوس مین گیا اہل طرسوس نے امان چاہی اوسنے
امان دی اور طرسوس دیا ساکن اوسکے جنگل اور دریا مین نکل گئے بادشاہ
روم نے اونکے ساتھہ محافظ کئے جب تک وہ انطاکیہ مین پہنچے جامع مسجد

ذکر انطاکیہ کی مخالفت کا ابن حمدان سیف الدولہ سی

۲۷۱ طرسوس مین اصطبل بنایا اور منبر کو جلا دیا اور طرسوس کی تعمیر کرکے وہان قلعہ بنایا اور وہان کے قدیم رہنے والے وہان پہر آئے مہر ملک روم قسطنطنیہ مین آیا

ذکر اہل انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن حمدان سی

اس برس مین اہل انطاکیہ نے اون لوگون کے جو طرسوس سے آئے تہے اور سیف الدولہ کی مخالف تہے اطاعت کے نام اوس سردار کا جسکی اطاعت اونہون نے کی رشیق تہا وہ اطراف حلب مین گیا اور قرعویہ اور سیف الدولہ کے عامل سے لڑا سیف الدولہ میا فارقین مین تہا سیف الدولہ نے لشکر ہمرہ بشارت اپنے غلام کے بہیجا قرعویہ عامل حلب کا بشارت خادم سے ملا اور دونون نے ملکر رشیق سے لڑائی کی اوسکے یار بہاگکر انطاکیہ مین گئے — اسی برس مین متنبی شاعر اور اوسکا بیٹا دونوں اعراب کے ہاتہہ سے مارے گئے اور جو کچہہ اون پاس تہا وہ لوٹ لیگئے نام اسکا احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد کندی ہے پیدایش اسکی سنہ ۳۰۳ مین کوفہ مین محلہ کندہ مین ہوئی اسی واسطے اسکی طرف منسوب ہوا یہہ نہین کہ یہہ قبیلہ کندہ سے تہا بلکہ یہہ جعفی قبیلہ سے تہا کہتے ہین کہ متنبی کا باپ کوفہ کا سقہ تہا اسیواسطے بعضے شعرا نے اسکی ہجو مین شعر لکہے ہین متنبی کوفہ سے شام مین بچپن مین گیا اور فنون ادب مین مشغول ہوا اوسے خوب واقفیت حاصل کی یہہ نقل لغت اور نکات لغت مین کامل تہا کوئی کلمہ زبان سے ایسا نہتا مگر یہہ کہ اوسکے سند کلام عرب سے لاتا اس مرتبہ پر کہ کہتے ہین کہ شیخ ابو علی مصنف کتاب ایضاح نے متنبی سے پوچہا کہ کتنی جمع فعلی کی وزن پر آتی ہین متنبی نے بے تامل کہا کہ حجلی اور ظربی ابو علی کہتا ہے کہ تین روز تک مینے کتابون

ذکر خروج رومیونکا بلاد اسلام پر

کتابون لغت کا مطالعہ کیا کہ کوئی تیسرا وزن اسکا پاوین لیکن نہ پایا متنبی اوسکو اسواسطے ۷۱۴ کہتے ہین کہ اوسنے بریہ سماوہ مین دعوے نبوت کا کیا اور بہت لوگ بنی کلب وغیرہ اوسکے تابع ہوئے تب لولو نایب اخشیدیہ نے اوسپر خروج کیا حمص مین اور متنبی کو قید کیا اور اوسکی جمعیت کو متفرق کیا ایک مدت وہ قید رہا پہر اوسنے توبہ کر دا کر چہوڑ دیا وہ جا کر سیف الدولہ بن حمدان سے سنہ ۳۳۷ مین ملا پہر جدا ہوکر سنہ ۳۴۶ مین مصر مین گیا وہان کافور اخشیدی کی تعریف کی پہر سنہ ۳۵۰ مین اوس سے جدا ہوکر اوسکی ہجو کر کے عضد الدولہ پاس بلاد فارس مین گیا اور اوسکی مدح کی پہر کوفہ کی جانب رجوع کی تب اثنا راہ مین نعمانیہ کے پاس جو غربی جانب بغداد کے دیر عاقول پاس ہے مارا گیا عرب نے وہان قتل کرکے اوسکا مال لے گئے — اسی برس مین محمد بن حبان ابو حاتم بن احمد بن حبان البستی صاحب تصانیف مشہورہ کا فوت ہوا (لفظ حبان کسرہ حاء مہملہ اور بار موحدہ اور الف و نون سے ہے)

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۵ ہجری

ذکر خروج رومیون کا بلاد اسلام پر

اسی برس مین اہل روم نے خروج کرکے آمد کا محاصرہ کرلیا پہر وہان سے پہرے نصیبین تک پہر جزیرہ کی طرف سے شام کی طرف گئے اور انطاکیہ مین اقامت کی مدت تک پہر وہان سے طرسوس میت گئے — اسی برس مین سیف الدولہ بن حمدان نے اپنے چچا کے بیٹے ابو فراس بن حمدان کو قید سے چہڑانا چاہا اوسکے اور روم کے درمیان غدار رہتا اسنے چند قید سے مسلمان بہی چہڑائے

ذکر معز الدولہ کی مرنیکا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۶ ہجری

ذکر معز الدولہ کی مرنے اور اوسکی بیٹے بختیار کی حاکم ہونیکا

اس برس مین معز الدولہ واسط مین گیا اور لشکر واسطے لڑائی عمران بن شاہین صاحب
بطیحہ کے روانہ کیا اتفاقاً اوسکو دست آنے لگے جب مرض نے قوت پائی
تو لشکر کو لڑائی عمران بن شاہین مین چھوڑ کر بغداد مین پھر آیا بغداد مین جب
پہنچا تو مرض اسکا بہت شدید ہوا جب قریب مرگ ہوا تو اپنے بیٹے بختیار کو
ولی عہد کر کے عز الدولہ لقب دیا معز الدولہ نے اظہار توبہ کیا اور بہت مال
خیرات کیا اور اپنی لونڈی غلام آزاد کئے تیرھوین ربیع الاخر اس برس مین
مرض پیچش سے بغداد مین فوت ہوا مقابر قریش مین جو دروازہ تبن پر ہے دفن کیا
[illegible] داری اوسکی اکیس برس گیارہ مہینے رہی جب یہہ مرگیا تو اسکا بیٹا عز الدولہ
بختیار امیر ہوا بختیار نے لشکر کو لکھا کہ عمران بن شاہین سے صلح کر کے پھر بغداد
مین آؤ انھون نے ایسا ہی کیا معز الدولہ کا ہاتھ کٹا ہوا تھا لکھا ہے کہ اسکا ہاتھ
کرمان کی لڑائی مین کٹا تھا معز الدولہ وہ شخص ہے جسنے قاصد بغداد مین بھیجے تھے
تاکہ اپنے بھائی رکن الدولہ کو اون حالات کی خبر ہو اوسکے زمانے مین فضل
و مرعوش کہ سب قاصدون سے بالا تھے ہر ایک قریب چالیس فرسخ کے
چلتے تھے تیار ہوئے تھے اون دونون سے لوگ تعصب کرتے ایک اون دونو
مین سے سُنّیون کا ساتھی تھا دوسرا شیعہ کا بختیار جب امیر ہوا تو بد اطوار ہوگیا
کھیل کود اور عورتون اور گانے والون مین مشغول رہتا بڑے سردار دیلم کے اپنے

ذکر ناصر الدولہ بن حمدان کی قید ہونیکا

اسس برس مین ناصر الدولہ کے بیٹے نے ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ کو گرفتار کیا
باعث اسس قید کرنے کا یہہ تہا کہ ناصر الدولہ بسبب بڑہاپے کے بد خلق ہوگیا تہا
اور اولاد اور احباب پر بہت تنگی کرتا اور انکی غرض کی مخالفت کرتا سب اوس
سے برگشتہ ہوگئے آخر کار اوسکے بیٹے ابو تغلب نے آخر ماہ جمادی الاولے
اس برس کے اوسے قید کرلیا اوسکے واسطے خدمتکار واسطے خدمت کے
مقرر کیا جب ابو تغلب نے یہہ حرکت کی تو اسکے بعضے بہائی اوسسے پہر گئے
اسواسطے ابو تغلب نے بختیار سے صلح کی تاکہ مدد کرے اور بار ہ لاکہ
درہم بختیار کو دینے مقرر کئے

ذکر وشمگیر کے مرنے کا

اسس برسمین وشمگیر بن زیار بہائی مرداویج کا فوت ہوا اسطرح کہ وہ شکار مین تہا
کہ ایک سور زخمی اوسکے پاس لائے گہوڑا زخمی سور کو دیکہہ کر کہڑا ہوگیا وشمگیر
اوپرسے زمین پر گرا اور مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا بیستون بن وشمگیر بن زیار امیر ہوا
بعض نے لکہا کہ وشمگیر محرم ۳۵۷ مین راہی ملک بقا کا ہوا

ذکر کافور کے مرنے کا

ذکر مرنے سیف الدولہ کا

[illegible] اس برس مین کافور اخشیدی کہ حبشی خوجہ محمد بن طغج اخشید حاکم مصر کے غلامون
مین سے تہا فوت ہوا اخشید کی اولاد کے بعد کافور مصر اور دمشق پر حاکم ہوا کیونکہ
بعد اخشید کے اوسکا بیٹا انوجور حاکم ہوا تہا مگر مالک سب حکم احکام کا کافور تہا
جب انوجور سنہ ۳۴۹ مین مرگیا کافور نے اسکے بہائی علی بن اخشید کو ریاست پر
قایم کیا جب علی بن اخشید مذکور کہ لڑکا تہا سنہ ۳۵۵ مین انتقال کیا تو کافور
مستقل مملکت پر ہوا کافور نہایت سیاہ رنگ تہا اخشید نے اسکو اٹہارہ دینار
کو خریدہ تہا متنبی اوس پاس گیا اور اوسکی تعریف مین قصیدہ پڑہا متنبی سے حکایت
ہے کہ مین کافور پاس گیا تب اوسکے آگے یہہ شعر پڑہا کہ وہ ہنسنے لگا اور وہ مجہسے
اسطرح کشادہ پیشانی سے پیش آتا کہ مین رغبتا اوسکے آگے شعر پڑہنے لگا متنبی
کہتا ہے پہر کبہی میرے سامنے ویسا نہین ہنسا یہانتک کہ مین جدا ہوا مجہے اوسکے
تیزی ذہن اور دانائی سے نہایت تعجب ہوا کافور ایسا مستقل رہا یہانتک کہ اسی
برس منگل کے دن بیسوین جمادی الاولی کو مصر مین انتقال کیا قرافہ صغری مین
دفن ہوا خطبہ اسکا منبرون مکہ اور حجاز اور تمام شہرون مصر اور شام پر پڑہا
جاتا تہا اندازہ اسکی عمر کا پینسٹھہ ۶۵ برس تہے بعد اسکے تقرر امیر کی باب مین
آپسمین اختلاف ہوا سب ابو الفوارس احمد علی بن اخشید پر متفق ہوئے اوسی کا
خطبہ جمادی الاول سنہ ۳۵۷ مین پڑہا گیا

ذکر سیف الدولہ کے مرنی کا

اس برس مین سیف الدولہ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی ربیع ماہ
صفر مین حلب مین فوت ہوا تابوت اسکا میافارقین مین لیجا کر دفن کیا پیدائش

پیدائش اسکی ذی الحجہ سنہ ۳۰۳ مین ہی بیماری اسکی یہہ ہی کہ پیشاب بند ہوگیا تہا ۲۱۷
اسنے بنی حمدان مین سے ابتدا حلب کے بنانے مین کی حلب اسنے احمد ابن سعید کلابی
نایب اخشید سے لیا بعضے کہتے ہین کہ بنی حمدان مین سے حسن نے بغداد استیلا لیا تہا
یہہ حسن بیٹا سعید کا وہ بہائی ابو فراس بن حمدان کا تہا سیف الدولہ دلاور سخی تہا
اوسکے شعر بہت ہین جب سیف الدولہ فوت ہوا تب اسکا بیٹا سعد الدولہ شریف
ابن سیف الدولہ بن حمدان جسکی کنیت ابو المعالی تہی اپنے باپ کے ملک پر قابض
ہوا — اسی برس مین ابو علی محمد بن الیاس حاکم کرمان نے انتقال کیا — اسی
برس مین ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن
عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف اموی کاتب صاحب کتاب اغانی فوت ہوا دادا اسکا مروان
بن محمد بنی امیہ کا اخیر خلیفہ اصفہانی پیدائش تہا اور بغداد مین بڑا ہوا بہت عالمون
سے روایت کرتا ہے نسب اور تواریخ کا بڑا جاننے والا تہا اور باوجود ہونے
کے شیعہ تہا کہتے ہین کہ اسنے کتاب اغانی پچاس برس مین جمع کر کے سیف الدولہ
پاس بہیجی اوسنے ہزار دینار اوسے دئے اور عذر بہت کیا سوا ے کتاب اغانی
کے اور بہت تصنیفات اسکی ہین ایک کتاب بنی امیہ کے واسطے جو اصحاب
اندلس تہے تصنیف کر کے پوشیدہ اون پاس بہیجی اونہون نے بہی پوشیدہ
انعام بہیجا یہہ وزیر مہلبی سے منقطع تہا اوسکے واسطے اسمین بہت تعریفین ہین
پیدائش اسکی سنہ ۲۸۴ مین ہوئی کتابین جو بنی امیہ کے واسطے اسنے تصنیف
کیون تہین نسب بنی عبد شمس اور ایام عرب مین جسمین ایک ہزار سات سو دن ہین اور
جمہرہ النسب اور نسب بنی شیبان نام انکے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۷ ہجری

۱۰۱۷ اس برس مین عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ علی بن الیاس کرمان کے حاکم کے مرنے کے بعد کرمان کا حاکم ہوا

ذکر ابو فراس بن حمدان کی قتل کا

اس برس مین ربیع الآخر مین ابو فراس مارا گیا یہہ حمص مین رہتا تہا اسمین اور ابو المعالی بن سیف الدولہ مین رنجش ہوگئی ابو المعالی نے اوسکو بلایا ابو الفراس صدد مین گیا ابو المعالی نے لشکر معہ قرعویہ ایک اپنے سردارون کے ارادہ کیا اونہون نے ابو فراس حرث بن ابی العلا سعید بن حمدان بن حمدان پر دوڑ کی یہہ چچا کا بیٹا ناصر الدولہ کا تہا سیف الدولہ نے منبج مین مقید ہوکر قسطنطنیہ مین پہنچا گیا چار برس مقید رہا قیدخانہ مین بہت شعر کہے منبج قسطنطنیہ کے متعلق تہا ابن خالویہ کہتا ہے جب سیف الدولہ فوت ہوا ابو الفراس نے حمص کے لوٹنے کا ارادہ کیا یہہ خبر ابو المعالی اور ارجونے باپ کے غلام قرعویہ کو پہنچی اور قرعویہ کو اوسپر روانہ کیا جب لڑائی ہوئی تو ابو الفراس صدد مین مارا گیا اور کہتے ہین کہ وہ چندی زخمی رہکر جان بحق تسلیم ہوا پیدا ہوا تہا اسکی سنہ ۳۲۰ مین ہوئی تہی جو صدد مین قتل ہوا تو بعضے شاعرون نے کہا ہے یہی زرعہ اوس مقتول کا زاید تصور کیا گیا — اسی برس مین متقی للہ ابراہیم بن مقتدر اپنے گہر مین معزول اور اندہا ہوکر فوت ہوا اور مین مدفون ہوا — اسی برس مین علی بن قیدار صوفی نیشاپور نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۸ ہجری

ذکر ملک معز علوی مصر کا

اس برس مین معز لدین اللہ ابو تمیم معد بن اسماعیل منصور باللہ بن قایم محمد بن مہدی عبید اللہ نے لشکر اپنے باپ منصور کے غلام ابو الحسن جوہر کے ساتھ دیار مصر کی جانب روانہ کیا جوہر وہان جاکر اوس ملک پر مستولی ہوا سبب اسکا یہہ تھا کہ جب کافور اخشیدی فوت ہوا تو بسبب مختلف ہونے کے عقلین مختلف ہوئین یہہ خبر جب معز کو پہنچی تو اسنے لشکر اسیطرف روانہ کیا ہنوز لشکر جوہر کا وہان نہ پہنچا تھا کہ لشکر اخشیدیہ بہاگا لشکر جوہر کا دیار مصر بیچ مین سترہوین شعبان کو پہنچا خطبہ معز کا جامع مسجد عتیق مین پڑہا گیا خطیب ابو محمد عبد اللہ بن حسین شمشاطی تھا اور جمادی الاولی سنہ ۵۹ ھ مین جوہر جامع مسجد ابن طولون مین آیا اور حکم کیا کہ اذان حی علی خیر العمل کہو پہر مسجد جامع عتیق مین بہی اسیطرح اذان کہوائی اور نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر کہی جب جوہر مصر مین مستقر ہوا تو قاہرہ کے بنانے کا حکم دیا

ذکر معز کی لشکر کی مالک ہونیکا دمشق وغیرہ کی شہرون مین

جب جوہر مصر مین مستقر ہوا تو لشکر کثیر ہمراہ جعفر بن فلاح کے شام میں بہیجا جب رملہ مین پہنچا وہان حسن بن عبد اللہ بن طغج تہا اون دونون مین لڑائیان ہوئین آخر کو لشکر معز کا فتحمند ہوا ابن طغج کو معہ اور سرداروں کے جوہر نے قید کرکے معز پاس بہیجا معز کا لشکر اون شہرون پر مستولی ہوا اور بہت مال وہان سے ہاتھ آیا پہر جعفر بن فلاح معہ لشکر طبریہ مین گیا تو دیکھا کہ وہان کی رعایا نے بیعت معز کی ملی

اسکے پہنچنے کے دہان کی ہے تب وہان سے دمشق مین گیا دمشق والے اوسے لڑے
آخر اسنے دمشق لیلیا اور بعض رعایا کو لوٹا اور باقیون کو چہوڑ دیا جمعہ کے روز خطبہ
معزالدین اللہ کا پڑہوایا کچھہ دن محرم کے گذرے تہے سنہ ۳۵۹ مین یہہ امر ہوا
عباسیون کا خطبہ موقوف ہوا اسی برسمین جب خطبہ علویہ کا قایم ہوا تو اہل دمشق
اور جعفر بن فلاح مین فتنہ واقع ہوا اور ایسی لڑائیان ہوئین کہ خطبہ علویہ موقوف ہوا
تب جعفر بن فلاح نے مدد منگوا کر دمشق پر استقرار پایا اور فتنہ فرو ہوا دمشق
معزالدین اللہ علوی کے قبضہ مین آیا

ذکر ناصرالدولہ کی مرنی اور اوسکی اولاد کی مختلف ہونیکا

ابو تغلب اور ابو برکات اور فاطمہ اون دونون کی بہن یہہ اولاد ناصرالدولہ کی
فاطمہ کے شکم سے تہے جو اسکی جورو اور احمد کروبہ کی بیٹی تہی یہہ ناصرالدولہ کی سرداری
کے مالک تہے یہہ اپنے بیٹے ابو تغلب سے مل گئے اور ناصرالدولہ نے اپنے شوہر کو
گرفتار کرلیا اسکا ذکر ہم کرچکے ہین ناصرالدولہ کا ایک بیٹا حمدان نام اور تہا
اوسے ناصرالدولہ نے رحبہ ماردین وغیرہ دیا تہا جب ناصرالدولہ قید ہوا تو حمدان
کو لکہا تاکہ اوسکے سبب سے اونکی شر سے بچون جب اوسکی اولاد نے اوس خط کو
دیکہا تو باپ کو ڈرایا یہہ خبر حمدان کو پہنچی بہائیون کا دشمن ہوگیا وہ اون سب سے
زیادہ شجاع تہا ابو تغلب اپنے باپ ناصرالدولہ سے ڈرا اور قلعہ کواشی مین اوسے
قید کیا کئی مہینے وہان قید رہا آخرکار ناصرالدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان بن حمدون
بن حرث بن لقمان تغلبی مذکور قلعہ کواشی مین ربیع الاول اسی برسمین موا حمدان بن
ناصرالدولہ اور اوسکے بہائیون ابو تغلب اور ابوالبرکات مین بہت لڑائیان ہوئین

نیقفور مین رہی یہہ امر اسکی جورو پر جو اون شاہزادون کی ماں تہی بہت ناگوار ہوا تب
اسکی جورو نے دمستق سے ملکر اسکے قتل کا ارادہ کیا ایک روز دمستق مع ایک
گروہ کے لباس عورتون کا پہن کر گرجا گہر مین جو نیقفور کے محل کے قریب
تہا گہس گیا جب نیقفور سویا اور دروازے بند ہوئے اسکی جورو نے اودہر کو
وہ دروازہ جو متصل گرجا گہر کے تہا کہولا اور دمستق کو بلا بہیجا اوسنے آنکر نیقفور کو
سوتا پاکر قتل کیا اللہ نے مسلمانون کو اوسکے شر سے آرام دیا دمستق نے
اوس عورت کی اولاد مین سے جو پہلے بادشاہ کی اولاد تہی تخت نشین کیا پوشیدہ
نرہے کہ رومی دمستق اوس شخص کو کہتے ہین کہ جو متصل ہو اون شہرون روم کو
جو خلیج قسطنطنیہ کی شرقی مین مین

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کی حران پر غالب ہونیکا

اس برس مین ابو تغلب نے حران مین جاکر اوسے گہیر لیا ایک مدت بہرلی
لڑائی فتح پائی برقعیدی کو جو بنی حمدان کے بڑے یارون مین تہا حران پر عامل
کیا اور آپ موصل مین پہر آیا — اس برس مین قرطوبہ نے ابن استادہ
ابو المعالی سے صلح کی اور خطبہ حلب اور حمص مین معز لدین اللہ علوی صاحب مصر کا
پڑہوایا اور مکہ مین مطیع کا اور مدینہ نبی صلعم مین معز کا اور مدینہ کے باہر ابو محمد
موسوی خطیب والد شریف رضی نے مطیع کا خطبہ پڑہا — اس برس مین محمد
بن داؤد دینوری رقی معروف جو مشایخ صوفیہ مین مشہور ہے اور قاضی
ابو العلا محارب بن محمد بن محارب فقیہ شافعی کہ فقہ اور کلام مین عالم تہا فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۰ ہجری

ذکر اون ملکون کا جنکی روم مالک ہوئی

اس برسمین رومی شام مین گئے انطاکیہ بزور تلوار فتح کیا وہانکی رعایا کو مارا اور لوٹا اور قید کیا پہر حلب کو چلے قرعویہ غلام سیف الدولہ بن حمدان کا وہان غلبہ رکہتا تہا ابن استادہ ابو المعالی کو اسنے وہان سے نکالا تہا اونکے آنے سے قرعویہ قلعہ بند ہوا اور رومیون نے شہر حلب لیکر قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازان قرعویہ نے کچہہ سالیانہ بادشاہ روم کو مقرر کر کر صلح کی یہہ عہد ہوا کہ اس قدر مال بہیجنے سے حلب اور متعلقات اوسکے یعنے حماۃ و حمص اور کفرطاب اور معرہ و فامیہ و شیزر اور جوار اوسکے درمیان ہے تعرض نہوا اہل حلب نے ملک کے عوض مال مقرر کرکے بطور رہن کے روم کو دیا روم حلب سے کوچ کر گئی مسلمان پہر آئے — اسی برسمین بادشاہ روم نے بلاد کردیر جزیرہ سے متعلق ہے لشکر روانہ کرکے اوسے گہیر لیا اور بزور تلوار اوسے فتح کیا تمام شہرون مین رومیونکا کوئی مانع نہ تہا

ذکر بادشاہ روم کی قتل کا

نام اس بادشاہ کا نیقفور تہا یہہ خاندانی بادشاہ نہ تہا بلکہ پہلے بادشاہ پر اسنے غلبہ پاکر اوسے قتل کیا اور اوسکی جورو کو اپنی جورو بنایا اسنے بلاد اسلام پر خروج کیا اور شام وغیرہ سے جسکا ذکر ہوچکا فتح کئے تمام ملک شام لینے کی آرزو رکہتا تہا بہت ہیبت والا تہا اسنے چاہا کہ پہلے بادشاہ کی اولاد کو جو خاندانی بادشاہزادے تہے خصی کرے تاکہ اونکی نسل قطع ہو اور بادشاہت نسل نقفور

ذکر معز علوی کا

احمد تھا کنیت اسکی ابو بکر تھی اسنے خلافت مستقر کی ۷۲۷

ذکر معز علوی کے احوال کا

اس برس مین قرامطہ مصر مین گئے وہان اونسے اور معز سے بہت لڑائیان ہوئین پر آخر کو قرامطہ بہاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے معز نے اونکے پیچھے دس ہزار سوار روانہ کئے قرامطہ بہاگکر احسا اور قطیف مین گئے بعد بہاگنے قرامطہ کے اور شام سے جانے کے معز نے لشکر ظالم بن موہوب عقیلی دمشق مین بہیجا جب لشکر وہان پہنچا تو بدحال اور بہوکے تہے پہر اہل دمشق اور مغاربہ اور اونکے عامل مذکور مین لڑائیان ہوئین تہوڑے سے دمشق کو جلا دیا سنہ ۳۶۴ تک اونکی آپسمین فتنہ رہا

ذکر حال بختیار کا

جب بختیار اور سبکتگین اور ترکون مین جیسا ہمنے اوپر بیان کیا گذرا سبکتگین معہ ترکون کے واسط مین گیا اور خلیفہ طایع اور دوسرے خلیفہ معزول مطیع کو اپنے ساتھ لیا مطیع تو دیر عاقول مین فوت ہوا اور سبکتگین بہی بیمار ہوکر جان بحق تسلیم ہوا ان دونون کو بغداد مین بہیجا ترکون نے افتگین کو جو اونکا بڑا سردار تھا اپنا سردار بنایا اور واسط مین گئے وہان بختیار تھا اوسی کے قریب اوترے اونمین اور بختیار مین لڑائی ہوئی پچاس دن لڑائی رہی آخر ترک فتحیاب ہوئے بختیار نے اپنے چچا کی بیٹے عضد الدولہ کو جلد آنیکے باب مین لکھا اوس خط مین یہہ شعر تھا بیت ان کنت ماکول فکن انت آکلی والا فادرکنی قبلما

۳۶۰ اسی برس کے ذی قعدہ مین قرامطہ دمشق مین گئے جعفر بن فلاح نایب معزلدین اللہ کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ایک طرف توجہ کی اور دوڑ کرکے دمشق سے باہر اونکو قتل کیا اور دمشق مین عمل کرکے رعایا کو امن دیا قرامطہ وہان سے رملہ مین گئے وہان عمل کرلیا لشکر اخشیدیہ بہی اون کے ہمراہ ہوا تب مصر کے لینے کا قصد کیا عین شمس مین اوترے اوڈین اور مغاربہ اور جوہر مین لڑائی ہوئی قرامطہ فتحیاب ہوئے پہر مغاربہ فتحیاب ہوئے اور قرامطہ شام کو پہر گئے سردار قرامطہ کا اوسوقت حسن بن احمد بن بہرام تہا۔ اسی برس مین موید الدولہ بن رکن الدولہ نے صاحب ابوالقسم بن عباد کو وزیر بنایا۔ اسی برسمین ابوالقسم سلیمان بن ایوب طبرانی صاحب معاجم ثلثہ کا اصفہان مین فوت ہوا عمر اوسکی سؤ برس کی تہی۔ اسی برسمین سری الرفا شاعر موصلی بغداد مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۱ ہجری

اسی برس مین روم جزیرہ اور رہا اور نصیبین مین گئے خوب لوٹ مار مچائی کہ مسلمان بغداد تک فریادی آئے عامہ جمع ہوئے بغداد مین بڑے فتنہ ہوئے جب یہہ لوگ بختیار پاس گئے وہ شکار مین تہا اوسنے وعدہ کیا اونسے لڑنے کا اور مطیع خلیفہ سے مال طلب کیا خلیفہ نے کہلا بہیجا میرے پاس سوا سے خطبہ کے کچہہ نہین جو تم اسے دوست رکہتے ہو تو مین معزول ہوجاؤن جب بختیار نے اوسے دراداد کہایا تب خلیفہ نے اپنے اسباب وغیرہ کو بیچ کر چار لاکہہ درہم بختیار پاس بہیجے بختیار نے وہ سب لیکر اپنی ذات کے خرچ مین صرف کئے وعدہ لڑائی کا بہول گئے سارے مین مشہور ہوا کہ خلیفہ نے مال غیر کہایا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۵ ہجری

ذکر معز علوی کی مرتی اور اوسکے بیٹے عزیز کی حاکم ہونیکا

اس برس مین معز لدین اللہ ابو تمیم معد بن منصور باللہ اسمعیل بن قایم بامر اللہ ابو القاسم
محمد بن مہدی عبید اللہ علوی جسنے مصر مین ستر ۱۷ دین ربیع الاول کو فوت ہوا
پیدایش اسکی گیارہوین ماہ رمضان سنہ ۳۱۹ مہدیہ مین جو افریقیہ سے
متعلق ہے ہوئی پس اسکی عمر پنتالیس برس چہہ مہینے کی تقریباً ہوئی یہہ نجوم
مین کمال رکہتا تہا اقوال نجومیون پر عمل کرتا اور فاضل بہی تہا جب یہہ مرگیا
اسکے بیٹے عزیز نے اسکی موت چہپائی اور اس برسکے عید قربان کے روز
ظاہر کی لوگون نے اوسکی بیعت کی اس برسکے اخیر اور سال آیندہ کے اول
مین ابو القاسم بن حسن بن علی بن ابو الحسین امیر صقلیہ کا واسطے لڑائی کے گیا اور
شہر مسینا کو فتح کیا پہر کنتہ مین گیا اوسے بہی فتح کیا اور قلعہ جلوی بہی لیا
نتان اسکے نواحی قلوریہ مین پہلے لوٹ مار بہت کی سوا اسکے اور شہرون
کو بہی فتح کیا — اسی برسمین عزیز علوی کا خطبہ مکہ مین پڑہا گیا — اسی برسمین
ثابت بن سنان بن قرہ صاحب تاریخ جان بحق تسلیم ہوا — اسی برسمین اور
کہتے ہین سنہ ۳۳۶ مین اور بعضے سنہ ۳۶۶ بہی کہتے ہین ابو بکر جسکا نام محمد تہا
بن علی بن اسماعیل قفال شاشی فقیہہ شافعی مرگیا یہہ ایسا امام تہا کہ علماے
ماورار النہر مین اسکے زمانہ مین کوئی اسکا مثل نہ تہا یہہ عراق و شام و حجاز مین
گیا فقہ اسنے ابن سریج سے پڑہی روایت کرتا ہے محمد بن جریر طبری سے
اور اوسے حاکم بن مندہ اور جماعت کثیر روایت کرتے ہین ابو بکر قفال باپ

ذکر مطیع کی خلع اور طائع کی حاکم ہونیکا

۲۲۶ اسی برسمین دمستق نے اطراف میا فارقین مین جاکر مسلمانونکو لوٹا اور خوار کیا تب ابو تغلب بن ناصر الدولہ نے اپنے بہائی ہبۃ اللہ بن ناصر الدولہ کو مع لشکر روانہ کیا جب دونو باہم ملے تب رومی بہاگے اور دمستق قید ہوا مدت تک ابو تغلب پاس دمستق قید رہا پہر یہہ بیمار ہوا ہر چند علاج کیا فایدہ نہوا آخر قید ہی مین مرگیا — اسی برسمین عز الدولہ نے بختیار محمد بن بقیہ کو اپنا وزیر کیا لوگون نے تعجب کیا اسواسطے کہ ابن بقیہ بذات خود اپنے باپ اور اہل سے اچہا تہا لیکن اسکا باپ کہیتی کرنیوالون مین تہا — اسی برسمین بختیار اور اوسکے یارون مین جو دیلمی اور ترکی تہے رنجشیں ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۳ ہجری

ذکر مطیع کی خلع اور اوسکی بیٹے طائع کی خلافت کا

جب بختیار اہواز مین گیا تو سبکتگین ترکی کو اپنی طرف سے بغداد کا خلیفہ کر گیا بختیار نے جب اپنے ترکون ہمراہ سے لڑائی کی اور سب قطع سبکتگین کے گہیرلئے تب سبکتگین مع اپنے ترکون کے نکلا بختیار کا گہر جو بغداد مین تہا لوٹ لیگیا جب سبکتگین نے مطیع کو بسبب بیماری کے کہ زبان ثقیل ہوگئی تہی اور حرکت دشوار تہی عاجز پایا ہر چند کہ بیماری اوسے چہپاتا تہا تب اوسنے اوسے بلایا اور کہا کہ تو اپنے نفس کو خلافت سے خلع کر اور اپنے بیٹے طائع کو خلیفہ کر اوسنے قبول کیا اور بیندر دین ذی قعدہ اسی برس کے اپنے نفس کو خلافت سے خلع کیا مدت اسکے خلافت کی اونتیس برس پانچ مہینے کچہہ دن کم تہے اور طائع للہ کہ چوبیسوان بادشاہ ہوا سبونکا تہا خلیفہ ہوا نام اسکا عبد الکریم بن مفضل مطیع للہ بن جعفر مقتدر معتضد احمد

ذکر شریف کی آنیکا حلب مین

کی قدرت کاملہ دیکہو کہ اوسکا لشکر عزیسیہ مذکورین اوسی دن قید ہوا جس روز کہ شیر کا
ہدیہ کیا تہا قید کرنا عزیسیہ کا اور یہہ واقعہ ربیع الاخر سنہ ۳۸۵ مین ہوا منصور اپنے
مرتبہ پر رہا یہانتک کہ سنہ ۳۹۳ مین فوت ہوا اسکا بیان آگے آویگا

ذکر شریف کی ملک حلب مین پہر آنیکا

سبب اسکا یہہ تہا کہ جب قرعویہ اور ابو المعالی شریف مین جو کچہہ کہ ہمنے پہلے
لکہا تہا گذرا جسمے قرعویہ حلب پر عامل ہوا اور ابو المعالی حماۃ مین رہا ابو المعالی حماۃ
مین تہا کہ مارتطاشش غلام اسکے باپ کا قلعہ برزیہ سے اس پاس پہنچا اوسکی بہت
خدمت کی اور شہر حمص اوسکے واسطے بنایا اسکو روم نے پہلے ویران کیا تہا
قرعویہ کا ایک غلام تہا جسکا نام بکجور تہا قرعویہ نے اوسکو اپنا نایب بنایا تہا
اوسنے قوت پاکر اپنے مولا قرعویہ کو پکڑ لیا اور قلعہ حلب مین اوسکو قید کیا اور حلب
مین بند وبست کر لیا وہان کی رعایا نے ابو المعالی پاس یہہ حال لکہا ابو المعالی
حلب مین آیا بکجور کو امان دی اور قسم کہائی کہ مین تجہے حمص دونگا جب بکجور آیا
تو اوسنے اوسے حکومت حمص کی دی اور ابو المعالی حلب کا مالک رہا اسی برس مین
بیستون بن وشمگیر بن زیار فوت ہوا۔ اسی برس مین یوسف بن حسن جنابی قرمطی
صاحب ہجر نے انتقال کیا پیدایش اسکی سنہ ۲۸۰ مین تہی قرامطہ کی حکومت
چہہ نفر پر بالاشتراک ہوئی اونکا نام سادہ تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۷ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے عراق پر غلبہ پانیکا

۲۸ء امزق یعنے اگر مین لایق کہانے کے ہون تو تو ہے میرا کہانے والا بن اور اگر تو میرا کہانا قبول نہین کرتا تو میری خبر لے اوسے پہلے کہ مین چبایا جاؤن عضد الدولہ اوسکی طرف روانہ ہوا یہہ سال تمام ہوا اور حال ایسا ہی رہا — اسی برس مین تاریخ ثابت بن قرہ کی تمام ہوئی ابتدا اوسکی خلافت مقتدر سنہ ۲۹۵ھ اسی سے ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۴ ہجری

ذکر عضد الدولہ کی عراق پر غلبہ پانیکا اور بختیار کی قید کرنیکا

اسی برس مین عضد الدولہ مع لشکر فارس کے بعد بہیجنی خطون بختیار کے جیسا ذکر ہوا روانہ ہوا جب واسط کے قریب پہنچا افتگین اور ترک بغداد مین پہر آئے عضد الدولہ جانب شرقی سے آیا اور بختیار سے کہا کہ تو غربی سے بغداد مین آ ترک بغداد سے نکلے اور عضد الدولہ سے لڑے آخر کار ترک بہاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے یہہ واقعہ چودہوین جمادی الاول اس برس مین ہوا عضد الدولہ نے بغداد مین جاکر عمل کرلیا ترکون نے خلیفہ کو جو اپنے ساتہہ لیا تہا عضد الدولہ نے اوسے بغداد مین پہیر دیا خلیفہ بغداد مین آٹہوین رجب اس برس کی پانی مین گیا جب عضد الدولہ مین مستقر ہوا لشکر نے بختیار پر واسطے تنخواہ کے بلوہ کیا بختیار پاس کچہہ مال باقی نرہا تہا عضد الدولہ نے بختیار سے کہا کہ اپنا دروازہ بند کرلے اور امارت پر لعنت کرنا کہ فوج کے ہاتہہ سے چہوٹے بختیار نے یہی کیا اپنے منشی اور چوبدارون کو اوٹہا دیا عضد الدولہ نے لوگون کے آگے گواہی دی کہ بختیار عاجز ہے اور بسبب اسی عجز کے امارت ترک کی ہے پہر عضد الدولہ نے بختیار اور اوسکے بہائی کو بلاکر قید کرلیا چہبیسوین جمادی الاخر اس برس مین عضد الدولہ بغداد مین مستقر ہوا

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کی مرنیکا

۳۶۹ عمران بن شاہین شہر جابدہ کا رہنے والا تہا اوس سے ازبسکہ خطائین بہت سرزد
ہوئین تہین بادشاہ سے ڈر کر بطیحہ کو بہاگا قصب اور احام کے درمیان مین
رہنے لگا اور معاش یہہ مقرر کی کہ مچھلیان اور دریائی جانور پر گذارا کرتا
اوس پاس بہت شکاری اور راہ زن جمع ہوئے اور قوت پکڑی جب اسکی
ریاست اور حکومت کو قوت ہوئی تب اوسنے کنار بطیحہ کو بیا اس نواحی پر
غلبہ کرکے سنہ ۳۳۸ مین وہان حکومت پکڑی معزالدولہ ہی کے زمانہ مین
معزالدولہ نے اوسکی لڑائی کو لشکر متواتر بہیجا لیکن فتح نہ پائی معزالدولہ
اوسی زمانہ مین جبکہ اسکا لشکر عمران مذکور کو گہیرے تہا مرگیا بختیار نے حاکم
ہوکر لشکر کے پہر آنے کا بغداد مین حکم دیا وہ پہر آئے پہر بختیار اور عمران مین
کئی لڑائیان ہوئین لیکن کوئی فتحمند نہوا جب اوسنے بادشاہون اور خلیفہ کو
بلوایا اور بہت مکر کئے لیکن کچہہ فایدہ نہوا آخرکار اوسی کی بادشاہت مین
اسی برس کے محرم مین دفعتہً مرگیا مدت اوسکی بادشاہت ابتداء سرداری
سے قریب چالیس برس کے تہے جب فوت ہوا اوسکی جاے بطیحہ پر اوسکا
بیٹا حسن بن عمران بن شاہین ہوا عضدالدولہ نے ازراہ طمع اوسپر لشکر بہیجا
آخرکار حسن بن عمران نے کچہہ مال عضدالدولہ کہ سالیانہ مقرر کرکے صلح کی
اسی برس مین عضدالدولہ اپنے بہائی کے ملک مین گیا جسکا نام فخرالدولہ تہا
کیونکہ اون دونون مین کچہہ رنجش ہوگئی تہی فخرالدولہ وہانسے بہاگ کر شمس معالی
قابوس بن وشمگیر پاس گیا قابوس نے اوسکی بہت عزت کی عضدالدولہ اپنے
بہائی فخرالدولہ کے ملک پر قابض ہوا یعنے ہمدان اور رے اور اونکے درمیان
کے ملک پر پہر عضدالدولہ وہان سے حسنویہ کردی کی شہرون پر گیا اونکا
بہی بندوبست کرلیا اسی سفر مین عضدالدولہ کو صرع کی بیماری لاحق ہوئی

ذکر افتگین دمشق پر غلبہ پانے کا

۳۶۴ ھ زمان خادم معز علوی کی طرف سے تہا اہل دمشق نے افتگین سے ملکر زمان خادم کو نکالدیا اور معز کا خطبہ شعبان مین موقوف کیا افتگین دمشق پر عامل ہوا معز علوی نے مصر سے افتگین کی لڑائی کے واسطے شام کا ارادہ کیا حسب اتفاق معز اون روز ونمین فوت ہوا جیسے ہم بیان کرینگے اوسکا بیٹا عزیز حاکم ہوا اوسنے لشکر جوہر کا شام پر بہیجا اوسنے دمشق مین جاکر افتگین کو گہیر لیا افتگین نے قرامطہ کو لکہا وہ دمشق مین آئے جب اوسکے قریب پہنچے جوہر مصر کو پہر گیا افتگین معہ قرامطہ اوسکے پیچہے روانہ ہوئے اونکے ساتہ اور لوگ بہی بہت جمع ہوگئے تہے رملہ مین جاکر جوہر سے ملے جوہر نے آپکو اونسے ضعیف جانکر عسقلان مین گیا اونہون نے اوسے گہیر لیا یہانتک کہ جوہر بہوک سے قریب بہلاک پہنچا اسوقت افتگین پاس بہت سا مال بہیج کر کہلا بہیجا کہ تو احسان کرکے چہوڑدے افتگین وہان سے کوچ کر گیا اور جوہر مصر مین گیا عزیز کو صورت حال سے مطلع کیا عزیز بذات خود شام کیطرف چلا جب طاہر رملہ مین پہنچا تو افتگین معہ قرامطہ اوسے ملے اون دونونمین لڑائی ہوئی افتگین معہ قرامطہ کے بہاگا بہت لوگ اوسکے مارے گئے اور قید ہوئے عزیز نے حکم دیا کہ جو افتگین کو پکڑ کر لادے اوسے ایک لاکہ دینار انعام ملیگا افتگین بہاگا پہرتا تہا جب مفرج بن دغفل طائی کے گہر مین اوترا اوسنے باوجود یارانہ کے اوسے گرفتار کیا اور عزیز کو آگاہ کیا کہ مینے افتگین کو قید کیا ہے انعام مقررہ میرے پاس بہیجدے اوسنے مال انعام بہیجا اور اوسکو بلوایا جب افتگین بندہا ہوا عزیز کے آگے آیا اوسنے اوسے کہولدیا اور ایک خیمہ اوسکے واسطے ایستادہ کروایا اور اوسکے یارون کو بہی جو قید تہے کہولکر اوسکے پاس بہیجا اور مال اور خلعت اوسکے پاس بہیجا پہر عزیز مصر مین آیا افتگین بہی اسکے ساتہ کمال عزت اور توقیر سے تہا تو عزت اوسکی ہمیشہ رہی یہانتک کہ وہ مصر مین راہی ملک بقا کا ہوا

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

سنہ ۳۷۳ھ

اور اوسکے بہائی فخر الدولہ کا ملک ہی اوسی کو دیا عمر موید الدولہ کی تنتالیس[۴۳] برس کی
تہی اسکا بہائی فخر الدولہ علی قابوس بن وشمگیر بن زیار کے ساتہہ تہا جیسے بیان
ہوا جب موید الدولہ فوت ہوا سب سردار لشکر کے فخر الدولہ کی اطاعت پر
متفق ہوے اور اوسکو لکہہ کر بلایا جب وہ آیا تب اپنے ملک پر بے لڑائی
جہگڑے کے قابض ہوا یہہ امر رمضان اسی برس مین واقع ہوا فخر الدولہ کو خبر
خلیفہ کے خلع کرنے اور ولی عہد کرنے کی پہنچی

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

پہلے ہم بیان کر چکے ہین کہ بکجور غلام قرعویہ کا تہا قرعویہ نے ملک حلب پر قبضہ
کیا جب ابو المعالی سعد الدولہ بن سیف الدولہ بن حمدان وہان گیا اوسنے بکجور
سے حلب چہین لیا اور حمص کا اوسے حاکم کیا بکجور ایک مدت وہانکا حاکم رہا یعنے
اسی برس تک پہر عزیز صاحب مصر کو اوسنے ولایت دمشق مین لکہا اوسنے
قبول کیا اور بلتکین کو جو دمشق کا عامل تہا لکہا کہ دمشق بکجور کو دیدے اور آپ
مصر مین آوے اوسنے بموجب حکم کے بکجور کو ملک دمشق دیا ماہ رجب مین بکجور
وہان حاکم مستقل ہو کر بد خصلت ہو گیا اسی برس مین سردار لشکر عمران بن شاہین کے
ابو الفرح محمد بن عمران کے قتل پر اوسکی بدخلقی کے واسطے متفق ہوے اور
اور ابو المعالی بن حسن بن عمران بن شاہین کو ہر چند بچہ تہا وہان بیٹہایا مظفر بن
علی چوبدار تدبیر امارت کرتا تہا یہہ چوبدار اسکے دادا عمران کے بڑے سردارون
مین تہا بعد ایک مدت کے چوبدار مذکور نے ابو المعالی کو معزول کیا اسکے
واسطے مین بہیجا مظفر مذکور بطیحہ پر حاکم مستقل ہوا عمران بن شاہین کا گہر اسنے

ذکر رکن الدولہ کے مرنیکا

۷۳۲ قاسم کا مصنف کتاب تقریب کا ہی جسے نہایتہ اور وسیط اور بسیط مین نقل کرتے مین غزالی نے باب ثانی کتاب ذہب مین اوسکا ذکر کیا ہے لیکن اوسنے غلطی سے ابوالقاسم لکھا ہے حقیقہ مین وہ قاسم ہے یہہ تقریب وہ تقریب نہین ہے جو سلیم رازی کی ہے قاسم بن قفال شاشی کی تقریب بہت کم ہے بخلاف تقریب سلیم رازی کے شاشی منسوب شاش کی طرف وہ ایک شہر اوراقلیم ہے نہر سیحون کے پاس زمین ترک مین اور ابو بکر محمد شاشی مذکور نہیں ہے ابوبکر محمد شاشی صاحب عمدہ اور کتاب مستظہر ہے کا حال اس کا انشاء اللہ تعالے اپنی موقع پر لکھین گے یہہ شاشی قفال مذکور ہے پیچھے ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۶ ہجری

ذکر رکن الدولہ کے مرنے کا

اس برس کے محرم مین رکن الدولہ حسن بن بویہ فوت ہوا اسکا بیٹا عضد الدولہ اسکے بعد خلیفہ ہوا اسکی حکومت کا عمر رکن الدولہ کے ستتر برس سے تجاوز کر گئی تہی امارت اسکی چوالیس برس رہی چونکہ اسنے نیکی بہت کی تہی اسواسطے اسنے دین ودنیا دونو لئے اسنے اپنے بیٹے فخر الدولہ کو ہمدان اور اعمال جبل دیا اور مؤید الدولہ کو اصفہان اور متعلقات اوسکے دیکران دونو کو اونکے بہای عضد الدولہ کے تابع کیا ان شہرو مین

ذکر عضد الدولہ کی عراق مین جانیکا

اس برس مین بعد مرنے رکن الدولہ کے عضد الدولہ عراق مین گیا بختیار اوس سے لڑنے کو

ذکر شرف الدولہ کے مرنیکا

صمصام الدولہ مرزبان کے اندھا کرنے کے بھیجا اوسنے بعد موت شرف الدولہ ۷۸۷ کے جس قلعہ مین کہ صمصام الدولہ قید تہا بہیجکر اوسے اندھا کیا

ذکر شرف الدولہ کی مرنیکا

اس برس مین پہلی جمادی الاخر کو شرف الدولہ ابو الفارس شیرزیک بن عضد الدولہ استسقا سے جان بحق تسلیم ہوا مشہد علی ابن ابیطالب علیہ مین اسکو لیجا کر دفن کیا امارت اسکی عراق مین دو برس آٹھ مہینے رہی عمر اسکی اٹھائیس برس پانچ مہینے کی تہی بعد اسکے مرنے کے اسکا بہائی ابو نصر بہاء الدولہ اسکی جاے ہوا بعضون نے اوسکا نام خاشاد بن عضد الدولہ بہی لکہا ہے طائع نے اوسے خلعت اور بادشاہت دی

ذکر بغداد کی فتنہ کا

اس برس مین دیلم اور ترکون مین فتنہ برپا ہوا پانچ دن تک لڑائی رہی بہاء الدولہ ہر چند گہر مین سے پیغام صلح بہیجتا لیکن سنتے نہ تہے جب بارہ دن لڑائی مین گذرے بہاء الدولہ معہ ترکون کے نکلا اوسوقت دیلم نے ضعیف ہوکر صلح کی رفتہ رفتہ ترکون کو قوت اور دیلم کو ضعف ہوتا گیا

ذکر قادر کی بطیحہ کی طرف بہاگنے کا

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کے مرنیکا

۳۴۷ شراب پی کر نشہ مین بیہوش ہوگیا اسی رات کی صبح کو قید ہوا

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کی مرنیکا جسکا لقب مستنصر تہا

اس برس مین حکم بن عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا امارت اسکی پندرہ برس پانچ مہینے رہی عمر اسکی ترسٹہہ ۶۳ برس سات مہینے کی تہی یہہ فقیہہ عالم تواریخ وغیرہ کا تہا اسنے اپنے بیٹے ہشام بن حکم کو اپنا ولی عہد کیا دس برس کی عمر مین اوسکا لقب مؤید باللہ رکہا جب وہ مرگیا تو سب نے اوسکے بیٹے ہشام کی بیعت کی جب مؤید ہشام کی خلافت پر بیعت ہوئی عمر اسکی دس برس کی تہی ابو عامر محمد بن عبد اللہ بن ابی عامر محمد بن ولید بن یزید معافری قحطانی اجراے احکام اور کاروبار کرتا ابو عامر مذکور کا لقب منصور تہا یہہ تمام دولت پر مستولی ہوا مؤید کو چہپا رکہا کسی کو اوس پاس جانے ندیا اور نہ دیکہنے دنیا اور اپنی حکومت چاہی ابو عامر مذکور رہنے والا جزیرہ خضرا کا جو اندلس کے متعلقات سے ہے تہا نام اوسکا طرش تہا منصور نے قرطبہ مین علوم پڑہے یہہ بہت پاک نفس تہا بلند مرتبہ علوم پر پہنچا فضلا اوس پاس جمع ہوئے یہہ اکثر فرنگیون سے لڑا ہہا تنک کہ پچاس لڑائیان لڑا عجائبات سے یہہ تہا کہ صاعد بن حسن لغوی نے منصور کے پاس ایک شیر کہ اوسکی گردن مین ایک رسی بندہی ہوئی تہی بہیجا اور کچہہ شعر منصور کے تعریف مین بہیجی اوسی زمانہ مین منصور نے لشکر واسطے لڑائی فرنگ کے بہیجا تہا اتفاقاً وہ فتح مند ہوا اسواسطے نام اوسکا غرسیہ بن سانچہ رکہا وہ شعر بہت تہے خدا تعالے کی

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

آنکر بیٹھا تہوڑے سے دیلم آئے اور رہا تہہ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے ۱۵۷
کہینچ لیا خلیفہ اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتاتہا ہرچند فریاد کرتا مگر کوئی
فریاد کو نہ پہنچا طائع کو بہاءالدولہ کے گہر لیجا کر اوسکی بیعت توڑنے پر گواہ کیا
اسکی بادشاہت سترہ برس آٹہہ مہینے کچہہ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طائع اوسکے
سبب مکرم رہا یہانتک کہ طائع سنہ ۳۹۳ عید فطر کی رات مرگیا پیدایش اسکی
سنہ ۳۱۷ مین تہی طائع کے زمانہ ولایت مین کوئی ایسا حاکم نہ تہا جو اسکا پرسان
حال ہوتا جب لوگ اسکے پکڑنے کو آئے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑہتا تہا
مضمون جسکا لکہنا موجب طول ہے

ذکر قادر باللہ ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

۲۵
یہہ پچیسوان بادشاہ عباسیونکا تہا بطیحہ مین رہتا تہا بہاءالدولہ نے اپنے
خاص یارون کو اسکے لانے کے واسطے بہیجا جب یہہ قریب بغداد کے آیا
بہاءالدولہ معہ سردارون کے واسطے استقبال کے آیا قادر بارہوین رمضان کو
دار الخلافہ مین آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیرہوین رمضان کو پڑہا گیا قادر بطیحہ مین
مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر باللہ پر بہت
احسان کرتا تہا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بہیجا

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

ہم اوپر بیان کرچکے ہین منبر خادم کا عزیز کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق وغیرہ پر اور قتل بختیار کا

اس برس مین عضد الدولہ عراق مین گیا اور بختیار کو لکہا کہ ان شہرون سے نکل مین
جون سے شہر چاہونگا تجہے دونگا بختیار نے یہہ قبول کیا عضد الدولہ نے اوسے
خلعت بہیجا اوسنے پہنا اور شام کیطرف گیا عضد الدولہ بغداد مین آیا وہان رہکر
وزیر بختیار کو قتل کیا جسکا نام ابن بقیہ تہا اوسکا گہر لوٹا ابو الحسن انباری نے اپنے
قصیدہ مین اوسکا مرثیہ کہا ہے بختیار کے ساتہہ حمدان بن ناصر الدولہ بہی گیا تہا اوسنے
بختیار کو ملک موصل کی طمع دی اور اوسکی تنگی اور سہولت اسکے سامنے بیان کی
اور ابو تغلب کی حکومت اوسکی انکہہ مین بڑی کردائی بختیار موصل کی طرف روانہ ہوا
ابو تغلب نے بختیار کو کہلا بہیجا اگر تو حمدان کو مجہے دیتا مین تیرے ساتہہ ہوتا اور
عضد الدولہ سے لڑتا بلکہ اوسی عراق سے نکالتا تب بختیار نے حمدان اور اوسکے
متعلقات پر قبضہ کرکے اپنے بہائی ابو تغلب کو دیا اس عرصہ مین اسے ایک امر نالائق
سرزد ہوا بہائی ابو تغلب نے اوسے قید کرلیا ابو تغلب اپنے اور بختیار کے
لشکر کو لیکر عضد الدولہ پر چلا عضد الدولہ بہی بغداد سے اونکی طرف آتا تہا قصر
جص پر جو نواحی تکریت سے ہے اٹہارہوین شوال اس برسکے یہہ دونون ملے
عضد الدولہ نے اون دونونکو شکست دی اور بختیار کو پکڑکر قتل کیا پہر عضد الدولہ
موصل کی جانب گیا ابو تغلب میافارقین کی طرف بہاگا عضد الدولہ نے
اوسکے پیچہے لشکر مع ابو الوفی سردار کے روانہ کیا جب یہہ میافارقین مین
پہنچا ابو تغلب بدلیس مین گیا لشکر عضد الدولہ کا جب وہان گیا تو بلاد روم
کیطرف بہاگا لشکر اوسکے پیچہے وہان بہی گیا تب وہان اون دونونمین لڑائی

ذکر ابن حجاج کے مرنیکا

باوجود اسکے حفظ قران ہی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے ٤٥٥
کہا جب اسے لوگون نے ملامت کی تو اوسنے کہا مینے اوسکا مرثیہ نہین کہا
بلکہ اوسکے فضیلت کا مرثیہ کہا ہے

پہر شروع ہوا ۳۸۵ سنہ ہجری

اس برس حسین علی بن سیمجور خراسان مین پہرآیا اور محمود ابن سبکتگین کو لڑکے نکالدیا
سبکتگین مع اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس مین لڑا اوسے شکست
دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہہ گیا
جب یہہ بخارا مین گیا فوج نے اوسے قید کرلیا مع اوسکے یارون کے ایسی
قید طویل رہی کہ قید ہی مین وہ مرگیا

ذکر ابن عباد کے مرنیکا

اسی برس مین صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ
کا رے مین مرگیا اوسکو اصفہان مین لیجا کر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ
کا یکتا تہا علم مین اور فضل مین اور تدبیر مین اور سخاوت مین اور سب علوم
جانتا تہا ایسی کتابین اس پاس تہین کہ کسی کو میسر نہین ہوئین وزیرون مین
لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے کہ ابو الفضل بن عمید کے یہہ ساتہہ
رہتا اسواسطے اوسکو صاحب ابن عمید کہتے تہے پہر لی قبدا بن عمید مطلق اوسپر
یہہ لقب بولنے لگے جب یہہ متولی وزارت ہوا اگرچہ وہ قید گویا ذہن مین رہی ہتی

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کی مرنیکا

۳۶۸ھ میں سیرافی مصنف شرح کتاب سیبویہ کا جان بحق تسلیم ہوا یہہ فاضل فقیہہ مہندس منطقی تہا عمر اسکی چوراسی [۸۴] برسکی ہوئی اسکے بعد ابو محمد معروف حکم جانب شرقی بغداد پر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۹ ہجری

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کی مرنیکا

ابو تغلب دمشق سے طبریہ مین گیا جیسا بیان ہوا پہر رملہ مین گیا اس برسکی محرم مین اور رجب مین دغفل بن مفرح طائی اور ایک سردار عزیز کے سردارون مین سے جسکا نام فضل تہا معہ لشکر کے جسے عزیز نے شام پر بہیجا تہا وہان تہا یہہ سب ابو تغلب سے لڑنے کو چلے ابو تغلب پاس سوا سات سو مرد کے کہ اوسکے اور اوسکے باپ کے غلام تہے نہ تہا اس سبب سے تغلب بہاگا اونہون نے اوسکا تعاقب کرکے اوسے قید کیا دغفل نے اوسے قتل کیا اور اوسکا سر عزیز مصر پاس بہیجا اسکے ساتہہ اسکی بہن جمیلہ بنت ناصر الدولہ اور اسکی جورو جو اوسکے چچا سیف الدولہ کی بیٹی تہی اوسکے ساتہہ تہین اور ان دونو کو بنو عقیل نے حلب مین ابن سیف الدولہ پاس بہیجا اوسنے اوسکی بہن کو اپنے پاس رکہا اور جمیلہ بنت ناصر الدولہ کو بغداد مین بہیجا اوسنے اوسے عضد الدولہ کے گہر کے حجرہ مین بند کیا

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کی مرنی اور اوسکی خبرین اور اوسکی بیٹی حسن بن عمران کی حاکم ہونیکا

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

بیگئے اور اپنے قلعہ مین قلعہ بند ہوئے بادیس نے متصل آنکر محاصرہ کیا یہانتک ذیقعدہ
سنہ ۴۰۶ھ بدہ کی آدہی رات کو بادیس دفعتہً مرگیا اسکا بیٹا معز اسکی جاے ہوا
حماد جیسے کہ اسکے باپ سے مخالفت رکہتا تہا ویسے ہی اسے رکہتا تہا آخر کو سنہ ۴۰۸ھ
مین معز و حماد مین تینی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاحش پاکر ایسا بہاگا کہ پہر رُخ
نکیا لڑائی پر اور معز کے ساتہہ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی
وغیرہ کے تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہے اور قاید ابن حماد مسیلہ اور
طبنہ اور مرسی و حاجی اور زواوہ و مقرہ و ذکمہ وغیرہ پر حکومت کرے حماد
اور اوسکا بیٹا قاید اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد سنہ ۴۱۸ھ مین فوت ہوا
اوسکا بیٹا قاید بن حماد اوسکے بعد اوسکی جاے ہوا قاید اپنے ملک مین رہا
یہانتک کہ سنہ ۴۴۶ھ ماہ رجب مین فوت ہوا بعد اسکے مرنے کے محسن بن قاید
بن حماد اوسکی جاے ہوا یہہ بدخصلت اور خبطی ہوا اسنے اپنے چچا دن مین
سے ایک گروہ قتل کیا یہہ دیکہکر اوسکا چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوسے
مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جاے آپ ربیع الاول سنہ ۴۴۷ھ
مین حاکم ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن علناس بن حماد نے رجب
سنہ ۴۵۴ھ مین اوسیر آنکر ملک چہین لیا ناصر الدولہ بن علناس بن حماد بادشاہت
کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۴۸۱ھ مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادیس بن منصور بادشاہ ہوا
یہہ تہوڑی سی مدت بادشاہ رہکر مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی عزیز بالله بن منصور
بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا جبتک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجہے دریافت نہین
ہوئی اسکے بعد اسکا بیٹا یحیی بن عزیز بالله بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک
کہ عبد المومن مغرب اقصی سے ایا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے
کہ یہہ سنہ ۵۴۷ھ مین ہوا انکا اخیر بادشاہ یحیی بن عزیز بالله بن منصور بن احمد

ذکر کمران بن شاہین حاکم بطیحہ کے مرنیکا

لیکن وہ چھپاتا تہا اور ہلاکؔ ایسا ہوا کہ کچھہ بولتا نہ تہا مگر جب کہ بہت کوشش سے
کہتا اسکو بہی چھپاتا یہہ دونا کسی سے صفائی نہین رکہتے — اسی برس مین عضدالدولہ
نے اکراد ہکاریہ پر جو متعلقات موصل سے تہا لشکر بہیجا اونہون نے بعد لڑنے
اور قلعہ بند ہونے کے اپنے قلعہ اونہین دئے اور سہ لشکر موصل کو گئے — اسی
برس مین طایع للہ نے عضدالدولہ کی بیٹی سے نکاح کیا اسی برس مین حسن بن ذکریا
نحوی مصنف کتاب مجمل کا جو لغت وغیرہ مین ہے فوت ہوا اور اسی برس مین ثابت
بن ابراہیم حرانی مطیب صابی کہ طبیب حاذق تہا مرگیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۰ ہجری

اس برس مین احدب مزور فوت ہوا یہہ شخص ہر کسی کا خط ایسا لکہتا کہ معلوم نہوتا
کہ یہہ اسکا ہے یا اور کا عضدالدولہ اوسکے خط سے جو بادشاہ کہ اوسنے ڈرنے آتے
تہے بمقتضاے حال فساد برپا کرتا اس برس مین عضدولہ پاس تحفہ حاکم یمن کے پاس
سے آیا اوسمین ایک قطعہ عنبر کا تہا جسکا وزن چھپن رطل بغدادی تہا اس برس مین
ازہری ابو منصور محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ لغوی امام مشہور فوت ہوا یہہ فقیہہ
شافعی مذہب تہا لغت کا اسنے بہت شغل کیا اور ایک کتاب تہذیب نام
لغت مین تصنیف کی جو دس جلد سے زیادہ ہے اور الفاظ غریبہ مین بہی جسے
فقہا استعمال کرتے اسیکی کتاب ہے پیدایش اسکی سنہ ۲۸۲ مین ہوئی ازہری
منسوب ہے ازہر کی طرف جو اسکا دادا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۱ ہجری

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود سنے بادشاہ ۳ ۶ ۲ ے
ہوکر خطبہ سامانیہ موقوف کیا

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

اسی برسمین بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا اور خطبہ اونکا موقوف کیا بکتوزون اور فایق بخارا مین عبد الملک سے متفق ہوئے اور لشکر رکہنا شروع کیا اتفاقاً فایق مرگیا جو سرگروہ تہا تب اونکے دل ٹہنڈے ہوگئے ایلک خان کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ترکون کا لشکر جمع کرکے عبد الملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا مین آیا اونہون نے گمان کیا کہ یہہ سچا ہے بکتوزون معہ اور سردارون کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اونسبکو گرفتار کرلیا اور دسوین ذیقعدہ اس برس کے بخارا مین داخل ہوکر عبد الملک بن نوح کو پکڑکر ایسا قید کیا کہ قید ہی مین مرگیا اور اوسکے ساتہہ اوسکے بہائی منصور کو جسکو اندہا کیا تہا اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان سے قطع ہوئی انکی زیر حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف انکی بادشاہت مین اچہا ہوا یہہ عبد الملک بن نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان تہا اللہ ہی کے واسطے ملک ہمیشہ ہے انکی بادشاہت سنہ ۲۶۱ مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۸۹ مین قطع ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۰ ہجری

اس برس مین اور کہتے ہین سنہ ۳۷۵ مین ابو الحسن بن فارس بن ذکر یا رازی لغوی

ذکر عضد الدولہ کے مرنیکا

عضد الدولہ فناخسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ آٹھوین شوال اس برس کے بسبب صرع کے عود کرنے کے کئی بار فوت ہوا مشہد علی علیہ السلام مین دفن ہوا امارت اسکی عراق مین پانچ برس چھہ مہینے تھی عمر اسکی سنتالیس برس کی ہوئی کہتے ہین حالت احتضار مین اسکے زبان سے کچھہ نہ نکلتا تھا بجز اسکے کہ میری مال اور حکومت سے کچھہ فایدہ ندیا بہہ فاضل عاقل ناظم صاحب ہیبہ تھا اسی نے مدینہ نبی صلعم مین چار دیواری بنائی اسنے شعر بہی کہے ہین عضد الدولہ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا علما چار طرف سے اوسپر جمع آئے اور اوسکے واسطے کتابین لکہین از انجملہ ایضاح نحو مین اور تجہ قراہ مین اور ملکی طب مین اور تاجی تاریخ دیلم مین اور سوا اسکے بہے تصنیف ہوئین جب عضد الدولہ مرگیا سردار اور امرا نے اوسکے بیٹے کالیجار مرزبان پر اجماع کرکے بیعت کی اوسے حاکم کرکے صمصام الدولہ خطاب دیا اوسکا بہائی شرزیک ابن عضد الدولہ کرمان مین تہا جب اوسکے باپ کے مرنے کی خبر پہنچی اوسنے فارس پر قبضہ کیا اور اپنے بہائی کا خطبہ موقوف کیا اسی برس مین ابوالفرح محمد بن عمران بن شاہین نے اپنے بہائی حسن بن عمران حاکم بطیحہ کو مارکر آپ وہانکا حاکم ہوا

پہر شروع ہوا ۳۷۳ سنہ ہجری

اس برس مین مویدالدولہ بن رکن الدولہ حسن بن بویہ جرجان مین فوت ہوا اسکے بہائی عضد الدولہ نے اسے وہان بٹہایا تہا اوسکا ملک اوس پاس تہا اور

ذکر مہذب الدولہ کی بطیحہ مین پہر آنیکا

کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تہی اس برس مین بہاء الدولہ نے شریف ابو احمد موسوی شریف رضی کی باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق مین اور قاضی القضاۃ کی اور مظالم کی دی ابن شنید ان کو ذو المناقب کا لقب دیکر لکہا خلیفہ نے سوای قاضی القضاۃ کی سب حکم جاری کئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۵ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ مین پہر آنیکا

ابو العباس بن واصل جب بطایح پر حاکم ہوا اوسان نایب اپنا چہوڑکر بصرہ مین گیا اہل بطیحہ نی اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ مین رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تہا بہاء الدولہ کیطرف سی لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ مین لایا جب مہذب الدولہ وہان داخل ہوا رعایا اوسے آکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتین اوسی دین مہذب الدولہ نے بہاء الدولہ کیواسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑائیون مین مشغول رہا اسی برس یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہاطیہ ہند کی عاملون سے فتح کیا وہ ملتان پاس واقع ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۶ ہجری

اس برس یمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کے جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعہ مین جو کالیجار مشہور ہے جاکر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ کے رہا پہر اوسکے پاس کچہ مال بہیجکر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسی خلعت بجالی کا اور عفو تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نکر کی اوسی کو قید کیا اسی برس شریف رضی کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہائی کا لقب مرتضی بہاء الدولہ

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

۴۴۷ ڈہایا اسی برس کے ذی الحجہ مین یوسف بلکین بن زیری امیر افریقیہ مرگیا اسکے بعد
اسکا بیٹا منصور بن یوسف بن زیری حاکم ہوا عزیز باللہ کو اسنے تحفہ بہیجا جسکی
قیمت دس لاکہہ تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۴ ہجری

اس برس مین ابو طریف علیان بن ثمال خفاجی حمایۃ کوفہ پر حاکم ہوا یہہ پہلے عمارت
ہی جو ثمال نے بنائی اس برس مین ابو الفتح محمد بن حسن موصلی حافظ مشہور مرگیا
اسی برس مین میا فارقین مین خطیب ابو یحیی عبد الرحیم بن محمد بن اسمٰعیل بن نباتہ صاحب
خطبون مشہور کا فوت ہوا یہہ علم ادب مین امام تہا اس پر اتفاق ہے کہ اسکے
خطبے کے برابر خطبہ نہین بنا حلب مین ایک مدت یہہ خطیب رہا پہر متنبی کے ساتہہ
سیف الدولہ بن حمدان کے خدمت مین رہا یہہ شخص مرد صالح تہا اسنے جناب
رسالت صلعم کو خواب مین دیکہا تہا کہ آپ فرماتے ہین شاباش اے خطیبون
کے خطیب کیونکر تو کہتا ہے گویا کہ وہ آنکہہ کے واسطے روشنی نہ تہی خطیب
نے تمام اس خطبہ کا جو خطبہ منام مشہور ہے کہا جناب رسالت پناہ صلعم
نے اوسے قریب کیا خطیب نے بعد اس خواب کے تین روز تک کچہہ کہایا
اور نہ اوسے خواہش ہوئی اور اوسین سے خوشبو مشک کی آتی تہی بعد اسکے
تہوڑے روز زندہ رہا پیدائش اوسکی سنہ ۳۳۵ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۵ ہجری

اس برس مین دو امیلہ نے معہ چند آدمیون سنہ کی خلکو ساذہ تہی قصد کوفہ کا کرکے
اوسے فتح کیا اور شمصام الدولہ بن عضد الدولہ نے اونپر لشکر بہیجا تب

ذکر شرف الدولہ بن عضد الدولہ کا

۲۶۷ اور باہر تہا — اسی برس مین بغداد مین ابو علی حسین بن احمد بن عبد الغفار فارسی
نحوی مصنف کتاب ایضاح کا نوہ۹۰ برس سے تجاوز کرکے فوت ہوا اسکو معتزلی
بہی کہتے ہین پیدائش اسکی شہر فسا مین اور طالب علمی بغداد مین تہی یہہ اپنے وقت
کا امام تہا شہرون مین بہت پہرا حلب مین سیف الدولہ بن حمدان پاس ایک
مدت رہا پہر فارس کے شہرون مین گیا اور عضد الدولہ کی مصاحبت مین رہا
اوسکی تصانیف سے تذکیر بڑی کتاب اور کتاب مقصور و ممدود اور کتاب حجۃ قراۃ
مین اور کتاب مائۃ عامل اور کتاب مسایل حلبیاب اور سوا سے اسکے ہین

پہر شروع ہوا ۳۷۷ اور ۳۷۸ ہجری نبوی

اسی برس مین عزیز حاکم مصر علوی نے لشکر معہ سردار منیر خادم کے دمشق پر واسطے
معزولی بکجور کے روانہ کیا جب قریب پہنچے بکجور نے نکل کر دار یا پاس لڑائی کی
لیکن تاب لڑائی کی نلا کر شہر بند ہوکر امان چاہی منیر نے امان دی بکجور وہانسے
رقہ مین گیا اور منیر قابض ہوا منیر دمشق مین امیر ہوا وہاکی رعایا سے اچہا سلوک
کرتا اسی برس کے محرم مین صاحب ابن عباد نے فخر الدولہ بن رکن الدولہ حسن
پاس دینار بہیجا جسکا وزن ہزار مثقال کا تہا اور سیر سکہ تہا **شعر**

لواحمر یحکی الشمس شکلا و صورۃ — فاوصافہا مشتقۃ من صفاتہ

اسی برس مین ابو حامد محمد بن محمد بن احمد بن اسحق نیشاپوری صاحب تصانیف مشہور کا مر گیا

پہر شروع ہوا ۳۷۹ ہجری

اسکا س برس مین شرف الدولہ محمد شیرازی نے فارس کو واسطے اپنے بہائی صمصام الدولہ

ذکر بنی حمدان کی موصل پر آنیکا

۳۷۸ اس برس مین ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بطیحہ کی طرف بہاگا وہانکی حمایت مین رہا سبب اسکا یہہ تہا کہ جب امیر اسحق بن مقتدر قادر کا باپ راہی ملک بقا کا ہوا تو اسکے بیٹے مسمی قادر مین اور اوسکی بہن مین لڑائی ہوئی طایع اوس زمانہ مین بسبب بیماری کے بد مزاج ہورہا تہا اسکی بہن اپنے بہائی کو طایع پاس لے گئی اور کہا کہ میرے اس بہائی نے تیری بیماری کے سبب خلافت لینے شروع کی ہے طایع یہہ سنکر اسکے بہائی مذکور پر بہت خفا ہوا اور اوسکو قید مین بہیجا وہ وہان سے بہاگا اور چہپ کر بطیحہ مین گیا جب مہذب الدولہ کی خدمت مین پہنچا اوسنے بہت تعظیم کی اور اچہی طرح سے اوسکی خدمت کی

ذکر بنی حمدان کی موصل مین پہر آنیکا

دونو بیٹے ناصر الدولہ کے ابو طاہر ابراہیم اور ابو عبد اللہ الحسین شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت مین بغداد مین رہتے تہے جب شرف الدولہ فوت ہوا اور اوسکا بہائی بہاؤ الدولہ امیر ہوا ان دونون نے موصل مین جانیکا اوسے اذن چاہا اوسنے کہا اچہا یہہ دونو موصل مین گئے موصل کے عامل سے اور ان دونون سے لڑائی ہوئی چونکہ ان دونون کے ساتہہ اہل موصل شریک تہے عامل موصل پر فتحیاب ہوکر اوسے مع اوسکے لشکر کے بغداد کیطرف روانہ کیا اور آپ دونون وہان رہے اس برس مین محمد بن احمد بن عباس سلمی نقاش جو متکلمین اشعریہ سے تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۰ ہجری

ذکر باد حاکم دیار بکر کی ماری جانیکا اور ابتدا دولت بنی مروان کا

ذکر حاکم دیار بکر کے ماری جانیکا

۳۸۹ھ اس برس مین باد حاکم دیار بکر نے دونون بیٹون ناصر الدولہ ابو طاہر ابراہیم اور ابو
عبد اللہ جو حاکم موصل تہے اونکے ملک مین طمع کرکے اونپر آنے کا قصد کیا دونون
مین بہت لڑائی ہوئی آخرکار باد کو قتل کرکے اوسکا سر اون دونون پاس گیا باد
مذکور ابو علی بن مروان کا ماموں تہا جب یہہ مارا گیا ابو علی اسکا بہانجا قلعہ
کیفا مین آیا اوس قلعہ مین زوجہ باد مذکور کی رہتی تہی اوسے کہا کہ مجہے ماموں نے
تیرے پاس واسطے کسی امر کے بہیجا ہے جب اوس پاس پہنچا تو اوسے اپنے
ماموں کی مرنے سے آگاہ کیا اور اپنے ساتہہ نکاح کرنے کے اوسکی طمع دی وہ
اسی ملک حصن وغیرہ پر موافق ہوئے ابو علی بن مروان نے نکلکر اپنے ماموں کے
تمام شہر قلعہ لیا بحدیکہ جو ملک اسکے ماموں پاس تہا سب لیا پہر اونمین اور ابو
طاہر و ابو عبد اللہ ناصر الدولہ کے بیٹون مین لڑائیان ہوئین پہر ابو علی بن مروان
نے مصر مین جاکر خلیفہ عزیز باللہ علوی سے ولایت حلب اور اس نواحی کی سند
لی پہر اپنے سکان مین دیار بکر سے آیا اس نواحی مین رہا یہانتک کہ اہل آمد نے
اپنے شیخ عبد البر کے ساتہہ متفق ہوکر ابو علی بن مروان کو دروازہ شہر سے نکلتے
ہوئے چہریون سے مارا قاتل اوسکا ابن دمنہ آمد کا رہنے والا تہا جب ابو علی
بن مروان مارا گیا عبد البر شیخ آمد حاکم ہوا اور دمنہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح
کیا ابو دمنہ نے قوت پاکر عبد البر کو قتل کرکے آپ حاکم ہوا آمد کا اور وہین
رہنے لگا ابو علی بن مروان کا ایک بہائی ممہد الدولہ نام تہا بعد قتل ابو علی
وہ میافارقین مین آیا اوسے اور اور شہرون کو جو اسکے بہائی کے تہے اپنے
حکومت مین لایا ممہد الدولہ کے لشکر مین شروہ نام ایک بڑا سردار تہا اوسنے
ایک روز ممہد الدولہ کی دعوت کرکے اوسے [illegible] قتل کیا اور اکثر [illegible]
مروان پر آپ قابض ہوا یہہ امر سنہ [illegible] مین ہوا ممہد الدولہ کا ایک بہائی اور تہا

ذکر طائع للّٰہ کی گرفتار ہونیکا

۷۵۰ اوسکا نام ابو نصر احمد تہا اوسکو اوسکے بہائی ابو علی بن مروان نے مقید کیا تہا بجرم کہ اوسنے خواب مین دیکہا تہا کہ آفتاب مری بغل مین ہے اور میرے بہائی نصر نے وہ لیلیا اسواسطے اوسے قید کیا تہا جب مہد الدولہ مارا گیا ابو النصر قید سے نکلکر ارزن پر حاکم ہوا اسمین اونکے قریب اور اونکا باپ مروان باقی تہا اندہا ہوکر ارزن مین اپنے بیٹے ابو علی کے قبر پر بیٹہا تہا جب ابو نصر کا بندوبست قرار واقعی ہوگیا شرف کی امارت بگڑ گئی تمام شہر اوسکی حکومت سے نکلے اور تمام دیار بکر ابو نصر کے قبضہ مین آیا روز بروز اسکی دولت اور سیرت زیادہ ہوئی سنہ ۴۰۲ھ سے سنہ ۴۵۳ھ تک ایسا ہی حال رہا جیسے کہ ہم بیان کرینگے اگر خدا نے چاہا

ذکر ابی الذواد کی موصل پر حاکم ہونیکا

اسی سنہ ۳۸۰ مین ابو الذواد محمد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر امیر بنی عقیل حاکم موصل ہوا ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے ابو طاہر کو اسنے قتل کیا اور اوسکی اولاد اور سرداروں کو بعد بہت لڑائی کے قتل کیا حکومت موصل کی ابو الذواد پر مقرر ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۱ ہجری

ذکر طائع للّٰہ کے گرفتار ہونیکا

اس برس مین بہاء الدولہ نے طائع للّٰہ عبد الکریم جسکی کنیت ابو بکر تہی بن مفضل مطیع للّٰہ بن جعفر مقتدر بن معتضد بن موفق بن متوکل کو بسبب طمع کے گرفتار کیا جب بہاء الدولہ نے یہہ ارادہ کیا تہا پہلے طائع سے نیا عہد طلب کیا وہ کرسی پر آنکر

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

آنکہ بیٹہا نہورے سے دیلم آے اور ہاتہہ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے ۸۱
کہنچ لیا خلیفہ اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تہا ہرچند فریاد کرتا مگر کوئی
فریادکو نہ پہنچا طایع کو بہارالدولہ کے گہر لیجاکر اوسکی بیعت توڑنے پر گواہ کیا
اسکی بادشاہت سترہ برس آٹہہ مہینے کچہہ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طایع اوسکے
سبب مکرم رہا یہانتک کہ طایع سنہ ۳۹۳ عید فطر کی رات مرگیا پیدایش اسکی
سنہ ۳۱۷ مین تہی طایع کے زمانہ ولایت مین کوئی ایسا حاکم نہ تہا جو اسکا پرسان
حال ہوتا جب لوگ اسکے پکڑنے کو آے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑہتا تہا
مضمون جسکا لکہنا موجب طول ہے

ذکر قادر باللہ ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

یہہ پچیسواں[۲۵] بادشاہ عباسیونکا تہا بطیحہ مین رہتا تہا بہارالدولہ نے اپنے
خاص یارون کو اسکے لانے کے واسطے بہیجا جب یہہ قریب بغداد کے آیا
بہارالدولہ مع سرداروں کے واسطے استقبال کے آیا قادر بارہوین رمضان کو
دار الخلافہ مین آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیرہوین رمضان کو پڑہا گیا قادر بطیحہ مین
مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر باللہ پر بہت
احسان کرتا تہا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بہیجا

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

ہم اوپر بیان کرچکے ہین منبر خادم کا عزیز کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور

ذکر بلجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

۵۲ ے بلجور کا وہان سے رقہ کو جانی کا حال اسس برس مین بلجور سعد الدولہ بن سیف الدولہ سے لڑنے کو حلب مین گیا بعد بڑی لڑای ہونے کے بلجور مدیا ر دن کے وہان سے بہاگا لوگ بہت مارے گئے پہر بلجور کو قید کرکے سعد الدولہ پاس لائے اوسنے قتل کیا کفران نعمت مولا اور بغاوت بلجور کی آگے آی سعد الدولہ اوسے مار کر رقہ مین گیا وہان اوسکی اولاد اور مال تہا اون سبکو گہیر لیا رعایا نے امان چاہی سعد الدولہ نے قسم کہای کہ کوی اونسے نہ بولے اور نہ اونکے مال کو چہیڑے اور قسم دلای جب وہ رقہ کو چہوڑ کر نکل گئے تب سعد الدولہ نے اولاد بلجور کو لوٹا اور گرفتار کیا اونکا مال بہت ہاتہہ آیا جب سعد الدولہ حلب مین پہر آیا فالج اوسے عارض ہوا طبیب کو بلوایا اوسکی طرف بایہان ہاتہہ دراز کیا اوسنے کہا اے مولا داہنا ہاتہہ لا اوسنے کہا میرے پاس داہنا ہاتہہ نہین بعد تین روز کے اس برس مین انتقال کیا اسم سعد الدولہ مذکور کا شریف اور کنیت اوسکی ابو المعالی ابن سیف الدولہ علی بن حمدان بن حمدان تغلبی تہا اسنے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے ابو الفضایل بن سعد الدولہ کو ولی عہد کیا تہا اور اپنے غلام لولو کو اوسکے تدبیر امور کے واسطے مقرر کیا تہا اسی برس مین بسیل ملک روم شام مین گیا اور حمص مین جاکر فتح کیا اور لوٹا پہر شیزر مین گیا اوسے لوٹا پہر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کئے رہا پہر بلاد روم مین پہر آیا اسس برس مین سردار جوہر کا جسنے مصر کو فتح کیا مغرب کے واسطے اوس حال مین کہ وہ اپنے مرتبہ سے معزول تہا

شروع ہوا سنہ ۳۸۲ ہجری

اسس برس مین بہاء الدولہ پر لشکر نے بلوہ کیا کیونکہ ابن المعلم جمیع امور پر مسلط تہا

ذکر بکجور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

مسلط تہا بہار الدولہ ابن معلم کو گرفتار کرکے لشکر کو دیا اونہون نے قتل کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۳ ہجری

اس برس مین بغرا خان بخارا پر غالب ہوا کاشغر اور بلاد صاغون چین تک اوس پاس تہا جب اوسنے بخارا کا قصد کیا تو اوسمین امیر رضی بن نوح بن منصور سامانی سے لڑائیان ہوئین بغرا خان فتحمند ہوا اور بخارا کو اپنے قبضہ مین کیا اور امیر نوح وہان سے چہپکر نہر سے اوترکر آمل سط تک گیا اور وہان رہنے لگا اوسکے اصحاب اوس سے ملے ابو علی بن سیمجور سردار لشکر خراسان کو ہمیشہ طلب کرتا لیکن وہ نہ آیا اوسکے نافرمانی مین رہا بغرا خان بخارا مین بیمار ہوا وہان سے جلدی کوچ کرکے ملاوہ مین گیا رستے ہی مین فوت ہوا بغرا خان دیندار خوش خلق اسکو دوست رکہتا تہا کہ اوسے غلام رسول اللہ صلعم لکہین اوسکے بعد امیر ترک ایلک خان ہوا جب بغرا خان نے بخارا سے کوچ کیا اور انتقال کیا امیر نوح جلدی کرکے بخارا مین آیا اور اپنے باپ کے ملک پر مستقر ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۴ ہجری

اس برس مین جب نوح بخارا مین پہر آیا ابو علی بن سیمجور سردار لشکر خراسان اور فایق دونو نوح کی لڑائی پر متفق ہوئے نوح نے سبکتگین کو غزنہ مین لکہا اپنے حال سے اوسے مطلع کیا اور حکومت خراسان اوسے عنایت کی

ذکر بلجور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

۳۸۵ سبکتگین غزنہ سے مع اپنے بیٹے محمود کے خراسان کی جانب چلا نوح بخارا سے نکلا ان دونون نے ملکر ابو علی سیمجور سے لڑنے کا قصد کیا اور فایق سے لڑنے کا نواحی ہراۃ مین جب لڑائی ہوئی ابو علی مع یارون کے بھاگا اور لشکر فوج اور سبکتگین کا واسطے قتل کے اونکے پیچھے لاگا جب نوح کا بندوبست خراسان مین خوب ہوا تو محمود بن سبکتگین کو وہان عامل کیا اسی برس مین عبید اللہ بن محمد بن نافع کہ مرد صالح تھا فوت ہوا اسّی برس کی عمر اسکی تھی کوئی مکروفریب اوسے سرزد نہوا اور ابو الحسن علی بن عیسے نحوی مشہور ربانی جسکی پیدایش سنہ ۲۹۶ مین ہوئی تھی راہی ملک بقا کا ہوا اسکی ایک تفسیر ہے بڑی اور محمد بن عباس بن احمد قزاز بھی مرگیا اسنے بہت لکھا اسکا خط دلیل ہے صحت نقل اور تیزی ضبط پر اسی برس مین ابو اسحق ابراہیم بن ہلال کاتب صابی مشہور مرگیا عمر اوسکی اکیانوے برس کی تھی زمانہ اسنے بہت دیکھا اور امورات ضروری بسبب تنگی حال کے فوت ہوتے تھے یہہ معز الدولہ کے ہان منشی تھا بغداد مین پھر بختیار کا منشی ہوا خط اسکے عضد الدولہ پاس لکھے جاتے عضد الدولہ اوسے دشمنی رکھتا جب عضد الدولہ بغداد کا حاکم ہوا تو جلدی اوسے قید رکھا پھر چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ تو میرے واسطے ایک کتاب تاریخ سلطنت دیلمیہ مین تصنیف کر اوسنے بموجب فرمایش کے تصنیف کرکے تاجی نام رکھا اور عضد الدولہ پاس بھیجا اوسے منقول ہے کہ وقت تصنیف بعضے یار ابو اسحق کے اوس پاس آئے پوچھا تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا بری باتون کو آراستہ کرتا ہون اور جھوٹی حکایتون پیچیدہ کرتا ہون عضد الدولہ اسکے سننے سے بہت خفا ہوا دشمنی سابق زیادہ ہوئی اوسنے اپنے پاس سے دور کیا اور مجرم شمار کیا صابی مرد دیندار تھا ہر چند معز الدولہ نے چاہا کہ مجھہ پر سلام کرے لیکن نکیا باوجود

ذکر ابن عباد کے مرنیکا

باوجود اسکے حفظ قران ہی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے ۴۵۵
کہا جب اسے لوگون نے ملامت کی تو اوسنے کہا مینے اوسکا مرثیہ نہین کہا
بلکہ اوسکے فضیلت کا مرثیہ کہا ہے

پہر شروع ہوا ۳۸۵ سنہ ہجری

اس برس حسین علی بن سیمجور خراسان مین پہر آیا اور محمود ابن سبکتگین کو لڑکے نکالدیا
سبکتگین مع اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس مین لڑا اوسے شکست
دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہہ گیا
جب یہہ بخارا مین گیا فوج نے اوسے قید کرلیا مع اوسکے یارون کے ایسی
قید طویل رہی کہ قید ہی مین وہ مرگیا

ذکر ابن عباد کے مرنیکا

اسی برس مین صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ
کا رے مین مرگیا اوسکو اصفہان مین لیجا کر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ
کا یکتا تہا علم مین اور فضل مین اور تدبیر مین اور سخاوت مین اور سب علوم
جانتا تہا ایسی کتابین اسکے پاس تہین کہ کسی کو میسر نہین ہوئین وزیرون مین
لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے کہ ابو الفضل بن عمید کے یہہ ساتہہ
رہتا اسواسطے اوسکو صاحب ابن عمید کہتے تہے پہر یہی ابتدا بن عمید مطلق اوسپر
یہہ لقب بولنے لگے جب یہہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن مین رہی تہی

ذکر بن عباد کے مرنیکا

۲۵۶ پہر تو وزیر کا یہہ لقب مین ہوا یہہ پہلے موید الدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر تہا
جب وہ فوت ہوا اوسکا بہائی فخر الدولہ حاکم ہوا اوسنے بہی صاحب کو منصب
وزارت عطا کیا بلکہ مرتبہ اپنے قرب کا زیادہ کیا صاحب نے کتنی کتابین
تصنیف کین ازانجملہ محیط ہے لغت مین کافی رسایل مین کتاب اتامہ جو متضمن ہے
فضایل علی علیہ السلام کی اور صحۃ اتامہ اون کے جو اوسنے پہلے تہی اور کتاب
وزرار اوسکی نظم بہت خوب ہے پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۲۶ مین
ہوئی اور طالقان مین بہی سکتے ہین (مراد اس طالقان سے طالقان قزوین
ہے نہ طالقان خراسان) عباد الوالصاحب وزیر رکن الدولہ کا تہا سنہ ۳۳۵
مین عباد فوت ہوا اس برس مین امام ابو الحسین علی بن عمر بن احمد معروف دارقطنی
مرگیا یہہ حافظ امام فقیہہ مذہب شافعی پر تہا دیوان شعرا کے اسے بہت
یاد تہے چنانچہ دیوان سید حمیری یاد تہا اسی سبب سے منسوب بہ تشیع ہوا
بغداد سے کوچ کرکے مصر مین گیا وہان ابو الفضل جعفر وزیر کافور اخشیدی پاس
رہا دارقطنی کو اوسے مال بہت ہاتہہ آیا یہہ بہت علوم کا ماہر تہا علم قران مین
امام تہا پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۰۶ مین ہوئی اور بغداد مین فوت ہوا
دارقطنی منسوب ہے دار قطن کی طرف جو بڑا محلہ بغداد مین ہے اسی برس مین
ابو محمد یوسف بن حسن بن عبد اللہ بن مرزبان سیرافی نحوی فاضل بن فاضل
مرگیا اسکے باپ ابن عبد اللہ نے کتاب سیبویہ کی شرح لکہی ہے اور وہ
چیزین اوسے نکالین ہین جو کسی سے نہین نکلین بعد اوسکے کتاب ابراقناع
تصنیف کی اور قبل از تمام اوسکے مرگیا اوسکے بیٹے یوسف نے اوسے تمام
کیا پہر چند کتاب مشہور مثل شرح ابیات سیبویہ اور شرح اصلاح منطق
سیراب فارس مین ہے وہان کہتی نہین ہوتی کہتے ہین بادشاہ اسکا جلندا تہا

ذکر عزیز باللہ کے مرنیکا

تہا جسکے حق مین خدا تعالے نے قران مین فرمایا ہے وکان وراءہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۶ ہجری

ذکر عزیز باللہ کی مرنی اور اوسکی بیٹی حاکم کی حاکم ہونیکا

اس برس مین اٹھائیسوین رات رمضان کی عزیز باللہ ابو منصور نزار بن معز معد بن منصور اسماعیل علوی فاطمی حاکم مصر فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس آٹھ مہینے کی تہی انتقال اسکا شہر بلبیس مین ہوا وہان واسطے لڑائی روم کے آیا تہا کتنے ہی مرضون مین یہہ گرفتار ہوا ازانجملہ قولنج تہا اکیس برس ساڑہے پانچ مہینے بادشاہ رہا پیدائش اسکی مہدیہ مین ہوئی منشی اسکا ایک مرد نصرانی عیسے بن نسطورس تہا شام مین اسنے اپنا نایب ایک یہودی کو کیا تہا جسکا نام میشا تہا اون دونون کے سبب سے یہود اور نصارا مسلمانون پر غالب ہوئے اہل مصر نے کاغذ پر اپنا قصہ لکہہ کر اوسے عزیز کے رستہ مین ڈالا عزیز نے اوسے اوٹہا کر جو پڑہا تو دیکہا کہ اوسمین لکہا ہے قسم یاد کرین گے ہم اوس پاس جسنے عزت دی یہود کو میشا اور نصاری کو عیسے بن نسطورس سے اور مسلمانون کو ذلت دی تیرے ساتہہ مگر یہہ کہ تو ہمسے اس کو دور کر اوسنے یہہ دیکہہ کر عیسے نصرانی کو گرفتار کر لیا اور اوسپر جرمانہ کیا عزیز عفو کو دوست رکہتا تہا اور اکثر بخشش دیتا تہا جب عزیز نے انتقال کیا اوسکا بیٹا منصور ابو علی حاکم بامراللہ بادشاہ ہوا یہہ جب بادشاہ ہوا گیارہ برسکا تہا اسکے باپ کا غلام اور جوان جو خواجہ سرا تہا وہ تدابیر ملکی کرتا رہتا

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

۷۵۸ اسنے بند دلبت ملک اور محافظت حاکم کے بڑا ہونے تک خوب کی جب حاکم بڑا ہوا ارجوان کو قتل کیا اسی برسمین ابو الدواد بن مسیب امیر موصل فوت ہوا اسکا بہائی مقلد بن مسیب اسکے بعد بادشاہ ہوا اس برسمین منصور بن یوسف ملکین بن زیری صنہاجی امیر افریقیہ مرگیا یہہ سخی شجاع تہا اسکے بعد اسکا بیٹا بادیس بن منصور اسکی جاے ہوا اسی برسمین ابوطالب محمد بن علی بن عطیہ ملکی مصنف قوت القلوب کا فوت ہوا کہتے ہین کہ اوسنے جب کتاب قوت القلوب تصنیف کی قوت اوسکا عروق بردی تہا یہہ مرد صالح اور بڑا عابد تہا مگر اہل مکہ سے نہ تہا بلکہ اہل جبل تہا از بسکہ مکہ مین رہتا تہا اسواسطے اوسی کی طرف منسوب ہوا اسنے بغداد مین وعظ کیا تہا اور وعظ مین یہہ ملایا کہ مخلوق پر خالق کی طرف سے ضرر نہین پہنچتا یہہ سنکر سب اوٹہہ گئے اور وعظ کہنے سے منع کیا اس برسکے جمادی الاخر مین بغداد مین یہہ فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۷ ہجری

ذکر حماد ملوک بجایہ کی بادشاہت کی شروع ہونیکا

اسی سنہ ۳۸۷ مین بادیس بن منصور بن بلکین حاکم افریقیہ نے ماہ صفر مین حماد بن بلکین کو اشیر پر بادشاہ کیا حماد نے وہان جاکر بادشاہت کو درست دی مرتبہ اسکا بڑہ گیا اور مال اور لشکر بہت ہوا سنہ ۴۰۵ھ تک ایسا ہی رہا حماد نے اپنے بہتیجے بادیس سے مخالفت کرکے ہر ایک نے دوسرے پر خروج کیا سنہ ۴۰۶ھ ماہ جمادی الاولی مین باہم لڑائی ہوئی حماد بڑی شکست پاکر قلعہ منیلہ پر گیا وہان سے شہر ذکمہ مین گیا اوسے لوٹا اور وہانسے قوت قلعہ منیلہ پر لیگئے

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

۷۵۹ ہوگئے اور اپنے قلعہ مین قلعہ بند ہوئے بادیس نے متصل آنکر محاصرہ کیا یہانتک ذی قعدہ
سنہ ۴۰۶ ہجری کی آدہی رات کو بادیس دفعتہً مرگیا اسکا بیٹا معز اسکی جاے ہوا
حماد جیسے کہ اسکے باپ سے مخالفت رکھتا تہا ویسے ہی اس سے رکھتا تہا آخر کو سنہ ۴۰۸ ہجری
مین معز و حماد مین تیتی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاش پاکر ایسا بہاگا کہ پہر رخ
نکیا لڑائی پر اور معز کے ساتہہ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی
وغیرہ کے تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہے اور قاید ابن حماد مسیلہ اور
طبنہ اور مرسی و حاجی اور زواوہ و مقرہ و ذکمہ وغیرہ پر حکومت کرے حماد
اور اوسکا بیٹا قاید اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد سنہ ۴۱۹ مین فوت ہوا
اوسکا بیٹا قاید بن حماد اوسکے بعد اوسکی جاے ہوا قاید اپنے ملک مین رہا
یہانتک کہ سنہ ۴۴۶ ماہ رجب مین فوت ہوا بعد اسکے مرنے کے محسن بن قاید
بن حماد اوسکی جاے ہوا یہہ بدخصلت اور خبطی ہوا اسنے اپنے چچاؤن مین
سے ایک گروہ قتل کیا یہہ دیکہکر اوسکا چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوسے
مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جاے آپ ربیع الاول سنہ ۴۴۷ ہجری
مین حاکم ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن علناس بن حماد نے رجب
سنہ ۴۵۴ مین اوسپر آنکر ملک چہین لیا ناصر الدولہ بن علناس بن حماد بادشاہت
کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۴۸۱ ہجری مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادیس بن منصور بادشاہ ہوا
یہہ تہوڑی مدت بادشاہ رہکر مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی عزیز باللہ بن منصور
بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا جبتک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجہے دریافت نہین
ہوئی اسکے بعد اسکا بیٹا یحیی بن عزیز باللہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک
کہ عبد المومن مغرب اقصی سے آیا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے
کہ یہہ سنہ ۵۴۷ مین ہوا انکا اخیر بادشاہ یحیی بن عزیز باللہ بن منصور بن ناصر

ذکر نوح کے مرنیکا

٧٦٠ بن بادیس بن حماد بن بلکین تها اسی سنه مذکور مین بادشاہت بنی حماد کی منقطع ہوئی اگرچه ہمین لایق یہه تہا که اس ذکر کو طول دیتے اور برس برس کرکے لکہتے لیکن ہمنے یہان جمع کرکے لکہه دیا ہے اوسکی قلت کے سبب تا که حال منضبط رہے

ذکر نوح حاکم ماوراء النهر کی مرنیکا

اسی برس مین امیر رضی نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد بن آسد ماه رجب مین فوت ہوا آل سامان کا ملک اوسکے مرنے سے برباد ہوگیا اسکے بعد اسکا بیٹا ابو الحرث منصور بن نوح بادشاه ہوا

ذکر سبکتگین کے مرنیکا

اسی برس مین سبکتگین ماه شعبان مین مرگیا مکان اسکا بلخ مین تہا جب اسکے مرض نے شدت پکڑی تو وہان سے ہوا خوری کے غزنه کی طرف متوجه ہوا رستے ہی مین مرگیا اوسکے مردے کو غزنه مین لیجا کر دفن کیا اسنے بیس برس بادشاہت کی یہه عادل اور نیک تہا وقت مرنے کے اسنے اپنے بیٹے اسماعیل کو ولی عہد کیا ہرچند محمود اسے بڑا تہا بعد مرنے کے اسماعیل ہے بادشاه ہوا اس مدت مین اوسمین اور اوسکے بہائی محمود مین ایک مدت لڑائی رہی آخرکار محمود نے فتح پائی اسماعیل شکست پاکر غزنه مین قلعه بند ہوا محمود نے محاصره کیا اسماعیل نے امان چاہی محمود نے اوسے اکرام کیا اسماعیل نے کل سات مہینے بادشاہت کی

ذکر فخر الدوله کے مرنیکا

ذکر صمصام الدولہ کے ماری جانیکا

اسس برس مین فخر الدولہ ابو الحسن بن رکن الدولہ ابو علی حسن بن بویہ قلعہ طبرک مین ۱۶ ماہ شعبان مین فوت ہوا اراکین سلطنت نے اوسکے بعد اوسکے بیٹے مجد الدولہ ابو طالب رستم کو کہ چار برس کا تہا بادشاہ کیا امراسب اوسکے بادشاہ ہونے پہ متفق ہوئے اسکی ما تدابیر ملکی کرتی تہی اسی برس مین ابو الوفا محمد مہندس حاسب بوزجانی جو مشہور امام ہندسہ کا تہا مرگیا یہہ رمضان سنہ ۳۲۸ مین بوزجان مین پیدا ہوا جو خراسان کے شہرون مین سے ہراۃ و نیشاپور کے بیچ ہے اسی برس مین حسن بن ابراہیم بن حسن اولاد سلیمان بن زرلاق سے مرگیا یہہ اصل مین مصری تہا فاضل اور تاریخ دان تہا اسکی تصنیفات بہت ہین ازانجملہ کتاب خطط مصر اور کتاب قضاۃ مصر وغیرہ ہین رحمت کرے اللہ اوسپر اسی برس مین حسن بن عبد اللہ بن سعید عسکری علامہ نے انتقال کیا کنیت اسکی ابو احمد تہی یہہ صاحب تصانیف مشہورہ ہے لغتہ اور امثال وغیرہ مین ابو احمد مذکور عسکر مکرم کا رہنے والا تہا جو شہر ہے متعلقات اہواز سے سنہ ۲۹۳ مین یہہ پیدا ہوا ابو بکر بن درید سے علم اسنے پڑہا منجملہ اسکی تصنیفات کے ایک کتاب منطق مین اور کتاب الزواجر اور کتاب المختلف والمؤتلف اور کتاب حکم وامثال مین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۸ ہجری

ذکر صمصام الدولہ کے مارے جانیکا

اس برس کے ذی الحجہ مین صمصام الدولہ ابو کالیجار مرزبان بن عضد الدولہ فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ بسبب بلوہ کرنے دیلم کے مارا گیا عمر اسکی

ذکر محمود بن سبکتگین کی خراسان لینی کا

۷۶۲ پینتیس ۳۵ برس سات مہینے کی تہی نو برس آٹھہ روز فارس مین بادشاہ رہا قاضی شہاب الدین بن ابو الدم نے کہا ہے کہ صمصام الدولہ جب قید سے چھوٹا اور سنہ ۳۸۰ مین بادشاہ ہوا تو اندہا ہو چکا تہا سلائیان آنکہہ مین پہیرنے سے اندہے پن ہی مین بادشاہت کی جیسا بیان ہو چکا یہانتک کہ اس برس مین مارا گیا اسی برس مین محمد بن حسین بن مظفر معروف حاتمی کہ سردار تہا اور ادب لغت مین امام تہا مر گیا یہہ مصنف رسالہ حاتمیہ کا ہے جسمین متنبی کا سرقہ لکہا ہے پہر اس رسالہ کو اپنے کسی دادا کی طرف کہ حاتم تہا منسوب کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۹ ہجری

ذکر امیر منصور بن نوح کی مقید ہونی اور اوسکی بہائی کی بادشاہ ہونیکا

اسی برس مین سردار لشکر منصور سامانی کے بکتورون اور فایق سے مل گئے اور منصور بن نوح کی بیعت توڑ کر بکتورون کو حاکم کیا اوسنے منصور کو اندہا کیا نوکرون اور غلامون مین سے کسی نے اوسکی رعایت نکی اوسکے بہائی عبد الملک کو کہ بچا تہا بادشاہ کیا ایک برس سات مہینے منصور بادشاہ رہا

ذکر محمود بن سبکتگین کے خراسان لینی کا

جب بکتورون اور فایق سے منصور کے حق مین جو کچہہ کہ گذرا ظہور مین آیا محمود بن سبکتگین نے بہت سخت ملامت اون دونو کو لکہی پہر آپ اونکی لڑائی کو گیا بعد جدال و قتال بسیار کے بکتورون اور فایق بہاگے محمود اونکے پیچہے قتل

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ۳۹۰ ء
ہوکر خطبہ سامانیہ موقوف کیا

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

اسی برسمین بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا
اور خطبہ اونکا موقوف کیا ایلک ترکون اور فایق بخارا مین عبد الملک سے متفق
ہوئے اور لشکر رکہنا شروع کیا اتفاقاً فایق مرگیا جو سرگروہ تہا تب اونکے
دل ٹہنڈے ہوگئے ایلک خان کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ترکون کا لشکر جمع کرکے
عبد الملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا مین آیا اونہون نے گمان کیا کہ یہہ سچا
ہے ایلک ترکون معہ اور سردارون کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اونسبکو
گرفتار کرلیا اور دسوین ذیقعدہ اس برس کے بخارا مین داخل ہوکر عبد الملک
بن نوح کو پکڑکر ایسا قید کیا کہ قید ہی مین مرگیا اور اوسکے ساتہہ اوسکے بہائی
منصور کو جسکو اندہا کیا تہا اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کے
قطع ہوئی انکی زیر حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف انکی بادشاہت مین
اچہا ہوا یہہ عبد الملک بن نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل
بن احمد بن اسد بن سامان تہا اللہہی کے واسطے ملک ہمیشہ ہے انکی بادشاہت
سنہ ۲۶۱ مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۸۹ مین قطع ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۰ ہجری

اس برس مین اور کہتے ہین ۳۷۵ سنہ مین ابوالحسین بن فارس بن ذکریا رازی لغوی

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

۷۶۴ فوت ہوا جو بہت سے علوم مین امام تہا علی الخصوص لغت مین اسکی تصنیفات بہت ہین ازانجملہ کتاب مجمل لغت مین اور وضع مسائل فقہیہ کہ سو مسئلہ ہین مقامہ طیبیہ مین رہنے والا ہمدان کا تہا بدیع ہمدانی صاحب مقامات نے اسسے پڑہا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۱

اس برس مین حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر بن مہاجر اولاد ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن عقیلی سے تہا مارا گیا مقلد مذکور کانا تہا اسکا بہائی ابوالذواد بن مسیب سے پہلے موصل پر بادشاہ ہوا سنہ ۳۸۰ مین جسکا بیان گذرا پہر اسکے بعد اوسکا بہائی مقلد مذکور سنہ ۳۸۶ مین بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ اسی برس مین اسکی ترکی غلامون نے انبار مین اوسے قتل کیا یہہ نہایت جلیل القدر تہا بعد اسکے قرواش بن مقلد بن مسیب بادشاہ ہوا اسی برس مین ابوعبداللہ حسین بن حجاج شاعر نیل کے رستے مین فوت ہوا یہہ شاعر مشہور تہا ایک مدت متعلقات بغداد پر عامل رہا یہہ اکابر شیعہ سے تہا وصیت کی مشہد موسی بن جعفر مین مجہے دفن کرین اور قبر پر یہہ لکہہ دین کہ کتا کہولے ہوئے ہاتہہ حرکت پر آیا جب وہ نیل مین وہان سے بغداد مین لیجا کر دفن کیا بموجب اوسکی وصیت کے نیل ایک شہر ہے فرات پر بغداد و کوفہ کے درمیان مین اصل اس موضع کی یہہ ہے کہ حجاج بن یوسف نے وہان نہر کہودی کہ مخرج اوسکا فرات سے تہا اور ایک قریہ بنایا اوسکا نام نیل مصر رکہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۲ ہجری

اس برس مین سلطان محمود بن سبکتگین بلاد ہند سے لڑا اور لوٹا اور بہت بندی

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

۷۶۵ بن بقلد نبدی پکڑ کر اپنے ملک غزنہ مین لوٹ مار کر چلا آیا اس برسمین قرواس بن مسیب عقیلی اور لشکر بہاء الدولہ مین لڑایان ہوئین پہلے قرواس فتحمند ہوئے پہر بہاء الدولہ کا لشکر فتحیاب ہوا اسی برسمین محمد بن محمد بن جعفر فقیہ شافعی مشہور ابن دقاق صاحب اصول فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۳ ہجری

اس برسمین یمین الدولہ محمود بن سبکتگین سجستان پر قابض ہوا اوسکا بادشاہ خلف بن احمد ملک دیگر جورجان مین چار برس رہا یمین الدولہ نے اوسے جردین مین بہیجا اور حفاظت سے وہان رکہا یہانتک سنہ ۹۹ مین مرگیا خلف مذکور طالب علم مشہور تہا اسکے بہت بڑی تفسیر ہے اسی برس مین ابو عامر منصور لقب امیر اندلس نے انتقال کیا اسنے شان شوکت پیدا کی تہی لڑائیان بہت لڑا شہرون کو بہت لوٹا بادشاہت اسکی سنہ ۳۶۶ مین ہوئی جیسے بیان ہو چکا ستائیس ۲۷ برس کے قریب بادشاہ رہا موید خلیفہ اندلس کے واسطے اسکے زمانہ مین کچہہ حکومت نہ تہی جب منصور بن ابی عامر فوت ہوا تو اوسکا بیٹا ابو مروان عبد الملک بن منصور مذکور بادشاہ ہوکر مظفر لقب ہوا لڑائی اور سیاست ملکی مین ہشام موید کے ساتہہ بوجب قاعدہ باپ کے یہہ بہی برتتا عبد الملک سات برس بادشاہ رہا پس اسکی وفات سنہ ۹۹ مین ہوئی اسکے بعد اوسکی جائے بہائی عبد الرحمن بن منصور بن ابی عامر بادشاہ ہوا لقب اسکا ناصر ہوا اسکے زمانہ مین بے بندوبستی ہوئی چار مہینے مضطرب الحال رہا اس عرصہ مین موید پر اوسکے چچا کا بیٹا محمد بن ہشام آیا جیسے بیان ہوگا تب ہشام کی بیعت پر خلع ہوئی اور عبد الرحمن مذکور مارا گیا اس برسمین ہوسے اور دغابازی بغداد [illegible] ہوسے اسی

ذکر بطیحہ کی ملک مہذب سی نکل جانیکا

۳۹۳ برسمین حاکم علوی صاحب مصر اور شام نے ابو محمد اسود کو دمشق پر حاکم کیا جب یہہ محل بادشاہی مین گیا حکم کیا کہ مرد مغربی کو تشہیر کرین اور ندا کرنی کہ یہہ جزا دس شخص کی جو دوست رکہے ابو بکر و عمر کو تب دمشق سے اوسے نکال دیا اسی برسمین عثمان بن یحی نحوی موصلی مصنف لمع وغیرہ کا بغداد مین فوت ہوا اسی برسمین قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی رے مین مرگیا یہہ امام فاضل تہا فنون بہت جانتا تہا اور اسی برسمین ولید بن بکر بن مخلد اندلسی مالکی فقیہہ جو محدث مشہور ہے راہی ملک عدم کا ہوا اور اسی برسمین ابو الحسن محمد بن عبد اللہ سلامی شاعر بغدادی جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۴ ہجری

ذکر بطیحہ کے ملک مہذب سی نکل جانیکا

اسی برس مین بطیحہ پر واصل کا بیٹا جو غلام مہذب الدولہ کا تہا بطیحہ کا حاکم ہوکر مہذب الدولہ پاس گیا اوسنے اپنا لشکر اوسکے ساتہہ کردیا اسنے معہ لشکر جاکر بصرہ اور سراف پر قبضہ کرلیا جب اون دونو کو فتح کرچکا اور مال اور اسباب بہت ہاتہہ آیا اسکو قوت حاصل ہوئی اپنے مخدوم مہذب الدولہ کی اطاعت سے نکلکر اوسے لڑنے کا ارادہ کیا مہذب الدولہ یہہ دیکہکر بطیحہ سے بہاگا ابن واصل تمام ملک مہذب الدولہ اور اوسکے مال و اسباب پر قابض ہوا اور جو کچہہ کہ مہذب الدولہ پاس مال و اسباب تہا لوٹا اور ارادہ مہذب الدولہ پر بغداد مین جانیکا کیا لیکن وہان جانا ممکن نہوا یہہ خلاف اوس امر کے تہا جو مہذب الدولہ نے قادر کے ساتہہ جبکہ وہ بغداد سے بہاگکر اوس پاس آیا تہا کیا تہا کیونکہ

ذکر مہذب الدولہ کی بطیحہ مین پہر آنیکا

کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تہی اس برس مین بہاء الدولہ نے شریف ابواحمد موسوی شریف رضی کی باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق مین اور قاضی القضاۃ کی اور مظالم کی دی ابن شیذان کو ذوالمناقب کا لقب دیکر لکہا خلیفہ نے سوای قاضی القضاۃ کی سب حکم جاری کئی

پہر شروع ہوا ۳۹۵ سنہ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ مین پہر آنیکا

ابوالعباس بن واصل جب بطایح پر حاکم ہوا وہان نایب اپنا چہوڑکر بصرہ مین گیا اہل بطیحہ نی اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ مین رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تہا بہاء الدولہ کیطرف سی لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ مین لایا جب مہذب الدولہ وہان داخل ہوا رعایا اوسے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی اطاعت اوسی دن مین مہذب الدولہ نے بہاء الدولہ کیواسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑائیون مین مشغول رہا اسی برس مین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہادیہ ہند کی عاملون سے فتح کیا وہ ملتان پاس واقع ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے

پہر شروع ہوا ۳۹۶ سنہ ہجری

اس برس مین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کے جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعہ مین جو کالیجار مشہور ہے جا کر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ کے رہا پہر اوسکے پاس کچہہ مال بہیج کر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسی خلعت بجالی کا اور عفو تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نکی اوسی کو قید کیا اسی برس مین شریف رضی کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہائی کا لقب مرتضی بہاء الدولہ

ذکرابوزکوۃ کا

۷۶۸ نے رکہا اسی برس مین محمد بن اسحق بن محمد بن یحیی بن مندہ اصفہانی صاحب تصانیف مشہور مرگیا

پہرشروع ۳۹۷ سنہ ہجری

ذکرابن واصل کے قتل کا

اسی برس مین بہاءالدولہ اورابو العباس بن واصل مین لڑائیان ہوئین آخرکار ابن واصل بہاگ کر بصرہ سے واصل ہوا پہروہان سے بہی بہاگا اور مقید ہوکر بہاءالدولہ پاس بہیجا اوسنے اوسکے پہنچنے سے پہلے حکم قتل کا دے رکہا تہا اسکو واسط مین دسوین صفر کو قتل کیا اور اوسکا لاشہ خورستان مین بہیجا

ذکرابوزکوۃ کا

اسی برس مین حاکم مصر پر خروج کیا ایک شخص اموی نے کہ اولاد ہشام بن عبدالملک سے تہا نام اوسکا ابوزکوۃ تہا وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہ مال زکوۃ اپنے کاندہے پر لادے پہرتا تہا اوراچہی چیزون کے کرنے کو کہتا اور بری باتون سے منع کرتا لوگ بہت اوسکے ساتہہ جمع ہوئے اور رقہ پر قابض ہوا حاکم نے اوسپر لشکر بہیجا ابوزکوۃ نے اوسے شکست دیکر سب مال اسباب اونکا لوٹا اور نوبت پکڑی وہان سے صعید مین گیا اور عمل کرلیا حاکم کو یہہ بہت ناگوار معلوم ہوا شام سے لشکر بلوا کر اور فضل بن عبداللہ کو اونکا سردار کرکے ابوزکوۃ پر بہیجا اور ان دونون مین بہت لڑائی ہوئی آخرکار حاکم کا لشکر فتحمند ہوا اور ابوزکوۃ کے لوگ بہاگے وہ قید ہوا حاکم نے اوسے قتل کیا اور سر اوسکا

ذکر ابو زکوۃ کا

اور سر اوسکا کاٹا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۸ ہجری

اس برس مین یمین الدولہ محمود نے ہند مین جا کر شور ڈالا اور لڑایان کین اور فتح کین — اس برس مین مجد الدولہ کی مان نے جو بسبب بیٹے کے بادشاہ ہونے کے مالک تہے ابو جعفر شہریار ابن کاکویہ مشہور کو اصفہان پر عامل کیا وہ وہان عامل زبردست ہوا ابن کاکویہ اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ مجد الدولہ کی ماکی ماموکا بیٹا تہا اور کاکویہ کے معنے ماموں کے فارسی مین ہین اسی برس مین عبد الواحد بن نصر معروف ببغا شاعر مرگیا اسی برس مین بدیع الفضل احمد بن حسین ہمدانی صاحب مقامات کا جسکے طریقہ پر حریری نے مقامات حریری لکہی ہے فوت ہوا اسی برس مین ابو النصر اسماعیل بن حماد جوہری مصنف کتاب صحاح کا جو لغت مین مشہور صحاح جوہری ہے راہی ملک عدم کا ہوا وہ ایسی کتاب مشہور ہے کہ کچھہ اوسکے ذکر کی حاجت نہین یہہ اسماعیل فاراب کا تہا جو شہر ترکون کے شہرونمین سے متصل نہر کے ہے اس زمانہ مین اوسے اطرار کہتے ہین اسماعیل مذکور کا خط بہت خوب تہا کہ اچہے خط والون مین سے یہہ بہی شمار کیا جاتا ہے یہہ لغت اور عربی مین امام تہا نیشاپور مین آکر جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۹ ہجری

اس برس مین ابو علی بن ثمال خفاجی مار اگیا حاکم علوی نے اوسے حکومت

ذکر ابو زکوۃ کا

[illegible] رحبہ کی دی تہی پہر رحبہ سے اوسے نکال کر صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کو دی — اسی برس مین علی بن عبد الرحمن بن احمد بن یونس مصری صاحب زیج حاکمی کا جو زیج ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا یہہ زیج چار جلدین ہے کہتے ہین کہ عزیز ابو الحاکم نے اوسکے نبانے کا حکم دیا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۴۰۰ ہجری

اس برس مین یمین الدولہ نہر ہند مین آیا لڑ بہڑ ہ لوٹ مار کر پہر گیا

اول

تمام ہوئی جلد ۳ تیسری ابو الفدا کی